

20
اکرام مہری

چو در ط مکتب

مولوی	۲۰	چو دری روشن ولد خلیل الدین	۲۰	چو دری محمد شفیع ولد شاه محمد
حافظ	۲۰	دسوکا ولد روشن دین	۲۰	محمد علی ولد چراغ دین
محمد	۲۰	برکت علی ولد سانبها	۱۰	محمد درزی
مولوی	۱۰	عاشق ولد الله دت	۱۰	منا ولد امام الدین
میان	۲۵	امانت علی	۱۵	محمد کھو کھر
ملک	۲۰	برکت علی ولد علی محمد	۱۰	محمد علی دومی
چو دری	۲۰	نذیر احمد ولد دلاور	۲۰	ست علی
شیخ رنگ	۱۰	مروار علی موچی	۲۰	محمد حجام
چو دری	۱۰	حاجی حسن دین ولد عمر الدین	۱۰	ریز مستری
مشتاق	۲۲	سلطان کھو کھر	۲۲	محمد دین
گاما مہار	۲۰	مہار علی ولد چراغ دین	۱۰	مہار
صاحب	۲۰	دوست محمد ولد چراغ دین	۲۱	محمد
فتح محمد	۱۰	عبداللہ ولد ظہور الدین	۲۰	بات
خیر الدین	۲۰	نور محمد کھو کھر	۱۰	محمد علی ولد الله دت

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ
لَعَلَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ هَذِهِ الْقُرْآنَ يَتَذَكَّرُونَ أَمَّا بَشَرُ الْآخِرِينَ

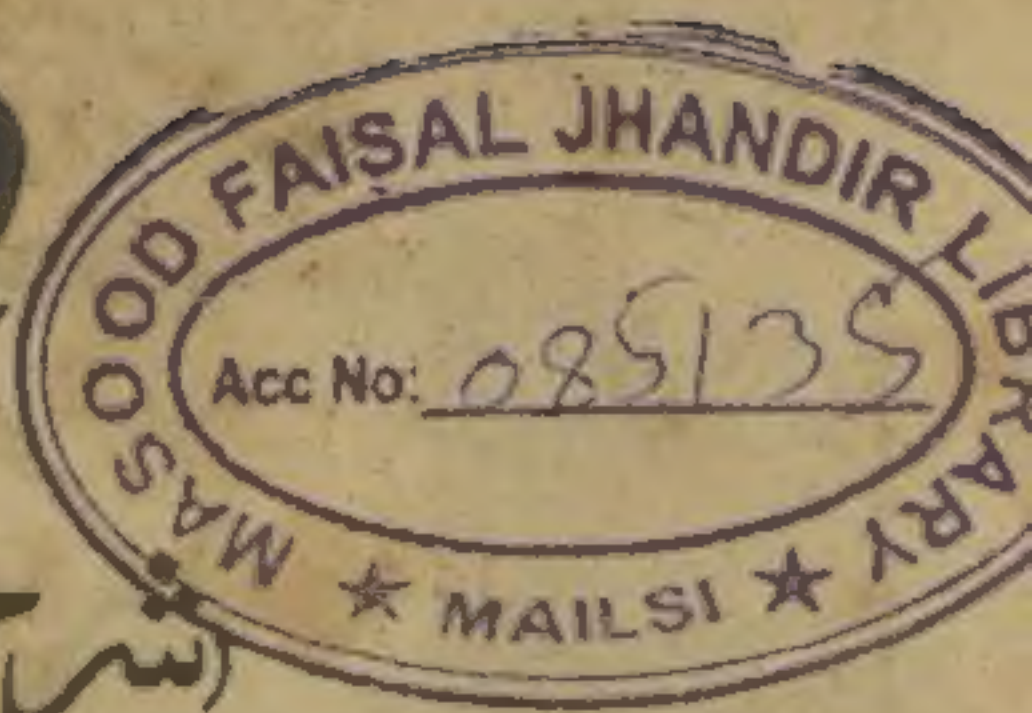
اکرام محمدی

مصنف

مولوی محمد اشرف فاروقی
فاضل گلیانوی
مصنف قصص المحسنین، اکرام محمدی، احوال الآخرت وغیرہ

مکتب سراج الدین ایڈیٹرز، پبلیشرز، لاہور

دیوان حماسہ



شرح باب المداخج والاضیاف

ممتاز المحدثین حضرت مولانا محمد مطاہر علی صاحب

دیوان حماسہ (باب المداخج والاضیاف) کی شرح ممتاز المحدثین حضرت مولانا محمد مطاہر علی صاحب لکھی ہے لکھو اگر طبع کی گئی ہے۔ مولانا موصوف عرصہ دراز سے جھینگا باڑی عالیہ مدرسہ میں علم ادب کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اس شرح کو عالم امتحان کی کامیابی کو مد نظر رکھ کر تحریر فرمایا ہے۔

○ اس شرح میں ہر شعر کا لفظی ترجمہ، ہر شعر کی مفصل شرح، ہر لفظ کی صرفی و نحوی تحقیق اور دیگر خصوصیات حل لغات کامل طور پر اردو زبان میں موجود ہے۔

○ ہر شعر کی پوری ترکیب اردو میں دی گئی ہے۔

○ ابتدا میں دیباچہ کتاب، علم ادب کی تعریف اور صاحب حماسہ کے مفصل حالات درج ہیں۔

○ یہ ایک ایسی جامع شرح ہے، جو موجودہ تمام اردو شرحوں سے بے نیاز کر دے گی۔

○ عالم امتحان کے طلبہ کے لئے رہبر اور استاد کامل کا کام انجام دیتی ہے اور حماسہ کے

پڑھانے والوں کو کافی مدد دے سکتی ہے۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں کسی کو دوسری شرح اور لغات کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

○ مترجم نے جس طرح صرفی و نحوی تحقیق و ترکیب کو اس کتاب میں درج فرمایا ہے وہ اور کسی

کتاب میں موجود نہیں ہے اور موجودہ زمانہ کی تمام شرحوں سے اس شرح کو مفصل تحریر فرمایا ہے۔

○ یہ کتاب ہر مدرسہ کے کتب خانہ اور ہر ادیب و طالب علم کے پاس ہونا باعث فخر ہوگی۔

کتابت و طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت ۴ روپے۔



ناشرین

ملک سراج الدین اینڈ سنز، پبلشرز، کشمیری بازار، لاہور (۸)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

روزِ قیامت ہر کسے در دست گیر نامہ
من نیز حاضر شوم تفسیر و الفصحی در غسل
تحفہ تفسیر سورہ و الفصحی

یعنی

اکرام محمدی
جدید پنجابی
منظوم

مولانا محمد اشرف علی سلمہ الہدلولی فاروقی گلیانوی ضلع گجرات
حسب فرمائش

ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

فہرست عنوانات اکرام محمدی

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر صفحہ	عنوان
۷۷	دلائل برہستی ایزد متعالی	۵	اکرام محمدی
۸۸	رشتہ تزوج و باہمی الفت و مودت	۶	اذکار صمدیت و غفاری و ستاری و حلیمی رب العالمین
۹۶	انڈیا چیسیت و انڈیا کراگویند	۱۳	ذکر از سیرت نبویؐ بحوالہ غزوات ابن ابی شیبہ جلد ۶
۹۷	تفسیر آیتہ الکرسی	۱۴	حکایت از جنگ بدر
۱۰۲	خبر الاکار ذکر در تحت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۴۴	ذکر توحید و اقرار آن
۱۰۵	چند اذکار در طرح آذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام	۲۵	تعداد الوہیت و ابطال آن
۱۱۱	ذکر خصائص و حد آذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام	۲۵	حکم اعتناعی از تعلیم بزرگانہ آنچہ مروج بود
۱۱۲	خصائص ذاتی کہ بر اُمت لازم نیاید	۳۳	اعتقادات مشرکانہ بنوسط وہبہ شرک
۱۱۵	مسئلہ نماز کہ متعلق است بآن ذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام	۳۶	انتجائے ملتجی
۱۱۷	حرمت صدقہ و زکوٰۃ بر اہل بیت آل ہاشم	۳۶	خوارق معجزات کہ بحکم ایزدی صادر بشود
۱۱۸	خصائص نبوی کہ بحجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم بردگیان لازم نیست	۴۱	حکایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ
۱۱۹	رعب و قار محمدی و نصرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲	اہل عرب و کاہن
۱۲۵	مسجد ادرشد ہبہ روئے زمین	۴۶	ابطال قواسم مخفیہ بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲۶	کثرت قبیعین السلام از مذاہب دیگران	۴۹	اہالیان عرب و اہل یام و خرافات و ابطال آن
۱۲۷	خصوصیت ہوا	۵۲	مسئلہ شفاعت و حقیقت آن
۱۲۹	منقذ ذکر حضرت عمر فاروق بطور مثال	۶۵	مسئلہ از انکار قدرت اجرام سماویہ وغیرہ
۱۳۳	تکمیل دین اسلام بحرمت حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۷	اقتناع از قسم خوردن بحجز ایزد متعال
۱۳۴	معجزہ و داعی آذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام	۶۸	بمشیت و مثالی ایزد متعال کے شریک نیست
۱۳۵	معجزہ ختم نبوت آذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷۰	امورات کہ مشتملات شریک اند ممنوع اند
۱۳۷	التشریح لفظ الحتم	۷۱	ممنوعات نبوی از قبر پرستی و یادگار پرستی
۱۳۹	تشریح خاتم النبیین بروی احادیث صحیحہ	۷۲	ریا و عدم اخلاص ہم شریک معنوی ست
۱۴۷	مسئلہ شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۷۶	مسئلہ توحید و ایجابی اصول و ارکان آن

نمبر صفحه	عنوان	نمبر صفحه	عنوان	نمبر صفحه	عنوان
۲۷۵	بیوی غمخوار عارف برای تبلیع السلام	۲۷۷	ذکر سوره الفصحی شریف شان نزول کن	۱۴۹	ارشادات آنذات بابرکات علیه الصلوٰۃ والسلام بابت روز محشر
۲۷۷	و حاجی سنگ نه بندگان	۲۷۹	{ احوال ابدالین عرب قبل از آنذات علیه الصلوٰۃ والسلام	۱۵۳	{ فضائل آخروی آنذات بابرکات علیه الصلوٰۃ والسلام
۲۷۸	شان نزول سوره الفصحی شریف	۲۸۱	{ ذکر و دیگر بحواله سیرت النبی از کتاب البقیان و صیغ بخاری	۱۵۵	{ فضائل درود شریف
۲۸۰	{ ذکر و دیگر بحواله سیرت النبی از کتاب البقیان و صیغ بخاری	۲۸۲	ذکر نبی اکرم علیه الصلوٰۃ والسلام	۱۶۱	حکایت خود بینی
۲۸۳	سوره الفصحی	۲۸۳	بقیه اذکار خلاصه سوره الفصحی شریف	۱۶۳	مختصر ذکر حضرت ابابکر صدیق رضی الله عنه
۲۸۴	تفسیر بسم الله شریف	۲۸۴	ذکر حضرت ابراهیم علی نبینا وعلیه	۱۶۶	چند مسائل بابت سنت الفجر
۳۰۰	تفسیر الفصحی	۲۵۰	{ الصلوٰۃ والسلام مختصر اذکار حضرت ابابکر صدیق	۱۷۱	اذکار درود شریف بر نبی صلی الله علیه و سلم
۳۰۷	خلاصه مقصد آیات الم نشرح معه دیگر	۲۵۵	{ و صحابه کبار رضی الله عنه آمدن کفار که بخندت ابوطالب	۱۷۲	حُب رسول الله صلی الله علیه و سلم
۳۱۵	و الفصحی و الیل اذنا سبغی	۲۵۶	{ عم آنذات بطور شکوه و کش مکش صوبت باده تبلیغ و ایدار سانی	۱۷۷	درود مستغاث
۳۱۷	ما و دعک ربک و ما تلی	۲۶۱	{ و تو به کفار که و غیره سفر از شدن از نور ایمان حضرت	۱۹۲	حکایت دیده و آزموده
۳۲۱	نکته عجیبه	۲۶۲	{ منزله علم آنذات علیه الصلوٰۃ والسلام ایمان امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق	۱۹۶	ترجمه درود شریف
۳۳۳	بذیه تبریک بخفون رحمة للعالمین	۲۶۴	{ بارک الله لنا بحرمته هجرت بسوی حبش صحابه کبار	۱۹۷	نعت شریف
۳۳۴	حکایت مناسب حال	۲۶۶	{ در سال پنجم بعد از بعثت تقریر حضرت جعفر رضی الله عنه	۱۹۸	حکایت محمد بن سعد رضی الله عنه
۳۳۵	و لا اخره خیبر لک من الاول	۲۶۷	{ جلوی نجاشی شاه حبش از حقیقت اسلام آمدن مسرور کائنات علیه الصلوٰۃ والسلام	۱۹۹	قصیده نعتیه
۳۳۶	و کسوت تعطیک ربک فتر منی	۲۶۸	{	۱۹۹	حکایت
۳۳۷	زمانه جاہلیت بملک عرب	۲۶۹	{	۲۰۲	قصیده
۳۳۸	تصانید عربیه آنچه بوقت شراب	۲۷۰	{	۲۰۳	و فتیکه دلال درود شریف خواندن
۳۳۹	{ نهدی می خواندند	۲۷۱	{	۲۰۴	لازم است
۳۴۰	چند اذکار بابت وسعت جنتی بر در محشر	۲۷۲	{	۲۰۵	طریق کار صلوات علی سید الابرار
۳۴۱	المر یجذبک یتیمنا فاولی	۲۷۳	{	۲۰۶	{ علیه الصلوٰۃ والسلام
۳۴۲	رجوع بسوی ذکر اصلیه	۲۷۴	{	۲۰۷	مناجات بدرگاه قاضی الحاجات
۳۴۳	اذکار خاندان خیر الابرار مسرور	۲۷۵	{	۲۰۸	{ بارادہ تفسیر و الفصحی شریف
۳۴۴	{ کائنات علیه الصلوٰۃ والسلام	۲۷۶	{		

صفحه	عنوان	صفحه	عنوان	صفحه	عنوان
۴۷۷	ذکر الوطاب نقی بنو احمی شام بحیث آن ذات	۴۷۵	شادی و عقد نکاح حضرت عبداللہ	۴۷۹	توضیح واقعہ المیحدک یتیم نادری
۴۷۸	ذکر نصب حجر الاسود و ترویج حضور علیہ السلام	۴۷۸	حکایت	۴۸۲	رجوع بسوی قصہ اہلیہ حضرت اسماعیل
۴۸۰	ذکر عقد نکاح حضور بخدیجہ الکبری	۴۷۹	حکایت دیگر بابت پیدائش	۴۸۴	خلاصہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام
۴۸۲	وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ	۴۸۱	سلام بر ذات خیر الانام	۴۸۵	اذکار بنو قیدار سپہ حضرت اسماعیل علیہ السلام
۴۸۳	وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ	۴۹۱	درود و سلام بر سید الانام	۴۹۱	خصوصیات عرب نمونہ اہلیت خیر الانام
۴۹۲	سماوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۹۷	اطلاع یافتن از پیدائش جد	۴۹۷	حکایت حاتم طائی رئیس عرب
۵۰۴	مختصر ذکر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام	۴۹۸	حضرت خیر انام علی اللہ علیہ وسلم	۵۰۰	بوجیکہ چہ اسلام بملک عرب
۵۰۵	فَاتِمَا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرِ	۵۰۰	ذکر وفات حضرت عبداللہ	۵۰۰	نمودارشہ اجرا یافت
۵۰۵	حقیقت یتیمی	۵۰۱	روایت منقولہ	۵۰۱	ذکر پیدائش آن ذات بابرکات
۵۱۰	بریں مسلک چند اذکار آن ذات صلعم	۵۰۲	تفسیرہ اکبر و ارثی	۵۰۲	نکتہ عجیبہ
۵۱۲	ایمان و حقیقت آن	۵۰۵	دیگر روایات بوقت ولادت	۵۰۵	ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام
۵۲۱	حکایت قتیبہ	۵۰۷	واقعہ اصحاب الفیل	۵۰۷	باز اذکار ربیب الیش آن ذات صلعم
۵۲۲	وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَوْهُ	۵۰۸	گرچہ متین مشترکین مکہ بدین فیضان	۵۰۸	چند اذکار حضرت آدم علیہ السلام
۵۲۳	مسئلہ حقیقت سائل و حقوق آن	۵۱۳	لشکر بیان ابرہہ	۵۱۳	مکر و تزویر ابلیس لعین الی یوم الدین
۵۲۹	ذکر نسخ نظام محمد قرشی یکے از رؤسا گلیانہ	۵۱۴	باہمی اختلاط سردار مکہ عبدالطلب	۵۱۴	بقیہ اذکار حضرت آدم علیہ السلام
۵۳۱	وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ	۵۱۸	ابرہہ اشترم بینی	۵۱۸	ذکر پیدائش و اخراج حضرت آدم و حوا
۵۳۲	ذکر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۵۲۰	صبح یلغار اصحاب الفیل	۵۲۰	چند اذکار حضرت عبداللہ والد امنات
۵۳۴	مختصر ذکر حضرت یوسف علیہ السلام	۵۲۵	مدل ساعت فیل بحالت سجود می آید	۵۲۵	دیگر واقعہ حضرت عبداللہ
۵۴۰	ذکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین	۵۲۸	باز اذکار آن ذات بابرکات صلی اللہ علیہ وسلم	۵۲۸	تذکرہ شیطان با یودیای بابت
۵۴۰	ذکر حضرت قاضی عطاء محمد صاحب	۵۳۱	واقعات رفاعت آن ذات بابرکات	۵۳۱	حضرت عبداللہ
۵۴۱	ساکن راجو دال شریف	۵۳۲	ذکر مائی حلیمہ سعدیہ دانی رضی اللہ عنہا	۵۳۲	یلغار یودیای بر سردار عبداللہ
۵۴۲	عوض معصفت بدر گاہ ایزد متعال	۵۳۳	حکایت بابت ابولہب رئیس المتکرمین	۵۳۳	جنگ کردن یودیای با حضرت عبداللہ
۵۴۷	خاتمہ الکتاب بعون الوہاب	۵۳۴	باز اذکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۵۳۴	پیغام امداد آمدن و رسیدن بن عبد المناف
۵۴۹	ذکر انوار	۵۳۵	باز گرفتن تحت چکر خود از دست حلیمہ دانی	۵۳۵	والدہ سیدہ آمنہ

يَا فَتَاةَ الشُّكْرَاتِ

اکرام محمدی

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہر شے اوس دے قبضے قدرت اس دا حکم بدامی
جویں چاہے جویں بنائے ہے سمجھ حق اوسے دا
ویلا وقت بھی اپنے ہمتہ وچہ سکے گئی کپنی
نہ کچھنے دی مل ورتن دی اوتھے مول دہائی
تے ہر چیز ددست بنا دے جس دم سرے لگاوے
پیر ایہہ بات دماغوں اُتے کیا انسان بیچارا
جنہاں نے کچھ سمجھی سوچی ہو گئے چپ اداہائی
ایہہ بھی اوس دی رحمت بخشش تاں ایہہ طے خزانہ
ناں ہی اتنی طاقت ہمت جے گل کچھ بن جانڈی
اوہ ماہر اوہ سمجھ کچھ جانے بہتریوں بریائیوں
ہر اک طرح حقیقت پاروں لاوے پیا لگانے
اوپا اوس نوں جانے کجھے ہر اک گل کتھ ساری
اپنا آپ مٹا دے جاوے لاوے ہوڑ جھورانے
انہاں حاصل کچھ نہ ہو یا انجین جان دنجائی!
جوڑیا سوڑیا اوس دی حالت مندی ہوئی

اک اگلی ذات الہی مالک ملک تمام
جو چاہے سو کرے اوہا ہی دخل نہیں مل کسے دا
اوس دا امر ارادہ اپنا تے سمجھ مرئی اپنی
کسے مشیر وزیر و بیرون اوسنوں لوڑ نہ کائی
سمجھ ارادے اوس دے اپنے جیون چاہے فراموش
حکمت تھیں نہیں خالی اوس دا کوئی بھی جا پے کارا
بے عقل بے سمجھی پاروں پھر دا شور مچائی
رب دے علموں حصہ پاتا پھر اوہ دے لے لگانا
کیوں جے اوس دا علم وڈیرا مشکل پہنچ اسانڈی
ہر اک علموں ہر اک فکر وں ہر سوچوں دانائیوں
ہر شے دا اندازہ نالے پورے طور پچھانے!
اول تھیں لے آخری تیکن علم اوسے دا جاری
اوس دے علم اندر جے کوئی دخل ذرا کچھ آنے
جنہاں لوکاں علم اوہدے وچہ کیتی تیاں آرائی
اوہ اک بحر ذخار نہیں جس دا تار و جگ وچہ کوئی

وحدیثِ محمدیث والہ اکو مسئلہ جانو! اسے پکڑ نکرو چائے رڑھ گئے کئی ہزاراں پر ایسے مشکل حل نہ ہوئی ناں ہی لگی لگانے بلکہ الٹے وہاں دے دچہ اصلوں گئے گنوائے ایہو اوس دی حمدیت کا راز وڈا اک بھارا اسے سرگردانی دے دچہ ہر کوئی جھگڑا لاندہ حالانکہ ایہہ حمدیت دا جلوہ تے نطسارا تے جو سمجھ گئے ایہہ نکتہ پا گئے راز اوہا ہی اصل حقیقت اللہ اکوتے بے مثل جہانتوں! کیا برابر خیال بھی ایسا جو کوئی دل دچہ آنے زندگی دچہ جس اس مسئلے نوں دل دچہ مولخ اندا رب دے نال شریک بنانا یا ایہہ وسیم پکانا اللہ پاک بے مثل نہ اوس داناتی جگ دچہ کوئی حمدیت دا درجہ ایہو کجھ پرواہ نہ آنے، سبحانوں اس دنیا دے دچہ روزی دتی جاندا کوئی گناہ نہ لیکھے آنے پردہ مول نہ چا دے ایہو جلوہ حمدیت دا جس دم رنگ دکھاندا سن تینوں میں اس دی بابت دساں عجب کہانی

ایہہ بھی اچ تک حل نہ ہو یا خیال ذرا کجھ آنو خارج پھردے تو ریا منوں کھاوان دو جگ ماراں ناں ہی خیال جے سمجھئے اسنوں پائیے راز ربانے رب نہ ملیا راز نہ لبھا او جھڑ طرف سدھائے اسے پاروں ٹھو پکڑ کھا کے بھل گیا عالم سارا چھوڑ حقیقت راز طریقت راہ پٹھے لگ جاندا جس نوں چھوڑ یا بوڑ یا سمجھ کجھ ہو گیا حال آدارا اسے پاروں دور ہوئی سمجھ دل دی انہاں سیاہی اوس دے نال برابر ہونا طاقت نہیں کسے نوں اوس نوں بھی کجھ ہتھ نہ آدے پھر دا حال ڈولانے اوس دا کھٹیا رڑھ گیا اپنا ختم ہو یا سمجھ چاندنا ایہہ تاں اپنا آپ مٹا نارب نوں لوں بھلاتا ہر شے اوتے قبضہ اوس دا اوسے دی گل ہوئی عاصی خاطر تالعداراں اک برابر جانے سمجھناں اوتے رحمت والا ہر دم مینہ برساندا ہر حالت دچہ ویلے اُتے چھاندا پیالو پنچاوسے بھار گناہاں دے کسے ہون پل دچہ آن مٹاندا پتہ لگے حمدیت والا بھی اوس دی رحمانی

افکارِ محمدیت و غفاری و شاری و حلیمی رب العالمین

بت پرست پاک جاہل کوئی ناواقف اس رازوں از لوں بھلا ہو یا عاجز مار یا اس گمراہیوں وحدت دا کجھ پتہ نہ اوسنوں ناں ایہہ دل چپکائی صمدی چھوڑ کسے پیا صنمی ایہو درد پکاسے عمر گذاری انجین ساری اسے دچہ خواری

تے حمدیت تھیں نا محرم اس دے راز نیازوں چھوڑا جالا پھرے اندھیرے عاجز حال تباہیوں اکو اپنی مستی اندر پھیردا رنگن لانی! یا صنمی یا صنمی ہر دم انجین وقت دیا دے حمدیت دی سار نہ معلوم ناں اتوں کوئی یاری

دھروں مہر کی دل ایسی ٹھل گیاں جد کاراں
کرن روایت یک دیاڑے اسے شوق پیاروں
بت اگے چمک مٹھا ٹیکیا ڈاڈھا ہیناں ہو کے
مدت اسے وزو چالے ہو گیا مست دیوانہ
پر صاحب دا بھانا دیکھو جہاں محبت چھائی
از سے دینے رب دی رحمت آگئی جوش چالے
اسے پیارے اسے پیارے میرے میں صدقے قربانی
نوں میریاں مقبولاں وچوں تیرا نیک ستارا
ہر اک نعمت تیرے کارن روا اسان فرمائی
میں راضی سب دنیاراضی ہر شے تابع تیری
ایہو شور تے ایہو آواز ایہو ذکر اتھائیں
آکھن ایہہ بندہ یا منمنی کہندیاں عمر گزاری
ایہہ مدتاں دا بھلا ہو یا پھاتا وجہ گمراہی
بھل بھلیکھیاں منمنی کہندیاں ممدی گمراہی
پتہ نہیں اس غلطی اس نے کتنا کرم کمایا
تاں س پاروں سمجھ لنگ وچہ درگاہ ربانی
راز توحیدوں ایہہ ناواقف نے کی ممدی جانے
آج اس نجیب منمنی کہندیاں ممدی اکھ سنا یا
بارخدا یا اسیں تمانے سمجھوں بات او تیرے
ایں ویسے ممدیت دا کھولے راز الہی !

ایہہ ساڈی ممدیت نالے ہب ایہہ بے پردا ہی
بھانویں عمریں یا منمنی دا اس نے درد پکایا

ہر دم منمنی سوتی محبت تے ایہو گنتاں
بجربہ بہزابت تمانے عاجز مار یا کفر ازاروں !
تے وچہ حب اس دی پیار پڑھ دیا منمنی بروکے
اسے اندر کھٹھا ہو یا اسے نال پرانا !
منمنی کہندیاں ممدی مونہوں انجین کل گیاٹی
یا جیسی یا جیسی اسے محرم خوش حالے !
بخشتے عجیب تیرے سبھ فضلوں تے کیتی ارزانی
دوہیں جہانیں تیں تے رحمت تیرا شان نیارا
بخش دتا اسان تینوں تیں تے ہن غم ٹکر نہ کاٹی
یا احمدی تھیں حاصل کرنی تو خوشنودی میری
تے پئے من دے مک رہا نے کرنی تیں ہیں
کی جانے یہہ یا صومس نوں کی رہہ کار گذارن
یا منمنی دے دام فریبوں اس توحیدوں لاہی
بخش ایہ رب ایسے پاروں کڈھ لیا اجڑی جہوں
اچن چیتی ممدی کہہ کے پایا شان سوا یا
حیرت پاروں عرفن کریندے یا محبوب سبحانی
جس دی گذری منمنی کہندیاں ایہو نت جھوڑا نے
جس تھیں دفتر عیباں والا سارا صاف کرا یا
کوہیں مراتب حاصل ہوئے پائے از جیرے
کیوں تھیوے سبزد روشن ہوئے دور سببا ہی
کسیں ناواقف بھیدوں خالی سمجھ نہ اس دی آوے
جسٹوں چاہے جوہیں نواز یے کر یے دور کوتاہی
تے ہن بھی ادہ اسے حالے دے شوق سوا یا
بخش اسان معافی اسٹوں کچھ اندو نہ رہیا
داخل وچ مقبولاں ہو یا چھٹا کفر

ساڑی بے نیازی اس نے لطف کرم فرمایا
 اس سے آنے نہیں کسے نوں حق مجھے سخن الہی
 لکھ پیاز گناہاں ہو دن تے سرکشیاں نالے
 اکو نظر کرم دی اوس دی جے اک وار ہو جاوے
 اوس دی بے نیاز یوں ملتے اوہ کچھ رنگ دکھاتا
 ہر گل دے وجہ قدرت اس دی جس نوں دہا جانے
 سسے دانے تے سیانے لکھ کر قیاس آرائیاں
 غالب حکمت رب پیچے دی کون او تھے دم مالے
 واہ واہ قادر قدرت والا کی گل آکھ سسنا ملاں !
 جو کم کیتا سو ہنا کیستا کسے نے حرف نہ دہریا
 لوسے لکھتے۔ اے گنج بیوں جیوں جے جائے
 سب تھویر تھویر سپور باندہ رتچہ تے کھتے
 راضی اپنی رنگن دے وجہ اسے وجہ متوالے
 سسے بیاریاں سسے کون تے سسے رنگ بانیں
 کدی کسے نے حق اوس دے وچ لفظ نہ کھوایا
 بکھ جس دم دکھ بیماری آکر کسے ستاوے
 بیوں لکھیا تیوں جھوٹا ہویا انجیں جھلنا ہویا
 ایہہ بھی اوس دی کامل قدرت جہ آپ بنایا
 سبھو پنے لکھے اوتے عا پر ثنا کر وکستن
 ایہو حرکت بندے کوں جے کد نہرے ہو جاوے
 جت تک اوس وادہ لیکے لان نہ بات لکھانے
 رب اپنے نے قدرت پارس لکھن کوک کھپانے
 تاں کسے اتنی جرات ہمت خیال اجہا آنے !

نانواں صاف ہو یا سبھ گندہ ہو گیا فضل سوا یا
 ایہہ سبھ ساڈا اپنا بھانا بیوں چا سبھ ہو جاوے
 ہواں اوہ بخشش مست ہو دن دور کشاں !
 ہی نوں گنا گنا ہی ہو دے پل وچ پنچیا جاوے
 وکھن والا ایہہ کچھ کارا دیکھ دیاں رہ جاندا
 کی مقدار بشر داوتھے پیا قیافے آنے !
 آخر ہار تھکے اوہ سبھو جواں نظر نہ آئیاں
 ہر تھے اوتے ادا غالب اسے دے سبھ کارے
 سبھو سوہنے کاسے سسے سوتھیاں سبھو دانوں
 ہر کوئی راضی اوس دے اوتے شکر و شہس پکریا
 سبھو ہی خوش راضی بازی پھر دے خوش منائے
 بکری داندے جھاں گائیں اپنی اپنی رستے
 اسے تال لگائی ہوئی اسے وجہ خوش حالے
 پر کوئی کرے نہ خدا تے سنے دلوں رضائیں
 ناں کوئی غصہ لکھ اوس نوں کون مٹاوے
 آکھے انجیں لکھیا میرا اوس نوں کون مٹاوے
 انجیں صبر و شکر و روہوں اوتھے کھانا ہویا
 مری بھی کوئی غدر نہ آنے ناں کوئی کرے جھوڑا
 سبھو اتول لائے ہوئے ناں اسے دے دس
 فیہ ادہدی نہ ڈھوئی ہووے ہر کوئی سر آفے
 نہ تک من آرام نہ کسے پھرے حال ڈولانے
 پر کسے دیم نہ آیا اس واپرت جواب سنائے
 ایہہ بھی اوس دی قدرت کامل منی سب زمانے

ای بھی اوس دی صمدیت دے اک جو ہر بھارا
 جتنے پہنچ نہ مول کسے دی بھانویں عالم سارا

صمدیت والا ہو جو وہ جو چاہے نہ ہو
بعضے ویلے اوس دے درتے باز سے کم نہ اودن
رب غفور رحیم تے وڈے کرم تے بخشش والا
بندو سے پیا ترے لیوے بازے کے بے مزاں
اس پر اوس دا بچا ہنا مشکل ہے ایہ بات دور ڈی
اود تال جیوں اوس لکھیا آپوں تے مقدار بنائی

پل دچہ تھو دا کچھ دکھائے عمل حیران ہو با دے
بعضے ویلے ترے اٹھائے سائے کم بناون
صمدیت دے کر دا دور تمام کشا
جد تک آپ نہ چاہے فضلوں مشکل سمجھو کاں
نال انج کر داتے نال دینا مرضی جویں اسا ڈی
اوس مطابق کر دا آوے فرق نہ رکھے کافی

وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَنْفُسَهُمْ أَجْرًا

تے برگز نہ رکھیں گا تو طریقہ استد سے نور بدلیا ہویا

جو دستور طریق خدا نے پہلے روز بنایا
پیدائش دا طور طریقہ جیوں کیستہ اوس جاری
پہنے دن تھیں من تک ایہو اسے طور زمانے
پہ بندیاں تھیں ایہ بھی مسئلہ من تک حل نہ ہویا
ایہ بھی اوس دی کا بل قدرت تے صمدیت ساری
رب دی ذات ہر اک تے غالب جو چاہے نہ کرے
تے بندہ پیدائش اوس دی عاجز حال نتانا
جیکر ایہ گل ہووے ناہیں مٹ جائے بندیاں
بہتر ایہو بندہ ہو کے رب نوں سیس نو اوے
اسے اندر عزت دائم اسے نال حضور

اول آخر او جیس کیستہ ناسہ فرق نہ پایا
اس دے دچہ تھو فرق نہ آندا انجیں خلقت ساری
ایہو کار و بار دائم اسے طرح و ہانے
بلکہ اس نوں سمجھ نہ سکے نال انول دن ڈھویا
کی عاقبت انسانی ایہ تھے بات کرے کوئی کاری
جس ویلے تھے جس حالت وچہ پوسے جو ہر دکھ
اوس تے کینیاں اوتے جس دا سے کم سیس نوانا
خالق تے مخلوق دوہاں وچہ فرق نہ رہ جائے کافی
تے اوس دی ہر کتنی اوتے ہر دم شکر الودے
اسے پاروں و دجگ والی رحمت پاوے پوری

بندہ تال ہی بندہ جیکر نال اوس دے توجہ دے

وہم خیل و ہار تھامی او ہارنگ وکھ وے

تے جید ایہ حال نہ ہووے تال مڑ بات نہ کوئی

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْهَىٰ عَنِ الْعَنِ فِي هَيْجَرَةٍ كُنَّا بِلَدِّنَا

فرمایا اوس ذات نے او پر جس دے رحمت تے سلامتی ہووے وچہ صحیح بخاری کتاب ایمان دے

لَا وَرَأَىٰ فِي الْجَسَدِ مُضَغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ

مجان نو بے شک وچہ جسم انسان دے گوشت دا اک ٹکڑا جس دے ریت ہووے تمام بدن درست ہے

كُلُّهُ وَإِذَا أَفْسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ

تو جس ویلے اوہ خراب تے بگڑ جاوے تے بگڑ جاندا ہے تمام بدن اوہ کی ہے اوہ دل ہے +
 انسانی رنگ روپ اتے ہی پیغمبر منور ماندا
 فرماوے وجہ جسم انسانی ہے گوشت و امٹکڑا
 جے اوہ ٹکڑا ٹھیک ہووے تاں ٹھیک حالت جسمانی
 جس پاسے ایہ لاوے اتوں سارا جسم ہو جاوے
 اوہ کی اسے اوہ دل بندے و اقدت کنوں اوپایا
 خوشی غمی تے عیش آسائش سمجھ کچھ اسے پاروں
 وجہ قرآن خداوند اس دیاں حالتاں تین بتلایاں
 قَلْبٌ سَلِيلٌ سَمِعْتُمْ بِهَا اس دی حالت آئی
 ہر حالت وجہ نال خدا دے اس نے لائی ہوئی
 کسے قسم دی سستی غلطی اس تھیں مول نہ ہووے
 دوجا اوہ دے مقابل آیا قَلْبٌ اَشِيمٌ گناہی
 یعنی اوہ گناہی دل جو عیباں وجہ گناہے
 قَلْبٌ مُذْنِبٌ تریجی حالت رب ول بھگنے والی
 یعنی ایہ اوہ حالت جس دم بھٹکے اصلی راہوں
 لاوے غیر خدا سنگ اپنی نیکو کار ہو جاوے
 اس گوشت دے ٹکڑے دیاں ایہ کچھ حالتاں آیاں
 ساڈا برکم فعل اسے دی تابعہ اندر آیا
 جتے دا ہر جتہ چل دا اس دے نال اٹاے
 اسے پاروں پیغمبر نے واضح کر فرمایا

رَبُّكَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

مادے کم نیت نال ہی ہوندے نے

گویا نیت تے گل گلی ایہو شان گرامی
 اسے اُتے زندگی والا ہے سمجھو دار مدارا

نیت تھیں سمجھ کم اساوے ہون سدا تمامی
 یہی نیت عمل اجیہا ایسا کار و ہارا !

بن بھی علم النفس بتا دے ثابت کر اس پاروں
حد تک ایہ وہ ٹھیک نہ ہوں تہ صلاح زیادوں
ایہاں اوستے ہی کمر بند کی جو کچھ کہتا ہوں

دل دماغ دی اصلاح باہجوں مشکل جہاں ازادوں
تد تک عمل انسانی سارے لکھے کیسے نہ آوں
تاں ہی مڑ پیغمبر اس واسطے سمجھا دے

إِنَّمَا لَا تَعْرِفُ مَا ذِي قَدَرٍ حَتَّى تَكُنْتَ هَاجِرًا إِلَى الدُّنْيَا

یا در کھو ہر اک آدمی سے کہ دیکھ کر جلدی نیت کرے ہر چیز نے یہ ہجرت کیتی اپنی واسطے حاصل کرنے دینے
لِصَيْدِهَا أَوْ إِلَى إِفْوَاكٍ تَبْكُهَا فَيُهْجِرُكَ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

پادے کا پھل اوس دایہ طرف اس سے بے نکاح کرے ہجرت کرے دل پس ہجرت اس نے ہجرت کیتی

جسے یہ مہ ٹھیک ہو جائے تے مڑ دکھ نہ رہ جائے کافی
دنیا واکوئی مطلب لیساں پاساں نیک ٹکانے
یا انجیں ہی نفع اجیہا میں ونبہ اس تھیں لیساں
جسے دنیا تے دنیا نہیں تاں آخر درجہ پادے
او با اپنا عمل دکھاندا انجیں او با ہی پھل پاندا
تے سمجھ لیکھا عملاں والا اسے نال نکایا
عقل ہی نہیں آزاد بیچارہ کی نال کچھ کر دکھاوے
سمجھناں تاں ایہہ بدھی ہونی شان نری بیرونی
تاں کوئی خیال مطابق اس سے جو گل دلچہ ہونی
اس تھیں توبوہا کے ہووے کچھ تسکین استور
بھی سمجھ خیال دماغی ذہنی سلسلے راز پچھانے
صالحہ عملوں پہلے اس دا ذکر لیا ندا جادے
بہانویں کیسے چنگے ہوں بھی کر دے دل جوئی
نہیں قبول ہووے دیکھ رہا ہے جسے خورے ہووے
تے جسے اس وجہ غلطی تاں عملوں نفع اساتوں

ایتھوں بھی گل ایہو جا پے دل دی سمجھ صفائی
حضرت کہیا جیں ہجرت کیتی تے نیت ایہہ آئے
یاں کسے غورت نال میں جا کے عقد نکاح کر لیا
حضرت کہیا جیہی نیت تیہا بدلہ پادے
ایہہ کیفیت دل دی ساری جس پادے ہو جاندا
قادر مال عقل نوں لوکاں سرسوار بنایا
پر تھوڑا کر غور جاں تھکے فیر پتہ ایہہ آوے
دلی یقین تو جہ ذہنی تے جذبات اندرونی
ایہو وجہ جسے اسیں عقل تھیں نہیں سیندے کم کوئی
تاں جذبات اندرونی تے کجہاں ذہنی رجحانوں
ہاں جسے دلی یقین ہووے تھئے دماغ ٹکانے
ایہو وجہ قرآن و پاسے ذکر ایمان جاں آوے
جہ تک ٹھیک ایمان دھوے عمل قبول نہ کوئی
بنار ایمانوں دلی آزادہ بنوئی کہیا کچھو سے
چکا عمل تدا میں جیکر سووے صاف ایمانوں

جیوں مضبوط ایمان تو رہی ہی عمل بھی ہو سی سارا

نہیں تاں سودا اک برابر دوہیں ولین خسارا

چترسم کے قرآن شریف مترجم و مفسر
پنجپور سے شریف پاپا، قاعدہ و غیرہ

ملنے کا پتہ

ملک سراج الدین اپنڈ ستر پیشتر کشمیری بازار

ہلالی

”پاکستان“

ذکر از سیرت کحوالہ عز و ات ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵ مصری

عبداللہ جدعان قموشی گذریا مرد بھلیرا !
 مشرک ہی پر سر نیکی وجہ شال رہیا سو بار
 بندیاں اتے نواح وجہ اس دی حاصل ہی شہوری
 اسے پاروں اس دے اتے نظر کریم ہو جو جسے
 سمجھ آئی ایہو مذہب سچا اسے نال رہائی
 جس نے دیوں قبولیا اسوں نال اس دے انگ لایا
 اسے خیالوں اوہ پھر شخص کول نبی دے آدے
 نالے عرض کرے یا حضرت انجیں عمر گنداری
 ہوش آئی آج سدھ رستہ ہے تسلیم اسلامی
 نام خدادے دسورستہ کفر دین جان پھوڑا
 ہو سکدا اسے میں دتے بھی نظر کریم ہو جو جسے
 یا حضرت نہیں باہجہ اسلاموں سانوں کتے رہائی
 سن کہ ایہہ کجھ اوس دیاں گہاں پیغمبر فرما دے
 داتھی اسلام بناں نہیں ہونی کتے غلامی
 جے تدھ آج لیا من دل تھیں سٹ دتی گمراہی
 مقبولان وجہ شال ہو سیں تھیںیں رہا پیارا
 ایہہ گل سن کے اوسے دم اوس کلمہ بول سنایا
 آکھے گواہی دینا ہاں میں سچ ایہہ دلوں لبانوں
 ایہہ کجھی سے گواہی سچی جھوٹ نہ اس وجہ کائی
 سچ قرآن کلام خدا دی بھی سچے فرمانے
 سچے سمجھ رسول پیغمبر ہو فرشتے سارے
 سچ ارکان اسلامی سچے اونہاں اتے مدارا
 سچ کہوں تے جھوٹوں بچکے نیک اعمال کما سوں

پہلے نور اسلاموں کیستتا اوس ہر کم چنیرا
 تے بریا یوں بد رفتاروں واکم اوس کنار
 ہر کوئی عزت نال بولاندا دیں وجہ الفت پوری
 دین اسلام نبی واسپی نظری اوسوں آدے
 اسے دی وجہ تابعداری لطف کریم مولائی
 صاف اندرون ہو گیا اوس دا دل دا مطلب پایا
 عیباں دا اثر کی ہو کے قریں کیس نوادے
 واحدیت پھوڑ شرک وجہ شکہ کی بھاندی ساری
 اس دے بناں نجات نہ کوئی تے نال لطف و حافی
 میں کھینے نوں مراد اک داری مولانا مال ملو
 کفر شرک دے داغ نکھیوں ستاں رہائی پائے
 لکھ جادے بن ہائے تاں ہی ہے بن دی گل کائی
 بیشک ہے ایہہ سچ ہو آکھیں رتی فرق نہ آدے
 جہدوں قبولیا دل تھیں اسوں بخشیا ہائے عاصی
 ان شاعر اللہ دور ہو ویسی تیری کفر سیاہی
 دو جگ عزت عظمت ملیسی ہو ویسی چھٹکارا
 تے اقرار توحید رسالت محفل وجہ الایا
 اللہ ہک عبادت لائق تے بے مثل جہانوں
 سچ محمد نبی خدا دا سچ جو اوس کہیا فی
 ہو رکتا ہاں سمجھو سچیاں اپنے وجہ زمانے
 حشر نشر دایکھا سچا فضلوں پاراوتارے
 جیہڑا ایتھوں منکر ہو یا اوہ بے دین نکارا
 تے جو عمل محمد کیستتا میں پیا اتول جاساں

ایہ کچھ گرا ترا عبد اللہ پر ت گھر سے نول آیا
 میں قربان انہیں تے جنہاں دیدہ ہی دے پائے
 انہیں ہی سب سے محبت و محبت لیتی کر زندگی
 کیونہاں سماں و جوں ہو گیا اپرا پرا
 اس نول تک تک اکثر لوگاں نور ایمانوں پایا
 ایہ حالت تک نالی صاحبہ حضرت عائشہ نوری
 پیش ہی دے ادول ہک دن عرض نیاز کرینہ
 لہندے فرمایا حضرت ایہ مسئلہ سمجھانا
 جاہلیت وچہ عبد اللہ نے نیکیاں بہت کمایاں
 یہ بھی کہ وچہ بیٹہ تیرے آون یا نہ آون
 عزت و شرف سے فرمایا انہیں بی بی گل کوئی
 بیہوش کیسے تیرے زور سے نہ کوئی کچھ بھالے
 نور ہی میں نے کیسے دے دے ایہ گل اگر سنائی
 عبد تک نور ایمان نہ ہو دے ہوا نال لگائی
 اسے طریت اک ہو ردایت نقل حدیث لیاون

خوشی دے وچہ رب سچے نے سدھارا راہ دکھایا
 زندگی وچہ ارکان اسلاموں سن سن اٹھائے
 تے ایمان مکمل کر کے چائی رب دی بندگی
 ہر دم ذکر خدا و جاہری اسے نال و ہرا
 پاک ہی دے سٹی ہو سکے سارا روگ مٹایا
 غایم سچے پاک ہی دے تابع دار حضور کی
 عبد اللہ مدعان دی بابت ایہ کچھ حال پھیندے
 کئی دنیاں قیں دل تیرے وچہ سے ایہ خاص چھوڑا
 ہر کم اس داسو نہا نالے لوگاں نال بھائیوں
 محشر نوں ایہ وچہ درگاہے اسدی شان بنائیں
 انہاں نیک کماں دی اوتھے قیمت کچھ نہ ہوئی
 کیوں جے اہل ایمان نہ آبارب دے خاص حوال
 بخشیں روز قیامت ربا جو میں عیب کیستائی
 تد تک نیک اعمال کسے دے کم نہ دیون کالی
 جیوں کر عیج مسلم دے اندر دوجی تملد تاون

حکایت از جنگ بدر

جنگ بدر دے موقعے اوتے ہر قہر سنو کھائی
 اس وسیلہ گل فوج سوامی تیر سوتیراں آہی
 باقی لوگ نصرت مدنی بہ شوق مخلص سارے
 دوعروں شکر کفراں دا جو تعداد ہزاراں
 میں قہر بیٹھ مومن لوگ وچہ وچا لے آئے
 باب بہادر شہرک بسندہ ہر فن دیوانوں
 خدمت پاک ہی دی اندر آن سوال سنائدا
 کندا جیکر دیہو اجازت سنگ تسائے جانوال

شکر تیار کریند اسی مدنی حبیب ربانی
 جنہاں وچوں سٹھ مہاجر تالچ نی ابھی
 جنہاں پاک ہی دے اوتے تن من و حن سجدہ اسے
 بڑا لڑاکا ماہر فن و امنیاں وچہ شماراں
 اوس دم قادر قدرت دے رنگ عجیب و بھائے
 منیاں ہو یا وچہ عاتقے اپنی ایس صفایوں
 بڑی بجاہت منت سہا جت ادب آداب و کھاندا
 تے دشمن نوں زور اپنے دے سائے جو ہر دھانوال

ہودے فتح تے ناں عیبت عینوں بھی بل جانے
 کیا ایمان رکھیں توں ہے اک اللہ واحد میرا
 کوہدا نہیں ایہ و ہم میرے وہ پناں میں اسنوں مٹاں
 یہ گل میرے گھاٹے والی عینوں مول نہ بھاوے
 سن کر پیغمبر نے کہیا بس نہیں حاجت تیری
 جے تہجد نہیں ایمان تے نہ نا نہ ایہ سوال سناویں
 سن کر چپ ہو جاندا کا فر تے سوچیں پے جاندا
 فیر ایمان دی بابت اسنوں پیغمبر فرماوے
 تے پیغمبر مرط بھی اسنوں ایہو کہن اودا میں
 ترکی وری پھر مرط اس نے آن سوال سنایا
 س حالت تھیں مومن سائے خوشی وچائے آئے
 اسنوں ساڈے لشکر دے وچہ شامل بیتا جاوے
 آئے پر شان بہمنہ نبی و امول ناں یراناں
 اسنوں کوہدا لہدی او سے دی خوشنودی
 جے اوہ راضی بہمنہ جنگ راضی حاصل سمجھ مرادوں
 کافر مشرک بھانویں کتہنا ماسرفن لڑا ایموں
 پر جاں نور ایماتوں خالی ڈٹھا ہی سو پارے
 میں کسے مشرک کافر کیوں مدد نہ پاباں مہلے
 مسلمان بھنور مہولی کھنوری نفسری والے
 سانوں لوڑا نہاں دی جنہاں نور ایمانوں پاما
 تے جو نوک توحیدوں منکر بتاں مگر وکانے
 یہ گل سن کے اس دے دل وچہ اثر اجیہا ہووے
 تے وچہ خدمت پاک نبی دی ایہو عرض سناوے
 دس دم بھی پیغمبر سرور ایہو پیچہ بلایا
 آکیوں میں نیاں ہک اللہ تو ہیچ نبی رہانا

سن کر بات پیغمبر اسنوں اکوں ایہ فرماوے
 اوہا ہر دم پوجا لائق اس داستان اچیرا
 تے ناں ہی ایہ بھاوے عینوں نہں رکھاں مسچہ کٹاں
 ناں ہی عینوں آکھتے کوئی ناں اس رستہ لائے
 بنان ایماتوں اس زمرے وچہ کوں پوسے دیر کی
 اسان نہیں عینوں ناں لے جانا تے نہ اتوں آنوں
 پر جہد رہن نہ ہو یا مرط کے ایہو عرض سناوے
 تے مرط اوسے طور اوہ کا فر یا جواب منائے
 باہجہ ایماتوں سانوں اڑیا لوڑ تسادنی تاہیں
 شامل کیرا لشکر دے وچہ دل میرا چڑھا آیا
 آکھن بڑا بہادر نامی بے شک ناں ہو جاوے
 تاں جے دشمن تے پچھا جاوے پل وچہ پار موکاوے
 اوس دے ہونداں اود کی سبکے طاقت زور اناں
 اوسے پاروں دو جنگ حاصل مئی ہوندی بہبودی
 بناں رضا اود کی دے تاہیں ایہ رستہ دل شاداں
 کتہنا شیر بہادر نامی اپنی ایس صفائیوں
 اوسے وقت ایہ آکھ سناوے سن کے کوئی سائے
 ناں ایہ کمی کراں میں پوری ناہیں مول قبولے
 مرط بھی کافر دی ادا دوں لا پرواہ خوش حالے
 جنہاں تال خدا دے اپنا پکا عہد پکایا
 اونہاں تھیں امید بھلا کی لاون بات ٹکانے
 مرط وچہ خدمت پاک دے ادبول آن کھنووے
 عینوں بھی لے جہو ناسے مت کج گل بن جاوے
 تاں اوس دل دار تہ بتایا کھم بول سنایا
 تے میں ہو یا تائب شرکوں کیستہ دور ٹکانا

جس دم ایہ آفریدی ہو یا پتیں نبی سرور دے
بنال ایمان تے دلی اصلاح دے سے پئے کرے پچھا
جو لو کی محروم ایمانوں کر دے عمل چنگیرے
عمل انہاندے اوس سواہ وانگوں ڈھیر جہاں اکھا
رے وجود نہ اس واکوئی انجیں اڈ پڑ جاوے
سے نیکوئیاں تے بھلیاں تے سے نیکوکاراں
کیوں جے اوہ سبھ اصدوں خالی تے کچے بنیادوں
ایسے عمل نکما جھگڑا زندگی نال لگانا
اللہ نوں ایہ مثل اجیے ہرگز مول نہ بھاوے
ایہوایت رب سچے نے وجہ فرقان لیاندی

اوسے دم وجہ لشکر اوسوں حضرت داخل کر دے
نہیں مقبول اوہ کسے بھی جیلے مولادے درباے
اونہاں دی کوئی قیمت ناہیں رب نبی دے ڈیرے
جھل ہوا لے جاوے چا کے اوس دالیکھا سدا
انجیں جو ایمانوں خالی کچھ ہتھ وات نہ آدے
باہجہ ایمانوں وجہ درگاھے مول نہ وجہ شماراں
اڈ دے پھر دست وجہ ہر دست تے محروم اڈو
تے نہالی مقصودوں رہ کے کرنا ہو رہجورانا
ایہ تال اکٹا بوجھ سرے تے روزیاں عمر گنواون
سورہ ابراہیم وچا لے جیونکر ڈکھی جاندی !

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَمَدَرٍ مِّثْقَالٍ أَوْ زُرْقَةٍ يَّوْمَ يَكْثُرُ الدُّخَانُ

مثال کس انہاں لوکاں دیں دی جنہاں نے کفر کیتا نہ رب پنے دے فل سواہ دی بے زور تال چلی نال اس دے ہر وجہ دن
لَا يَقْدَرُونَ مَتَا كَسَبُوا سُنْ شَيْءًا ذَرِيَّةً هُوَ خِطْلٌ لِّبَعِيدٍ ۝

اندھے دے نہیں طاقت کہ دے اوہ اوس چیز تھیں جو انہاں کیا کسے چیز تے ۔ ایہو سی وڈی گمراہی ہے (ابراہیم)

باہجہ ایمانوں عمل اوتے جس نے اس لگانی
اوہ تال بوجھ نکماں اوس نے سر تے چایا ہویا
جو لو کی محروم ایمانوں رب سچا فرماوے !

اوس نے انجیں جھل کدیا پٹے چیز نہ کافی
جان پئی نوں وجہ عذاباں ناحق پایا ہویا
جیونکر سورت نور وچا لے ذکر انہاں آدے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيَعَةٍ يَتَسَبَّدُ الضَّحَانُ مَاءً

تے اوہ لوک جنہاں نے انکار کیتا خدا دا عمل انہاندے مثل سراب دی میں جو وجہ میدان دے خیاں کدے اوسوں تر پیا آدنی
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْ سَائِلًا ۝

پانی تے ایسے خیال وجہ جس ویلے آنندے کول میں دے نہیں بھدی وسون کوئی تے ۔ (نور)

رب فرماوے جنہاں لوکاں ہے انکار اساتدا
مثل سراب جو پانی دے وگدا دور میداناں
ویکھ اوسنوں تر پایا دوروں سمجھے وگدا پانی
پر ہر کول آویکھے اوہ خشک میدان اہاٹاں

اوہا مثال نمونہ دے جو جو عمل انہاں دا
جیوں ریتے تے کانگ پڑھائی موسم عجیب سربانا
آوے بھجدا کوشش کر دے اوسوں تے اتان آساق
دھپ گمھی دے شعلہ اتھن زور زور موٹاں

ناں پانی ناں تری تراوت ناں ایہ چیز اٹھائیں
ایہو حال انہاں عملوں دا جیہڑے باجیہ ایمانوں
کیوں جے اہلی جڑھ عمل دی نور ایمان خزانہ
جتن جذبہ شوق ایمانی اتنا عمل بچھانی !
جنہاں ایمانوں اعلیٰ لطف اکٹھا پورا حصہ پایا
اونہ لوکی ہر حالت و جہ پاندے قُرب بانا
تے جو اس نعمت تھیں خالی تے محروم بیچاے
ایساں لوک اندرے حق اللہ عجب مثال لیاوے

دیکھ دیاں رد جاوے عاجز بیوس حال تداہیں
ایتھے او تھے دوہیں جہاں خالی فضل رحمانوں
جس تھیں دل دی اصلاح ہوندی جیہڑا صل لکانا
اسے پاروں درجہ بلنا لطف ایہو زندگانی
انہاں نے ہی عملاں والہ سارا جوہر دکھایا
مسکھ انعام انہاں توں حاصل مولاناں پرانا
عمل انہاں دے تے پختہ ہندے وچہارے
جیونکر سورت نور وچہارے پیغمبر سمجھو دے

اَوْ كُظِلُّمَتْ فِي بَحْرِ لُجِّي يَخْتَشِهْ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ
یا انہاں دے کماں دی مثالیں نہ تھیں عروج اندھیرا ہونے وچہ ڈونگھ تندرے دے پانی ہونے سنوں موج نے دونوں
فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظَلَمْتُ بَعْضَهُمَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَا اَخْرَجَ
موج اوس دے دے ہونے کوں بدل اندھیرا ہونے او تے بعض اک دوسرے دے جس دے
يَذُلُّ لَمْ يَكُنْ يَرِيحُ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ نُوْرًا فَاِنَّهٗ مِنْ نُّوْرِ ۝
کٹے باہر تھ اپنے نوں نو کچھ سکے اوسنوں تے جس واسطے نہیں بنایا اللہ نے نور ایں نہیں واسطے اوس دے نور

مطالب و تفاسیر

سخت اندھیرے ٹمن گھیرے جاں کوئی بھیس ہائے
ہوش حواس بھی قائم ہوں نا لے عقل ٹکڑے
ہوندے ساتھ انہاں تھیں مڑ بھی کچھ متجددات نہ آوے
کیوں جے اسنوں قائم ناہیں دل تھیں ڈولیا ہویا
سینے وچہ اندھیر غبار کھیر یا سمجھ سیا ہی
مطلب ایہو بنائیاں توں عملاں کل نہ کوئی
جیہڑے دل دے کچھ کر دے پیر کناوا
بعضے کم چنگے بھی ہوندے لوک پسند کو بندے
اس دے وچہ اندھیرے تے ظاہر وری جاناوے

جس وچہ متھ پسا ریا بھی نہ نظری مولے آوے
صحت تندرستی سمجھو اس وچہ فرق نہ آنے !
ڈانواں ڈول پھرے گھیرا یا بھنجل کھوے کھاوے
قبر جہالت دے وچہ ڈبا نہ زندہ نہ مویا
فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِ اَوْسِ حَقِّ تَاٰتِیْ کَیْۤیَا اِنِّیْ
جے ایمان مکمل ہووے تاں سمجھو دل جوئی
اوس دی کوئی قیمت ناہیں تے ناں بلدں شادا
پرچہ اوس دے کہے تے تمام احوال دے شے
تے اوسے تے تے تے تے تے تے تے تے تے

پر اس دا نہ دنیا دے وجہ ہوندا مل انہا ندا
 ایسے پاروں پیغمبروں رب سچا فرماوے !
 اکھراے اوہ لوگو جنہاں نور ایمانوں پایا
 صدقہ دے کے اوس دے اتے فیر احسان جتانا
 ایس طرح دے صدقہ پاروں نفع نہیں حاصل کوئی
 ایہ مثال اوہا ہی چہرہ مال اپنا خرچہ پیندا !
 اللہ مال تعلق تاہیں ناں منے اوس تاہیں
 ایس خیرات اوہدی دی اللہ ایہ مثال بیادے
 مور کھجے اتے اوتے میں کچھ فصل اوگا سناں
 پر اوہ مٹی بدل وکیاں انجیں ہی رٹھ جاوے
 سمجھ امید اوہدی اس پاروں نال مٹی مل جاہی
 ایسے منکر لوکاں اوتے کرم کوئی ہو جاوے
 باجہ ایمانوں مدد دی رحمت صالح عمل دکھانا
 ایہ گل بہت دورا دی اڑیا وجہ قیاس نہ آوے
 غوروں جس دم ڈھٹا جو دے جڑھ تمام اعمال
 بہت تک ٹھیک ایمان نہ ہوئے لطف نہ عملوں کوئی
 یاد رکھو نہ بہت تک ہوئے ایہ گل ٹھیک سمائی
 ادیانک ہر شے سندا حکم اوسے دا جاری
 جے محتاج مشیر نرا اوس دا جو پہلے فرماوے
 موت حیاتی اوس دے قبضے اوہا کھے مارے
 بنان ایمانوں جو کوئی چاہے نیک اعمال کماوے
 رب دے دست و دریاں دا اثر دی جہر بہت ہو جاندا
 کیرت دی ہونکہ سارے دین جے اوسے
 دل خانہ دے روح دا ذائقہ لطف حیاتی والا
 ہر شے دے ہر شے دے ہر شے دے ہر شے دے

تے نہ رب رسول اس گل نوں کسے مکانے لاند
 مسلمانوں کرواگا ہی واضح کیستہ جاوے
 ضائع کرو نہ صدقہ اپنا جو تہاں کسے کھوایا
 یا تکلیف دہاؤ پا کے اوسوں پیا دکھانا !
 ایہ ہو یا سمجھ خرچ نکماں چوڑ ترٹی ہوئی
 پر لوکاں دے دس کارن ایہ سمجھ نہ پیندا !
 تاہیں روز حشر دا قائل نہں ایہ نہیں اوساں
 جیوں جتان پتھر دی اوتے کچھ مٹی جہر دے
 تے اس اپنی محنت سندا ہتھیں نفع ہر سار
 تے نکل آوے صاف اوہ پتھر اپنا اصل دکھائے
 کیتے دا کچھ کھل نہ رسی بیٹھ پیا پچھتاہی !
 ایسا بندہ مولا کوں کدی مراد نہ پاوے
 تے مر اوس تھیں حصہ لینا دیں اپنا بھرانا
 ہر گل نیت اوتے چک دی نیت دا پھل پائے
 ٹھیک ایمان خدا تے ہوئے ایہ ہر دم بھالان
 نہ روحانیت دا ذائقہ نال اس وجہ دل جوئی
 کہو اللہ واحد سچا اوسے دی سلطانی !
 اوہا خالق رازق سمجھ دا اوسے دی سرداری
 ہر شے اوس دے قبضے قدرت کوئی نہ عذر پوڑے
 تاں ہی حاصل ہون اوںوں ایہ کچھ درجہ سارے
 اڑیا ایہ گل دوسرے قیاسوں وجہ دماغ نہ آوے
 مر اونا اپنے تم کماں اوںوں پیا دکھانا
 کوئی تہاں نہ رہے تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
 تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
 تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

فیرا وہ دے سبھ کم نمائش تے دکھلا واسارے
 موئے دی تو دیت وچالے بہت عقیدے آتے
 وجہ انجیل ضرورت اس دی بہت انہاں بتائی
 عملی راستی اتے سچائی تے اخلاص روحانی
 ہو رہتیریاں اس دے پاسے کیتے پئے تھارے
 علم عمل تے وہم نخیل سبھو وجہ لیاندے
 ایہی دسیا عمل جس نے پورا رنگ دکھایا
 ایمان کیا اصلاح جو کمرہ اول دی تے عمل دی
 پنج اصول ایمان دے اول ہک خدا نول جانو
 تہ کبار رب رسول خدا دے سچے پاک و ہاروں
 پنجواں روز حشر دے او تے ٹھیک یقین ہو جائے
 دل دے چہ یقین انہاں داتے اقرار زبانی
 اللہ او تے ایمان رہو جے اوہ اک ذات الہی
 ساڈے ظاہر باطن والی اوسنوں خبر تمامی
 عمل اساندے اوہا جیڑے اوسنوں چنے بجاون
 ہر حالت وچہ عیب گناہوں جے اسال جان بچائی
 اوہی رضا تے بندھے رستے آئے ہوش ٹکانے
 جس دینے ایہ حالت ہووے دھنات بندہ ہو جائے
 اس حالت وچہ ظاہر باطن فتنوں اک ہو جاندا
 ہر اک مسئلہ صاف دسیندا جھگڑا رہے نہ کائی
 جدوں تہجد دل سمجھ آجائے تے ہوئے روشنائی
 کیوں جے باجہ انہاں دے نہیں ایہ نعمت تہ آئے
 ایہو کی سبھ سچے بندے سچا سخن سنا دے
 بنان ہر کوئی بات نہ بندے نہ کوئی حرکت کرے
 حشر ہوس تے خواہش انہاں رب دی تابعداری

جس دا کچھ نہ اثر نتیجہ دائم برے و ہارے !
 پر ایمانی لطفوں اوہ بھی انجیل گئے گنوائے
 اس پر ایہ بھی اصلی رازوں مجید نہ دسیا کائی
 قلبی ذہنی ذوق محبت اس دے وجہ نہ جانی
 پر جو کہیا نبی محمد راز بتاتے سارے
 گویا باجہ ایمان انہاں دے لکھے کسے نہ لاندے
 اسے دا ایمان مکمل اوسے لطف دکھایا
 تے اخلاص عبادت پاروں جمع نہ مول بدل دی
 دوہا اوہ دے فرشتیاں سبھناں برحق پیئے بچھاؤ
 چوتھا سبھ کتاباں سچیاں سبھو اللہ پاروں
 اسے دن سبھ لکھے ہونے کیستہ آگے آوے
 جد تک ایہ نہ ہووے ناہیں عملوں لطف بچائی
 اوہ مالک ہر شے سند اتے اوسے دی شاہی
 ہر حالت دا اوہ واقف اس دی شان گرامی
 جے اوہ اس تھیں راعنی ناہیں لکھے کسے نہ آون
 تے نیکی دل راغب ہوئے اوس داورد کیستہ تانی
 پنج کے عیبوں نیکی دے دل پارے فضل رہانے
 ہر اک عیب گناہوں پنج کے مولاناں لکھو دے
 تے بندے دے دل فاشیشہ ٹھوکر تے نہ کھاندا
 تہوں ایمان مکمل تھیندا تے ہووے دی دل جوئی
 فیر سوسن دا من لیسنا فرض ضرور ہر یانی
 ناں ہی عقدہ حل ہووے ایہ ناں کوئی راز بتا دے
 اوہی اتنا رب دی طرفوں جتنا لطف اقاوندے
 ناں کوئی اپنی غرض تے خواہش مردم رہیں دے
 ایہو ذکر نہ کر تے ایہو ہر دم کار گذاری !

امریں باہر قدم نہ دھردے ناں کوئی غیر اشارہ
انہادی سچائی اوتے جو ایمان نہ آنے لے
ہوندے ایہہ انسان ہی سمجھو زندگی وانگ انسانا
ایہہ سچہ پاک گناہوں دور ہر اک بریائیوں
ہر کم کاج تے بات انہادی ہر اک کار و ہار
جو کوئی نال انہاندے لگے وانگ انہاں سچہ جاند
بیوں نبیاندی زندگی انجیں جس نے آپ بنائی
اصل خاصہ زندگی والا سچہ تاجہ رانی
ہر پاسوں منظور اوہا ہی وچہ درگاہ ربانی
ایہہ بھی گل ضروری منی جتنے ملک ربانے
ہر اک اپنے اپنے کم تے جیویں لگا ہویا
بعض انہاں تھیں حکم ربانے نبیاں دے ول بیاون
بعضے ساڈی ہر اک حرکت ہر ویلے ہر حالے
تاں جے ساڈے کیتے سدا لگے ونجہ اندازہ
حکم الہی نبیاں دے دل جو جواب لے آون
اوہ وکی مڑ جوں گناہاں دوجیا ننوں سمجھاندے
ایس طرح احکام ربانے جوں کافی ہو جاون
اس صورت وچہ آکے وہ مڑ شکل کتاباں عقیدے
کیوں جے ایہہ کتاباں سمجھو بین حکام ربانی
ہر اک صرف انہاں واسچا وچہ نہیں نہانتے
جوہر رسول نریشیتہ منے انجیں سچہ کتاباں
بابہ انہاں دے منے ناہیں سمجھایا ننوں کافی
تہہ ول بیان کتاباں اوتے چھپے طرح ہو جاند

ناں ہی وہم خیال اچھا ناں کوئی غلط و ہارا
 اوہ محروم ہے اس فیضوں سے نہ لگے ٹکانے
 کھانا پینا سونا بہنا ایہ وہی نقصان !
 نیکیاں نال و بارانہ ازرا فکر نہ کچھ رہا میوں
 سمجھو کچھ عبادت رب دی اسے نال سہارا
 ادب خاص مقرب رب دا اوہا درجہ پانڈا
 ہو گیا اوہ مقبول ربانا کمی نہ رہ گئی کافی
 جس نوں ایہ گل حاصل ہوئی اوس دی کارگذاری
 اوسے نے ہی درجہ پایا آخر مسما فی
 سمجھو ہن مخلوق خدا دی تابعدار یگانے !
 اوسے دا ہو رہیا ہمیشہ ادب سہارا گویا
 بعضے ہو رہا ترقی سندے باقی کم چلاؤن
 اللہ دی درگا ہے اندر ٹھیک پوجاؤن والے
 جس دار و زر حشر سے جا کے بھگتے بسجود خمیازہ
 تے اوہ سن کر لوکاں تائیں اسے طور سناؤن
 انجیں ہی مرط فیہ انہاں تئیں دو جے لطف اٹھاندے
 تداوہ بسجود سنہد ان کارن کا خداوتے کھاون
 ایہو صحیفے اتے کتاباں اپنا نام سدینہرے
 عس دے وہی صداقت ماری اتے پر مغز معانی
 اس تئیں وہ گئی تہہ ہرے نے نجات جہاں تے
 جو کچھ وجہ نہاندے تھیا کارن نیگاہ باباں
 رب نبی دا پتہ نہیں لگا کی بہہ کار بردانی
 اوس دم دس نال محبت پر چھوڑو تنہا رہے خدا

نئے ہر حرف سے آیت "تائیں" کی ہے جو سورہ وچاراں

نور ایمان ہووے مڑ تازہ فصل ایہو گفتاروں !

اسے تختیں پا جاوے اوہ مرزا حقیقی سارا
اسے تختیں انعام اسٹو سے اس لائق ہو باون
جے ایمان کتاباں اوتے ٹھیک نہ لوک بیاون
یہو ایسا عمل خدا نے دنیا نوں رکھ دیا
یہ جی کہیں جس نے جیتے چنگے عمل نہ کئے
جے ایہ گل نہ دستی جاوے مطلب اس نہ آئے
کوئی قانون عور نہ رہے نہ ہوں عور نہ
اگل گل دسہ بھٹوان کمرن روز شر و دنیا
بے شک جہتکے وز حشر تے یہاں کوئی نہ آئے
پیغمبر نے اس گل اوتے تال ہی زور لگایا
اول ہک خدا نوں منو قیر رسول تمامی
منے غیر فرشتے رب دے جیوں اوسے فرماے
وہی قرآن مجید خدا نے بہت جگہ فرمایا

اسے تختیں ہی نہ ملن توڑے شکر نور نیارا
ایتھے اوتے دو میں جہانیں چنگا بدلہ پاون
نیکی بریوں پست نہ لگے چنیاں سبھ و تجاوزت
نکا وڈا اوتے اگلے سمجھا کر دکھلایا
اوسنوں اگے چنگ بدلہ لے شک و تا جائے
بہی بنائی دنیا والی اک پل و حیرت جاوے
ڈنگ چوکر اک بار سسرتی نہ بیا انسانی
اوس اوتے ایمان لیا و ناتے دل پکا کسرا
نہیں ادا دل انانیت دنیاں دس نیک نکاسے
جو ملیا تے اس دے تائیں ایہو سبق سکھایا
غیر انہندیاں سبھ کتاباں پیمیاں شان گرامی
روز حشر تے ایمان آنے تداں خلاصی پاسے
جیونکر سورت بقرو چالے وحی پینام لیا یا

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (بقرہ ۱)

جیہڑے لوک ایمان رکھتے نے نال غیب (خدا دیاں صفات) تے دشتیاں دے

غیب اوتے ایمان جنہاں نے نال خدا جسے آندا
منے سبھ فرشتے اوس دسہ جہر مخلوق نورانی
برک شہ بدو لے چھپے نہ مرانہ نہ آوے

نہیں ہک خدا سپہ نوں جیوں اوہ نیاں باندا
ہو رہی شہ اوسے لکے نام برمول نہ جانی
سمجھناں نوں پیناں دل قیں شہ سخن نہ غیر اللہ

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ (بقرہ ۱)
تے ایمان رکھتے ہیں جسے انزل کیا گیا ہے ان کے رب سے (بقرہ ۱)

تے اوہ لوک جنہاں نے منی پاک کلام ربانی
تے سراسر قیں پئے آئیاں سبھ کتاباں آئیاں
نیوں سبھ باجیہ انہندیاں نہ ہواں نہ ہواں نہ کوئی

یہ قرآن مجید رکھل پر اس پرستاری
انہانوں کھی ٹھہرے سبھ پاسبان بنیاد
تے زندگ واسطہ نہ ہاں نہ کد عرس و نہ ہوا

وَبِالْآيَاتِ هُمْ يُوقِنُونَ (بقرہ ۱)

تے نال آیت (دفعہ ۱) دے اوہ یقین رکھ دے لے

اوپا مومن حشر نشتے جنہاں یقین ضروری
انجیں ہو رہتیریاں تھانویں رب سچے فرمایا

سبح حالات انہاں نے منے دو کیتی سبھ دوری !
جہڑاگوں پیغمبر نے ول نہج کر سمجھایا

وَلَكِنَّ الْيَتِيمَ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَكَتَبَ وَالنَّبِيِّينَ ۝

تے ایہ پرانی ہوئی ہے جو کہ ایمان لیا یاں اللہ دے تے دیہارے قیامت دے تے فرشتیاں تے تے کتابے تے نبیاں تے

یہی ایہ یوز ویک اللہ دے جو منے اس تائیں
منے رب فرشتے اوس دے ہو تمام کتاباں
اس سورت دے آخر تے مر اللہ فرماوے

نالے روز حشر دا منے شک کرے کداہیں
بھی نبیاں نوں سچا جانے طور جویں اسحا یاں
اسے ذکر پیارے تائیں اوسے طرح دھروے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ سَيِّدِهِ ۚ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝

ایمان آند رسوں نے نال نہں چھوڑے جو اتاری گئی طرف اوس دی اس دے رب تھیں تے مومناں نے

كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَبِّهِ ۚ وَكُتِبَ لَهُ سُلَيْمٌ (توہ)

سبح دے سبح ایمان لیا تے نہں اللہ دے تے فرشتیاں اوس دیاں دے تے اوس دیاں کتاباں تے اوس دیاں رسواں دے ۔

نہی اوتے جو رب اوس دے نے خاص کلام اتاری
انجیں مومناں نے بھی اوس تے خاص یقین لیا ندا
اشرفوں بک سچ کر غیاں جیوں اوداک سچا نوں
غیاں سبح کتاباں جو اوس نبیاں طرف پونچیاں
پہلا سبق ایہو ہی جہڑا ہر دم پیا پڑھایا
ہوندے ساتھ جنہاں نے دل دھپا رکھ لیا اس تائیں
جنہاں لوکاں اس دے تائیں پایا پاک لگا ہوں
بے شک اس اقرار بناں نہیں مول کچھان ربانی
ایہ اقرار توحید ایہو ہی پہلا سبق اسدنی !
تے جنہاں نے اس دے اوتے موان ایمان ٹاندا
انہاں نے مڑ اپنے حق وچہ لسی سو پڑھواری
سورت لساں وچہ اسے پاروں رب سچا نہ ماندا

من اتی اوس اوسے وسیلے دل دی میل اتاری !
فرمایا انہوں صداقت کیونے سبح غبار دہاں دا
نالے سبح فرشتے اوس دے پاک جنہاں تھانواں
نالے سبح رسواں سنگ بھی ایہو دلوں لگائیاں
اسے اوتے ہر اک تائیں زور زور لگایا
ہو گئے اوہا مومن چکے پائے اوتے ندا چھیں !
دل گئے مومناں دے سنگ سائے داکم فضل لایا ہوں
نانی ہی لطف ہوشے اوہ حامل جبر تک یا نہ جانی
اسے باروں رائیں مودن اس تے راز تماخی
نار ہی سنوں سمجھیں سوچیا کی اللہ فرما ندا
رب دسوں بیز راہبار تے بنی معصیت بھاری
بنیں ایمانوں نہاں تارن فیض جویں سناندا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَبِّهِ ۚ وَكُتِبَ لَكَ

اے لوگو جو ایمان لیا ہو ایمان لیا کہ اللہ دے تے نال اس دے رب دے تے کتاب دے جو

نَزَلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَهُوَ يَكْفُرُ

اتاری گئی ہے اور پر اوس دے رسول دے تے کتاب جو اتاری گئی ہے پہلے تھیں ۔ تے جس شخص نے انکار
بِاللَّهِ وَهُدًى كِتَابَهُ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

کیا نال اللہ دے تے اس دیاں فرشتیاں کتاباں تے رسواں تے دھاڑے آفرت دے اوہ ڈاڈھا گمراہ ہو گیا

اللہ اسے ایمان لیا و جیو نکرا وہ منہ ماندا
یعنی پاک قرآن پیارا عالی شان سوایا
جہڑیاں پہلیاں سچیاں نبیاں مسانوں پیاں منائیاں
رب نوں برحق مول نہ نیاں ہو گیا حال آورا
بھی کتابانوں نہ نیاں ہو رہی قیدہ ڈھویا
بھی نیامت دے دن نائیں آنے کسے نہ کاتے
رب فرماوے اوہ راہ بھٹا پکڑے منہ دے چالے
اوس بھی اپنا آپ و تجایا مول مراد نہیں پاندا

رب فرماوے اسے او کو جو جنہاں ایمان لیا ندا
منہ اوہ را رسول پیارا بھی کتاب جو لیا یا
اوہ بھی سب کتاباں منہ جہڑیاں پہلے آئیاں
پاؤ رکھو انکار جو ہو گیا کفر کما یا بھارا
انجھ اوہ دے فرشتیاں سند جہڑا منہ ہو یا
تالے نبی رسول اوہ دے سب دلتوں جھوٹے جاتے
سب گمراہ تھیں منکر ہو یا اپنے وہم و چالے
نال خدا دے جس نے بھی کجھ وہم شرک دا آندا

انجھیں پاک نبی دے حق دھپہ کھٹ دھو جو کوئی کہندا

اوہ بھی بدی رحمت کولوں دور ہمیشہ رہندا

اس دے نال برابر ہوتا نہیں مجال کسے دی
ہر اک خامیوں پاک ہمیشہ دو جگ سندا والی
تے جہڑا بے ادب نما نا اوہ ہر حال ادھورا
نہیں منظور اوہ پاک نبی دا جے ہر پا انکاری
اوس دا بھی کوئی عمل نہ نیکھے انجھیں کیا گنہ ایا
کوئی گل نہیں منظور ساڈی ہوئی پاک خدائوں
اوہ اسی مقبول تے اوہا رب دا پیارا جانی
ہر اک کٹانویں عزت پاوے نالے دے جے بھالے
غیر اس دا ڈر فکر نہ کوئی مولاناں لگاویں !

بد خدا دے سبھ بگ نالوں وڈی شان نبی دی
دو جگ دے دھپہ کو ہستی پاک نبی دی عالی
ہر اک دے دل پاک نبی دا ادب ہمیشہ پورا
رب دی واسطہ نیت سند اسے ہو دے اقرار دی
انجھیں روز قیامت تائیں جس نے پیا جھٹنایا
انوکھتہ پاک نبی دی جے نہیں حسب اسانوں
جس نے اپنے پیچھے دل تھیں نال نبی دے لاتی
سبھ عمل عبادت اوس دے رہوں سدا پیالے
بشرحت نوں بھی اس گل تا پیر نوں زموں بھانویں

اہن سن تینوں اللہ والی دساں کھول کہانی

کی تو جیسے کی قصہ اس دا کی تعلیم ربانی

ذکر توحید و اقراران (اھن باللہ)

پاک نبیؐ بخش صد تے جانواں عالی شان سچا نواں
جس نے غیر خیال چوکا کے مولا نال لگائی
ہر اک سو ہزار عمل سکھایا سدھے پاسے لایا
کہیا خدا دی وحدت اوتے پہلا عمل ضروری
پہلیاں سوکاں اس دسے تائیں لکھے کسے نہ اندا
فرماوے سب عیب تراندے لکھے کسے نہ آون

جس نے عمل توحید سکھا کے دسیاں نیک اداوے
جس نے دین دُنی دی ساری سہنوں بات سکھائی
اک اللہ واسبق پڑھایا نور ایمان دکھایا
ایہو دین ایمان اسے تھیں ہر شے دی منظوری
جس نوں اج پیا بنی محمد زور و زور سکھاندا
جے اقرار توحید ہو جاوے سبھ جھگڑے پھوک جہاں

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

بے شک اللہ نہیں بخشتہ اسے جو شرک کیتا نال، وہی سے تے بخشتہ دوسو اس دے جس نوں چاہے گنہ اس دے (نہاں)

بندہ بھانویں لکھ گناہی عیسیاں نال پروتا
پاک نبیؐ جہاں اس دنیا تے قدم مبارک پایا
بتاں مگر وکانے لوکی یوہی من بھانے
پاک نبیؐ جہاں ایہ رنگ دیکھت ہوئی حیرانی
تیری پیدا کیتی ہوئی تے تدھ آپ بنائی
نیکی تقیے خلق محبت عملوں پرے پرے
تال پیغمبر سب تھیں پہلاں ایہو میرا چایا
کوشش کر لئی جاری ایہو دور متاں ہو جاوے
کیوں جے مدت ہوئی اس نے ایہ گس دلوں بھائی
رب دا ویم خیال نہ اس نوں نہ اس پاسے جہاں سے
ملک عرب دا عملوں فکروں اگے ہی سہی نہالی
جس تھیں کئی مذہب ایہاں زلزل کیلے جاری
ہر گھربت سنبھالے ہوئے تے ایہو ہی پھر چیا
انہاں ہی از رب دیو پر اوہنے کی سیس توانا
انہاں نال لکھ گئی ہون آس و دجھاتی ہوئی

پر جہاں جاتا ہک نذر نوں بھٹائی تھیں دل دھوتا
ہر اک تھانویں کفر شرک دا سہی نور سوایا
ایہو شوق محبت دائم ایہو سدا جھورانے
آکھن بار خدایا ایہ کی ورتی سرگردانی
تے من تینوں چٹڈا یہ پھر دی غیر اندے سنگ لانی
ایہو انسانیت نہیں کوئی جس دی شان اونیرے
اسے مرض بیماری تائیں بھائیاتے از مایا
مت بھلا انسان بے چارا اصلی رستے آوے
رب نوں چھوڑ تے غیر اندے سنگ اس نے پی لگائی
بلکہ ہو رہی سلق پکاوے اپنی ذات و نجائے
تے کچھ دھم پرستی اس تے اک غضب نہی بالی
اُسے پے سبھو شرکوں کنڑوں مت اچھی ماری
ایہو حب دے وچہ دھانی تے اسے داسر چیا
اوہا کنڑ ہمیشہ دل وچہ اوے دا خضر نا
انہاں اوتے ہی سرک شے شوقوں لانی ہوئی

اسے پاروں ہر بریائی ہو گئی انہاں پیاری
بگڑے سب عقائد انہاں غیر خیال سمانے!
سب عیباں تھیں عیب گھنیرا یہو آہا بھارا
اسے سب بریا یاں والے راہ انہاندے کھولے
اسے تھیں روحانیت داحال نرد گیا کافی
اسے تھیں مڑ طرح طرح سے ہوئے خیال انہاندے
انہاں وچوں میں کچھ ایٹھے دساں کھول تہنوں
پاک نبی نے انہاں سندھ کی کتھی خوب صفائی

چھوڑ خدا نول غیر اندے سنگ لالیو نے یاری
سبھناں تھیں ودھ شرک بُرائی گئی وچہ پیونے
اسے تھیں سب دنیا اتے پیا اند ہیر غبارا
اسے رب نول چھوڑا نہاں نے سور بنائے ٹولے
اسے چوڑ ترٹی لیتی پھیل گئی گمند یائی
اسے پاروں اند بابت لیکھے کئی لگاندے
جیویں سیرت نبوی پاروں معصم ہوئے اسانوں
سمجھ گئے سبھ سننے والے مولا کرم کیتائی

تعداد الوہیت و ابطال آن

اگ پرست تے لوک عیسائی جملوں بھلے ہوئے
ہک خدا نول چھڈ کے انہاں تن خدا بنائے
انجیں ہندو لوک بھی سبھو بھلے اعلیٰ راہوں
انہاں خدا دیاں جتنیاں منتاں سنیاں تے سنایاں
مثلاً صفت خدائی جیوں اوہ پیدا کرے تے مارے
اگ پرست انہاں تھیں ودھ کے پھس گئے وچہ وچالے
ڈٹھو نے جد دنیا دے وچہ چیزاں باجہ شمالاں
رات دہاڑ اند ہیرا جہاں لگی تے بریائی!
کیر غزوتے عجز مقابل سرکشی تابعداری
سبھو آپس وچہ مخالفت اک دوجے دے نالے
ایہ کچھ حالت دیکھ انہاں نے دربان بنائے
ایہو شرک تے اسے تائیں انہاں نے اپنایا
کھڑے ہک خدا ہے ہوندا ہکو کار کریندا
اس تھیں جاپے نیکیاں وار ہے رب دکھرا کوئی
جس بریائی پیدا کیتی اوہ اوے داساں

چھوڑ توحید تے اگ دے دندے آپوں بچہ کھوئے
اسے او تے لگے ہوئے ایہو وچہم پکاجے
ودھ انہاں تھیں قدم اٹھایا اپنی غلط لکابوں
اوہ سب خدا بنائے اسے نال لگایاں
برہما۔یشن۔مہیش انجیں سبھ نام لئے رکھ سائے
غور فکر کر ہوا انہاں نے رستے پئے نکالے
سبھ مخالف اک دوجے دیاں وکھرو کھریاں کاراں
نیوان اپان تے نرمی گرمی گندگی اتے صفائی
سکھ دکھ الفت ویر عداوت صحت اتے بیماری
تے دونوں ہی اک برا بر کمی نہ کوئی نکالے!
ہک یزدان تے اہرمن دو جانور اند ہیر لیاے
اسے اتے مذہب اپنے دالیکھا پیا لکایا
نیکی بدی نہ آپس دے وچہ اکو جگہ رکھیندا
تے بریا یاں دارب دکھرا تھیں یہ سبھ
نیکیاں والا اس دے تائیں سبھ پاپ گرائی

پر قرآن مجید نے اس دا سارا راز بتایا
پیغمبر بھی اس دے تائیں واضح کہ سمجھاوے

نیکی بدی اساوے قبضے اسان ایہ لیکھا لایا
ہر شے رب دے حکموں تھیوے جو چاہے ہو جاوے

أَشْرَأُ رِيدُ يَمَنُ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَسْرَادُ يَهْمُ رَبِّهِمْ وَتَشْكَا أَجَنُ

کیا اسان ارادہ کیتائے نال اس دے برائی دا جو دھچہ زمین دے ہے یا ارادہ کیتا ہے نال انہاں دے بھائی دے

رب فرماوے دنیا اتے جو شے دین دی کائی
برا ارادہ نال کسے دے کیتا نہیں اسان نے
ساڈا ایہو نشان ہر کوئی راہ سدھے لگ جاوے
اسے گل نوں واضح کر کے مرط اللہ فرماوے

کیا ارادہ حق انہاں دے دسوا ساں کیتائی
بلکہ سبھناں دی بھلیائی نے ایہو نصیب نے
ہر دکھوں تکلیفوں پیچ کے عالی منصب پاوے
جیونہر وچہ نساں سورت دے ایہ افکار لیاوے

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ إِنَّ

جو پہونچی ہے تینوں ٹیکوئی (جان لے اوہ) خدا دلوں ہے تے جو پہونچی ہے تینوں برائی اوہ تیری اپنی کمائی ہے۔

سکھ تے نیکی بندے تائیں جو بھی جس دم آوے
تے جو دکھ تکلیف وغیرہ یا غم تہر دہائی
جیسا عمل اجیہا بدلہ کیتے دا پھل پانا
جنہاں لوکاں نال خدا دے دل تھیں لائی ہوئی
انہاں اتے ہر ہر ویلے دس احسان رہتے
ہاں جنہاں نے پھوڑ خدا نوں ہو ر لگائی یا رکی

اوہ سبھ فضل خدا زند باری رحمت تھیں فرماوے
ایہ سبھ عمل بندے دے پاروں ہو جان دی سوائی
نیکیوں نیکی بدیوں اپنا قرب کمال بٹانا
انسانوں تے دو جگ سدا فکر نہ رہ لیا کوئی
سبھ دکھوں محفوظ ہمیشہ مک گئے ہو ر جھوڑا نے
انہاں نے مرطاسے پاروں دیکھی پی خواری

أَوَلَمَّا أَصَابَكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَهَا قُلْتُمْ أَتَىٰ هَذَا قُلُ

کیا جدوں پہونچی کوئی تسانوں مصیبت جو پہونچا چکے ہو تیریں دونی اس تھیں انہاں نوں تیرا کیا تسان تھیں ہے ایہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کہہ دو اوہ تسان دی طرفوں ہے بے شک اللہ ہر ایک چیز تے قادر ہے۔

دونا دکھ پہونچا کسے لوں جے لیھے ادھر مرط کے
غور کر و ایہہ آپ تسان دی طرفوں ہوئی
میں اس اتے ریدہ پیا کوہنا سبب ہوئی
اللہ سپی ہر شے دے پورے قدرت دا
غور کر دے جو شے دیکھو اسے وچہ بھلیائی

نیر کیا تسان آئی تھیں ایہہ ہمارے جھڑ کے
ایہہ سبھ کھپاں کیتے داسے تے دوا دیں جوئی
ایہہ تسان محض ہر شے تے پورے قدرت اس ایہائی
اللہ آری ہر شے تے پورے قدرت اس ایہائی
ہر شے تے پورے قدرت اس ایہائی

اگوں عمل اسادے اوس تے ہو رہی رنگت پایا
رب سچے نے قدرت پاروں جہڑی چیز بنائی
کسے قسم دی کسر نہ چھڈی جس تھیں کجھ دکھ آسے
اس دے اوتے ایہہ گل کہنی ہک شراب بھلیائی
خوبی وار اللہ وکھرا سوہنے کار کریندا
پدا ایہہ وہم خیالی سبھواصلول پرے پرے
دب سچے نے اس دی بابت واضح کر سمجھایا

چنگا مندا جس نوں مر پیا اسال ہی پایا
اسے وجہ اسڈی خاطر رکھ دتی بھلیائی
نال کوئی ایسا اثر دکھایا جو رنگ ہو لیاوے
ہک وجہ لکھا تاہک وجہ واحد خوبی تے بریائی
تے بریائی وال ہو رہی جو دکھ ہر دم دیندا
نہیں ایہہ مول حقیقت کوئی محض ننگہ جھیرے
جیونکر سورت نخل وچالے آپ سوہنے فرمایا

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا الْمُشْرِكِينَ
تے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ بناؤ تیں
اَتْنَابًا هُوَ إِلَهٌُ وَاحِدٌ
حالانکہ اودہ اللہ اک ہی ہے

فَيَا أَيُّهَا زَاهِبُونَ ۝ وَلَكِنَّ مَا فِي
پس میرے کولوں ہی ڈرو
الْأَسْرَافِ ۝ تے واسطے اسے دے ہے جو کجھ وجہ آسمان دے ہے وجہ زمین دے ہے

سن کر بات انہاں دی اس دم رب سچا فرمے
دورب تیں بناؤ ناہیں وہم نہ دلچہ آنو
نال خدا دے دوجا جس نے وہمیں رب بنایا
تس ہی رب فرمے ہے ایہہ وڈا ظلم گھنیرا !
میرے کولوں ڈرو ہمیشہ اسے وجہ بھلیائی
یاد رکھو جس رب دے خوفوں اپنا آپ بچایا
کیوں جے ہر شے اللہ کارن جو وجہ زمین آسمان
اسے حالوں ہوراک بھسی نقص انہاں وجہ بھارا
رب سچے نے اس پاروں بھی منع تنہاں فرمایا

واضح کر کے اصل حقیقت انہاں نوں سمجھاوے
اودہ اللہ ہے اکو سچا اکو اسنوں جانو
اس نے شرک تے کفر کما یا لوجھ سرے تے چایا
اس تھیں اپنا آپ بچاؤ خوف کر و سب میرا
تے جس میرا خوف نہ کیستا اس دی جگہ نہ کافی
اسے وڈا منصب پایا سب دکھ درد ونجایا
اسے اگے سس نواہیے پائیے نیک لگانا
اودہ بھی اسے شرکوں انہاں کیستا مندا کارا
جو میں قرآن وچالے ہر تھاں ذکر ایہو ہی آیا

حکم امتناعی از تعظیم بزرگانہ آبخ مروج بود

جاں کوئی کرے تعظیم بزرگاں تے حدود لنگھ جاوے
چھوڑ خدا دی ذات گرامی مل لیسنا ہو ردو جا
بندے تھیں چار رب بنایا کیتیں آپ تباہیاں

ہو شرک دا وڈا ذریعہ جو دیکھن وجہ آوے
اس دانم ہے شخص پرستی یا قبریں دی پوجا
کرشن تے رام چندرتوں مہندواں علیوں عیسیاں

اس گل دی قرآن وچالے بڑی تحفیر لیا ہے واضح کر کے اللہ سچا انہاں نوں منہ دے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ

اے کتاب وایو نہ درھ جاؤ حد تھیں وچہ دین اپنے دے تے نہ آکھو اوپر اللہ دے مگر

إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ (نساء ۲۳)

اتنا ہی جتنا اودہ ہے مسیح جو عیسیٰ بیٹا مریم دا ہے صرف خدا دا رسول ہے

اہل کتابو دین اپنے وچہ کر دو مولے وادہ ہے

یعنی جو اساں راہ بتایا اوہا ٹھیک مسامی

جہناں اس دے حکماں اوتے پورا عمل کمایا

تے جو چھوڑ گئے اس راہ نوں پے گئے او جھڑپاں

اسے پاروں حکم ایہا ہے اتنا سخن سناؤ

ناں ہی اپنے اللہ دے حق کرو قیاس آرائیاں

باقی عیسے دے حق جو کجھ باتاں تیں بناندے

ناں اودہ رب نہ پتر اس واناں اودہ ایس واثانی

اس تھیں وودھ گھٹ جہناں اس حق کجھ بھی اکھ سنا یا

کدی مراد نہ پاہن جہناں نے ایہ کم سرتے سادہ ہے

اسے نوں کہ پورا ویکھو رب دا بفضل گرامی

انہاں نے ہی دو جگ سندھ طلب سارا پایا

واندے رب دی رحمت پاروں تے دو جگ ہاں

جس تھیں گھٹ وودھ مول نہ بچا پے سو کھاؤت لنگھاؤ

اودہ اک و احد پاک شریکوں او سنوں سمجھ بھلیاں

اودہ سمجھو نا جائز انجیں اپنا منہز کھپاندے

اودہ تاں ماں مریم دا بیٹا مرسل ذات ربانی

اودہ سب کافر مشرک لومی انہاں کجھ نہ پایا

لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ

ہرگز عار نہیں کروا مسیح ایہ جے ہر دے بندہ واسطے اللہ دے تے زفرشتیاں نوں عار ہے جو مقرب ہیں

وَمَنْ يَسْتَنْكِفَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرْهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا (نساء ۲۴)

تے جس شخص نوں عار ہے عبادت اس دی تھیں تے تکبر کردا ہے پس بہت بلدی اودا ٹٹے ہون گے اللہ کول مل کے

عیسے نوں ایہ عار نہ جے اودہ رب دا بندہ تھیوے

عبادت ہی سب مدارج اسے تھیں وڈیائی

نبی خدا دے بندے آہے ایہو نخر انہاں نوں

رب دے بندیاں دے سنگ ہو کے پاؤں خوردار

اسے پاروں حضرت عیسے بندہ پیا کہایا

بندہ کہلاون دے پاروں او سنوں عار نہ کوئی

ناں ہی عار زفرشتیاں نوں جو خواہں مقرب فوری

اودہ تاں اسے شوق وچالے کھا دے بیوے جیوے

جہوں مکمل ہو دے تاں ہی تھئے رسول خدا کی

اسے اتے زور دتو نے کیا سب دنیا نوں

زور ہون سمجھ دیکھ نیکے بن جا دے گل ساری

اسے تے نخر ہمیشہ تاں ہی رب منہ دیا

بلکہ اسے پاروں اس تے رب دی رحمت ہوئی

اودہ بھی انجیں رب دے بندے ناں ہی تھئے حضور کی

جہ تک رب دے عہد نہ بنتے تھے یہ لطف اٹھاتیے
تے جنہاں نے اس دے بدے طاعت تھیں سہرا پیا
رب فرماوے بہت شتابی آسن کول اساندے
ایہ تاں گل مہولی جیہی جس دم ویلا آوسی !
او تھے سبہ نبیرے ہو سن جاسن وسم دلاندے

تد تک نہیں تقرب حاصل جے کسے زور لگائیے
نالے پیا تکبر کیستا دادھا ہو رو دھایا
تے سب اپنا بدلہ پاوسن جو کچھ ہے کماندے
ہر کوئی منکر وجہ درکھا ہے حاضر کیتا جاوسی
تا بعد اترتے منکر و بچو کی کچھ درجہ پاندے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ

بے شک کفر کیتا ہے انہاں لوکاں نے جنہاں نے اکیا ہے، اللہ کی ہے اودہ مسیح بن مریم ہے کہندو (یا رسول اللہ)

يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنَّ أَسْرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ

پس کون ملک سے اللہ سے سو کوئی کسے چیز دا بھر کر، اودہ کرے اودہ ایہ جے ہاک کرے مسیح بیٹے

مَرْيَمَ وَأَمَّا وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ

مریم نور تے ماں اس دی نور تے جو کچھ ہے وجہ زمین دے سب تے واسطے اللہ دے ہے حکومت

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَمَّا

آسمان دی تے زمین دی تے جو کچھ درمیان انہاندے ہے جو چاہے کرے تے اللہ ہر چیز نے قادر ہے۔

اودہ لوکی نے کافر وڈے رب سچا فرماوے

کسں خدا جو عیسے تائیں اس تھیں شرم نہ آوے

چھوڑ خدا نوں جنہاں لوکاں عیسے رب بنایا
کہندے عیسے بن مریم ہی سے رب حاصل اساندا
پیغمبر نوں رب فرماوے کہہ دو اینہاں تائیں
اک پل وچہ فتہ کدیاں میں کون بچاؤن والا
زمین آسمان تے جو کچھ اس وجہ سمجھ تے قبضہ میرا
ہر شے او تے الشرق و در جو چاہے فرماوے
انجیں روز حشر جد ہو سی حضرت عیسے تائیں
سورت ماندہ وجہ لیا یا رب سچا فرما ندا

اودہ لوکی نے کافر انہاں بھارا کفر کما یا
اوہا ہر تھاں حاضر ناظر آساں اوہا یو نچا ندا
کیا عیسے کیا ماں اس دی تے ہو تمامی سائیں
ایہ سب قبضے قدرت میرے میں ہی حق تعالیٰ
جیوں چاہاں میں تیوں کر کے دساں شان اوچیرا
کوئی نہیں اوسنوں روکن والا جو ایہ جو ہر وکھ دے
رب بچپسی وجہ میدا نے ایہ احوال اتھائیں
جیونکر مومن بھائیہاں کارن واضح کیتا جاندا

رَدَّ قَالَ اللَّهُ يَحْيَى ابْنُ مَرْيَمَ ءَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُحْقِي

تے جہوں کہے گا اللہ نے عیسے بیٹے مریم دے کیا تو اکیا آیا لوکاں نوں پڑو مینوں

الْمُهَيَّنِّ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ

تے ماں میری نور خدا سوائے اللہ سے آکھن گئے عینے پاک ہے تو نہیں ہے واسطے میرے ایہ جے

مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّكَ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا

آکھن میں اوہ بات جو نہیں ہے دہتے میرے حق جے ہے میں آکھیا اوہ پس بے شک جانیں توں اوسنوں جہ تائیں

فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۚ

اوہ جو وجہ دل میرے دے تے نہیں جاندا میں جو وجہ دل تیرے دے ہے بے شک تو ہی جانے والا ہے دے دے

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ أَعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ

نہیں آکھیا میں نہ انوں سر دہا ہی حکم کیتا جو تو مینوں نار دس دے عبادت کرو اللہ دی جو رب میرا تے رب تمہارا ہے

رب فراوے روز حشر دے اوس میدان وچالے

دس عینے تددہ لوکں تائیں ایہ گل آکھی آہی

اوس دم عینے وجہ درگاہ ہے رو کر عرض سناوے

مڑا وہ جس دا حق نہ مینوں ناں ایہ تاب کداہیں

یار با جے کیا ایہ میں تو ایہ سب کچھ جانیں

دل میرے دی ہر اک حرکت یارب معلّم مینوں

سارے غیب مینوں ہی معلّم پردہ وچہ نہ کافی

ربا میں تے لوکاں تائیں او یا پیاسنا یا

یعنی رب دی کرو عبادت جو رب اسان تر ندا

عینے کولوں پچھیا جاسی جیوں دنیا دے چالے

مینوں تے ماں میری پو جو چھڈ کے فرات آہی

توں ہیں پاک مجال کی میری بات ایسی منہ آوے

کچھ نہ ہوندیاں ایہ کچھ آکھن میں اس خدقت تائیں

ہر اک گل دا علم مینوں سمجھ فرق نہ مولے آئیں

تے میں ہک نہ جاناں تیری ناں ایہ طاقت مینوں

میری ایتھے جرأت کیہڑی تے ایہ تاب کیا فی

جو کچھ حکم دتا تددہ مینوں واضح کر سمجھایا

ایہ و نجات خدا میں ایہو سمجھ دکھ درد ہٹا ندا

ایہو حال پیغمبر سرور والی کون مکاناں

مڑ بھی حق او نہاں تے واری ایہ فرمان رباناں

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ (کہف ۲)

اے پیغمبر اکرم دے میں آدمی یاں نساوی طرح بات یہ ہے جے وحی ہوندی ہے عرف میری جے خدا تبار دا اک خدا ہے

بندہ اک خدا ہے دا انہیں ماں و با ندے

جیہڑا اسان تبار دا کو رب سچا بتد دے

او سے کولوں ہر شے شگ و غیر انوں نہ جہاؤ

لقب خطاب کیتے پئے حاصل اپنے خاص جہاںوں

اے پیغمبر اکرم لوکاں نوں میں یاں وانگ تساندے

فرق اکو جے میں دل اس دا وحی پیغام لیاوے

او سے اگے سیں نواؤ اوسنوں عرض سناؤ

ہو را کہ بات تمہم نبیاں رب سے فضل کماںوں

موسے نوں کیم اللہ کے بخش یا شن جنوری
 عیسے نوں روح اللہ کیا انجیں ہور ہزاراں
 سبھ عرفان ابی والے پورے حصے پائے
 نبی محمد سب نبیان دے ہیں سرتاج گرامی
 پر اسنانوں لقب جو ملیا سن تینوں بتاواں
 عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ نال بدایا

ابراہیم خلیل اللہ کر دور کتنی سب دوری !
 اپنے اپنے ویلے اوتے سمجھناں نیکوکاراں
 سمجھناں اسے شوق نقد و چہ سوئے وقت لنگھانے
 سمجھناں نالوں درجہ و ڈاہر شے کرے سلامی
 جیوں کلمے توحید دچالے اہدیاں عجب ادانوں
 یعنی پیسے بندہ تے مر سچ رسول الایا !

اَشْهَدُ اَنْ لِّحَسْبِكَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

میں گواہی دینا ہاں ہے محمد بندے اللہ دے تے رسول اوس دے ہیں

اس تھیں ایہ گل معنم ہووے بشری درجہ بھارا
 بشریت تے عبدیت دا جاں عقدہ حل ہووے
 عبدیت بن نشان رسالت ہے گل ڈی بھاری
 مرد بھی نبیاں گئی یکھ ہتھ وچہ مول نہ آیا
 وچہ بخاری ذکر لیا یا جوں جناب احمد ہو یا سی
 یعنی حق انہاندے حضرت بد دعا فرمائی

جدا اس وچہ عبدیت آوے تال اوہ نبی پیارا
 اوس دم غیر نبوت والا رب سبب آڈھرووے
 جے عبدیت کا مل ہووے ملے تال ایہ سرداری
 رب دی مرئی با بیجا نہانے سخن نہ ودھ الایا
 تال حضرت حق بعث کفار ان غصیوں کچھ کیا سی
 اسے ویلے پاک خداوند ایہ آیت یونجائی

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ (آل عمران)

نہیں ہے دے تیرے کوئی اختیار ہے نبی خدا چاہے انہاتوں معاف کرے یا عذاب دے کیوں جے اوہ ظالم ہیں

اے نبی نہیں بس تیرے چہ ہے ایہ گل کتھ کوئی

رب دا انشا جیوں وہ چاہے تیوں دے لگا دے

معاف کرے یں پکڑے غصیوں یاں ایہ لیکھا چا دے

اس وچہ دخل کسے دانا ہیں ایہ سب ساڈا بھانا
 بک واری کسے کافر دے حق دل وچہ شوق سما یا
 اسے شوق محبت اندر کافی روز گذارے
 اوسے دے پیے پیغمبروں آیت رب اتاری
 اسے نبی جہ پیر تینوں نہیں منظور اسانوں
 عبد اللہ بن ابی دے کارن منے نبی دھانی

جیوں چاہے تیوں کر دکھائیے ختم ہووے خسمانا
 ایہ بھی مسلمان ہو جاوے دیکھے رنگ سوا یا
 پر رب نوں منظور نہ ایہ گل پاؤن راز نیاں
 اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ خالص کلام پیاری
 ہو گئے چپ سنی جدا ایہ گل کہیا نہ کچھ زبانون
 اوسے ویلے آیت بھیجے پاک خداوند سائیں

اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (توبہ)

اے نبی تیں انہاں واسطے بخشش منگو یا نہ منگو جے بخشش منگو ستر بار بھی نہیں بخشے دا اللہ انہانوں ہرگز

اے نبی انہاں لوکاں دے حق بخشش منگو ناہیں
یعنی جتنی فاری بھی پئے عرض احوال سناؤ
نبی محمد سب نبیاں تھیں رب نول بہت پیارے
حدوں ودھ کے سخن نہ کیستاناں انجبات الائی
ہر دم شان توحید اوہدی دا اوہا ورد پکایا

تے بھانویں ستر واری منگو اس تھیں ودھ کداہیں
ایہ لوکی نہ بخشے جاوَن نہ ایہ منصب پاؤ
مرد بھی ہر دم ڈرے رہندے ہر ویلے ہر واسے
جس تھیں صاحب غصے ہوئے یا ہوئے کم پانی
اوہے نول ہی بہتر جاتا او نجیں پیاسنا یا

اصحاباں نے ڈکھا جس دم شان نبی اکبر دا
ہر کوئی حدوں ودھ کے شوقوں پیا تعظیماں کیدا

اس تھیں پیغمبر ہر ویلے ایہ حکم فرماوے
حدوں ودھ تعریف کسے دی کہندا نبی ربانا
ہر موتے تے اس دے پاروں منع نبی فرمایا

اس گلوں پنج جاؤ مت ایہ ہور ہی رنگ لیاوے
کفر شرک دا خطرہ اس وجہ ہے بہتر پنج جانا
اسنوں وڈا پاپ بتایا اپنا آپ بچایا

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرُقُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى مَثَلٌ
فرمایا حضور علیہ السلام نے نہ ودھاؤ میںوں جس طرح ودھایا یہودیاں اتنے نصاریں نے

پھر فرمایا میری اتنی کرو تعریف نہ اڑیا
اک دن حضرت کم کسے نول راہ راہ جانے آہے
ڈر گیا خونوں کنبی اوس تے ہو گئی ایسی طاری
تک کے پاک نبی نے اوسنوں الفت تھیں فرمایا
تے مڑ میں تھیں میں بھی ہاں اک بندہ وانگ تساندے
عربی لوک مڈہوں ہی آہے گوشت دے دل داوے
فیراوسنوں پیادہ پ دے اندر محنت نال سکنا
کمندے ایسے گوشت دیوچہ جدوں پکائے کوئی
سے پیریاں جاوَن اس تھیں تے دکو درد پانے
اسے پاروں عرباں لوکاں ایہ دستور بنایا
آج دے ویلے لکھاں او تھے ڈنڈن کربدے

جویں یہود نصاریں کے اسل اپنا پک کھریا
شخص کسے نے ڈکھا دوروں آوندیاں اس رہے
گل نہ ہووے سر جکریا مت گئی سب ماری
کیوں ڈرنا میں کنبنا میں اتنا عقل دماغ ونجایا
پتر قرشی بی بی دا جو سُکا گوشت کھاندے
کر دے سدا ذخیرہ اس دا ہر دم نال ارادے
رکھنا فیر سنبھال اوس تائیں وقت بوقت پکاتا
لذت دون سوانی ہوندی کنبی نالے خوشبوئی
ہور سزاں فاندے اس وجہ کہندے لوک سیانے
دیسے وجہ سکنا گوشت جس دم ویلے آیا
لکھاں مناں ہونڈا گوشت جوسر نی پک لیندے

جد قربانیاں ختم ہوون تاں تریجے روز تمامی
اس دن دامن نام انہاں نے ہے تشریف رکھایا
مڑا یہ سکا گوشت عربی سال تمامی کھاندے
اسے پاروں پیغمبر نے اوس تاں فرمایا
میں پُت اوس قرشی عورت دا جو ایہ گوشت کھاندی
انجیں ہک واری ہک بندے سید اکھ بویا
کیا سیت ذات خدادی اوسے نول وڈائی
وجہ ایہو جہ شرکوں حضرت خوف آپ دل بھرا
ایہو اک برائی آہی جس تھیں وادھا ہویا
اسے پاروں پیغمبر نے منع پیا فرمایا

گوشت اپنے باہر سکاون رمل خاصے عامی
اس دن لوک سکاون گوشت جو ہتھ پلے آیا
ایہو طور طریقہ انہاں انجیں وقت و ہاندے
کیوں ڈرنا تیں میرے کولوں کی تیں نظری آیا
یعنی میں توں ک برابر بات نہ کیستی جاندی
اس تھیں پیغمبر نے اوس نوں سخت منع فرمایا
اوس دے ہونڈیاں ہور کسے نوں نہیں ایہ بات روانی
مت اس تھیں ایہ بوجھ پے جاوے تھیوے بڑا خستہ
ہر اک غیب گناہ دا جھنڈا ہر تھاں آن کھویا
ہر موقع ہر تھاں اہو ہر دم غلط سنایا

اعتمادات مشرکانہ بتوسط وہ تزلزل

سبھ عیباں تھیں عیب وڈا اک شرک خدا فرماوے
ہو رہزاراں عیب ہوون پئے لکھاں نال خطائیں
سوئی دے نیکوں اوتھ دا انگھنا ہے اک بات معمولی
رب دے نال انسانی رشتہ ہے اک امر ضروری
پر ایہ جس دم حد وچہ ہوون تاں تے بات نہ کائی
تے جھاس تھیں اگے پچھے کچھ کھو بکر ہو جاوے
جہناں لوکاں چھوڑ خدا نوں غیراں دے درتے
یاور کھو رب اکو اوہ مالک و دجگ سندا
زمیاں تے آسمان اوسے نے قدرت نال بنائے
جن سورج تے تارے سبھ چہرے نور سندا
سبھ دنیا نوں معلوم ایہ سبھ جیویں کار روانی
متھیں اپنی آپ بنا کے منگن پئے مراد اں
نذر نیا نال فتناں تالے ہور تمام چھڑا دے

روز حشر دے مشرک ظالم کدی نہ بخشیا جو دے
پر ایہ سبھ شرکوں ہیٹھاں بخش دیسی رب سائیں
پر مشرک دا بخشیا جانا مول نہ کسے قبولی
انجیں الفت پیار محبت عجز نیاز حضور سی
اوہا اصلی دین الہی اسے نال صفائی!
مڑا وہ لطف نہ رہ جائے باقی انجیں عمر و بادے
اوہ بیچارے یکتوں ہارے عاجز حال نہ گئے
اسے دا ایہہ لیکھ سب کچھ جتنا گورکھ دھندا
ہور پہاڑ سمندر دریا اوسے جو ہر و کدائے
ہور سبھی مخلوق تمامی رب سچے دے کارے
مرد بھی جس دم ویلا آوے جا پن سب سودائی
انہاں نوں ہی درجے دتے ابدال اں اوتاد اں
انہاں اگے ادبوں جھک دے کر دے پئے کھڑے

حال نہ کہ ایہ چیز نہ کافی ناں کچھ اثر انہاں دا
 شدہ اگے چیز کسے دی پیش نہیں کچھ جانندی
 رب دی مرضی اگے ناہیں اثر کسے دا ماسہ
 حضرت ابراہیم پیغمبر دوست رب سے پہلے
 کسے امر و چہرہ سستی والی انہاں نہ بات بنائی
 بخشش باب دی منگن کارن وعدہ بندن ملینے

ایہ ناں اک دکھلا واسارا جس دم بھالیا جاندہ
 ناں ہی اوس سے اوتے اپنا اثر ذرا ایہ پاندی
 ناں کوئی زور آوڑا اوس اوتے جو پلٹا دے پاسہ
 ہر حانت وچہ تالجداریوں ہاسے شان نیارے
 ناں ہور ایسی حرکت کوئی عمر اں مول دکھائی
 پھر بھی جرات یی نہ اگول صاف ایہ اکھ دوتے

لَا تَغْفِرُونَ لَكَ وَمَا أَغْفِرُكَ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ تَهْنِئَةٍ (سورہ ممتحنہ)

ضروری ہونا بخشش دے سے تانے پر ایہ گل سے جہ نہیں میں کچھ حق رکھ دے سچے تاندے اسد تھیں کسے شے د

اے بابل میں حق تساندے مولادی درگا ہوں
 پر ایہ گل جے مولا اگے میری تاب نہ کوئی
 جیوں چاہے تیوں کر دکھلائے اوہ والی ہر مرد
 اتنا بڑا پیغمبر ہون دیاں جہاں ایہ حاکم انہاں
 وچہ سچ مسلم دے لیا یا پیغمبر فرما دے
 حکم ہو یا نہیں بخشش کارن سوال تھیں کر سکا دے
 نبی نہ اپنی خواہش مطابق جیکر کچھ نہ پاؤن
 وَأَنْتَ دَعَشِيَّةٌ تَقْتُلُ الْآفَرِيَّةِينَ جس دم رب فرمایا
 فرمایا اے قریش بھائیو عبد مطلب سے جانو
 مال میرے تھیں جو کچھ منگسو ویاں الفت پاروں
 تم ب سچے دے کم کسے وچہ دخل میرا کچھ ناہیں
 نبیاں دی جدایہ مجھ حالت اوچا دم نہ مارن
 سن لو بھائیو نبی ربانے رب نوں بہت پیار
 پر اس دی درگاہ وچہ ایہ کھی ماجر حال تے
 وچہ قرآن بہتری جانیں رب سچ فرما دے
 اے لو کو تساں جنہاں تائیں حاجت روا پچھاتا
 یاد رکھو نہیں ساڈے اگے کچھ اختیار انہاں نوں

منگدار سہاں بخشش ہر دم الفت بھری نگا ہوں
 ناں اتنا حق حاصل مینوں جے تھیں دے دل جوئی
 کون مارے دم اوس دے اگے تے کون ایتھے تردا
 تے کی غیرں دی گل ایتھے دعویٰ ایتھے بنہا ندا
 ماں اپنی دی بخشش کارن اوہوں عرض ساڈے
 ماں ونجہ کر و زیارت ادبوں جیکر جا ہو تگد سے
 کی غیروں انجیں بیٹھے سخن فنون سنوون
 اے وقت تبدیل اپنا حضرت پاس مٹایا
 اے عباس تیرے صفیہ فاطمہ میں ول جھاتی پائیو
 بیکچرے کسے دے نہیں سکدا موردی سرکاروں
 اوہ ملک میں عاجز بندہ کیا مجال امتحان
 کی دوجے دا باتا اوتھے انجیں خلقت چارن
 انہاں کارن دوہوں سندے ایہ کچھ کسے باتے
 اوچا سخن سنا نہیں سکدے خوفوں، نچہ لکھانے
 تے ایہ مضمون زور آور زور زور دھرا دے
 یا ہو عرضوئی جتھے دل توں بہتر جاتا
 تے ناں ہی منظور انہاں دی قیمت کچھ ساتوں

قُلْ اَدْعُوا الَّذِيْنَ سَرَعْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفُ الضَّرِّ

کہ دو باندے ہوتے ہیں جنہاں لوگانوں کو تیار کر دے ہوتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ اس کوئی تکلیف

عَنْكُمْ وَلَا تَحْزَبُ لَآ اُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يُلْتَقُوْنَ اِلَىٰ رَبِّهِمْ

تس تکلیفیں تھے نہ بد سوسدے نے اور نہ تو تھے اور یہی ہے جو باندے نے ڈھونڈنے نے طرف رب اپنے دی

الْوَسِيْلَةَ اَتَيْتُكُمْ اَقْرَبَ وَ يَرْجُوْنَ سَرَحْمَتَهُ وَيَخَافُوْنَ

وسیلہ زیادہ قریب ہوں اس سے تھے میری طرف اس دی رحمت دے تھے ڈر دے نے

عَذَابِهِ طَرِيقَ عَذَابِ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا لِّیْ

عذاب اس دے تھیں بے شک عذاب رب تیرے واسطے ڈرنے ہی جوگا۔

اسے تھیں پیغمبر تائیں رب سچا فرماوے

رب نول چھوڑ جنہاں دے تائیں ادبوں میں پکارو
کوئی درد مصیبت تنگی ایہ نہیں مول مٹا دے
ایہ بھی قرب رہا نہ کارن ڈھونڈن پیئے وسیلے

انہاں ہر کس نول ایسا ڈھونڈن یا جاوے
تہ جنہاں نہ پچھے لگ کے اگہ اپنا پیئے مارو
نار ہی کچھ اختیار نہا نول جو انجہ کر دے
رحمت دی امید لگائے کر دے تھیں چلے

ڈر دے رہن عذاب اوہ سے تھیں ایہ کر ن دعا تیں

بار خدایا رحمت پاروں بیڑا بنے لائیں ۶

کیوں جے تہرا ہی ایسا اس تھیں ہر کوئی ڈر دے
حاصل مطلب جنہاں تائیں اسان بڑا بچھا تا
اوہ بھی اس دی وجہ درگاہے عاجز حال تھانے
فیرا میں کیوں چھوڑ خزانوں نہاں پچھے لگے
ایسب غم خیال اس دے غیر ال پچھے جانا
اکوانتہ دوبا بہتر تھے یا نہ تھے
اوہ اپنی سمیت والہ کی پردہ اوہ تائیں
اسیں تے ہر دم اس سے اگے اپنے تفسیریں
کیوں جے اس دے باجہا سا نہا حرم راز نہ کوئی

جس دم سنا چپ ہو جاندا سخن نہ موئے کر دے
چھوڑ خزانوں نہاں نہاں ہی رہا ہر سچا پچھا تا
اس دی رحمت ڈھونڈن کارن کیسے نہاں چھوڑا
راہ میں نول چھوڑ کے اسے ڈنکے راتے لگے
جس دا ایہ سہم لکھا اوہ سنوں دیتوں بیا بھلانا
اوسے اسے سمیں نواہیے ثابت کسے یا بھنے
تے نہاں بن اس سے کوئی رستہ بھلانا
تے ہر حالت و چہرہ سے نہاں ہی الفت تھیں دم بہرہ
نار نہ کوئی دردی دو جا کرے جہرہ اوہ جوئی

اشرف یاد رکھیں رب یا ہوں سمیں نہ تے نوانا

نواں کوئی نہاں دوبا ہر سنوں نہاں نہاں

التجائے ملتی

بار خدا یا تیرے با بھوں کتے نہیں ہونی ڈھونی
تیرے ہوندیاں غیراں اگے جے اسیں سلس فیائے
تے جے تینوں سیوندیاں بھی کچھ مہمات نہ آوے
مدتاں ہویاں سیوندیاں بھی عرضاں کمر کہ تھکا
ہن دس رباکس نوں جا کے عرض سوال سنائیے
تیرے ہوندیاں غیر نہ بھاؤن نہ دل چاہے میرا
من یا ناں من مرٹ بھی توہیں آس پوجاؤن والا
ہر مشکل ہر اوکھی گھاٹی توہیں کمر نائیں سوکھی
یارب جوہیں اتنا ندے او تے تیریاں حمت باریاں
فضل تیرے دا اوڑ نہ کوئی کرم کریں اک داری

توں چھٹیں تے ودجک ساڈی کچھ بات نہ کوئی
قسم خدا دی تیری ہرگز کوئی مراد نہ پائیے
او دوس و دھ مصلبت ہے ایہ کون ٹکانے لاوے
نہیں مراد ہوئی اوہ حاصل اتنا لگ گیا دھکا
تے کتھوں ایہ مطلب پائیے حسرت دلی مٹائیے
ناں بھاؤن ناں دل دچھ آؤن ہے ایہ ورد گھنیرا
توہیں ٹیاں دلاں بے آسیاں جوڑ جوڑاؤن والا
تیرے نفسوں عیش اڑاندے لکھ ہزاراں دوکھی
انجیں میرے تے بھی کمر دیہ صاف ہوؤن گفتاراں
اشرف نوں شرف حاصل ہووے جائے دوزخواری

خوارق معجزات کہ بحکم ایزدی صادر بشود

شرک دا ہر اک بڑا ذریعہ معجزیا ندے پاروں
انہاں تھیں بھی لوکاں دے دل غلط نہیں ہو جاتے
غیر جنہاں تھیں ایہ کچھ چیزاں ظاہر کردی ہو جاون
آکھن ایہ خدا نہیں مرٹ بھی اُروں مول نہ خلی
اونجیں ایہ بھی طاقت رکھ دے تاں ہی عجب دی کرد
انہاں وچہ خدائی والا جو ہر کھسریا ہویا
اسے خیال ودھایا اگوں لیکھا ہووے لگایا
حضرت عیسیٰ اسے دانگوں معجزہ جدویں دکھایا
ماں اس دی نوں بھی ایہ درجہ دتا سمجھ لوکاں فی
معجزہ بھانویں امر الہی دستن اللہ والے
ایہ اوصاف پیغمبراں سندے دوجیاں مول نکائی

جیہڑے سمجھ خلافت عادت دے مول دی سرکاروں
طرح طرح دے خیال ہزاراں ہر کوئی پیا بنائے
انہاں بابت دیکھن والے کئی خیال چلاؤن
بل دے جل دے نال خدا دے اوہا درجہ عالی
کہ انسانی طاقت اتنی تے کی شان بشر دے
جس تھیں ایہ کچھ ظاہر ہووے نہیں تاں مشکل گویا
آخر خاص خدائی تین انہاں نوں پونچایا !
لوکاں دیکھا انہاں نوں فوراً سچا رب بنایا
پر ایہ وہم نکمادل ما جس دا اصل نہ کافی
بنان نبیان اس دا ہونا جاپن بہت کشالے
پھر بھی اکثر لوکاں اس تھیں بہت ہوئی کمپائی

پر اسلام نے اس مسئلے کو کے صاف دکھایا
کیا معجزے پیغمبر اہل حقین صادر ہوندے آئے
یا سچا انہاں دے معجزے والی بات نہ کدھر کافی

نہیں گمان کیا چک سارا اصلاح نظری آیا
انہاں ہی ایہہ کدھر شمس سارے ولیوں کی دکھائے
ایہہ لو کی امر الاہول دشن نشان خدائی

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن سَرَّيْهِ قُلْ إِنَّا لِلّٰهِ قَادِرُونَ عَلَىٰ

تے آکھیا کافراں نے کیوں نہیں اترا اوپر اس نبی دے معجزہ رب اس دے دی طرفوں۔ کہدویا نبی بیشک اللہ
اَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَلٰكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (انعام ۴)

تقدرت رکھنے والا ہے۔ اوپر اس دے ایہہ جے آتا ہے کوئی معجزہ لیکن بتے لوک اس نوں نہیں جاندے۔

پیغمبر دے ویلے جس دم عام ہوتی مشہوری
جو کوئی اس دا منکر ہو سی اس دی کتے نہ ڈھونڈی
تد کفاراں سنکر ایہہ گل گھر گھر رولا پایا
پیلے بنیاں معجزے دے طرح طرح دے آکے
نبی محمد ج تک کوئی معجزہ نہیں دکھلایا
تدوں خدا پیغمبر تائیں الفت حقین فرمادے
رب میہا ہر شے تے قادر بھاری طاقت والا
جیویں چاہے تے جس ویلے معجزے پیا آتا ہے
انہاں بھانے پیغمبر نوں معجزہ بہت ضروری
حالانکہ اس گل دی ناہیں لوڑ نبیاں کافی

نبی محمد سچ پیغمبر متناں بہت ضروری !
دوہیں جہانیں دا بھیا اس دی بات نہ چھپی کوئی
جے ایہہ ہے کوئی سچا کیوں نہیں معجزہ ناں لیا یا
خلقت نوں سمجھایا انہاں اپنے ناں لگا کے
ناں ہی ایہہ کجھ رنگ لیا یا ناں ساتوں بھرمایا
تے آکھے کفاراں تائیں ایہہ گل دسی جاوے
سمجھو معجزے اس دے ہتھ وچہ روشن نور اچالا
ایہہ لوک نہ سمجھن او سنوں انجیں کرن ککارے
عبد تک ایہہ نہ دشن ناہیں ہووے نبوت پوری
ناں موقوف نبوت اس تے ناں ایہہ کار روانی

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ

نہ آکھ دے نہ وہ لوک جہاں کفر کیتا نبی دا کیوں نہیں اتری اوپر اس نبی دے کوئی نشانی

مِّن سَرَّيْهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (زمرہ ۱۰)

رب اس دے دی طرفوں اے نبی تو صرف ڈرانے والا ہے تے سرقوم واسطے ہدایت کرنے والا ہے

تاں ہی منہ پھٹ کافر آکھن پاک نبی دے تائیں
انہاں بھانے نبیوں کارن معجزہ امر ضروری
رب فرمادے ایہہ سمجھ انجیں بات بنائی ہوئی
ایہہ تو جی اصلاح دے کارن دنیا او تے آدن

کیوں نہیں اس تے معجزہ آیا سانوں ذرا بتائیں
جیکر نہیں ایہہ حاصل سمجھو اوہ بھی نہیں ضروری
بنیاں تائیں اس گل سندی حاجت مول نہ کوئی
بھلتی ہوئی خلقت تائیں رب دے پاسے لاؤن

جیوں اگلے پیغمبر آئے رب سے حکم لیا ہے
مطلب ایہ جو معجزہ نہیں لازم نبیاں تائیں
اوہ تان رب دے تہر غدا بول پتے بتا دن آئے
جنہاں لو کہیں طبع موافق ایہ گل لوڑی چاہی
تاں ہی اوہ ہے یا ک نی نور سامنے آکھ سداون

اپنیاں اپنیاں قواں دے دل پورے طور سناے
نال ہی اوہ اس کارن آئے ناں ایہ غرض انہائیں
تے لوکانوں اصلی رستے تمبیک گاون آئے
انہانوں ایہ معجزیاں والا دسیا راز الہی !
معجزہ دیکھے بنال نہر گز ایہ ایمان لیاون

وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَخْرُجَ لَنَا مِنْ الْأَرْضِ يَبْذُوعًا ۝

تے آکھیاں ہار دفرں نے ہرگز نہیں سین بیان لیوں تے تیرے تے جب تک جاری نہ رکھی تو واسطے اس دے زمین تھیں چٹے
أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّجِيلٍ ذُرِّيَّةٍ وَالْأَنْهَارُ خِلْفَهَا نَجِيْرًا ۝

یا ہو دے دے بیٹھے تیرے باغ کھجورں تے انگورں دا فیر جاری نہیں توں نہرں وچہ دس دے دے دے
أَمْ تُسْقِطُ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسْفًا أَوْ تَأْتِي بِنُجُودٍ ۝

یا تو سٹیں آسمان نور جیسے خیال تیرے دے پر اساندے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یا تو لیاؤں اللہ تے فرشتیاں نوں
قَبِيلًا أَوْ يَكُونُ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ ذُرِّيَّتٍ أَوْ تَنزِيلٌ فِي السَّمَاءِ ۝

لُونیاں وچہ یا ہو جائے واسطے تیرے گھر سونے تھیں یا چڑھ جائے تو آسمان تے
لَنْ نُّؤْمِنَ بِرُؤْيَاكَ حَتَّى تَنْزِلَ عَلَيْنَا مَكِّتًا ۝

تے ہرگز نہ منا گے واسطے چڑھنے تیرے دے جب تک نہ تاں تو پر اساندے کوئی کتاب پڑھیں سناں
سُبُّكَ سَآءٌ شَرٌّ ۝ هَلْ كُنْتَ إِلَّا بُشْرًا مِّنْ سَوَآءٍ ۝

کہہ دیا نبی اللہ میرا اللہ چک ہے میں تے صرف بشر ہاں تے رسول ہاں۔

ناں منن و ایماں تے نہیں پاک نبی دے تائیں
یاں انگور کھجورں دا کوئی باغ دکھا اسانوں
یا آسمان دے ٹکڑے کر کے سٹیاں پر اساندے
وقت ادھر آسمان تہاں ٹکڑے ٹکڑے ہوئی
اسے پاروں کفاراں نے ایہ اک شرط لگائی
پھر اکھن جے رب اپنے نوں سنے فرشتیاں نوں
یاں ایہ تیری اجڑی گٹیا سونے وی بن جاوے
مڑ جیساں یقین نہ دے تاں نال منے

پانی دے کدھ چٹے زمیں اکھیاں نال وکھیں
جس وچہ نہرں وگدیاں ہوں بدوق دودھ پیالوں
جیہیں مگھیں انجیر آئے وچہ گن تہا ندے
مست دے نا کچھ بھی رہی کیا دوسے دوسے
ٹکڑے ہو آسمان آجاوے دیکھے ہی لوکاں
سامنے ساٹھے ظاہر ہوں جے ایہ بہتر جانو
باتوں چڑھ اسمائیں جو ہیں بھنڈاں نوں دسیاں
کچھ نوں ہر شے دودھ کھنڈے ہو ذیل معجزے پیا وکھنڈا

فیر الحسن اسمانوں کوئی کتاب اتارو
 ایہ کچھ ہونداں مرط بھی مسنوں مول یقین نہ آئے
 سن کر بات انہاں وی اس دم پیغمبر فرماندا
 باقی یہاں بندہ اس دا فیر رسول سچا دس
 کفار یہ جو کچھ مشکب مشبہ بات نہ آئی
 پھر بھی رب نے ایہود کیا کہو انہاں تائیں
 مرط کھواری انہاں لوکاں معجزہ نکنا چاہیا
 تان بھی اسے وانگور حضرت انہاں فرودے
 کہندے معجزہ امر ربانا جیوں چاہے سو جائے
 ایہ سبھ کہ خدا دے ہتھ وچہ کی بندہ دا باز
 مرط بھی کافر اپنی لے وچہ منکر نبی رہا نے
 ایہ نہ پتہ جو مرسل رب دے ایس امر تھیں خالی
 حکموں بسرا نہاں وکار تدم نہ کدی مٹیا
 انہاں کے زندگی جس میں اپنی ہوندی کوئی
 حدود کفاراں آن انہاں توں فیر سوال سنایا

جس نوں ایس پئے خود پرماہتے اسے سادے تھواری
 یہ گل اس یقین بہت او تیرے جس دم ڈکھو چاہے
 پاک میرا رب اس دی بابت کہیں کچھ نہ ماندا
 ایہو کافی ودھ نہ اس تھیں میں کوئی سخن ار نواں
 ناں ہی ایہ ان ہونی کوئی جیہڑی زڈی بھاری
 بندہ اتے رسولیں اس دا شک جس وچہ کچھ ناہیں
 پاک نبی نوں اوسے وانگوں آن سوال سنایا
 ایہ کلمہ میرا نہیں سمجھو رب و نام وہیں ندے
 بندے و کوئی دخل نہ ایتھے کیوں پیدور رکھاے
 سب تھیں بہتر اس دے آگے دیوں کس میں نوانا
 معجزہ معجزہ کوئی جو بندے ایہو سدا تجھو را نے
 اودن تاں تابع امرای اسے اندر حوالی
 زانوئی ایسی حرکت ناہیں سخن خلافت ایہاں
 یہ گل ناں مہاربا رب دا ڈھوں عارت ہونی
 اتوں کہیو نہ ایہ کلمہ ربی اسے دا ایہ پایا

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْإِنشَاءُ

تہ اکیہ کافر نے کہوں نہیں قیسے ایہ محمد نے معجزے سے رب دی طرہوں کہہ در یہ نبی معجزات
 حَذَرَ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يُلَاقُونََهُ يَكْفُرُونَ ۚ إِنَّمَا
 اللہ دے کرل میں میرے وقت صحت و دروئے دہاں کیا نہیں کافر واسطے انہاں کافر دے جے اس
 أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
 اتاری ہے اوہ تیرے کتاب قرآن مجید جو پڑھو تہاں دی ہے ایہ نہاندے بے شک وہ اس دے
 لِرَحْمَةٍ وَذِكْرٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۚ (عنقوت)
 رحمت تے نصیحت واسطے اوس قوم دے ہے جو ایمان لیاوندی ہے۔

کیوں نہیں کوئی محمد تائیں معجزہ رب دلایا
 جنہاں نوں تک حیرت اندر آگئے دنیا واسطے

ایہ بھی کافر ان تھے موہوں ان آن جبک الایا
 جد کہ پہلے نبیاں دے معجزے عجب ترالے

اج محمد وانک انہاندے دعوئے ایہو الاوے
 حالانکہ اس دعوئے والے معجزے نال لیاوے
 حکم ہووے پیغمبر نوں تدکبر دے انہاں کفار
 باقی میں تے اوس دی طرفوں محض ڈراون آیا
 جنہاں اوسنوں سچے دل تھیں من کے ہکو جاتا
 ہو را حکام ضروری اوس دے جیوں اوس نے فرمائے
 ہکو معجزہ کافی ناہیں رب سچا فرماندا
 جس نوں پڑھ کے نبی قساں وچہ اسے راز بتاے
 تھیں سمجھو گمراہی دے وچہ اپنی عمر گزار دی
 ہن قساں تے ایہ کجھ اوس نے کرم کماں کمایا
 دنیا دے وچہ ہک تھیں ہی شامل چھ انساناں
 ہک ویلا سی انسانیت آہی بیزارتساں تھیں
 دھیاں بھیناں مانواں اندر کجھ تمیز نہ آہی
 اج قساں جبر سنیاں اس نوں سمجھ ستانوں آئی
 کیا ایہ نہیں ہے معجزہ وڈا کی اس وچہ من گھاٹا
 سمجھ احکام اصول ضروری اس نے کھول سنائے
 ایہ وڈا تے معجزہ ایہو رحمت ذات الہی
 اس دے پڑھیاں رب سچے دی سمجھ آجاوے ساری
 جہناں لوکاں دنیا دے وچہ اسنوں یار بنایا
 ایتھے او تھے انہاں او تے بوجھ نہ رہ گیا کافی
 معجزہ بے شک بنیاں او تے پر نہیں امر ضروری
 شان نبوت انجیں ناہیں محنت نال ہتھ آوے
 اس دے ہونداں معجزیاں دی لوڑ نہ باقی کافی
 باقی ایہ سمجھ مولا ولول جیوں چاہے ہو جاوے
 معجزے واجد ذکر کداہیں سننے اندر آیا

مڑ کیوں نہ ایہ رب دی طرفوں معجزہ کوئی پاوے
 تے خلقت نوں دس تاں اوہ دلدا مطلب پاوے
 ایہ سمجھ کجھ ہتھ رب میرے دے دھوے ایہو کاراں
 گنہ کاراں دا کی کجھ درجہ کی اوس آکھو سنیاں
 نالے اوس دا بھیجا ہو یا بنیاں نبی پچھاتا
 ٹھیک یقین انہاں تے کیہ کے انجیں عمل کماے
 طرف قساں قرآن پیارا جیونیکر بھیجا جاندا
 تے توحید الہی والا سب مقصد ہتھ آوے
 نیکی بدیوں سار نہ کوئی انجیں لنگھ گئی ساری
 رہنے سہنے دا ڈھنگ دس کے مدھے پاسے لایا
 دیکھ ستانوں سلجھیا جاندا دگڑیا سب زمانا
 ڈسے ہوئے وچہ جہالت آوے شرم جنہاں تھیں
 پانی دودھ شراب پیشابوں ہکو پئی نبھا بنی
 بے شک سڈی انجیں گدڑی جیندا اصل نہ کافی
 کھڑی کسر من رہ گئی جس تھیں منہ سہن نہا پاتا
 مڑ بھی آکھو ایہ معجزہ ناہیں کی مڑ آکھیا جائے
 اس دے پڑھیاں دور ہووے سائے لول سہا
 اسے پاروں تھوے حاصل جاوے دور خواری
 انہاں اپنا دو چیک سدا رستہ صاف کرایا
 پاگئے ادا دوجہ وڈا رب دا فضل ہویائی
 وڈا معجزہ نبی ہو جانا جو مقبول حضور
 ایہ نال اس دی خاص عنایت جس او تے ہو جائے
 ایہو اس دی نعمت بھاری تے ایہو چڑھائی
 بندے دا کجھ زور نہ باقی انجیں مغز کھپاوے
 باذن اللہ والعظا دے نال سبناں پیا لایا

یعنی باہجہ خدا دے امروں ایہ گل کہتے نہ دیکھتے
اس دے اندر ہور کسے نوں شامل کیا نام لے
اسے پاروں جابل لوکان ہور اک شرک دودھ
ہور اک شکل شرک دے دی لوکان اپنے دودھ پانی
پیغبروں پیشواں ملحق کھتے ہور انوار
جس نوں پچھن حاصل بنان خدا نے انہاں پانی
عالم تے درویش اسے تھیں انہاں دب بٹائے
ایہ بھی نہ اک شرک وڈیرا جیوں دے ڈٹ جیوں

دے دا ایہ بھنا سار جابل کوئی غوروں دیکھ
دینا شان خدائی اسنوں ایہ سمجھ کٹھن کشالے
روانہیں جیوں حال کسے وچہ جس دم لیکھ لیا
تے اسے اوتے ڈٹ کر بیٹھے کر دے شور و دانی
ایہو حرام حاصل جیہڑاں دا فیصلہ کر دے کھدوان
تے جو پچھن سرور ہو جیوں تے جہ انہاں گل آئی
جیوں چاہن تیوں کر دکھلاون ہر کوئی سیس نوئے
اس تیار بھی پیر ہی تھیں منع انہاں فرماتا

حضرت محمد بن حاتم رضی اللہ عنہ

حضرت مدی حاتم دے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ
پہاں ایہ عینہ بنی ہاشم مالک کھدے
بک دن پاک نبی دی عزت شوقوں نظر آئے
کہندے حضرت ایہ عینہ بنی پیشوا اپنے تائیں
من کہ بات انہاں دنی حضرت انما نوز فرماون
پیشوا مارے جیہڑی شے نوں کہن حدل اسانوں
جس نوں کہن حرام وہ اساتے انجیں ہی مرہوئی
عرض کرن یا حضرت انجیں آہے خیال اساندے
ہن بھی بھنے لوکان ایہو دلوں خیال پکایا
سوار کہ جبر ڈٹ جیوں دے شرک تیں دسیاے
جائز بجز ناجائز والا ہے سب امر ربانا
امر نہی احکام وغیرہ ہے تقدیر ربانی
بہت جیوں اس تھیں رب نے منع پیر فرمایا

تا بعد نبی سے ہو کے پاکے درجہ اسے
علم انبیوں مابہر پورے مسئلے تبارک سارے
آبیٹے دربار حضور کی سچ و درشن پاسے
رب نہ مولے سمجھ دے آہے ناں ایہ وہم اسائیں
کیا یہ نہیں اعتقاد تیں و ساری یاد داون
اوہا حلال اساڈے کارن جاتا دلوں ایمانوں
اس گل اندر مول اساڈا حیلہ عذر نہ کوئی
ایہو ہی رب کہہ او اسنوں پیغبر فرمادے
ایہ بھن پیغبروں فٹ دے توں انہاں سٹایا
جس تھیں حضرت کھے انہاں منع پیر فرماوے
حلال حرام اوے دے قبضے اسے دا فرمانا
اس وچہ دخل کسے دا ہونا پاپ وڈیرا جانی
شان حقیقت پیغبر دا سارا کھول بتایا

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

انہاں تیں پہلے بہت رسول گذر چکے نے

سن کے بات رکھو دل اندر رب سچا فرماتے
 انجیں قبل انہاں تھیں کافی مرسل بہت وہانے
 انجیں مسیح مریم دا بیٹا صرف رسول ربانا
 انہاں وچہ تے جو کجہ بھی ہے سجدہ و سجدت رسولی
 نبی خدا دے نبی ہمیشہ تابع دار حضوری
 اسے فکر وں رات و پاڑاں تہاں آرام نہ پایا
 شرکوں اپنا آپ کے لوکاں نوں سمجھا دن
 جو کجہ وچہ عبادت رب دی تھیں کہیں سے
 شخص کسے دی عزت ویلے ہر ایک دکنے
 سجدہ خاص خدا دے کارن ہوراں روانہ آیا
 انجیں اپنے وڈیاں اگے فوراً سیس نوں
 اس پاروں پیغمبر سرور سنت منع فرماندے
 سجدہ الفت یا تعظیمی روا یہوداں آہا
 جیوں یوسف نوں باپیاں اوہیاں ادبوں سیس لایا
 ہک اصحاب ہک وار نبی دی خدمت دیوچہ آوے
 یا حضرت میں ڈٹھ اکر بھی لوگ گرامی
 جیکر قسیں اجازت دیو سجدہ کراں تسانو
 چہر پچھوں مرکھندے اوہوں سن گل میری یار
 کیا اوس ویلے سجدہ کہ سو اس نے کیا تاہیں
 ہاں جے سجدہ جائز ہوندتاں میں حکم سناندا
 شام ملک تھیں ہک صحابی خدمت اندر آوے
 یعنی ڈکا سجدے اندر بھر یا الفت پیاروں
 کی ایہ کیتائی تاں اوس دیوں عرض حضور سنانا
 اپنے وڈے افسراں اگے ادبوں سجدہ کرے
 حضرت نے فرمایا سن کر ایہ کہ جہاز نہ تہیں

صرف رسول خدا سچا پاک محمد آوے
 جیوں محمد نبی ربانا آیا ایس زمانے
 اس تھیں دوہہ نہیں صفت انہاں نوں رب اکبر سنانا
 اس دے اتے ہورالانا ہے ایہ سب مجھولی
 اسے اندر گزری انہاں عمر تمامی پوری
 مت اس وچہ کجہ خانی ہو جائے ایہ فکر وں
 اس تھیں بچید اس تھیں بچید وڈا پاپ بتا دن
 دوہی تھانویں اوہ کجہ کرنا عیب بتا دن بھائے
 اوہ بھی انجیں مشرک تھیوے منع نبی فرما دے
 پر لوکاں نے بتاں اگے ول ول کہیں نہ
 شاہاں اگے عذر نہ کوئی ویکہ دیاں جھکے دن
 کہندے اوکو انجہ نہ کرنا سمجھانوں سجدہ نہ
 تے بنوا اسرائیلیاں لوکاں ایہ جاتا راہا
 یہ اسام نے اس پاروں بھی منع پیا فرمایا
 نال محبت پیغمبر نوں دل دا بھید کسنا دے
 جیسے اپنے وڈیاں لوکاں سجدیوں دین سالی
 سن کر ہونے میراں پیغمبر ہونے چپ زبانوں
 غیر میری تھیں گزرو جس دم ہو کے حال آوارا
 فرمایا ہن تہیں ایہو کہیں تساندے تہیں
 پیروی اپنے تھاندا تہیں سجدہ روا ہو جانا
 آؤندیاں ہی خدمت اندر ادبوں سیس نوا دے
 تک کہے پچھیا پیغمبر نے ایہ کجھ اس سے پاروں
 شام اندر میں رومیاں دی ایہ ڈٹھی کارروائی
 میں بھی حضرت او انجیں کیتا جیو کر اوہ دم بھر دے
 ابن ماجہ وچہ لکھا ہو یا خبر کتابوں پائیں

ہاں جے باہجہ خدا دے مسجدہ ہواں تہ آیا

یہو کی اپنے خاوند اگے ہوندا سیس نوایا

انتا ہرم شرک دے پاروں ڈرن پیغمبر دے

کنہ دے باہجہ خدا دے مسجدہ روانہ کسے وغیرے

انجیں وجہ صفات الہی جس نے شرک دکھایا
یعنی جیڑیاں صفاتاں خوبیاں رب دچہ پایاں جاون
جس دم ربی صفت غیراں دچہ اسے طور ارئی
یعنی اوہ اغیار تمام مولاناں ملائے
مثلاً علم الغیب داسمہ صفت خداوند باری
باہجہ خدا دے مول کسے نوں پتہ نہ اس دے پاروں
تے مرکبنا نبی ولی سب جان غیب تمامی
اگوں ہون والیاں گلاں انجیں پئے سناون
غرب اندر بھی ایسے لوکی پیشہ ایہرا نہاں
کئی بہانے چیلے کر کے پیش گوئیاں پئے کوسے
لوک انہاں دی ہر اک تے دل توں وارے ہوئے
ابہ بھی دہم جے جن انہاں نوں غیب آکے بدون
حضرت کیا ایہ دہم تمامی اس دا مجھ نہ پایا
بھی قرآن کلام خدا دی واضح کر سمجھاوے

اوہ بھی انجیں مجرم بھارا پیغمبر منسرایا
اوہا غیراں دے دچہ منے انجیں بتایاں جاون
اوس قیس شرک و صاف الہی ظہر ہوس بھائی
پھر اوس اوتے ہی جم بیٹھے دادے ہر دوتے
اوس دے بناں حقیقت اس دیوں خانی نیاماری
اوہا جانے اوہا سمجھے اوہا واقف اسراروں
جیوں کاہن بنی اسرائیلیوں پیشہ ایہودامی
ایہو ہی گذران انہاں دی انجیں کر دے جاون
کاہن نام سداون اپنا ایہ دستور جنہاں دا
قالاں اونسیں ٹوٹے ٹچے طور ایہو ہر مر دے
طرح طرح دی سیوا خدمت متحمیوں ہائے ہوئے
اوہا ایہ سب حال حقیقت وقت اوتے سمجھاون
ایہ شیطانی خام خیالی دونوں خیال بنایا
جیوں سورت انعام وچاے رب سچا فرماے

عَنْدَهُ مَخَافَتُكَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (انعام ۷۵)

کول اوس اللہ دے ہی ہن کنجیاں غیب دیاں نہیں جان دا اس دے صفا کوئی

ربہ دے ہتھ سمجھ غیب دی کنجی اوہا ہی ایہ جانے
تے فرمایا پنج چیزاں دا باہجہ خدا دے کوئی
پیٹ اندر ہے لڑکا یا کہ لڑکی ہون والی
کتے مرنا کیوں مرنا کہ اس دے پئے آنا
مور عذراں دے سے مسین بہتیاں غیبی گلاں
اسے دا ہی علم انہاں نے دیوں پکایا ہویا

اس بن ہور نہ مول کسے نوں ایہ ہتھ آکے خزانے
جانے دو جا حال نہ ہرگز ختم کہانی ہونی
کل کی ہوناں مینہ کد پونا تنگی یا خوش حالی
تے کد روز قیامت ہوسی کیوں حال دیا نا
ایہر زور انہاں تے آبا ایہو ملیاں ملاں
اسے پاروں سب لوکاں نوں نال لگایا ہویا

انہاں دا ہی شوق لوگانوں پہاں خبر ہو جائے
اسے پاروں کاہن لوکاں خلق بھلائی ہوئی
پاک نبی نے اس سے پاروں واضح کر سمجھایا
بلکہ اپنی ذات دی بابت پیغمبر فرماوے
ہلک واری ہک یہ وڈے گھر حضرت آئے ہوئے
نال خوشی و سے گاؤں سمجھو سوئے نہایت سناون

اسے سے متوالے پھر سے ہر کوئی دوزیا آوے
اپنی عقل فکر سبھ ماری لوکاں حال نہ کوئی
کسے قسم دا غیب نہ بندیاں ناں کسے درجہ پایا
میں بھی ہاں محروم اس پاروں و ہم گمان نہ آوے
تے انصاری لوکیاں اوئے میل نہ آوے ہوئے
گاوندیاں ہی الفت بھریاں ایہ کچھ لفظ الاون

وَفِينَا رَسُولٌ يَعْلَمُ مَا فِي غَيْبِ

تہ سادے ترجمہ اک رسول ایہ آیات جو جان داتہ آگے دی بات

وچہ اسان اک نبی آیا ہے جو سبھ کل دیاں جانے
فرمایا انجہ کہو نہ پیچو بکر او پا الاو
رب نے پاک نبی نوں ایہو خاص حکم فرمایا

سن کر منع کیتا اس پاروں رب نے نبی یگانے
جہڑا پہاں گاوندیاں آہو اسے طور سناو
تے ایہ مسئلہ واضح کر کے لوکاں نوں سمجھایا

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ (النار ۵)

کہہ دے پیغمبر لوگانوں نہیں کہ میں جہ میرے کوں خزانے اللہ کے میں نے نہیں غیب دیاں محلوں جاندا ہاں

کہنے طور کہو پیغمبر تسلیں انہاں لوکاں نوں
قبضے میرے رب سچے دے ایہن سبھ خزانے
ایہ سبھ صفت خداوند باری اسے دے ہتھ آیا
زیں آسماناں وچہ جوئے بھی اللہ مالک جانے
ایہ اک وڈی صفت خداوی جے غیر ان چہ آئے
اسے پاروں پیغمبر نے ہرواری فرمایا
جنہاں دعوئے عم الغیبوں اوہ جہوں نما نے
دعوئے تے اک بات جس نے و ہم ذرا کچھ آندا

میں نہیں کہندا ایہ کل اڑی ہرگز مول ستانوں
تے زعم انشیوں بینوں حاصل کچھ ہوئے
اویا ہی ایہ جانے سرور اوئے دا ایہ پایا
ہور کسے دا دخل نہ آیتے ناں اتنے خص نے
ایہ بھی ہے کہ شرک جو رب نوں ہرگز مول کھاوے
شرکوں اپنا آپ بچاؤ ہے ایہ پاپ سوایا
دین دنی تے نہ برم آخر دوزخ تہاں کھانے
اوہ بھی دا بجایا کیا حضور مول مراد نہ پاؤدا

اہل عرب و کاہن

عرب و چالے پاک نبی تھیں پہلے وچہ نہاں
جی گئی تے کوچے کوچے پھر دے مکر چپائی

غیب دانی دے مدعی کاہن آئے وڈے دانے
میٹھے اپنے بت خانے وچہ دعوئے بھہر خدائی

مکروں ٹھکروں لوگوں تامل خیراں پئے سناؤں
 لوگ بھی انہاں پچھے بھلے پھرے سیس تھکانی
 انہاں دا بھی عربی نولسہ ہر تھاں سکہ جاری
 بدحوں سب نے پاک نبی نول دنیا اوئے آندا
 ذکر توحید وں ہر کوئی بندہ واقف ہو زرا آیا
 سمجھ گئے اودا اصل حقیقت تے ہوئی روشنائی
 گل کلام رہی اک پاسہ تگناں برا بکچاتا
 اوس دم سہم دقا انہاں دامت کیا قدرت پاروں
 نالے سب پو جاری ہوئی ہو گئے حال آورا
 لوگاں نے بھی دل دے دچوں ایہ بد و تم نکالے
 مڑا ہویا رنگ ہو رہی آکے پھریا نوال زمانا
 کمال اک دن اصحاباں کیتی عرض حضور نبی سے
 جہاں طیت و سچہ کا بناں سے دل اسیں آسے جانے
 سن کر پاک نبی فرمایا من نہ ہرگز جانا
 پھر کسندے اسیں پھیر وال قسیر نار لیںدے آہے
 اس سبیلوں قسیر نہ اپنے چھوڑا کر واراوے
 بعضیاں کہیا کاہن لوئی چیز نہیں کچھ کافی
 فرمایا گل ایہ بھی کچھ نہیں و ہم بھی شہیدانی
 لکڑی وانگوں ٹوٹ کر کے کن انہاں سے پاسے
 تے اس وچہ سو جھوٹا خاکے آگے پچھے لاکے
 بھی فرمایا بعضہ ویلے ایہو شیطان کماہی
 کاہن توں بتاندے آکے اودا گول سن سارے
 جہاں وچہ کچھ ایسے بھی سن لوک مکار سیانے
 عربی کہن عرفاں انہاں توں پیغمبر فرماوے
 مودے نماز قبول نہ اوس دی چالی دیہاں پوری

ہو رہا ایاں عذر بہانے رب و اخوت دکھاؤں
 ہر حالت وچہ انہاں نوں پئی دل دی بات سنائی
 ہر حالت وچہ ایہو دڑے انہاں دی گل ساری
 تے قرآن ہو یا آنازل رب دے حکم سناؤں
 نال خدامے انہاں سندا پورا میل بلایا
 مٹ گئے انہاں کاہناں وولوں دیوچہ نفرت آئی
 بلکہ ہر بریائی پاروں برا انہاں نوں بہاتا
 بت خانے بھی اجڑے سارے چھٹے لوک ازاروں
 رہ گیا کوئی محسوس ہر تھاں اود چھکارا
 چھوڑا نہاں لوگ گئے شوقوں نبی محمد نالے
 ہر اک جگہ توحید مبارک اسے نال یرانا
 کہندے نال عقیدتمندی صاحب عقل سنجیدے
 اپنے حال احوال انہاں تھیں سمجھو کچھ پچھاندے
 ہوئے ختم انہاں دی سمجھ مٹ گیا سب خسمانا
 فرمایا ایہ و ہم آہا اک تے سب پٹھے راہے
 اسے طور کر و پئے شوقوں پہلیوں و دیندے
 اسے پر بعضی بات انہاں دی سچ اسار آزمائی
 اک دودھ گل اود سن کر آگول اپنے طور زبانی
 بہہ پڑے اوس سے دوست پچھے انہاں توں سمجھو
 اپنا اوسدھا کر دے پئے کھٹا و دھاکے
 گل فرشتہ تیا ندی کوئی من کے جیوں اود طور مدانی
 کئی قصائدے جھوٹ بلاکے کرن بیان نکارے
 دھوکے کدے بہہ چوری داسیں دساں غا بہانے
 جو کوئی خبر ایہی کچھن نوں کول انہاں سے تہا دے
 گویا دوا عیب بتا دے ایہ بھی نبی حضور ہی !

علم نجوم جو غیب ذریعہ لوکاں پیا بنایا
حضرت کیا کاہن کو لوں جو کوئی بچھن جاوے
اسے طور رسول اللہ نے دستی کھول کہانی
علم نجوم بھی رہ گیا انجیں پچھیر وال دیاں نالوں
ہو گیا ٹھیک یقین خدا بن غیب نہ کوئی بہانے

اس دا سکھنا پیغمبر نے سخت منع فرمایا
سچ پچھو اوہ منکر بینوں جو رب ولوں آدے
جس تھیں میٹ گئے قال شکونے کاہن غیب دانی
ہو را جیسے دھم نیکے ختم ہو یاں سب چالوں
اوسے اوتے فیصلہ ہو یا منیاں سب دنیا نے

ابطال قوائے مخفیہ بہرکت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

ملک عرب دے رہنے والے بھانویں بڑے میاں
جادو سحر اوتے سب یکھا ایو اک سہارا
جن شیطان ارواح خبیثہ غیبی قوتاں سمجھو
و کہ تکلیفوں بچنے کارن ایو دیہن دوہائی
کئی قسم دے انہاں اگے چاہڑن پیتے چڑھائے
ادب آداب انہاں دے اندر جو کوئی کمی ولہاندا
جس نے کسے مصیبت اندر کیستہ تاور دانہ اندا
ایہ کچھ و بھم انہاں اسی بن گیا خاص عقیدہ
ہن جو کچھ خلاف اہل دے کوئی گھٹ دھن اہل دے
تے جد نبی محمد سرور دین اسلام سکھایا
اکو کیا خرابن دوجیاں طاقت مول نہ کوئی
ڈر و ہمیشہ اوس دے خوفوں اوسے نال لگاؤ
اللہ سچا ہر شے اوتے ہر دم غالب جانو
جس ویلے و کہ درد کو ہووے تے کچھ پیش جاوے
پھو کا پچا کی منتر تتر گٹ تعویذ تے چیلے
بنان خدا دے ناموں جس نے جیلہ کچھ بنایا
پھو خدا نون غیراں اگے جو کوئی سیس نواندا
ایو خیال مٹاون کارن ہر نماز و چالے

پر وہاں دے مائے ہوتے اسے مگر وکانے
اسے نال حیاتی سمجھو اس تے وار مدارا
انہاں تے اعتقاد بھانویں نہ بھن جے مے لہو
انہاں اگے نذر نیازاں انہاں نال لگائی
بھی قربانی ہر شے سندی جس دم و ملاوے
میٹ جاسی ایہ دیہاں اندر اوہ سمجھ بول مناندا
سمجھن فوراً اوس دا دکھڑا سارا ختم ہو جاتا
اوسے تائیں بہتر جاتا جیونکر مل نصیبدا
اوسنوں جان ہر تمامی نیرٹے کوئی نہ تباہے
پہلاں انہاں وہاں دا ہی کیستہ آں صفایا
ادھا ہر اک شے تے غالب اسے دق کل ہونی
اوس دے ہوندیاں غیراں سند ہر خوف نہ کھا
جن چڑھلاں دا دل اندر خوف نہ سرگز آو
مولا اگے کرد دعائیں حل مشکل ہو جاوے
جنہاں وچہ نہیں نام فراد اسب نشوونہ
اس نے وڈا کفر کمایا مشرک نام دھرایا
اوسنوں کچھ نہ حاصل ہووے اپنا قرب گھٹاندا
سورت فاتحہ پڑھو دے شوقوں داعم اللہ والے

رَايَاكَ فَتَعْبُدُ وَرَايَاكَ فَتَسْتَعِينُ (فاتحہ)
اے جہان نول پائے دے اس تیری ہی عبادت کرے ہاں تے تیرے کوں ہی مدد دے ہاں

تیرے آگے ہی اسیں جھکدے تینوں سس نواناں
تیرے آگے ہی غمزدگم سوئے تن من دھن دے
تیرے بنان نہیں کچھ عمل ناں کوئی پہلے چارا
تے جیت تیری نظر نہ ساراں تے کچھ رنگ سا تھ نہ ساراں
توں ہی پالن ہارا رکھا تیری ہی گل ساری
نیکے دل تھیں وہم تکے ہو گیا نیک و بار
گویا پردہ چاکے اوں دا اصلی رنگ دکھایا

کہندے اے رب پالنے واسطے داکم بھر تہاں
تیری اسیں عبادت کرے تینوں ہی پہلے من سے
توہیں نائب ہر شے او تے تیرے نال سہارا
توں راضی تے سب کچھ راضی عمل سب مرادوں
ہر اک مدد تیرے تھیں منگاں ہر دم تیری یاری
جس ویلے ایہ مومنوں سے دل اثر گیا ہو سارا
نال رب سحر طلسم جادو حق انہاں توں منہ رہا

وَمَا هُمْ بِضَالِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا رَأْيُ اللَّهِ وَ يَتَعَذَّبُونَ
تے نہیں رہو دو ٹوٹے کرنے واسطے ضرور دینے نال سے کہے نور مگر اسد سے حکم ناں تے رکھ سے نے یہودی
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ
دو چیز ہر نقصان دیندی ہے انہاں تے نہیں نفع دیندی انہاں نول تے واقعی جان سے نے اود جو خریدے گا ہوسوں

رَبِّ الْاِخْتِرَاقِ مِنْ خَلْقِ
نہیں ہے واسطے اسے آخرت چو کوئی حد

نہیں نقصان پہنچ سکدے ایہہ کسے نول بھی سے تالے
اود گل و گھری اس سے تا میں مرنے کوئی بچا سے
مولا ہونڈیاں کہ نہ لیکھے ایہہ انہیں ٹر پھاں
بلکہ ہر شے سس نواناں سے سخن نہ غیر ناو سے
انہاں اپنی جان و نہانی ہک شے کم نہ آئی
ایہ کچھ ضرر نہ دیہن کیلنوں ناں ہوئے کچھ تیرے
ایتھے اوتھے وہیں جہانیں انہاں جہ نہ کافی
آخرت انہاں جہ نہ حمد کیستہ آگے آوے
رب بیزار نہاں تھیں تے اود داکم مندے حالے
ایہ سب وہم خیال جس دم نال و عیا نے لیکھے

فرمایا جو جادو ٹوٹے کوئی کرنے واسطے
ہاں جس نول رب آپ پوچھا سے یاد کہ درو لگاوے
انہاں لوکاں سے جادو ٹوٹے کر ٹھہر تے گراں
اشد و یار : بچہ اشد سے کوئی شے پاس نہ آوے
تے جہناں نے پھوڑ خدا نورا نیر اندر سے سنگ لانی
ایہ لوکی سمجھ بھلے ہوئے جو سے سکھ سے ٹوٹے
ایہ تال لکھ نا انہاں کو رن تے بھاری ہوائی
دنیا تے اک پاسے رہ گئی رب سچا منہ راوے
جہاں رب دارستہ چھڈ کے ہو طریق نکالے
جادو ٹوٹے ٹوٹے ہو کچھ انہاں بنائے لیکھے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هُمْ اَنْتُمْ تَسْتَعِيْ (ظلمہ ۳)

مصری جادوگراں دے جادو تھیں اس نوں خیال ہو یا جے اودہ دہڑ رہے ہیں۔

مطلب ایہ ہے جے جادو ٹوٹے محسن اک ختام خیالی
بعض اصحاباں ایسے لوکی جانوں مار موکائے
ثابت ہووے لوکاں تاہیں ایہ سبے کس نتوانے
کیوں جے انہاں اسے جھوٹوں خلقت سب ڈرائی
جدا صحاباں اس گل سندا لیکھا سب چوکایا
مرا یہ لوکی ڈردے مارے کچھیں ڈرے پھرے
ابو داؤدوں نقل لیا یا رک اصحاب سوہارا
کندا اسیں جہالت ازرا ایہ جھڑ پھوک کریندے
وس اوہ کی کی مشتر تیرا مینوں ذرا سنائیں
تے جے کفر شرک دا اس زچہ لیچھا دنگا ہویا
ہک اصحابی ہو را اس تھا نویں آکے حال سناوے
کندا حضرت فاتحہ پڑھ کے پھوک اسنوں میں ماری
اس دے بدلے انہاں مینوں کچھ انعام دلایا
سبھ تنہم میاں جھاڑیں پھوکاں ہین نا جائز آیاں
فاتحہ دا دم جائز آیا اس وجہ غیب نہ کافی
انجیں ہی اک ہو رہا جانی ذکر حدیث سناوے

ہور نہیں کچھ انرا انہاں دا جاں گل ویچھی بھالی
تاں جے رعب انہاں جہڑا دل تھیں ہی مٹے جاک
نا لے جھوٹے دعوے سمجھو جو ایہ کروں فلسفے
امسے پاروں ہر اک اوتے پھرے رعب جنائی
پول گیا کھل سبھ انہاں دا اصل نظری آیا
خلعت اندر جان نمائی قدم قدم تے گردے
خدمت پاک نبی دی اندر کردا عرض پیارا
سن کر حضرت اوسنوں اولیٰ عجب باب ہا دیندے
جیلوئی شرکیوں بات نہیں اس وچ تاں کچھ خطر ناہیں
تاں ایہ بھارا عیب عن برا بھنا لازم گویا
ہک بیمار سودائی تے جو فاتحہ پھونک کے آوے
ہو گیا اچھا اوسے ویلے رہی نہ کچھ بیماری
کیا ایہ جائز یا ناجائز تاں حضرت فرمایا
پر تیری گل سچی اس تھیں جائز سب کمایاں
بدلہ بھی مرط جائز اس دا ایہ سمجھو بھلیائی
بیونکر حضرت ال دی بابت اس دے بدلے فرماوے

قَالَ عَائِشَةُ السَّامِرَةُ الرَّقِّي وَالنَّمْلِيَّةُ يَنْشُرَانِ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)
بے شک جھاڑ پھونک۔ گندے میاں بیوی جھڑانے دے تعیند شرک ہیں۔

ایہ بھی ہے اک شرک جہڑے تھیں منع نی فرماوے
جنہاں اپنا دل دا قصہ وچہ حضور سنایا
کئی کماں وچہ نال انہاں دے ایہ دم بھردی آہی
پچھنیاں رسالہاں تاں اُتے اوس بنایا رہا
اس مانی اک ٹونا کر کے دھاکا بھنو و تونی

جھڑ پھوکاں تے ٹوٹے جس تھیں میاں بیوی جھڑاوا
ایہ صحابی جنہاں دا میں پچھے ذکر لیا
انسان دے گھر ہک مانی بڈھڑی کر یا کہ وی آہی
پرا جے اسلاموں اسنوں پورا درک نہ آیا
اک دن اس صحابی دے گھر ہو گیا ماندہ کوئی

اچراں تیار ایہ انجانی کھر تشریف لیون
 اسے دیتے پھر کے بتوں سارا توڑ دیا
 عبداللہ دا گھر تے نالے خاندان اوس دا سارا
 جی فرمایا پاک نبی تھیں سنیان جو فرما دے
 ہور جو میاں بیوی اندر پھونک پاؤن والے
 مسلماناں لوکاں کارن ایہ ناجائز سارے !
 جدل انہاں ایہ مستند سارا گھر چہ بیٹہ سنا یا
 غرض کرے وچہ اکھاں پیریاں پید کیا کچہ کرک
 تن میں ایہو ٹوٹا بیستہ فیک طرح اڑایا
 یعنی ہڈیاں کر دی آبی بند منہاں ہی پانی
 سُن کہ انہاں نے فرمایا سوہنا سخن سنایا
 کیا ایہ شیطانی گلاں جیندا اثر نہ کافی
 اُکھیں تیریاں نواں جس ویٹے ہوئی ایہ پیاری
 اسے لوکاں دستہ پالنے والے دور کر ایہ ولہ میرا
 جیڑنک توں شہانہ بخشیں نہیں نہ جیڑن
 ایسی بخشش شہاں جوں رسد نہ مون یاری
 جہناں کول نبی دستہ رہ کے نور ایمانوں پایا
 وچہ خیال پڑے جہاں سے اوندے دے دے
 بے شک رب نبی تے جو کچھ میر طریق سکھایا

آؤ گھر نے دسا کہ بدھا متھے تے وٹ پادن
 تے دست زیر تے اکوں خوشن کا سنا
 ہے شرکوں ہیزا تے ہن تھیں اس دا دور کنارا
 جھاڑاں پھوکاں گنڈے ٹوٹے سہ کناد بتاندے
 ایہ بھی سمجھو شرک تے بدعت دین و بکادن والے
 نہاں کوں بچ کے رہن ہی نہیں تھیں بدعت والے
 انہاں دی بیوی نے اکوں ادلیں سخن
 جہاں تھیں جھگڑاں تھیں جھگڑاں تھیں جھگڑاں
 پانی ہور جاندا مسر ایہ اسے دے دے
 جس ویٹے پھل دیندی ہر رات اویں پانی
 اپنے ٹھیک ایمان پیچے دا پورا جوہر دکھایا
 ہاں اود پڑھو جو پیغمبر تے دے دے
 پانی جس پانی اکیاں تے دے پھل پھل پھل
 اویں محنت کشاں والا فضل دے دے سب تھیں
 یہ دیکھو در دستان ہر رات تے محنت تھیں
 ہر رات تھیں کون میں تھیں ہر رات تھیں
 دنوں اوسوں پھل دیندی ہر رات تھیں
 کلمہ پڑھ دیاں ساتھ تمامی باہر نکل سد بانے
 اسے نال نجات اویں سب تھیں بہتر آیا

اپالیاں ترمیم و اوہام و شرافت و اہل بیت

عربی لوک کفر شرک تہذیب تاروں تھیں
 سے شرکوں تہذیب وچہ تہذیب تہذیب

جہاں تھیں تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب
 جہاں تھیں تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب

تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب

لَا عُدْوَى وَلَا ظَمِيرَةٌ وَلَا صَفْرٌ وَلَا هَامَةٌ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

نہ کوئی چھوٹ نہ ہے بدفالی ناں سب ایسا کوئی
 آکھیا نہ کوئی چھوٹ نہ ہے نہ کوئی بدفالی پیش آوے
 نہ مڑے دی کوپری وچوں آوے اڈ پرندہ
 عرب ہند یہ ہم تہی جہ کوئی قتل ہو جاوے
 ناں مڑ اس دی کوپری وچوں نکلے اک پھیر
 کندا گور اہدی سے اندر سخت اندھیرا چھایا
 دیوانی جے خون اہدے دا بدلہ لیتا جاوے
 پیغمبر فرمایا ایہ سب دل دا وہم تہی
 ایس طرح دا بدلہ لینا مول نہ جانز آیا
 نور روایت پیغمبر تھیں ہک اصحاب لیاوے
 اڈے پرندہ یا اڈہ بولے فال اہدے تھیں لیناں
 حضرت نے فرمایا ایہ سب وہم خیال شیطانی
 ہک اصحابی کہے روایت پیغمبر فرماندا
 ایہ اصحابی کہے اسیر سب سمجھی ایہ بریائی
 جو رنجتر بھی فرماوے رب دانی پایا
 انجیں غول بیابانی و دہم جو انہاں پکایا
 نہ کوئی غول نہ طاقت ایسی جو مارن انساناں
 بجیرہ ساہو جاوراں دے جہڑے آہے چوڑے

جو دھپ پیٹ دے بھکے مٹا دے محض مصیبت ہوئی
 ناں پیٹ اندر سب کوئی ایسا جہڑا بھکے مٹا دے
 ناں اوہ غوغا خور مچا دے ناں کوئی خبراں دیندا
 تے مڑ اسے حالے قبر سے دہ دنیا جاوے
 رول پھول پاندا پھیرا اس سے چار چوٹیر دا
 دیوانی کرد و دشنامی اود داٹھنا چھوڑ
 تے دشمن بھی اسے حالے ڈکھ میناں پائے
 نہ کوئی ایسا ہووے پھیر دس دا ایہ کم ناتی
 ناں روشنائی ناں اندھیرا عمل اندا سمجھ پایا
 یعنی فال پرندیاں پاروں لیکھے کسے نہ آوے
 ایساں پاکے کیندر سٹنا یا ایہ مکر کریناں
 انہاں اوتے ہو کے رہنا داوے دی بدنامی
 فال نکالن والا ہندہ مشرک شرک کماندا
 اللہ اوتے ہی بھروا دے اوسے نوں وڈیائی
 ایہ بھی کجھ نہیں دہم اک دل داں تھیں کروکناں
 ایہ بھی دھوکہ دل دا سارا حضرت نے فرمایا
 تے جے ہوون ناں بھی ناہیں انہاں اکجھ باناں
 اود بھی پیغمبر فرماوے دہم نیکے سارے

مَا يَحْكُمُ اللَّهُ مِنْ بَخِيلَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيَّةٍ وَلَا حَاجِرٍ (مانندہ ۱۲)

نہیں کہتا اللہ نے بخیر و سائبہ وصیت تہی حاجر

بخیر و سائبہ وصیت تہی بخیر و سائبہ
 بخیر و سائبہ وصیت تہی بخیر و سائبہ
 تے جو نام بتاں تے چھڈن جانور اپنے پایا
 بخیر و سائبہ وصیت تہی بخیر و سائبہ

بخیر و سائبہ وصیت تہی بخیر و سائبہ
 بخیر و سائبہ وصیت تہی بخیر و سائبہ
 اینہاں تائیں سائبہ کندی مشرک ہک نکا دے
 اوتں نوں بت دی نذر کر لیس ناں محبت گویا

تے سچے بچہ مادہ موئی اوسکوں کول لکھیاں
 تے جے نرتے مادہ ہورن دونوں ہی اک واری
 اس و نام و قبیلہ رکھیا بہت دی پوجا کارن
 مانی اوس اوتنی نوں بہندے جو دس پچھن دی
 اس نوں بہت سے نام سے اوتے کرن آزاداں
 ہور غلاوہ اس سے آسے و ہم انہاں دے بھارے
 ہن کچھ اصل بنانا آکا ستہ ناں گل کتھ کاٹی
 پیغمبر نے انہل گناں دا کیستہ آں صفایا
 عرباں وچ تے اسے پاروں کئی گناں ہو آیاں
 ہک ایہ خیال جے وڈا بندہ جس ویلے مر جاوے
 پیغمبر دا صاحب زادہ ابراہیم م سوہارا
 تہوں گریہن سورج نوں لگا لوکاں آکھ سنایا
 پیغمبر نے تسلیاں ایہ تاں سارے کوں بلانے
 فرمایا آئے لو کو سن لو اس دا اثر نہ کاٹی
 کسے دے مرنے اوتے ناہیں گئے گریہن انہاں
 یہ اک کم ہلکی دے پاروں انہاں و ہم پکایا
 ورجاںیاں جے اک سب تائیں بیکوئی بندہ سے
 اوس بندے تے جملہ کر کے کرن ہلاک اتھائیں
 اک دن حضرت مسجد دے وچہ ڈیرالائے ہوئے
 تداصحباں کولوں پچھے رب دا نبی پیارا
 عرش کرن اساں خیل ایہو سی دیوں پکایا ہویا
 شخص بہ اکوئی پیدا ہووے یا کدھر سے مرجٹ
 حضرت کیا اس حالت وچہ ٹٹن نہیں ستارے
 چھوٹا بچہ جہاں کوئی جے اوس سے نہ نجہ مرانے
 اس گل کارن جن نہ کوئی اوسکوں آں ستائے

تے نرتائیں ناں اوس سے وں بت نوں نہ دیا
 دوہانوں رکھ لیندے انجیں رسم کئی ہوجاری
 لب نوں چھوڑا سے دیاں کافر سرورم لافان
 تے اودا بوجھ مولی لائق تگدی بن دی تن دی
 ایہ کچھ شرکوں رسماں آسباں عرباں وچہ اتھائیں
 ایہ بتاں دی پوجا پاروں کر دے کوک نکارے
 انجیں سب عقلی دسے پاروں رہناں بات بنائی
 کچھ نہیں ایہ اک و ہم دے دا واضح طور الایا
 جہڑیاں نوں لوں وچہ انہاں سے اچھی طرح سمایاں
 جن یا سورج نوں اس ویلے آں گریہن دباوے
 مرلا ہوں چھوٹی عمر دل ہوندا فوت بنے چارا
 ایہ گل اسے پاروں ہوئی رب نشان دکھایا
 مسجد وچہ اکٹھے کر کے خطبہ عام سنائے
 ایہ لکھے سب قدرت مندے اوسدی کارروائی
 یہ تاں اوس سے بھانے اپنے جیہ بکریہ سائیں
 ہن تھیں پیغمبر نے مسئلہ واضح کر سمجھایا
 دو مسپ اس رقی تھا نوں آدن کر دے شور کھائے
 جس نے ماریا مسپ انہاں دا بدلہ لین اوسائیں
 ٹٹاک اسماں تارا شان بنائے ہوئے
 جاہلیت وچہ اس دی بابت کیا سی خیال مہرا
 اسے اوتے ساسے عرباں ذہن لکایا ہوئیا
 تہوں ستاراں اسماں اپنی چمک دکھائے
 ایہ نظام خدا دا اپنا جوہ چاہے سنوارے
 لوہا اوترا رکھن سمجھو اسے مگر دکھانے
 یا کوئی ہور مسیبت ایسی اس سے سر نہ آوے

حضرت مانی را شہرہ ہمدردی اندر تھا۔ نے
 ڈھکے نے انجہ اُسترا دھریا عورت کے سر ہانے
 پیغمبر ایہ گلاں آہے نہیں پسند کر بند سے
 نظر بُری تھیں بچنے کارن جاہل عرب بیچا سے
 پیغمبر نے اس پاروں بھی سخت منع فرمایا
 یہ حالت تک انہاں نے نہایت و ہم نکلا سے
 وہمیں شکر کول سبھ صحابی ہو گئے پاک نورانی
 انہاں دیکھل اسے پاروں مثل مرتب پائے
 جن چڑیلال بھوتان والا جو سی وہم پرانا
 بلکہ ایسیاں چیزیں سبھ تانبہ اندر آکیاں
 سبھ شکر جس دن شوق تیری تیرا چرب سہانی
 سبھ انہوں میں گندڑیلہ اس سے کول۔ آوں
 جنہاں اولان نال اندر سے دل تھیل لائی ہوئی
 یاں بنماں نہ اس سے قانون مئی شدت توڑی
 عربی ہوئی جس دم آہے دے انہاں نیالان
 تہ جس وسیلہ نال ہی دے نہایت بارمی

عالم ناعمل حرم مئی سے جیندی شان دو بال
 چوک کے مٹیا باسرو سنوں تے مڑا یہ کیا سے
 جن چڑیلال وہم تیری نیت اسانوں کہند سے
 انہاں سے کل گزشت پائے ڈھونڈن پتہ سہار
 ایسا کرنا جاتز ناہیں ایہ شیطانی وایا
 اکواللہ نال لگا کے کیتے نور اجالے
 عدوت عقیدہ حاصل ہو یا آیا لطف ایمانی
 اسے پاروں شان صحابی انہاں ہمت آئے
 ملی جلد سے پاک مئی دیں کر گیا کوچ مٹنا
 نال انہوں سے ایک شہر انہاں کی مرزاں پایاں
 اور ہر شے تہ ذریعہ دیا اور سنوں خوف ز جوتی
 نہ کچھ اترا انہوں وہم تیرا سہارا اور مول شہر
 انہاں تائیر اس نعمت دانوت نہایت کولی
 اور سبھ پیر سے اوگن بار سے پیرے لیت چھوڑا
 اس وہم ہر شے انہاں تائیں کیت و تک بچاں
 اور دم ہر کمال مرت مائی پائے بنجور داری

مسئلہ شجاعت و حقیقت آن

شرک اب ایہ پاپ و جہنم تھیں سے نجات کراہیں
 مرابھی جس دم دھن غوروں کئی شاخاں کل آون
 سہمہ یک شہرست والا یہ بھی رنگ لیا یہ
 انہوں دنیا دتے دیتے مائیم جا بر کب سے
 کمن غریب رمایا تائیں ایہ حق آیا ناہیں
 دس تین تہ دہا دیسی جواس دنگول جویسی
 اور جنمورج کی خور شہودی سمی مظلور انہاں

س تھیں بچنے کارن حضرت کیت وعدہ سر میر
 جہناں اوتے تک سے نو اپنے جان و نجاون
 عرباں اتے عیساں کرتے ہو رہی رنگ چڑہا یا
 جہنم تین تین چنچن شکل باجہ و سیسے کا سے
 شانوں کر سے سفاکش ساڈی یا ونجہ کئے اس میر
 یاں کوئی نام نہنوری س رہو ونجہ کول کورس
 ہر مالے پتے سیوا لڑی س دی مائیں سبائیوں

اسے پاروں دیوتیاں تھے بتوں پتھر ایتا میں
سب کوئی پہچانے انج کیوں کر دوسرے پر پتھر مڑا ہے

از بویں سب سے فو اندر سے تانے رانی کرن انہا میں
اگر اکھ سناون اور سنوں اور بد بخت رواسے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

ایسی سفاقتی میں اس کے اللہ دوسے کوں

اس کا رن میں پوجے ایو کران سفاقتی ساندی
پیغمبر نے سن کر ایو کر ڈاڈھا برا سنا یا
پر جدا یہ بھی نہ اور کچھ نہ اس پاسے آئے

اللہ دی درگاہ سے اندر جیو کر خوشی انہاں دی
تھے انہاں نوں اس کر سنا مشتبہ سب سمجھیا
پیغمبر کیوں ایو کران سنے ایو کران اس کے!

مَا نَقْبُدُ لَهُمْ مِنَ الْأَلْبَانِ يُؤْتَا إِلَهُي الْأَمْثَلُ

اس میں خاندی پوجا اس دے لڑے ہں جے یہ سناں تہ دوسے کوں سے جودن کے

پوجا اس میں خاندی کرے اس کران ہر جانوں
کوں تہ دوسے پوجن سنا ایو کر سہارا
انہاں باتہ بخت نہ سناںوں ناں آرام کد میں
ایو کران پوجوں سنا اسے مگر دکانے
اوہ کہندے سن اسیں ہاں لوکی اسرائیلی سالے

اللہ ناں عاوسن سناںوں سالے نیارے انہاں
اسے پاروں روز حشر مت ہو جاوے چھٹکارا
یہ رانی تاں سب کچھ رانی کچھ لیتی رب سناں
اسے غلطی اوتے انہاں کیتے ہونے سمجھیا
یہ سب خاص نہ دوسے اپنے نالے بہت پیارے
اسے وچوں پیغمبران را سنا سنا خاص چہ یا
یہ بھی اوہ در تہ دوسے اس سے وچو رہا ہے
یا کوئی سوزیاوہ اس نہیں ایس کتاہ روزانی
وقت آیاتاں اللہ کوں ایو کران چھوڑ لسن
اسے پاروں کسے گناہوں اوہ نہ مہلے ڈرست

نَحْنُ أَوْلَىٰ بِالْأَمْرِ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَالْمَيِّتِينَ

اسیں خد دی اولاد سے اس دے پیارے ہاں

سب خد سے بیٹے بیٹیاں نالے خاص پیارے
کچھ رشتہ مزید ہاں سناںوں کتنیں خطر آوے

ساڈے اوتے رشتہ ازلی کی بخش لسن دربارے
یر اللہ اس گل دی بابت سناںوں فرماوے

بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ وَإِنَّكُمْ لَارْجِعُونَ

نہ تمیں بھی اللہ دی مخلوق ہو یہ اور سنوں اختیار سے تیں نور چاہے بخشے تیں نوں چاہے عذاب دیوے

ایہ گل غلط تساڑی سمجھو ناں اس دا کچھ پایا
جیونکر دو جیاں توں انجیں تیں بھی سمجھو آئے
سب اختیار اوسے نوں حاصل تے اوہ سمجھو سائیں
جس نوں چاہے بخشے فضلوں کیسے صاف گناہوں
مکوئی نہیں اس دے کیتے اوتے سخن الا دن و لا
انجیں جس نوں پکڑے غصہوں دیوے مار سزائیں
ہر حالت وچہ اوہ مالک اس دے ہتھ سب گناہ
مڑ بھی اسے طور اوہ ظالم رستہ بھلے ہوئے

تیں اوہدی مخلوق ہر سمجھو جیوں جگہ سمجھو بنایا
اس وچہ کچھ وڈیا فی ناہیں جو تہاں و ہم پکائے
اس اگے دم کیڑا مارے تے طاقت کس تائیں
دیوے عالی درجہ او سنوں الفت بھری نگاہوں
نہ کوئی اتنی جان کسے دی سخن کرے دو بال
ایہ بھی اس دی مرضی اپنی دخل کسے دا ناہیں
کی حق تیں ایہ سخن ادا مارو ہتھ بچھاں
اپنی ہٹ دے پکے اپنی ہند تے سخت کھوسے

لَنْ نَسْتَنَالَكُمُ النَّارُ إِلَّا أَيْمَانًا قَدِيدًا (آل عمران ۳۰)

دوزخ دی آگ سانوں کچھ دہاڑے ہی چھوئے گی

کمن اول تے آگ دوزخ دی سانوں چھوئی ناہیں
کسے گناہوں ساڈے اتے اس دا بھار نہ آوے

جے چھوئی تے کچھ دہاڑے مڑ اوہ مال اسائیں
اسیں پیارے اس دے سانوں آپ جنت لیجاوے

عَرَضُ حَرْقٍ دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (آل عمران ۳۰)

اے لوں اپنے دلوں بنا کے جہڑ بھڑا عقیدہ گھڑ بیٹھے نے اوہ انہاں دے مذہب دے بائے انہاں دھیکائے دیلے

رب فرماوے ایہ گل انہاں دلوں پنائی ہوئی
ایہ تاں کسے نہ لیکھے پترے نار کسے گنتی آوے
اُریا ایہ اک دھوکا وڈا انجیں و ہم پکایا
سب انسان برابر اوس دی ہیں مخلوق تہاں
سمجھناں کوہوں پچھیا ویں جو جو انہاں کیا
نہ کوئی بے اورد خدا دی نہ کوئی انجہ پیارا
اوہ واحد بے مثل الہی جیوں چاہے فرماوے
جس دے عمل جنگیرے ہوئے اوس دی اوتھے ڈھوئی
اسرائیلیاں دیاں اوہ گناہ لیکھے کسے نہ آون

انجیں بھاری غلطی لگی آس و دھانی ہوئی
انجیں قوم یہودوں دانی دلوں خیال بناوے
انجیں مذہب اپنے دے اوتے داغ نہکریا
سمجھناں اوتے حکم الہی ہواں نہ کدھرے خامی
سمجھناں اپنے کیتے سزا دسناں حال و پایا
ناں ایسا کیستہ کوئی ہوں ایہ خیال نیارا
کس دی طاقت اوس دے اگے ایسا عذر لیاوے
نہیں تاں درد پھرے بے چارہ کچھ بات نہ کوئی
کیتے اپنے دا ہی دتھے بدلہ سمجھو پاؤن

انجیں عیسائیاں غلطی لگی رستہ بھلے ہوئے

چھوڑ تو حمید تے وامرا نیت او جہڑا ونجہ کھوسے

آکھن اس دنیا دے اوئے جو بھی بندہ آیا
اوس اپنا اکوتا پتر عیسے نبی پیارا
جس تھیں مراد یہ بندے سارے ہو گئے پاک گناہوں
پھر ایہ خیال جے عیسے نوں رب ایہ اختیار دتاے
انجیر جانشین جو اس دے طاقت اوہا انہا نوں
دنیا اوئے جنہاں اتے نافر انہاں نرمانی
انہاں نوں بھی ایہو ہی حق رب عطا فرمایا
دو جگ ادس دے سبیراں کھلے اوسنوں بار کوئی
تاں ہی عیسائیاں دے سینے بے شب لیتا ہویا
جانشیناں جس بندے تے ایہ احسان کمایا
اسے پاروں نیکیوں بدیوں انہاں سارنہ کافی
فرمایا ایہ سجدہ لوکی لازم مجسم بھارے

طبعی طور تے ہی سمجھو جس دم لکھا لایا
انہاں گناہاں بدلے کیستہ اوہ قربان سوار
بخش لئے رب رحمت پاروں پونہ سارے راموں
بخشے عیب گناہ اوہ جس دے رب اوہ بخش دتاے
کوئی نہ پچھے انہاں بخش ایہ سب لوک جنہاں نوں
روز حشر نوں نیر خداوند پچھے انہاں نہ کافی
جس نوں بخش دتا مراد اوس دا ہو گیا شان سوار
اوہ ہویا مقبول رہا تا مہر تھانوں دل جوئی
بن گیا ایہو عقیدہ مذہبی ایہو خلاصی گویا
بخشیا گیا اوہ دوہیں جہانیں جنت ڈیر لایا
پہر پیغام بھستدی ایہ گل واضح کر سمجھائی
جنہاں ایہ عقیدہ رکھیا اوہ میں پانی سارے

اَن تَخَذُوا حُبَّاسْرَهُمْ وَدَهَبًا نَّهَضَ آسْرًا بِأَقْنِ دُونَ اللّٰهِ (توبہ - ۵)
پکڑیا انہن عیسایاں نے دس اپنیوں نوں تے درویش اپنیوں نوں اپنا خدا اس خدا نوں پھٹ کے

انہن نے تے چھوڑ خدا نوں ہو رہی رب بنائے
پہاں دا اوس مقامے درجہ شان نہ کوئی
اللہ باہجہ گناہ اساتھے کوئی نہیں بخشن والا
اوسنوں چھوڑ دوتی جے ملے اوہ دوتی کم نہاے
نیر ایہ خیال عیسائیاں دے دل روز حشر جداؤناں
دونویں برکے خلقت کسند اعدا نفاق کہیں
اس دی بھی تروید خدا نے کھلے طیر سنائی
اسے عیسے کی وکانوں ترس ایہ کل آکھی آہی
سُن کر عرض کر لیں عیسے یا رب سمجھ سائیاں
میں تے ایہ تعلیم انہاں نوں مول نہ دتی آہی
تیرے نہیں کوئی بات نہ دے توں یہ سجدہ کج جانیں

عالم تے درویش جو اپنے انہاں نال لگائے
ناں ہی عہد باہجہ انماندی ہوئی کدھرے ڈھونڈی
اسے نوں ایہ طاقت حاصل اوہا حق تعالیٰ
کیتی کتری روہڑا و نجاوے پاسے کسے نہ لاوے
سجے پاسے عیسے نوں رب اپنے نال بٹھاؤناں
جو نہ کر مرنی تیویں سبھناں پورے بدلے دین
عیسے کوہوں ششرون ایہ پچھسی ذات خدائی
منو اسناں نال پترں دوہاں پھٹ کے ذات الہی
جو تھہ کہیا میں انہاں تائیں باتاں اوہا سنایاں
اکو ذات الہی دس کے کیتی دور سیاسی
میں آگوں توہاں تک تیویں لائیں پیا نکا نہیں

مَا تَعَذَّبُ بِهِمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَأَنْ تَقْضِيَ لَهُمْ

جسے تیرے سزا دیں انہاں نوں پس بے شک وہ لوگ بندے ہیں تیرے جسے توں بخشیں انہاں نوں

فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۱۶۰)

تو ہی سب کچھ کرنے والا عزت والا ہے غالب حکمت والا ہے

جسے سزا دی ہو تو انہاں تیرے اور بندے سے
توں سب کچھ کر سکتا ہے رہا تیرے ہتھ وچ نہا ہوا
اس آیت دا مطلب ایہ ہے کہ وہ سوچتا ہوا ہے
اور دیکھتا ہوا ہے ہاتھوں میں کچھ داتا ہے

انہے بخشیں رحمت پاروں عیب انہاں سے
ہر شے اوتھے تو ہی غالب تیری ذات الہی
سزا جبراً سبب رب سے تیرے اور پاکرم کما دے
وہاں ہے حال حقیقت اور سچے ہیں

ایہو حالت بت پرستہاں ایہو خیال انہاں دا

بت ہی مانکس دو جگہ بندے تے سب کچھ بتاں دا

ہر اک چیز انہاں دے قبضے کوئی نہیں ہو رہی
موت حیات تے ذوق و شیر و انہاں شے متھ آیا
جس نوں انہاں بخشیا ہتھے اپنی شفقت پاروں
گویا جس دی انہاں لیتی کچھ شمارش جاسے
بت پرستہاں بتاں اوتھے رکھیا سبب سہرا
بت تختیں ایہ لوکی آتے پچا تھے انہاں خیاں
پوچھ ویسے ہی تھوڑے آکھے و عطر سے نایا
فرمایا ایہ بت تھے نفس پتھر منہ کاٹے
اپنے دل دے دیں تھے بندے تھے انہاں سے کچھ کوئی
نہر ہاتھ نہ ورتا کوئی ہر جگہ گنہ گاراں

اوس دے رعب رعب رعب دنیا عاجز ہو رہی
استغفار ہر طرف دے کس کس گناہی پانی
رب داد چھڑکے دے کس کس سوال سنائیے
باز نہ دیا میں عافی تے کرم کما دے واری
تیرے بتاں میں مشکل میری حل کوئی کرے دار

بخشنے یا نہ بخشنے ایہو سکھ و کفر و کشتار
گھٹ و دھڑکے مندا جیوں نہیں کیسے داپایا
وہاں تھے بخشیا و می تقیسی دور ازادوں
اوہاں سدا بہت و سی کوئی نہ ہوڑے ٹکے
ایہو شفیع بخش دن واسے انہاں درجہ بھارا
بتاں ناں لگائی ہوئی انہاں کچھ بے حواس
تھے انہاں دا بھانڈا جن کے سدا راز بتایا
کیا پرانی اپنے تئیں بھی ایہ ماحر سبے حواس
کسنا کیسے دی کرن شرف عمت کون سے ایہ بھائی
وہاں ہی سب مانکس سب دا عاصیاں نیکو کار
جتنے ارسل دا ڈیرا اوتھے پہنچ نہیں سکدا کوئی
نار کتاں بھری تھانڈی عداں والی کاجی
تھکوں اپنا مطلب پاسیکے دل سے دگ گزائیے
امت ہوئے حل مشکل میری تھے دور خواری
تینوں ہی ایہ طاقت عداں تیری شان تھائیے

صدقے ذات پنی سے بیوں کدھیں گنگناہوں
 اللہ ہی ہے بخشش والا اس بن ہو نہ کافی
 ایہاں بری جہالت جس واسطے اصول نہ سمجھے
 فرمایا ایہ کافر جہاں رب نول چھوڑ بھلایا
 یہ نہیں مول شفا عمت کس نہ کچھ اختیار انہاں نول
 ہاں اود حق شفا عمت والا ہے رکھو واسطہ حاصل
 اک خدا اوس باہجوں ناہیں ہو راجہا کوئی
 اود خالق اود مالک اوسے جا جگ سارا
 پھر فرمایا حق شفا عمت اوسے تائیں اوسے
 رب نول چھوڑ کے جو بیٹھیاں تائیں اسیں نہایت
 اوس دم کون سفارش کرسی کہہ اکن پھوڑا کی

صاف ہو جائے رستہ میرا فضل ہوئے دگاہوں
 بت نہاں دوزخ جانے واسطے دی رسوائی
 ناں ہی رب مانے پول انہاں کے کول وکھائے سجھے
 خیراں تے نت آس نکاتی جیندا بچد نہ پایا
 ایہ لے ہں بچہ خیر پچاڑے سدا خموش زبانوں
 جس نے حق شہادت دتی جانے سمجھے ناں
 اوسے دے سہو تہنہ قدرت اس بن کتے زوہوئی
 اوسے دین اسلام سکھایا کرم کمایا بھارا
 جس نے من لیا اک اللہ جیہڑا رحم کما دے
 تے مر قہر مصیبت اندر جس ویلے پھیل جائیے
 باہجہ ندے نفسوں ناہیں بنے کوئی بھی نہ کی

بعض کفار فرشتیاں سمجھدی پوجا کر دے آہے

تاں ہے ایہو ونجہ بخشون و ناون سدھے راستے

یہ بھی رب نول نہ بھادی غلط آبی کل ساری

و کَم مِّن مَّنذِرٍ فِی السَّمَوٰتِ لَا تُبۡرٰی اَنۡتَ خَاطِبُهُمۡ تَنۡبِیۡہُ اِلَّا

تے کتنے فرشتے ہں وہ آسمان دے جہ نہیں فائدہ دیندی شفاعت اونہاں دی

مِنۡ لَّیۡسَ اَنۡ یَّآذَنَ اللّٰہُ رِجۡلَیۡہِ یَسۡعٰوۡرَ یَۡرَیۡہِ مَا یَعۡمَلُوۡنَ

کے پیڑ دی ایہہ بعد اس دے جہ جزا دیوے اللہ واسطے جس دے جس نے چاہے تے پند دے

نہیں سفارش اندر مندی فائدہ کچھ پونچا دے

ہاں جس دن رب آپ نور سے و سول بخور وارے

جو درگاہ عرش سندھے رکھے شان سوریا

جس دن قرب حضور کی ماحول دیکھو کلیت زکوئی

اوسنوں کوں اجازت بخشے دیوے بچہ صفا

دو جہ لوک شفیق بنائے پے گئے اوچھوڑا میں

یہ کی گون سفارش کہی مست نہاں دی ماری

اسماں تے کئی فرشتے رب سچا فرماوے

آپ ہاں کہے دی ناہیں کہے جہ ایسی کاری

بناں اہانت اوس ناہیں حق کسے نول آیا

اللہ دی درگاہ ہے اوس دی روا شفاعت ہوئی

تے جسوں ایہ بات نہ حاصل ناں کوئی استثنائی

رب فرماوے کفاراں نے چھوڑا ساڈے تائیں

یہ وہ کچھ اختیار نہ ہاں مقبول نہروں عاری

جنہاں لوکاں دل وچہ ٹھانی شافع پیر اساندے
بنیہر جو سبق پڑایا اس وچہ ایہ سمجھایا

روزِ حشر نوں کم ایہ او سن غلط خیال انہاں دے
شافع ذاتِ خداوند آپوں غیراں واکي پایا

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوْ كُنُوا لِلَّهِ غُلَامًا يَذُكَّرُونَ

کیا وہاں پکڑیا کے خدا دے سوا کوئی ہو رہا سفارش کرنے والا۔ کہہ دو یا رسول اللہ جبکہ نہ ہوئے انہاں نوں کوئی

تَشِينًا وَلَا يَعْتَلُونَ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ط لَهُ مُلْكُ

حق کسے شے دا تے ناں اوہ عقلِ زمین۔ کہہ دو یا رسول اللہ۔ اللہ شے متہ وچہ ہی ہے شفاعت واسارا اختیارے واسطے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (زمر-۵)

ہے بادشاہی آسمان دی تے زمین دی تے اوہی دل ہی تسانوں لے جایا جائے گا۔

کافر مشرک لوکاں جو کجھ دیوں بنایا ہويا
انہں تائیں اس آیتِ حقّیں ایہ گل سب سمجھائی
جنہاں لوکاں چھوڑ خزانوں غیراں نوں وڈیا
رب فرما دے اوہ کجھ ناہیں تے ناں اب انہاں نوں
سے عقلاں دا مالک ہو کے جے نہ رب نوں جانا
بھی قرآنِ مبارک تائیں ناں کجھ سمجھے سوچے
دنیا دیاں تمہیں دے وچہ بھانویں پی گزاری
وچہ ورگہ سب تے اس دا ناں کجھ بات انہاں دی
غیر جنہاں اس گل دے وچہ وہم پکایا ہويا
انہاں ناں امیسر لگائی بیڑا بنے لاسن
سب شفاعت حق اسدا رب سچا فرما دے
اس دے ہوندریاں غیر کسے نوں جس نے سیس نوازا
رب فرما دے انہاں گلاں دے سمجھ اختیار اسانوں
مڑا وہ جنہاں آخر نوں بھی طرف اساندی آوناں
غلط جنہاں دی کارروائی غلطی ناں ویا
ہاں اوہ بندے جنہاں او تے راضی ذاتِ ربانی
بے شکادہ ایہ حق رکھ دے نے خاص سفارش والا

قصہ جویں شفاعت والا انہاں سنایا ہويا
باہجہ اللہ دے کوئی نہیں شافع اسنوں ایہ وڈیائی
اونہاں اپنا اگھ ونبایا نا لے روٹا پایا
عقلوں فکر وں اونجہ پریرے خالی نور ایمانوں
پاک نبی دی ذاتِ مبارک دل وچہ کجھ نہ آنے
بلکہ اہل مخالفت ہو کے ہو رہی گھٹاں لوچے
سے کم کالج نبھائے بھانویں لکھاں کارگزاری
ناں اونہاں کجھ حاصل ہويا انہیں گئی تنہا ندی
اسے پاروں رب نبی نوں دل توں چایا ہويا
رب فرما دے اس دے پاروں بدلہ کجھ نہ پاسن
کیوں جے ہر شے دا اود مالک جو شے نظری آوے
ایہ سب غلط خیال تے وہی دل دی مرض دودھ نا
ہر شے ساڈے قبضے قدرت طاقت کیا غیر انوں
سانوں ہی سمجھ دنیا والا لکھا آن دکھا وناں
کی حق انہاں سفارش والا اس دا اصل نہ کافی
تے انہاں بھی نیاں اسنوں جان ہر دم قربانی
اونہاں نوں ہی ملے اجازت انہاں نور اُجالا

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ الشَّفَاعَةِ إِلَّا مَنْ

تے نہیں حق رکھ دے وہ لوگ جنہاں سے بلاندرے نے سوائے اللہ سے شفاعت دا
شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (زخرف - ۷)

اسے پر وہ جنہاں نے گواہی دتی ہے حق دی تے وہ جان دے بھی ہیں

دو بگ سندیں سجد میدان اٹکے ہی پہنے لاون
تہ نہ قیمت قدر انہادی اوس ورگا ہے کوئی
تے سب اس حقیقت پارہ پاپا پورا چھاندا
حق شفاعت والا یہ رکھ دے ایہ خواہی جنوری
جیونکر حق انہاں دے او تھے رب سچا فرما دے

جہرے لوگ خرابوں چھڈ کے غیر خیال پکون
نہیں شفاعت دا حق انہاں تے ناں ایہ دلجوئی
ہاں جنہاں نے رب سے اوتے سچ ایمان لیاندا
اوہ مقبول پیارے رب سے انہاں منظر کی
انجیں سمجھت مریم اندر ذکر انہاں دا آدے

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا (مریم - ۶)

نہیں اختیار شفاعت دا اسے پر کسوں جس نے پکریا ہے خدا دے کول اقرار

توں اقرار کیستہ ایہ پکا انہیں عمر و ہائی
اوتے تائیر سچ جاتا اوس دا قول منیا
انہاں تے امید و دہاتا ہے ساری کپائی
حاصل ناہیں بناں اجازت ذات خدا رحمانوں
تد تک نہیں سفارش والا لکھا کسے لگانا!
گوں امر وں بناں نہ کوئی بات کسے نے ڈھونی

حق شفاعت دا ودرکھ دا جس ربناں لگائی
ہر حالت وچہ نال خدا دے اس نے پیانہایا
جنہاں وچہ ایہ رغبت نہ اونہاں ایتھے حل نہ کافی
یاد رکھو سے عہد اقرار وں سے تحفے ایماتوں
عہد تک نہیں اجازت اس دی تے اس وافرمانا
ناہیں باہجہ اجازت اوس دی ایہ گل مہلے جونی

مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْ نُنَازِلُ (نہش - ۱)

خدا دی بارگاہ وچہ کوئی شفیع نہیں یہ بعد اس دی اجازت سے

بھرنا دم شفاعت والا کرنے دور کشالے
ہاں جس نور رب آپ ارہے اوہ کچھ اکھ نہاں
اوسے عاصیاں پاپاں دا ایہ درد قضیہ کپنا!
ناں جیلہ نہ ہور وسیلہ سمجھو کم امنا میں
اوہ کھی اپنے بندیاں اوتے جہرے اس کے نالے
جیس نیچے لکھ وکھ نواں جیوں صاحب بن بھائے

اللہ باجہ نہیں کوئی جس نے روز قیامت ولے
ناں کوئی ملک مقرب نوری اس دے کم آوے
اس تختیں ایہ وظاہر تھیوے ایہ رب داکم اپنا
جے کر اوس دا نفس نہ سویا کچھ بھی ہونا ناہیں
امر شفاعت اللہ باہجوں ہور نہ کوئی منبھالے
انجیں ہور بہتیریاں آیتاں رب سچا فرما دے

تھے جنہاں کی نہیں منظوری اونہاں حال نہ کافعی
نی ولی بھی اونہاں وی ہی کردن سفارش سار سہ
تھے جنہاں نوی رب نہ چاہے اونہاں کوئی نہ پچھے
رب کی مرضی : جب کہ آپ سید مرتضیٰ نے فرمائی

اور وہاں عاجز و محال ڈروالے بیویں شیرش پائی
جنہاں توں رب پیر چاہیہ آف کیسے کتاہے
دنیا والیاں ساتھ نہ لگے کسے نہ چھتے ۱۱
کچھ جیسے تہ پیراں نہ کیہ خود سے موز نہ دھوئی

ولا يشترط أن يكون

بہار شفا میں کہہ چکے ہو کہ جو کس کو جسمانی راضی نہ ملے اپنی خوشنودی کو یہ سمجھتا ہے اور اس میں سے خود کو دنیا نہیں دیکھتا ہے بلکہ اس سے

سب آیات و اسباب ایمان و امر و نہی
 اور بھی نہیں نہایت کمال و کمال
 و ہر ایک آیت و کلمہ و کلمہ و کلمہ
 تھے جو نور ایمانوں خالی رب کتبیں
 اور نہایت رب کی طرفوں و
 یہ سب کوئی منکر آیت رب
 دنیا دے وچہ او نہاں لوکاں رب
 ہر اک دگر تکذیب و بیچارہ
 دنیا و نہایت بہت سمجھی
 حیروں یہ دنیا اتے کہے خالی نور ایمانوں

بتاں ارادے رب دے ناہیں ہونا دُور کشالا
 ہر جہانت و چہ خورند و ہر جہانت و چہ خورند
 نبی دلی یا ہور فریبہ کوئی شرفی کہ ہاوسے !
 سارے کی عمریں انہیں گزری گئے و عمرے ڈیرے
 بخشش انے شفاعت والا لگ نشان ہوئے
 کفر شرک و تیر و دہرے ہر جہانت و چہ خورند
 تہ جو مسکند مسکند مسکند مسکند مسکند
 پورے طور مخالف ہو کے پئے کیتے خصمانے
 اسے کچھے رب رسولوں منکر پھرن سودائی
 تیویں اچ دن غصب الاموں شامت بی انہانوں

وَمَا تَنْفَعُهُمْ تَرْفَعَةُ الشَّافِرِينَ (مَثَر - ٢)

تو منیر نفیر دیر سترگی آنها نور شد عیت

وَمَا ارْتَابُوا بِهِ مِنْهُ مِنَ الْخَبْرِ لَقَدْ وَفَّيْنَاكَ فِي ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ فِي شَكٍّ

تو بہرہ سے نماز سے مشرکوں سے کوئی سہاٹی نہ دے نہ مبارکش کہنے اور جس دی گئی مٹی بنا ہے

کوئی شفاعت ادھناں کارن منی مول نہ جاسی
اوہ مشرک ہے دین نمانے منکر رب رسولوں
نہم خد و پیش پستہ کدنی نہ و نھاس نہ یا

تے نہ ہی کوئی شہ فریبیر آئے وہ دونوں
وچھ اندھیر کی تاریکی وقت سے نہ نیک اندھیر
بالکد مست را پیر سسیناپ شتر مرز ہوئے

اِنَّ نِشْرَافَ لُحْمٍ عَظِيْمٍ (القدر ١٠)

به شکر شکر بوی خوش

اور نہاں وڈا ظلم کما یا ماری سخت کٹاری
ایسیاں لوکاں اتے اللہ راعنی کدی نہ ہو سی
سامی سمجھن انہاں سندا نظری کوئی نہ آوے
تے جے کوئی کمرے تے تاں بھی تنے کون اسائیں
انہاندے حق رب سچے نے پہلے ہی اکھ سنایا

رب دے نال اک ہور خدا دی آن بنائی یاری
ناں رحمت دی بارش والی کنی انہاں تے پوسی
نا کوئی حق انہاندے شافع جواہر سنے سنا دے
راہ نجات نہ نظری آوے ہرگز ادہاں تائیں
نہیں بخشش کوئی حق انہاندے جس ایہ ظلم کما یا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ

بے شک اللہ نہیں بخشتے گا اس گناہ نور جے اس دے نال کوئی شریک بنایا جاوے تے بخشے گا

ذَلِكِ لِمَنْ يَشَاءُ (نساء - ۱۸)

ماسوا اس دے گناہ جس دے چاہے

ایس گناہ دی اللہ ولوں ناہیں مول معافی
رب دے نال شریک بنانا یا ایہ سخن اوانا
ہور ہزاراں جیباں اتے بھانویں پرستش بھاری
اس جرم دا کوئی نہیں شافع نال کوئی حامی دردی
جہناں لوکاں عمر ایہیے ٹردیاں کھو ہر لگی
یا کوئی سستہ طرہ انہاں تھیں غلطی سرزد ہوتی
انہاں اتے آپ خردندہ رحمت دا عین پاوے
جہناں دی منظور شد عت اللہ مالک تائیں
گویا آپ خداوند باری حید بن کر آوے

جہیں اس نال شریک خیر یا کدے کوشش کافی
اس تھیں وڈا جرم نہ کوئی اپنا آپ بچنا
پراہے سب توں وڈا جس دی دیوے کوئی نیاری
ایہتاں داکم وچہ جہنم پیا بھگتے سرگردی
یا کوئی سستی ہوئی ایسی لغزش کھا دی جی
انہندی سب کرن سفارش روک سوچ کوئی
بخشش و رحیمہ کوئی فضلیں آپ بنا دے
اور نہاں کارن لکھ و سبیلہ کیم دے رب یار
آپوں ایسی رحمت پاروں جنت نہاں لے جاوے

وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا دِينَهُمْ رَبُّهُمْ لَا يُغَيِّرُ دِينَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ مُّقْتَدِرٌ

تے ہشید کہو یہاں اس ترن مجبور دے انہاں دکان نور جوڑ دے نے راجہ کٹھے ہرون گے طرف رب اپنے سے
لَا يُغَيِّرُ دِينَهُمْ دُونَ وَرَبِّهِمْ وَلَا تُشَفِّعُ لَكُمْ تَفَقُّونَ (انعام - ۱۶)

نہیں ہے واسطہ خدائے سوسے تے نہ کوئی مددگار تے نہ کوئی سفارش کرنے وراثت یہ وہ بیج زمین

مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ قَرْنٍ وَلَا تُشَفِّعُ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (سجده - ۱۷)

نہیں ہے اسے تے دوسرے سوسے کوئی مددگار تے نہ کوئی سفارش کرنے وراثت یہ وہ بیج زمین

کہ ہر شیار لوکاں نوں جیویں حکم قرآن سناندا

پیشہ نوں اللہ مالک اسے تھیں فرسہ ماندا

یہ ترسے لوگ خدا سے غفلت کر کے ہر روز
 ہر روز اپنے اوہ اوس دی مرضی ڈھونڈ رہے ہیں
 اونہاں ایہ گل سمجھی ہوئی با مجہ خدا سے کوئی
 اسے پاروں اوہ ہر حالے ایہو خیال پکاندے
 ایہو تو کی دنیا سے وہ چہ رحمت ذات الہی
 ہنہ بڑی کمرہ فقر و غنا سے کہنے سجدہ بندے
 میں قمر بان اوہ پیالے رب دے سوہنیاں کمال
 اگے اونہاں دی سجدہ برکت رحمت ذات ربانی
 کھڑے ہیں کھڑے ہیں دے ہر چہ نظر کمال
 ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ
 کمال ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ
 ایہو رحمت رب دی اہل دم خود شافع بن آوے
 انقصہ ایہ امر شفاعت قبضے ذات الہی
 نبیاں دنیاں دنیاں میں نور بھی پیشان ہو آئے
 یہ دیکھو جس شہر میں کسروں پناہ پوچھ
 توں بھی اشراف مولانا کو لوں ایہو ملک خلیل

اسے ان کوں خدا سے جانتا نہیں غفلت کر کے
 دے دی وہ چہ تابعداری رہندے اوہ ہر حالے
 شافع حانی سے نہیں دوجا تہ نہ کسے ڈھونڈ
 اسے ذکر فکر وہ ہر دم اپنا وقت دہاندے
 ہنہ بڑی جہت کس کس کی تہندی دور سید ہی
 ہنہ بڑی پائے سر کھنہ تہندی سے ہی جہت
 ہنہ بڑی ہر کسے تہندی چہ چہ چہ کسے
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ
 ہنہ بڑی شافع رحمت کس ہر کسے دی ہنہ

نہ سجدہ کردین نول تے نہ سجدہ کردین نول تے

ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 کیر سجدہ شہر میں وادی میں وادی میں
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز

ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز
 ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز ہر روز

نہ سجدہ کردین نول تے نہ سجدہ کردین نول تے

ایسا چن سورج نول ہرگز سجدہ کرنا ناہیں
تعلیمات محمدی نے تے فیصلہ اک سنسنا یا
جنہاں چھوڑ خدا نول کیست تا سجدہ غیراں تاہیں
بر تھانویں ہر موقعے استغاثہ نبی ایو فرما دے
چن سورج دا ایہ نہیں و دجہا و نہاں سسیر نو آئیے

بناں خدا سے سجدہ ناجائز اس تھیں جان بچا میں
باہجہ خدا سے سجدہ ناہیں روا کیستے بتایا
اونہاں اپنا آپ دیکھایا اندر دوہیں سرانیں
چھوڑ خزانوں غیراں اسکے سسیر نہ کوئی نوامہ سے
ایہ تاں محض نشان رہا نے انجیں کھند سے جاسیے

اسے طور زمانے نول بھی انسان بڑا کچھ جاتا
کار و بار جگست دستے اندر ایہو وڈا پکھاتا

وَمَا يَهْدِيكُمْ إِلَّا إِلَهُكُمُ الرَّحْمَنُ (جاثیہ: ۱۷)
سانوں زمانہ جو ماردا مئے

ایہ سب لوک خدا سے منکر قسمت بندی ہوئی
دنیا مارے زندہ رکھے دوسرے دا کی پایا
یعنی ایہ خیال انہاں دا دھوسے نال الاون
زندہ رکھے مارے ساتوں ایہو اک زمانہ
نہ کوئی رب نہ مالک ساڈا نہ کوئی اللہ والی
اک زمانے نال تعلق کہن اساڈا سارے
اسے اثرول شاعر سافسے ایسے سخن الاون
انجیں عربی مشرک لوگی جہاں کوئی تنگی آوے
اوہ مر کر کن شکایت اس دی اپنی عادت پاروں
پیغمبر نے اس دے پاروں سخت منع فرمایا
ایہ ہے ذات خدا دی آہوں جس نول کہو زمانا
پیغمبر فرما دے مینوں رب سچا فرماندا
برا زمانے نول اوہ آکھے میں ہاں اوہ زمانا
دن تے راتے دی تبدیلی بھی میری کارروائی
س پاروں پئے مند بولن ایہ کم جائز ناہیں
ظن زمانے او تے دمرنا ہے اک پاپ گھنیرا

آکھن ایہو حیاتی دنیا اسس بن ہر نہ کوئی
انجیں رب خیال انہاں دا دھوسے تہران بتایا
جو کجھ سے سب زندگی دنیا دوسرے کم نہ آون
نال زمانے کم اساڈا ایہو یار پرانا
نہ کوئی حافظ نامہ ساڈا جس دارتہ سہ علی
ایسے دے ہتھ والک اساڈی ایہو رکھے مارے
طعنے دھرن زمانے او تے ورہ نہ شرماون
یا کوئی ولی مراد انہاں دی نہ انہاں بر آوے
برا بھلا پئے کہن زمانے واکم ایس دھاروں
کیا برا نہ کہو زمانے اس دھو عیب سوایا
مسلم اندر لکھیا ہویا حضرت داورمانا
جیا آدم دا میں ناحق ہے تکلیف پوچھانا
کیوں جے سب کم ہتھ میرے دھوپیں ہی سب چلانا
ہو جو اس تھیں وکد تکلیفاں پی ویکھے خلق فی
ایہ سب طعن میرے سر آون مینوں کہن تدا میں
ایہ بھی مے اک شکل شرک دی رکھیو دوزیر

اسیے پاروں عربی کوئی مینہ بارش جسدائے
کون روایت صلح حدیبیہ جاں پیغمبر آئے
صبح نماز دے ویلے حضرت اصحاباں فرماتے
عرض کیتی اہو ہاں اسنوں اللہ بہتر جانے
فرمایا رب کندا اچ کچھ ایسے میرے بندے
جو کہن ایہ بارش ہوئی فضل خدادند پاروں
تے جو کہن فلاں پختہ مینہ پانی برسندا
سورج گرہین تے چاند گرہین بھی اسے صورا لاون
ابراہیم نبی دے بیٹے جاں رحلت فرمائی
اس دم حضرت مسجد دیوچہ سارے لوک بلاکے
کہیا نشان رب دیاں وچوں ایہ بھی بک نشانی
میں قربان نبی تھیں جانواں سوہنے سخن سناندا

کہن فلاں پختہ ساں تے ایہ پانی برساوے
دستے رب دا کرنا راہیں بارش کچھ ہو جائے
سے کچھ پتہ کی رب تساوا حق تساں کی چاہندا
یا مڑاوس داہی سپاراں لاوسے ٹھیک ٹکانے
مومن ہو کے اکھن تے کچھ دھچکے پھندے
اوہ صوب رب لوں منن واسے تے منکر سیاروں
اود انکار اساڈا کہہ کے طرف ساریاں جاندا
کسے وڈی تیری سسندہ عجیب نشان بتاون
اگرہین سورج نوں لگاتاں انہاں بول کہیائی
تے ایہ سارے راز انہانوں واضح کر سمجھائے
سرن جیون یاہور کوئی گل دھم نہ اس وچہ آئی
دھم خیال پرانے انجیں گھیں کڈھ دا جاندا

امتناع از قسم خوردن بجز ایزد متعال

ہو رک رسم شرک دی ووی آہی عرب تدبیریں
غیر خداویاں تسمائے ایہی شرک نشانی
قسم لہاوان دا مطلب کرنا قائم اک گوہی
اصل وقوعے دا اوہ شاہد ایہہ گل ساری جائے
عربی بت پرست تمنای اہور وراج انہاندا
لغات منات عزیزی دیاں تسمائے لوک قریشی چاندے
جو لوکی اسلام لیا تے تابعدار سوارے
اوہ بھی رسم تے سوت پاروں جس دم قسم اٹھاندے
سن کر حضرت نے اس گل نوں بہت برا فرمایا
دسیا جو کوئی کھل چاک پاروں ایسا سخن لاوے
یعنی ایسی قسم اٹھانا کلمہ کفر الانا

جیونکر سن یہ وچہ اساڈے سرگھر شہر گہ ایس
اس تھیں بھی پیا روکی داعم نبی حبیب ربانی
یعنی جس دی قسم اٹھائی ساڈا شاہد آئی ا
تاں ہی قسم اٹھائی جان دی جیویں رسم زمانے
ہر کوئی اپنے موقعے او تے قسم بتاں دی کھاندے
سن کر حضرت ایسی قسموں منع تنہاں فرمادے
ہر دم تابع پیغمبر دی اہو کار دبارے
اوہ بھی بے جا ناگ انہاندے انجیں ہی کہہ جانے
دسیا ہے ایہ شرک کھنیرا ایہ بھی پاپ سوہیا
غوراً کلمہ طیب پڑھ کے اس تھیں پاک ہو جائے
کلمہ پڑھ کے توبہ کرنی سدھے پاسے جانا

اک دن حضرت عمرؓ باپ قسم پیو دی پانی
 باپ دی قسم اٹھا دیں پاروں منع لیتا رتبہ باری
 جیکر ایہ نہیں قسم مرنی تے مر چپ توبہ
 حضرت عمرؓ کہے اس کس دا اثر ایہیا ہویا
 بعضے لوکی ماں اپنی دی قسم اٹھاندے آتے
 اس کتیں بھی پیغمبرؐ دے منع پیا نوایا
 اک یو دی سوناں نوں صحنہ آکے مارے
 یعنی آہیں بھی قسم کہے دی چاند سے ونگ کنڈاں
 کہے دی نہ قسم اٹھاو اس قہیں فتنہ بچاؤ
 عبداللہ بن عمرؓ صحابی راوی نوکر لیا یا
 سن کے روک و تا اس تائیں بھی یہ گل سمجھائی
 اس نے کفہ تہہ شرک لیتا تے بھارا پاپ کایا
 مور روایت پاک نہی کھیں۔ دی نوکر سیاوسہ
 یارب مینوں سر اک۔ دل غلامی ہوئی
 باقی اللہ دے غامی دوتہ نظر کرم فرماویں

من کر منہ رت کیا تیر سہ تے ہوئے رحم خدائی
 قسم چاؤتے رب سکے دی ہو تمام بیزاری
 منہ رتوں تپ بھیری اپنی جان بچاؤ
 آج تک ایسی قسم اٹھانی رفت نہیں منہ گویا
 انہیں قسم کہے دی آئی ہوئی پتہ کور ہے
 بھی اس دی بریائی والا سارا راز بتایا
 قہیں بھی شرک کہہ بندیاں چاؤ مشرک و دوسرے بھالے
 ایدوں روک و تا بھنا تون سپید شہ۔ برہن
 کہے دے دی پتہ چاؤ توبہ بھری پاؤ
 قسم کہے دی کہندیں نہاں بد بندہ نوں پیا
 میں حضرت ختیرؓ سنیاں جس نے ایسی قسم اٹھانی
 چھوڑ خد نوں خیر کہے نوں حکیم راز بنایا
 غیر خد دی قسم جو کھ دے اوہ مشرک ہو جاوے
 بخش دیں تا بہتر نیر تال حال نہ رد کیا ہوئی
 عیب گن میں بھر پیا تیرا سد سے رستہ مانویں

بہشت و منشاے پروردگار کے شرکیہ نیست

مورک خیال لو کہندے دیں پتہ بہشت سوا
 کہیں ارادہ نیک توہیں دا عین ارادہ ربی
 پیغمبرؐ نے اس غلطی قہیں بھی آگودنسہ رایا
 جو کچھ دنیا تے پیا ہونداتے ایہ کار روائی
 بھارا دے تے بہشتاں اس دی مرضی پاروں
 دچہ تران نہیہ خد نے بہشت تیرا نہیہ رایا
 دسیا سرک تم جہانی میرے نال ارادے
 باقی جہاں لوکاں اس دچہ دادھا ہو و دھایا

اکثر لوکاں اسے اوتے پنا و تم پکایا
 دونوں کو ال حقیقت اکھن ایسے سمجھی
 سرگم دچہ ارادہ رب دا و شیخ کہہ سمجھایا
 سب اسے دی مرضی اوتے اس دچہ شک نہ کافی
 غیر کہے دا دخل نہ اس دچہ ناپا ہی کچھ غیروں
 تے اسے بہتم شے تائیں واضح کر سمجھایا
 میرے نال مکمل حروسہ باقی بہشت تقا دے
 انہاں نوں ایہ غلطی کی مفت تفسیر پیا

[illegible]

ایسی بات خدا دے شاہنہ نبی حبیب غفاری
 کا نہیں منع کیستہ پیغمبر بھی تاکید سنائی
 رب دے نہ رسول اور پیغمبروں کی مثال جان بتا
 نبی خدا داداوتھوں بھی ایہو آکر سناوے
 ہر دم اکو رب پکارو ایہو ذکر سناو
 من وہی رب یہودی سناو ذکر حبیب آسانی
 مسلمان بھی شرک نہ یہ ہے جس دم طاعت باوے
 رب رسول جو میں کجہ چاہوں اذہا ہی ہو جاندا
 تھو اوس یہودی و ان کے رسول سناو
 بلکہ جو چاہے رب آپوں ہو نہ کجہ دھواؤ
 انجیل و تہ ابن مہد و تپہ راوی ہک دھراہے
 باب یہودی یا عیسائی اوسنوں چاہا اوسے
 رب رسول جو پہلے من کجیوں انجہ نہ پیشہ اکیسے
 پیغمبروں میں اپنی ساری کھول سنائی
 تم میں نہ انجہ دی کہنا سرگزنہاں ایہ سخن آنا
 غیر کہ دی جیوں مرثی پس ایتھے ملک جاسے
 اسے پر بہتی اتے بخاری واضح کر سمجھاندا
 بہرہ دے اوس سے اپنے اوہا کندے جاؤ
 جو رب چاہے نہ نہیں جو چاہوں سمجھتہ دیان
 اوتہ نہ جو چاہے دیں دے چاہیں

مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ

جبرہ علیہ السلام

تجربہ سے حاضر خدمت ہو کے ایسا سخن بیا
دوسرے نے رد ہدایت چاہتے تھے دی یاری
ایچھو تیلن کہندیاں اوسنوں روکے نبی حقانی

من تقیوں کی کلمہ و ربانی سے نفع منی فرمایا
 جس سے یہ تہذیب اور برکت و کرامت کا پورے
 لئے ہر انسان کو ہر لمحہ نصیب ہوتا ہے

دوہاں دی نافرمانی سندا حکم برابر آئیں
یاں ایہ اکھ جیویں رب سچا وچہ قرآن لیا یا
رب تے تیر رسول اور جسے دی کرنی نافرمانی
عمل شرک و اعمیب گھنیراں پاروں ڈرنگ دا
اسے پاروں پیئہ برسنے ہر واری فرمایا
سب گھنیں وڈی فالت خدا دی بے پرواہ کہا دوسے
یا اود اللہ والیاں صفتاں اس دوسے اندر آئے
اللہ اپنے فضل کرم گھنیں اس گھنیں آپ بچا دوسے
یا رب سیاں فضل تیرے بن باعث نہیں دی کافی
اشرف علی گناہی پانی ہر دم ایہو اللہ سے

اڑیا ایہ گل جائز ناہیں جے ایہ مطلب سبائیں
خدا دی اتے رسول اور جسے دی بہت جگہ فرمایا
اس گھنیں وچہ خیمب نہ کوئی کہنا پیا نہ بانی
اس تھیں مول منالی ناہیں لعنہ سارے جگہ دا
اسے پکڑوں۔ محفل وچہ اس دا خوف دلا
وڈا شرک جو اس وانگوں ہور اکہ رب بنا
یا کوئی ایہیاں کرے کلاماں جو ایہ شجرہ جویاں
اپنی رمت بخشش واسیے آپ سبب بنا دوسے
ناں ہی ایتھے دتھے بخشش ناسی کتے رہائی
دوہجے سندیاں بخش مرادیں وڈا یہ دکھ ہو جائے

امورات کہ مشبہات شرک اند ممنوع اند

سن موہن میں دساں تینوں کی حضرت فرماندا
گل معمولی نام بچہ بند سے ماپے جویں یکھند سے
اس پاروں بھی پس نہی تہ سخت منع فرمایا
بجی لوکی بادشاہاں تائیں شامشاہ الاون
سب تے مالک ذات خدا دی اوہا شاہاں وانشا
حضرت کہیا غضب خدا دا اس دوسے اوتے آئے
انجیں لوک غلاماں تائیں عبد یا بند کہندے
میرا بچہ بچی آکھو الفت تال بلاؤ
انجیں غلام زمالک اپنے کہے رب بلاؤن
سے طرح بھیدوا شرکوں جس جانی وچہ آدے
بعض لوکاں دی عادت جیکوئی ہو جو دوسے بریائی
اسکے نے ایہ ساڈے کولوں ایسا فعل کرایا
بلک واری ہک صاحب آئے تال نہی ہر ورسے

تھے ذرا بھی شرک دسیوے رسول پیا مٹندا
عبدالشمس مناف وغیرہ الفت تال بولیندے
عبد الرحمن عبداللہ اس گھنیں بہتر نام بتایا
اس دوسے وچہ بچی بو شرک دی پیئہ ہر فرماؤن
اس دوسے ہونڈیاں ہور کے نول کنا سخت گناہا
جو شاہ اپنے آپے تائیں شامشاہ اکھو دوسے
ایہ بھی جے ناجائز کہتا پاک نہی فرماندے
کیاں جے اود بھی وائے تائیں اس وچہ فرق نہ پاد
بلکہ رب ادا ہے اکو ابے پاسے جاؤن
اسے پاروں نہی رباتا منع پیا فرماوے
لعنت پان شیطان اتے پے پاروں ہر وڈا
اس گھنیں بھی پیئہ ہر ورسے منع فرمایا
گھوڑے دی اسوار کی اتے بازے پیڈا کرے

کھڑے دس دسے خدائے دی تھے اس آکھ بنایا
سن کر بات ویری پیچھے براؤ سنوں ایہ فرماوے
جھک کر کہیہ شیطان ضروروں مر ڈاڈھ پہل جاسی
رب اپنے جواکھ پکارو تھے اسنوں مکارو
اسے تھیں تصویریاں پاروں منع نبی فرماندا
پہناں جس تصویر بنا فی الفت نال رکھائی
ہولی ہولی غیر اس تھیں یوہن لگ پئے ساسے
مسند دوتے عیسائی لوکی بھٹے اسے پاروں
جس چیزوں بیماری داکو فی شکست وڈا ہو جائے
بت پرستی دا مڈھ ایہو ایتھوں جاری ہوئی
تاں ہی روکیا پیچھے ہٹے نہ تصویر بناؤ

براہو دسے شیطان دا آہ تھے ایہ دکھ درد پونچایا
ایسا کلمہ شیطانے حق کدی نہ آکھیا جوسے
ایہ سب کم ہتھ میرے آیا گناں پیاسنا سی
تے مرث ویسی کہہ ادا سب اپنا دین سنوارو
ایہ بھی ہے بنیاد شرک دی جو تصویر بنا ندا
غیر نشانی کر کے رسمی ٹھیک ٹکانے لائی
ہوگی جاری شرک تفسیر ہر کوچے ہر دوسے
تاں ہی منع نبی فرماندا تصویریاں بدکاروں
ہر حالت وچہ ایہو بہتر اوہ شے مول نہ کھاوے
ایتھوں اتنا بادھا ہویا کسرنہ رہ گئی کوئی
دائم اپنا آپ بچاؤ نیک اعمال کماؤ

ممنوعات نبوی از قبر پرستی و یادگار پرستی

بڑا ذریعہ ہووے شرک دا قبر پرستی آیا
دور درازوں لوک بڑا کے میلہ عام لگانا

یا کوئی یاد کسے دی اوتے مجمع عام بنایا
نتاں تدر چڑھاوے وارا ہووے تفسیر پانا

پیچھے ہٹے انماں گواں تھیں منع پیاسنا
کہیہ اپنا آپ بچاؤ ہے ایہ پاپ سوایا

پنج دن پہلاں فوت ہوون تھیں پیچھے فرماندے
یاد رکھو میں منع کر میں ج تساندے تائیں
عین وفات دے موقعہ چروں چادر چا لائی
تبر پیچھے اپنے دی ایہ مسجد آہے بناندے
قبراں گے سیس نوانا تہ ایہ شرک گرامی

پہلے لوکی قبریاں تائیں مسجد آہے بناندے
قبر نہ کوئی مسیت بنانا رحم کرے سب سائیں
کیا یوہو نصارے تے رب لعنت دزی پائی
چھوڑ خدانوں اس دسے اگے آہے سیس نواندے
رہوں چھوڑ غیراں دی یو جا ایہ نہیں کار سلامی

اشراف توں تے رب اپنے نوں ندی نہ دلون بھانویں
منگیں سب مرادوں اوتھوں غیراں نہ ف نہ جانویں

بھی خوشنودی رب سچے دی ہر کم اندر نور سے
 ہر حالت و چہ اللہ اوستے اوس نے چھٹی ہوئی
 جس دم دل و چہ اللہ والی ہو جان دی سب پوری
 اوس ویلے انعام الہی ایہ آواز سناوے
 اللہ دی خوشنودی کارن مومن سے کہ سائے
 فَعَذَّبْنَا لَكَ بَيْنَ اس حق رب سچا منبر ماندا
 کیوں ہے اس ویلے دل و چہ ہر دم اویا حب سمانی
 اوسے کارن کھانا پینا سینا بہت چاہتا
 ویر محبت اوسے کارن تہا یہ جھگڑے قبیر سے
 اس درجے تے بندہ کوئی جس ویلے آجائے
 پر ایہ محض اخلاص محبت دل دی خاص صفائی
 ریا دکھلاوا بس کی نہیں مڑ پیدا ہو جاندا
 ندری ابوسعید لیاوے پیغمبر فرماوے
 دو جا کول ہوندیاں جس بندے کیتا کوئی کارا
 شہزاد بن اوس نبی دے پاروں ذکر حدیث سناوے
 تہ مڑ ایہ بھی شرک مہیاوے انجیل روزہ آیا
 ایہ صحابی ذکر لیاوے اک دن نبی سو ہارا
 کہندے مینوں امت اپنی تے خوف اس پاروں آوے
 ایہ نہیں مطلب چن سورج نوں یا بتاں سے اگے
 جگہ ایہ جو مثل انہاں دے مہمکن ایسے سائے
 انجیل اپنیاں خواہشاں کچھ سوردین دیوانہ
 روز حشر دے ریا کلاں دی قیمت قدر نہ کوئی
 ویسی حکم انہاں نوں اللہ عمل تساوے سائے
 اوسناں کول جاؤ جنہاں کارن ایہ کچھ تسناں کمایا
 انجیل ندری ابوسعید دل ذکر حدیثوں آوے

ایہو حب دے و چہ ہر دم غیراں سے منک تو سے
 ایہو ورد پکایا ہویا تے ایہو دل جوئی
 ہر دم تے توحید ایمان مکمل تھیوے مرد حضور ی
 مَحَضَاتِ اللہ راضی ناواں وہ رب واپیا پاموے
 ایہو محبت ہر دم دل و چہ ایہو ورد چتر سے
 گویا وہ مڑ رب سچے دانش اپنا ہو جاندا
 اسے پیچھے گھول لھوئی اوس اپنی زندگانی
 اوسے کارن لیسن دینا اوسے اتے رہنا
 بیاہ شادی بھی اوسے کارن اوسے نال نہیڑے
 ہو گیا کامل نور ایمانوں سب مرادیں پاوے
 تے جے اس وچہ مکی ہووے تہاں مڑ حال نہ کافی
 ایہ بھی ہے اک شرک نمونہ پیغمبر منبر ماندا
 چھپیا ہویا شرک ریا تہ اللہ کہہ مہم کہ دے
 اس و نام ریا فرماوے رب دا بن پیارا
 پڑھی نماز دیکھ تہ دی جس ایہ بھی ریا ہو تیاوے
 یا انجیل شیریت کیتی اوس بھی شرک کمپا
 اصحاباں دے مجھے اندر کردا ذکر پیارا
 یعنی شرک بیماری ظالم امت انہاں لکھاوے
 رب بنا کے نال محبت مسجدے کرنے لگے
 چھوڑ خدا نوں غیراں کارن کرے پھرن بچارے
 ایہو جے اک شرک جو دسیا سنانوں نبی ربانے
 کسے مثل سے بے سند دی انہاں نہ ملے نہ ہوئی
 ساڑے ہزار نہیں ال انہاں دا انجیل کسے بیچارے
 جنہاں دی خوشنودی کارن بھارتس ایہ چایا
 اک واری اک محفل اندر ذکر و جہاں تہ جہاں

سبھو مل کر آپس اندر ایہو کلام کریندے
 کہندے بڑا فساد ہووے گا جس جم اس نے آونا
 اسے فکر ترود ساڈی ہوش بھلائی ہوئی!
 اچراں رب دی نظر عنایت نبی اللہ آجاون
 سنو میری گل اس نقیں ودھ کے عورت جویر دل بھاپا
 عرض کرن اصحاب تمامی یا حضرت فرماؤ
 فرمایا اوہ شرک خفی ہے یعنی اوہ ریاکاری
 مثلاً کوئی بناؤ کر کے کرے نماز ادائی
 ابن ماجہ تے ترمذی تالے مسند حبل وچالے
 ابو سعید انصاری کہندے پیغمبر سرمدون
 تے اک سبک اکٹھے ہوسن کرے پکار منادی
 کہی جس نے عمل کسے وچہ چھوڑ خدا دے تائیں
 اوس عمل دا بدلہ جا کے اوسے کوئوں منگے
 چھوڑ خدا نوں ہووے کسے نوں راضی کرنا چاہیا
 ابو ہریرہ پیغمبر نقییں سن کر ایہہ سرمدون
 فرمایا پیغمبر سرور رب سچا فرماندا
 جس نے اپنے کم وچہ میرا ہووے شرک بنایا
 مطلب ایہو ہر حالت وچہ اللہ جانر جانے
 اس تعلیم نبی سرور دی ایہہ کجھ اثر دکھایا
 ہر کہ کاج خدا دے کارن کیستہ انماں تمان
 شرکیوں اپنا آپ بچایا ایسا خوف سمانا
 شداد بن اوس روایت کردے دل دارا زباندے
 فرماون میں ریا دکھلاوا چھوٹا شرک پہچاتا
 اک دن عمر فاروق سواہے آئے رستہ جاندے
 وکین اوتھے بیٹھے ہوئے زور دکرے زاری

کی ہو سی حال اوس دم ساڈا کی تھینے نہ پیندے
 تے لوکاں نوں ناحق اوس نے پھر پھر پیا سناونا
 اسے پاروں چپ تمامی موہوں نہ بولے کوئی
 تک کے حال غماندا ساڈا اوس دم ایہ فرماون
 اوس تھیں کراں آگاہ تسانوں ہے ایہ قہر سواہا
 کی اوہ اس تھیں وڈا خطرہ وارنج کر سمجھاؤ
 ہر اک گل دکھلاوے والی تے ایہو ہی یاری
 تان جے دو جاویکھے اوسنوں خوش ہو جاوے بھائی
 جو نکر سیرت نبوی والے کیا روایت والے
 اگلے پچھلے لوک حشر نوں جدوں بلائے جا دن
 کھول سنا سی سبھناں تائیں چٹھی خاص خدا دی!
 غیر شرک بنایا کوئی کہہ دو وچہ اوسائیں
 اللہ پاک شریکوں و امم ب کم اوس دے چنگے
 اوس نے اپنا عمل و بنایا سب وقار ہٹایا
 جیوں حاکم مستدرک اندایہ اذکار لیاوے!
 سب شریکوں میں شرکت تھیں سخت بیزاری پندا
 میں اس نقییں بیزار اوہ اس دا جنوں اوس اپنا یا
 ہر کم وچہ اوسے دا تقویٰ اوہا بہتر آنے
 سب صحاباں عمل اپنے تے سونبارنگ چڑھایا
 اسے حال خیال تخیل اسے طور کلاماں
 جدوں بھی ایسی حالت ہوئی بھل گیا پسنا کھانا
 وچہ زانے پاک نبی دے اس راہ مول نہ جاندے
 اس تھیں اپنا آپ بچانا سب نقییں بہتر جاتا
 معاذ بن جبل صحابی تائیں قبر نبی تے پاندے
 بیچھیا کیوں روئیں سر تیرے کی کجھ ورتی بھاری

قبر مبارک طرف اشارہ کر کے عرض سنانا دے
فرما دن ریا کاری اونے شائبہ شرک بتایا
تے طرح عبادہ تابعی کنوں شہاد لیا دے
پچھیا کیوں توں رونویں اتنا تاں اوں نے فرمایا
عرض کیتی قربان تے تے ہون ما پے میرے
فرمایا میں اپنے پچھے اپنی امت پاروں
عرض کیتی ادہ کیہرا خطرہ تاں حضرت فرما دے
نیر دوبارہ عرض گزاری اے محبوب ربانے
فرمایا شہاد سنو نہیں ایہ گل موئے کافی
ایسیاں چیزاں اگے ناہیں انہاں سیس نوانا
عرض کیتی یا حضرت ایہ بھی ہے کوئی شرک نشانی

اس مدفون مستی دا کہنا الفت نال دھرا ندے
اس ڈر حضرت دل میرے تے اثر اجہا پایا
جانناز اپنی تے بیٹھیاں رورو نیر وگا دے
میں ہک دن پیغمبر تائیں غم دکھ دے دھپ پایا
کیوں اتنے غم فکروں جھکیموں کی آفی سر تیرے
ہک کھوں ہاں ذرا ہر دم پسین نہ کسے دھاروں
شرک تے نہوانش پوشیدہ نفسی مردم آن ستائے
کیا ایہ امت بعد تے اندے کہہ تی شرک دھکاٹے
چن سورج یا بت دی پوجا امت کرے ادائی
ایہ پر عمل نمائش ریا دا بہت ہو سی خصمانا
فرمایا ہاں ایہ بھی اونجیں شک نہ موئے آفی

نتیجہ کلام

ایہ جو کچھ نہیں لکھیا ایتھے نقل کتاب حوالا
ایہ تعلیم محمدی والا نقشہ کچیا سارا
پاک نبی کوں ہر چہو تھیں شرکوں پیادوں یا
بعد اس دے توحید بنی کیوں پتی سمجھائی
اوہ عربی جو اس تھیں پہلے رب دے منکر سارے
سن کر پاک نبی تھیں اوہا ایسے مومن ہوئے
ایسی نال خند دے لئی بھل گئے بت نما نے
یا اللہ اس صدقے میری حل کر مشکل ساری
تیرے باہجہ نہ غیر کسے نوں میں ایہ حال سناندا
یارب صدقے نبی محمد ہو رہی سمجھی مقبولان
اشہد علی نیکارا ما بھی بھریا عیب گناہوں

جیونکر اوسنوں واضح کردا سیرت نبوی والا
جس نوں پڑھیاں سمجھ آجائے تال ہوئے آشکارا
تے کیوں ترودید اوہدی تے پورا زور لگایا
جامل عربی لوکاں دے دل کیوں آن سمائی
چھوڑ خدا نوں ہر شے اگے سیس نوادن ہارے
بناں توحید تے حق پرستیوں کتے نہ مول کھوئے
ہر دم ایہو ورد زبانی اسے مگر دکاٹے
دین دنی دیاں بخش مرادیں تھیں دور نوری
پتہ نہیں ایہ مسئلہ میہ اصل کیوں نہیں ہو جاندا
بخش مراد دے دی ہون دور تمامی سوال
فضل کریں تے موڑ نہ خالی اپنی اس درگاہوں

مسئلہ توحید و ایجابی اصول و ارکان آن

ایہ جو پہلے صفحیاں دے دیں توحید سنائی
جو توحیدوں پھر مخالف غلط خیال جنہاں دے
ایمپریاک محمد سرور عالی شان سو پارے
اوہ تاں اصل توحید ہی لے کے دنیا اوتے آئے
نور ایمان سے کھیں تاں ہی پوری چمک دکھائی
جس نے سنیاں او سے نے ہی فوراً سیس نوا یا
شرک تے بت پرستی آبی ہر گھر عرب و چالے
ہر اک اپنے دعوے اندر کابل پھرے سے پہلے
نال ہی ہمیں مذہب والی گل کوئی نظری آوے

اس وجہ نفی انہاں دی جنہاں اس دی سار نہ کافی
انہنوں سمجھائی ایہ گل راہ پٹھے اوہ جان دے
اس کھیں اوتے کم انہاں سے جتنے کیتے سارے
اوہ اصول طریقے دے اوہ راز بتائے
تاں ہی ساری دنیاں ایہ بات پسندی آئی
تے اقرار توحیدوں کر کے اصل مقصد پایا
بعض اسمانی مذہب دگاڑے پھرے اپنے حالے
ایمپریاک رازوں عالی جیوں کوئی نال پنا
ناں ایمان عقاید دھڑے مٹی تھک دکھائے

تاں ہی ایہ سب کوئی آہے جھلے اصل راہوں !
نام توحید نہ جانے کوئی رو ہوئے درقا ہوں

انہاں اوہ رسم پرانی بتاں دے متوالے
ایہو دین نجات ایہو ہی اسے پچھے ڈھوئی
تے جدی محمد سرور راز توحید بتایا
بت پرستی جن پرستی سورج چن ستارے
ایہ سب شرک کفر دیاں کھاں مذہبوں ختم کر گیاں
کیوں جے اس دے اوتے ایسی آدمیت ہی ساری
زندگی دپہ جیں حاصل ہو یا تاہیں نور ایمانوں
جے روشنائی ہووے ایمانوں بنے تداں زندگانی
ہن میں تینوں دساں ہے کی اوہ ایمان خزانہ
اوہ ہے ک نہادے اوتے ٹھیک یقین ہونا ہے

انہاں اگے سیس نور ہر ویلے ہر حالے
اسے نال محبت دل دی اس بن ہو نہ کوئی
وہم خیال نکم سب دا فوراً دلوں مٹایا
حور فرشتے آدمیاں دی پوجا کر دے سارے
وحدت والا سبق پڑھا کے کردیاں روشنائیاں
دنیا دی سب زندگی آبی اسے نال سنواری
اوسنوں سار کی زندگی والی اوہ محروم جہانوں
نہیں تاں محض تشبیہ سارا تے وڈی حیرانی
کیتھوں ایہ کچھ حاصل ہووے جس واسطہ زمانہ
بہن ہر حق اوہ نہ نہر تہاں دلوں نہ دل بھڑے

سن لے میں کھیں ایہ بن سب کچھ فضل کرے رب باری
پتہ لگے اوہ ہے کی جس دی ایہ کچھ دنیا ساری

دلائل برہنی ایزد متعال

دنیاں وجہ سے تھکے جانویں دولت مال خزانے
کے خوشیاں سے وجوں ہر دن سے بیکری پوری
کئی قہاں دے غلوں منہوں میں خیال او پیہرے
کچھ نہیں فائدہ نفع نہ کوئی نہ کچھ حاصل ہونا
بن عرفانوں ایہ سب تھکے لکھے کسے نہ آون
نہ جہاں غلوں ایسے قانون نعمت حاصل ہوئی
پر ایہ منزل بڑی دور دی نہ سے کیاں واسلے
جہ تک اس دالطف نہ حاصل سو نہ کچھ زندگانی
اس پاروں میں سب تھیں پہنیں ایہ تھیں ضروری
فیرس دی توحید اوتے ہی ٹھیک تھیں ہو جائے
دنیا تے پیغمبر جتنے بھیجے اللہ باری
پراہناں نے صرف ایہی دسیا لوکاں تائیں
ہو رولیل تے بات نہ دی ناں ایہ حاجت ہوئی
دیہنہ چن تاریاں دی ہی پوجا جانویں اوس زمانے
نالے ایہ پیغمبر سمجھ اپنیاں توہاں والے
تے جد نبی محمد سرور دنیاں اوتے آئے
وگٹ انسان ایہ توہاں اپنی دل نہیں بنیام شانہ سے
گویا سب دنیا دی بہتری متھا انہاں دے آئی
یعنی اکثر لوکی ایسے آن ملے اس تھانویں
قدرت نوں بھی اس حالت وجہ ایہ منظوری آہی
جیہرے اپنے عقیدوں نگروں دانش سوچ و چاروں
تاں ہی پاک نبی نوں ایہ بھی ہو یا خاص اشارا
جناں دیں نبوت گواہوں مذت شرف نہ کوئی

ہر اک طرح آرام آسائش تے پراسن سکائے
نعمت پاروں کی نہ کوئی دانش عقل شعوری
میں تحقیقوں تے تدقیقوں کھولے راز ہیرے
جہ تک نہیں عرفان حقیقی محض عمر دا رونا
ایہ تاں انجیں دو جگہ سد سے فکر اندیشہ لادن
فیرا نہاں نوں اوس لذت دالطف نہ رہ گیا کوئی
دوجے اپنے وہاں اندر پھر دے رہن بے حالے
کی ہو یا جے دنیا لہجی پر ایہ نری حیرانی
ہے موجود خدا دی ہستی جس دی طاقت پوری
تاں دنیاں دی لذت والا مزہ بندے نوں آوے
سمجھناں ایہو سبق پڑھایا اتوں لائی یاری
بک اللہ دی ذات مقدس اوہ مالک سائیں
اسے نوں ہی پیا دہرایا اسے دی دل جوئی
پر ایہ کچھ الحاد وغیرہ کوئی انسان نہ جانے
انسان نوں پیغام رسانے دسن سدا سو کھالے
سب تھیں آخر ایہو آئے سچ پیغام لیائے
یہ تاں سب دنیاں تے مہر سمجھناں دا غم کھائے
جس تھیں ہو رک ہوئی ضرورت تفسیر نبوت پانی
جیہرے عقل تے دانش پاروں بن سے مد سچانویں
ایسے بندے ہونے چاہئے کرن جو دور کوتاہی
سرشے دیاں دیدیں چاہوں انکاروں اقراروں
دیہو دلیل ثبوت ہر شے دا ہووے شداں تارا
نہ ہی کچھن دسن دایاں اس وجہ کچھ دل جوئی

پہلے نبی تے کھرا اپنے وجہ راہبر ہو کے آئے
 اوتھے انہاں دلیلاں سندی حاجت آہی نہ کافی
 سرور حاکم سب تو ماں کیا سب دنیا ول آئے
 اس وجہ و خوب اتے دلیلاں حاجت آہی پوری
 نالے اگول لوکی ایسے شامل ہونے والے
 کسے دعوے دی مدت تک ناہیں ملے دل اہانوں
 پیغمبر نے عقل انسانی ساری جاچی تولی
 ہر اک حالت بابت حضرت واضح کہ سمجھایا
 پھر سبھناں دی ولی قسلی تے تسکین کمرانی

یاد چھ خاص قبیلے اپنے اپنے پیغام سنانے
 جو سنیاں جو اکہ سنایا کیتی دور سیاہی
 سبھناں نول انعام الہیوں جسے سچ دانا
 ہر اک سندی تھنے قسلی تاں دور موصے دوری
 جہناں دا نظریہ ایہو دائم اسے نالے
 مدت تک نہیں قسلی ہونی پانا شرف ایمانوں
 تے مرادوس دے ہر شعبے دی کلی تمامی کھولی
 کافر مشرک ملحد دہریہ سبھناں نول فرمایا
 تے اس کارن ہر اک علموں کردتی روشنائی

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ دروں سے کھل نہ سکا
 وہ راز اوس کئی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

جو جو کسے سوال ستایا یا کوئی مسئلہ آندا
 شک شکوک نہ رہ جائے کوئی ٹھیک قسلی ہوئے
 تاں اوہ فضل الہی پاروں نور ایمانوں پاندا
 ایہ سب نبی محمد سرور فضلوں کبر دکھلایا
 تے توحید الہی والا مسئلہ ایتھے آوے
 پہلاں تے ایہ لوکی آئے منکر ذات الہیوں
 مدت تک ایہ نہ فیصلہ ہووے ٹھیک یقین ہو جاوے
 اس تھیں اوس دی ہستی سندا آیا اقرار ضروری
 اوس ویلے کیا بن بھی لوکی اس تے بحث کرنیہ
 ہر اک جگہ اسے دے اتے جھڑا رہندا جاری
 اس گل دے تعینے کارن رب دا نبی پیارا
 اس مسئلے واسطے تھیں پہلے ایہ حل نظری آوے
 دنیاں دے وجہ جتنیاں تو ماں پہلے لہ سندھیاں

سبھناں بابت درام ٹھیک پیا سمجھاندا
 جس دے پاروں دی سیاہی اللہ مالک ہووے
 تے انعام حقیقی والا مسئلہ حل ہو جاندا
 علت تے معلول دا نقشہ اکھیں آن دکھایا
 نالے نمانس وجود دے تے بحث ہر اک پھر جاوے
 ایہ اقرار ضروری آیا انہاں دا ہر راہوں
 کون توحید اوہدی دے اتے فیر ایمان لیاوے
 اسے دی مراد کوشش آہی پاک نبی نول پوری
 ہستی ذات خداوند والی ہرگز نہیں منیندے
 ہر کوئی ایہو دانش سمجھے ایہو کار گذاری
 محض آسان دلائل پاروں راز کرے آشکارا
 ہر کوئی بندہ ذات خدا دا قائل ہی دنیاوے
 کیا متمدن تے کیا جاہل دشتی طرز سودا بیاں

سجود کے نہ کئے یہاں سے رب نے ہی اقرار کیا
جس نون ویکو بس دم ویکو جس حالے جس چاہے
ابو کہ اقرار ہی دے سے کہ کوئی مستی عالی
تو تو پیغمبر سب تائیں اس طرح فرما دے

سبحو قائل اس گل سند سے نال سے سے یاری
سبحناں سے دل ازلی ابدی اس سے تھے حوالے
جس دے سے منے باہجہ نہ کوئی دے سے بات سکھالی
جیوں سمیت دوم و حوالے وحی پیغام لیا دے

فَقَسَمُ وَجْهَكَ لِلدَّيْنِ حَنِيفًا فَنُفِرَتِ اللَّهُ الْيَقِي فُطْرَ

نور قادر نہ پنے نون وسطے دین دے سب مرفور بھیر کے یہ طرت اشر دی نہ نطرت ہے
مَنَاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكُمُ الدَّيْنُ

یہ کہتے کہ نہ وہاں اور دے سے نہیں تبدیلی اشر دی خلقت وہاں ایہ ہی
الْقِيَمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (سورہ روم - ۴)

دین سیدھا تے ٹھیک ہے نہ بھیر ہے لوک نہیں جان دے۔

مسجد مرفور منہ پھیر کے اپنا لیا دل دین پیار سے
یعنی اس دے اوتے رب نے سب مخلوق بنائی
ایہ ٹھیک تے سدا رستہ نہیں اس وجہ ڈنگ کوئی
جہاں لوکاں اس راہ اوتے اپنا قدم اٹھایا
کیوں ہے ایہ اصل حقیقت تے ایہو انسانی

ایہ ہے اور پیدائش رب دی جس تے کوئی سلسلے
جس وجہ نہیں تبدیلی کوئی نہ ایسی بن آئی
پر لوکاں نون مجھ نہ اس دی قسمت مسند دی ہوئی
انہاں تے رب راضی انہاں اپنا مقصد پایا
اسے یاروں حاصل کھیند سب عرفان ربانی

كُلُّ مَوْلُوذٍ يُؤَلِّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ (صحیح بخاری کتاب الايمان)

ہر اک بچہ طرت تے ہی پیدا ہونڈے

سیرت نبوی والا لیا دے کہے امام بخاری
برک بچہ طرت اوتے رب پیدا فرما دے
تاسے روزا زل تھیں ایہو قول اقرار ہو یا ہے
بن ایہ بات اساڈے رگ رگ انج سمائی ہوئی
کے دے کے چیلے بھی مڑا یہ ظاہر ہو کے آدے
رب دی پاک کلام سے نون واضح کر سمجھ ندی

پیغمبر فرما دے جیونکر نال ربے دی یاری
کیوں ہے ایہو اصل حقیقت فرق نہ اس وجہ آدے
اکو اللہ باہجہ شریکوں تے سچ نیاں جاسے
سے انکار ہو یاں بھی مڑا یہ دس دیندی رنگ کوئی
واحدانیت والا جلوہ روشن کر دکھلا دے
روزا زل جیوں ہو یا وعدہ او سنوں فیروز اندی

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

تے جس دیلے پکڑا (دیا) رب تیرے نے بنی آدم تھیں خدا دین پیغمبر تھیں اور

وَأَشْهَدُهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا (اعراف: ۲۲)

انہاں دی نوں تے گواہ بنایا انہاں نوں اوپر جان انہاں دے کیا نہیں ہاں میں بتاؤ آگیا انہاں نے ہاں اسیں گواہ ۲۰

انہاں نوں ہی اس دے اوئے شاہد لیستہ عالی
سبھناں کہیا میں رب توں ہی سچا مالک سائیں
توں اللہ اسیں بندے تیرے دل دی مال صفائی
بھل گیا قول اقرار ازل دا ہور پاسے دل لایا
کیتا یاد نہ رہندا اوسسوں غلط خیال پکاندا
حاروں دودھ کے کرے کھاناں تے بھل جاندا پیراں
بات نہ بن سر آوے کوئی موقعے اوتے گہرا
تاں مڑ نہی ضرور بھلی بات دودھرائی

روز ازل جد پٹھ آدم نقیہ پھڑکی اولاد تھامی
پچھیا کیا میں رب تساں دا دسویاں یا ناہیں
ایہ جی کہیا گواہ ہاں اس تے اس دے شک نہ کافی
پر انسان اس دنیا اوتے جس دم اسوں آیا
ایہ فطرت انسانی اندر ازلوں پایا جساںدا
اک تے اوسسوں ایہ مجبور کی بل بہندا وچہ غیر
تاں ہی تھاں لوں تھاں لوں یہ مڑ کھو کر کھاندا پھر دا
ایہود جہ خدا دا اوسسوں خیال نہ رہ گیا کافی

إِنِّي أَلْقَيْتُكَ فَلَا تَكْفُرْ بَلَدًا بَلَدًا (ابراہیم: ۲)

اسے نوکو کیا وجہ اللہ دے شک سے جس نے پیدا کیا آسمانوں تے زمین نوں

من بھی ہے تجھ شک خدا وچہ رہ گیا آن تہاں نوں
نالے اوس زمین بنائی کون ہے اوس دا ثانی
بندیاں دا اودہ وعدہ سانا بندیاں نوں سمجھاوے

پچھے بنی محمد لوکو دسویاں آسمانوں
اوہ اللہ جس پیدا کیتے ایہہ آسمان نورانی
انہیں ہور اک تھانوں ایہو ذکر دھرایا جاوے

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ ۝ أَمْ

کیا وہ کیا پیدا کیتے گئے نے کسے شے دے بغیر یا آپ ی وہ پیدا کرنے والے

خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ ۝ (سورہ طور: ۲)

کیا آسمان نے ہی پیدا کیتا آسمانوں تے زمین نوں (ایہ کوئی بات ہی نہیں) نہاں تے یقین ہی نہیں

یا خود آپوں خالق بن گئے اوہا درجہ پاسے
غور کر وایہ بات نہ کافی تاں کجھ اس دا پایا
تاں ہی ایسیاں گناں کدے جھڑکے ردایا پائی

نہی فرماوے کیا ایہ لوکی آپ پیدا ہو آئے
غیر پچھ کرپا انہاں نے ہی زمین آسمان بنایا
بات ایہو کجھ حق دے اوتے انہاں یقین نہ کافی

تفسیر کی مرطالپ آیہ شریفہ

جیہڑا اپنے عقل و ماعوں و داناں جاوے

سب دنیا تے انہاں اس وجہ نہتر اندر آوے

ہے موجود ایہ دنیا اوتے اس وچہ شک نہ کافی
دسواہ عرو آپ بن آیا یا اوس آپ بنایا
دوڑیں کٹاں غلط تے ناں ایہ خیال چاہے اُون
جنان دسے دل ایہ گل و صفائی ازل خیال سہا
موٹی نظر سہہ و یکدییاں ایہ کبھی غلط تمام سہا
ایہ ومانا کانا ہارا ازلوں ہوندا آوے
اسروں باجوہ پیدائش کوئی سہہ ایہ بات اوکھیری

نالے و ہرا و جو دھن دسے جیوں صاحب چاہیا
پہلے کل نہ منی جاوے حدود اندر نہ لایا
کوئی شے آپے آپ نہیں بن دتیاں یہ رنگ و رنگ
نرمادہ جد ہون اکٹھے تد ہوندا ایہ بانا
مں دا بھی کوئی باقی موسیٰ کدین آوے آپے
گن فیکوٹ دا منظر سارا اپنا جوہر و کھنڈے
جو چاہے اوہ آپ کچھوے کی گل میری تیری

مرطال لب معانی دیگر

طرح طرح دی دنیا و تے رنگارنگ زمانا
عجب ادا زمین و کھاوے سبزہ زار بہاراں
سورج چن درخت سمندر ہو پہاڑا و چیرے
علمت تے معلول دا لکھنا نالے ہیرا پھیری
فیر قانون تے تانے اس تے فیر اس کی پابندی
سبکناں دی ترتیب برابر تے ترکیب تمام
سے تھیں سکھدا تے اوسنور عجب خیال نہ اسے
رج جو کم انسان کریندا جو جو جو ہر و کھاندا
اسے تھیں ایہ تہا ہے کوئی رب کی ذات گرامی
چہیت نیلے سمان دسے ہینڈاں فرش زمین و چہیا
تھوڑی جی تبدیلی پاروں دن و رات ہو جانا
بن اوس تے نہ زمین نہ سماں فلک چن سورج تارے
باجوہ و سیوری باجوہ و سیوری ہے اک رب تدا ہے
ہر حالت و عہد اوہ مالک اوسے دی سب شاہی

تے اسمان ایہ تاریاں بھر یار و لوق و اسمیا
قہال قسمی بوٹے اوتے کھڑیاں سنے گلزاراں
تے کئی لکھاں زندہ چیزاں تے بیجان تیرے
فیر ایہ بند و بست بہانی اس تھیں رت و ڈیری
انجیں ہی انسان دسے اندر ہر شے بنگی مندی
انجیں موت حیات دا اس تے پایا بوجھ گرامی
جس تھیں اوس دکھا تے اپنے سچکم حیرت و اسے
حیرت اوتے حیرت آوے عقل فکر کل جاندا
جس نے ایہ سب جوڑے جوڑے دھن اندر نامی
طرح طرح دسے بوٹے اس کے سبزہ زار بنایا
معلم ہووے ہے کوئی خالق جس دا ایہ سمیانا
نال ایہ رت دہاڑ ہو جاوے نال ایہ لکھے سارے
اوسے دا ایہ جلوہ سارا شان اوسے دا اعلیٰ
کارخانہ ایہ اوس دا سارا اوہا ذات الہی

إِنَّ فِي مَخْلِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاختلافِ النُّجُومِ
ہے خلک وچ پیدائش اسمان تے زمین تے بدلنے

و النّھاسِ لآیتِ رَاولی الالبابِ ۵ (آل عمران - ۲۰)

مات تے دن دے نشانیاں ۰ میں واسطے عقل منداں دے

زمین آسمان دا پیدا ہونا تے دن رات دا اچھانا	دعوت اندامیری دن روشنائی تہا ایہ کجھ سمیان
دینہ چن دی روشنائی نالے چال مقررہ ساری	باقاعدہ اوہ ظاہر ہونا سو مہنی ادا پیاری
اسے وانگوں ڈبنا اوس دا کرنا سخت اندھیرا	جس نقیص جاسپہ سب کجھ کردا ایہ کم اللہ میرا
دینہ چن رات دھاڑ وغیرہ ہور زمین آسماناں	باہجہ خدا دوسرے ہور نہ کوئی جس ایہ کم نبھانا

نہ جنت ایلینہ ایل و النّھاسِ و الشمس و القمر (نقذت - ۵)

تے اوس دیاں نشانیاں نقیص رات تے دن تے سورج تے جاند میں

رات دھاڑ تے دینہ چن سبھو میں نشان ربانے	جس نقیص ظاہر ہووے ایہ بھرا ہند دوسرے سمیان
اوس بن ہور نہ لینا کوئی جو ایہ کم نبھاوے	اوسے نوں وڈیاں ساری جیہڑا ہر دوسرے لگاٹے

تشریح و تفسیر

زمین آسمان دا پیدا ہونا مات تے دن دا آنا
 خورشید چاند سورج دھڑلہ لڑکی میر کر بندہ
 نالے مال تبارت سے کہے لہجہ بازیں جاوون
 ایہو پانی جس دے اوتے بھرے جہاز گرامی
 آزادانہ دوڑیل پھر دوسرے غم دکھ درد نہ کوئی
 دین تال اوہ سے بھارتا تال آزادی جاوون
 ہور بھی ایسی چیز ہے ال وہی سٹ اڑٹے کوئی
 تے ایہ دوسرے پھر تے انجہ دی جو تکرپیل پتہ پانی
 ایہو سمندر انہاں وچوں پانی بھاپ میں آوے
 پراہے طینہ اوسے تھاں و تے لڑے جنہیں جانیں
 اسے طور ہوا دے زوروں بدل دوڑی پھر دے
 غور کر کے انسان جے اس دھڑلے کجھ قیاس چاہے
 معلوم ہووے اللہ باہوں ہور نہ طاقت کافی

ایہ کم کوئی نہ تہہ دن ورا سورج فدا انسانا
 اک ٹکوں سے دوسرے لڑکیں زنجیر پتہ پانی بندہ
 سبھ فکران آزادانہ دھڑلے پور سے طور پتہ پانی
 بہن تال سے دھڑلے میں پیزال جاسپہ پتہ تمام
 زانہاں دے ڈن وانی سے شہر بلدی ہونی
 نو پانی تے سبھ دوسرے تکرپیل ڈسب آون
 وہ بھی ڈسب فورا اوتے ایہ کجھ منی ہونی
 ایہ سب قدرت کارگر دی ہور نہ لیکھا جانی
 دے جاسکے بدل میں کہے چہرہ ہا بہنہ برساوے
 پیدوار ہر شے دی ہور سے تکرپیل کر کے رب سائی
 قدرت داپنہ جلوہ رکھن انجیں اوسے گردے
 پتہ پتہ ایہ کس دی برکت کجھ ہرا ہور دکھاوے
 اسے دیوں ایہ کھینڈاں بھرا دوسرے رونق نانی

زیر آسمان تھے راست دناں دی ہر دم ہیرا پھیری
 ان تھیں بھارت کے کچھ جڑے جو ہیں آسمانی
 یوں وہی قدرت کو ۲۱ ایسے شاہنشاہان
 ہر ذرے کی پیمانی پر تھیو سہارے کی نریت پیاری
 بالقان خزانہ اویں سے بڑا آسمان مسدود
 جتنے کہیں ادا کی تھے سب مقول سمجھا تھے

تے یانی تہ ترین ہزاروں ایو چول مہری !
 او تھوں فیہ ضرورت کارن پیہ برسیندا پانی
 ایو ایوان مہم ایو ہی ایو قیدہ سارا
 ہر قدر فیہ ہے دار دشمن فیہ اوستہ و ہری
 ہر ایک سہرہ دار فیہ کر کے خوب غریب سمجھاؤ
 و قیدہ ایو بھی سہرے سارے و کچھن اندر سہرے

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَكِ وَالْأَنْجَامِ وَالْمُتَنَبِّئِينَ أَيْضًا

تہ وہ چیز جو تیری اللہ نے آسمان میں اپنی تقیہ نبردوار کیستہ نال دس پانی سے زمین فور
 مونیہ و بیک فیومہا من میں کائنات و انصاری بیت الیومہ و انصاریہ
 پھر ہر دے سے تہ ہمیدے وجہ دے سترقم دے چورپائے تے ادر در تہے مود دے
 انصاریہ بین انصاریہ و انصاریہ انصاریہ انصاریہ (بقہ ۲۰)
 تہ بدین دے جہر سے گے مودے نہ کم اپنے وجہ آسمان دے تے زمین سے بیشک یہ نشانیں ہیں دے تو مود دے

بیتے بھی رہے، قدرت اپنی بلا ہر کس پر نہ دے
 مات وصال دی تیرا پتھر کی کدے اندھیرا جان
 ترن جہیز مندراں اوتے لوگ نفع اٹھانے
 نہال نہیں خشک نہیں تھے پانی وادیاں
 گویا مرد زہر تھی می زندہ کر دیا
 سر جھڑک دے اس سے اور تھوڑا سا
 غیر تو پانی اس سے قدرت عجیب دلی
 یہ سب مال دی قدرت اپنی اس سے جو ہر دلوں
 سمجھتے دانش والے لوگ سے تھوڑا سا

زمین آسمان و ابدیہ ہر شانوں پر رنگ تھا وہ
 کدی کسی کدی نہ کدی نہ کدی وہیں تھے پائے
 ایک ملکوں سے دوستانہ کیوں آپس میں
 چہر زدن پائے ہر ایک دوسرے کے لئے
 ہر ایک سبزی پیدا ہوئی جس پر ہوا تھی پانی
 جنہاں ایک زیل سے پائے ہر ایک کوئی شے تھی
 جس تھیں ہر پیر ہر دوسرے پر تھی شہنشاہی
 اوستے اپنے عہد سے پائے ہر شے ہر شے
 اسے پائوں نال خدا سے اپنے ہر دے ہر دے

ایہو منظر ذات ربانی غور کرے جیکو فی
ذات ربانی اسے پاروں سر تھاں نظر آئے

دور ہووے کمرای ساری ہو جائے دل جوئی
پر اک شرط ایمان ضروری مسئلہ حل ہو جائے

إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّذِي عِلْمٍ ۚ وَفِي مَخْلُوقَاتِهِ

بے شک وہ آسمان دے تے زمین دے نشانیاں ہن واسطے مومن دے تے وہ پیدائش تہوں دے
وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ أَلَيْسَ لِقَوْمِهِ يُوقِنُونَ ۚ (جاثیہ ۱۰)

تے جبرے پھلائے نے چلنے والے نشانیاں ہن واسطے قوم دے جبرے یقین دکھ دیئے

سورت جاثیہ دے وجہ دیکھو رب سچا فرماندا
فرما دے وجہ اس دے بھی ایہن کارن مومن بھایاں
انجیں وجہ پیدائش تہوں تے سمجھو چو پائے
ہر شے زمین آسمان تے جو کچھ انہاں وجہ دیوے
پر قدرت دی کاریگریوں ایہ گل ظاہر آوے

زمین آسمان بنادن پاروں قدرت آپ دکھاندا
میریاں خاص نشانیاں ظاہر دیکھن اندر آئیاں
مومن کارن اس دے وجہ بھی سب دلائل آئے
قدرت کابل رب سچے دی جے کوئی غور کچھوے
رب دی ذات مبارک عالی جہود پئی دکھ دے

ایسی بات تعجب والی اک ہی زمین نرالی
جس تھیں ہر شے اگدی دے رنگ خمیب کمالی

اکو پانی بڑے پاروں ہر دے پئی سیرابی
نہ دیکھو ضرب رنگ برنگی دکھو دکھ تماہی
سبہ خاصیت دے وجہ دھرتے کون اندازہ لاوے
ایہ رنگ دیکھو ابدے وجہ ہر کوئی شک لیو جو آئے

اکو ادا ہوا ساہ لیوے کردے در خسرابی
ذائقے بوسب آپا اپنے قدرت ذات گرامی
ایدوں بھی اوہ ظاہر کچھوے شک تمام گنواوے
مڑاوس دی کوئی حالت ناہیں اوہ بے دین نہانے

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ ۚ

تے اوہ ادا ہی ذات ہے جس نے آسمان تھیں پانی پھر کھائی آسمان ناں مے دے اوتگے والی سر چیز
فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا ۚ وَمِنْ

فیر نکال آسمان اس تھیں سبزی نکالے آسمان اس تھیں پٹے جڑے مے دانے تے
النَّخِيلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَ

کھجور تھیں اس دے ٹہنے تھیں گے جڑے مے دانے باغ انجور تھیں
الرَّيْسُونَ وَالزُّمَانُ مِنْ غَيْرِ مِثْلَيْهِ ۚ أَنْزَلْنَاهُ

تے زیتون تھیں تے انان تھیں پٹے جڑے تے دکھو دھرتے دیکھو تھیں

ثَمَرُهُ إِذَا أَثْمَرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رِجَالُهُ لِلْيَقِينِ (۵۰)

اس دسویں کی بات جس دینے پہلے لیا دے تے یکے بے شک دیہ اس دسے دیہوں میں واسطے قوم دے جو یقین رکھدی تے

ترجمہ و تفسیر

اود اللہ اسمائیں تھیں جو پانی آپ اتارے
جاں اود پورے قد تے آئی سٹے اوس نکالے
جس جس قسموں پودا کوئی جسے قسموں والے
فیر کھجور ویں گا بھیاں وچوں پچھے آ لگائے
رب سچا ایہ قدرت والے سامنے حال دھراندا
انواراں دے باغ نکالے تے زیتون اناراں
انماں دسے بھی اپنے فائقے اپنے لطف سواہنے
بندہ بریاں سوچیاں کردا بوسٹے عجب لگا دے
جہ تک اس دی رحمت والا فستے آن نہ پانی
سے بوٹے تے پھل انماں دے اکو شکل دسیون
انجیں اود بھی پھل جنہاں دیاں شکلاں دکھ بنائیاں
ایہ بھی قدرت داک جلوہ دے نوں ایہ بھادے
موسن دیکھ نظار ایسا اولوں سیس نواون
انماں نظریاں دے وچ بھوراز توحید الہی
جنس نوں ایہ نور نہ حاصل تے خالی عرفا لعل
اود تاں از لعل ایسے آئے اسے مگر دکائے
ایہ قرآن مبارک رب دی سچ کلام پیاری
سو کھیاں تے آسان دلیلاں اس وچ پیاں بتایاں
تہل جے بھلے ہوئے ہو کی راہ سدھے آجاون

جس تھیں فیرا گاتی ہر شے جو کچھ ایس دوارے
اس وچ جڑے ہوئے سبھ والے سوچنے خوبیاں والے
اود ہا فائقہ سوا داتاں والا انجیں ہی من بھانے
انہاں دیکھی اود ہا فائقہ سوہنا لطف دکھائے
دسے کیوں ساڈے فضلوں ایہ کچھ رنگ ہو جاندا
طیریاں خلدیاں شکلاں سبھوسن عجب بہاراں
واہ واہ قادر قدرت والا اود ہا اس دیاں جانے
کوڑیاں کرے تے پانی دیوے کھاؤ خوراک پونچائے
تاں انجہ بوٹے سبز نہ انہاں ایہ کچھ رنگ بچھانی
کھسے ہوئے اک رنگ دکھ دن تک لوکی جیون
پر جس دم پک جان تمامی وسن رنگ صفایاں
کی بندے دی طاقت کی اود ایسے جو ہر دکھاوے
ایہ قومیں ہی سب ظاہر تھیں دے سب کچھ ایتھوں پاون
پر ایہ حاصل انہاں جنہاں ایہ کچھ درجہ آہی
سے دلیلاں دیوڑا بھی کچھ نہ بلے انہاں نوں
رب دسے ماحول منکر ہوئے دو جگ مار دنجائے
جو بندیاں دی بہتری کارن رب نے آپ تاسی
بندیاں دی بھلیائی کارن واضح کرد سبھائیاں !
منشی ذات الہی پارون راز حقیقی پاون

پر تقدیراں دے ایہ لیکھے ایہ سب اودا جانے
جیوں کر صورت روم دچالے ایہ سب تھئے آنے

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ مَخْلَقَ أَقْرَبِينَ نَارِيبًا تَنْزِيلًا أَنْ تَقْرَأَ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

تے اس میں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ مَخْلَقَ لَكُمْ هُنَّ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَقْرَأَ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
جَعَلَ بَيْنَكُمْ هُوَ وَرَبُّكُمْ وَرَبُّكُمْ ذَلِكُمْ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

تے کہتے ہیں کہ وہ ہے یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
يَتَفَكَّرُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ مَخْلَقَ الْمَسْكُونَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْفُسِ

جو سوچ رہے ہیں اس میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
الْيُسْتَفْتَى وَالْوَيْلُ لَكُمْ أَنْ تَقْرَأَ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَمِنْ آيَاتِهِ

بولیں تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
مَخْلَقَ بَالِغِينَ وَنَذِيرًا تَنْزِيلًا أَنْ تَقْرَأَ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
لَا يَتَذَكَّرُ لَكُمْ لَيْسَ دُونَهُ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمْ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ

نشان دے رہے ہیں تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ حَرًّا مَوْتًا وَأَنْفُسَكُمْ

کدی دے رہے ہیں تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
رَفِي ذَرِيَّتِكُمْ لَيْسَ دُونَهُ تَعْقِلُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ

تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَالْأَنْفُسُ بِمَا يَصْرِفُهُ (روم: ۳)

تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔

ایہ آیتیں جو اوستہ لکھیاں رہیں سچا فرما دے۔
پہلاں ایہ فرمایا ہے اس میں یہ انسان بنایا
فرامست بن آدم ضرورت کر دیکھو پتے ہمارے
ایوی نہیں سور نشانیں رہیں سچا دیکھو ماندا
تار سے گندرن زندگی سے جان میں سلامت پاروں

ایہ آیتیں جو اوستہ لکھیاں رہیں سچا فرما دے۔
تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
نشان دے رہے ہیں تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔
نشان دے رہے ہیں تے میں ہیں نشان ہیں یہ جہ پر ایک سا نزلوں میں ہیں یہ سب سے پہلے آدمی سے پہلے نازل ہوئے۔

تیرا لکٹ اشارہ کافی دیر نہ لگے کافی
زمیناں تے آسمان بنا کے اوہ کچھ شان دکھایا
خیزیں تے مینہ برسا کے نصباں عام اوکائیاں
انہاں تے مڑ جوڑے جوڑے الفت دانی پا کے
نہ رشتے سے سک ہوون پئے کرن پار ہزاراں
سب دنیا جمل باند کی جاں یہ آپس وچہ مل بہندے
بنان جائے تے جائے ایہ اس وچہ فرق نہ آوے
ماں پیر بہیناں بھائی بھانویں لکھاں پیار دکھاوون
نبی ولی تے مور مجاہد سبھو ایس میدا نے
ایہ سب جوہر قدرت والے تے اوے دے کاے
برک قندوں جوہر اس دے دے دست سر جانی

ہو جاوے ہر چیز مکمل جاں تدھ نیل مویا نی
جس ڈٹھاوس حیرت پاوون فوراً سیس نوایا
تے مڑ تلوقات بنا کے وسیاں ہور غائیاں
جس نقیصہ لطف حیا تی والا حجب دکھایا آ کے
پر جوہر شتر جوڑے والا اس وچہ وکھ بہاراں
سے وکھ تنہاں بھانگن مرابھی اچا سخن نہ کہندے
بلکہ ودھ کے الفت قیوے کی گل آکھیں تباوے
پر اس دی ہل ساعت اتے سبھو وارے جوادون
جس دم آئے سخن نہ کیستا ہو گئے اسے بھانے
ایہ رنگ ویکھ خلاف اوہ کے بن کون کوئی دم مارے
خیر جو اس دے منکر ہوون اوہ نامل سودا نی

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ

وہ ذات جس نے اچھا کیستا ہر چیز پیدا کیستا
وہ ذات جس نے ترویج کیتی پیدائش انسان دی
طَبِئًا ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۚ ثُمَّ سَوَّاهُ
مِنْ قَبْلِ نَازِلٍ ۚ سَلَسَلَهُ نَسْلًا ۚ سَدَى ۚ نَوْرًا ۚ بَاقِي ۚ نَقِيبٌ ۚ كَيْتٌ ۚ دَسْنٌ ۚ
وَقَفَّحَ رَيْبَهُ مِنْ شَرُّوحِهِ ۚ وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
تے جوہر رجب دے پے رجب دے پے بنایا دے تھانے کتار نور تے
وَالْأَفْئِدَةَ ۚ وَقَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۚ (سورہ ۱)

اکھاں نور تے دل نور بہت تھوڑا ہے جو تیں شکر کر دے ہو۔

میرے رب دے سب تم سے پہلے جوہر تے کیتے
بندے دی یہ شکل تے صورت ہو رہا وٹ سار کی
اس وچہ کوئی نقص نہ جا پے نہ کہے اکھ نہ نایا
خداوند پیدائش اس دے من قیص ہی ہوئی
وہ منی بدندوں تھوڑے کتے شہ نہ آوے
وہ منی نور پیر شہر انہاں ہوئی

صورت بیماری چیرے پھارے یا اود مڑ کے بیٹے
وہ واد سوہنی ویکو دیاں ہی دل نور نگہ نہ پیدائی
نان ہی وہم گمان مخالفت لیکھا کسے اکھایا
مٹی نقیصہ ہی سب کچھ بنیاں عذر کرے جے کوئی
سرنوئی او سنوں انجیں جانے کیوں باہر دکھائے
اس نقیصہ بھی گھٹ گندہ پانی ۚ یکھے بنوں نہ کوئی

دس قہیں یہ کچھ تسکین بتائی صورت اتنے صدفانی
سننے تکنے سوچنے کارن ایہ سامان بنائے
رب فراوانے مرطبتی بندے شکر گزار نہ مولے
اسے طور ایہ مردہ دھرتی جس دم دیکھی جاوے
پر اللہ نے اس دے اندر جو جو بھرے خزانے
ہر اک اوس دے عضووں جزووں خبر انہوں سمجھ ہوئی
ہر علموں ہر دانش فکر دہر اک سوچ وچاروں
زندگی دے سب راز بتاتے اندرونی بیرونی
ہر مسئلے نوں سمجھے سوچے پائے پیا ٹکمانے
ہر اک گلوں قدر رسیا وچہ دماغ نہ آئی

نہں اھیں دل دے کے سو سزیاں بخشی عشق و وفا
تال ہی ہر شے اوتے اوسنوں درجہ دتا جائے
جسے ہو ان تال وہ بھی قہورے ہیں ایہ مرتبہ
انجیں جا پے جویں نیکاری کم کسے نہ آوے
غور کیستہ تال پالیا سب کچھ آخر اس انسانے
انجیں وچہ وجود بندے سے کمی نہ رہ گئی کوئی
بخشش رب سچے فرمائی واقف سب امراوں
ذہنی اتے دماغی حصوں طاقت بخشی چوٹی
قدرت تیکن پہنچ پیا تے ہور سے گلاں جانے
یعنی نال خدا دے اس نے دلوں نہ مول لگائی

وَرَفِی الْأَرْضِ حِیْثُ أَلِیْتُ رَأْسُ قَتَنِیْسٍ ۝ وَرَفِی الْأَنْفِیْسِ كَمْ أَفْلا تُبْصِرُونَ ۝ (ذاریات: ۱۰)

تے وچہ زمین دے نشانیں ہیں واسطہ یقین کرنے وایں دے تے وچہ جان تساوین دے یہ غیر نہیں تیں نظر کرنے

ہوندیاں ہوندیاں سوچوں مچھوں مڑ بھی اس خلیں خالی
سمجھو طاقتاں سمجھاں ہوندیاں ہک نہ آوے کاری
تال ہی رب دی ذات الاوے ہر واری فرماوے
س مسخے نوں مستند نہ لاوے ناں سمجھے ناں بکے

دل وچہ مول نہ آند سسوں انجیں عمراں جہاں
اللہ نال نہ لائی مولے دنیا کیتی پیاری
أَفْلا تُبْصِرُونَ نہ بندہ ات دل نظر اٹھاوے
دنیا پچھے لگا ہویا رستے غلط نکالے !

ایہو حمت جہانورال دے نالے جسم انہیں دے

وس وچہ کس قدرت رب دی جس دم بک لیا جہاں

خور کو تے دیکھو کی ایہ ڈنگر چوکھر کھاندے
اس وچہ کتہہ لبد تے گویا تے کچھ خون بن آوے
قدرت رب دی جیہڑے راموں گویا تے وتر جاری
اوکتوں مولا قدرت والا مٹھا دودھ لیاوے

گھو وچہ کتہہ لبد تے گویا تے کچھ خون بن آوے
تے جو پہنچ واس قہیں قدرت نہ سن دھونڈے
نالے خون موجود اوکتا میں وچہ نہ لمبی بھاری
یہ بھی سچ کہی یہ کتھوں دن یہ رنگ دھوے

وَرَانِ لَكُم فِي الْأَنْعَامِ لَعَابَرَةٌ ۝ تُسْقِيكُم مِّمَّا رَفِی

نے بندہ شب رستے تال دے وچہ جانور سے خیرات سے پس پالوئے ہیں تانوں میں چہرہ خیرات

بصورتہ دین بیدار نہ دہر لہنا خدایا سب کچھ رشتہ پر ہیں (۱۰۰)

یہ تبار سے وہوں بدست خون سے دودھ حاصل خوشہ سے واسطے پیئے دایاں سے

دودھ سے ہوا لئے یک تھاں بد موثر بھی ناست
اوہ دودھ خالص مٹھ چہرا اچھے ذائقے والا
یہ بھی گل سے سمجھن مری ناستہ خور ضروری
مومن ہوئے اس پائے وال مول نہ پاں نکاہیں
کیمرہ اسلند دنیا دوتے جو نہیں ایس بنایا
سب دی طرف اشارت کیتے سبھو لیکھے لائے
ہندیاں من قرآن مبارک پھر بھی دل توں چایا
حکمد جہ لہوں کے اسنوں نہیں ڈنڈہ جائے
بنماں لوکاں نال محبت ایہو ورد بنایا
دو جگ دی مر مشکل انہاں حل تمامی ہوئی
مومن مودت قرآن ہی جوئے تے نت پڑے پڑاے
نیا ایہ شکل دور قیاسوں نالے ربہم خیالوں
لطف یمانوں اسان نہ کافی ناں کچھ ذوق اسدوں
مومن ہوئے مول کونوں منگے آن دنیا میں !
سب کمزوریاں ساڈے اندر تال بہ کچھ دکھ بھارسے

پو قدرت کرد کہ تمام دودھ نول ہا سر نکالے
پیئے دایا نول نکلند پاوے قیوسے دور کشا
کی اس دے وجہ راز پوشیدہ تے کیوں اس حق دوری
ہے ایمان دی سبھ کمزوری غم تمام اقتدار
کس مشکل نول حل نہیں کیستہ کیمرہ نہیں سمجھایا
تے تقدیر مقدر والے سارے راز بتائے
وہیڑا سے دھنئے اس دادلوں وقار مٹا
مطلب واضح دوسے سارے سم ڈوا مٹا آوے
مر مشکل وجہ اسے اگے زانوئے ادب نوازا
فلسفہ سانس نہ ہر باغن کی نہ رہ گئی کوئی
پھر ایہ تنگی دے دپہ سوئے اور کھا جھٹ لکھاوست
تے جل چٹ مار و نجایا مشکل بنی جنہاں
تے ناں چین آرام نازوں تے ناں فکر انجام دیں
کیوں مقبول نہ ہوں اڈیا روکے کیوں سائیں
نہیں تان لہر رحمت والا دور کیسے دیکھ سارے

گوں مورک آیت آوے سورت نخل وچا لے

ایقول بھی کیا دعوئے نہیں کہدے اللہ اعلم واسے

رَسِيْلٌ شَدِيْثُ الشَّجِيْیْنَ وَالْاَعْدَابِ تَشِيْخُزُوْنَ بِمَنْشَرٍ سَكْرَمٍ قُوْ

تھے چل کچھوں دے تے نخوڑاں دے ماس کھانے خلیں انہاں تہ اندر

سَرْدُکُ حَسَنٌ رَّانَ فِیْ ذَرِیَّتِ لَا یَدُکُ تَقْوِیْہُ بِمَقْلُوْبِہِ رَکْعٌ مَسْرُوْمٌ

تے ران پہ شے اس دپہ سے نہیں ہے توڑا سے سے تھیں سے

ایہو سورت لکھ کے اللہ مرڈ کہ ایہہ فرما دے

درویں رنٹ فعل دے دے دوہاں طرحاں دا کھانا

اور ایہ صورت رزق بتا کے حیدر اوسنوں کھاوت
تے جے اوسنوں نشہ بنا کے وچہ ورتاے آئے
مولا تے سادے تائیں رزق حوالا بتایا
تال ہی دسیا اس وچہ بھی جے نہ صابھید اپنی !
تارنک ایہہ چیز اوہی رزق حوالا تمارا
پاون راز نیاز اوہا ہی تال اللہ سرانے
گویا ہر گل وچہ خدا نے ایہو بھید رکھایا
دسیا غفلت نہ کر کوئی مجھے اس تے تائیں
نالے جیڑے رب دے منکر ازلوں ہالے ہوئے
اوہ بھی اس تئیں سمجھن سوچن کج خیال چلاون
فیر زمین وی حالت نالے تے جو وستن والے
دیکھے نظر اٹا کے چلاں سورج دی روشنائی
انہیں پتے دی روشنائی لوں لوں بھنڈاں پاس
نہ سورج دے رستے وچہ کجھ جتے کیتے جاون
یو بار ماہ ہو جاون جس تئیں سال کب تھیند
انہاں بار ماہ دے وچہ کئی رنگ نظری آون
طرح طرح ویاں فصلان ہون طرح طرح دے کھانے
انہاں فصلوں تئیں کئی کھانے رب کی ذات پونچاے
نہ کہ رب اسے کارن ہر جگہ منہ ماندا
رہندا مت اسے پاروں سمجھ انہاں آوے
میرا چیرے سمیٹاں اوپر جہاں
یکم سارے اندر ایک سندے
وہم یزدان جگر سب کسے منیاں جادے

تال تے مشعل حل موبادے مولا کریم کھاوت
اس تئیں سب کجھ ضائع جادے لگے لگے لہنے
اساں انہوں کھ ہو بنایا جو سرے تے پایا
بعضیاں نوں روشنائی لکھنے جتے دھپ گمراہی
کھا کے جی نوں بندے رب دے رب نوں کرن سدا
دیکھاں قوم اوہی تئیں بھی کجھ رب دارستہ پاوے
اپن جنود مراکھ تانویں اچھی طرح چسپا
مت پا جادے راہ ہدایت دیکھے پنکیاں جائیں
مدت دے گمراہی اندر دل دے مارے ہوئے
ہو سکدائے اسے مدتے سردے رستے آون
چھوڑا نہاں آسمان تائیں جے کوئی بندہ بھالے
کیسی سو منی پک دکھاوے جیہندہ کی حد نہ کافی
ایہی قدرت اک جود وادائش دکھائے
نام جنہاں واقورت والے باراں جوج بتاون
اسے پاروں موسال والا ہوند اثر نہیں دا
گرمی بارش خزاں تے سردی فیر بہار لیاون
ہر شے اپنا جوبن دتے پرچے بدن تھینے
مڑا یہ قوم نہ سمجھے سوچے ناں اس پاتے آتے
اپنی کمال قدرت والا سارا رنگ دکھاندا
مجھے دین رسول اللہ داتے ایمان لیاوے
گرمی سردی بارش خشکی موسم دا بدلاتا
خام خیالی تے بد حالی وہم جو کہ دے بندے
جگر تئیں تال سب انہیں دیکھے کسے زادے

اس طرح کہ تیری تانویں سب پانچ سہا

آہوں صورت فریق وچاے ہر منہ ذکر سدا

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي لَيْلِهِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا مُنِيرًا ۝

برکت وہی ہے وہ ذات بنائے جس نے وہ چاند کے برج تھے بنایا وہ چاند کے چراغ تھے چن چنے دے

پاک وہ تہتی سماں وہ چہ جس نے برج بنائے	پہن واپسمن وال دیوا سوہنی تہک دھنکے
اسے مومن کر نور نہیں ایٹھے ہی ایہ کچھ ملک جاندے	ہر اک تھانویں جو ہر اوس سے پن شان وکندے
جوشے دیکھو اوہا ہی پئی دیوے صاف گواہی	سامنے نظری آنوندی اسے ہی نانی ذات الہی
فیض اوس دے ہر تھانویں جاری تے اوہا چمکاسا	ہر اک نور یقین صحیح دی دور ہووے دیکھ سدا

حَسْبُكَ اللَّهُ الَّذِي آتَقَنَ صُكْرَ ثَمُودَ (نمبر ۱۰)

کارگری اللہ دی سے جس نے مضبوط کیستہ ہر اک شے نوں

ہر شے دے چہ عننت ربی نور کرتے جے کاتی	تاں اوہ ہی مضبوط منظم تے مستحکم آتی
کے قسم دانتس نہ اس وچ نہ کوئی خدای جاپے	ہر اک عیب پاک منزد تے بے عیب سنبھاپے
پہ یہ اوسنوں جاپے جو خود آپ بے عیب سو بار	تے جو آپوں عیبی اوسنوں جگ دے انجہ سارا
نور و نور جو شے دیکھو تنس نظری تے	ہر شے کامل اتے منظم اپنی شان وکندے

مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَوتٍ ۚ فَاسْأَلِ جَهَنَّمَ الْبَصَرَ

نہیں دیکھے گا تو وہ چہ پیدائش یا بنادت رب دی سے کوئی بے برابر یا فرق فیر نکا کرتے دیکھ

هَلْ تَرَى مِنْ فُتُورٍ ۚ ثُمَّ اسْأَلِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ

کیا دیکھیں کہ تو کوئی فقور یا کمی چہ موز نظر دوبارہ

أَلَيْسَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ (نمبر ۱۱)

پت آوے کی عرت تیری نظر تھی موز کوئی نقص نہ دیکھے گی

رب دی ہی موزی شے دے وہ فرق نہ پیدائش	ہر شے بے برابر دے سوہنی تے خوش رونی
رب فرماوے پھر موز دیکھوے کوئی نہیں کد میں	دیکھو نہیں ملنی موزے اول آخر تائیں
نیر و نور دیکھو موز و باہر نہ سار کی	تہ تنگ جو ہی نظر تیں وکی رہا جہاں مست رہی
خانی میں تہاں موز موزی دے نہ کد میں	وہ تاں دیکھو بے برابر پہلوں جویر بنائی
نہایت دریاں نہایتیں رعب سہی فرماوے	نہایتیں سہی سہی کد تھیک تھیں موز دے
نہایت دریاں نہایتیں رعب سہی فرماوے	مسب ماتحت تو نوں کی دے قدر تہاں وسارت
سے بند و بست تہاں تے تہاں تہاں	نہایتیں مست نہایتیں تہاں تہاں

ایہ بھی ہے دنیا اور تہ جو شے رب بنائی
ہر کم دستہ و چہ بہتری دستہ بدوں اندازا ہے

حکمت تھیں نہیں نمانا ناسے فاندے دون سونی
یہ ہواں کی قدرت کا بل ادوں کیس نوایہ

نالے ایہ بھی شور گون دی سے تھاں تے گل ماری
بناں بنائے نہیں جگ بنیاں ناں ایہ مجھ گل کاری

اپنے آپ نہ بن کر آیا اس دنیا تے کوئی
وہ ایہ جو اللہ بانیوں ہو نہ نقدی آدے
فیرا بہ اتنا کار بارا نالے اتنا بھارا
سے سوچاں تجویز کرے نالے خیال پور ہے

سب داکوئی بناون واکستہ کہا فی جونی
وہا تعلق وہا ملک اوہ ایہ کہ نہ تھو دست
کس نوں طاقت باجہ خدا ہے اس واسطے ہمار
آسہ بلوہ ذات اہی غیروں کی گل چاہے

بَدُّ حَقِيبٌ سَدُّوْتِ ۝ اَلْاَسَافِیْنَ وَ اَلْاَیْمِیْنَ یُؤْجِعُ ۝ اَلْاَعْمٰی سَکُنٰتِ ۝

وہ سبہ اسد دے بے چہپی موئی سماں دن تے زمین دی قسطن او سے دی موئی جاندی ہے
فَاَعْبَدُوْهُ وَ تَوَكَّلُوْا عَلَیْہِ وَ اَعْمَدُوْا ۝

بات ہر اک ہی تو پوچھ کر سے دی ہر سہ سہ سہ سہ اس سے

اللہ تارن ہو پوشیدہ وجہ نہیں ستانا
اوستے دی کر پوجا دل تھیں او تھے رتہ جہر و سہ
سب نالے اوستے دستہ بہتہ وچہ اوہ ملک باز
ہر شے اول دست حکموں موئی اسے واسطہ کار

ہر شے طرقت اوستے دی جاوست چہ یقینوں جان
یوں جے ہر شے او تھے کھٹے کی غمیاں کی ہمار
و سے دی سب قدرت کاں شک نہ موئے آئی
تے سب لیکھا کھٹے او تھے ہوئے موئی سہارا

وَ اَنْ رَّالِیْ سَرَّیْتُ اَلْمَیْمَیْنَ ۝ اَلْاَعْمٰی سَکُنٰتِ ۝

تے بے شک طرقت رب تیرے دی ہی سب د انتہا سے

ہر شے جو نہ کھٹے کدھر سے نہ ہر پیر پیر طرقت
اوہ بھگواوہ ذات اللہ دی جو نہ نظری آوے

پاک بن وانا غانی درتہ تے مقبول رہانا
دعدت دست دریا وچہ پیا اسے نال پیرانا

سب عدم بنی ہر دروں بخشے اللہ باری
امت دیل کمزوریں سمجھ معلوم آہیاں انما نزل
کچھ انہیں کب دباڑے دیوں عرض گزار کی
اوہ مرد اس حد تک پوچن مشعل بنے ہر نزل

سب نماں اوستے خوب مہارت تے پوری دنداری
نالے سب عمارت انہماں دستہ کدے نعل بی نزل
یا سترت کئی دہرہ ساندے و استوں رتہ سے ہمار کی
نہ ہر کرنا برا سنبھالیے اس واسطے ہر نزل

یعنی وہ انہیں گمراہی کے ایسی حالت آگے
 گیا یہ حالت حاصل ہوئی اسے اُنوں عرض سنا من
 بندہ نفس ایو ہی پیغمبرؐ فرماندا
 اٹھا برا اُنوں کی اور کہا میں نہ پرست
 ایو ایمان صحیح دی جانو اصلی تئیں نشانی
 اسے حرم کیا پیغمبرؐ اصحاباں دے تائیں
 آکھن منیاں اس شے تائیں رب پیدا فرمایا
 اسمانوں رب بناوے زمیناں اوہ بناوے
 پر و سر کس پیدا کیتی رب دی ذات پیر کی
 حضرت کیا جس دے تائیں یہ حالت پیش آوے
 یعنی میں اشد دے اوئے صاف بیان یہ آیا

سن کر بات انہاں دی حضرت اُنوں ایہ فرم دے
یا حضرت ہاں انجیں ہی گل مول نہ کچھ لوکا دن
دل وچہ وہم آوے مرٹ اوسنوں بڑا منایا جندا
باہجے ایمانوں ایسا مہنا مشکل نظری آوے
اسے تھیں نا جائز جانو ایسی بات الافی
لوکی علم تے دانش وائے کرن موان اسیں
دسورب انوں کس طاقت نے پیدا کر دکھلایا
ہور ہزاراں چیزاں دا اوہ خالق دسیا جاوے
یاور کھوایہ وہم شیطانہ جو پچھے گل ساری
اَقْنُتْ بِاَللّٰہِ اسے دم پڑھ کر اکھ سناوے
اوہا میسر خالق مانک ہور نہ کوئی آیا

16

ایک سترے قتل تھے واحد ہے پر وہ ہر حالے
 سڑے غصوں موجوں فکر دل سے اور بہت دیر سے
 زنداں جان میں اس تائیں سمجھی کل کتھ ساری
 ہر حالت وجہ مراد آگے ادب اس کیس نوایا
 یہ یزد دلیل انہاں نوں ایو سدا پیار کی
 جہد دل نہاں نوں پیچھے کوئی بٹ کی بابت آگے
 سب سبھاں دا جو آخر کمن مسبب میا نے
 سر شقت سر ہمت اس دی سر شے مندا سائیں
 تے نہاں نے دل اپنے وجہ ایسے وجہ کی تے
 باقی اشراف ایو سردم سبقت پیا یا دیا
 کہو ستر آپ کو اس دی مثل نہ کافی
 زمیر رہتے نہاں دے دتہ جو شے نفیر کی آوے

ہر شے اوس سے تپنے قدرت کر داؤور کشاے
 ایہو اوسنوں جان والے تاپن لوک کسیرے
 اوتہ تان ہو گئے پیپ اوتھائیں اُت ول ! ہنی یاری
 ایہو اپنا درد بتایا ایہو پیا پکھایا !
 اسے اوتے لیکھ لایا جو ہی کل ساری
 فوراً آکھن اکو اللہ سمجھ سے کسیرے نوا کے
 او بارب دی ذات مبارک اسے دے خدہا نے
 اوس دے ہوندیاں یسی دانش ہو کر کے نوں نہیں
 اوہ جنہاں نادان پیچا رہے اُسے لیکھ لاکے
 اسے دے ہر حالت وجہ ذہن بٹھایا ہویا
 حاجت نہیں اوس غیر کسے دی اس دی سمجھ خدائی
 ہر شے اوس دی اپنی ساری او پاپ نہج دے

سورج چن ستارے سمجھاؤں بنائے ہوئے
جیاجون اسے دی طرفوں سبزی تری تمامی
ایہ سب جلوہ ذات الہی اسے دی روشنائی
اس دے ہوندیاں ہو رکے نوں اللہ پاک بنانا
بارخدا یا باہجہ دیلوں تینوں اک پچھاتا
تا تم رکھیں اس دے اوئے اول آخر تائیں
اسے اندر گزرے ساری ایہوکار روائی

زمیں پہاڑ سمندر دریا اول چلائے ہوئے
رکھ درخت تے میوے دانے تے ہر اک شے عالی
ایہو ایمان اسلام اساڈا نال اسے دے لائی
رب دی ذات بچاوے اہل حق ہے ایہ مندا بھانا
ہر غم خوشی تے سکھ دکھ اندر نام تیرا ہی جاتا
ایہو الفت ہے ہمیشہ ایہو حسب سدا میں
اسے اوئے اشرف عاصی پاوے متاں رہائی

اللہ چہیت والہ کرا گویت

اے مومن سن نال توجہ کن دے لے لا کے
زمیں تے اسماناں اندر جو دے روشنائی
اسے دی تشریح مڑاگوں رب سچا فرمائے

دساں تینوں اصل حقیقت میں ساری سمجھا کے
ایہو ذات اللہ اکبر دی جس لوں سب وڈیائی
نور اوہ کی تے کیوں جا پے کی کجھ شان دکھائے

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ مِثْلُ نُّورٍ ۖ كَاشِفٍ

اللہ نور ہے اسماناں دا تے زمین دا مثال نور اس دے دی مثل طاق دی ہے
فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي سُرُجٍ جَاجٍ ۖ الْزُّجَاجُ كَالْبَهْ

وہ جس دے ہووے چراغ وہ جہراغ ہووے وہ شیشے دے شیشہ گویا ہووے
كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ تَزِيتُ نَوَّارٍ ۖ لَا

وہ ستارا جگڑا مویا تے بلایا گی ہووے مبارک درخت زیتون تھیں جو نہ
تَزِيَّتُهَا ۖ وَلَا غَوْلٍ يُقَادُ مِنْ شَجَرٍ ۖ تَزِيَّتُهَا يُضِيءُ ۖ وَكَوْكَبٌ تَسْتَسْ

شرقی دے تے نہ مغربی قریب ہے تیں اوں درخشن ہو جائے جیکھ نوں نہیں چھوہیا دسٹوں
نَاسِرًا ۖ نُورٌ سَلَامٍ ۖ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ ۖ مَنِ يَسْتَأْذِنُ ۖ وَ

ک نے اوہ روشنی تے روشنی ہے پوچھاندے اللہ اپنے نور دن جس نور چا مندے
يَسْتَجِيبُ اللَّهُ الْإِثْمَانَ لِلنَّاسِ ۖ وَاللَّهُ يَكْفِي تَتَّى ۖ عَذِيبُهُ لَوَدَّ

تے بیان کردا اللہ ایہ مثالان واسطے سمجھانے دے لوکاں نوں تے اللہ نوں ہر چیز دا سمجھ

نور زمین اسماناں وای رب دی ذات گرہ می

جیوں آئے وجہ دیوا بلدا شیشے وجہ تمامی

اوہ شیشہ صاف اتنا ہر دسے چمکے جس ستارا
 غیر خدا وں دی ناں اوہ چڑھ داتے نہ لہندا کوئی
 باہجہ جلائے آپوں روشن آپ سٹے چمکارسے
 پر رب س روشنائی تیکن جسوں چاہے پوچھانے
 ایہ سبھو انعام ربانے پاوَن قسمت والے
 رب دی ذات منزہ ہر تھاں او سے دی روشنائی
 آیت الکرسی دے وجہ انجیں ذکر بیان ایہ آئے
 فرماوے رب اکو ہی ہے اوہا معبود ہر اک وا
 ہے موجود شروع تھیں اوہا اول آخر تائیں
 سب تے اوس دے نقشے قدرت دہا بناون والا
 قصہ کوتاہ اوہا ہی ہے مور نہیں شے کافی

پاک زیتوں سے رگھوں تل سے پیادو چمکار
 اتنا صاف اوہ ہاں جہاں ہر تھاں دلق ہوئی
 گویا نور و نور تمامی اندر عالم سارے
 جس دی چٹلی قسمت اوہا ونبہ مرادوں پائے
 دو جے پھوکیاں باتاں والے رہ جاوَن بد حالے
 ہر اک جگہ اجالا دے کمی نہ اس وجہ کافی
 اللہ دی توحید مبارک واضح کر سمجھاوے
 اوہا خاص عبادت لائق اوہا دل نوں چمکدا
 سب صفات دانا مکنا لے ہر شے سندا سائیں
 قائم کرنے والائے مر تا تمام مٹاؤن والا
 اوہ ہستی سب نیستی باقی سارا جگہ دوہائی

تفسیر آیت الکرسی

اے باز کن در معانی
 ہر چہ از تو گماں بر ہم بگوئی
 اے میرے اللہ جتنا سوچاں تیری ذات کیا فی
 سائے وہم گماناں اندر جیہڑی چیز بھی آئے
 نہیں کچھ ہم تصور ساڈا اوس دے تیکن جاندا
 جتوں اسیں تصور کر کے اوسنوں ول وجہ آنا
 سوچ چن تارے اسمانی جس دم اسیں تکیندے
 فی رائے پائی روئی تے جی ایہ خیال آجاوے
 اوس دی ہستی بہت او تیرے ساڈے وہم گمانوں
 یعنی سبھو صفات والا سبھو خوبیاں والا
 اُسے نوں الوہیت تے معبودیت ساری
 بے مثل تے بے ہمتا اوہ واحد فرد یگانا

بر ما بکلید آسمانی
 آن من بوم تو ازل بروئی
 اوہیں ہون تیری مستی اس تھیں او تے آئی
 اوہ اسیں خود آپوں تے اوہ اس تھیں وئے آئے
 ناں ہی ذات اوہی د کوئی خاکہ کچھ دکھاندا
 او تھیں اوس دی تیرے کافی دور نکانا
 اُسے نوں ہی رب ہون دانیدہ اسیں کریندے
 پرانہ سب نکیاں گلاں اوہ رنگ ہو روکھاوے
 لا الہ الا هو دے ویکو ونبہ مکا نوں
 دو تہگ اندر اوس سے باہجوں کوئی نہیں حق تعالیٰ
 اوہا واحد بلکہ اوس تھیں بھی اوہ ذات نیاری
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ یاں سہ نوں سی شانان

ازلی ابدی باہجہ سببوں باہجہ ریاد و کھلا ہے
غور کرتے وحدت اوس دی وحدت کنوں او تیر
مڑا وہ اپنی وحدت سندی انجہ اعریف الہی
جیوں ادہ آپوں زندہ انجیں خلقت زندہ ساری
اوسے دی ہی زندگی دا ایہ ہے پر تو جگہ سے
لَمَّا يَزُلْ وَلَا يَزَالْ ہے جو چاہے کہ ڈالے
کَيْفَ مَا يَفْكَوْهُ لِي اوسنوں طاقت ساری
جیوں چاہے جس ویلے چاہے جو حکم فرماوے
آپ وہ زندہ قائم و دائم انجیں خلقت تائیں
کے مخلوقات تمامی اسے قہیں ہی جیوے
لَا تَقْضِيْوْهُ وَايْہ بھی مطلب آکھ سناون
مخبروں جو مرقے سمجھو زندہ ہونے والے
ہے قہیں جا پے ازلی ابدی قائم رب توانا
ہے سبب سبب زندہ ہوئے کہ نہ پندے رہندے
گویا ہر شے قبضے اوس سے تے وہ سب دادا لی

ہر حالت و چہ پورا سارا کی زاوے اول سے
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کھیں اوتے اول سے ڈیسے
الْحَيُّ اود زندہ دائم زندہ خلق و کس سے
گویا اوسے نول زندگی والی ایہ سب کارگذاری
تاں ہی ہر شے روشن سے زندہ سمجھ دوارے
ہر شے اوس سے قبضے قدرت سرگرم اوس سے
يُحْكُمُ حَآيَئِیْہ اویا ہر دم مدد باری
نہیں مجال کہے دی اس و پندہ عذر لیاوے
نیک حیاتی بخشن وال اندر و دہیں سرزمین
اسے پاروں دنیا اندر جام حیاتی بیوے
رب دی ہستی قہیں سب دنیا زندہ ڈھٹے جاون
اود کھی اسے جوئے پاروں پاون نور اجاب
مخلوقات دا سب سہارا ایہو اک ٹکانا
ایہو نظام قیام ہمیشہ موت اسے قہیں لیندے
اسے دا چکارا ہر کمال ذات اسے دی عالی

لَا تَأْخُذْہٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ (بقہ)

نہیں پکڑے دی اوسنوں اونگھ تے نہ نیند

ہر شے نول اود دیکھ بھاسے اوس دا حکم ساری
ہر ویلے ہر پارہ اوسنوں کدی تھکاوٹ آئی
کوئی زمین آسماناں والا ایڈا بت کھلووے
اک کرشمہ فضل اودے دا دتے عالم سارا
ہر اک کمال ہے آپ دی پانی غیاں غیاں کولی

لَا تَدْرِيْ سَمُوْمٌ وَّ لَا عِلَاقٌ (بقہ)

واسے نہ دتے نہ دیکھو نہ تھکاوٹ نہ جو جو دتے نہ دتے

ہر شے سببوں سببوں ہر شے سببوں ہر شے سببوں
ہر شے سببوں سببوں ہر شے سببوں ہر شے سببوں

اوسے دی ملکیت اپنی تھی اوسے دی شاہی
تاں ہی ساری دنیا اوتے حکم اوسے دا جباری
وہ بھائی، کس سب نور قائم رکھنے والا

سب نصرت اوس سے ہندو و سپہ سالار
اوسے دی نگرانی صحت و صیامہ سمجھ گلی کاری
آخر سر شہ فانی کر کے کرسی شان نورا

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَكَ إِلَّا بِإِذْنِكَ ط

کون ہے اودہ ذات جو سفارش کرے اس سے ماننے اس سے افن سے بغیر

ہر شے دارم آپوں مانک جو وجہ زیر آسماناں
سرت قنت ہر حرکت و س دی تے مختار اوکل دا
وس دی ایہ جباری اگے ون کوئی دم مارے
ہاں جس دتے اس دی اپنی نظر کریم ہو جاوے
نہیں دی تے نہ سچ لوک دے سبیس نواوں
پر جس نزل اودہ امر اجازت چافضلوں فرماوے
اسے پاروں مولا سچ ایہ فرمان سناندا
یعنی روز حشر دے ہوسن مہی لوک ہزاراں
اودہ اس دکھوں بچنے کارن ڈھونڈن حیلہ کوئی
ایہ پر باجہ خدا دے اذنوں وقت کسے نہ ہوسی
جس نول اپنے مولا ولول اس دا اذن ہو جاوے
نہیں تاں انجیں دل دیاں سمجھو دل دیو چہ رہ جاسن

قادر مطلق واحد سچا والی دوہاں جہاناں
تے جبار قہار اودہ مطلق کوئی گل مول نہیں کھل دا
کس دی ہمت لائے اپنی پیش کرے سرکارے
نہیں تاں اوتھے تاب نہ کوئی عذر انکار لیاوے
امروں بناں نہ اوس درگاہے ہرگز عرض سناون
اس دی مشکل حل ہو جاوے سب مراداں پاوے
کس نول وقت کرے سفارش جہاں وہ وقت آجاندا
جیہڑے اپنے غمناں پاروں دوزخ کھائے
جس تھیں اس دکھ دردوں ہوئے نہندی کچھ ڈھونڈ
پیر پیغمبر عالم فاضل کوئی نہ پیش کھدوسی
اودہ مر آن حضور اودہی وجہ اوسدی جان چھوڑاوی
اسے طور گناہاں پاروں پے سزائیں پاسن

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

جان دانے اللہ تعالیٰ جو چیز سامنے ہوئے یا پچھے

علم اللہ واسب تے غالب جو کچھ اودہ خود جانے
اللہ برک شے دی بابت جو کچھ اوس بنایا
خبر باطن اوس دا اوس تھیں مول نہ اوبے کوئی
ساں ہزاراں بعد بھی جو کچھ اوس دے نال وایانا
تے زمین سمندر دے جو رہندی ہے شے کافی
سب دنیا دے علم خدا نول جانے سب زبانوں

دو حیاں دی کوئی پہنچ نہ اوتھے لاون زورہ مگانے
ساری حال حقیقت جانے جتنا اوس دا پایا
ساں ہزاراں پہلے پچھوں خبر انہوں سب ہوئی
حشر نشر کیا یوم غلہ و دوس سب کچھ اوس دا بھانا
اوس دی بھی سب حالت جانے جو اس نال وہی
تے برک دے دل دی سمجھے جو اوس و ہم پکانا

اوپر سے سر میں نہی جبکہ ہر دے کارا
کلی جہزی سوال نہ او تھے نہ سامنے نہ او ملے
ایہ اوصاف خدا سے ذاتی ابدی اتے قدیں
انجیں عالم علم قدیمی نہر شے تائیں جاتے

اود بھی اوسنوں اونجیں معلم جیونکر ہو یا سار
سب کچھ معلم اللہ تائیں بندہ رکھے یا کھوے
جیوں جبار قہار منیوے انجیں صفت رحیمی
بند او تھے پہنچ نہیں سکدا جسے کرے جہزائے

وَلَا يَخِيطُونَ لِبَشَرٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

نہ نہیں پاسکدی مخلوق کوئی چیز اوس دے علم تھیں۔ مگر جس نوں چاہے وہ پائیندائے اوسنوں۔

علم خدا دا اتنا دافر جس دی حسد نہ کافی
یاں جس نوں اودہ اپنی طرفوں علم عطا فرمائے
اودہ پالیوے حصہ اس تھیں تے ہوئے روشنائی
القصد جو علم بندے دا جس دم دکھا جاوے
بن کشیروں علم بندے دا جیوں تفسیر و چاہے
انہاں ذریعے جتنا ملایا اتنا اوس نے پایا
کیوں جے نہیں بساط بندے دی اتنا علم سمجھا لے
علم خدا دا نور تے بندہ کداوہ تاب لیاوے
اسے کارن طبع موافق جتنی طاقت ہوئی
ایہ بھی منظر علم اودے دا جیوں چاہے فرمائے
ذات ربانی وڈی ہستی کون او تھے دم مالے

تے مخلوق نہیں پاسکدی اودہ ناں ایہ طاقت آئی
روشن کیے مانع اوسے نوں سر گل سمجھ جائے
نہیں تاں او تھے پونچن والی مشکل بہت
اوسے ذاتی خاص حلیمہ اوسے نہیں سب پاوے
اودہ جہیز انبی فرشتے غفرت عون دے
باقی اس تھیں اوسے سب کچھ قدرت سنوں چھپایا
ناں ہی اتنی دانش لائق جسے نور اودے
مونسے وانگ کو طور کی جلاویں ویکھیاں شغل کھائے
اتنا بیش دتا اودہ فضلوں تے کیتی دل جوئی
بندے دی کی طاقت اس تھیں ایہ گل حل ہو جاوے
اس دی قدرت کارن ہر تھیں تھیندے پتے تے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ماتے کھلا کر دتا ہے اس دی طاقت نے اسمانوں نے زمین نوں

اس آیت دی تفسیر اندر ہے کچھ جھگڑا آیا
سعید ابن جبیر تے حضرت ابن عباس لیاوے
یعنی ایہ نظم دو جگہ دا علم اجی پاروں
علموں بناں نہیں کچھ ہوندا ناں کچھ بن نہ آوے
ہر گل تے برکم دے ندر علموں ہی روشنائی
ہر آئے دن ذات ربانی رنگ نوں سیا دے

سب علمانوں اپنی مقانویں وکھ اندازا لایا!
علم رہائیوں زمیں اسمانوں قائم سب و سیاوے
واقعہ اس حقیقت ایہو جہاں دکھا فکاروں
ناں ایہ بند و بہت ہوئے تے ناں ایہ جوہر دکھائے
اسے پاروں کل یوم ہونی شأن آئی ۶
ہر آئے دن ہو ہی اپنا جلوہ پیا دکھاوے

کرمی تیری عینہ تے جھلکی تھراں پر ہر تھہ باران
سورج چن ستارے نالے انہاندی روشنائی
اوپا جانے اوپا نہ جانے اوپا میرے لگائے
غیر ہر اک دا ٹھیک اندازہ اوں نے لایا ہویا
انجیں رزق مقرر ہر داناں اندازے پورا
عینہ بارش واسب اندازہ اپنے علموں جانے
پھر یہ صورت شکل ہر شے دی پاپسے طور بنائی
تاں ہی ابن عباس ہوراں نے اسنوں علم الایا
زندگی یتھے او تھتے والی سلم بناں کجھ ناہیں
جنہاں علم نہ حاصل ہویا او دے بے عقل نمائے
کھل کوہہ انہاندی ناہیں سن واسندہ کوئی
حق باطل وچہ انہاں کوں مول نہ ہونے کھیرا
کرمی دے منسوب علم غسرفان الہی
تے جہ اس دے معنے سمجھتے قدرت عظمت عالی
علم ہناں نہ قدرت عظمت ناں کوئی کار و بار
یہ سب جلوہ علم اودے واجوپا نظری آوے
مہربانی تری تے پھر گئیے قدرت دے بھکائے
تے سجدت و تہنیں نواہے ہر دم شکر گزاری

یہ سب بدست تھوڑے ذی تے اسے دیاں کاراں
غیر انہاں دی سب حقیقت نالے کارروائی
انہاں تھیں ہی دنیا ساری فاعل کنوں چمکائے
تے ہر اک نوں اپنی حقانویں ٹھیک بتھایا ہویا
موت حیات مقررہ ساعت کم نہ کوئی اودھورا
عرش فرش تے کرمی سمجھو انجیں ہور ٹکائے
غور کر و سب علمی جوہر ہر ہنسیں گل کافی
جس تھیں زمین آسمان والا ایہ رنگ نظری آیا
ناں ہی اظہت و بدالچہ حاصل تاں آرام کدہاں
زبد عیادت تہنیں انہاں آوے کسے نہ بھانے
اونچہ بھی باہجہ علم دے ناہیں کتے انہاندی ڈھونڈی
تاں ہی تھکے عقل فکر دا انہاں کنوں جھیرا
حل ہو جاوے مسئلہ سارا ہوشے تم کو تاں
تدبھی متباں پوسی سانوں علم کمال کمالی
ناں ہی ایہ نہج سکدے وٹے ناں کوئی پیداچار
اسے دی سب عظمت سلطنت اوپا جوہر و کھائے
ساڈا علم اہو ہی اوس دے رج رج کرد وٹائے
ایہو طاعت ایہو انفت ایہو بر خور واری !

وَلَا يُوَدُّكَ حَفْظُ صَمًا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (بقرہ ۲۴)

تے نہیں تھاندی اوسنوں رکھی انہاں دوہاں اسمان تے زمین دی تے ادبیت وڈا تے وڈی شان واریا

کم کسے نہ زور ساڈے اسیں تمام نکارے
پلے تاں اک سوبل ساڈا بول پئے مر لکھ دے
مرٹا اوس اتنے ایہ کجھ خیرے عجب مہیاں گفتاراں
اوہ رب ازلی ابدی انجیں ایہو کار گزاری !
طرح طرح دیاں چیزاں دھر کے سوئے نقش اتارے

عالی ذات خداوند والی کون او تھتے دم ہارے
ہیں تے سننے وچہ کردی جائیے تاں لکھ دے
آخر ایہ کجھ قیمت ساڈی پوندی وچہ باناراں
سیں تے ک جھٹ اک کم کیئے تے جائیے بل ساری
زمین اتے اسمان بنا کے فیراوہ خوب سنوارے

سہر شے اوس دی قدرت والا شان عجیب کی ہے
 اوس دی کامل قدرت اگے کیا مقدار اسان دی
 اوہ تاں اپنے کا رہنے والے مہسوں رکھو
 ہر آگے من شان ابدی ہی رنگ عجیب رکھو
 یہ سب حالت یکجہ دیاں ایہ ٹھیک یقین موجد ابرا
 سہر شے اوتنے اوہا نال لب اوس دی شان کی ہے
 دو جگ اندر نور اہرے واپیا و تے چمکارا
 ایہ یقین ایمان اساڈا اسے نال لگانی
 یارب سچیا اسے صدقے اشرف علی بیچا ہے
 تینوں چھوڑے تینوں اپنا دل و اعمال سنانا
 توں کہ اللہ سہر چھوڑا پاپیاں بخشے یارب
 یارب نہیں فضل تیرے بن ایہ مشکل حل ہوئی
 تو روئیں تے رک دی میری نہیں تاں بڑا خسار
 تیرے اگے ترنناں کہ دیاں بات نہیں بن دی میری

تو دیکھو وہ مجھ سے کہے اندر ہوں میں تو سے
 ودفق میں نہ میرے بندے تباہ ہیں کہ تباہی
 ندی نہ کیا نکلیاں اس یقین ایہ واکم چالا
 جیو نکرا جی ایہ بن آئی دیکھ دیاں دل جاوے
 دباے اک خلق پاک جو یہ جو ہر دکھاندا
 اوسے اگے سب نوالے مخلوقات تمامی
 سمجھو ایہ ذات ربانی تے ایہ جلوہ سارا
 وبارب دی ذات مبارک اوسے وہ چھوڑی
 حل کر مشعل وں دی فنون من قضیہ سب سے
 نہیں جی من و اماں دل بھڑے ناں میں پاسے ہاں
 میرے تے ہی فضل اپنے واپچدک و فرور
 ناں ہی رخصت دی کر غم و چہ میری دل غمونی
 کوئی نہیں تدبیر ایسا چہڑا دیوے کچھ سہارا
 جس میں میں نوں آکھ من نواں میں دی شان اوچیری

فضل اپنے سے صدقے رہا باہر کدھ لٹا ہوں
 مت اشرف تے رحمت تیری کسے لگا ہوں

خیر الذاکر ذکر و نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

یارب تو میں سب صفات و احوال اتے موالی
 کالی رات کفر دی اندر چن کیستہ چمکارا
 میں قربان انہاں یقین ہنہاں ویکھی ایہ روشنائی
 سنا بنی ایہ رحمت رب دی جو بے مثل جہانوں
 یہ انعام اساڈے اوتے رب سچے مندرایا
 یہ دنیا سب بھائی آئی رب وانا نام نہ جانے
 رحمت عالم بھٹے لوکی مولا نال بدائے

جس دی قدرت دک جلوہ بنی محمد ص علی
 جس سے نور دل چمک پیامبر ایہ کالا جگ سارا
 جہانوں خود آپ بنی نے راہ جنت دکھائی
 فرمائے جو میرے موندیاں فکر کی گندہ گاراہوں
 ایتھے رب دارا دکھائے اوتھے شفیع بن آیا
 ناں ہی اوہ اس رازوں واقف ناں ایہ کچھ جھوڑنے
 کفر اند میریوں کدھ بیچا ہے روشنائی دل لائے

یہ سب نسل خداداد نہیں تان ادیا میں سے
اسے حال اندر پئی لنگھ دی ذلت اتے خواری
ساں بیچریاں بھلیاں ادے مولا کریم کما یا
جس دے اک دیداروں لوکاں او کچھ حال ہو یا
ایو ہی نہیں کافر لوکاں پایا شان صحابی !
آدمی ہی نہیں جن حیواناں اسے اک دیداروں
تاں ہی رب سچے سر پایا واضح کر سمجھایا
جس نے پاک نبی دی کیتی جی تابعہ دی
اوسے ادے رحمت ساڈی او ہا درجے پاوے
تہر رہا نا دوزخ بھکھ دا شعلے آگ الجے
پر جو سنگی پاک نبی دے اوس دن او خوشحالے
اوہ تاں ویکھ دیاں ہی انہاں رنگا پنا بدلاوے
تاں ہی رب فرماوے جس نے جنت ڈیرا لانا
دو جگ نالوں اس بندے دی جانو شان و ڈوری
بے شک شان نبی سرور دی اوچی سمجھ جہانوں
انہاں او تے دے ہر دم رحمت ذات ربانی
حضرت موسیٰ تے جد رب نے پاک تخت تاری
تاں موسیٰ نے وچہ دے گاہے رو کر عرض گزار دی

وچہ کن ہاں تے ہاں جہاں وقت گزارے
رب رسولوں سدا واقف اپنی وچہ خواری !
راہبر کابل نبی محمد ساڈی طرف پوچھایا
عمران دے سب عیب و خجستہ بندہ بن گئے کو یا
ہو گئے خاص حضور می رب دے ہکلی سب خرابی
خامہ باطن روشن کیستہ بج گئے کسرت رنگاروں
اوہ منظور اسال جس اپنا راہبر نبی بنا یا
اوپا تا بعد اسال دا اوسے دی گل ساری
ہاں ہاں ہر عیشہ و جنت سدا رہے لائیت
نہیں توں کس کس کوئی سن رو دھرتی کلے
دور رخ دی انہاں او تے اوسے دے
یا عاجز تہینی ہو کے کھنڈی ٹھار ہو جاوے
تاں ہی کرے نبی دی پاوے نیک مکانا
جس دل حب نبی دی سچی رہی ایو پکیری !
بخشش پائے نیاں جہاں سچ یقین ایمانوں
نہاں نور مشور می سہیل دو جگ اندر جانی
وسی شان محمدی اس وچہ ہو حقیقت ساری
میں سنگ محمدی دے پار رب بخشیں پیری

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ شَکْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اُمَّةٍ فَحَمِّدِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے اللہ میں چاہتا ہوں کہ میں نہ ہوں ان میں سے جو تم کو نہ سبھتیں اور تم کو نہ سبھتیں

یا رب ایو خواہش میری امتی بھیاں محمدی
اوس دم امر الہی پاروں حضرت انہاں دل آوے
کنسے میںوں شان محمدی خبر توریوں ہوتی
تے امت دا درجہ بھی ایہ جس ویلے گل بھالی
نہ نیکیاں نبیاں وانگوں شان خداداد آئی

جس دے دستہ دے تے تے تے تے تے تے تے تے
یا رب کیوں شان محمدی معلوم نہال ہو جاوے
نہاں میںوں شان محمدی خبر توریوں ہوتی
تے امت دا درجہ بھی ایہ جس ویلے گل بھالی
نہ نیکیاں نبیاں وانگوں شان خداداد آئی

اک پل سجدہ دل سے ساڈے زہد عبادت نالوں
ساڈی امت سالانہ اندر جتنا درجہ پاوے
روزِ حشر سے سب امتاں تھیں ایہو بہتر ہو سی
جہناں لوکاں نال نبی سے لائی جکی یاری
اشرف توں بھی ہو جائیں مت کچھ دیم ہو جاوی
اسے صدقے مت گناہوں ہو جاوے چھٹکا را
شکر اللہ شہ سائیں تینوں سب وڈیاں
پہ تیرا در چہند کے کس نول دل و حال سٹایے
توں اک اللہ نبی محمد سچا بھیجا تیرا
ہک گناہی عامی رہا عاجز اوگن ہارا
حرمت ذکر محمد سرور دل نول بخش صفائی
جو نکر پاک نبی داد رہ وڈا دنیا نالوں

سے درجہ مستور خدا نول انہاں واسرے
اوہ اک سعادت دچہ اس نالوں شان بلند یہی نول
اسے دابی دچہ میداں سے ہم بسند کھو سی
ایتھے او تھے دوپہ جہانی انباندی سرور کی
حل ہو جو دے شکل تیری تھیوے حال مساوی
رب دی رحمت نازل ہوئے دور تھے دکھ سرور
جیویں رکھیں جیویں جاسے جیویں دون جیویں
کس نول محرم حال بنا کے دل دا مقصد پائے
صدقے اس سے واسطی کر حل ایہ مسئلہ میرا
جہان بار سے سرچکے ڈھونڈھے ایہ سہارا
دور ہوئے ایہ تہر جہالت جس نے عقل و نجائی
بہرے تیرے نول نول ہی وڈا کر اس جہان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا

سے اللہ درود بھیج اوپر سرور اسڈے محمد سے

مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

سے نرور اسڈے محمد سے برکتاں تے سلامتی

یارب بھیج درود نبی تے ہو سلام ہزاراں
ہو رحمت سے دچہ بندے صاحب نیکو کاراں
اس سے صدقے مومن بن گئے کئی ٹوے کناراں
میں قربان اوہ نبی سچا نول جس سے تابعداراں
کفر جہالت چھوڑ نہاں سے گریں یہ بختاراں
پر پڑھ پڑھ کلمہ لطف الہاوند تے ایہو کبرداراں
اسے پاروں نہروم حاصل تنہاں نور انواراں
نبی محمد رب دی رحمت والی شاہ اہواراں
ہک نگاموں سائنیتوں تے اوہ اوگن باراں

اس سے اس دہری سے اٹھ سنے صحاباں
جہناں طفیل اسڈے اتے دمن رحمت باراں
جیہاں تھیں کچھ یہاں سے وڈیاں جہان ہاراں
دو جگ وڈے منصب پائے نالے کمرن بہاراں
اسے اتے لگ گئے سارے انہاں دچہ پیاراں
رات وٹے ایہ شعل انہاں دا ایہو ہی افکاراں
آپس دچہ محب ہر ویلے ایہو لیندے ساراں
نے مقبول کر دے ہک وڈاں ہزاراں
پڑھ پڑھ پڑھ پڑھ پڑھ پڑھ پڑھ پڑھ پڑھ

سبھناں کھنڈ پی سن سینے تے ایہو اقراراں
جو فرماوے سچ فرماوے سچ سبھو اخباراں
جنہاں اس دے نال لگائی اوہ وجہ بخورداراں
تے لوکی جو منکر اس دے دوجک کھادن ماراں
جیوں یہ دل دے کالے ہوکے کھو بیٹھے اعتباراں
پاک نبی دا درجہ عالی کی انہاں نوں ساراں
جنہاں وکوں من کے دل ویاں کیتیاں دُور غباراں
وڈے بھگ نہاں دے جنہاں ڈھٹیاں ایہ گزاراں

سچ رسول محمد عربی سچ اوہدیاں سرکاراں
کتنے نہ ڈھونڈی ہووے انہاں دی جہڑے چہ نکاراں
محشر نوں کھی انہاں اتے سے رمت دیاں باراں
ایتھے ذلت اگے انہاں قہر جہنم ناراں
انجیں اگے بن انہاں نوں دوزخ اک انکیاراں
اس دامل مومن دے دل وجہ جو ٹولہ انھیاراں
انہاں دوجک روشن روشن پیر دے دانگ صراراں
دوجک کھٹ نکری ہوئے شابل وجہ دلداراں

من بھی جس دے دل وجہ ایسی حب سمانی ہوئی
شرقت یاد رکھیں دوجک وجہ دسوں فکر نہ کوئی

چند افکار در مدح انذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس دل میں عشق یارب شاہ اُمم نہ ہوگا
اوس پر خدا کا سرگز لطف و کرم نہ ہوگا

سب نبیاں تختیں اعلیٰ درجہ پاک نبی سرور دہ
نتم نبوت والے درجہ دنیاں اوتے آیا
مکے دے وجہ پیدا ہویا جیونکر چن اسمانی
اوس چن دی روشنائی بھیلی دوجک عالم سارے
کار شہر کیا سب عربوں خوشبو مہک وکنائی
اس محبوب ربانے اپنی الفت بھری نگاہوں
غاصرا دیر نہ دھرتی جتنے اگ نہ پانی
تھیا ادب عرفانی چشمہ تے نوری چمکارا
عرب دی گئی گذری حالت تھیک ہوئی اس پاروں
اسے غاروں تاج نبوت سر تے رب پہنایا

جو مقبول تمام جہانوں دودھ اند نہر دا
اند لے محمد سوہنا اپنا نام بتایا
لنقا آن زمیں سے اوتے ایہ محبوب ربانی
عرش فرش تے کدھی سبھو چپک پئے اکوارے
دیہاں وجہ پیروگ جہالت سارا صاف نویائی
جگ اوتے فیضان پونچا سے مورا دی درکاروں
دھریا جس دم قدم اوتھیں اوس محبوب حقانی
جس تختیں روحی فیض اٹھاوے آکے عالم سارا
ہوئے نیکو کار تلمیذ تے واقف اسماروں
خلعت مہر نبوت والا محفہ پیش لگایا

جبرائیل آیا وہ چہ خدمت تے پیغام لیا وے
 اسے وانگوں ساری عمراں خدمت وچہ گذاری
 اسے نوں ہی فخر پچھاتا ایہو سب کچھ جاتا
 سب احکام جناب الاہوں ہر دم پئے پونچائے
 ایہ کچھ شان تے درجہ حاصل ہو یا تنہاں حضوروں
 ہور انعام ہزاراں ایسے رب عطا فرمائے
 جس ہتھیں چھپیا رزق و سیردی لوکاں نوں سمجھایا
 وڈے وڈے سنگتیں ولاندے جو آئے منہ کالے
 رہیا زنگار نہ مول انہاں دا ہو گئی سب صفائی
 نبی محمد الفت پاروں جاں کوئی سخن الایا
 ہک مکہ کیا عرب تمامی جاں کوئی سنی کہانی
 سب نواحوں بھیج بھیج لوکی فیض روحانی پاؤں
 ہک اکھ تافلہ بن کے تے کئی نوکی ٹوٹے
 سنیدے جد نور محمدی دس داپیا چکارے
 میں قربان جانواں جد سوہنا کلمہ اکھ سناندا
 حبشوں چل بلال سوہارا پاگل طوق غلامی
 انجیں ہی سلمان سوہارے وڈے آئے ایرانوں
 انجیں مینی مصری شامی عرب عراق نواحوں
 بڑے مدبر عقداں والے تے ماک دانایں
 ایسا ایہ کوئی ذکر پیارا جو سن دا اک واری
 کیا کہنا جس ہک واری بھی ڈٹھا نال صفائی
 شاد حبشی نصرانی ایسی اوے مگر وکانا
 پر جد سنیاں شان محمدی نور اسیس نوایا
 انجیں ہور بتیریاں لوکاں شوق محبت پاروں
 واہ واہ ایہ خوش قسمت لوکی وڈیاں بھاگنا لے

سادا راز نبوت والا ادبوں آن بتا دے
 اتنا ملک مقرب تے مبرا ایسی تابعداری
 اسے نال لگائی ہوئی ایہو ہی من بھاتا
 جیونکر سننے اونجیں آکے الفت نال سنانے
 ملی حکومت عرش فرش دی نیرے تے کیا دوروں
 ابدانی روحانی جانی سمجھو تحفے پائے
 پر تاثیر زبانوں سن کے سمجھناں سیس نوایا
 ہک نگاہوں اوہا ہو گئے روشن نور اجالے
 وحدت والی حب ربانی رگ رگ وچہ سمائی
 جن سنیاں اوس سیس نوایا دل سے وچہ بٹھایا
 سینے وچہ دھری تے کیستاقول اقرار زبانی
 عیباں سے اقراری ہو کے قد میں سیس نوادوں
 ماسے کفر جہالت انجیں پائے پھر دے رول
 آن ڈگے وچہ قدماں ادبوں وڈے دیکھ دے
 وڈے وڈے گمراہاں سے دل نور ایمان سوہار
 حاضر خدمت وچہ سوہارے دا کلمہ فخر گرامی
 تے چھڈ دے مسمیہ سوہارا پاندانہ نور ایہا نول
 جس دم سنیاں ہک گئے قد میں سمجھو فضل اناموں
 سن کر پاک کرم الہی تول نظر راں زبیاں
 بھل جانے سب کچھ تھہرے لک کی تول یاری
 اوے نوں سب دنیا بھل گئی اسے نال لگائی
 ایہ ہر دم شوق دے وچہ تے ایہو سمیانا
 دل تھیں نیاں سچ نیتیں نور کیا نول پایا
 سن ویاں کلمہ کہیا زبانون سمجھناں دور دیاروں
 جنہاں نول آگھر وچہ دل دے تھیندے نور اجالے

حالانکہ کئی نبی پیغمبر سجدے کئے بے چارے
ویکھ لیندے بھرا کھیاں راج کے دیدن پاندے
مونسے عیسے دے دل برویلے ایہو خواہش آہی
سمو دین محمدی کارن عاشق تے متوالے
پر ایہ درجہ حاصل کرنا یا ایہ حاصل ہوناں
تے جہناں تے کرم کما یا جاہل عرب نکاسے
ادھا اس نعمت دے پاروں لطف اٹھا دن والے
انجیں ہو رہی جہناں او تے رب نے کرم کما یا

کھندے جے کدی ملدے سانوں نبی محمد پیارے
تے بن اوس دے امتی سمجھ رب دے کول ہوجاندے
میل ہوجاوے درشن پاتے فضلوں ذات الہی
سمو چھڈ گئے دنیا فانی اسے شوق و چالے
باجوں رحمت ذات ربانی ختم نہیں ہوندا رونا
جہڑے دشمن پاک نبی دے اندر عمرال سالے
اللہ دے مقبول سوہاے درجے پادن والے
نورا یما نون حاصل کر کے عالی درجہ پایا

سن لو کو کو نبی محمد رب دا خاص حضور ی

جہریاں ہی پہنی جس نے تن تے چادر نوری

جہاں فی ہمیمہ صاحبہ گودی وچ کھڈایا
فر دے نہ پائیا او دکھی پائیہ درجہ عالی
پھر چاچے داکا فی عرصہ گذریا نال پیاراں
آکے وچہ نکا ہے انہاں خدمت کیتی پوری
حدوں نبوت والا درجہ رب عطا فرمایا
پر ایہ تے بھی اکثر لوک کیتی تابعہ راری
نماں لوک دو جگہ اندر قرب حضور ی پایا
انہاں دے فیض نوار ہی پئے لوک فیض اٹھائے
پس نہالی ربیانہ کو فی سرقہاں کلمہ جاری
تے جو لوک مخالفت ہوئے غوغا شور مچاندے
انہاں نے مرد و جگہ اندر گھر نہ کھنڈا وٹیا
بتے وک نماں دے وچوں بغیر درگاہ
تے جو بچ گئے مرد بھی جیہ سہ سال آوار
رحمت رب دی انہاں اتے روانہ رہ گئی کوئی
یارب حرمت نبی محمد سرور دواں جہاناں

اوسنوں رب نے ہر نعمت بخش چا فضلوں ڈیایا
تنہا ترشی رہی نہ کوئی سوہنی عمرال جہاں
انجیں مائی خدیجہ صاحبہ سوہنے خوش گفتاراں
جس بخشیں او دکھی مولا سے در ہو گئے من حضور ی
سارے لوک مخالفت ہو گئے شور و مچایا
رب رسول نے کر راضی دور کیتی بیزاری
تن من صفا دیو یا سب اپنا فکر تمام ہٹایا
دین نبی دار و روشن ہو یا سر تھاں بندے لائے
دنیا مومن ہوئی اس بخشیں ایہو کار گذری !
مومن مسلمان تائی سب تکلیف پونچاندے
ہو راں دیکھ پٹن بد سے اپنا جھکا پٹیا
جیوں کھنڈ دے لیندے پھر شہدائے مہمے ستے
کرنی نہ چھو دست انہاں دی پھر دے مار مار
ہر ویلے تکلیفاں اندر قسمت مندی ہوتی
مینوں بھی کمر شاہل اپنے ٹوٹے مسلماناں

جے اس ٹولیوں خارج کیتوئی جا بلاں نال دلایا
میرے وچہ تے جا بلاں اندر فرق اگے کچھ نامیں
ہر مثل دی شکل کھولیں دسیں راہ سکھائے

تاں مرطسا ڈا حال نہ کوئی ہوئی مسدا پایا
مرطبھی منگاں رحمت تیری اندر دہیں سر امیں
میں تے بھی کر کرم خدایا ہرون دُور کشالے

ڈبا عیب گناہاں اندر پاسا رہیا نہ کوئی
اشرف دی حل کردیہ مشکل مت ہوئے دلجوئی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لَإِيمَانٍ وَ الْإِسْلَامِ وَ

سب تعریف ہے واسطے اللہ جس نے راہ دکھایا سانوں واسطے ایمان دے تے اسلام دے

الصَّلَاةِ وَ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ الَّذِي

تے درود تے سلام ہوئے اوپر سرور اسڈے محمد جس دے نبی ہیں وہ نبی جس نے

اسْتَنْقَذَنَا بِهَا مِنْ عِبَادَةِ الْآوْتَانِ وَ الْأَصْنَامِ وَ عَلَى

بچایا اسان نوں بسبب عبادت کرنے دے ماڈے بتاں دی تے مہدیاں دی

الرَّبِّ وَ أَصْحَابِهِ النَّجَبَاءِ الْبَرَرَاءِ الْكَرَامِ ۝ !

تے ماو پر آل دس دی دے تے اصحاب اس دے جو چنے ہوئے تھے تے نیک تے بزرگ ہیں

ذکر اوصاف نبی سرور دے کیا کوئی آکھ سناوے

سب نبیاں تھیں وڈا درجہ بخش ہو یا سرکاروں

فیر قرآن مجید اتار یا جو عرفان خزانہ

جس نوں ساڈی بہتری کارن اللہ آپ ادپایا

پہلیاں پیار کتاباں نالے ہو مصحفی سارے

یو شان بیان کیتوئے ایو پیا سمجھایا !

سمجھناں بابت دسیا جو کچھ حال اصحاباں یاراں

دسیا ایہ کچھ منتقل ہو سکے دامن وچہ انہاں دے

ہر حالت وچہ ساتھ نبی داد میں مشوق پیاروں

لکھیا انہاں صحیفیاں دیوچہ امت سندھ حال

سمجھناں دے سرور پیارے چٹکے عمل و ہارت

دنیا دے پہ نال منور امت خاص محمدی

جس دی صفت خدا خود آپوں سرویلے فرمادے

نالے ختم نبوت پلایا تحفہ مولا پاروں

جس تھیں ثابت ہو گیا بیشک ہے ایہ نبی ربانا

سب علوم خزائن دے کے رہبر کر پونچیا

سمجھو صفت نبی دی کرے اسے نال سنوارے

بھی امت وادرجہ سمجھو پورے طور بتایا

سب دے پتے نشان بتائے مخلص تا بعد ازاں

وچہ اطاعت جانوں مالوں فرق نہ مولے پاندے

تن من دی قربانی کیتا مشوق اسے طوروں

ہر کوئی تابعدار نبی واسطی صورت واد

سمجھو مومن مخلص سمجھو نیکو کار سو ہارے !

جنہاں او تے ہر دم ہوئے رب دی نظر کرم دی

کوئی بھی کل کلام ہے کہ سن اپنے منہ زبانون
سب کتاباں وارواری ایہو آ کہ سناون
آکھن دنیا سے وچہ بھانویں آئے نبی ہزاراں
کئی قسم دے معجزے لیا تے خلقت پئی نوائی
وڈے ہوئے نوک تمابی مولاناں بلائے
رد ہونے تالبداری پوری کرد کھلائی
پر جو شان محمد سرور رب رحمت فرماوے
سب نبیاں تھیں روز ازل دے رب اقرار لیا یا

سننے والیاں اتر کر لسی پاسن نور ایمانوں ۴
گویا پاک نبی سرور دی پوری صفت سناون
وڈیاں وڈیاں شانائے سور منے خوش گفتاراں
وسیارا ہدایت والا وڈور کیتی بریائی!
تو ماں دی اسدح سے اندر ساسے زور لگائے
جانی مالی سب قربانی فرق نہ رکھیا کافی
ہور پیغمبر تائیں اتنا ہرگز ہتھ نہ آوے
جیوں قرآن مجید وچالے وکھین اندر آیا

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ

تے جدیا اللہ نے اتر نبیاں کووں جو کچھ تائیں تانوں کتب

كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ

تھیں تے حکمت تھیں فیر آیا تہاڈے کول رسول تصدیق کرنے والا

لَمَّا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۖ قَالَ

جو کچھ تہاڈے کول ہے ضرور تیں ایمان لیا وناں اس دے تے ضرور مدد کرد اس دی آکھیا اللہ نے

أَقْرَأْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ أَصْرِي ۖ قَالُوا

کیا اقرار کیستا تہاں نے تے پکڑا تہاں نے اوپر اپنے ایہ ذمہ میرا

أَشْرَرْنَا ۖ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ

آکھیا انہاں اقرار کیستا ہے اسان فرمایا پس گواہ رہو تیں

مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۚ (آل عمران - ۹)

تے میں تال تہاں دے ہاں گواہ

روز ازل جد نبیاں تائیں رب کردا اقراری
مے کے فیر کتاب تسانوں سچا نبی بنایا
بعد اس دے جد پاس تہاں دے آوے نبی اساندا
ہے اوہ سچا نبی اسان دا رہبر وہاں جہانان
نابے رحمت وچہ اس دی کرنی مدد ضروری

کہندا جہن تسانوں ل دی علم تے دانش ساری
سب خلقت دار رہبر کے شان عظیم دنیا
دنیا وچہ تصدیق تہاڈی ظاہر بول سناندا
اوس تے تہاں ایمان لیا وناں فرق نہ مولے پانا
جو کھی ہوئے جس دے ویلے سبہ نہ بات ادھوری

سمجھناں اوتے اوس نبی دی لازم تابعداری
 جیہڑا نبی بھی ہووے اوس دم جس دے وچہ زمانے
 رب دا یہ فرماناں کے سمجھناں اکھ سٹنایا
 جس ویلے جی کول اسان دے اوہ پیغمبر آوے
 تاں رب کہے گواہ اس سندے رہو بن تئیں تمام
 فیروہ سب پیغمبر جس دم دنیاں اوتے آئے
 وچہ سمجھنیاں اتے کتاباں ذکر محمدی آندا
 سن دے شان رسول اللہ دی جاں وہ نبی سوہار
 تاں اوہ رب دی وچہ درگاہے ادبوں کرن دعائیں
 فضل تیرے جیں وچہ حیاتی جے سونل جادے
 جس نوں اتنا درجہ دتو فی فضلوں بارخدا یا
 بارخدا یا کیا اوہ امت کرماں بختاں والی
 اوہ پیغمبر جس دی اللہ آپ صفت فرماوے
 فیروہ تمام نبی رہاں اوس دی طاعت چاہندے
 تلے اپنیاں امتاں نوں انہاں کے تاکید سٹنایا
 جس نوں پہلے قساڈے وچوں اوہ محبوب رہانا
 جس نوں رب زور اس دا کہیں نال وکھاوے
 ناے سچے دل تئیں اوس دی کرنی تابعداری
 آخر ویلے سب نبیاں نے امتانوں فرمایا
 اوس دی سن کر بات تمہاری دل دے وچہ بٹھانی
 حضرت موسیٰ نے تے ایہو ہر دم وعظ سٹنایا
 بے شک پاک نبی دا درجہ بہت بلند جہانوں
 سب دنیا تئیں عالی درجہ رب دے نبی پیاسے
 جتنے نبی ایہ پہلے ہوئے رب دا پیام لیاے
 سمجھناں دین محمدی دا ہی نقشہ پیا وکھا یا

سب طاعت اوس دی کر کے پاؤ بر خور داری
 سمجھناں دتے طاعت اوس دی رزم و فنوں جا
 یارب وعدہ پورا کرماں جاں اوہ ویلا آیا
 من لیسناں تے مدد کر لیاں جیوں اوہ اکھ سٹن دے
 سیم بھی شامل نال اتناں دے جیوں ایہ گرجی
 سمجھناں نوں اوہ وعدے رب نے سالے یاد کرائے
 پوری آن تے شان انہاں دی سمجھناں نوں فرماندا
 خیمہ دے رشت و کھنڈن لاریں تیرے لین پیاسے
 بارخدا یا میل داری اوہ محبوب اسائیں!
 دور ہوئے بہر کوفت ساڈی دلی مراد بر آئے
 سامانوں بی دیہ تجاہد و ہدی کہ تیسرے سوہا
 پہلے جہانوں نبی اجیہا جس دا درجہ عالی
 کیوں نہ اوس دا امتی ہو کے عالی درجہ پاوے
 اسے دے عرفی سالے ایہو انسیاں پاندے
 ختم نبیاں بعد اسان دے ہے رب نبی اویا
 الفت بہر ساڈی طرفوں انوں رہم سٹنایا
 منے دلوں زبانوں اوس تے سچ ایمان لیاوے
 ایہو حیاتی ایہو زندگی ایہو بر خور داری!
 جس دے وقت بھی اوہ پیغمبر دنیا اوتے آیا
 دوزخ دے نال نال نہ کان وچہ پیغمبر رہا
 انجیں حضرت عیسیٰ نے بھی امت نوں فرمایا
 نور کی ناریں کوئی پائیں سکے انما نور
 انہاں تئیں وودھ شان محمدی عالی وچہ سرکارے
 تے خلقت نوں راہ ہدایت انہاں پئے وکھا جئے
 گویا ہر کوئی سبق ایہو ہی یاد کراون آیا

جتنے ہی رسول پیغمبر دنیا اوتے آئے
 آپ کی نبی دی بابت دیندے گئے سنیے
 سب صفات و امالک ہوسے بڑا بلند مقاموں
 ورس توحید مکمل کر ہی رب و ارادہ کھلا ہی
 جو لو کی ہو جاسن اس دے کرن اطاعت پوری
 ایو کچھ سب پہلے نبیاں جو تعلیم سکھائی
 جس دم نبی محمد مہرور دنیا اوتے آئے
 سے تھیں ہی ختم نبیاں بیانشان حضور
 انہی غیر کتاب مکمل سہیں وجہ کی نہ کرنی
 نماز و رخصت و غیرت ان تھیں بعد دے دے
 سہو اخلاق اطوار محمدی تے ساری زندگانی
 پاک نبی دی زندگی واسطہ چاہے خدائے لونی

سبھو تابع دار محمدی اسے مگر وکائے
 نما ڈے بعد ک نبی آئے گا لک اس دے کہے
 اس دی تابعداری بدلے جنت لمن الغاموں
 گناہ گاراں بدکاراں دے سب عیب معاف کر اسی
 او ہار ب دے بڑے پیالے کامل مرد حضور
 نبی محمد و اسب نقشہ انہاں پیا و سیانی
 اسے طور احاطہ رہا نہ دنیا نور سمجھائے
 و سیادین مکمل جیہڑا پیر سر علم شہدوں
 جس دے پڑھیل سہراک عمور و تفتیت سمجھ ہوئی
 بھی ندرونے صافت ہو جاوے جو دیکھن اگوائے
 اس تھیں سب سمجھ نہ رہے جیونکر عمر و ہانی
 پڑھ ویکھ قرآن مبارک ہو جائے دل جوئی

ذکر محمد الفیض حدیث ابراہیم علیہ السلام

سُن مومن میں دس سال تینوں من اوہ ذکر ضروری
 پاس نبی نور ہتھیاں چیزیں سب صفات
 سیرت والا انہاں دیاں مرط و قہماں بتلاوے
 دو تہ نہ نہ عدل نور اوستہ و حق آیا
 سب متا ہے امت دوجی نہیں دے وجہ آئی
 س وجہ بہت محدث لوکاں ذکر اوہ سنائے
 انہاں حدیث نبی دی بابت جیونکر امر منایا
 ڈیوئے حد ذاتی صفات موکے چپ تھیں
 قولی و دوجی پیغمبر نے کیستہ حکم زبانی
 کر کے دس دلیاں گلاں بعضیاں ذاتی آیاں
 تہ ہی ہمیا قولی فعلی جان متضاد و موجب و

بہرے ذات محمدی کارن موزدی منظور
 چہڑیاں ہو کر کسے حق اندر جائز مول نہ آیاں
 پاک اوہ بہرے محض نبی نور مست مول نہ پائے
 تے کہے ہو پیغمبر ایسا عمل نہ مول کسایا
 یعنی ہک ذاتی تے دوجی نبوی نام لیا فی
 پریں جویں مناسب ڈٹھے سولیو لکھ و کھائے
 ہک قولی تے دوجی فعلی عمل دوہاں تے آیا
 قولی نور مر بہتر جاتا ایو عمل سدا ہے
 فعلی اوہ جو کر کے دسیا منشا جویں ربانی
 چہڑیاں کرنیاں امت تائیں ناجائز فرمایاں
 عمل کر و تد قولی اوئے جیوں حضرت فرماوے

بھانویں نبیاں دی سب زندگی تے ارشاد گرامی
ایہو مثال اوہ بن کر پیارے دنیاوتے آدن

عملی ہوندا سب نمونہ کارن خلق تمام
جیونکر نبی سرور اپنی شان دکھاؤں !

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب)

بے شک ہے واسطے تمہارے اے مسلمانوں وجہ رسول اللہ دے اقتدار اچھا ہے

اس حقین جا پے نبی محمد راہبر دوہاں جہانناں
پیروی تے تقلید انہاں دا آیا حکم ضروری
اس گل اندر سرگل سندی پیروی لازم آئی
پر جید غوروں ڈکھا جائے تے کچھ بھالیا جائے
بعض پیغمبری صورت پاروں اپنا حق انہندا
شرع شریعت والیاں تے بھی وضع کر سمجھایا
کمال قرآن حدیث دیکھو تاں ایہ سب نظری آئے

امام اعظم بن آئے جگت چہ دستن راہربانا
جس نے ایسا کر دکھلایا اوہا کھیا حضوری
اس دے بناں نجات نہ کوئی نہ حاصل بھلیا فی
سب کماں وجہ پیروی کرنا مشکل کم دے پائے
اس دے دستہ عمل کمانا کی مستدر رسد
ایہ کم خاص نبی دے کارن ہو راں دا نہیں پایا
جیونکر آگے اللہ پت عابسی ایہ سمجھ ذکر سنا دے

خصائص ذاتی کہ بر امت لازم نیاید

وڈی خصوصیت جو پہلی پاک نبی سرور دی
اوہ ایہ شان نبوت والا جو بلیا سرکاروں !
فیر لازم اوس دے جہڑے وحی دا سرورم آدناں
جبرائیل دا نازل موکے دینی خبر الاہوں
آپ بناں نہیں ہو رکے تے رب نے وحی پونچائی
تاں کوئی آدناں ایسا جس اتے وحی آئے
تاں ہی ایہ اختیار کسے نوں اس دے اندر آیا
ایہ بھی ہے جسے نبی محمد پاک ہر اک گناہوں
باقی ہو تمامی لوکی اس دعوے حقین خدائی
بھانویں امت دے وجہ سمجھو کر دے تابعداری
تے جس ایسی کھو لکر کھادی وحی اوسنوں کد آوے
ناں ہی اوہ احکام الہی نسخ نسخ کر سکدا

جس حقین خالی ساری امت رہ گئی خیر بشر دی
امت وچوں کسے نہیں ملناں تاں سی کسے دہاروں
یاں کوئی نوں شریعت دا دہر کوئی لیکو رہو تاں
نسخ نسخ یکے امروپ لے یا کسے ہو ری راہوں
تاں کوئی ایسا ہو یا جس نوں ایہ نعمت ہمتہ آئی
تے ناں ایہ جہڑا آول نوں طریق بت دے
ایہ سب شان محمدی لائق اوسے دا ایہ پایا
نجیں ہو تدم پیغمبر اللہ دی درگاہوں !
کسے نہ کسے گناہ دے اندر ہو سی انہاں بجائی
ایہ پرغزش بری مصیبت بچنا وڈی کاری
تے ایسا کدرب دی طرفوں کوئی گل منے من دے
ناں ہی رزہ پوشیدہ دس دے اودان اکھیں تکرارا

ہاں دو چیزیں امتیاز کا رن رب جائز فرمائی
 پر ایہ بھی کوئی گناہ والا نہیں تاں انجیں جاسے
 شان پیغمبری بعد کسے سے سے ایہ خام خیالی
 دو جی بات جو بناں نبی دے امتیاز روانہ آوے
 یعنی اس وجہ چہڑی رخصت پاک نبی نوں ہوئی
 رم متی جے شرط عدل دی پوری بجا لیاوے
 پاک نبی نوں اس گل سندی پوری رخصت آئی
 ایہ بھی جیکوئی عورت اپنی نال نوشی دے آوے
 آپ نوں کئی بھراں سے اندر نہ آوے کوئی
 تے امتی نوں اتنی ہی نہیں رخصت ہونے والی
 جتھے ایہ دو رخصتیں آئیں پاک نبی نوں آئیاں
 اور دست تک جو وجہ نکاح حضرت حرم لیاے
 تے رشتے دیاں بیٹیاں دو تھیں وودہ جائز آئیاں
 عام مسلماناں دے اوئے ایہ بھی شرط نہ آئی
 اب تاب زمانہ امتی جے رخصت لیاوے
 سن بھی کر وجہ عیب نہ کوئی جائز شرع بتایا
 پھر پاک نبی نوں ایہ عورت جائز تھیں
 یہ جی شرط جو دیویاں حضرت کنیاں متدوچاے
 تاں ہی بعد وفات نبی دے نال انہاں دے کوئی
 امتی کی جہ بیوی کوئی زندگی کہتے ہو جاوے
 نہ نکاح دی وں دے دستہ بندش نہیں دوبارہ
 غیر نبی نوں اتنا بھی اختیار و تادب باری
 تے ہی جی حسب صحت مونس و مونس نہ وچھاہیں
 بیٹیاں پیرتے پاروں حضرت پنے کول رکھائیں
 باقیانوں زوجیت والا شرف عطا فرمایا

کشف الہام تے سچیاں خواباں کچھ انوں دکھائی
 مرط بھی شان پیغمبری والا روانہ کسے بھی حالے
 ایہ سب ختم نبی ضرور تے جیندا درجہ عالی
 او دے مسئلہ عقد نکاح واجب دم ڈٹا جاوے
 امتیاز نوں اس دے وچوں سرگز دخل نہ کوئی
 پیار زمانیاں اک دینے اوس روا شرع فرمائے
 ہتھنیاں بیویاں رکھنیاں چاہوں تے وہ کرن نہجاسی
 بن حق مہروں زوجیت دا شرف زیارت پاوے
 پر نہیں ایہ گل عمر سار کی پاک نبی لکھیں ہوئی
 ایہ سب شان نبی سرور دی انہاں نوں وڈیائی
 اوئے کچھ پابندیاں بھی سن رب پچھنے لائیاں
 حق مہروں یا بچوں اوس دے جائز رب فرمائے
 نال جنہاں ہجرت لیتی تھو وطن سنگ آئیاں
 ہجرت کرن یا رہن بچا ہں بکو طرز نباہی
 بھانویں مسلمان نہ ہو دے باز اوہ مو جاوے
 ہر مومن کر سکدا انجیں دل جس دا کر آئی
 شرط اسلام ضروری ہتھ تے وچہ عہد ہاں
 نہیں طلاق دے سکدے انہاں بھائی نہ رشتے
 کوئے گناہ نہ آئی یا نہ تے دستہ وڈی بدنام
 و سنوں سن حق دے جتھے چاہے تے لیاوے
 دوبارہ یا نہ کہہ کیا سمجھو حلال چہرہ
 جس نے پیر ہو کر رہی کر لو جیہڑی جھیں پیر
 دست الہی جی رخصت نہیں کسے دے تائیں
 حضرت عائشہ حفصہ زینب ام سلمہ منک آئیاں
 و سو کچھ تھیں سب نوں پاک و پیر

دیتے پنی بری اوستے بھناں دے گھر جان دے
خرج خوراک لبائے بار سال مطابق آوے
امت وچوں جے کوئی مؤمن ایہ تشریف ڈالے

حق حشوق برابر ہے اک وچہ فرق نہ پاندے
ایہہ قرب چوہاں جو حاصل ہو رہا اتنا پاوے
اود مجرم کنہ کار پیارہ پاوے پیا کشائے

وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَنْزَاجَهُ مِنْ بَعْدِ مَا أَبَدَ اللَّهُ (الاحزاب - ۷)

تے ایہ ہنر تے مناسب نہیں جے تئیں نکاح کر دیویاں پیغمبر دیں
نہ رس دی دانت دے بعد کدی

عرب وچالے رسم ایہ آہی بھاری اوس زمانے
اسرائیلیاں وچ پھلجی اس دی حد نہ آہی کوئی
وچہ توریت پتیریاں بابت ایہ اذکار لیاے
پاک نبی جدین جوانی عمروں پنجھی سالوں
جدوں پنجہ سال عمر ان پینتہ موت امانتہ آئی
عقبت ست سووہ بڑے تھیں مہول زندگی مونی
نکاح پیندے پیندے تھیں مل کے مرطانونو ہوان

چاہے جتنیاں غوراں بٹل وچہ نکاح دے آئے
ہمیاں اتھ بڑاں نے بھی پئی کیتی دلجوئی
جنمناں سینکڑے تھیں یقین نام انہاں آئے
پنی ساراں دینی کس دیوی جیوں خوش رہیں
نیز نکاح دویتہ عہد تے کس گل موہن بھائی
حضرت مائتہ پیر ہماں دے محفل ایہو دلجوئی
نہ ویتہ نہ ساقی ہوئے رل رل درد زخم

دے پیندے پاک نبی تھیں ایہ کچھ نکاحیں
جیہ تھیں نکاح وچوں مہول نکاح سہ ہون
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح وچوں نکاح نکاح پیندے
سبھو مصیحت دینی کارن ایہ کچھ بھار اٹھائے
حضرت مائتہ بی بی جیہڑی ابا بکر گھر جانی
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے

جیہ نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے
نکاح نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے

حضرت مودہ خاتون تالے ام السلمہ مائی

تھیں نکاح پیندے تھیں نکاح نکاح پیندے

حضرت زینب بخش دی بیٹی ایہ کچھ سرم تھامی
بعد اس دے مڑ پاک نبی نول حکم آہوں آوے
گویا جائز اگوں کارن سب نکاح ہو جاوے
انہاں مائیاں دی رب سچے اتنی شان بنائی

من سمت جبری سین اہندے ایہ سبھ عقد گرامی
بس من اگوں عقد نہ کرنا ایتھے ختم ہو جاوے
ایہو جائز انہاں دا ہی حضرت بوجھ نبھاوے
سب مومنناں دیاں مائیاں بنیاں لطف کرم مولائی

وَأَزْوَاجَهُ أَتَمَّ تَصَحُّ (احزاب -)

تے بیویاں نبی پاک دیاں ماناں ہن مسلماناں دیاں۔

خاص ایہ حکم انہاں دی بابت رب سچا فرماوے
جتنیاں بیویاں کرچکے سن پاک حضور سچا نول
چہ زنان دا ایسے ویلے حکم خدا فرماندا
پاک نبی ایہ حکم سکڑ آتے اوجھ حیرانی
ادھروں حکم طلاق دیون دا ایہ بھی سخت منائی
بیویاں چہ جو بہت عزیزہ انہاں رکھو نالے
حضرت عائشہ حفصہ زینب ام سلمہ جو چارے
حضرت سودہ ام حبیبہ اتے جویریہ مافی
کتا بہ عورت عقد وچلے نہیں اجازت ہونی
دینی گناں دا انہاں تے نہیں ہوندا بھروسہ
جس نے نہیں پٹیمیری و تے مول امین لیاؤناں
اسے پاروں ایسیاں عورتاں نہیں نکاح وچہ آئیاں
ہوئے عبودیت اک نبوی محض نبی حق آوے

عرم نبی دے مانوں س دیاں دب دھپن ہی دے
ایتھے ہی مڑ بندش ہوندی ورتن نہ مول تانوں
اس قسب زیادہ دی ہی بندش بوجھ وواہو تہاندا
ہن کی کیستہا جے ایتھے مشکل ہوئی بھہنی
تاں اس وقت رعایت بخشی فضلوں پاک الہی
دو جیاں نول بھی دیہو تسلی ہر دم نظر حواسے
مویا قرب حقوری نال ایہ سر دم در باسے
تے حضرت میمونہ صد حبہ سویں سبھ امر جاتی
کیوں تہ اس دا پاک نبی تے مول ایمان نہ کوئی
ناں ہی محرم راز انہاں نول کیستہا جے خاصہ
اس نے نال نبی دے دسو کی مڑ ساک جگہ وناں
انتیاں نول جہاں سبھو نختاں رب سر مائیاں
امتی لوک بُری اس پاروں مولا کرم کماوے

مسئلہ نماز کہ متعلقہ است بآن بات یا بہ کا عبیہ الصلوٰۃ والسلام

کہن روایت جد حضرت نے دعویٰ دین سنایا
اس دم فرض نماز راتے دی آہی مسلماناں
اس دے بعد عراج اوتے جہاں سنت کے سلامی
غیر نماز تہجد والی عام ہو کے رہ جاوے !

تاں پنج وقت نمازاں بابت حکم نہ کوئی سہیا
جس دا نام تہجد کہندے صاحب دا فرمانا
پنج نمازاں فرض دو جاوے طرفوں ذات گرامی
امت اوتے فرض نہ رہ لئی مستحب بتلاوے

پڑھیاں ہووے ثواب نہ پڑھیاں عیب گناہ نہ کوئی
اوبدی ادا ایسی دی پست دی آہی پوری پوری
ایہو نماز آہی جس دے وچہ راتوں رات من لکھو تے
اگے نانوں دودھ مناں دل موئے شوق ادا
یاد رکھو یہ ہر کوئی بندہ شرف انتہا نہیں پاندا
جنہاں نوں ایہ شرف آئے ہے ہو گئے اوہ شیدائی
پراہیہ بوجھ او تیرے جانوں راز بھی اہرے انوکھے
پاک نبی دی اتنی عالی ادھاری ایہ جانے
فرض نماز ایہ بدھویاں رات معراج وچا ہے
امت نوں اک پاسے کہہ کے پیغمبرے تائیں

پہ پیغمبر تے فرضیت اس دی لازم ہوئی
حضرت بھی ایہہ ادا کریندے پنجاں وانگ ضروری
پیر مبارک سچ جان تے مر بھی ایہ من موئے !
اسے وچہ محبت ساری انجیں ملات دہانی
جذبات دس دانفل نہ ہوئے نہیں بنے ہتھ لاندہ
انہاں انجیں جاگدیاں ہی سہارے رات لٹھیاں
امت دے بددشت کرتا بوجھ سرے تے چڑھتے
سچ جان تے پیر پراہیہ گل چھڑی نہیں انہاں نے
دل مسے اوارشہ ذایہ بزرگ قدرت رب دکن لے
حکم کریندے اتناں محبت اوس دم اللہ سائیں

وَمِنْ آيَاتِهِ فَتْحُ بَيْتِ رَبِّهِ نَافِلَةً لَّكَ عَمَلِيَّ

تے کچھ بات بھیر جاگ کے نماز پڑھ جوہاں س دے بددشت تے تیرے قریب ہے
يَبْعَثُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (بنی اسرائیل - ۸)

ایہ ہے اللہ دے گاتینوں رب تیرا مقام محمود تے (مرتبہ شفاعت دیوے گا)

پاک نبی نوں اللہ مالک کر تاکید سناندہ
تے مکر و نماز ادا کرنی چھڑی نہیں ضروری
اس دے بدلے رب تبارک کرم کمال کما سی
یعنی خاص شفاعت درجہ جو انعام دہاناں
پر یہ پاک نبی سرور نوں اس عملوں ہتھ آدے
پیغمبر تے فرض ضروری کرنا ایس ادا
انجیں نماز اک چاشت وانی فرض نبی تے آہی
پہ پیغمبر تے متہ نہیں تان عیب گناہ نہ کوئی
بعد نماز عصر دے حضرت پڑھیاں پیا دوگانا
عصر نماز دل وان ڈبٹہ تک روا نماز نہ کوئی
بعضیاں بیویاں نے جد ڈھٹا ادا نماز کریندے

ملات گیاں کچھ جاگ پیارے ہے ایہ وقت داندہ
پنجاں تھیں ایہ ہے اک زائد وچہ درگاہ منظوری
ملے مقام محمود تانوں ایدول وودھ اٹھاسی
جس تھیں ڈرن پیغمبر تے سک شہ جان زبان
سناں ہی نبی ربانا شوقوں مسجد کے سیس نواوے
باقی امت اس تے پاروں پاکئی سب رہائی
تے امت تے محض نواول رکھے ذات الہی
تے حضرت تے اس دی بابت بڑی تاکید ہوئی
حالانکہ ایہ جائز تائیں ہرگز مسلماناں !
پہ پاک نبی تے اس دی ادا ضروری ہوئی
پہچیاں پاک نبی نوں تان وداہی خبراں بھد دیندے

ہر دفعہ دے ملنے اوتے ظاہر نماز اداؤں
 م امت دے کارن تاہیں اوہدی ادا ضروری
 یعنی ہر سنت دے بدلے بوجہ اتنا سر آٹیا
 جیونکرامتی فارغ انجیں ہوو پیغمبر سارے
 صوم وصال ہمیشہ روزہ کس وی طاقت رکھے
 حالانکہ نہیں امت کارن انجہ وی جائز آٹیا
 کئی صحابہ جرات کر کے کمرن لگے مل سارے
 تاں پیغمبر سبحان تائیں روک دتا اس پاروں
 مینوں تے رب میرا آپوں فضلوں پیا کھلاوے
 ایہ مقام مینوں ہی حاصل میں ہی پیا نبھاواں

پچھلیاں دو رکعتاں رہ گیاں ایہ سب اوس قضاؤں
 پیر پیغمبر عمراں اس دی قضا کیتی پئی پوری !
 پر امت نوں ایسے بھاروں رحمت نال بچایا
 نبی محمد اوتے لازم جیوں اوہ پیا گزارے
 کئی کئی دن داروزہ ہوتا بن کھاوے بن چکھے
 ایہ پر پاک نبی نے ایہ بھی پورے طور نبھایا
 ایہ پر رد گئے کر نہ سکے ایسا عمل بے چارے
 فرمایا کون میرے دانگوں آتے ایں دھاروں
 تالے غیلوں پانی بخشے پیاس میری بچھ جاوے
 تے تیس نہ تاب لیا وادیاں وکد ادا نواں !

حرمت صدقہ و زکوٰۃ برائے بیت بی بی الہام ششم

پاک نبی مگر کئی کئی ہفتے چھٹے آگ نہ ہالی
 کئی کئی دن نہ کھانا کھاوا فاقے وچہ دھایا
 سے تنکیاں سے دہکھیاں جھاویں سر تے آون
 ایہ سب ماں نبی حق اپنے تاباں نہ رہا
 آپوں تے تک مال ایسے نوں متھ نہ کدی لکھ دن
 حسن خیرین دوسرے دے جگور دھپیا سے
 حضرت نوں جے خبر ہو جاوے فوراً موہوں کڈا لکھ
 آکھن مل بیت نبوت ایسا ماں نہ کھاوے
 سید ہو کے مال ایسے نوں جس نے بھی متھ پاتا
 بعد نبی دے سید وکی رب نوں بت پیارے
 ہوں ناووں دونا انہاں لیکھا اگے بھرن
 صدقہ مال زکوٰۃ سید نوں کھانا روا نہ آیا
 ہاشمی ہو کے ایسے ماں جے ہک نغمہ کھوے

مداں فاقے تکی نہ دیں عمر تمام جالی
 پر نہ مال زکوٰۃ تے صدقیوں کھانا کوئی پکایا
 پر ایسی کوئی چیز نہ کو توں حضرت متھ نہ پاوے
 بکھ بھٹناں ہاشمیاں حق سخت حرام ٹھہرایا
 تنکناں بھی اک پاپ گنہگار اتوں جھات نہ پاوے
 کھا جاوے مال ایسا اوہ غلطی نال بے چارے
 محنت دی ایہ میل لوکاندی انہاں نوں سمجھاوے
 تے سید نوں شہر تک ایہ سخت حرام ہو جاوے
 اس نے شان نبوت اوتے دھبہ خاص لگانا
 پہنچے تا بعد از نبی دے نہیں تاں حال آوارے
 ہک گناہ بھی لکھ برابر رب تھیں چاہیے ڈرنا
 انجیں باقی ہاشمیاں حق سخت حرام بتایا
 کئی سناں دی بندگی اوس دی نیچھے کسے نہ آوے

پاک نبی مدی مادت ہی جاں ناواقت کوئی
حضرت اوس سے دم اوس کو لوں ایہ سبھو کچھ لیندے
جے اوہ آکھے تھہ تال تے حضرت بہتہ لگاؤن
نالے اس وجہ ہو بھی حکمت غیر نہ کہن زبانون
پیغمبر اسلام نول ایہ اک حیلہ نظری آئیا
حالانکہ حد تکے غور وں شان نبی سرور دی
کسے قسم دا انہاں سے حق جس نے سخن الایا
اشرف بھانویں پاپی ماضی اوگن بار نکارا

چیز کوئی لے اگے رکھے رسم جیویں ایہ سوئی
کیا ایہ اندانی صدقہ یا کہ تحفہ ہو پئے دیندے،
جے معلوم ہووے ایہ صدقہ نیڑے مول نہ جاون
بال بچے نول پالن کارن نالے سب سبناں نول
مال زکوٰۃ خیرات تے صدقے جائز آکھ سنا یا
بعد خدا دے ایہ ہستی پاکیزہ سرکردی
اس نے اپنا آپ وںجایا پلے کچھ نہ پایا
مر بھی مدح نبی سے ہر دم نیت الون ہار

ختم النبی نبوی کہ بحمدہ صلی اللہ علیہ وسلم بر دیگر ال لازم نیست
اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد و باریک و سلم

میں قربان نبی سرور تے ہون درود سزاراں
عالی شان تے عزت عظمت جو کچھ حضرت پایا
بعد اللہ دے نبی محمد سب تھیں بہتر آوے
سب پیغمبراں نول رب سچے قدرت نال او پایا
کئی خصوصیتیں بھی بخشیاں ودھ کے خلقت نالوں
جو کچھ پاک نبی نول بلیا رب دی خاص حضوروں
کئی حدیثاں تھیں ایہ مسئلہ معلوم ہوندا آوے
مستم اتے بخاری اندر جابر کنوں لیاون
ایہ اوہ چیزاں میں تھیں پہلاں کسے پیغمبر تائیں
پہلا رب فتح تے نصرت لہی جس دے پاروں
دو جی ایہ گل میرے کارن روئے زمین تاجی
مال غنیمت حق میرے وجہ رب حلال بنایا
جو کتا حق شفاعت والا مینوں تصیا عطافی !
بیخوں پہلے نبی حو سارے راہبر بن کے آئے

نالے آل انبیاں اوتے سبھناں تابداراں
باہجہ خدا دے ہو رکے نول نہیں بلیا ایہ پایا
جس پانا اس راہوں پانا تاں مقبول ہو جاوے
نالے وڈا درجہ دے کے خلقت وجہ وڈیا یا
ایہ پاک نبی ودھ سب تھیں اپنے وصف کمالوں
نہیں اوہ بلیا کسے پیغمبر نال اوہ شمع نوروں !
جیونکر پاک نبی خود آپوں کئی واری فرماوے
پنج چیزاں رب دتیاں مینوں پاک نبی فرماون
اللہ سچے رحمت پاروں بخشیا مولے ناہیں
برگئی وںجاک غلاتے اوتے نالے دور دیاروں
ہو گیا سجدہ گاہ تے مسجد نفلوں ذات گرامی
میں تھیں پہلے کسے پیغمبر نہیں ایہ درجہ پایا
ایہ بھی کم میرے متعلق ہوراں تاب نہ کافی
آپوں اپنیاں توہاں کارن رب دا پیام نیائے

سے میں سمجھو دنیا کارن امر ہدایت لیا یا
 ابو ہریرہؓ جو بھی اس وجہ کچھ زیادہ آئے
 پیغمبری واسلسلہ میں تھے ختم کیستار باری
 ہر حدیث ان تھیں بھی خوبیاں ویکھن اندر آیاں
 معجزہ وحی مرے تھے جیہڑا روز قیامت تائیں
 پیروکار میرے ہیں جتنے بنن والے سارے
 تھے قرآن وچالے بعضیاں سورتاں ایساں آیاں
 غیر مکمل دین مینوں ہی عطا کیستار باری
 سن میں انماں سبحناں بابت تینوں کھول سناداں

سبحناں کارن راہبر کر کے رب مینوں کجھوایا
 جوامع الکلمات جو پیسوں و تاشان خدا سے
 باہجہ میرے کوئی نبی نہیں ہونا تے ناں ایہ ولداری
 جیویں محمدؐ سرور عالم رب کنوں فرمائیاں
 ایہ بھی نہیں کہے نوں رسول مرکنوں رب سائیں
 ہوواں نہیں نوں نہیں اتنے بخشہا رہے
 وہ بھی بناں مرے پیغمبر کہے نہیں ایہ پائیاں
 تالے ختم نبوت والا محمدؐ میرے تائیں
 ثابت جویں قرآن مرثیوں واضح کر سمجھاواں

رحمہ و وقار محمدی و نصرت علی المرتضیٰ و آلہ وسلم

بیت حق است ان ذی خلق نیست

بیت حق است ایں مرد و عورت

ایسب شب و سہ دنوں بندیاں و مل نہ کار
 پاک بن تھیں چاہاں بقیہ نبی خدا دے آئے
 اک وہ جیہڑے نہ ہوتے کہڑے سے ہوتے
 دنیا دی بھی طاقت وانا حصہ کوئی نہ پایا
 دو جے اوہ پیغمبر جنہاں ظاہری طاقت پوری
 پر اوہ تھوڑے حضرت مونس تے داؤد سوہار
 ہر دچوں مونس ہی کسین دساں کار و کار
 امرا تکی مقرر نواھے کر دے تنگ گذارا
 ہک گھڑی سکھ نال نہ گز دے ہر گھر آہ و زاری
 سب سے نہیں نہ تھی کوک خبر نہ ہر
 اسے حالوں انہاں اوتے ڈاڈھی تنگی ہوئی

نال ڈر گوڈری والے واجو سے شان خدائی
 نہاں نہیں ورتوں دین ہواں اندر سے
 نہ کوئی ساتھی یارا انہاں دانہ کوئی ایڈ نکانے
 نہ پیغمبر انجیہ آسبہ انہاں سبب دہاں
 نہ ظہر نہ قدر نہ ہر سبب انہاں حنوری
 نہ نہایت کھانا نہ ہر شان انہاں بھاری
 جس وقت اپنی طاقت والا ہو ہر انہاں دسیاں
 نہ نہایت سبب انہاں دسیاں وچاں سارا
 نہ نہایت دسیاں نہ نہایت دسیاں دسیاں
 نہ نہایت دسیاں نہ نہایت دسیاں دسیاں
 نہ نہایت دسیاں نہ نہایت دسیاں دسیاں

آخر حضرت موسیٰؑ کے ہونڈے سب سوالی
 تاں موسیٰؑ نے امرالاہوں ایہ سب لوک بلائے
 لے آندے وچہ شام نواسے جوہی وطن انہاں دا
 پچھوں قبیلان مگر انہاں دے زل مل کیتی دہانی
 پر ایہ اپنے کیتے پاروں ڈب دریا وچہ مردے
 القہہ جدا اسرائیلی آگئے شام دیارے
 اس حالت وچہ پھل گئے سبھ حضرت موسیٰؑ تائیں
 چھوڑا نہانوں تاں آگئے سکے سیس نواون
 اسے قعر جہالت اندر ختم ہوون روشنائی
 اصل مراد نہ موسیٰؑ پانی بھادیں رعب شہا ناں
 فیر داؤد پیغمبر رب دے دنیاں دی سرداری
 ہونڈیاں سونڈیاں مرٹھیں تاہیں دنی مراد نہ آئی
 کسے کہی کہ آوارا نہاں دی نہیں بیک دریا

مت کوئی راہ نجات دیوے ختم ہوئے بے حالی
 راتورات اکٹھے کر کے دریا پار لنگھائے!
 تاں جسے نال امن دے گڈے جاسے بوجھ غماندا
 تے فرعونی مدوانہاں نوں جو وڈی وڈیانی
 تے موسیٰؑ دے بندے سارے فناں لنگھ گئے تے
 دس لگ پئے نال امن دے چھوٹے وڈے سائے
 یاد نہ رد گئی نیکی جیہڑی کیتی نال اونہاں!
 لب واناں بھلا کے دل تھیں ہو رہی لکھ لاون
 پروہ باز نہ آئے موسیٰؑ پا پا رہیا دہانی
 ایہو جھگڑے جھیرے کردیاں ہو گیا کوچ نکاناں
 تاج حکو مت حاصل مرٹھیں اس گلوں بیزاری!
 تاں ہی سونڈیاں گریہ کردیاں سارے غم دہانی
 نال کوئی چھوڑ جہالت اپنی لب دے لستے آیا

ناں کہہ نال انہاں دے لگ کہ اندر تال لکائی
 نال کہہ اوئے شان حکومت اثر تو سیس کیتی

التجاسیٰ مرعنت یدر گاہ ایزد متعال

بار خدایا شہادت ماسی پانی اوکھن
 مرٹھیں تیری درت دست جزئی و سکے
 منگے سب مرادیں تیں تھیں رور و عرض سناوے
 تقوٰی سے دست تیری دا ہونڈیاں ترجادون دریاؤں
 نام تیرا لے اوہا لوکی کھریوں مینہ وساون!
 تے مینوں بھی ایہو وسیلہ ہر دم ایہو سہارا
 وڈیاں وڈیاں پاپیاں اوئے جاں تدہ کرم کرایا
 میری اکو عرض میرے تے کرم کرا اک واری

اسے حال گذاری سمجھو تے ایہو درتارا
 ہر حالت وچہ تقوٰی تیرا ایہو وسیلہ ڈھوئے
 پتہ نہیں کیوں اس دی تاہیں دلی مراد برآوے
 سکے پیریں لنگھ دے لوکی خوف نہ مول انہاؤں
 مویاں توں اوہا سے مدتے زندہ کر دکھلاون!
 رحمت دی پا نظر مرے تے تے پیوں پھنکرا
 ہادی نبیؐ محبت جیسا رحمت تال بلایا
 لگا دوگ پرانا جادے ہووے ختم تیرا

تو اب استہ پاک کہ میںوں سب دویا ہیاں
نہم ایستایں جان اپنی نے کچھ نہ رہ گیا پلے
تے جے تہ نہ بخشیا میںوں رمت نظر نہ ہونی
نال میں دلی تانی کدھر سے تال کسے سنی مولے
سَرِ بَتَّ اِتِّبَا فِی الدُّنْیَا مے صد تے بخش رہانی
یہ نقشہ قدرت والا جیوں دکھلایوئی آپے
ایہو حال داؤد ہی دا نرعی کر سمجھاوے !
شامی رعب وقار انہاں داکم کسے نہ آبا
پھر یلہاں انہاں مے بیٹے شامی منصب جارا
کسے نہ سنگریبات انہاں دلی دل مے پہ پیا ندی
خود کارندے انہاں مے جو خاص آہے فرباری
پاک نبی جد پیغمبر دی کیتی شریعت کہانی
سموٹروں لوک محنت تے دشمن تے ویری
پر مولے دی طاقت والا آن انجام دکھایا
ایہ کچھ سوئدیاں رعب دی راہ وچہ ساری عاقبت مانی
بیٹے بھٹکے بے اثر مے بہر پانگے فیض اقدار
جتوں ذرہ توجہ ہوئی محسوس تے نہ کال
کئی حدیثاں تھیں ایہ مروی پیغمبر فرماوے
بک مہینے دے راہ تین رعب میرا کم کردا
باہجہ رانی تے عزیزی سب کہ سوسے لکایا
مرد دشمن دے دل مے دوستے رعب نبی دیاوے

اس صدقے میں پانی اوتے کیم کمانوں سائیاں
راہ نجات نہ بھے کوئی ہر محال پوندے کھٹے !
بارخدا یا دوہجک میںوں حیدر ہو نہ کوئی
تے نال باہجہ تیرے ایہ کہنا میںوں مول قبولے
ذِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ تھیں دور کیں رسوائی
انجیں میل فضل تھیں ہوون ختم میرے ایہ کھاپے
مڑ بھی کوئی سنے نہ آکے نال ایہ دل وچہ لیاوے
دنیا داحال ادھارہ گیا جیوں شرف غم لیا
انہاں دی بھی حالت اوہا اثر وقار نہ پارا
نہ کسے منیاں نبی ربانا مرضی جویں انہاں دی
اوہ بھی سب توبیدوں منکر مت سمجھاں دی ماری
حضرت عیسیٰ وانگ اکھے محرم کوئی نہ جانی
تے آپے وچہ تاب نہ اتنی پار تھئے جے خیری
داؤدی سلیمانی جودہ سمجھاں نظری آیا
ہمیت رعب وقار بھی اتول ہو نہیں گل کافی
ہر اک دل وچہ دھانگے سوئے الفت بھری لکاتول
زبوں سیں جھکایا قد میں امتیاں بدکاراں !
فتح تے نصرت رعب مے تھیں مینو بٹ کھائے
دشمن بھانویں کتنا کوئی نام میرا نہ ڈردا
نال امن دے ہر کوئی بندہ قدماں تے جھرا آیا
تال ہی رب قرآن وچہ لے ایہ کچھ ذکر لیاوے

سَأَلْتَنِي قَوْلُوبِ الْكَافِرِينَ كَفَرُوا بِالرَّعْبِ زَانِعِينَ

مہکی میں پالوں لگا وچہ دوس انہاں لوکاں مے کفریتے رعب نور

پاس کا فراں مے دل اوتے حضرت رعب تساندا
جیوں قرآن گواہی دیندا کھلے طور الا یا

شرع نبوت نال نبی دے رب وعدہ فرماوے
آخر ایہو وعدہ رب نے پورا کر دکھلایا

وَقَدْ مَنَّ رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَى الْبَشَرِ

تے اللہ نے پاؤں دھو دیاں اندھاں سے (جو سرکش آیت) سب ربوی

جہاں توحید سنانی سبحناں پاک نبی سرور نے
بعضیاں قسمت والیاں سن کر ادبوں سپیں نواہا
پر ڈھ آئے تلواروں لے کے گرد نواحوں ساوے
پر جس ویلے سامنے آون دید مبارک پاوون
رعب نبی داتا غالب تاب نہ رہے انہاں نوں
بڑے بڑے سرکش متمرّد تے مغرور بہادر
وچہ مدینہ گردنواہے نوک یہود ہزاراں
وڈے وڈے قلعے بن کے ڈیرے لائے ہوئے
انہاں اگے ڈردا مارا کوئی نہ سپیں اٹھاوے
سب علاقہ کرے طاعت نالے تابعداری
نوجہی طاقت کافی آئی ہر تھانویں چہرہ جادون
عرب شراق تے روم مستملک ہیبت چھانی ہوئی
پر جہد پاک نبی ڈھونڈے ان رنگے وپ وچہ لے
تھے خیر وچہ نوک یہودی جو وڈے سرکش
بدوں انہاں تے مڑھو یا چڑھو گئی فوج اسلامی
مال تے دولت طاقت ادھتے وے کم نہ آئے
نجیں بوسنیان نے کیتا سن تینوں بتوں نواں
جو جہان نبی سے مویاں زندگی وچہ لڑیاں
لی مویا جے آخر ویلے نور ایمانوں پانیا
وچہ انہاں شامل مویا دلی پریت لگا کے
نوامیہ اندر مہدی ایو صاحب نامی
نچ مکہ سے ویلے ڈھوک جہاں ایہ شان انکارا
جداوے سے نہ رہ دو عالم سید شاہ ہدایت

تے سن لئی ایہ سب نواحے چھوٹے وڈے بشر نے
تے باقی جواںناں اس کھیں کفر انکار ووحا یہ
ایہو ہی منصوبے سر تھاں کروے لوک نکارے
رہ جانے سب بنی بنائی ڈر دے ہوش بھادون
بھل جادون سب نیگہ پترے پاوون نور ایمانوں
سن کر اسم مبارک سوہنا سو جادون بے آدر
دولت مانوں تے جہادوں دوتہاں گفتہ اس
وچہ علاقے رعب حکومت خوب جہاں تے ہوئے
ناں انہاں دی کل دے اندر ووجی گل بدھ
ہر اک طرح خوشامد مت ایہو کار گذاری
تے جنگی سامان لڑائیوں کتے شکست نہ مانی
تے اچھا دھرم مار نہ سکدا انہاں اگے کوئی
بناں دواویوں ب کچھ اپنا کیست آں سوے
دولت مال تے طاقت والے صاحب اثر ہنرے
تہمت یاں تیغ پنے وردینو و قندیل جہتے تہامی
ایسا چہا پارعب مہدی سبحناں سپیں نواہے
رمیا مختلف عمریں ساری ایونیت اداواں
سمجھو بوسنیان کریاں آپ مچائیاں
عیباں دافراہی ہو کے قدیں سپیں نواہا
اس پر پہوں کسر نہ رکھی نال نبی دے آگے
دشمن پاپ نبی دارمیا اندر عمر مت نبی
تاب نہ رہ گئی باقی کوئی مویا حال آوارا
جہاد سے نور جہان وچہ لے کر دتیاں پہنچاں

ایسا نوری چہرہ حضرت جمال نہ جھلے کوئی
محو ہو یا انجہ دید و چالے ابوسفیان نما نا
جسے اور اسے حالت اوٹھے دلوں میں پناہ سے
سب تھیر پل غنار صحافی نیزہ مبتد و چہ کھانے
جس نے غم سے تھیراں بولن جو شش عیب و لادن
آخر عبد الصباراں والا آیا لشکر سارا
پچھے لشکر کل لوکاں دا ہو حیران نما ناں
اتنے وجہ سردار انہاں داستا عبادہ قاری
بوسنیہ کے کوٹوں لنگھ کے ویکھ او سنوں فرمایا

استہ ویتہ بونیہ نے فقر نبی دل کوئی
تاسے تکارا تھکرا ناہیں صورت دا بھرانا
داد داد عزتی نہ در محمدی سو ہزار اسد و کسے
بعد اور دستہ در ہور صحابی لاہتیار سو ہارے
بوسنیان کے شہر کھانے سخن نہ بولے جاوے
ویکھ رہیہ حیران بے چارا اتنا کارا بارا
شاہ عباس بتا نداؤں ہے ایہ خاص فلاتا
آوے ہمتہ وچ پھریا ہو یا جھنڈا دین اسلامی
اج دن کعبہ لکھا سانوں سو کریم کسبیا

الْيَوْمَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تَنْحَنُ الْكُفَّاءُ

اج گھمان دی لڑائی دا دن ہے اج کعبہ حلال کر دتا جاوے گا

نور سے دن اج ہی کعبہ ہو یا تلال اسانوں
وس دم ابوسفیان کہے دسو سعد بن کی فرمایا
اج کعبے دی عزت دادن ہو یا فضل الہی
جسے بوسنیان کی اور تھے اور گل رتن نہ کوئی
ایں رب عبدی چھایا جہل کیوں چترائیوں
سب نہایت ویکھ دیاں مژدے پھر دی ہی ہے

کعبے اندر داخل ہوئے فضل خدا رحمانوں
حکم ہو یا اس ہو کعبہ کھیا سدا غلط الہیا
ان شام اللہ دفر ہو جاسی اوہ ساری گراہی
ہوش حواس کے اڈا رہے تے سمجھ سار بھائی
آئیں ہو زار تے ایساں حالتیں آئیاں
تے تکبیر نہ تھیں دے پیار سہارے

حَقَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْكُفَّارِ حِمَاً بَيْنَهُمْ

نہ میں نہ دست تے اور کوک جوناں انار دے ہر انت نے ہر کائنات تے تم دل میں کس دھچ

محمد بن رسول اللہ سے تے جوناں انہاں سے
قدرت تھیں ایہ شب انہاں دا کفار بدکاراں
کک بدوی دا ذکر لیاوے تہ مذی اندر آوے
انہاں نے پاسہ نبی دا پہرہ عجب نورانی
وٹھا بدن نبی مہرور نے نظر اٹھا اس تائیں
سے تے دل فرشتہ قدرت دا ہاں جمیل جاپا

انہاں اوٹے سنت آپس وچ بہت پیار دکھانڈے
آپس وچ پیار ہمیشہ جیوں سبحناں دل داراں!
جیوں مہر سیرت نبوی والا کر تشریح فرماوے
کنب گیارہی ہوش نہ قائم بول نہ سکے زبانی
نوحیران کیا نہ ڈرتوں میں کوئی بادشاہ ناہیں
گوشت سکا پکا جو کھاوے اتنا اس دا پایا

رعب نبی و اقدت پاروں بھی وچہ کفاراں

غیم تان ونگی ونگ تان ہمارے نوے سر سرداراں

مقولہ مصنف محمد اشرف علی سلمہ اللہ مولیٰ قاری گلپانوی

پاک نبی و رعب جویں سی ہر دل اندر دھاناں
مسلمان صحیح اک ہووے تابع راہ حقوری
مسلمان میدان ناں دے وچہ چھاتی اوتے کھاندے
جاں جاوے تان سدھے جاوے خالی پرت نہ آوے
مسلمان تے دنیا اوتے دوہی نام دھرائے
مرجاناں میدان وچالے ہے اس دی زندگانی
پر دشمن تھیں ڈر کے نہا اوسنوں بات نہ بھائے
ایہ وچہ اوہا ہر دل تے رعب خدا نے پایا
پر ایہ رعب اوہا جس دل وچہ سچی حب رسولی
غیم تان ونگ ہووے اسدی پیچھے بات نہ کوئی
یاور کھو جس ناں نبی دے دے دلا بھین لاتی
بندے کیا فرشتے بھی جو اگ انھیاراں واسطے
اللہ دایاں دنیا دے وچہ فکر انبار نہ کوئی
پانی اوتوں کے پیریں اوہ سوہنے تر جان دے
دو جہ کے سند ہی تنگی ترشی انہاں دل نہ کافی
اوہ لوکی خوش قسمت جہاں دین اسلام پیارا
میں قربان انہاں تھیں تالے مایے عاجز میرے
تھے انہاں لوہاں جو متبیل پیارے
نہ نہ کر مہ دی رہا اوڑھینوں ہر حالے

انجیں سی ڈر جان دے ہر تنگ کے مسئلہ ناں
نہیں ڈر دے دشمن ہک کے ناں پکڑے اوہ دوری
موتوں مول نہ دے ناں ہی نہں کے پٹھ و کھاندے
مرجاناں یا مار کے سوہنے غازی تام سداون
غازی یا شہید جہن اوہ موت شہادت پائے
بے عزتی دی زندگی ناوں بہتر موت بچھانی
تان ہی دشمن تک کے اوسنوں نہں دانظری آوے
جو دیکھے ڈرجاے نے جاوے عقل و نجایا
تے زندگی اسلامی ساری اسے حال اصولی
ذلت تے رسوائی اندر اس دی سمجھ ہوئی
دو جگ اندر رعب اسے دلا اوسنوں فکر نہ کافی
اگ دوزخ دے تھیں انہاں دے پیریں بچلے
تے کوئی پیریں پیریں انہاں ہر تھانوں دل جوئی
سب اٹھوئیں شیر تے پیریں دے دے دے دے
مرجاناں آواز جہاں دے مولا ناں سنانی
انہاں فوں ہی سب کچھ حاصل پایا نیک ستارا
نہ نہ کر مہ دی رہا اوڑھینوں ہر حالے
نہ نہ کر مہ دی رہا اوڑھینوں ہر حالے

ہر روز تان پیریں پیریں
ہر روز تان پیریں پیریں

مسجد اوستاد محمد رسول سے زبانی

یہ جی پاک بنی دے اوتے اللہ کرم کس یا
رسم رسوم عبادت والی جو اودہ کرن ادائی
جبتک اوس جگہ وجہ آکے لان نہ اپنا ڈیرا
جیونکر بند و مندر با بچوں پوجا کیے ہزاراں
یوحال یہودی اپنے صومعے اندر جادے
ایہو حال اب پرستان اودہ جاوے بت خانے
پر اسلام جو جگہ سارے دارا مہر ہو کے آیا

چہرہ لاکے پیغمبر نول نہیں رب عطا فرمایا
صرف اک جگہ مقرر اوس دی جس بن ہو نہ کافی
ہوئے ادا عبادت ناہیں تے ناں عمل چنگیرا
یا سکھ گورو دارا چھڈ کے کسے نہ دپہ شہراں
تہ عیسائی بناں کسے مطلب کج نہ پادے
اوسے چار دیواری اندر بندے ہون تو اسنے
اوس نے ایہ سجد و ہم نکما دل قیں کڈھ و نجا یا

اٰیٰنَا ذُوْلَمَۃٓ اَسْتَمِعُوْا وَجْہَ اللّٰہِ (بقدرہ ۱۴)

بدھ منہ پھیرو ادھر ہی خدا دا منہ سے

آکھیا جتوں منوں پھیرو ات دل منہ نہ دا
جبتل پہاڑ تری تے خشی مسجد مندر کوئی
جتے جو جس حالت اندر اوس منوں سیس نہ ایہ
جیوں مسکرو وچہ انجیں باہر بندے چہرہ نہ تکر
نزدی نہ نہی نالے تھے مسم تے نجا
کرن روایت پیغمبر ایہ کھلے طور الاندا
یعنی مومن جتے چاہے ونجہ نماز گزارے
میرا متل نول اس دے پاروں ڈاڈھی لگی آہی
وکیمن وجہ ایہ مسئلہ بھانویں جا پے بات مسمولی
نہ سچائی دے پوشیدہ نہ کرے نہ کسے
تے اسلام دی عالم گیری اندر جگہ جہانے
ہور بھی برکات اسلامی اس تھیں ظاہر آون
ہور جیور و غیر تہ تہ یہ حیران کما یا
تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ

جتے بیٹھ بلاؤ بولے کسرم سب دلاں دا
ہر تھانویں جھک سجدہ ہوندا تے ہوندا کی دلجوئی
جیکر صاف اندونہ ہووے سارے مطلب پائیے
ہر تھان حاضر ناظر مالک اوس دا حکم سدا میں
باب مساجد وچہ لیا دن سبھو دارو واری !
روئے زمیں سب میرے کارن مسجد رب بنا دا
اوتھے ہی منظور خدا نول اوس دے سب اشارے
بناں ٹکانے انہاں نہ حاصل ہووے قرب اتی
پر جہد کرے غور تہاں ایہ دتے سب اصولی
جو اسلامی سب سچائی اپنی شان دکھائے
آخری مذہب ایہو آیا سارے وچہ زمانے
تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ
تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ
تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ

ایر ذلر دے صدقہ رہا ہر کہ منسل مہیب کی

تائبہ مڑوے لعیب ساتوں کہ تائبہ مڑوے تائبہ

کثرت تقصیرین اسلام از دہا ہیب زمرال

یا مولیٰ جو طاقت تیری ہے جو ستمناں زالی
بہت پیغمبر دنیاں اوتے اپنے سے ویسے آئے
سبھناں کوں صفیہ ناسہ دلو ولی تہاں
پر ج دنیا و پچا نہاں واسیہ نشان نہ کوئی
کوئی کتاب انہاں دی بابت کچھ نہاں تہاں
مسلمہ حال جہاں سے او بھی بیتو تیگن سارے
حضرت فوح قیں پیسے نیلن جو پیغمبر
حضرت موسیٰ تہاں نہ کوئی ایسا نہاں آوے
اس تہاں بھی گھنٹا بعضیاں بیٹھے اکل خالی
حضرت موسیٰ تہاں نہ کوئی شش کتی جہاں کی
مرا بھی امیر تیلیاں باہجوں کتے نہتیاں جھلیا
پرایہ جی دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
کتے کا تہاں دست پھرے کتے ہر سے سیں لڑائی
تے جد و جد میدان لڑائی لوڑا نہاں دی پوندی
آکھن جاتوں تے رب تیرا جاکر کرد لڑائی
اسے صرح ہی اکہ گوں دھو دھو دھو دھو دھو
حضرت عیسیٰ تہاں نہ کوئی کافی و غلہ سہری
ہر اک صرح سیاتی و سہری دھو دھو دھو دھو
دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
او دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
مرا بھی مکے دیاں گلیاں دھو دھو دھو دھو دھو
پر سچے سال تہاں نہ کوئی دھو دھو دھو دھو دھو

یہ نہیں اسے دی ہوئی ہن دیں درجہ عربی
سبھناں دنیا لیاں نوں پتہ بد سے لہ وکھائے
تہاں راہ شریعت و سہ احباباں اہم بار
سب راہ راہ تہاں دی سمجھ معلول کی ہوئی
نار کی کوئی تہاں نہ کوئی نظر انہاں و آوے
کچھ نہاں تہاں نہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی
دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
سو بندہ جہاں پچھو دھو دھو دھو دھو دھو
بعضیاں ایہو جھوڑے کردیاں عمر تنہا جالی
و غلہ تو حید سنا یا مردم ایہو کار گذاری
اوہ بھی کچھ ہزاراں تیگن باقی کوئی نہ لیا
تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی
کتے خداؤں دیکھن کارنہ بیٹھے بارت و دعائی
اس ویسے انکار کریدے جہاں مول نہ ہوندی
تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی
رب دے تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی
مہجریاں تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی
پر قوم اوتے اثر نہ ہو یا نہاں نہاں نہ کوئی
شیرینی گفتہ بیٹھے دے جو ہوند سہ اقرار
تہاں کوئی یار نہ ساتی محرم تہاں کوئی نہ ساتی
جہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی تہاں نہ کوئی
لا الہ الا اللہ دا پے گیا اک گھنٹا

سے عدنان حجۃ و داع درجوں شرف فرمایا
 اسکی پہلے بے شبہ دانگن تابعدار
 صحیح مسلم وچہ ذکر یادن پیغمبر فرماندا
 اتنی کے پیغمبر دی تیں مٹی گئی سچی
 بعضیاں دی سچی مٹی صرف کی اس نے
 مسلم اتنے بخاری ندر مذکور ذکر بیاد سے
 سب تو ماں رب وسیاں میں بلبر شرف مشا
 بعض پیغمبر ایسے ہمیں کد و دشمن واسے
 اچھاں جیہڑی بندیاں دی تک کے نمایاں آیا
 تاں وں دین رب دی غفور غفور یہاں سے
 حکم دیام مذہب پاست ویکھو نظر اٹھاؤ
 شرف کزین وں دین توں ندر خطا
 تنی بڑی تمہارے جہان تیں دوست مکھ چھاپا
 جہیں اتنی شرف و کھٹی تداں آدازا آوے
 جتنی امت پاک نبی نوں رب علما لرمائی
 تاں ہی سب نمایاں سے نالوں شان بذر انہاندی
 جہاں نال نبی سرور دے سچے دلوں لگائی

کے بعد اراوس دیلے نال ہی دے آیا
 نال ہی دے شامل آہے ٹولے نیکو کاراں !
 سچ نبوت میری تائیں جتنا منیاں جاندا
 تے نہ اتنے شخص لوگوں نال انہاں سے نائی
 بعضے انجیل پئے جھوٹے چک کے نمبر نے
 کد وری پیغمبر نہ درجس وچہ فرما دے
 تے جہاں نال بھالیا غوروں تے ڈٹھا ہر حالوں
 بعض اکے کوئی نہ بندہ دے انہاں تاسے
 شاید ایہ سب امت میری جس دا اتنا پایا
 تے ایہ قوم دے دی ساری جواہر نظری آوے
 دیکھو نقشہ اس دنیا دا فیر اندازا لاؤ
 دیکھاں بے مدخلت اتنے جہنیاں دور ادانواں
 نور بھی اکے کچھ کافی نعمت تہمت پائی
 یا شرف یہ امت تیری ہمیں تیں دیدار سے
 تنی ہر کسے پیغمبر مولا نہ ٹوٹتی پائی
 ہر شے دہری خدمت اندازے سیں فندی
 شرف و بزرگی سندی پائیں ہمیں پائی

خضر میرت جوامع الشہان ذات علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر خضر قدرت تیرا ہے کمال ہر حالوں
 تیرا رب ہمیں تے کر سب پر پوچھا
 تے تیرے پہلے نہ تھی ساری کجی ہستی
 پھر تیں دین دے وچہ آئے نبی تیرے

جیہیں تھکے تیریں دے ہر کب بھری خدایوں
 دو جگ اندر تیرے دے کے شان بلند بنایا
 جس دے کارن بھیجا وہ اوس پورا سب کیتائی
 کئی صحیفے جہاں اوتے اثرے یا رب تیرے

تیرے تیں کجی پائے ہر کسے دے
 پر قرآنی و صفوں غامی ہر دم دے

جامعیت و ضعف سے وہی نظر نہ مونس آئے
 یک توریت کتاب و دیری جہاں ویکھے پڑھ کوئی
 کچھ مذہبی احکام تھے باقی کچھ قانون و سیون
 یا قربانی سے چند مسئلے اس سے اندر آئے
 عام فلسفہ جس سے اوتے دنیا سب دکائی
 اس سے بعد زبور پڑھوتے اس وہی محض دعائیں
 سفر ایوب صحیفے سے وہی بحث عقاید ساری
 تھے امثال سلیمانی وہی وعظ حکمت دانائی
 ہو رہا نبیاء جو اسرائیلی انہاں صحیفے آئے !
 پیشین گوئیاں ماتم پاروں لکھیا وہی انہاں سے
 عیسے نبی اوتے جو رب نے پاک کلام اتاری
 تھے جو پاک نبی سے اوتے اب کلام اتارے
 جو توریت انجیل زبوروں ہو صحیفیاں پاروں
 وہ سب کچھ قرآن و پالے رب داو کی یاد سے
 جَوَامِعُ الْکَلَمِ تَدَاسِ اوستوں شان دتی رب باری
 حضرت واثلہ ابن الاسقع ذکر روایت آئے
 مینوں سبع طواں توریت بدے رب اتارے
 تھے توریت دی وہ سورتاں میں دل وحی لب
 قائم مقام انجیل سے مینوں دتی سبع مثانی
 ابو نعیم روایت ایہو ایس طرح فرماندا
 جگہ نجیل مین حوامیم جگہ زبور بیائے
 توریت انجیل زبور و جامع تدس قرآن تہاں
 کچھ قومی تاریخاں والے حال احوال تمامی

تاں ہی کوئی راز مذہب داوانک قرآن بتاوے
 تو مال دی تاریخوں اوہ سب پتی تدون ہوئی !
 یا تو میدان رسالت والے مسئلے چند لکھیں
 ہو راخلاق تصوف مقرر چیتوں گئے چکائے
 سب توریت پڑھیں بھی یہ نہیں دیندی دکھائی
 یا مناجاتیں تھے تعریفیں پاک خداوند سائیں
 یا تقدیر رضادی بابت وسی کار گذاری !
 اسے طرح نزول اودے وہی جیونکر نظر آئی
 تو برائے ندامت والے سب ذکر لیاے
 عام قصص زندگانی والے اوہ نہیں مول بتاندے
 سب تعلیم اخلاقی اوس وہی جو دتی رب باری
 سب قسم دے ذکر اودے وہی پوئے طور چٹائے
 پڑھیں دھونڈیاں لکھے جو کچھ وچوں نبر نکاروں
 اس نقش ہو رہی ہے جس دم غم غم زوروں ڈھابا وے
 سب گلاں دی جامعہ ایہو ہی تھے ہر ادا پیاری
 لکھے اک دن فرمایا سائنوں حضرت نبی ربانے
 یعنی مادہ ست دویاں سورتاں جنیدے دے جے جے
 سو سو آیتاں سے وہی جنید اسب مضمون نبھایا
 تھے سورت مفصلات زیادہ ہو جو آیتاں جانی
 جہ توریت مثانی والہ میں تھے فضل ہو جاندا
 تھے مفصلات اس تھیں زیادہ واضح کر سچھے
 ہو رہا وہ اس سے اس وہی بہت اذکار لیاوے
 تھے اخلاق مواعظ دعائیں تھے مناجات گرامی

کامل دین سے سب عقائد سب طریق عبادت
 تھے معاملات قانون تھے حکم ہو تمام سعادت

گویا مومن کی زندگی سے سب شعبے تھے دل سے
 یہودی مذہبی زندگی بابت جو تورات و پالے
 زندگی دا مجموعہ کامل اسنوں کیا نہ جاوے
 ناں ہی کچھ عقاید پاروں کھولن راز تمامی
 س دست پارس ایتان دونیں مل چپ چاپ زبانوں
 تے قرآن کتب اسلمی جس دم دکھی جاوے
 تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ دَافِئًا مَتَّامًا سَابِقًا
 مسلمان دے سب مسنے جو پیش آون والے
 تے جو سمجھوں رمیا اوتیرے یا کچھ لکھ دسیوے
 غیر حدیثوں سب مسائل انجہ دی حل ہو جانے
 کسے قسم دی کمی نہ رہی سب مسنے حل ہوئے

بھنوں ناں بدیتان و سیاں تے بھناتے طوے
 باب اسفار الخمسة والا ہو یا خامل حوالے
 ناں انجیلوں مذہبی زندگی کامل دی جاوے
 تے ناں کچھ عبادت و کچھ سیر حد مناجی
 کچھ نہ ظاہر ہووے انہاں تھیں ناں کچھ پتہ بیخوں
 ہر اک مسئلہ واضح کر کے طیب طرح سمجھ دے
 قانونی اخلاقی سیاسی شیشے دانک و لکھا یا
 بن ویلے پئے لکھو لے ایسے کیتے دور کشا لے
 پات نہی وہ حل کرس دی پوری کمی کچھ دے
 گویا مذہب اسلام مکمل کر کے سب دکھانے
 ہر وقتے مرویلے اوتے ہر اک اگے ڈھونے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ

ذہبی رسول اللہ دے نے دور دتے سہم ہووے اوپر اس دے کافی ہے اسنوں کتب اللہ دی
 رَوَاكَ الْبُخَارِيُّ فِي ذِكْرِ مَرْجِيهِ وَوَقَّاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 روایت کیستہ بخاری نے وجہ ذکر قرآن و وقت آپ دی دے (کتاب الوصیت)

وجہ بخاری ذکر لیا یا وجہ اخیر بیماری
 نہیں کتب وصیت اندر مسلم وچہ یہا
 یانی سر کتاب مذہبی سرویے سر نہ سے
 تھے حضرت یوسف وچہ بھی ہیں یہ ذکر لیا یا
 پاسنوں نہ کتاب وچہ ہی بہت بدور مغیر لیا
 سن مومن میں تینوں دس دی یتھے نقل لکھو

جس وجہ سوچ کر پیدا جملوں وہ بہت ہی سردی
 تھروے یہ بیہوش تھریہ کھد سنا
 وہ حل کر کے سب مسنے پکڑوں ہر نکالے
 جیوں ایرانی شاہ نوں حضرت عمر جواب سنایا
 بدھی وجہ غلامان اذیوں خدمت وجہ رکھا دے
 جیہ کمزور وچہ تفسیر یوسف تے سے طور سنا ناں

مختصر ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور مثال تفسیر لکھتے خود

حضرت عمر فاروق سہوے رب نبی دے پید سے
 جیندہ روچوون دے تروے سر میدا نے

جیندہ نام میں جیندے پئے پی پوندی جروار سے
 شخص دین نبی دے خادم عاشق نبی رہا نے

جس دل حب عمر دی چچی اوسنوں لوڑ نہ کافی
 ہر تھاں تے ہر جگہ مکا نے عاشق عمر دی دے
 کیوں جے حضرت عمرؓ سوہارا وڈیاں کردیاں واپس
 پھر اوس قدر کچھاتی اوس دی تے اوسنوں چکایا
 اپنے بیٹیاں نوں آجے سدا ایہو فرماندے
 فرماندے اے بیٹو تیں تدر ایمان کجوانو
 میں گمراہیوں سخت اندھیریوں وٹھی یہ روشنائی
 وَالْفَضْلُ لِلْمُتَّقِدِ مِیْنِ والی یاد کرو گل ساری
 اپنے گھر تھیں انہاں نے حد نور ایمانوں پایا
 نیاں سچائی الہی پاک جلیب دبانا
 بھی ایہ پاک کلام الہی سن کے من سنی ساری
 یہ بھی دلوں چکائی چنگی ایہو پیا منایا
 جس منہ پڑھو کلام خدا دی اوس منہ ہوو کی پڑھنا
 سڈے اوتے رب سچے نے وڈا کرم کمایا
 جدوس دے پڑ پاک نبی دی مجلس دے فیضانوں
 فیتران مجید خزانہ علم عمل دا بھارا
 جنوں پڑھیاں روشن تھیوے گمراہ نہ سینہ
 جس دے پڑھیاں اللہ راہنی و جگ دی خوشنودی
 جس دے پڑھیاں رب نبی دی سمجھ آجاوے پوری
 جس دے پڑھیاں رہن رہن دی سمجھ تمامی آدے
 جس دے پڑھیاں اہل دین ہون مورا ادب وری
 جس دے پڑھیاں بندیاں والی بن دی زندگی ساری
 جنوں لوکاں نال محبت اسنوں ورد بنایا

اللہ اوس تے راسخی اسنوں کیست پس نہ خدا
 عزت پاندے جڈ سوہاندے سوئے نیک عقیدے
 جس نوں قہر اندھیریوں بھاریاں دا نور اجالا
 کیوں نہ تابعدار مڑا وکس دا پاوے شان سوایا
 ایہو مان تیراں دے دپہ اسے اوتے جاندے
 اوہ سب قدر میرے تھیں پھویر دے وچہ آنو
 تے تہاں اس روشنائی وچوں دل دی سمجھ پائی
 تہ سمجھو گے کی فرادے کی سخن دی یاری
 عیباں دے اقرار کی ہو کے قدیں سیس نوایا
 منیاں سمجھو نکلاں اوہدیاں جیوں اوس دا فرمان
 دل دے وچہ گل پئی ہوئی نال سجن دے یاری
 راج کلام خدا دی باجھوں کیا رے واپایا
 یہ تہاں شرک و ڈاڑھو پیا نال خدا دے رطان
 وچہ گمراہی قہر اندھیرے نور ایمان دکھایا
 سب طرح دے لطف تے ذائقے بخشے نامور
 جنوں پڑھیاں دور ہو جاندا بغض تعصب سارا
 جس دے پڑھیاں حاصل ہووے نور ایمان شریف
 جس دے پڑھیاں سرحس وچہ سرک دی تہ پائی
 جس دے پڑھیاں کامل ہووے ہر اک چیز ادھوری
 جس دے پڑھیاں گل کتھ چش ہر سانس من جادے
 میل دپ تے چھنا پھرنا ناسے عشق شہورنی
 جس دے پڑھیاں سمجھ جھل رب دے فضل غازی
 قسم خدا دی زندگی والا لطف انہاں ہی پایا

انہاں دی ہی زندگی چنگی نالے نیک حیاتی

انہاں نے ہی اس گل والی رمز تمام پچھائی

یہ قرآن خزانہ علمی سب رنک راز و کھوسے
ساری عمر اس علم کو ہارے پیا قرآن پکایا
بغض ویلے اسے نشے وچہ ایسے ہون دیوانے
جدوں خلافت والا درجہ رب عطا فرمایا
سرگل وچہ قرآن مقدم اسے نال و ہاراں
اسے نال لگائی ازلوں پیست محبت دل دی
اس بن ہو رہم کتاباں دل نوں مون نہ بھاؤں

مرکب ہنرتے ان سہلا سے رب دیار بنا دے
اسے دے پئے نکتے سمجھے انجیں وقت و ہایا
بہد دنیا دے لکھے بھلن لکن ایہو جھوڑا نے
عدل انصاف ہو یا اسدی عمل تہ قرآن بنایا
اسے اونے لکھے سارے ایہو کاراں باراں
اسے دی ہمدست تہاں ہی ہر شے مردم مل دی
جاں آون تہاں آون آون ایہو پڑہن پڑھاؤں

اور نہاں دیاں وچہ شاہ ایرانی وڈی سوست وال
نالے اپنے علم فضل وچہ آفت دا پرکالا

پاستان نامہ کتاب ہک اوں سول کدروں ہمت وچہ پائی
دیکھ اس بت پسند ایوں تے دل لڑائی ہو یا
اسے شوقوں اس دیاں نقاباں اس نے کچھ کردائیاں
اسے شوقوں ہک نقل اوہ فاروقی دربار سے
ایہ کتاب اوہا جو کچھوں فردوسی ہمت آوے
اجل بھی مشہور اوہ اوں جیں پڑھ سے لوکی سارے
کران روایت پاس عمر خدادادہ کتاب لیے
وچہ فاروقی پچھے اوں بندے جس کتاب ادا آندی
عرض کرے ایرانی شاہ نے خاص محبت پاروں
تا مجھے کچھ اعزاز ہووے وچہ علوم تہاں دے
میں قربان اوہ عاشق رب دامن عقیدے والا
نال قرآن لکائیوں ازلوں وہ ایہ بوت کی جانے
علم تمام قرآن وچالے جے کر جھاتی پائیے
اساں تے چھوڑ قرآن خزانہ نور علوم سمیرا ہے

جو تاریخ ایران ملک دی فضل کسے بنائی
اوس جاتا ایہ بڑا خزانہ علم ہنر دا گویا
اگے کچھ گروں اسے شاہاں تیک پونچائیاں
بیچے نال محبت شفقت طرف اس رب سے پیارے
شامناں دی طرز جو اوس دی فارسی نظم بنا دے
پر اوس دیلے شروع چالے لکھی لکھن پارے
وچہ غاناں بدھی موئی شان عجیب بنائے
کی ایہ چیز تے بھٹوں آئی تے کیوں تدو لیا ندی
نقل کر کے تحفہ بھیجا ایتھے دور دیاروں
نالے کرو مطالعہ اس دا ویکھو حال اسانڈے
تن من وھن جس واریا ہو یا پایا نور احبابا
بناں قرآن نہ بھاوے کوئی سے کہیے سمیانے
پر ساڈے کچھ فہم ایہیے کیے بتلاتے
یہ چھوڑ اوہ لہجہ نامی نال گولیاں کھیرے

خزانہ سب دنیا من دی تے پوری استراری
سب علوم قرآن وچالے جے سمجھو اک واری

علم قرآنوں ماہر چہڑے تو گئے ہر میدانوں !
انجیں عمر فاروق سوہارا ماہر سی اس فن دا
تک کے اس کتابے تائیں عمر فاروق الاول سے

ہر مسئلے دے پورے واقف روشن نور ایمانوں
کدیرانی تھتے کرے تک داتے مرط من دا
کی کرنی تاریخ ایرانی کس کم ساڈے آوے

حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ ط

کافی سے اساتوں کتاب اللہ دی

ساتوں اک کتاب اللہ دی ہے کافی ہر حالے
ساتوں اللہ اپنے فضلوں برکت نبی پیارے
جس دے ہر حرفوں بنیاں ٹھنڈ پوے وجہ میسنے
جس دے پڑھیاں دین دنی دے سمجھ مسئلے حل ہوں
سن ایہ بات سفیر ایرانی آیا وحیہ حیرانی

جس دے پڑھیاں دور ہونا دن ساڈے دردے
بھیجی اک کتاب مکمل کامل بخشن بارے !
جس دے پڑھیاں حاصل ہوں نبی سب خزانے
جس دے منکر دوسرے بنی اچھے فقرہ روزن
یکہڑی وہ کتاب مکمل پہنچے غیر زبانی

عمر دلی فرماوے کن اسے یار ایرانی
تو نہیں سنی اچھے تک اوہ ہے خاص کلام ربانی

اس دے ہوندیاں ہو کتاباں ساتوں کسے نہ کاری
پہن لے جا ساڈے کولوں تول بھی تخفہ کوئی
سن ایرانی عرض گزارے خدمت عمر سوہارے
کہندے عمر دلی نے اوسنوں علم قرآن سکھایا
یاد رکھیں ایہ بھلیں تاہیں میری گل ضروری
واقع یہ ہے گل سچی شک نہ اس وجہ کافی
دنیا وجہ ایمان مکمل تے اگے سرداری
حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ تے جو پکے ایمانوں
واقع غور کردتے دیکھو جویں نبی فرمایا
اک اک آیت اندر نکھاں راز رمزدوسیوں
صوفی پڑھ کے اپنے دل دی کردا خوب صفائی
اہل حال اوسے تھیں پاؤں راز عرفان یقینی !
نعمت دے نظارے والا دیکھے مور نظامے

ایہ تال محض دعا غی کوفت جو منزل تدرہ ماری
مت دوہنگ دی حاصل ہوئے تینوں کچھ دل جوئی
کرد عطا وہ میں جس وجہ ایہ کچھ مقصد سارے
نالے تحفہ نور ایمانوں دے اوسنوں فرمایا !
اس دے بدلے دوہیں جہانیں عزت ہو سیا پوری
پاک کہ مرند دی نعمت پڑھ پوے جو بھائی
تن من و حق پاکیزہ داکم رب دی بخشش بھاری
یہ تمام نہانوں حاصل نفع نہ کچھ غیر نوز
قرآن جوامع الکلم ہی دے عالی اس دا پایا
ہر اک اپنا مطلب پاؤں سمجھو راضی تھیوں
مالہ نقی اوسے وچوں حاصل کیے دنائی
تے عاشق نون نظری آوے دل دی سب تسکینی
نفسیانوں جاپن س وجہ غور حدس دی سائے

جفر نجوم اسے آیت تھیں اپنا مقصد پاوے
 دمنے پھوکنے اور ہا پرٹھ کے کرے دور بیماری
 جنت منتر والیاں نے بھی گھٹ نہ کیستا کافی
 نقصہ سرک سے دل دھپ پڑھ دیاں اثر ہو جاندا
 جو ہر صفتاں رب سچے نے دھپ قرآن دکھائیں
 اوہ تال نیری عبادت ظاہری سادہ بات تمامی
 معنے پڑھنے سوچنے سمجھنے ایہ تال بات دتیرے
 جیکر معنے آدن ناں ہر جمعہ عبادت سادہ

تے رمال پڑھے جدایت حل مل ہو جائے
 ماہر طب و سے اسے پاروں نسخے کرے جاری
 گویا سبحناں حاصل ہوئی جو کچھ دل دھپ آئی
 میں قربان جانوں اس اونوں کی کچھ رنگ دکھاندا
 پسایا نبیاں وہاں کتاباں اس تھیں خالی آئیں
 تے ایہ ظاہر باطن برکت رحمت ذات گرامی
 صرف عبارت واپڑھ لینا درجے ملن دتیرے
 ایہ بھی رب دی رحمت برکت سرشے تھیں کشادہ

تکمیل دین اسلام بکثرت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ

ج دن پورہ کر دئے میں واسطے تار دین شاندا تے پوریں کیتیں نے میں اوپر تار دے
 نِعْمَتِي وَ مَرْضِيَّتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ - ۱)
 نعمتاں اپناں تے پسند کیتائے واسطے تار دے اسلام نوں دین +

میں قربان خداوند سپیا جو جو کچھ کیستونی
 بھلی ہوئی خلقت او تے عجب احسان کمایا
 جیوں وہ ماہر کامل انجیں ہر گل دسدی پوری
 جو اوس دعوے لیست انجیں پورا کر دھندیا
 پہلا دعوے اوس سے جیہی ہو رکتاب نہ کوئی
 نئے دنیاں نے دعوے کیتے پئی کلام ملائی
 پیا یہ دعوے ہر مسئلہ حل اس تھیں ہو جاندا
 جو مسئلہ جس قسموں چاہوتے جس رنگ دھپ آنو
 ترمجہا دعوے دین تساڈا کیستا ہے اچ پورا
 دین پسند کیتا تار کارن ایہ اسد م پیا
 تیں قرآن خود آپ مکمل انجیں دین گرامی

و سے دھپ ہی شان پئی واسوہنا رنگ دتونی
 ماہر کامل نبی محمد طرف اندن دئی آیا
 انجیں ناں کتاب سیاہ منظور دی دستوری
 دے دے وڈے جبار لوکاں نوں قول اپنا منوایا
 بے شک انجیں ہے ایہ ناہیں اہدی براہدی ہوئی
 پراج تیکن کسے بندے تھیں نہیں یہ بے سر آئی
 جس دم ڈٹٹا یہ بھی انجیں اسے طور نبھاندا
 صدقے نبی محمد سرور اسے طور کچھ نو
 نعمتوں کجی سب پوریاں ہویاں رہیا نہ کچھ ادھورا
 حومت نبی محمد جس دی تابعہ عالم سادا
 پہنچ گیا مسراج اپنے تے کوئی نہیں اس دھپ خدائی

یہی منجیب یاب بنی نوں رب عطا فرمایا | عالم جیوں مستدرک اندر کنوں احزاب لیا

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَادَمُ فَجَدَلُ فِي طَبَنَتِهِ

فرمایا حضور صدم نے میں آخری پیغمبر آؤں دوس ویلے جہن آدم اچھے مٹی تے پانی دھوے آئے

حضرت کہیا میں نبی اخیر ہویا آیا تداہیں
بعض روایتوں مجھ زبانی جس دم ہاجرہ الاموں
اوس دم بھی اسلام مکمل ہوسی مذہب اساندا
مسواتے بخاری ترمذی روی ذکر لیا دے !
واضح اک مثالوں حضرت تکمیل اسلاموں
کین مثال میری تے باقی نبیاء بہت جانو
دیکھن والے لوک اوس اندر دیکھن کارن جافن
پر بد غور دن اٹھ دیں دھچک دے دن تھن لیلی
یعنی دین نبوت دونوں اک عمارت جانو
جس دی آخری ٹ دی خانی ختم نبی تھیں ہوئی
تاں ہی اکملت دی آیت الشریاک اتاری

مٹی پانی دے دھچک آدم ۳ پیا ہویا عداہیں
تدبھی میں ساں نبی اخیر مولادی درکا ہوں
کسے قسم دی خانی نامیں اس دھچک نبی وکھاندا
خاتم النبیین دے بابوں ایہ ارشاد دھراوے
اصحاب سمجھا دے پیارا اپنی نیم کلاموں
جیسے کسے مہن بنایا عسدرہ طور جکھن نو
دیکھن زیارت نبوی اوس دی دھچک حیرنی آون
اوہ آخری اٹھ میں ہن آیا تے اوہ جہ سنبھالی
اک اک اٹ پیغمبر اک اوس دے جز دیکھن نو
ہو گیا دین مکمل اس دھچک کمی نہ رو گئی کوئی
جس تھیں ثابت دین مکمل کیستہ اشہ باری

معجزہ دوائی آندازت بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ کامل قدرت والا میں صدقے لکھ داری !
جس تھیں پہلاں نبی ہزاراں دنیاں او تے آئے
جہناں دین سکھائے اپنے زور تران لگا کے
پر یہ دین نہ دھچکڑا بلک مدت تک آیا
خانیس وقت دھچک پید ہوئے مٹ گئے فیر تداہیں
عند حضرت موسیٰ والہ جس اوہ جوہر دھچکا
ج دس کوئی نام نہ جانیے نہ کوئی پتہ جانیے

جس نے کھج نبی سرور نوں بخشی دنیا ساری
جہناں اپنیاں توہاں تائیں رب دے راہ دکھائے
تے کج بندے زل بے کے دھچک کام سنا کے
معجزہ بھی جو دسیا انساں اتنا ہی اوسدا پایا
نیم نشان نہ رہ گیا باقی جیوں دھچکے ناہیں
وڈے وڈے مغرور دھچکوں قدام ہیٹھ لویا
نار کوئی سر دی تیتی تیتی نظر کد میں آوے

نہن داودی جس دے اوئے دنیا سب سودی

خواباں دی تعبیر یوسف نے جیونکر پئی بتائی

ادنیٰ سنت تودہی دی جواک معجزہ نابی
پنے ویسے بھائیوں نہیں بہت ہوئی مشہوری
ج چھٹے ہے انہاں بابت کی کجبتوں انہاں سے
پوچھو دین محمد سرور دنیا اوتے بیاتے
یعنی روزِ حشر تک موت سے واسی دور
مستقل مذہب یہی معجزہ اک سرور کی
اس دے کارن رب سچے تے معجزہ کر بھجوا یا
جس سے وانگ کتاب نہ کوئی دنیا دیو پوچھو
مسلم اتے بخاری اندر پاک نبی فرماوے
تے جو لہما معجزہ یوں ہے اودھی ربانی
ہو رہیاں نالوں ہوسن حدوں بہت زیادہ
کیوں جے معجزہ دھی یہی حشر تک جو جاری
تے دو جہیں پیغمبر سے جو ہے صحیفے آئے
تاں ہی رد و بدل انہاں وچ پئے کیتے لوٹاں نے
پاک قرآن مجید مک کال رب دا دین لیا یا
اس وچ رد و بدل نہ کوئی تے ناں و تم یہ آئے
راکھی اپنی واساں پئے نال میری

تے دم پھوٹ جیسے تاج تے کسے ورتی
تے دنیا اقرامی سوکے پایا قرب حضور کی
تہ پتہ کوئی تے نہیں سکد بسوچ پوچھو ہاں سے
وہ دل ہر نقشوں خدائی حشر تک پہنچا ہے
تے قانون اسے واسی ایہو نال نہ ہورا
غیر اسمی خاص صحیفہ تھیک کہ دم حضور کی
بقیامت جیہڑا سدھا ماہ دکھلاون آیا
ناں ہی بد سے مقابلے کارن طاقت ہو رھوئی
سب نبیاں تے معجزے جس تے خلق ایمان لیاوے
ہے امید پیر و سب میرے جو دنیا وچہ جانی
سمجھو ایہو معجزہ ودا جس وچہ پاک ارادہ
تاں ہی اس دے من والے رکھ دے کنتی بھاری
اصل اندر او معجزہ تاسن ناں ایہ رنگ دھائے
بعضیاں تے کوئی نام نہ روکے اندر ایس زائے
وچي ختم از نبی و دی بن کے معجزہ ہوکے آیا
حشر تک یہ نہیں رمسی قلم وچہ نہ سنے
دشمن و کوئی شعر نہ دسون رب نے ذمہ لیا

اِنَّا لَكُم بِكَافَّةٍ (۱) حشر

تسایں ہاں واسے اس دے رکھوالے

تھیسیں نہ نظر اس سے میں بچاؤن دے
ہو و معجزہ جو رب دی خاص شافی
جس تے تک کے یڑمیاں اسخوڑ تے یڑ لیاں

روزِ حشر تک تاج اسے واسی رکھوون دے
س تمیں دوی مور نہ کوئی غور بیتہ جد جانی
ہو کیا مومن رب دا بندہ عی و درتیب پانڈا

معجزہ شہد نبوت انبیا باریکات علیہ الصلوٰۃ والسلام
اَنَامُمَّ صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکَ وَ سَلَّمَ

یا مولا توں قدرت والا ہر شے مجھے تیرے
جو توں جانیں توں ہی جانیں دو جا کوئی نہ جانے
جتنے پہنچ تیری نہیں اوتھے پہنچ کسے دی کوئی
لا مکانت وچ و سنائیں تے نیرے شاہ رگ نہیں
ایو اثر نبی سرور دی ذات مبارک لوری
إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ داجس تے کرم کمایا
سجدہ گاہ زمین تمامی جس نوں ہوئی عطا فی
راہمائی سب دنیاوی جس نوں عطا ہو جاوے
ایہ سب نعمتاں ختم نبی تے شان نبوت پاروں
سب ایہ سلسلے پاک نبی تے کیتے ختم خدا نے
گویا دنیاویں نبی تھیں مستغنی سب ہوئی
پاک نبی نے اسے پاروں مجھے وجہ الایا

ظاہر باطن بھی سب تینوں معلوم راز دو تھیرے
سارے علم تینوں ہی حاصل تیرے دور کمانے
تے جو پہنچا اوس بھی انجیں کہ رکھی دل جوئی
زمیں اسکان دانور کھانا میں تے اوپا دو بگ تھیں
جس نوں رعب تے نصرت حاصل تے ادا و حضور
ان گنتی ہیں امت دیکھے عالی شان دویا
جو امع الکلم اعجاز والی جس وجہ کمی نہ کافی
تے ایہ روشن دین بدل ہر اک نوں سمجھاوے
کیوں نہ ختم نبوت ایتھے مولا دی سرکاروں
اگوں کوئی حق دار نہ ایسا جیں ایہ بلن خزانے
سمجھو ہو رہے خبر سندی حاجت رہی نہ کوئی
تے ایہ اعلان انہاں وجہ آپے واضح کر سمجھایا

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

اج دن پورا کر دتا ہے میں واسطے تمہارے دین شاندار تے پوریاں کیتیاں نے میں اوپر تمہارے
وَسَرَّيْنِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا طَامِدًا

نعمتیں پزیر تے پسند کیتا ہے میں دین اسلام نور دین

خوش خبری اس گل دی آہی تے جباری و بھولی
اوہ لاکے اج پورا کیستا شامل فضل الہی
ہر کسے دی اوز نہ کوئی جو آکرے اور ساری
ایو تھی خوش خبری پاروں دی دنیا میں ایسا ہے

نور الحج ان دن بھری یہ آیت نازل ہوئی
اوہ مکاتیب نبوت جہاں وہ پہنچی پاک رٹ دی آہی
گویا کسر نہی جو آہی ہوئی پوری ساری
اس تھیں پہلے سن پہنچ بھری وجہ رب سچا فرماوے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن

نہی ہے محمد باپ اک قائلے دا مردانہاں دیاں دا

رَسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ - (حزب د)

تے ایہر اوہ رسول اللہ دے تے خاتم ہیں تمام نبیاں دے

شان رسول محمد سرور واضح کر سمجھنا

اس آیت دا مطلب ایہ ہے رب سچا فرماتا

فَيَسْقُونَ مِنْ سَرَابٍ مِثْقَلِ ذَرَّةٍ (مطفئین)

پس پلائے جادوئے گئے بستی لوگ اس شراب تھیں جس تے مہرگی بے گے

مہر بھری یعنی بند ہوئی جس تھیں ظاہر آوے !
کھلی نہیں بے خوشبو اس دی باہر جامے ساری
جس تھیں اس دی تیزی خوبی وچہ کمی کچھ نہ ہوئی
ایسی حالت آخرتوں اوہ مشک سبھی ہو جامے
یا یہ معنی بول دامنہ مشکوں ہی بند ہوئی

ایہ شراب ہے خالص جس وچہ میل نہ پائی باوے
تے ناں باہروں اس وچہ کوئی ایسی بٹے بیزاری
ختامہ مشک جو مشکوں کر دین گے کوئی !
جاں کوئی بیوے ایہو ذائقہ آخرتوں پیا آوے
جس تھیں اوہ بھی مشک دیوے بے علی بے دوسری

نتیجہ معانی ختم

ختم دی بابت جو میں اوتے آیتاں کچھ لکھائیاں
سب دے معنی چیز کے نول بند کرنے دے آتے
فی لفظ خاتمہ دیاں اگوں و دقرا تاں آئیاں
طبری ابن جریر تے نالے ابن حبان بتاؤں
جس دے معنی بند کرنے یا ختم ایہ کہنے والے
اوہ شے جس تھیں چیز کو دوجی ایسی بند ہو جامے
تے ناں ہی اوہ کھولی جامے بالکل بند دیوے
اکو معنی ذات نبی دی ایسی رب اد پائی
بعد انہاں دے دنیا اوتے ہو ربی نہیں آنا
پاک نبی نے اس دے اوتے ایسی مہر لگائی
آیت پاک دا مطلب ایہو اللہ پاک بتاندا
جہڑے ساکوں حق وراثت لہے آن تسانوں
دو روحانی باپ تے دے سچ رسول ربانے
تاں ہی ختم نبوت ایہے رب سچا مندر ماندا
باقی یاد رکھو ایہ مسئلہ دل دے وچہ بٹھاؤ
نجس نال محبت مروت پوری تابعداری

سبھو پڑھیاں معلم ہوسے اکو دین سنا نیاں !
انجیل سب مفسر لوکاں معنی ایہو بتاتے
دوہاں بابت میں لکھاں جیل صاحب فرمائیاں
آپو اپنیاں وچہ تفسیراں تے تے زبردیاں
تے جہڑے زیرتاں اس دے معنی انجہ نکالے
فیر اس دے مہر لگاؤں باہر کچھ نہ آوے
انقصہ وچہ دوسری عاقل فرق نہ کوئی کچھوے !
سلسلہ بند نبوت والا اگوں سب ہو یائی
ناں ہی وانگ انہاں دے اس نے ہو کوئی دین دکھاتا
نبیاں دا بند لیکھا ہو یا آدنا ہو نہ کافی
کہندا ظاہری نبی محمد ہے نہیں باپ تسان دا
یا کوئی حرمت حق نکا جوں حکم ہوسے رحمانوں
سبھ تھیں آخر آدن والے اندر جگ جہانے
بعد انہاں پنہیری والا قصہ ختم ہو جاندا !
وانگ بیوے پاک نبی دی الفت سدا دکھاؤ
کے تسم دی اس دے اندر تھتے نہ مول بیزاری

جس نے ناں نبی سرور سے سچی دین توں لائی | پاگیا اوہا مرادال سمعوا و سنوں فکر نہ کافی !

تشریح خاتم النبیین برائے احادیث صحیحہ

لفظ خاتم النبیین دی تشریح صحیح حدیثاں پاروں | مندرجہ ذیل دیوے کنوں ثوبان سو بارے
تے ترمذی اندر صرف ثوبانوں ایہ اذکار لیا دن ! | جھوٹے تریہ نبی میں پچھوں دنیاوے و حیر آون
باکلی صاف تے واضح دے با بھوں و ہم انکاروں | تالے کنوں حدیث اس دے راز بتا دن سارے
پاک نبی سرور فرماوے کھول ایتھے سمجھا دن | جیہڑے دین اسلام وچالے آن فساد مچا دن

وَرَأَيْتُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ لَا يَتِي بَعْدِي

تے ایہ بات بڑی سچی ہے میں نبیاں دا خاتم ہاں نہیں کوئی کسے قسم دا نبی بعد میرے

ایہ سچی گل ختم نبیاں میں ہی ہاں بن آئی ! | لَا يَتِي بَعْدِي غَيْرُ اِسْمِ صَاف ہو جاوے
پاک نبی دے پچھوں نہیں کوئی نبی اچھا آونا | ختم نبوت کامل دین دی مثال جو نبی لیاوے
اللہ خاتم النبیین دی اوہ بھی ہے تفسیر تمام | کہن مثال میری تے باقی انبیا بابت جانو
دیکھن والے لو کہ ادب اندر دیکھن کارن جا دن | پر سہ خورون ڈیٹا اس وچہ پاک اٹ دی مثال خالی
یعنی دین نبوت دونوں اک عمارت جانو | جن دن آخر اٹ دی خرابی ختم نبی تھیں ہوئی
تاں ہی اکملت دی آیت اللہ پاک اوتاری | اس سے بہتر گئی ہو حدیثاں پیغمبر تھیں آئیاں

بعد میرے کوئی نبی نہیں ہونا تاں اتنا اس پایا | خاتم نبیاں نبی محمد اس وچہ شک نہ آوے !
ایہ تاں پکا فیصلہ اس وچہ فرق نہیں کچھ پاؤنا | پہلے بھی جو بھایاں کارن ایتھے سکھی ہاوے
جنوں پڑھ کے صاف ہو جانے مومن خاصے عامی | جیسا کہے مکان بنایا محمد طور پچھا نہ
دیکھ زربائش خوبی اوس دی وچہ حیرانی آون | اوہ آخر اٹ میں یاں آیا تے اوہ جگہ سنبھالی
اک اک اٹ پیغمبر اک اک اس سے جزو پچھا نہ | ہو گیا دین مکمل اس وچہ کمی نہ رہ گئی کوئی
جس دے پاروں دین مکمل کیستا اللہ باری | جیہڑاں خاص تسلی کارن ایتھے نقل کرائیاں

وَأَنَا قَلْتُ النَّبِيَّةُ (رواد بخاری مسلم با خاتم النبیین)

پس میں اوہا ہی آخری اٹ ہاں

میں اوہا ہی آخری اٹ ہاں پاک نبی فرماوے
مسلم اتے بخاری اندر جویں روایت آوے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابی ہریرہ سے حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بارے خاتم النبیین سے فرمایا رسول اللہ ص نے

وَأَلِيهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا اللَّيْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

تے دتے اس دی دے تے سلامتی میں ابی آخری ہاں تے سب پیغمبراں خاتم کرے ہاں

خاتم النبیین دے بارے میں کیا بخاری دے
میں آخری ہاں ابی ہاں چھٹی جوں ہماراں
وہیں والوں تے ہاں پارس سنت میرانی چھائی
ختم کہتے ہیں سب پیغمبر ملک کیا جھگڑا سا
میرے تے کہ ملک گئی ساری میں ایہ کم بھانیاں
جیوں سلمہ تھیں سیرت والا کر کے نقل و کھنڈا

ابو ہریرہ کرے روایت ابو سعید کہی نالے
پیغمبر فرمائے جس تے ہون درو ہزاراں
جس تھیں ہویا مکان مکمل نہایت زیب صدائی
پھر فرمایا میں ہی ہاں اوہ سب دانہ پیارا
یعنی بعد میرے نہیں کوئی نبی پیغمبر آناں
موراک تھانوں اسے وانگوں پاک بن فرماد

حَدَّثَنَا جَابِرٌ سَرَّحَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حدیث بیان میں جابر نے رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا اللَّيْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

ابو ہریرہ سے سلامتی میں ابی آخری ہاں تے سب پیغمبراں خاتم کرے ہاں

اب دن سانہوں پر سنایا پاک رسول ربانے
دماں تھیں ہر فعلی جس نے وجہ لایا ہویا
جس تھیں فی معان تمامی پورا رسب د کھدایا
ہاں تھکے دور کیستنا سب اس دا دغ ادھور
ابن کوئی ہور بن نہیں آو نامسب دا ہویا صدایا

حضرت جابر پاک صحابی نوکر نبی تھیں آئے
میں ہاں اوہ سے آخری ہاں دی خانوں آیا ہویا
یعنی میں ہی آئے اوہ سب وجہ دور بٹایا
نہ کوئی کمی نہ دگئی اس وجہ ہو گیا سب پورا
لیکھا سب پیغمبراں والا ختم کرین میں آئیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابی ہریرہ سے حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بارے خاتم النبیین سے فرمایا رسول اللہ ص نے

وَأَلِيهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا اللَّيْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

تے دتے اس دی دے تے سلامتی میں ابی آخری ہاں تے سب پیغمبراں خاتم کرے ہاں

ابن ترمذی فی باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کیا اسنوں ترمذی نے وجہ باب فضائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم دے

جیونکر حضرت رحمت پاروں ذکر حدیث سناوے
جس دی لوڑ مکان وجہ آہی پیغمبر فرمایا
خاص محب اصحاب وانگوں ٹھنڈ سیلنے وجہ پاندا
جو فضائل کن دا اپنے لعلال دا ونجارا
مسلم باب مساجد ترمذی باب سیر وجہ آنے
کھیاں موٹیاں لنگر دے وجہ جیونکر دھکا جاکے

ابن بن کعب رسول اللہ تھیں ذکر حدیث لیاوے
میں نبیاں وجہ ادے آخری اٹ وی تھانویں آیا
سیرت نبوی والا ایتھے سوہنا ذکر سناندا
کے مقابل ہور نبیاں ساڈا نبی پیارا
انہاں وجہ ہک ختم نبوت بھی ہے یار سیانے
نہیں وجہ انسانی لیاوے پیغمبر فرماوے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَلَّمَ بِي الذَّبْيُونُ (نسائی)

فرمایا پیغمبر نے سوہنی موڑے اوپر اس دے ختم کیا ناں میرے سلسلہ نبیاں دا

یعنی میرے بعد نہ کوئی ایسا ذکر گرامی

نبیاں واسب سلسلہ میں تھے ہو کیا ختم تمام

عَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعْتُمُ الذَّبْيِينَ وَرَأَيْتُمُ الرَّسُولَ (ترمذی)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے سے دیکھا تو ان کے پیچھے دو آدمی تھے جن کے سر پر زنجیر تھی

پیغمبر نے اسے بابت کر اعلان بتایا
میرے اوتے ختم ہوئے ایہ آگوں نبی نہ کافی
ختم نبوت پیغمبر تے ٹھیک تفسیر جانے
ایہ تاں انجیل ازبوں لیکھا شک نہ اس وجہ آوے
پیغمبر فوں سب نبیاں دا خاتم کر کے ڈھویا
تے اس مسکے دے سب افسانے دے کھول کشائے
تے اوس دی تفسیر مبارک واضح کر دکھلاوے
تے تاریخ امام بخاری فتح الباری لیا یا!
بن نعیم حقیقہ روایاں دے یہ لکھیا بھائی
چھیوں جلد صفحہ اک سو چوتھا کر تحقیق بتاؤں

حضرت جابر کرن روایت داری اندر آیا
میں ہاں خاستہ سب پیغمبر انہیں اس وجہ دویاں
غور کرے انسان جے اسنوں تے کچھ دل وجہ آئے
تے ناں ہی اتفاقی واقعہ اسنوں سمجھیا جائے
روز ازل تھیں سب تبارک انہیں کیستہ ہو یا
سیرت نبوی والے ایتھے دتے بہت حوالے
حاکم وجہ متدرک جتھے سورت احزاب لیاوے
نام ذہبی نے بھی اس تائیں ٹھیک صحیح نہر نیا
چار سو ست صفحہ تے چھیوں جلد جو اس لکھوائی
بہتقی شعب الایمان حوالہ کنز العمال لیاؤں

مسند احمد چوتھی جلدوں صفحہ اک سو ستانی اخذ فی

یہ روایت پیغمبر نقیر سبھن نے سرانی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُنِّيَ عَبْدُ اللَّهِ

فرمایا رسول خدا نے رحمت بھیجی اللہ نے اور اس دے تے ساتی بے شک میں اللہ دا بندہ ہاں
لَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّ آدَمَ الْمُنْجِدِلُ فِي طِينَتِهِ (رواد احمد ثون)

تے خاتم الانبیاء آہ تے آدم اچے عنصر خاکی وچہ آہا

فرماوے پیغمبر سرور جس دا عالی پایا
جس دی مثل نہ ملک ربانے نہ کوئی بشر نہ مانے
آکھے میں ہاں سب دا بندہ اس وچہ شک نہ کافی
آدم اچے مٹی دا پتلا او سے حال وچالے
غور کرو تے دیکھو کیسی شان نبی سرور دی
مسلمانو یا درکھو ایہہ دلوں نہ مول بھلانا
ہو گئی ختم نبوت اس تے مک گئی سب کہانی
مومن ہو کے اس دے اندر جو کوئی شک لیاوے
ایہ ایمان دا وڈا حصہ ایہو تعلیم ربانی
ایہو امر حقیقت ایہو اصلی بات حقیقی !
سرور عالم ختم نبیایاں روز قیامت تائیں
ہن جو ایسا دعوائے کر کے خلقت نوں پھلاوے
سانوں جو کجھ پاک نبی نے مے فرمان سنایا
جو کوئی بند مومن ہو کے اس وچہ شک لیاوے
اوہ سمجھو ایمان اپنے نوں رکھ دا وچہ اندہیرے
جنگ تبوک او تے جد حضرت آہے جاوے والے
گھروں نگرانی دا اوس دم آباہ ضروری
اس مے کارن علی بن سوہا را پیش بلایا جاوے
ایہ نگرانی راکھی کرنی غوروں فکر وں ساری
کیوں جے اوک دم دشمن آہے عربی لوک تمامی
! ہجوں حضرت علیؑ نہ کوئی ایسا نظری آوے

جس دے جیہا ہو رہی نہیں دنیاں او تے آیا
باہجہ خداوے ایہو ہستی جد سے بلند ٹکانے
تے خاتم سب پیغمبروں دا اس ویلے تختیں بھائی
گویا نام نشان نہ ہئیں اونجیں ہی پایا جالے
ازلی ابدی ختم نبوت جس او تے پئی تردی
عالی ذات رسول اللہ دی تے مقبول ربانا
ہن اس دے وچہ شک لیاوے ناں نہیں ایہ مسلمان
اوہ سمجھو ایمان اپنے نوں ہتھوں پایا و نجاوے
اسے او تے ڈٹنا رہنا مسلمان پچھانی !
ثابت ہو گئی شک نہ کوئی تاویلی تدقیقی
ہو رہی نہ ہوسی کوئی ناں ایہ وہم لیاہیں
اوس دا تے کجھ رہے ناں باقی ہوراں کیوں و نجاوے
قسم خدا دی سبھو سچا شک نہ اس وچہ آیا
یا کوئی اس وچہ جھگڑا کر کے ہو قیاس چڑھے
دو جگ دی رسوائی کھٹ کے دوزخ لاڈا ڈیرے
کہتے سب سامان اوس ویلے تے سب کم منہلے
کیوں جے خطرہ دشمن والا رکھ دا جان ادھوری
تے اوسلوں ایہ کم تمامی پیغمبر فرماوے
مت کوئی دشمن آہے جاوے تے ہوئے ہزاری
جیہرے دلوں مٹانا چا مندے دین اسلام گرائی
ایسا خطرہ ہوندا یاں جیہڑا ایہ کم ہرے لگاوے

ایسر شوق ایمان علی و ایہ گل مول نہ چاہے
 نالے خیال جے ہور اصحابی جادون سب لڑائی
 ہور اں شان شہادت تے میں اسے وچہ زندگانی
 مسلمان نہیں موتوں ڈر داناں ایہ ورم لیاوے
 تے اوہ موت جو رب دے لے تے بند تھیوے قربانی
 مومن ہو کے موتوں ڈرنا ایہ ایہ گل کسے نہ لیکھے
 سب نظامے اکیس اگے مومن دے پئے آون
 فیروہ حضرت علیؑ جنہاں نے ایہ پرورش پائی
 آج ڈٹھوئے سب صحابی وچہ لڑائی جاندے
 جاں یہ مال ڈٹھا سرور نے اوس ویلے فرمایا

ہر کاب تے ساتھ نبیؐ و اشوق دے وچہ آہے
 تے میں گھر وچہ بیٹھ اکتائیں ایہ وڈی کیا فی!
 نالے چھٹا ساتھ نبیؐ و بہت وڈی حیرانی
 موت ہی اپنی زندگی سمجھے ایہ خوشی مناوے
 اس تھیں دودھ کے ہو کی پیا بنے فضل خدا رحمانی
 اوہ تال جنت و درخ سمجھو جوندیاں پیا دیکھے
 ایہ کچھ جوندیاں مرادہ کیوں موت کنوں گھبراوے!
 ایہ خوشوراک پوشاک اسے وچہ اپنی سب وہائی
 تے میں بیٹھا گھر دال لکھا سو سو ڈالو لکھاندے
 دین قسملی انت پاروں تے ایہ سن سنا یا

اَلَا تَرٰخٰی اَنْ تَكُوْنَ رَیْیَ رَبِّكَ هٰكَذَا وَ تَكُوْنَ رَیْیَ

کیا نہیں توں (اے علیؑ) خوش ہوندا ایہ جے ہونویں توں میرے واسطے بدھے ہارون دے
 مَوْسٰی اَلَا رَاٰکَ لَیْسَ رَبِّیْ بِعَدِیِّ (صحیح بخاری، غزوہ تبوک)

موسے نہیں پر یاد رکھو اس وچہ شک نہیں جے نہیں بے کوئی نبی بعد میرے

نبیؐ کیا نہیں راضی ہوندا تو اس گل تے بھائی
 موسے پچھوں نبی بتیرے دنیا او تے آئے
 منقلب علیؑ صحیح مسلم وچہ ہور حدیث اک آئی
 بعد نبیؐ دے کسے قسم دا نبیؐ نہیں آؤناں کوئی

جیوں ہارون موسے تے انجیں میں توں شک نہ کافی
 پر میں پچھوں نبیؐ نہ کوئی رب دی ذات پوچھلے
 اوس تھیں بھی پیا ایہو جا پے مور نبیؐ نہ کافی
 نبیؐ ختم ختم نبیاں ختم عدالت ہوئی

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خَبِّرْنَا عَنْ رَبِّیْ بِعَدِیِّ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ایہو ہی ہے جے نہیں کوئی نبی پچھے میرے
 اَلَا رَاٰکَ لَا نَبُوۃَ بَعْدِیْ - (رداء مسلم)

یاد رکھو بے شک نہیں نبوت پچھے میرے

یہ حدیث نبیؐ واری میں ایسے ہی دھرائی
 یہ بھی کیا نبوت تال بعد میرے کوئی تبار کی
 کتاب الزمرہ مسلم اندر نالے صحیح بخاری

بعد میرے کوئی نبیؐ نہیں آؤنا حضرت آپؐ کیا فی
 مولیٰ ختم نبیؐ کی والی بات میرے تے ساری
 کتاب الانبیاء جو اس اندر پڑھے خلائق ساری

فراوانے پیغمبر بابت اسرائیلیاں لیاوے
اک نبی مر جاندا اس دی تھاں دوجا آجاندا
إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي بَعْدِي مَحَلَّ وَحْشٍ إِلَّا يَأْتِيَا
جامع ترمذی تے متدرک حاکم و بیہ لیاوے

تکرائی تے سیاست اتناں رب دانی نبھاوے
پر نہیں بعد میرے کوئی ایسا جو ایہ کم نبھاندا
گویا اکوں پیغمبری دا سلسلہ بند فرمایا
روح عمر دی بابت اک دن پیغمبر فراوے

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عَمْرُؤُا بَيْنَ الْخَطَائِبِ

جے ہو سکدا کوئی نبی میرے بعد تے اوہ ہوندا عمر بن خطاب دا

جے کوئی بعد میرے ہو سکدا رب دانی پیار
عربی جاننے والے جان لو والفظ جد آوے
اس تھیں جا پے بعد نبی دے ایہ گل تھہ نہ کوئی
بعد اتناں دے ہور نبی دا امر محال پہچاندا
مسلم اتے بخاری اندر پیغمبر فرماندا
پہلا اسم محمد میرا دوجا احمد آیا
چوتھا عاشر جس دے پچھے ہر کوئی جمع ہو جاوے

حضرت عمر خطاب دا بیٹا عالی شان سوہارا
سمجھو امر محال ایہ کوئی جو نہ سنا تھہ نبھاوے
اکو ذات مَحْمَدًا جتنے ختم نبوت ہوئی
بلکہ اس دا وہم نہما دل وچسہ مول نہ آنو
رب سپا پنج نام فضل تھیں میرے پیا رکھاندا
ترجمان نام جس دے صدقہ کفر اند میرا نہ ہوندا
پنجواں نام سب اضر سب تھیں جو دنیا تے آوے

أَكْبَرُ نَبِيٍّ كَيْسَرٍ بَعْدَهُ لَا يَبْقَى رِوَاةُ سَلَمٍ بَخَارِي مُتَذَكَّرًا

اوہ عاقب جس دے پچھے کوئی نبی نہیں ہووے گا۔

اوہ عاقب نہیں جس دے پچھے نبی پیغمبر کوئی
جامع ترمذی فتح الباری ایہو ہی مسند ماون
صحیح بخاری وچ بعد اس دے ہر حدیث اک آوے
میرے بعد نبوت دا نہیں جتنہ رہ گیا کوئی
کیتی عرض صی بہ حضرت کی خوشخبریاں دن
پیغمبراں نول غیبی خبراں جو جو رب بتاندا
جنماں وچوں اک ذریعہ روایا صالحہ آیا
کتاب تعبیر بخاری دے وچ اسے پاروں آوے
سنہ ۱۲۱۱ ھ تھیں خاص روایت احمد حنبلی تبارک
حضرت امیہ جفت لیا حتمہ کنول نبوت آیا

ایہو خاتم سب نبیاں دا اس بن جکتے نہ ڈھونڈی
حضرت بعد کوئی نبی نہیں ہونا ولی الاون
جس دی بابت پیغمبر تھیں خاص روایت لیاوے
یاں خوش خبری اوہ بھی جس دی قسمت چٹکی ہوئی
روایا صالحہ سچیاں خواباں ستیاں ڈھیاں جہون
کتیاں ذریعاں نال اتنا تھیں اوسد اعظم سائی نہ
یعنی ستیاں خواب وچ پائے پیغمبر ختم ہوتا
مسلم کتاب الرؤیا وچ بھی یہی حدیث دھراوے
سچا خواب جو مومن دیکھے اس دی بابت لیاون
پر ایہ بھی کہے خاص بندے نول ایہ رنگ رب دانی

حضرت کیا تسلسل میں پہلے لوگ محدث آئے
تو حدیث واجازت والے کتب محدث اور سابق
میں تحریروں نقلوں جاپے ختم نبوت ہوئی
ختم نبوت چھپیں وڈی نعمت ال ایما مال
رویا سنا نہ پچیں خواہاں جو مومنانوں آون
ایہ رہن خدو سے پیار سے ماسے پاک گناہوں
میں جو مومن بنوں کوئی کتہہ نیک باوے
پہنچے تصدیق نہیں اس کی مول حدیث قرآنوں
ناں ہی کوئی ویں اود ہونڈی جو اندازہ لسیہ
ناں ہی طاعت پیروی قابل اوسوں سمجھیا جائے
ناں ہی اود حق منئے دل وچہ نہیں تاں بڑی خرابی
مسلمانو بھائیو میریو یاد رکھو وحیہ دل سے
ایہ کوئی ایسے ختم نہیں ہوندے جو تمہیں ضروری
یا املا علی اتے مناظر اکثر دے جاوے
مسند بن خلیف و تپہ حضرت ابن عباسوں آیا
تو کھوئے امامت اندر ابو بکرؓ دے تائیں
تاں حضرت نے آخری سے دل ری تال نشانی
یا ایہ انکاس کسم یبق

میری امت کھیں ایہ درجہ حضرت عمرؓ ہی پاسے
جس نوں اللہ ملہم کر کے راز دے اوس تائیں
بعد محمدؐ سرور عالم ہو رہی نہیں کوئی
اودہ بن دوہی پیراں روکیاں شامل فضل رہا
تے دوہی الہام دی نعمت بکتاب سلسلے پاوے
باجہ انماں سے سر شمسہ تھیں سنہ کسے نوں ناموں
رویا صالحہ تے الہاموں سمجھو خبراں پاوے
اس دیاں خواہاں تے الہاموں نہیں تسکین اساتھوں
ناں اودہ رب دی طرفوں ہونا دل دیوچہ بھائیے
ناں ہی اس دی طرٹ نوکا نفل دعوت قی تباوے
تھر جہالت تے گمراہی وادے دی بلیابی
ایہ انعام خدوے اکثر چٹیاں لوکاں بل سے
ایہ نمونہ خبریاں غیبی گھاں نور جہناں دی پوری
ہوئے خیال پاکیزہ انجیں انماں اود نظر آون
مرض الموت و تپہ خبر سے واپہ حضرت پر دہایا
پچھے صفوں اصحاب بنا کے کھلے حضور تدرائیں
ایقتا ایہ امران مذہوری روئی جوہیں کہیاں

یا ایہ انکاس کسم یبق من بعدی شیخ
اے لوگو نہیں باقی رہ گیا خوش خبریاں نبوت میں تھیں باقی
یا ایہ انکاس کسم یبق من بعدی شیخ
اے لوگو نہیں باقی رہ گیا خوش خبریاں نبوت میں تھیں باقی
یا ایہ انکاس کسم یبق من بعدی شیخ
اے لوگو نہیں باقی رہ گیا خوش خبریاں نبوت میں تھیں باقی

اے لوگو نہیں باقی رہ گیا کوئی سندس پیروں
پاک رہاں پچیں خواہاں جو ملہم خود دیکھے
اس تھیں جاپے رویہ صالح و خیر صالح بندے
حضرت نہیں روایت کیے صاف کہتے ایہ جگہ
اے نبوت دی خوش خبری میرا دی مسندوں
یا اوس بابت کوئی دوہاستیاں لاوے لیکھے
وہاں خوش خبریاں سن سے اوبالاق اس سنہ سے
جس نوں پڑھیاں ختم ہو چکا بدنام و جوڑ

لہن ہک دن وچہ مجلس نبوی خدام بیٹھے سارے
سر کوئی عاشق اسے گل دا دید سجن دا پاسے
نالے سننے سخن پالیز جو صاحب فرماندا
جاں اس جیش محبت اپنا پورا رنگ دکھایا

دل وچہ تب نبی نہ وردی دل ول تھاں سے
عباں سے آزار کی ہوئے تدریں کسیر نو ایے
نالے صاف مہجڑے چکے کینہ سب دال دا
اوس دم سوئے شے والے سوئے سخن سنایا

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ

بے شک رسالت نے نبوت کا سلسلہ ٹٹ گئے پس نہ رسول ہے بعد میرے تے نہ نبی

رسالت اتے نبوت والا ٹٹ گیا سلسلہ سارا
سن ایہ بات صحابہ تائیں ڈاڈھی رخصت ہوئی
کیا اساڈی قسمت ایہ ہووے محروم فیضانوں
اس ویلے پیغمبر سرور الفت تھیں فرمایا

نہ رسول نہ نبی ہووے گا بعد میرے کوئی یارا
ایہ کی اج ارشاد ہوندا ہے پتہ نہیں لگ دا کوئی
نبی رسول کے پلک ساقیوں کی ہتھ آیا اسانوں
جیوں کر حضرت انس سے یادوں احمد منبل لیا

وَلَكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ

تے اسے خوش خبریاں باقی ہیں

نہیں رسالت اتے نبوت والا سلسلہ جاری
کی ہوندی خوش خبری اوس دم عرفی صیبت دن

خوش خبری دا سلسلہ باقی قال ربید کی یاری
مرد مومن دیاں پچیاں خواہاں پیغمبر فرماون

ایسیاں خواہاں جفتہ نبوی حضرت نے فرمایا
پر جس لبھا او سے پایا دوجیاں کجھ نہ پایا

ترندی حاکم مستدرک وچہ اس نے پارل یاسم

ایہ تیسرا آیت سفر کی چور صاحب فرماتے

إِنَّ أَوَّلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ہر شب جو دوست اللہ کے ہیں نہ خوف ہے نہ ہراس

يَحْزَنُونَ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۚ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ

غمر ہونگے ایمان والے تے تھے پر ہیز کردے دے تھانے تہیز و سے

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ

وچہ جاتی دنیا دے تے وچہ آخرت دے

بے شک جن لوگوں پر نال خدا سے لائی
 ایسے اوتھے دو ہیں جہاں اودہ آزاد و لاسے
 آدم جن دیوتے پر نال سب غلام نہ اندر سے
 تے جو لوگ ایمان لیا تے اسے مگر دکا سے
 رب فرماتا ایسے اوتھے ہے خوش خبر انہوں
 آیت دامنوں صحابہ جس دم سنیاں سارا
 انہاں کارن کون بشارت تاں حضرت فرمایا
 بس اس آیت تھیں دو باتاں ظاہر نظری آون
 ایساں سچیاں خواباں اکثر انہاں لوکاں آون
 جہاں لوہاں بے نیک لوں داں توں برحق جساتا
 بتاں خدا سے تم انہاں نے سخن نہ کوئی دیا
 زہد عبادت کار ہمیشہ اس وجہ فرق نہ کانی
 ایہ لوگ اولیاء اللہ میں شان ولایت واسے
 جزوی لغوی ناقص نبوی حصہ انہاں نہ کانی
 ایہ نقلی گمراہی ایسی جادو سے چک ایمانوں
 جس تھیں اگوں کئی برائیاں مڑ پیدا ہو جادون
 سب نبوتاں دامن رب نے فیصلہ کر دتا تے
 جیوں مکان نبوت والا کہ انت تھیں سی غدا
 جن کوئی می نہ روگی باقی نہ کہتے توری آون تاں
 منگ و خدا تھیں اشرف منگ یہو بہر جاسے

انہوں کوئی خوف نہ باقی تے غم بند نہ کانی
 اللہ راضی نبی بھی راضی ہو فرشتے سالھے
 ہود و رند چرند پرند سے ادبول سیس نو اندے
 منہ حکم رہا تے سبھو اسے طور و پاسے
 یعنی سدا قسلی دل دی تے پر نور ایمانوں
 عزت کریندے خدمت اندر یا سید سر دارا
 دویا صاحب پچیاں خواباں نیک انعام دلایا
 جہیزیاں مومن مبایں کارن واضح کیتیاں جادون
 نقوس تے میانوں حیرتے کمال شان دکھا بن
 نابے تابعداری والا عمل ضرور پچھتا
 تے زندگی وچہ اسے داہی نام ہمیش پکایا
 ایہ شوق محبت ایہ ورگ رگ وچہ سمائی
 بعد نبوت قرب حضور ہی پان ایہو متوالے
 جو کوئی انجہ الاولے انہاں اود جھلا سودائی
 ایہ تاں شرک نبوت والا دیوے سبق اساتوں
 جیوں یسے ابن اللہ کہہ کے شرک توحید و کماون
 آخری نبی محمد سرور پورا دین کیستائے
 ہو یا مکمل ہل اس اٹا نے آ اود جلد سنبھالی
 تے نال دین تہری اکے کھٹ و مصکے بتا وناں
 سے صد تے مشرؤں مت کچھ رہا باقی آسے

مسئلہ شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہ دنیاؤں مستی اندر لگا ہو یا دھوکا
 چھوڑ خدائوں نال اسے دے سبھو کار و پارا
 تے ساڈی مت ماری ازوں نال اس نال لگائی

مشر و میدان میں رہے اک رنگ ازو
 ممان جاتا ہی یہ اسے نال سہارا
 پر ایہ دین و عہد ہی سہا جس والا عمل نہ کائی

اے بدے جہ روزِ حشر سے سوچ کر آئے
بہر اک پاسا تجیں جا پے جیوں کر قہر ربانا
اوس دم قدرت رب دی ویکھو فخرِ خلاق ساری
رحمت عالم نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وہ وسلم اچھڑا متھ وچہ پکڑے ہوئے
یہ تر بان دس مٹی تھیں جو کس و ہاں بہان
آؤگ داد گاہ ربانی عجزِ نیازاں کردا
رووے وچہ درگاہ ربانی امت عاصی پاروں
تے تھیں سب سے بندہ برکت تو پیاں

اک انگیرا بھکھیا ہو یا شعلے مار جلاوے
راہ امن واکتے نہ بھجے گنہ گاراں انساناں
سید اولاد آدم تے تم الانبسیار دی سروری
سر تے تاج شجاعت دھریا کمرن اوگن ہاراں
عاصیاں دی امداد پھون وپہ درگاہ کھلے
پاپیاں دی جو بخشش کائن ہو کے مرو توانا
توحیدوں تجھ دیوں دیوں دیوں دیوں
آکے نہیں کوئی بخش ہارا یا بھجیرے سرور
نہیے گا زمانہ نہیے بندہ برکت تو پیاں

عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

قرب ہے ایسے اعلیٰ تینوں رب تیرا مقام محمود وچ

بہت صحابی کرن روایت ایہ مضمون لیا دن
روز قیامت بھو متاں جیوں جیوں بنایاں
روک کین خدا دے آگے کرو سفارش ساندی
پر اوہ کچھ نہ سنن انہادی تے نہ دل وچہ آئن
ن کر بات انہاں دی اپنی پیش کرن معذوری
جہاں تیں نہانے دے دل ہووے چٹکا را
جس دم آکے رہنوں جس اوہ بھی کہے انہانوں
لکھیا وجہ بخاری آخر پاک نبی ول آون
حضرت جابر بن عبد اللہ اس بتاویں فرماوے
کہے اللہ جو پوری دعا نماز جو کھلنے والی
کرے وسیلہ نبی محمد پور فضیلت ساری
حضرت کہیا! دلوں جس نے منگیاں ایہ دعائیں
کتاب توحید بخاری اندر پیسے فرماوے
حضرت کہیا سب نبیانوں مستجاب دعائیں

وچہ بخاری ابن عمر تھیں جویں حدیث بتاویں
ایسے پیغمبروں سے پیچھے دل ول کران دے دیں
ہوئے متاں نہاں سائنوں تاب نہیں ہاں دکھاندی
ناں ہی دین اہمیت اسوں تے ناں انہاں بچان
آکھن سادی شان نہ اتن نہ کچھ اکسیر حسوری
ساتھوں دودھ کسے وچہ درگاہ ہے اوہ محبوب سوہارا
میں معذور پوچھا نہیں سکدا کچھ امداد ستانوں
تاں مقام محمود وادرجہ عالی شان وکون
سن کر بانگ جود ایہ منے حق سے وچہ آئے
مالک ہے اوہ دہلی جہانیں جس دادرجہ عالی
مقام محمود عطا اوس ہوئے جودندہ سب بارے
وس سے حق نہ فاعت میری عین یقینوں پیش
باب نہ عت کتاب دے دیوں تم کوں بیانیہ
بخشیاں اللہ اپنے فضلوں پاک بھجناں تائیں

تسبے میں بھی جس نے ہوئے تے نہ کچھ بدادے

تاں مر لکھ نہ لہیا بدادے جو کچھ تینوں بھروسے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

عذاب اس سے دیر و غور و پر دنیا سے بھائی تے و پر آخرت سے بھائی تے بجا اسانوں مذاب اک سے نصیر

یاد رب دنیا سے و پر سانوں فضلوں بخش بھائی
کیوں ہے اوہ دن بڑا اولیا بسحو اس تھیں ڈھسے
پیغمبر نے اس دی بہت جیونکر ایہ سرمایا
فرمایا عبادہ و کلمہ جگہ احمدوں بھی و دھ جادوے
تاں مر اک شفیع دی انسان بڑھو سے اس بھائی
اس دم حضرت آدم سے ول آدن و کی سارے
آپ تینوں رب پیدا ستہ روح پیہ سی پائی
شان بند تبار کی بھتوں رب سے تیس پیارے
سن کہ آدم کہن نہانوں میں اس رلق ناہیں
تے اچ دن اوہ غضب الہی جو نہ لگے آیا
ہائے میری جان ہائے میری جان کہے چپ ہو جارت
کہن آکے سمجھو سے نہ تے پہلے تیس پیغمبر
چلو خدا دی و پر درگاہے کرو شفاعت اسان دی
اچ دن تیسرا الہی والا جو نہ ہو یا نہ ہو سی
اک مستجاب دعا دا موقعہ تینوں رب دکھایا
ہائے میری جان ہائے میری جان کہے کہے بباری
اوہ مخلوق مر طاقول آدمی آکر عرض سناوے
تیسرا آدمی کہ شفاعت بجا ہو نا کچھ تھپوے
تینوں نہیں مقہر اوہ منسل نان ایہ ہستی میری
سن کہ بہت تمنا جی ہو کی تو سے دے ول آدن
تینوں رب کلیم الہی شان عظیم دلائی
توہ پیاں سمجھیں تیریاں جیوں تیرا خدا نہ لایا

تے محشر نوں بھی بھائی اک تھیں رکھ بھائی
اس تھیں بچنے کارن و جز ترے منتاں کہ دے
روز محشر دے تھر مذہبوں و خلق کی کے سمجھیا
سر کوئی اس دے تھر مذہبوں روہ و حال نہجائے
بل نہ کہن تماش تیری بن جادوے گھر کاٹی
تاں ادب سے کہن اسنوں سن سے باپ پر
سمجھو فرشتیاں تہجد کہ دیان تینوں سیر نوئی
کہ و شفاعت تیس اسان دی مولادی سرکار سے
میں اب لیتی تا فرمائی آدے خوف تدابیر
تاں ہی اکون ہو سی اتنا جتنا اچ دکھایا
تاں ایہ لوکی اٹھا اٹھا مل نوح و نبی ول آدن
شکر گزار بند سے دا جس نوں بلیا وڈ نمبر
سن کہ کہن ایہ گل میں تھیں نہیں بھائی تب ندی
فیر شفاعت اللہ سے کس نوں جرات پوری
اس تھیں قوم اپنی دایں مر و بونا پٹ و بجا
ابدا ہم نبی دل جادو کہو ایہ اپنی نلاری
سب بنیاں تھیں تینوں اپنا دوست رب بناوے
سن کہ بات انہں دی اوہ بھی ایہو عذر کچھوے
جادو حضرت میرے دے ول اوہ یہ کہے دبیری
اے پیغمبر رب سے پیارے ادبوں بھارا دن
کیتیاں پیاں کلان بہرے دوہا تھے کجانی
اچ چل نہد حب سے دیہائے سخت عذاب ستایا

سن کر بات نہاں وی ہوئے اسے طور الاوان
تے میرے قتل کیستاک قبطی بنان قصور گنہوں
میں شرموں میں جہا نہیں سکدناں تہی گل مہری
تہاں وہ حضرت عیسیٰ دیوں دن کے سارے
وجہ بگھڑے تہاں ہی حضرت عیسیٰ بات نہائی
میں دے بعد تہاں مولا کے کردار منشاں ماندی
سن کر حضرت عیسیٰ لہجہ نواج اوہ غضب رہا
نفسی نہایتے جنہ میری نواج دن کون بچے سے
سن کر بات عیسیٰ دی لوکی پاک بنی دل آون
خاتم لایسار وادعہ ہوا بخش تہاں نوں
لگے پچھنے سب گناہوں موتی تہاں رہائی
اس دم سن کر بات انہاں ہی رب انہی پیارا
رہو سن انہاں تہاں سے عیسیٰ نہر سجد یوچہ دہر سن
عیسیٰ رب دے فتنوں دے دم اوہ فیضان رہا
حمد تعریف اپنی دے مولا سب الفاظ معانی
ایہ بھی اس تھیں پہنچے ناہیں موتی کے عطائی
اسے پاروں بنی محمد ادبول سب نواون
ہیں مانی غرض ہو جیسی مجھ سے پانی ہدیائوں
سجد ہیں سب عطا اپنی نزل دی تھیں سب
نہاں تہاں شفاعت تیری تہاں حضرت فرشتے
رب کے تہاں نہ کوئی بخشاں کا وہ مہارے
سن کر ایہ ارشاد رہا تہاں حضرت خوش ہو جاسن
میر مجھ سے وجہ دھر کے آمن امت بار خدا
غیبوں فیروز آون اسی سجد ہیں سب اٹھاؤ
کر سن حضرت عرض اور دے یا رب امت میری

اج دن تہاں غضب و ابھریا سن نہ کیتے جاون
تہاں نہ قتل اوہ سے و حکم سینوں ذات الایوں
نفسی نفسی حضرت عیسیٰ کر لگی اپنی دلیری
آمن توں مقبول خدا داتیرے لہ پیارے
نکتہ بندہ روح اللہ والی وادی نعمت پائی
ہوئے کچھ رہائی غیبوں تہاں سے غمی دہندی
نہ مویانہ ہوئی انوں نہ انجہ رب و کھانا
جہاؤ طرف مجھ نہر درج تہاں روک یہ جہاں سے
تہاں رسول خدا سے پیارے ادبول سبہ الامان
یا سجد تہاں سے نبی نہ کوئی سچ یقین ایمانوں
چو شفاعت کرد اسادی وعدہ ہوئے نہ سوائی
اٹھ کر کون سرش سے آوی مٹے اذن سوہارا
رور و وجہ درگاہ رہائی اپنیاں عرضاں کر سن
تہاں سے لے نہ پایا ناہی کے تہاں آنا
سجد ایسی رب انہاں نوں اسے دیے جانی
ایہ سب عزت شان محمدی کا دن سب خلقائی
وجہ درگاہے اے خیالوں سجد یوں میر نہ چاون
کرے آواز خداوند باری الفت مال تہاں نوں
نیاں تہاں تہاں جو منہ سب کچھ جہاں پاؤ
یا رب میری امت و چوں درخ کوئی نہ تہاں سے
جہاں بڑا برائی جس و انت کرے اتارے
کر سن دی تمہیں و تجھ ہی عرض فیروز سن
ناہی پانی دہندہ دیندی اس سے حد دستیا
جو آگے سو نیاں ویسی جو مٹے سو پاؤ
پھس گئی جہاں سببت اندر تہاں ہی رت اندیری

حکم ہوئی جس اور برابر نور ایمانوں پایا
ایہہ ارشاد رہبان سن کے حضرت سیر الہی
مرآۃ الخیریں وجہ درگاہ سے سجدے میں نوا کے
حکم ہوئی جس و سروں بھی بھٹ ہوئی نور ایمانوں
غیر پیغمبر سجدے سے اندر گریسن گریہ زاری
ہوئی تدارشاد رہبان اسے محبوب پیار سے
جو کچھ تسنن زبانوں کہن یا کوئی سول ارنا
بھی جو کمر و شفاعت اوہ بھی منی جاری جاری
اول دم حضرت عرض کرین یا رب بار خدایا
اوہی شفاعت دی بھی مینوں بخش اجازت سایاں
کچھ اختیار نہیں اس وہیمینوں اول دم رب فرما سے
پر میں قسم ہے ذات اپنی دی کیریائی وڈیائی
مینوں چھوڑ نہ اور کسے نور جس معبود بڑا

اوہ بھی بخشیا کیا جنت و پیر پیا نفس مویا
خوشی خوشائیں امت نور و نجر ایہ خوش خبر سناسن
اوہیں گریہ زاری کرین امت کاردن آ کے
اوہ بھی رزخ تھیں کڈھ لیسان جنت یاں تنہا نول
حمر تنہا حریف خد زری توشے زبانوں جاری
سجدے سے تھیں سر چو کے اپنے دسولہ نیاسے
بسجوسی اوہ نلیں بہاں دل دا مقصد پایا
کے قسم دا غدر نہ ہوئی خوش دکھا سالی
تس تیرے اک ہون دی بابت کرا قرار سنایا
بخشیا بلکہ سے ایس غذاہوں دور مودن رہوایں
ایہ سب میرا اپنا بھانا تیوں اوہ کیستا جا سے
جس مینوں اک آکھیا اوہ بھی دوزخ ہے نہ کافی
یا کوئی میرے نال نہ دس نے دو جادب ہلایا

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

فرمایا اس نے اور جو سے رحمت سے مدد منی ہوئے تیرے آکھیا تیرے کوئی معبود نہ

دَخَلَ الْجَنَّةَ سَرَّاهُ أَتَى خَاصِرَتِي بِأَدَبٍ تَقْبِلُ بَنِي

اسر دانر ہوئی وہ بہشت سے روایت کیستا اوسنوں بخاری وچ باب تفسیر

إِسْرَائِيلَ وَكِتَابِ زَيْنَبِ زَكَرِيَّا وَصَحْبِهِمْ بِأَبِ الشَّفَاعَةِ

بنی اسرائیل سے تے کتاب انبیاء ذکر نوح سے میج منم باب شفاعت

آکھیا تھیں معبود کوئی پر کمر و شت اپنی

میں مدد تے ترہان ترجانوں ہاں بیو مینوں کھانوں
جنہوں نے مزوڈل بندیں ایہہ تسبیح دہائی
اشرف توفیق بھی رنو دھیری شاد اسے جیسے
جنہوں اوتے پیغمبر نے نھر کرم فسیدی
رب د نفس انہاں سے اوتے فخر نہ انہاں کوئی

مورسی ارہ جنت در نور ملک باری کھاری
عین زمت نبی سرور دی قدریں کرس نوروں
نور کوایں بن نہیں جو یہ رہ رہ ہوئی
محشر نور و نجر بخشش پائیں سب سے نیک ویسے
دوہک حق انہاں سے اندر سر ویسے رزاق
اوہا بخشش پاؤں والے ختم کہانی ہوئی

فضائل اخروی آذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو میں بین فضائل کہتے پیغمبرؐ دے بارے
باقی آخرت دے وچہ دردھ کے ہو فضائل آئے
حضرت کہا قیامت لوں میں نبیاں دی سرداری
جی شذعت بھناں سندی ہو سکی دے میرے
نیر کہا میں روز قیامت اتنا درجہ پانواں
جھنڈا حمد خدا دی والا ہو سکی ہمتہ اسال دے
س جھنڈے دے ہٹھاں ہو سن پیر پیغمبرؐ سارے
سب دین تھیں قبروں باہر ملی پہلے آواں
تے جبرائیل آگے ہو سکی حاضری دنیا ساری
تا امید ہون جبرائیل میں خوش خبر سناواں
سمجھو اس میدان وچا لے باہجہ نبی سرور دے
جانویں کتنے کتنے ایسے نبی خدا دے آئے
پیر اس میدان نہ کوئی سامنے آون والا
جبرائیل غائب پا پیاں دی وچہ حامی بھرے اتھائیں
ایہ درجات محمدؐ سرور دے ایہہ نبھاون
پناہاں دردہ ہزار ہاں اس پیالے تائیں

صاحب مذہب تے پیشوا امت پاروں ایہ کچھ سارے
جیسے ترمذی دھپ لیا یا جیوں لادوی بتلائے
اتے امامت حاصل ہو سکی خلقت کچھ ساری
پر ایہ فخر نہیں کچھ مینوں ایہ کہ بہت اذیتیرے
گویا سب نبیاں دا میں ہی وچہ سردار کہاواں
پراس تے کوئی فخر نہ مینوں پیغمبرؐ فرما دے
اس تے کھی کوئی فخر نہ مینوں سبھاں دے کاسے
گویا سب دنیا تھیں پہلے میں ہی اکھا یا جیواں
انہاں طرفوں بولن والی میری ذات نیادی
نالے حمد خدا دی والا میں ہی جھنڈا چانواں
کوئی نہیں ایسا نفس الہوں جو والی اس دردے
تے دنیا نے انہاں کچھ تن من اپنے لائے
جبرائیل رب نون حال انہاں دے کھول سناون والا
بلدی آگ عذاب جہنم دیوے امن انہاں
ایہ اس دن سب دنیا داسرے بوجھ اٹھاون
ہو سکدا اسے ایس محابے ملے امن اسائیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرح کمدوں میں نام اللہ دے جو رحمان اتے رحیم ہے۔

اِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ہے شک اللہ تعالیٰ تے فرشتے اس دے پیچ دے لے دردہ اپر نبی دے

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اؤنو کو جو ایمان پائے سو یہ دے دردہ دیر نبی دے تے بھیجو سلام تے سلامتی۔

اللہ تعالیٰ فرشتے اس دے پیچ دے لے دردہ اپر نبی دے تے بھیجو سلام تے سلامتی۔

اے لوگو تمہیں بھی جہیز دے سچ ایمان لیا ہے
 کرن روایت جدا یہ آیت جبریل لیا ندی
 سمجھا صباہاں کن کر فوراً ادبوں کیس لڑایا
 ایسے ابوبکر جو صادق عاشق نبیؐ رہا ہے
 عرض کرے یا صاحب جو کچھ نعمت ملے تانوں
 تھے ایہ نعمت جس داوجہ وڈا سب لوکا یوں
 ملے سب فرشتے بھیجن نال درود مسلمان
 کیسی پاک ایہ نعمت رب دی اوپر تسان دے آئی
 سن کہ بات صدیق اکبر دی حضرت چپ زبانوں
 تان جبریل خدا دی طرفوں جھٹ ایہ آیت آنے

پڑھو درود نبیؐ تے ہر دم مولا کریم کرانے
 پڑھ کر سب صحابہ تائیں اس دم دسی جان دی
 غیاں عمل ایہ نال دے دے جسے بخش کر دھریا
 قدم قدم تے تن من وارے ہر دم از جبرائیل
 کیا اس وچوں جنتہ کوئی ویسی رب اساتوں
 بھیجے آپ درود خداوند سوہنی پاک دیتوں
 ساتوں بھی ایہ حکم سنایا کیا خاصاں کیا عامان
 کیا ساتوں بھی ایسی اس تھیں جسد یا نہ کاٹی
 کچھ بڑا بے دانا اول ہرگز مول انہا نون
 نال ادب دے خدمت اندر نبی حبیب رہا ہے

هُوَ الَّذِي يُصِرُّ عَلَيْكُمْ وَ مَا يَكُنْهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنْ

ادھی رب دی ذات پاک ہے جو رحمت بھیج دی ہے اوپر تسان دے تے فرشتے اہل دے تار جے لڈھے تانوں
 الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحيماً
 اندھیرے تھیں تے لے جائے طرف نور دی تے ہے اہل نال مومنوں ہر بانیوں کرنے دے

یانی اور ذات خدا دی جویں درود تانوں
 جویں رحمت برکت تسان تے ہر دم اویدیاں جامی
 جیوں کر اسد آپ تان تے پڑھے درود ہزاراں
 غیر فرشتے جویں پونچ دن رات درود تانوں
 لکھ لکھ شکر خدا دے جاں اوہ کریم کمال کما دے !
 جس دم پاک نبیؐ نے اہل تے بھیجیاں رحمت بادل
 آپ بھی بھیجے رحمت بخشش نال فرشتے سارے
 بند کشتہ دنا بین جو مسے بڑا سسپا تا
 وچہ دے سب بندہ نور ہے اندھیرا نہ کہہ دنا
 ہر تھیں دال روشن ناسی ہر تک بات نہ کوئی
 جہیز دے لکھ لکھ اندر میں ہر مہر لکھ

بھیجنے فرشتیاں انجیں بھیجے امتیاں نور
 انجیں امت دے حق ہر دم کریم خداوند باری
 انجیں امت دے اس دیاں رحمتیں با بھیجے شہزادان
 اسے دنگوں رحمت دا بھی ہر دم شوق انہا نون
 دوست دے رنگ سا تھی ہاں عا او ہمارا دل پلے
 اس دم امت دے بھی لیتیاں بخشش با بھیجے شہزادان
 تان جے لڈھے شہزادان اندھیرا تے نور نیارے
 سہ لوکل دارا تیر من سکے دے راہ یکتا
 سہ ہرگز لکھ لکھ والی جان اندر درود شہزادان
 جس دم یہ رنگ دے مل ہوئے ہوندی رو دلجوئی
 دھکی ہنر زخمی تے تو حسید اجا لے

پر جنہاں نے نیاں رب نوں تے توحید پکائی
ایسیاں مومنوں اوتے تال ہی مہربانی رحمانی
ایہہ بخشش سب جس نوں حاصل نبوی تابعداری
اوتے فرشتے اوس دے شوقوں پڑھن صلواتاں
پیغمبر نوں بھی ایہہ حکم رب سچے فرمایا
یا نبی الصرائس درودوں رحمت بخشش پاؤں
بھی ایہہ پاک نبی دے تائیں خاص ہدایت آئی
اصد اہل ایماناں تائیں آپ سلام پونچا دے
کہن روایت جس دم مومن جنت اندر جاسن
تال ادب دے جھک جھک سہو کہن سلام دعائیں
ایہ سب برکت پاک نبی دی تلسے تابعداری
مومن مونا رب دی رحمت خود ایمانوں پانا
جنہاں یوکان دنیا سے وچہ ایہ نعمت ہمت آئی

انہاں اوتے ہر دم رحمت لطف کرم مولائی
ایہہ نور سنوارے ہوئے تن من و لوں نورانی
ایہہ ہر دم درد پکایا ایہہ کار گذاریا
کیوں نہ مومن مال انہاں بل پان ایہہ برکاتاں
بھجج درود توں مومنوں اوتے ہے ایہ فضل سوایا
دفتر عیب گناہ انہاں دے شاید صاف ہو جلاں
اکھ سلام اوس مومن نوں جو طرف تیرے آیائی
کہا دس دے پیغمبر حقین مرد مومن غابی بادے
اگول انہاں ملک ربانے اکھ سلام سنا سن
نلے دیہن مبارک بادی اسے کنوں انہائیں
بھجے رب درود جنہاں تے کر کے فضل غفاری
تے مرط سچی تابعداری پورا عمل دکھانا
اوہ کیوں یقین نہ جنت داخل پاؤں لطف مولائی

ہن میں ابدے فضائل دساں جو جو اس وجہ آئے
مومن پڑھنے والیاں دے تن میں ایہ درد کمائے

فضائل درود شریف

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اسْمِي وَلَمْ

فرمایا حضور نے درود سے سلام ہوئے اوپر انہاں دے جس شخص نے سنیاں نام میرا نہ
يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ جَفَاَنِي الْبَخِيلُ مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَكَ

بھیمیا درود اس نے اوپر میرے پس ظلم کیستا اوس نے میرے بن بخیل ہے ذکر کیستا گیا میں میرے

فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَوَاةٌ

کول تے نہیں بھیجا درود اس نے اوپر میرے

ہے کی شان درود نبی تے پڑھیا جنہاں بھر دساں
مومنوں نوں بھی مال تاکیداں رب دی ذات پکائی

سن مومن میں کچھ فضائل یمنوں کھول سناؤں
اصد آپ سے درود پونچا دے سننے فرشتے سارے

پڑھن درود نبی سرور سے جہاں ایمان لیا ندا
مومن ہو کے پاک نبی تے جو ایہہ بخل کریندا
اوس نے اپنی جنت دی اوسے ناحق ظلم کیا
سے عبادت کرے جو مومن دم دم سیس نوامے
دیسر پاک نبی دے اوسے نہیں درود پونچا یا
ایہ اک رب دی شکر گزاری جس کیتی انکاری !
بعد ایمانوں وڈی نعمت ایہو رب دی آتی
تاں ہی کہندے جس نے شوقوں بھیجا پڑھ اک داری
جتنا بھی کوئی پاک نبی تے پیا درود پونچا دے
جو دربار نبی دے اندر اپنی عزت چاہے
خود پیغمبر نے فرمایا ذکر حدیثوں آتیا
اس تے رب دی رحمت نازل ہوندی ہے دس دریا
دس بریا تیاں اس دے نامیوں اللہ پاک مٹا دے
ہو حدیث اک ابو ہریرہ یوں ابوالحسن لیا یا
بیجے اوسے وقت فرشتہ رب دی ذات نیاری
رمضے پاک نبی دے اوسے پل تھیں پہلے آئے
یعنی اوس اک ولساں تے بھیجا الفت پاروں
یا صاحب اوہ مرد فلانا جمیاں گھر فلانے !
سن کر حضرت اس دی بابت بے حد خوشی منامن

تاں جے کابل مومن تھیوں شان بلند تہا ندا
سمجھو رب دی نعمت پاروں اوہ مر کھ نہیں لیندا
رحمت دا دروازہ کھلا اوس نے بند کر دیا
تے توحیدوں بھی اقرار کی ایہو درد پکا دے
سمجھو اس نے کچھ نہ کھیا انجیں وقت دیا
نہد عبادت تقوے اوس دا آسے کسے نہ کاری
جس نے اس دی قدر نہ لیتی اوسنوں نفع زکائی
ووجہ دے انعام اس تائیں بخشے اللہ باری !
اتنا ہی اوہ مولا کولوں قرب حضور ی پا دے
پڑھے درود نبی سرور تے درودوں کچھ کچھ
جس اک وار محبت پاروں پڑھ درود سنایا
نالے دور کرے بریا تیاں دس اوہ بایں باری
تے دس درجے جنت اندر اس دے ہو درود ہائے
جاں کسے مومن پاک نبی تے پڑھ درود آ پڑیا
لیا مے خبر نبی ول جیہڑا اس دی بابت ساری
عرض کرے اک بندہ صاحب عمل درود کا دے
درود و شریف مبارک اپنے نیک دھاروں
عورت مرد ہوسے خواہ بھانویں دے پتے نشانے
نالے دیہن سنیہا مڑ کے اللہ تے بھیں فرما دین

بَلِّغْهُ عَنِّي عَشْرًا ط

پنچا اوسنوں میری طرفوں دس نیکیاں ہو

نیکیاں دس پونچا اوس تائیں میری طرفوں جا کے
نالے میری طرفوں اوسنوں و خیر پیغام سننا
اک واری جس پاک نبی حق شوقوں درد کیا
پاک نبی نے بھی دس واری نظر کریم فرمائی

جواک وار درود میرے تے پڑھیاں نے آ کے
حق تیرے دس واری رحمت بھیجے نبی ربان
دس حصے رب رحمت والا اس تے مینہ برسا یا
جیہڑی اک کبھی کافی آ ہی دور کرے رسوائی

روزِ حشر دے اسے باروں نبی رسول سو بار
 تک دے گی بھی شوقوں جس نے ادبوں بیچہ ہلائی
 تے جس نے دس وادی کیستا ایہو ورد پیا
 جدوں فرشتہ پاک نبی تھیں ایہ خوش خبر خیندا
 عرض کرے یار تبا سچیا سب کچھ معلوم تینوں
 لوہ نہیں بچہ رہ گئی باقی جے کچھ عرض سناؤں
 میری طرفوں کجی دس نیکیاں بچیں اس بندے تائیں
 میں قربان اک نیکی اس دی سے رحمت دیاں بار
 جوں دس دس اللہ اس تے نظر کریم فرماوے
 ایہو ہی نہیں اس دے اوستے ختم نہیں ہو جاندی
 سنو فرشتیو اس مومن نے جو ایہ ورد کمایا
 ایہ اس را اک تحفہ جیوں اس بھجیا الفت پاروں
 جد کوئی پاک نبی سرور تے آکھ درود مستافے
 سلیمین مقام اندونجہ رکھنا اس دے تائیں
 ہر روایت اسے باروں راوی ذکر لیاوے
 اک اک ملک نورانی پیدا اک اک حرفوں ہووے
 ہر سرور چہرہ منہ تن سوٹھ قدرت کنوں بتاؤں
 دیکھو قدرت رب دی ہر اک بولی دھری بوے
 جو جو صفت کمرن ایہ مہو حق اس سرور بانے
 گویا ایہ سب اس مومن دیاں نیکیاں وچہ شمارے
 جس نے حضرت اے پر ہیا بیٹھ درود اک واری
 اسے مومن کر نظر ذرا توں لیتا درجہ تیرا
 اسے وائے اک ہر حدیثوں پیغمبر فرماوے
 پہلی چیز جو رب اپنے تھیں جنت منگ واسوئی
 وچہ درگاہے حق اس دے وچہ جنت کرے دعائیں

مولا اسے اس بندے دی کرے شفا رحمت یارا
 اس بھی بھونناں انہاں سے جنت لے رہائی
 کیوں نہ اوہ مر جنت جاوے رب دامر و سو بار
 تیں پس روئیوں وچہ درگاہے رب دی حاضر تھیندا
 جو بچہ اس دی بابت کیا اس پیارے مینوں
 کی فرمان تسانا تے میں ہن کس پاسے جانواں
 جو میں پیغمبر بھجیاں انجیں کہے خداوند سائیں
 اک دوزخ دی اثر نہ کر دی ٹھنڈیاں تھین ناموں
 کیوں نہ ششرون اوہ بندہ عالی مدحہ پاوے
 حکم فرشتیوں اس بابت رب دی ذات سناؤں
 یعنی اس اک وار نبی تے آکھ درود سناوے
 انجیں رہو نال حفاظت عزت ادب پیروں
 رکھو عزت نال فرشتیو رب سچ فرماوے
 بنے ذخیرہ مومن کارن محشر روز تداہیں
 جتنے حرت درود شریفوں مومن آکھ سناوے
 تن سوٹھ ہر سر ہر اک دے قدرت نال کھووے
 تن سوٹھ زبان ہر منہ وچہ رب دی صفت سناؤں
 دیکھو وکھ الفاظ انہاں دے ہر کوئی اپنی کھولے
 جمع ذخیرہ کیستا جاندا کارن حشر میدانے
 تے بریا تیاں کٹیاں جادوں پاوے نیک ستارے
 اتنے درجے دیندا او سنوں فضلوں شرباوی
 اک درود دل دل داتینوں کتنا شان و دھیرا
 تن چیزاں دی بابت جیونکر اللہ کریم کماوے
 جنت آپ بلاوے او سنوں شش انجیں ہوئی
 میرے چاہنے والے نال رب میرے وچہ لیا میں

وہے رستے میرے اندر سکھ آرام مند اوسے
دو جی چیز ہے دوزخ کو لوں جاں کوئی منگے ربانی
یارب سایاں میرے کو لوں اس دی جان بچائیں
ترجیحی چیز فرشتہ نوری رب داخل حضور کی
جاں کوئی مومن پاک نبیؐ تے پڑھے درود پیارا
اسے ویلے پاک نبیؐ نوں اوہ ونجہ خبر ناسے
یعنی ہر اک مومن جو کوئی پڑھے درود کد اہیں
ہر اک سندا پاک نبیؐ نوں ملے اوس دم ہو جاندا
اسے طرح اک ہو رحدیثوں راوی ذکر لیا ہے
حضرت کہا جو کوئی میں تے پڑھے درود اک وادی
تے جس نے دس واری پڑھیا شوق محبت پاروں
تے جس مومن نے سو واری آکھ درود سنایا
وہ سو واری نبیؐ تے جو کوئی پڑھے درود پونچھوے
انجیں ہو رثواب فضائل ایس درودوں آئے
میں قربان رسول اللہؐ تھیں جانواں لکھ لکھ واری

جو اوس زندگی وچہ ذکر دھڑا درود خدائی پڑھے
دوزخ بھی تدرکے ایہو ہی اس سے حق وچہ بھنی
میرے دکھ تکلیفوں اوسنوں درود ہمیش رکھائیں
روشنے پاک نبیؐ تے جیہڑا حاضر سدا ضروری
مرد ہووے یا عورت کوئی نیکو کار سوہارا
شخص نانا بیاتیاں تے پڑھے درود پونچھوے
دیوے خبر نبیؐ نوں جا کے اوہا ملک تداہیں
شخص ناناں جگہ دنیاویوں سے صلوات پونچھوے
اللہ پاک اسادی خاطر ایہہ وعدہ فرمائے
نازل ہون رب یل اس تے صلواتاں دس واری
اک سو واری رگمت آئے اوس او تے سرکار
وہ سو واری فضل خدا نے اوس او تے فرمایا
دوزخ تھیں کوئی دکھ نہ اوسنوں پیغمبر فرمائے
کی کی دساں مفت خدا نے ایہہ انعام دلائے
جس دل حب ذرا بھی اوہ بھی پالیا درجہ بھاری

اسے طرح اک ہو ر روایت حضرت علیؑ لیا ہے
جویں پیغمبرؐ در عالم واضح کر سمجھاوے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
حَضْرَتِ عَلِيِّ تھیں روایت ہے جے رضی ہوئے اللہ تعالیٰ اوس تھیں فرمایا رسول اللہؐ تے درود تے سام ہوئے پڑھوے
صَلَوَاتُ اللَّهِ بِعَدَدِ مَلَكَيْتِهِ وَرُسُلِهِ وَآخِيَّتِهِ
رحمتاں اللہ دیاں جتنے فرشتے ہیں اوس دے تے رسول ہیں اوس دے تے دوست ہیں اوس دے
وَ جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ
تے تمام خلقت اوس دی دے اوپر محمدؐ دے تے اوپر آل محمدؐ دے
رَحْمَةً اللَّهُ وَ بَرَكَاتُهُ -

تے رحمتاں اللہ دیاں تے برکتاں اوس دیاں

ایہ درود جتنے دے روز سے جس پڑھیا سو داری
 بڑا ثواب اور دے حق اندر پیغمبر فرماتا
 جو بھی اس دعا درجہ دسیا پیغمبر نے بھائی
 ایہ بھی پیغمبر دے کولوں مسئلہ سنیا جادو سے
 ایہ بھی صاف حدیثوں ڈھنڈھ حضرت علی الانبیا
 جوں کوئی باہجہ درود پونچیاں عرض حضور سنا دے
 نہ کوئی ادھتے جادوں والا رستہ اوسائیں
 ہاں جے اس تھیں پہلاں دس نے درود دالیا
 جادو سے پہنچ دعا آسمانی دہیہ دگاہ رہا فی
 پاک نبی دا درجہ عالی تے مقبول حضور می
 وقت دعا کرن دے جس نے آکھ درود سنایا
 ہر مشکل دی حل اسے تھیں ہندی فضل انہوں
 انجیں ہر روایت حیویں حضرت علیؑ لیا دے
 روز حشر اس حامل ہودے اتنا نور بانا
 حضرت انسؓ بھی اسے دانگوں ذکر حدیث سنا
 نال محبت پڑھے صلواتاں جے کوہ و سو داری
 و دوسو تکی حق اول دے درجہ نفسوں درجہ لچھو سے
 روز جتنے دے سو داری جس آکھ درود سنایا
 اک سو حاجت پوری ہوئے اس دی فضل جناہوں
 جوں کوئی پڑھے درود اسان تے پیغمبر فرما دے
 سن کہ اس تھیں کول اسان دے اور فوراً آجاندہ
 کوہ اوہ اک تنہا اس واسطے کول لیا دے
 مرد و عورت دے دفتر دیہ درجہ اول دم ہو جاندا

نال خدوس محبت دل دی دسی ادا پساری
 نال برابر خلقت ساری جویں سلام الاندا
 نال اصحاب روز حشر دے اس واسطے ہویا فی
 جنت اندر آپ پیغمبر پھر ہاموں پکڑ پونچا دے
 باہجہ درودوں کے دعاوا ادھتے کچھ نہ پایا
 خالق دی مدد تک اوسوں کوئی نہ مول پونچا دے
 اگے کچھ رہن آوارہ پھر دیاں سب دعائیں
 نال محبت پاک نبی دا حیلہ درجہ لیا
 ہو جادو سے مقبول اور سے دم تے تھیوے انانی
 جہناں دھونڈھ بیا ایہ حیلہ پونچے او با ضروری
 اسے اپنا مقصد پایا دل داروں و خجایا
 مومن فیض لیندا کرنا اس سب و اس درگا ہوں
 روز جتنے دے جو سو داری درود پکا دے
 سب دنیا دہیہ دے مڑ بھی اولی دا ادھا پیمانہ
 نبیؐ کیا جو روز جتنے دے میں صلوات پونچا ندا
 اللہ سنے فرشتیں اس تے کرم عبادی
 تے جنت دہیہ درجہ ہو زیادہ دھیو سے
 انجیں رات جتنے دی اس نے ایہو عمل کمایا
 نالے جان چھٹے و نچہ اس دی تہرتے دکھ فزاہوں
 مک فرشتہ نوری اس سے سرائے آجا دے
 سب اوراد وظائف اس سے آسانوں ایدہ اندا
 چہرہ ارب دے نفس کرم تھیں منظور پادے
 نالے بھجن واسطے اس سب پتہ بھی لکھیا جاندا

نفس فلاناں نام فلاناں پتہ فلانے سنہ
 وقت فلانے پڑھے صواتاں ایسا صالحہ بندا

حشر تک ایہ چمکاؤں دالہ ہی کوں اساندے
جیوں جیوں کسے صلواتاں پڑھیاں یوں دیاں جاسن
اے مومن کہ غور ذرا توں سوہنا نبی پیارا
ہک دالہ ہی بھی نان محبت جو صلوات پونچا ندا
ہک دن حضرت عمرؓ سوہا خدمت اندر آوے
یا صاحب جدامتی کوئی عرض درود سناندا
کیا اس تحفے بدلے حضرت تیں بھی کجھ دلا سو
سن کر پیارا غن عمرؓ دا جو اود آکھ سناوے

وقت آیاں درگاہ ربانی اوسی کم تنہا ندے
تیوں عمل انہاں دے فنیوں اپنے رنگ دکھان
کتنا دردامت دا اوسنوں فکر ایہو دل بھرا
اوس اوتے بھی رحمت دالہ ہم کرم مسرماندا
ادبوں عرض سوال ایہ اپنا پیش حضور سناوے
سمجھو اوداک تحفہ اپنا خدمت وچہ ابداندا
بے آسے کمزور دے تے نظر کرم فرما سو
نال محبت اس دے تائیں پیغمبر فرماوے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ الصَّلَاةُ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت بھی شہ نے پیراں دے تے مدتی اے عمر درود

مِنْ أَمَّتِي تَحْفَتِي وَتَحْفَتِي أَمَّتِي عَدَارِي الْجَنَّةِ

میرے امت دا تحفہ ہے واسطے میرے تے تحفے دے ایسے امت میری دے میرے حق کچھ بہت دے

ایسا جناب رسول اللہ نے سن کر بات عمرؓ دی
امت دلوں دنیا وچہ ایہہ تحفہ خاص اسانوں
دنیا وچہ درود نبیؐ تے جس نے آکھ سنا یا
راہ سبحان اللہ کیا درجہ پڑھن درود جو پیارے
حضرت انسؓ نے مومن جاں آپس وچہ دل دے
پڑھ کے فیر درود مبارک نکھر شہن اشکوار
ایسا ذکر پاکیزہ چہ ہر ارب نوں بہت پیارا
ایسے مومن ایہہ درود پاکیزہ رکھ ہمیشہ جاری
جنہاں لوکان ہر دلیے دا ایہو درود بنایا
انہاں لوکان رحمت رب دتی ہر دم نازل ہوتی
ہر عزت قرب انہاں لوکان ہر دم سباحتیں

تحفہ پاک درود جو امت میں کا رہنمائی ہر دلی
تحفہ سا فاجنت ہو سنی محشر روز تنہاں نوں
اگے اوسنوں جنت والا رب انعام حلایا
ایتھے اوتھے دوں جہانی فضل انہاں تے بھلے
کمرن غلبہ سلیک پیاروں کڈھ کینے سبھ دل دے
بخشے جاہن گندہ انہاں دے پاؤں فضل الامون
جس دے پڑھیں گندہ ناؤں صاف ہو جاوے سارا
مست نہ کھنیر دوتہ سندی پانویں بخورداری
پڑھیں پیار درود مبارک دوس نہ کدی بھلائی
تے انہاں نوں درود مبارک در حشر خوف نہ کوئی
ہر حالت وچہ راضی دے انہاں تے لب سائیں

دنیا دے نوہ کی چہرے تابع لوک ہزاروں
جس شے نوں اوہ مٹھ لگاؤن کئی حصے ودھ جاسے
مٹی نوں جے ہتھ لگاؤن اوہ سونا بن جائی!
ہر شے ہر دم طبع موافق پیش کرے باری
ایہ انعام نہاں نوں جنہاں مولاناں لگائی
جے اس تھیں دل کوڑا موہراتاں مڑ قہر اندھیرا
جنہاں دے دل حب انہاں نوں دوجگ دی رشتائی

رزق خدا کوں کمی نہ کوئی ہر دم ہیش بہاراں
تے جیت دل اوہ نظر اٹھاؤن ہو رہی رنگ کھاوے
مولا کو لوں جو شے منگن ویر نہ رکتی جاندی
سکھا آرام ہمیشہ حاصل ہووے نکدی بیزاری
نالے سچی حب نبی دی لوں لوں دھپ سمانی
دوجگ پھرے دیوانہ جھلاکتے نہیلے لہیرا
وانگ نبی دے ہر اک تائیں پھرے نال لگائی

حکایت خود بینی

صاحباً سچیا جو تدم بھادے ادہا ہی ہو جادے
تیرا بھانا مدتاں ہونیاں اسے طور گرائی
بھانویں تو میں رزق سر دیا جو کوئی جمیا جایا
رت دے خصمانے کر دیں باورباں دھپ دہاڑے
جے کوئی آکھے ستیاں بیٹھیاں منہ پے جائے گرائیں
جد تک ہتھ تے پیر نہ ملن بھی منہ کچھ نہ لہوے
بڑا غفور رحیم خداوند دل دیاں سبھو جانے
نہیں دیندا وہ دلیاں تائیں تاں ہی کچھ بلاندا
دو تن سالان دی ایہ بیتی جو میں نال دہائی
وڈیاں وڈیاں زمیاں ولے بہت جنہاں دے دانے
رب دا کرنا رات اندھیری بدل جھکھیا ہویا
وقت عشاء داتے میں ٹریا کراں نماز ادائی
گھر دی ڈیوڑھی دا دروازہ اوہ بھی نظر نہ آوے

کیا مجاں بندے دی اوستھے گل کچھ ہو رالادے
کوئی شے سستی نظر نہ آوے ہر دم ایو تھیرانی
پرکیتے بن کسے کدے بھی نہیں لقمہ منہ پائیا
تاں جا کے کوئی شاماں دیلے ہک لقمہ منہ پاوے
ایہ گل بہت او حیرتی انجیں دادے دی گمراہی
قسم خدا دی کچھ نہیں لیڈا اسے واری ایہ تولے
بھی ہر اک دارا رزق مالک جو شے دھپ زلمے
ہاں جو چلے طریق اوہ دے تے اوہ مڑ کچھ لیجاندا
شرع جیترا دامنم آہا رزقوں ہوئی صفائی
اوہ بھی ہتھ تے ہتھ دھر بیٹھے پھرے حال ڈولانے
گلیاں دھپ کوئی راہ نہ لکھے تے نہ بٹہ ٹویا
ڈٹھا باہر نکل اندھیرا دے چیز نہ کائی
تے مڑا گول مسجد جانا رستہ کون دکھاوے

اکب تو پس مدینے رستے کا پوچھنا کیا!
الفت جلیب حق کی خود ہی بتا رہی ہے

بھانویں کہیا اندھیرا ہووے دھپ زمین آسماناں

پر تہ شوق ہووے دل اندر لوں لوں دھپ سمانا

اس کارن روشنائی سمجھوتے صاف دیوں
 ہر اک دکھی اور ہی انہاں سوکھی نظری آوے
 ایتھے بھی کچھ لگن اوہا ہی دھکے ٹھوکر اں کھاندا
 جس دم مسجد دے دھچ پتا شکر کیستار بباری
 کی دیکھاں میں مسجد اندر دیوے وی روشنائی
 بیٹھے تن پٹھان مسیتی ہنگ تے زیرے والے
 چیز کسے دی ہوش نہ انہاں ہک روٹی واسا ہا
 رات اندھیری بدلاں گھیری کچھ سروی دا پھیرا
 میں ہک انجیں عادت پاروں وڑیا ونجہ مسیتی
 اشک لبر کیا ہی مونہوں کن آواز آوے
 جاں ایہ بات پٹھان تے مونہوں کن میریو چہ آئی
 ایس خیالوں ایس کسے دھچست مڈا رل جاوے
 خیر القصد میں جد آیا اسے نیت پاروں
 لے آندا چک مسجد اندر ڈھنچا انہاں پٹھاناں
 آکھن بھٹلا ہووے اج سامنوں ایہ امید نہ آہی
 اوس دم اپہ مضمون اچانک یادینوں آجاوے

کے پیریں وگدے دریا دندیاں تے ونجہ تھیون
 اکو وصل سجن دا منگن اسے دھچہ دہارے
 ڈھینڈا ڈگدا ٹوہندا لوہندا مسجد پونج ہی جاندا
 تے کروڑوں داخل ہو یا اندرونوں میں وری
 اسے پر پنڈ دا ہک نمازی نظر نہ آئی کائی
 بھکھ عذابوں گھیرے ہوئے عاجز تے بے حالے
 اسے خیال بھیلے اندر یاد نہ کوئی پارا
 اس حالت دھچ مسجد آوے دسو مون کپڑا
 وضو کر کے نال شتابی جا نماز میں نیتی !
 یارب ہے کوئی جواج سامنوں روٹی آن کھوے
 سن دیاں ساتھ نماز میں چھڈ کے گھر ول کرسی دہائی
 تے ایہ مشکل حل ہو جھٹے مولا کرم کماوے
 مل گیا کائی کھانا مینوں خالق دی سرکاروں
 شکر کیتو نے مہود دہاکے میتوں لیندے کھانا
 بھجے گا کوئی کھاوون جوگا فضلوں ذات الہی
 جیوں کر نی خدا دا پایاں کھلے لفظ آوے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَ جَائِعًا أَوْ سَقَى

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسے کھانے دیا یا پانی پانی

عَطَشًا أَوْ كَسَا عَرِيًّا فَجَزَاءُ عِنْدَ اللَّهِ الْغُفْرَانُ الْغُفْرَانُ

کے ترے ذوں یا پسایا کپڑے کے ننگے ذوں میں بد اس دے نزدیک شہدے بخشش بخشش بخشش

اور بھی اصلوں بہت پریرے غور کیستہ جہد کائی
 تے مولا گھر اپنے لیکھے کون او تھے دم مارے
 بھجواں بے آسیاں دے ول اوہا ٹھنڈاں پاندا

ساڈے دہم خیال نیکے ناقص کار زوائی
 ساڈی عقل سیاست اپنی اپنے کارے بارے
 کھنوں لکھ بنانا اولہ لکھے جوڑو مٹاندا

جتنے گناہ پر اسے آسے آس جیون دی چکی
غم الم ختم سب ہوئے شکھ دیاں گھڑیاں آیاں
عمل مومن دا تھوڑا بھانویں جہاں اوہ کرم کھاندا
حسنرت کیا بھکھے نول جس روٹی وخبہ کھڈائی
یا کسے ننگے بدن دوا لے کپڑا کسے لویا
بک ننگے بول اللہ اس دے بخشے عیب تمامی
دیکھن وجہ ایہہ عمل انجیں ہی سادہ کار روائی
جو کوئی مومن کسے مومن دی مدد معمولی کردا
بلکہ ہر کم دے وجہ اس دی کردا مدد الہی
جیہڑے انجیں ہی کجھ سمجھے عمل اعمال اسان نے

اوہ تھے اس دی نظر کرم تھیں گھر دی مبارک ڈھکی
اوہا دکھ تھیں روندے ہر دے رحمت جھڑیاں لایاں
اک بھکھے نول روٹی بدلے بہت انعام دلاندا
یا تہا سے نول دے پانی اور ہری پیاس بجھائی
بدلہ اس دا اللہ دے گھر بخشش بخشش آیا
ایتھے اوہ تھے اس دے اوئے رحمت ذات گرامی
اسے پر اللہ دی درگاہے وڈا عمل ایہائی
اوہ بھی ہے مقبول سوہارا خاص اللہ اکبر دا
ہر دکھوں تکلیفوں اس دی دور کیسے کرتا ہی
اوہا وڈیاں شانان والے رب سچے دے بھانے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَى حَاجَةً لِأَخِيهِ

فرمایا رسول اللہ نے بھی رحمت اس دے اوپر اس دے جو کوئی پوری کر دے حاجت

اَسْئَلُهُ قَضَى اللَّهُ لَهُ سَبْعِينَ حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

داسے بھائی اپنے مسلمان دے پوریاں کر دے مدد واسطے اس دے ستر حاجتاں

سُن فرمایا پیغمبر جیونکر ابن مسعودؓ لیا دے
ستر حاجتاں اوہ دیاں مولا پیغمباں کمر دکھاندا
اتنا درجہ مومن تائیں رب عطا فرمایا
بے شک مومن ہر انعاموں پورا حصہ پاندا
اَب اللہ دا قائل ہو کے مر غیبراں دل جہاں دے
جہناں لوکاں نال خدا دے دل تھیں لائی ہوئی

مومن ہو کے مومن دی جو دل دی آن منا دے
دو جگ دے وجہ اس دے اتے رحم کرم فرماندا
جو کوئی کم آجاوے اس دے اس لے فضل سوایا
پر بے نال خدا دے لاوے فرق نہ کجھ رد جاندا
ستم خدا دی وڈا منکر کوئی مراد نہ پاسے
ہر حالت وجہ ایہو لیکھا دوجی سار نہ کوئی

ہر اک مومن بھائی دے مراد ایہو ہی کم آون
ایہو فخر ایمان جتاں انجیں وقت زماون

مختصر ذکر حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکرؓ اصحابی رب نبی دے پیارے
ن من دھن قربان اسے تے پاکئے شان نیارے

امت وچوں سب کہیں وڈا درجہ ابا بکر و
 ہر اک عمل انہوں داریب نوں لکھت بہت پیارا
 انہوں اوتے ہر سردیٹے رحمت بخشش باراں
 ابا بکر دی حب جس دل وچہ اوہ محبوب رہا نا
 دنیا وچہ مقبول ادا ہی اگے کمی نہ کافی
 تے جو لوکی دشمن اس دے ناحق دیر کماندے
 دنیا وچہ رسوائی اگے ادا ہی اوہ جان
 میں قربان بنواں ایہو اسے رب و خاص پیارا
 جہوں پیغمبر سرور عالم دنیا چھوڑ سدھانا
 ٹٹ گئے مان تیران دلاں دے ختم ہوئی روشنائی
 خالی ہو یا مہلتے دے کون ایہ جگہ سنبھالے
 عالی ذات رسول اللہ دی عالی ابدانگاناں
 اس دم سبھناں ابا بکر تے اپنی نظر دوڑائی
 شان وقار محمدی تائیں ایہو سنبھالنا والا
 ایہو خاص حضور دی رب داتے مقبول دلارا
 اس دی مثل نہ دنیا اوتے ہوئی کوئی
 باہجہ دلیوں قالوں قبیلوں ایہو ایمان نیایا
 انقصہ ایہہ عاشق صادق پاک نبی سرور دلا
 ایہو دین نبی دی کہی تھیک طرح رکھوالی
 آخر ایس مہلتے اوتے ابو بکر رضہ آجاندے
 دین اسلام سکھاؤن لوکوں اوسے شوق پیاروں
 درجہ شان خلافت پاکے اچھی طرح نبھایا
 جہناں لوکاں دین وچلے اوس دم رخنہ ڈالے
 ہر اک پاسے امن سدا مت کا رخلافت جاری
 نیکیں جزیئے پورے پورے سبھناں اوتے لائے

بعد نبی دے سب تھیں پیارا ایہو رب ہر در
 اونہاں کارن کھلا رہندا رحمت دا در سار
 انہاں دے سنگ رہتی ناہیں کھاندے کدھرے رہا
 دوست نمائیں رسول اللہ دا جنت اوس ٹکان
 ہر تھاں عزت عظمت پوری تابع سب خلقائی
 اونہاں بہت کی گئی کرنی خاک سر اپنے پاندے
 کی کجھ قبر غداں نہاں تے کی کجھ تنگیاں آن
 اسے حق کر میناں رب نوں نالے نبی سرور
 پایا قہر اندھیر غبارا حال ہو یا نتواناں
 راہ نجات نہ لہے کوئی حال خراب ہویائی
 ہر کوئی ایہو سوچاں سوچے اسے فکر و چہلے
 ایس ہی مرط ہو دے جیہڑا کرے ایہ دور جہور نا
 ایہو ہی اس لائق جاتا نائب نبی خدائی
 ایہو دینی سب مسائل میرے لگاؤن والا
 بعد نبی دے دنیا اوتے ایہو رب دا پیارا
 سب تھیں پہلاں چھک نبی دی اسے دے مل ہوئی
 ہر شے حاضر کیتی شوقوں جاں کوئی دیا آیا
 ایہو سچ خادم تہا پے اوس ویسے اوس دروا
 اسے تھیں پچھل لے اوسی دین نبی دی ڈالی
 اجڑی اکھڑی محفل تائیں سر دکر آن سوہاندے
 اوسے طور اشاعت ہوئی نیرٹے دور دیاروں
 نالے دین رسول اللہ دا ہر تھاں نویں چمکایا
 انہاں دے حل کیتے مسئلے کھولے سبھ کٹھے
 وڈے وڈے لوک نواسے کر دے تابع رہی
 ہر طریق حکومت واسے سکے سب پہنچے

شاہی درجہ حاصل ہوا ابو بکرؓ دسے تائیں
 یہ حالت تک سر کوئی بندہ دلوں کیسے نواوے
 سے حلوں تک دہاڑے لڑکی اک سیانی
 کندی ابو بکرؓ نے سے من شان خلافت پائی
 من کی دس دل قدر اسادی کی اوہ ساتوں جانے
 آگے ایسے محنت ساڑے اوہا ہی اک آہا
 گہ نواں مجھوں چو کے دیند اسوے مٹیوں آنے
 ایو گلاں کر دی آہی ابو بکرؓ آجوان !
 تان کر نکسپا ری بیٹی ناں غم دل نوں لائیں
 یاد نہیں فرہان نبیؐ دارہ گیا بیٹی تیسوں

شاہاں وائے مویاں سبھ باتاں یو طرز ادا میں
 کمرے نہ کوئی کلام زیادہ جو کوئی درتے آوے
 رہے گواندھ جو ابو بکرؓ دسے کر دی بات زبانی
 بن گیا سے اوہ وڈا بندہ صاحب ہنر صفائی
 ہن تے اوکھن ہور ہی پے گئے شاہی کم نہ جانے
 ہر اک دے کم آون وڈا چنگا نیک بنا ہا
 ہور بترے لیکھے پترے اوہ سر کوئی نہ جانے
 سن کر اوہ دی دل دی اکوں الفت تھیں دروہ
 ہاں میں ہن بھی اوہا ابو بکرؓ خدمت گورتائیں
 جویں رسول اللہؐ مایا پاک بانوں مینوں

مَنْ كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِهِ

جو آدمی ہے وہی مدد بخواتی اپنے دے ہے اللہ مدد اسی دی دے

جو مومن مومن بھائی دی رہندا مدد وچالے
 کار خدایت کہ غیورہ قومی ذمہ داری
 باقی ایہ کم ہور تے اوہ کم ہور علیحدہ جانی
 توں بھی فکر نہ کر کچھ بیٹی جتنے کم تیار دے
 انماں لوکوں دل وچہ اپنے ایو بھائی موئی
 اس دے کیتے باسجہ نہ کوئی سکھ آہم سامانوں
 وہ ہر سخن نبیؐ دے اوتے تن من رتے ہوئے
 امر نماز ضرور ضروری وچہ اسلام لیائے
 مسلماناں دے وچہ ایو خاص اسلام نشانی
 یہ بھی خاص انعام ربانا کارن مسلماناں
 کل معمولی دور کتال سنتوں وقت فجر دے

اللہ اس دے دوہیں جہانیں کئے درد کشا لے
 اپنے وقت نبھانا او سنوں ہے ایہ منصب بھاری
 اپنے اپنے ویلے اوتے جیونکر امر ربانی
 ان شاعر اللہ کیساں اونجیں جویں نبھا ہے جاندے
 جو اقوال رسول اللہؐ دے اس وچہ شک نہ کوئی
 تے نہ حصہ بخرہ باقی ہرگز نور ایمانوں !
 چھوڑ تھامی دنیا داری اس وراں کھوئے
 جد تکا دانا زنتاں تک مومن کہیا نہ جائے
 جے کر اس وچہ سستی ہووے مڑا کی مسلماناں
 وڈے گناہاں ملے معافی جس ایہ عمل دکھانا
 قبل نمازوں بہت ضروری آپ نبیؐ جیوں کر دے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن مسعودؓ روایت ہے فرمایا رسول اللہؐ نے رحمت بھیجے ایہ اس دے

وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سُنَّةَ الْفَجْرِ فِي بَيْتِهِ وَسِعَ لَهُ رِزْقُهُ وَيَدْفَعُ

تے سناقت جو کوئی پڑھے دو رکعت نماز سنت فجر وہ گھرا اپنے دے فراخ ہو جائے واسطے اس سے رزق اس وقت

الْمَنَافِعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ وَيُخْتَمُ لَهُ بِارِثَتِهِ

پڑنے جانے سے جھڑے درمیان اس سے تے درمیان گھروالی اس دی سے تے خاتمہ کرے گا اس دن امان دے

بن مسعود رسول اللہ کتب ذکر حدیث لیا دے
سن مومن ایہ عمل معمولی خرچ نہ اس تے کافی
رزق فراخ ہو جاوے اس دا تنگیاں رہو جان
ہو راک اس دی برکت وڈی کرم خدا فرماندا
پیار محبت دوہاں اندر بے حد ہو جاوے
اک دی گل دوسے دے اوکے انجہ وی ماکر بندی
رحمت بک۔ ایہ وڈی جو اتفاق دوہاں دا
لوک مخالف اس دے۔ تے لکھاں کمرن اشکے
ایہوی نہیں ایتھے ہی سب ختم انعام ہو جاوے
خاتمہ ناں ایمان دے ہوئی با عزت ہو جاوے

دو رکعت فجر دیاں سنتاں گھر جو کوئی پڑھاوے
پر تک اس دے بدے کتنی رحمت ذات خدائی
ہر اک طرح آرام آسائش سوئے وقت وہاں
میاں بیوی دے دھپ کوئی جھگڑا نہیں رہ جاندا
اک دو جے نوں تک تک ہر کوئی من اپنا پرچاے
جیوں جاوے اثر دے واسطے دل دل بی مریندی
گھر دھپ صبح دوپڑھے رکعتاں فیر مسیتی براندا
ایہر مولادے گھر اس دے لکھے درجے بھائے
بلکہ ہور انعام اک وڈا اس تھیں دودھ بتاؤں
گویا ایس عملوں دو جگ دے سمجھ مراتب پاوے

چند مسائل بابت سنت الفجر

دو رکعت فجر دیاں سنتاں بہت ضروری آیاں
فرض نمازوں پہلے حکم سنتاں کمر ادا فی
ہاں جے ایسے ویلے آیتو تیں مسیتی سارے

سخت تاکید نبی نے کیتی پڑھیں اتے پڑھایاں
فیر جماعت دے سنگ ہو کے فرض پڑھو سمجھ جائی
کھلی جماعت ہوئی آہی پڑھن نماز سواہرے

اس ویلے دی بابت تینوں سن میں کھول سنڈ میں
جیونکر شرح وفاق لکھیا کر کے غور اتھائیں

يَتَرَكُ سُنَّةَ الْفَجْرِ وَيَقْتَدِرُ مَنْ لَا يُذِرُكَ الْفَرَضُ

چھوڑ دیس سنتن فجر دیاں تے جماعت نوں بل جاوے ارہ شخص جو نہیں پاسکدا فرض نمازوں

سنتاں مجر دیاں چھڑ جھڑے فرضاں چھڑ جاوے
فتح القدر تے شارح مینہ ہور رعایت لیا دن

ہک رکعت دی کھئی ہونڈیاں فیرا اکراوے
بل جاوے نال تشہد سنتاں پڑھ کے دن

إِنَّ مَذْهَبَكَ التَّشَهُُّدَ أَيْضًا لَا يَتْرُكُهَا (فتح القدير)

بے شک تشہدوں پڑنے والا بھی سنتاں نہ چھڑے۔

سنتاں پڑھنیاں جائز تاں ہی جیکر ایہہ بن آوے
تے جے سنتاں پڑھ کے نال ہی اجر جماعت پانا

شابل نال جماعت ہو کے اجر ثواب اٹھاوے
اوس دم بہتر چھڑ کے سنتاں فرضاں ننگ بل جانا

إِنْ لَمْ يُصَلِّ سُنَّةَ الْفَجْرِ وَتَشْرِعَ الْإِمَامُ الْفَرَضَ

تے جیکر نہیں ادا کیتیں اوس نے سنتاں فجر دیاں تے شروع ہو گیا اے امام فرضاں نوں
مَعَ الْجَمَاعَةِ فَإِنْ كَانَ فِي ظَنِّهِ إِنَّهُ أَبَدَى السُّنَّةَ

نال جماعت دے پس جیکر جے وجہ خیال اوس دے جے اودہ دا تھی ادا کر یوے گا سنتاں
لَا يُذْرِكُ جَمَاعَةَ الْفَرَضِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتْرُكَ السُّنَّةَ

نہ دے گا جماعت فرضاں دی پس ضروری ہے واسطے اوس دے ایہ جے چھڑ دیوے سنتاں
رَنْ أَمْرَ الْجَمَاعَةِ مُهْتَمٌّ بِهِ وَتَرَكُهَا أَقْبَحُ مِنْ تَرْكِ السُّنَّةِ (عمدة الرماہ)

کیوں جے جماعت نال نماز ادا کرنا ضروری امر ہے تے چھڑنا اوس دا بہائی سے بھڑنے سنتاں دے تھیں

مولینا عبدالحی لکھنوی وچہ عمدة الرماہ
کہندا جے ادا نہیں کیتیاں سنتاں فجر اکتائیں
تے ایہ کیرے خیال جے میں ہن سنتاں نیت کھلویا
اوس دم امر ضروری اسنوں سنتاں نوں چھڑ دیوے
کیوں جے نال جماعت پڑھنا امر ضروری آیا
ہاں جے اک رکعت نیکن جیکر اوہ بل جاوے
تے جے سنتاں فوت ہو جادے موئے فرض ادا فی
ابو حنیفہ تے ابو یوسف دونوں ایہہ فرماوے
تے جے فرض تے سنتاں دونوں قضا کوئی کر آوے
بعض بزرگ زوالوں پچھے بھی جائز فرماوے
بعضیاں کہیا صرف مسرطنہ کرنا ادا ضروری

لکھندا خوب حوالے دے کے حاشیہ شرح وقایہ
شروع امام ہو جادے فرضاں نال جماعت تائیں
فرضاں نال زلیساں یا نہ خیال ایہو دل ہو یا
کھلی جماعت فرضاں والی آن اوسے لوں لیوے
سنتاں نوں چھڑ لے جماعت اس وجہ اجر سوا یا
پڑھ لیوے اودہ سنتاں تے مڑ فرضاں دے ل آوے
دن چڑھنے تھیں پہلے اوس دی قضا نہ لازم آئی
قبل زوال امام محمد جائز آکر سناوے
قبل زوالوں ایہی دونوں پڑھ کے درجہ پاوے
جوین حدیث رسول اللہ تھیں وجہ کتاں لیاوے
سنتاں چھڑ دیوے نہیں پڑھنیاں ہویاں ایہ مجبوری

تے جو سستان نال ملاندے سنو بیان انہاں دا
عمدة العرایہ در جمیوں عبدالحی لب ندا

لَمَّا فَاتَتْهُ الْفَجْرُ لَيْلَةً التَّعْرِيسُ هُوَ نَزُولُ الْخَر

حدوں فوت ہو گئی آپ دی نماز فجر دی رات تعریس نون اور اتارسی آخر
الَّيْلِ وَقَصَّتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رات دا تے قصہ اس دا ایہ ہے جے نبی رحمت اسدی دوسرے تے آں مروتے تے سلامتی
نَزَلَ مَعَ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ الْخَرَّ اللَّيْلُ وَ قَرَسَ

اترے نون صحابہ اپنیاں دے وچ بعض سفر اپنے دے خیر رات نون تے
بَعْضُ أَصْحَابِهِ لِيُخْبِرَهُ بِطُلُوعِ الصُّبْحِ وَ نَامَ هُوَ وَ

بخیرے تے مقرر کیا آپ نے کچھ صحابہ نون جے خبر دیں صبح ہون دی تے سون گئے آپ
أَصْحَابُهُ وَ غَلَبَ عَلَى ذَاكَ الصُّبْحُ أَيْضًا النَّوْمُ فَنَامُوا

تے اصحاب انہاں دے تے غلب ہو گئی دیر انہاں صحابہ دے بھی نیندر
كُلُّهُمْ وَ لَمْ يَسْتَيْقِظُوا لَمَّا اجْتَرَّ الشَّمْسُ فَاسْتَحَلَّ رَسُولُ

پس سون گئے اور سارے تے نہ جاگے جس دیے ظاہر ہوا سورج کوچ کیست
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ وَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ تھیں تے
هَذَا مَازِلٌ نَزَلَ فِيهِ الشَّيْطَانُ وَ سَاسَ غَيْرَ بَعِيدٍ

کہیا ایہ مقام ہے اترا ہے وچ اس دے شیطان تے ہو گئے
ثُمَّ نَزَلَ وَ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ فَصَلَّى هُوَ وَ أَصْحَابُهُ

پھر اترے اور فرما تے مقام کیست تے حکم کیا بانگ دینے والے نون پر اس نے بانگ دی تے نماز
سَرَّكَتِ السُّنَّةُ ثُمَّ صَلَّى مَعَ الْجَمَاعَةِ الْفَرَضَ مَعَ جَهْرٍ

پڑھی آپ نے تے دے صحابہ نے دورعت سنت فیر پڑھی نماز نون جماعت دے
الْقِرَاءَةِ أَخْرَجَ هَذِهِ الْقِصَّةَ بِالْفَافِ مُتَقَارِبَةً مُسْلِمٌ

فرم ند بند قرأت دے بیان کیتا اس قصے نون نون اتفاق فرمیاں
وَأَبُو دَاوُدَ وَ حَاكِمٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْبَزَّازُ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ غَيْرُهُمْ

دے۔ مسلم، ابوداؤد، حاکم، نسائی، البزار، الطبرانی، البیہقی وغیرہم نے بھی

رات تیریس اب دکن کوئی لوگ محدث نامی
 پاک نبی ہک مفروضہ چالے نال اصحاباں یا راں
 تھے نئے سفر وں آئے کیستہ جدوں اتارا
 کچھ اصحاب مقررہ کیتے نبی حبیب خدائے
 رب دی مرغی بھٹناں اوتے نیندر غلبہ پایا
 کوئی نہ جاگیا صبح ہویاں بھی جاگ کس نہ آئی
 دشن ہو یا سورج جس دم جاگ پیغمبر دیکھے
 آکھن ایہہ کی مویا رہا ہے ایہہ جگہ شیطانی
 حکم دتا ایتموں چک لو ڈیرا ہو جاؤ قدر پر سے
 من اصحاباں حکم نبی دا فدا ڈیرا چایا
 فیرو تھے سب دشوکر دے حکم بانگی نوں ہوندا
 کہن اذان اوس حکم ہو جب سنتاں مویاں ادائی
 کیتی قضا نماز نبی تے بانگوں تے تکیروں
 یں دے جل دے لفظیں اسنوں سب محدث لیتے
 نسائی بزار اتے طبرانی بیہقی نے بھی آندا
 قبل زوالوں ہوئی ادائی ایس نمازوں ساری
 قضا نماز صبح دی ہووے تے او قبل زوالوں
 تے جے بعد زوالوں ہووے تاں میں جیوں لکھ آیا
 صرف فریضہ اور ہوجا دے اسے وجہ ادائی

جس دے وجہ ایہہ واقعہ ہویا نال رسول گرامی
 اترے کچھ راتیں آکے وجہ اک جٹل باساں
 ہوش نہ رہ گئی بات کسے دی ایسا حال آوارا
 صبح ہووے دی خبر جو دیون صاحب ہوش سیانے
 سوں گئے سنے پیغمبر سرور وقت اجیہا آیا
 لٹکھ گیا وقت نماز جس دا پستہ رنگ کافی
 سخت حیرانی چھائی آکے عجب ہوئے آکھے
 تاں ہی نیندر دے غلبے پائی سرگردانی
 ایہہ نہیں ایسی جگہ جتھے اسپس لکائیے ڈیرے
 تھوڑے فاصلے اوتے جا کے بستر اپنا پایا
 جیہڑا بانگ الاون کارن فوراً اٹھ کھوندا
 فیہ رسول اللہ نے بھٹناں آپ نماز پڑھائی
 نال جماعت جہر قرائت سجدے باتدبیروں
 مسلم ابو داؤد تے حاکم انجیل لکھوے آئے
 جیوں عمدۃ العایہ دے وجہ واضح کیستہ جاندا
 جس تھیں معلوم ہووے قضا بھی پڑھا دانی غفاری
 پورے طور ادا ہو جاوے جیونکہ پہلے حالوں
 ابو حنیفہ ابو یوسف نے جیونکہ آکھ سنایا
 سنت نشاں وجہ آجاندے لوڑ نہ رہندی کافی

وَمَنْ أَدْرَاكَ سِرَّكَ رَقْعَةً صَدَّهَا وَلَا يَقْضِيهَا

تے جو شخص پائیوے اک رکعت نوں اس تھیں پڑھوے دو رکعت سنت نجرتے قضا دے

جیوں حدیثاں دے وجہ آیا پتے تمامی دیندا
 سمجھے اک رکعت طوسی اہمیان ہوجاوے
 ذریع ہو کے طے جماعت پائے قرب حضور
 سنتاں چھڈ کے نال ہجرت اوسے دم بل جاسے

شرح وقایہ اس مسئلے نوں انجہ بیان کریندا
 ہووے جماعت کھلوتی ہوئی فیہ نماز آئے
 لیوے نیت اوہ سنتاں باہر نال قسلی پوری
 ہاں جے نہیں امید جے اوسنوں متھہ شہدادے

فیرجے چاہے بعد طلوع کے کسے ادا نہ ہوں
جدول جماعت فرضاں والی مسجد وچہ کھلووے
وچہ طحاوی ابن عباسوں ذکر مبارک آیا

نہیں تاں اگوں مرضی دس دی دس فیرتا ہوں
پچھوں آون والا دسویوں فارغ ہووے
عمدۃ العرایہ دے وچہ جیونکر لکھیا پایا

وَالْإِعْتِمَادُ فِي هَذَا الْبَابِ أَثَرُ الصَّحَابَةِ فَقَدْ سُرِوت

تے اس بارے وچہ صحابہ دے نشانات اوتے اعتبار ہے ہر روایت کین جاندا ہے
الطحاوی عن ابن عباس وَاِی الدُّرُودِ وَخَيْرُهُمْ رَحِي

طحاوی تے ابن عباس تے ابی درداد تے عہدہ انہاں دے
اللہ تَعَالَى عَنْهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ السُّنَّةَ وَالْاِمَامَ

راضی ہووے اللہ تعالیٰ انہاں تھیں بیشک وہ اصحاب آہے ادا کیتے نماز سنت فخر دیاں دی
فِي الصَّلَاةِ فِي زَاحِيَةٍ اَوْ خَلْفَ اسْطَوَانَةٍ وَظَاهِرِ

تے امام وچہ نماز جماعت دے وچہ کے طرف دے یا پچھے اسطوانہ دے
الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعَةِ الْمَتَّعِ مِنَ التَّطَوُّعِ مُطْلِقًا اِذَا

تے ظہر حدیث روشن تے واضح ہے روک دی ہے
اَقِيَمْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ كَمَا بَسَطَهُ فِي التَّشْرِيفِ

جر دیت کھڑی ہووے نماز فجر دی جر طرح لکھیا انہاں نے تعلیقات وچہ

عالم تے فقہا لوکاں نے جیونکر آکھ سنا یا
اسے اوتے دین نبی دے فیصلے کیتے سارے
وچہ طحاوی بن مسعود وٹولی ابن عباسوں تالے
ایہ لوکی جد مسجد اندر کھلی جماعت پاندے
یعنی دور و دراز دے ہو کے سنتاں کرن ادا فی
باقی ہووے نوافل وچہ ایہ نہ شرط انہاں دی
بند نماز فجر دے جد تک دیہند نہ باہر آوے
فخر دیاں سنتاں دے ایہ کجھ آسے نظر تواریث

سبھ طریق اصحاباں والا داوا ہا نہیں ودھایا
او باسند سند وغیرہ جویں انہاں دے کتے
ابی درداد تھیں کتے روایت بھی کجھ طور حوالے
تے سنتاں اجے پڑھنیاں ہوون اک پاسے ہو جانے
بہیج نہ سکے آواز قرات اوہ ہرون اس بجائی
جیوں مرضی قبول کرن ادا فی مسجد نماز ہو جاندا
بائز کوئی نماز نہ اس وچہ ابن شریع فرماوے
خاتم مومنین جیوں دیں دے دے دے دے

سن مومن سر جاستا پیا جی سبھ لوں ہر دروہی
نہیں ایہ حاصل ہوئے کتے کتیاں تالے ہر دی

جیہڑے لوکی تابعداری پاک نبی دی کردے
تے جس چھوڑ طریقہ نبوی اپنی پئی منائی
اوس دا نہ کوئی دین نہ مذہب نہ کوئی زندگانی
بندر اطاعت پاک نبی دے نہیں کوئی حیلہ چارا
جس نے تابعداری والا جام پیتا اک واری
اشرف تول بھی ایہو طریقہ کریں پسند سدا میں
بار خدا یا حب نبی دی پائینے وچہ میرے
جہ تک تیرا فضل نہیں ہونا نہیں نبی گل کافی
باقی تقوے ذات تیری دا ہر دیلے ہر حالے

انہاں اوتے ہی نے دائم فضل اللہ اکبر دے
تے او باغند بدھی ہوئی او باپئی پئی
اوہ تاں انجیں جہم وگھتا پاسے کسے نہ ہمانی
سے لکھے پیالا دے بھانویں مرہ بھی مال آلا
ہو گیا او با حضور رب دا سوری اوس دی ساری
ان شاز اللہ سوکھا تفسیل فضل کنوں رب سائیں
ہو جانواں میں چنگا بن رہ فضل کنوں مڑ تیرے
ایتھے دتھے مول نہ ڈھوئی وادے دی رسوائی
کر نہ یہ رحمت باراں جوری ہون دو کشالے

اذکار درود شریف بر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کَمَا ذَكَرَهُ شَيْخُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

جو طرح ذکر کیست درود شریف را شمس الدین محمد بیٹے عبدالرحمن دے
اسْتَشَارَتِي فِي بِرْسَاةِ الْقَوْلِ الْبَدِيعِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

جو سنوادی ہے وہم رسالہ استقول البديع وہم درود بھیجے
الْحَبِيبِ الشَّرِيفِ وَالْمَنْقُولُ عَنْ أَيْمَتِنَا اخْتَارَ اللَّهُمَّ

اوپر حبیب شفاعت کرنے والے دے تے نقل کیتا گیا اے ائمہ امانیاں تہیں جو پسند کیتا
صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى

اے اسد درود بھیج اوپر محمد دے تے اوپر آل محمد دے جویں بھیاد درود تو
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

اوپر ابراہیم دے تے اوپر آل ابراہیم دے بے شک تو ہی تعریفاں والا بزرگ ہی
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اے اسد برکت کر اوپر محمد دے تے اوپر آل محمد دے جویں برکت کیتی توں
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (عمرہ رعایت)

اوپر ابراہیم دے تے اوپر آل ابراہیم دے بے شک تو تعریفاں والا بزرگ ہی

بعد اقرار توحید ربانی ذکر بیان محمدی
حب محمدی حب الہی دل دی نری صفائی
ہر اک نعمت اوس دے کارن جس ایہ ورد بنایا
کن دے دے لکے میری گل من مومن بھایا
تے اس حب دا جس دے دل وچہ اثر نہ را گیا کافی
اوس دی اوہ حالت گویا فدا ایمانوں خالی!

جس نے رکھ لیا دل سے اندر اوس تے نظر کرم دی
اسے پاروں حاصل ہوون لطف کرم مولائی
گویا رحمت رب دی والا مخزن اوس نے پایا
سب انعام اسے وجہ جس نول حب نبی دی آیتا
تاں اوہ مومن ناں اوہ مسلم ناں اوس وجہ بھلیائی
سمجھو کفر جہالت اندر اوس نے ساری جالی

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد کی محبت دین حق کی شہادت اول ہے
محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
محمد کی محبت آن بخت شان بخت ہے
محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متابع عالم ایجاد سے پیارا

اسی میں ہوا اگر غامی تو ایماں نامکمل ہے
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت روح بخت جان بخت ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے
پدر۔ مادر۔ برادر۔ مال۔ بھال اولاد سے پیارا

یہی جذبہ تھا ان مردان غیرت مند پر ظاری
دکھائی جن کے ہاتھوں حق نے باطل کو ٹکڑوں ساری

محمد بن عبد اللہ

جس دل حب نبی دی کاہل اوہ کاہل ہر حالوں
اوہا مومن اوہا مسلم اوہا رب دا بندہ
اوسے نول ہی دوہک اندر عزت شان حضوروں
دنیا وچہ ایہ نعمت رب دی حاصل ہوئی جنہاں نول
پراہ پان نصیبیاں والے جس تے فضل ربانا
جنہاں قبولی پاک نبی دی دل تھیں تابعداری
اسے تھیں ہک وڈا درجہ جے رب کرم کما دے
سمجھ اصحابی ایہ روایتاں بیان کریندے آئے
اوہا ایمان سلامت جس دل حب نبی سرور دی
رات دنے پیا دیکھے بھالے اوسنوں اللہ سائیں

اوس دی زندگی اوہی حیاتی اوہ بہتر جگ نالوں
تے اوہا مقبول حضور کی تے سمجھ کجھ اوس سند
اوس دا سینہ روشن داکم تے سر دم پور نوروں
اس دنیاں دی لوڑ نہ کوئی رہ گئی مول انہاں نول
نہیں تاں انجیں جھگڑے کردیاں لڈے پیا زانا
انہاں سب کجھ حاصل ہو یا پائی بر خورداری
نال محبت پاک نبی تے پڑھ صلوات پونچا دے
جس دل حب نبی دی اس نے وڈے درجے پائے
ہر حالت وچہ اوہی محافظ ذات اللہ اکبر دی
دین ایمان سلامت اوس دا اندر دوتیں سرائیں

چیز کسے دی یاد نہ اوسنوں بدنی دانی جانی
تے جو لوکی اس نعمت تھیں خانی مین بے جاوے
اشد دے نزدیک انہاں دی قیمت مول نہ کوئی
دنیا دے اعمال انہاں دے لگے نہ کسے کھانے
وقت نزع دا انہاں کولن بڑی مصیبت بھاری
ایسیاں لوکاں دے حق آپول پیغمبر فرماوے
جس دل تاہیں حب اساڈی اوسنوں نہیں جانو
جس دل حب نبی دی ال دی دڑی ایہو نشانی
جس لے پاک نبی تے پڑھیا پیا درود سدا تیں

سردم ہر شے س نور جو دے تے قیوسے رزانی
لکھاں کولن عبادت بھنویں کسے نہ وجہ شہرے
وہجے اوہ مردودا انہاں دی قسمت مندی ہوئی
تے اگے بھجی بڑی بیزاری عاجز حال نتانے
اوسے یاد نہ نام اشدا کلمہ کسے نہ یاری
جو دل خالی حب، اساڈی تھیں رحمت کدی نہ پاوے
روز حشر نول دوزخ اندر اوسنوں تیں بچا نو
پڑے درود ہمیشہ شوقوں پاک نبی تے جانی
اوسنوں حاصل نعمت رب دی دل آخر تائیں

سید الدین محمد بیٹا عبدالرحمن سخاوی
علی دینی زندگی اوتے جو ہر ویلے حاوی!

قول بدیع رسالے اندر نقل المہ لیاوے
لکھیا اوہ درود مبارک رب لوں بہت پیارا
یعنی وہ نماز جو پڑھ دے مومن نیک اعمالاں
ایہو درود جنہاں نے اپنا درود ہمیش بتایا
سب کدماں پیاریاں رب لوں جو قرآن پناہ
اوس دے بعد درود مبارک جو کوئی پڑے پڑا دے

کی اوہ حب نبی سرور دی کیوں دسی جاوے
پڑھیا جو اصحاباں یا لال اسے نال و ہارا
تے اس تھیں پئے رطف اٹھاندے ہر دم اہل کمالاں
دو جگ اندر رب انہاں تے خاص کرم فرمایا
تے جو کمرے تلوت اوس دی اوہ بھی خاص نیارا
اوہ داخل مقبولان اندر وڈا درجہ پاوے

اوہ درود کلام میں تینوں دساں مومن یا لہا
حل ہو جاوے مشکل تیری ساز جاوے کھل سارا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيَ عَلَيْهِ

اے اللہ بھیج درود اوپر محمد دے جتن بھیجا ہے کسے نے اوپر اوس دے

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

نے درود بھیج اوپر محمد دے جتن نہیں بھیجا دے دے نے اوپر اوس دے

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ

تے بھیج درود اوپر محمد دے جویر تو پسند کرتا میں تے راضی ہو دتا میں ایہے بھیجا جاوے درود اوپر اوس دے

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ

تے بھیج درود ادھر محمد دے جس طرح مناسب ہے درود بھیجا ادھر اوس دے

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

تے درود بھیج ادھر محمد دے جس طرح حکم کیت تو اسانوں درود پڑھنے دا اور اسی دے

یاد رب بھیج درود نبی تے جتنا پڑھ دا کوئی اتنا بھیج درود نبی تے یا رب جتنا چاہیں جتنا سانوں حکم دتوئی پڑھو درود شانوں جو کچھ ایس درودوں حاصل اجر ثواب بتاؤں ہک واری جو بعد نمازوں پڑھ درود سناوے راوی کہے خدا دا اوس تے اتنا فضل ہو جاندا پاک معصوم بچے دے وانگوں حال اوس دا ہونے میں قربان خداوند باری اتنا فضل دا بھی دنیاوی تنگی ترشی اوسنوں رسے نہ کوئی بے شک جس تے اللہ راضی اوہ راضی ہر حالے درود درود عبادت وڈی رب نوں بہت پیاری اسے کارن پیغمبر نے واضح کر دیا جھیا تاں جے میری امت اوتے فضل کرم ہو جاوے ہر دم ایہو خواہش دل وچہ ایہو شوق مدامی کیوں جے بھار گناہاں دے وچہ ہو سکی لدی ہوئی تھوڑے تھوڑے ذکر دل اس دے بھار کیتے پے ہو اتنا درو امت دا حضرت دل وچہ رکھیا ہویا اللہ اگے ہر برویلے ایہو کمرن دعائیں باہجوں فضل تیرے نہیں کوئی حیلہ نظری آوے

بلکہ اس تھیں ہور زیادہ نہیں جنہاں دل جوئی تے مڑ جوں پسند آئیوئی تے جس قدر پونجیائیں اتنا توں بھی بھیج نبی تے یا رب شوق پیاروں پاک نبی تھیں سچے سوارے جوں حریت لیان اللہ اس دے بھار گناہاں سارے دور ہٹا دے جیوں اوہ جہیاں اج مائی نے اتنا درجہ پاندا دفتر عیب گناہوں گندہ مٹ تھامی جاوے تھوڑی جیہی کمائی پاروں کردا نوہ اچھا خوشی خوشائیں تے رسے تے ہر تھاں دلجوئی ستم ہو جاوے دد جگ سندے اس دے درو کٹاے جنہاں دی ایہ عادت ہوئی فضل انہاں تے بھاری ہر حالت وچہ اسے اوتے پورا زور لگایا اک دوزخ تھیں ہیج کے ہر کوئی جنت ڈیرا لائے کسے حیلے ایہ امت میری جنت وڈے تمامی حملوں ذکر دل بھی اوہ انجیں وات نہ بچسی کوئی تاں جے اگے بخشش پادے دور ہو جاوے ہر ویلے غم فکر ایہو ہی ایہو جھوٹا جھوٹا بار خدا یا امت میری دوزخ کنوں بچائیں ناں کوئی ایسا جیہڑا اوسنوں جنت وچہ لے جاوے

پاک نبی دی ایہہ حالت تک رب سچا فرماندا

یار ہویں پارے سورت تو بہ دے وچہ ڈٹھا جاندا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

بے شک آیا ہے تمہارے پاس رسول . تمہیں عزت والا اور ہر چیز سے
عَزِيزٌ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (توبہ - ۱۲۸)

بر تکلیف ہے . تم میں سے خود ہر مہم مند ہے اور ہر تڑپنے والے سے نرمی سے مہربانی کرنے والا۔

بے شک ایسا نبی تمہارا دل رب دی طرفوں آیا
اشت پیار تمہارا اس دل اتنا لولوں دہانا
اپنا ہی پیار جاتا جو کوئی دکھ تمہارا نول آئے
جو دکھ درد تمہارا نول پونچھے اور ہر سال ستاندا
جہڑے جہڑے روز حشر سے تمہارا دوزخ بچ جاتا
اور دل ایہو حرم سے تھے خواہش سکھ آرام تاندا
بار خدایا امت میری نیک سمجھی ہو جاوے
کوئی بریائی تے کمپائی انسان وجہ نہ ہووے
اسے پاروں امت نول اور سبق ایہو سکھوے
میں بھی عرض کراں یا رب! وجہ تیری در کلا سے
جر کوفت نے بن تیری نول مارو نجایا ہو یا
اک در کی کوفت میرے تے ہو جائے روشنائی
امتیاز وجہ داخل ہو کے پانواں نور ایمانوں
ایہو بات نبی سرور نول لگی سدا پیاری
اسے عمل اوتے اور سادی اپنی امت لائی
ایہو دل وجہ درد سماتا رات نے ایہو جھورا
تاں ہی پاک نبی دے تائیں رب سچا فرماوے
کئی ہزاراں نبی خدا نے دنیا اوتے بھیجے
امتاں نول بھی کران بیت رب دی راہ دھوان
پد جو درد نبی دے دل وجہ امت کارن دھانا
ایہو سمجھو انعام ربانا تے احسان الہی!

جہڑا خاں تھوڑے دچوں الہیاب پونچیا
گویا اپنا آپ پچھاتا سب تمہارا دا بھانا
انجہ جانے جیوں جان اپنی نول قلم درد تھے
جھلیا جاوے مول نہ اس تھیں ایہ کچھ حال تہاں دا
ایسا عمل نہ اور دے تائیں ہر گرو مولے بھانا
ایہو چاہے ایہو منگے ایہو عرض ستاندا
دوزخ تھیں پنج جنت اندر اپنا ڈیرا لاوے
نہ کوئی حشر نول وجہ دوزخ جان اپنی نول رووے
جس تھیں ہر کوئی رب دے فضل جنت اندر جوے
فضل تیرا تے برکت نبیوں لگاں سدا ہے
دین دنی تے دین اسدا مول راز بھلایا ہو یا
تھئے مراد دے دی حاصل ختم ہووے رسوائی
رحمت تیری نازل ہووے نالے عین دلانوں
ایہو سبق پڑھایا ایہو دسی کار گزادی!
اسے دی تاکید ہمیشہ تے ایہو سمجھائی
بھادے مول نہ دکھ امت واپاک نبی نول بھورا
بڑا روف رحیم امت حق ایہو ہر دم چا ہووے
جہڑے یاد خدا دی اندر ہر دم باہر سچے
تے اکھاں سر بانے سائے سچناں نول سمجھوان
اتنے کسے نصیب نہ ہو یا ہر ویلے غم کھانا
نہیں تاں کدایہ امت عاجز اتنے لائق اتھی

پر ایہ امت و گڑی اتنی ساری سار بھلائی
صرف سہولت کارن حضرت ورد درود سکھایا
پڑھے درود ہمیش جو بندہ پاک نبیؐ فرادے
انجیں روز جمعے سواری ہو ایہ ورد کیریند
تے جس دوسواری اوس دن اکھ درود سنایا

پاک نبیؐ دی بات انہاں نوں یاد نہ رکھی کائی
اوہ بھی سمجھیا بھار دے تے کدی نہ اکھ سنایا
اگ دوزخ دی نیرے اوس دے ہرگز ہوا نہ آئے
انداوسنوں دریں جہانیں اچھے درجے دیند
وقت نزع کوئی دیکھ نہ پونچے پاوے اجر سوا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمد دے تے ویر آں محمد دے

یارب بھیج درود نبیؐ تے تالے آل تہامی

تے سب کلمہ پڑھنے والیاں جلدے طور اسلامی

مَقْرَءَةٌ مِنْ صُنَنِ مُحَمَّدٍ شَرِيفٍ عَلٰی غُفْرَانِ التَّوَلَّى فَاُتِي

ورد درود مبارک پیادا جس نے تمیں بنایا
چیز کسے دی بار نہ اوسنوں ہر دم ابراں بھراں
دنیا دی ہر نعمت حاصل دینوں ہی نہ کوئی
پیر حمیدؑ شادا رب دا بندہ ہاں مرد سوارا
دنیا نال نہ الفت کوئی تار ایہ حسد و دہائی
رات دھاڑے کم اندر ایہو فکر بھانا
ہک دن عرس مبارک اوتے بھڑوکی آئے
ہر کوئی دے اسے شوقوں گھائل ہو یا ہو یا
دنیا ساری بھلی ہوئی ایہو لگی ہوئی
آیا وقت سدا ہی جس دم تمن لگے تدرانے
پیر حمیدؑ دشا بیٹھے ہوئے نظر نہ موئے آون
اچیں کسے آعرض سنائی ہو گیا وقت عسرو
سن دیں اوسے دینے حضرت اوتوں نڈکھوئے
ویندا یہ حالت بہتیاں لوکاں انہوں سرئی گنداری

دنیا وچہ میں دُعا اوسنوں عالی شان سوا
نعمت اوسنوں سج سج ویکھے شاماں فجر و پہراں
رب رسول اودے تے راہنی ہر پاسوں دلجوئی
یاد خدا دی اندر اوس دا وقت دہانا سارا
نال ایہ لیکھا پترا کوئی نال ایہ پیر پیائی
مت ایہ ویلا قضا ہو جاوے ہو تھے خصمانا
شوق زیارت حیدر شاہی لیکھا کون نکاسے
دلی محبت پاروں ات قول مالک ہو یا ہو یا
اسے دے متوالے سارے ایہو دلی ہوئی
آدم قدر برابر ہو یا دتا جو لوکاں نے ایہ
لے چھپا اوس زردے ڈھیرے اچھے ہی آوندے بند
حاکم ابے چنی پشی سورج گھر کردا
چیمڑ قنیرہ نردا جسدے طرف اٹلے موندے
یا حضرت ابے ویلا کافی کردا ابے تیاری

بہت بولی تدرائیاں والے پھر دے بے دوانے
اسے شوقوں دور دراز دل آئے ایہ بیچارے
پر حضرت تے اس گل سندا اثر نہ ہوا موئے
بلکہ کیا افان الاؤ عصر ادا ہو جاوے
عصر ادا بے ٹھیک ہو جاوے فکر نہ رہ جائے کوئی
جنہاں نال خدا سے لائی دنیا انہاں بھلائی
حضرت قبلہ والا میرے خادم اسے دروے
اسے نال لگائی ہوئی ایہو پکائی ہوئی
ماہ بمادہ ماہی اتوں کہنی پئی تیاری
حضرت کبھی دیکھن انہاں نظر کریم منہ مارن
کوئی گذارہ گھر اپنے داتے سے کوئی سہارا

رہ جاسن محروم بے چارے تے انسوی نالے
جے ایہہ شوق نہ ہو یا پورا رسن درواں مارے
نال ایہ سخن انہاں داسن کریتنا انہاں قبیلے
اس دی بہت ضرورت اس وجہ فرق نمولے آوے
باقی ایہ کم ہوندے رسن جیونکر عادت ہوئی
اوہ ہر رنگ وجہ اتوں رسن ہو رہیں گل کافی
ایہو شوق دہیا بل ہر دم ایہو وظیفے کر دے
اسے اوتے تن من دھن دی بازی لائی ہوئی
جدن کرایہ کول ہو جانا ونجہ نبھانا یاری
نال پیار محبت سارے حال احوال بچھاون
کیوں درد وظائف کیوں رب دا ذکر پیارا

ہو را یہو کچھ بچھن جس دم سنن احوال ساندے
دینن تسلیاں تے دلبریاں نرم کلام ساندے

کبندے انجہ دی پر طہر نمازاں ویرا دراد قرآنی
حضرت قبلہ ماں میری نوں ہک واری فرمایا
خیر ایہو کچھ رہیاں صلا تھیں تے اوہ وقت آجائے
جاں حیدر دی خدمت اندر والد حاضر ہویا
پر حضرت نے ویچھ دیاں ہی ایہ گل اکھ سنائی
سن کر سخن جناب دا اس دم سخت ہوئی حیرانی
ایہ پر سن دیاں انھیاں وجہں آنسو ہو گئے جاری
وس دم حضرت نے فرمایا سن بیٹا گل میری

تے انجہ طور طریقہ اپنا تے انجہ دی زندگانی
تینوں بھی دربار لے جاساں جس دم ویلا آیا
حضرت والد آپ اکلا ول دربار سداوے
ادبوں سیس نوا کے قدیں تن من اپنا ڈھویا
کیوں عزیز آئیوں اکلا کی تنگی پیش آئی
یاد نہ رہ گئی اگلی بچھل اپنی انہاں سنانی
صرف کیا ایہ حالت ایسی تے ایہ مشکل بھاری
ونجہ ایہ پردہ درود نبی تے بن جابی مروتیری

درود مستغاث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کر دہاں نال نام شہدے جو رحم کنیوا تے مہربان کنیوا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَرَّ لِلنَّبِيِّينَ بِحَبِيبِهِ الْبَصَصَ فِي

تمام تعریفان ثابت ہیں واسطے اسد دے جس نے زینت دتی نبیاں ند نال حبیب اپنے چنے ہوئے ہے
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَمَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بِبَيْتِهِ الْخُجْبِيِّ

جست بھیجے اسد تعالیٰ اوپر اس دے سلامتی تے احسان کیتا اسد نے مومنان تے ناں نبی اپنے چنے ہوئے ہے
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَسْرَى ط الْمَسِيرِ

درد تے سلام ہووے اوپر رسول اس دے جس دا نام محمد ہے بہتر ہے ساری غنقت دا سیر کر یا یا
بِهِ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ إِلَى تَحْتِ الثَّرَى ط الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا مَضَى

اوہ عرش تخت زمین دے بچے تھے تک سب تعریفان ثابت ہیں واسطے اسد اوپر اس دے جو گزریا
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا بَقِيَ ط وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ

تے تمام تعریفان واسطے اسد دے ہیں جو باقی ہیں تے درد تے سلام ہووے اوپر رسول اس دے محمد دے
خَيْرِ الْوَسْرَى ط مَدَحُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَرْبَعِ

بہتر خصوصیات دے تعریف کیتی ہیں میری اسے رسول اسد دے درد بھیجیا اسد نے اوپر نبی امی دے
أَنْتَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ ط أَلْمُسْتَعَاذُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

ترجہاں میرا اسد دے میرا فریاد پہنچے تے طرف درگاہ اسد دی درد تے سلام ہووے
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ رَسُولُ صَاحِبِ الْوَسْرَى أَحْمَدُ

اوپر میرے اسے رسول اسد دے وارث نبیاں دے رسول ملک دہی دے احمد
شَفِيعُ اللَّهِ ط أَلْمُسْتَعَاذُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

شفاعت کرنے واسے اسد گئے فریاد پہنچے تے طرف درگاہ اسد دی درد تے سلام ہووے
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط وَاللَّهُ خَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اوپر میرے اسے رسول اسد دے اتے اسد خالِب ہے اوپر اپنے حکم دے اسے زندہ تے قائم رہنے دے
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ سَائِمًا عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ الْغَنِيِّ وَاصْدُ دُنِّي يَا

ہم دے درد اسد دانے سستی اور دی ہمیشہ اوپر نبی محمد دے میرا فریاد سن تے درد کر میری اسے احمد
أَحْمَدُ ط أَلْمُسْتَعَاذُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ

فریاد پہنچے تے عرش درگاہ سرتاق دی درد تے سلام ہووے اوپر میرے اسے رسول اسد دے
اللَّهُ رَسُولُ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيقَيْنِ الْمَعْرُوفَيْنِ شَفِيعُ الْأَرْحَمِ

رسول ہیں میرے اسد دے زمین آسمان دا تے دوں ٹرانا نام پر گاراں دا شفاعت کرنے والا مسال دا

فِي الدَّارَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَمَقْصُودُهُ قَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ جَدُّ الْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ حُبُّوبُ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ النَّجَلِيُّ بِجَلِيلَتَيْنِ الَّذِي

قَالَ لَدُنَّ الْوَارِثِ الْوَاحِدِ يَا نُورُ نُورِي وَيَا سِرُّ سِرِّي وَيَا خَزَائِنُ

مَعْرِفَتِي اقْتَدِيتُ مَلِكِي عَلَيْكَ يَا حَكَمٌ مِّنْ لَّدُنِ الْعَرْشِ إِلَى تَحْتِ

الْأَرْعَانِ كَأَمْرٍ يُطْلَبُونَ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ فَتَأَمَّرَ

فَارْتَضَى اللَّهُ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى رَسُولَ رِجَالِ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٌ مُّطِيبٌ

إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

السَّيِّدُ الْمَعْنَى رَسُولُ نَبِيِّ الْخَافِقِينَ قَائِمُ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ ط الْمُسْتَغَاثُ

إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط أَوَّلِي

مِنْ عِبَادِ اللَّهِ رَسُولُ صَاحِبِ الدَّارَيْنِ خَادِمُ طَيْبِ اللَّهِ ط الْمُسْتَغَاثُ

إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط النَّبِيُّ

الْمُزَكَّى رَسُولُ تَابِغِ الْحَرَمَيْنِ نَايِظُ طَاهِرِ اللَّهِ ط الْمُسْتَغَاثُ رَايِظُ

الْمُزَكَّى رَسُولُ تَابِغِ الْحَرَمَيْنِ نَايِظُ طَاهِرِ اللَّهِ ط الْمُسْتَغَاثُ رَايِظُ

حَضَرَتِ اللّٰهُ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَدَانَا

طرت درگاہِ اہلِ حق ہے درودِ تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسولِ اہلِ حق ہدایت کیتی سانجی
رَسُوْلُ جَدِّ الطَّيِّبَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ دَاعِمٌ مُّذَقَّرَ اللّٰهِ وَالْمُسْتَفَاتُ اِلٰی

رسولِ جہ تانا ہے دو پاکیزہ ہستیاں حسن تے حسین دا بلانے والا طرتِ اہلِ حق دی فریاد پہنچے گئے طرت
حَضَرَتِ اللّٰهُ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَبِیِّ

درگاہِ اہلِ حق ہے درودِ تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسولِ اہلِ حق نبی
فَخْتَارَ مُرْتَضٰی اَمَامًا رَسُوْلًا مُّقَدَّرَی الْاُمَمَةِ الْمَهْدِیِّیْنَ هَادِیِّ

چنیاں موبہ میں پسندیدہ میں امام میں رسول میں راہ دکھانے والا ہدایت کرنے والا
مُحِبِّیْنَ اللّٰهِ اَلْمُسْتَفَاتُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

ہادیوں میں ظاہرِ اہلِ حق فریاد پہنچے گئے طرت درگاہِ اہلِ حق درودِ تے سلام ہووے
عَلِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَدَانَا رَسُوْلًا مُّقَدَّرَی الْاُمَمَةِ الْمَهْدِیِّیْنَ

اوپر تیرے اے رسولِ اہلِ حق ہدایت کیتی سانجی رسول نے ہدایت کرنے والے میں گمراہی نہیں راہِ دہش راہ
مُطِیْعُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَفَاتُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

فریاد راہِ حق فریاد پہنچے گئے طرت درگاہِ اہلِ حق درودِ تے سلام ہووے
عَلِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبِیْبِنَا رَسُوْلًا مُّقَدَّرَی الْاُمَمَةِ وَرَسُوْلًا

دوست تیرے اے رسولِ اہلِ حق دوست اسان سے رسول ہدایت کرنے والے امت دے تے میں
صَفِیُّ حُجَّةِ اللّٰهِ اَلْمُسْتَفَاتُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

پہنچے ہوئے دلیلِ اہلِ حق فریاد پہنچے گئے طرت درگاہِ اہلِ حق درودِ تے سلام ہووے
عَلِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخَرَّدُ حُبِّنَا اَحْمَدُ رَسُوْلًا كَرِیْمًا

ہووے اوپر تیرے اے رسولِ اہلِ حق دوست اسان سے احمد رسول
مَرْحُوْمِ خَلِیْفَةِ اللّٰهِ اَلْمُسْتَفَاتُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ

بخشش کرنے والے پسندیدہ نائبِ اہلِ حق فریاد پہنچے گئے طرت درگاہِ اہلِ حق دی
وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَسُوْلَتِ رَسُوْلٍ عَلٰی الدَّوَامِ

درودِ تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسولِ اہلِ حق رسول اسان دے رسول
نَبِیِّ طَدَقَاتِهِمْ سَامِعًا اللّٰهِ اَلْمُسْتَفَاتُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ

کبھی دے نبی میں طر تیرے کہنے والے قریب کہنے والے اہلِ حق فریاد پہنچے گئے طرت درگاہِ

تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِيرِنَا رَسُولُ

اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ کے امیر اسل سے رسول
وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ نَاجِرٌ كَلِيمُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ

تے نبی محمد رسول اللہ کے مدد کرنے والے الہاں باتا کرینے والے زیادہ پہنچے گئے طرف درگاہ
اللہ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط مُعِينُنَا رَسُولُ

اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ کے مدد کرنے والے امیر اسل سے رسول
وَالَّذِي نَبِيُّ الْيَاسِينَ أَمَامُ أَمِيرِ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ

تے موقی کے نبی یاسین پیشوا امانت دار اللہ کے زیادہ پہنچے گئے طرف درگاہ اسل سے رسول
تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط مُصَدِّقُنَا رَسُولُ

درود تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ کے سہا کرنے والے اساتذہ رسول تے
حَبِيبُ نَبِيِّ هَمِّ مِلِّ بَيَانِ رَسُولِ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

دوست نبی کی وہ بیان کرنے والا رسول اللہ کے زیادہ پہنچے گئے طرف درگاہ اسل سے رسول
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط مُتَّهِدُنَا رَسُولُ وَنَبِيِّ

درود تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ کے گواہ اساتذہ رسول تے نبی
مُتَّهِدُنَا رَسُولُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

باس پہننے والا نزدیک نور اللہ کے زیادہ پہنچے گئے طرف درگاہ اسل سے رسول تے سلام ہووے
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط مُذَكِّرُنَا رَسُولُ مُعْطَا الرُّوحِ بَاشِرُ جَوَادِ اللَّهِ ط

اوپر تیرے اے رسول اللہ کے یاد کرنے والے ساتوں رسول خوشبود روح والے نبی من والے نبی سرکار
الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

زیادہ پہنچے گئے طرف درگاہ اسل تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ کے
مُسْلِمَانِ الرَّبِّبِ سِرِّ رَسُولِ صَاحِبِ الْخُرْقَانِ مَكِّي شَكُورُ اللَّهِ ط الْمُسْتَغَاثُ

بادشاہ نبی رسول ملک قرآن شریف کے رہنے والے مدد طلب کرنے والے زیادہ پہنچے گئے
إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط أَمَامُ

طرف درگاہ اسل تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ کے سرکار
الرَّبِّبِ سِرِّ رَسُولِ صَاحِبِ الْكُوثَرِ مَدَنِي مُنِيرِ اللَّهِ ط الْمُسْتَغَاثُ إِلَى

نور اللہ کے رسول ملک کوثر کے رہنے والے اللہ کے نور والے زیادہ پہنچے گئے طرف

حَضَرَتِ اللّٰهُ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سُرَسُوْلَ اللّٰهِ

درگاہ اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اپر تیرے اے رسول اللہ

سِرَاجُ الْاَوْلیَاءِ سُرَسُوْلُ صَاحِبِ الْیَزَانَ الْبَطْرِحِ قَرِیْبُ اللّٰهِ

دلیان مے چراغ رسول صاحب میزان مے اٹھی والے نزدیک اللہ مے

الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سُرَسُوْلَ

فریاد پہنچے گئے طرف اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اپر تیرے اے رسول

اللّٰهِ بِرُحَانِ الرَّصِیْفِیَّ رَسُوْلُ صَاحِبِ الْوَحْیِ سَیِّدُ الْقَوْمِ عَسْرَتِ

اللہ مے رسیل بنیاد روحان دی رسول ملک وحی دا سردار قوم داعرب مے

یَدِیْمُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

تیمم اللہ مے فریاد پہنچے گئے حق درگاہ اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے

یَا سُرَسُوْلَ اللّٰهِ شَفِیْعَتِ سُرَسُوْلِ مَجْرَاةِ الْبُهْدِی قُرْبِیَّتِیْ نَشْهَیْدُ

اپر تیرے اے رسول اللہ مے شہادت کرنے والے سائے رسول بکھنے واسے ہدیہ مے قریشی

اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا

مکہ اللہ مے فریاد پہنچے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اپر تیرے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَرِیْثَةُ الْاَنْبِیَاءِ سُرَسُوْلُ

مے رسول اللہ مے رہنما ہر مہرگاہ مے مومنوں مے نے خوبصورتی نبیاں دی رسول

خَادِمُ الْفُقَرَاءِ حَاجَزِیْ نَذِیْرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ

خدمت گند فقیران دا حجاز درجے دا نڈے والا اللہ مے فریاد پہنچے گئے طرف درگاہ اللہ

تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سُرَسُوْلَ اللّٰهِ خَلْمُ الْاَنْبِیَاءِ

تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اپر تیرے اے رسول اللہ مے آخر نبیاں مے

سُرَسُوْلُ مَا یُکْفِرُ وَیُبْدِعُ مُحَمَّدٌ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ

رسول مٹانے والے کفر مے ت بدعت مے محمد بن عبد اللہ مے فریاد پہنچے گئے

اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سُرَسُوْلَ اللّٰهِ صَادِقُ

طرف درگاہ اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اپر تیرے اے رسول اللہ مے سچے والے

سُرَسُوْلُ مَرْسُومِ مَتَوَسِّطِ سُرَحِیْمُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰهِ

رسول مرسول درمیان جیل مے رحیم کرنے والے اللہ مے فریاد پہنچے گئے طرف درگاہ اللہ

تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَيِّدُنَا رَسُولُ

درد تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ تے سرور اساتذے رسول
مُسْتَفِيَتْ مُقْتَصِدٌ حَلِيمٌ اللَّهُمَّ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

فریاد مننے والے دریاغی چل والے نرم بے دردے فریاد پہنچے گئے طرہ درگاہ اللہ تعالیٰ دی
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَعْظَمَنَا يَا رَسُولَ الثَّقَلَيْنِ

درد تے سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ تے فریاد سن رسول جنات تے اساتذے
اَنْتَ حَقُّ قُنَيْبِ اللَّهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَ

تو سچا میں بھنے وہ طرف اللہ دی فریاد پہنچے گئے طرہ درگاہ اللہ تعالیٰ دی درد تے
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاَعْظَمَنَا يَا رَسُولَ الْمَجْتَبَى

سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ تے واعظ اساتذے رسول نے رسول اللہ تے چنے ہوئے
اَوَّلِ حَبِيبِ اللَّهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَ

پہلے دوست اللہ تے فریاد پہنچے گئے طرہ درگاہ اللہ تعالیٰ دی درد تے
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَكْرَمَنَا رَسُولُ صَاحِبِ الشَّرِيعَةِ

سلام ہووے اوپر تیرے اے رسول اللہ تے بہت بزرگ اساتذے رسول شریعت والے
اٰخِرِ خَزِيْرِ اللَّهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

آخری خیرے اللہ تے فریاد پہنچے گئے طرہ درگاہ اللہ تعالیٰ دی درد تے سلام ہووے
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَهْلُ الْقَوِي رَسُولُ صَاحِبِ الطَّرِيقَةِ شِفَاءُ

دپر تیرے اے رسول اللہ تے ہر بیزگار رسول صاحب طریقت شفا دینے والے
فِي حَبِيبِ اللَّهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

جنات کہنے والے اللہ تے فریاد پہنچے گئے طرہ درگاہ اللہ تعالیٰ دی درد تے سلام ہووے اوپر تیرے
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَمَّا بِكَ اَنْتَ بَيْتُنَا يَا رَسُولَ صَاحِبِ الْحَقِيقَةِ مُضَرَّى

اے رسول اللہ تے ایمان آندا اسان نال تیرے تو ہیں نبی اسان دا رسول حقیقت والا مضر دی اولاد
بَشِيرِ اللَّهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

خبر سنجی دیے دے اللہ دی فریاد پہنچے گئے طرہ درگاہ اللہ تعالیٰ دی درد تے سلام ہووے اوپر تیرے
يَا رَسُولَ اللَّهِ اَمَّا اَلْاَنْبِيَاءُ رَسُولُ صَاحِبِ الْمَعْرِفَةِ بَرُّهَا نَ

اے رسول اللہ تے پیشا نماں دے رسول معرفت والے دلیل رحمت اللہ دی

رَحْمَةُ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

فریاد پہنچے تھے ہر ن دکا اور تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَكِّيْرُ نَارٍ سَوَّلَ صَاحِبُ الْجَنَّةِ ظَاهِرُ كَرِيْمٍ ! اللَّهُ

اور تیسرے ہے رسول اللہ کے دوڑے اسان سے رسول جنت والے طاہر سخی اسرار سے
الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فریاد پہنچے گئے طرے درگاہِ اہل تعالیٰ دی درود تے سلام ہوئے اوپر تیرے لئے رسولِ مہم سے
سَنَاءُ الْعَاصِيْنَ رَسُوْلٌ صَاحِبُ اِحْتَدَ فَاِغْجَهَ سُلْطَانُ يَهَّامِي

دہستان گندگاراں ما رسول جنت ما خالی کرنے والا بامغ ما بادشاہ تہائی دور

مُؤْمِنُ اللَّهِ ط الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

اسلام اور امن فریاد پہنچے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۖ فَقِيهُنَا رَسُولُ صَاحِبِ الصِّكْرِ اِطْمَبِلْ عَاقِبُ

اللَّهُمَّ اِنِّي حَاضِرٌ لَكَ بِرُوحِي وَبِجَسَدِي وَبِقَلْبِي وَبِكُلِّ شَيْءٍ مَّا خَلَقْتَ مِنْ نَارٍ وَمِنْ مَاءٍ
وَمِنْ هَوَاةٍ وَنَفْثَةٍ وَتَرَابٍ وَخَشْيَةٍ وَكُلِّ شَيْءٍ مَخْلُوقٍ وَتَحْتِ كُلِّ سَمَاءٍ وَفَوْقَ كُلِّ عِلْوٍ وَفِي كُلِّ دَنَاءٍ وَفِي كُلِّ ذُرِّيَّةٍ وَفِي كُلِّ رَجُلٍ وَفِي كُلِّ امْرَأَةٍ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ مَخْلُوقٍ

امداد فریاد پہنچے گئے طرہ درگاہ امدت تھائی دی دودتے سہم ہر دے اوپر تیرے سے
رَسُولُ اللّٰهِ اَنْتَ وَرَبُّنَا سِرُّ سَوَّلِ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ بِاِطْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ

رسول اللہ دے تو دوست ہی اسناد رسول شفاعت کرنے والا عذاب اندرونے والا دوست اللہ
الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ

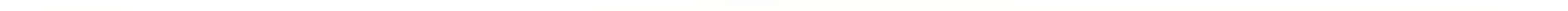
مرید پہنچے گئے طنز مدگہ اند تھائے ہے درود تے سلام ہوئے اور تیرے اے رسول
اللہ شہید عوامنا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم التاج مَحِلُّ بِأَذْنِ اللہ

اسلام کے شہادت دینے والے تمام ساتھیوں کے رسول توحید کے نزدیک تھے نہ وقت
الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

اس دے فریاد پہنچے مجھے مرن دیکھو اسے تڑپے دی درود سے سہم ہووے اوپر میرے
رَسُولَ اللّٰهِ وَمِنْ النَّاسِ مَخْلَصًا رَّسُولًا صَاحِبُ الدُّخَانِ

[illegible]

جمع کرنے والے خفقت دے ہی اندر دے فرما دینے گئے ظن درگاہ اندر تدلیے دی دیند



وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَفْضَلُ مِنْ أَنْبِيَاءِ

تے سلام ہووے اور تیرے سے رسول خدا سے سب نبیوں میں سے
مُحَمَّدٌ يُقِينُ وَالشَّهَادَةُ وَالصَّلَاةُ الْحَيْنِ مَحْدُودًا رَسُولًا حَسْبُ

جس کے دین میں وہ سلام ہو شہید ہونے والی ہے نیکوکاران میں پیوستہ اس لئے کہ رسول صاحب
يُسَبِّحُ خَلِيبٌ سَرَحْمَةُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

خبر سے علیہ دینے والے رحمت اللہ دی فریاد پہنچے گئے مرنے والے اللہ تعالیٰ کی
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَبَشِّرًا رَسُولًا حَسْبُ

درد سے سلام ہووے اور تیرے سے رسول خدا سے خوشخبری دینے والے رسول صاحب
الْبَيْتِ عَامُرُ كَعْبَةُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

مردی آباد کرنے والے کعبہ اللہ سے فریاد پہنچے گئے مرنے والے اللہ تعالیٰ کی
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُ الْحَسَنِ

درد سے سلام ہووے اور تیرے سے رسول خدا سے خدمت کرنے والے خادم
جَدُّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَسُولٌ دَسَّاجِبٌ قَائِمٌ قَوْسُ سَبْرٍ حَبِيبٌ

نہا صاحب سب سے حسین سے رسول خدا سے تاب تو سین سے دوست
وَزَيْنُ عَظِيمُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ

تے نبی عظیم سے اللہ سے فریاد پہنچے گئے مرنے والے اللہ تعالیٰ کی
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْبَرُنَا رَسُولُ صَاحِبِ الْبَرَكَاتِ

نے سلام ہووے اور تیرے سے رسول خدا سے بڑے اس لئے کہ رسول معجز و
عَالِمٌ غَنَى اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ

جانتے والے غنی اللہ سے فریاد پہنچے گئے مرنے والے اللہ تعالیٰ کی
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَيْنُ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

سلام ہووے اور تیرے سے رسول خدا سے زین العابدین سے رسول
أَرْجَتُهُمْ مُنْتَقِمٌ مَكْرَمُ اللَّهِ الْمُسْتَغَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

آرستہ کرنے والے انتقام دہنے والے مکرّم اللہ سے فریاد پہنچے گئے مرنے والے اللہ تعالیٰ کی
اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَزَيْنُ الْعَبْدِ

اللہ تعالیٰ کی درد سے سلام ہووے اور تیرے سے رسول خدا سے زین العابدین سے

صَادِقًا رَسُولُ صَاحِبِ الْقِيَمَةِ نَاطِقًا بِالْحَقِّ شَفِيعًا لِلَّهِ الْمُسْتَغَاثُ

پہے اساتذہ رسول تہامت والے بولنے والے نال سچے شفاعت کرنے والے اللہ کے فریاد پہنچنے کے
الی حَضَرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ شَفِّعْ

طرح درگاہ اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اور تیرے واسطے رسول اللہ سے شفاعت تہور
الْاُمَمَةِ مَعِیْنًا بِالشَّفَاعَةِ رَسُولُ صَاحِبِ النُّبُوَّةِ مُحَمَّدٌ نَبِیُّ اللّٰہِ ط

کیتے گئے امت دے درگاہ ساندے نال شفاعت تے رسول نبوت واسطے عزت دے نبی اللہ سے
الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ

فریاد پہنچے گئے طرح صلوة اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے اور تیرے واسطے رسول
اللّٰہِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ سَامِعًا رَسُولُ صَاحِبِ الدَّارِیْنِ حَسْبُ لَیْسَ

اللہ دے تے نبی رحمت دے پے اسارے رسول ملک دوہاں جہانوں میں چاہنے دے
سَعَوْفُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

مہربانی اللہ دی فریاد پہنچے گئے طرح درگاہ اللہ تعالیٰ دی درود تے سلام ہووے
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ سَيِّدُ الْاَرْضِ نَارِیْ نَبِیُّنَا رَسُولُ

اوپر تیرے اسے رسول اللہ سے سردار جہان تے ان نارے درگاہ نال نبی سادے رسول
صَاحِبِ الْبَغْمَةِ مَا شِئْتُ كِرَامَةً اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضَرَتِ اللّٰہِ

نعتاں دالے غمی نسل ہندگ اللہ سے فریاد پہنچے گئے طرح درگاہ اللہ تعالیٰ
تَعَالٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ مُقَرَّبًا رَسُولُ اِسَے

دی درود تے سلام ہووے اور تیرے واسطے رسول اللہ سے قریب کر دے اس دے رسول
سَرَحْمَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِائَةِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَسَلَامٍ حَتّٰی سَمِعَ رَیِّ

طرح رحمت اللہ تعالیٰ دی سردار درود تے سلام ہووے رسول سے رحمت دے
الْمُسْتَغَاثُ وَحَبِیْبِیُّ الدُّجَنِّیِّ صَلِّ اللّٰہُ تَعَالٰی وَآلِہٖ وَآھِلِ بَیْتِہٖ وَسَلِّمْ

جو چہرہ رسول تے محبوب سردار پیرا درود بھیجے اللہ تعالیٰ نے آل و اہل و عیال سے رحمت دے
اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ اَبَا بَکْرٍ وَنَبِیَّہٗ وَعَمْرَ النُّعْمٰی وَ

محب رسول دے صلواتی اسے اللہ سے رحمت دے اور پھر گوتے عمر و عیال سے
عُمَانَ النَّوْزِیِّ وَنَبِیَّہٗ اَسَدَ اللّٰہِ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَةَ الزُّهْرٰی

عثمان بن نوذر و نبی اللہ سے رحمت دے فاطمہ الزہراء

بِئْتِ سُرَّوْنَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَائِمَهُ الْكَبْرَىٰ وَ

بہن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و خدایمہ الکبریٰ و

عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةِ الْعُلْيَا وَالْحَسَنَ الرِّضَا وَالْحُسَيْنَ الشُّهَدَاءِ

عائشہ صدیقہ علیہ السلام و الحسن رضا و حسین شہید ہونے والے

الْكَوْبَلَاءِ وَالسَّعْدِ وَالسَّعِيدِ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

کوبلہ و سعد و سعید و طلحہ و الزبیر و عبد الرحمن

ابن عوف و ابا عبیدہ ابن الجراح و العشرة المبشرين و

ابن عوف و ابا عبیدہ ابن الجراح و العشرة المبشرين و

سَائِرَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

سائر صحابہ و تابعین و خلفاء راشدین

رَضَوَانَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۝ اللہم انی اسئلك ان

تَغْفِرَ لِّیْ وَ لِّمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

تغفر لی و لمؤمنین و المؤمنات برحمتک یا ارحم الراحمین ۝

یہ جے بخش توں میں تے سارے مومن مرد تے عورتانوں

بھئی گل دھپ من دے ایسی سب بھراتول دھویا

پارہ ہک قرآن د پر خدا د ورکے جو دوری

پڑھن دردنی سرور تے ٹھڈیسنے چنے پڑن

خوش آواز سر ہا مٹھی سو منی گل کتھ سہری

کی کہن کئی رہیں ہواں دل کھنڈاں پاندے جو دن

صاف ہو جو دے سینہ کینہ دور ہو جاوے دوئی

لے اندر سب گنداری اپنی عمر پیاری

نل خدا دے لائی ہوئیوس گتھیا ایو پرانا

اے تھیں اوس سنئی اپنے سارے تے تے ہوئے

سینہ روشن دل نورانی شوق تو حیدر دھایا

دنیا والی تنگی ترشی ختم گئی ہو سالکی

جدا یہ ورد بتیا حضرت اثر دے تے ہویا

اول وقت نماز پیشی پڑھ نال تسلی پوری

بعد اس دے مرد و دے وچہ الفت تیں لگ جاون

مردی الفت تے اوس اتے شیریں ادایا مکی

استغاثہ ای حضرت اللہ جد و جود و کسانوں

یہ دسوں سہ و جس دم اسم سنئے آ کوئی

آتش سمنی عمر انجیں درد رہیا ایہہ جوری

میر قربان پیر حیدر شاہ تے کابل مردربان

اے و توں دو بہت سے دس سمجھو دے ہوئے

قبہ و مد دن جد نہاں اس رہے تے لایا

تے پڑوں نہیں تے کہہ کیستار ب باری

ستیایں بیٹھیاں اس برکت تھیں ہر شے حاضر ہوئی
پیسہ مام رہیا ہتھ اندر کپڑے لے دالے
رعب وقار لحاظ ہر تھاویں عزت کرن تمابی
ہو غریب نادار بے آسائال خدا سے لائی
کتنا شان نبی دامن دل الفت اوک دی ہوئی

جہت ضرورت چیز کے دی کمی نہ رہی کوئی
گوشت بھی بیالچ لچ کھا ہا لمی نہ اس وجہ آنے
خلق محبت پیار دلا سے ہر دم غلصے عابی
کیستہ ذکر محمدی جس دم سب بڑی بن گئی
اس دل رحمت رب دی پار دل کمی نہ رہ گئی کوئی

نعت شریف

سلام آئے پادشاہ دین و دنیا نوید دانی
تری شمع ہدایت سے ہے بزم دہر نورانی

سلام آئے جلوہ گاہ پر تو احکام سرانی
صفائے قلب پر تیرے ہے آئینے کو حیرانی

سلام آئے شاہد اکبر کا جلوہ دیکھنے والے
سلام آئے حسن مخفی کا تماشا دیکھنے والے

تیرے اعمال اسد میں پہ نازاں ہے مسلمان
تیرے گیسویں سے وائیل کی تفسیر پنہانی

تیرے اقوال برہانی میں مخبر نوع انسانی
تیرے رخ پر درخشاں و انضامی کا نورانی

تیری تدبیر سے تقدیر بھی گردش میں آتی ہے
تیری نئے بادۂ عرفان کو چکر میں لاتی ہے

تیرے اندر پرستار ہے ہمیشہ فضل رحمانی
تیرے در کا گدا کرتا ہے تخت دل پہ سلطانی

تیری کشت گمان سے سراپا رزق حقانی
تیرے دامن سے ہے جنس کریم کو فخر ازانی

تیری رفعت پسندی سے غلاموں کو بی شاہی
تجھے لازم ہے ہر حالت میں امت کی ہوا خوی

پاک نبی داد جہ عالی و چہ درگاہ حضور می
اس خوشبو میں حاصل ہوئی اوسنوں بھ خوشبوئی
پر ایہ درجہ اسے حاصل جس لے پیار و دھایا
سب درد ال تھیں درد پایا ایہ وجہ درگاہ ہے
جس نے دل دی نال محبت اسنوں پیا پکایا
مولا پاک گناہوں اوسنوں فکر نہ رہ گیا کافی

تے جو لگ گیا نال اندر سے اسنوں تو نہ دوسری
صاف شفاف ہو یا دل سینہ کمی نہ رہ گئی کوئی
پڑھیا پیا درد نبی تے فرق نہ ہوئے پایا
ایہو میل کدورت دل دی سازی فضل لایا
بکھو عیال دا بھ دفتر اوس نے صاف کر لایا
اوہ نال ہو گیا رب دا پیارا ہو گئی سب صفائی

ابو بکرؓ فرماوے جو کوئی بھریا عیب گناہوں
اگ بکتے ہی شعلے آگے تے انگیزا دکھاوے
نال اوہ شعلے نال اوہ گرمی نال اوہ پیش آتے
انجیں پاک نبیؐ تے جو کوئی عرض سدا م کریندا
ستغفر پرے جو مومن اوہ کجی بخشش پادے
سچے دل تھیں تائب ہو کے پرستے جو کلمہ کوئی
تے جو پرے حدود اوہ پے حق پاک نبیؐ فرماوے
جہناں ورد و درود مبارک دنیا دہر بنایا
مور جو دکھ تکلیف حشر و چہ کارن اگن پامان
جس حقیر ذادھی تنگی ہو سی واہ نہ چل سی کوئی
تے عرش دے ساتے ہو مومن اوہ محبوب سوہاے
کے قسم دا دکھ نہ ہو سی تہر حشر دے پاروں
الفت نال جو پاک نبیؐ تے آکھ درود سناوے

ورد و درودوں بخشش پائی اس نے فضل الہی
میں دم ہانی دا گھٹ پائیے اک پل وچر کجہ جاوے
تھنڈے جاوے چین آجاوے رہ جادون سبھ ٹہنے
امر سبھ لٹا ہوں اوسنوں آپ معافی دیندا
موان ہو جادون عیب اوہ دے سبھ جنت ڈیرا لے
بخشے جادون عیب اوہ دے سبھ خبر حدیثوں ہوئی
اوس دی کراں شفاعت میں خود تے اوہ بخش جاوے
حشر میدان پیاس دے دکھوں انہاں لب بچایا
آپاد جاپنی آتش سر دکن طرح طرح دیاں ماراں
پر جس ورد و درود بنایا اوسنوں دکھ نہ کوئی
ہر اک طرح آرام آتش پئے پاؤں اوہ ساے
نال امن دے وقت گذارن اپنے نیک و ہاروں
روز حشر دے نال اوہ دے رب پیار و کھ دے

دو نسخ تے اک پل خدا نے قدرت کنوں بنایا
جس دا نام صراط بتادون عالی اوس دا پایا

سبھن اوس تھیں سنگھ کے اگول وچر ہشتاں جانا
جہنم ایمان سدا مت ہو سی تے توحید پیاری
جاں اوہ کس میں اتے آؤن دکھ نہ تکمن کوئی
انجیں کلمہ پڑھنے والے مومن رب دے پیارے
روز حشر دے رب دی رحمت انہاں دے ہووے
کلمہ پڑھ کے فیروز تے جو مسوات پہنچاں دے
کیسی رحمت برکت واسے ایہ دو ذکر پیارے

پہا یہ سنگھن مشکل وڈی تے بھارا خصمانا !
جاتا سچ رسول محمدؐ لائی دل توں یاری
نال تسلی پار ہو دین تے پوری دل جوئی
مخلص حب نبیؐ سرور دی دل وچر کھن ہارے
ہر اک کلمہ پڑھنے والا جنت و نجہ کھل دے
اوہ رب دی رحمت پاروں جنت دیرے لاندے
جہناں برے سبھ تکلیف فکھوں رب اتارے

أَفْضَلُ الذِّكْرِ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ

بہترین یاد نہیں کوئی معبود مگر اک امیر محمد رسول اللہ دے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

یہ اللہ درند بھیج اپر محمد سے تے اہل آل (کھڑے بنے والیاں) محمد دیاں تے برکت ہووے تے سلامتی

سن مومن میں دس سال تینوں درود درود جو کر دے
دنیا تے جس پاک نبی تے آکھ درود سنایا
روز حشر ایہ شافع بن کے رب کو لوں بخشا دے
پل صراطوں سنگسار مشکل ہے اوہ واٹ ادکھیری
سنگہ جاوے اوہ آپ سکھالاموں نال لے جاوے
جج جہاد اسلام وچالے امر ضرور ضروری
حضرت علیؑ کہے اک واری پیغمبر فرماندا
چار سو جج واد جہاد وطر رب دی طرفوں پاوے
کرن روایت انہاں نے جہد سنیاں ایہ فرمانا
دل نوں لگی چوٹ انہاں دے تے گھبراہٹ ہوئی
جج کرن دی طاقت تاہیں جان ہوئی نتوانی
ایہ حال جہاد کرن دا بہت ہوئی کمزوری
راہ نجات خلاصی والا مشکل ہویا اسان نوں
باسے انسوس ایہ طاقت ہوندی جیکر کجھ اسان
اول جج قوالوں ہی ہاں اسیں تمامی عاری
دوہاں پاسیوں رہ گئے خالی جیوں صاحب و ابھانا
اد سے دم جبریلؑ وچی نوں اللہ پاک پونچا دے
یا نبی اللہ دیہو تسلی نالے کہو انہاں نوں !
ساڈی بے پرواہی اوہ مڑ اتنا درجہ پاوے
ہر جہادوں چار سو جج واد جہاد ملے اوسائیں
ایہ کجھ رمت برکت رب دی کارن اہل ایمان
لے مومن کہ شکر خدا عمل درود نہ چھوڑیں
اس سے پڑھیاں دکھ نہ کوئی نہ تکلیف نہ بالوں

کی کجھ پس درجہ انہاں آخر روز حشر دے
نال محبت دل دی سر دم ایہو پیا پکایا
تے اوس دن دی براک تنگیوں باہر نہ لیا دے
پہ جس نے ایہ ورد بنایا اوسنوں مول نہ دیری
سے ڈگدے تے ڈھیندے پھر کے جنت نیچے دے
جہناں بجایا ندے دونوں ہو گئے خاص شعوری
جو بندہ جج کر کے تے مڑ وچہ میداناں جاندا
ہو رانعام الہی پاروں کمی نہ کجھ رہ جاوے
جج جہاد وخی طاقت پاروں جیندا حال نہاتا
آکھن کجھ نہ کیا جاوے واد نہیں چل دا کوئی
تے پلے کوئی خرچ نہ ساڈے جے ہوئے لذانی
وچہ میداناں جہاد مشکل حالت بالکل کوری
کسوں کیئے نفع نہ جاوے ایس نماز ایمانوں
ایس بھی لے جاندا دے اوہ درجہ ہونے کجھ اوتا ہاں
جے ایہ ادا ہو جاوے تن مڑ امر جہادے بھاری
اے پر امر مستدر انجیں کی ساڈا سمیانا
خدمت وچہ محمد سرور ایہہ پیغام لیاوے
جو کوئی پڑھے درود تے تے سے جو ہر ایمانوں
چار سو واد جہاد واد مولا کرن میدانے جاوے
ہو رہز اسل رحمت برکت پاوے دوہیں سرائیں
پڑھیانت درود جہناں نے ادا عالی شانان
تاریک نام نہ دھر کے اپنا جند غذایں بوڑیں
دل دی رحمت حاصل ہووے چین آرام تنہا نوں

الحمد کن ہی پاپی اچھے پڑھے درود الہی داری
جس کا عمل ہمیشہ ایسا پاک نبی م فرما دے
ابا بکرؓ و درتہر دو اتے مقبول حضور می
عناں درود نبیؐ تے پڑھیا قرب انہاں نے پایا
بک اعزانی ہک دھاڑے خدمت اند آئے
حضرت ابو بکرؓ نوں تک کے بہت ہوئی حیرانی
دیکھو ایہ رامت حضرت اکھن میں ایہ بہت پیارا
اس دی بابت وحی رہا تا خاص بشارت آنے
تاں ہی دیکھ میں اس دے تائیں سینے تال لگایا
جہرا تیل اسے دی بابت خاص پیغام لیا دے
سُن کر بات رسول اللہؐ دی دل نوں فرحت ہوئی

نازناں صاف ہو جائے ہوس واسطی کنوں سب باری
پیارا خاص اصحاباں نالوں عالی درجہ پادے
پر جو پڑھے درود ادب کی سب دور ہو جائے دوری
خاص النعمان دیو چہ اس نوں عالی شان ودھایا
جس نوں دیکھ دیاں پیغمبر سینے تال لگ دے
میں تھیں دودھ کے کون پیارا تے اتنا دل جانی
اس دا خاص لحاظ دے دھپ عالی شان سوہارا
پڑھے درود اس دے اوتے پائے فضل رہا تے
کہیں جے اس واسطی پیارا جو اس آکر سُنایا
کیوں نہ عزت کیتی جاوے جو ایہ درود سنانے
تازہ ہو یا ایمان نہ باقی تھہر رہ گیا کوئی !

عرض کیے یا حضرت یٰٰنوں امہ درود سکھاؤ
نام رہا نے یٰٰنوں بھی اس راہ تے تے لاؤ

میں بھی پڑھ کے اس دے حدتے قرب جنہ کی پانوں
اس دم ابو بکرؓ نوں حضرت ایہہ درود سکھایا

وجہ دیکھتے اس دے سکوں مت فارغ ہو جانوں
جیونیکہ وجہ فضائل اس دے راوی ذکر لیا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فِيْ الْاَوَّلِيْنَ وَاٰخِرِيْنَ

اے میرے اللہ درود بھیج اوپر محمدؐ دے تے اوپر آل دکنہ دے زائر محمدؐ جو دھپ ہیں
فی الاخرین و فی المسلمین اَلَا عَلٰی رَاحِیْ یَوْمِ الدِّیْنِ

دے تے دھپ پھیر دے تے دھپ پھیر بلندے قیامت تک

حضرت ابو بکرؓ تے سن کر شکر الحمد الایا
فیر حضورؐ نبیؐ سرود دے ادبوں عرض گزار دی
سن کر حضرت نے فرمایا بڑا خواب اس پاروں
جہ عذبتہ ثواب اللہ دے جینہ کی عذبتہ کوئی

ایسا محفہ حاصل ہو یا شان بلند بنایا
یا حضرت کی اجرو بدرے تھیں دسی اللہ باری
کھن جہانوں سب فرشتے سر دھپو : سبہ شماروں
اس نوں پاؤں اوپر جینہ کی نسبت چنگی امین

ایہ سب حسب نبیؐ دے درجہ شش رہا
نہیں تاں ایہ کچھ نعمت پانائی ہے شان انسانی

سب دنیا خیر پاک ہی داستان بسند بتا من
 اللہ وا احسان گھنیر پاک نبی وا آنا
 جبہ اوہ رب دی رحمت پاروں دنیا اوہ تے آسے
 یہ سڑے لولی آپس دے دھپہ دشمن آت پرانے
 جو نا واقف رانہ توحیدوں تے تاجہ رسم آست
 بھتی وا رحمت دی فعلوں ایسا جھوٹ آیا
 جس نے نال نبی دے مائی او سنوں باز نہ کوئی
 تے جس دی رحمت پاروں آن سلام سُنیا
 شیخ امام سزائی ہوئے رب دے مرد سوارے
 فضائل درود شریف دے لکھے اوس دیوچہ اناں نے
 کیتے کجھ مقدر رب نے خالص فرشتے نوری
 جد کوئی پُرسے درود نبی تے نال بہت پیاراں
 خدمت پاک نبی سرور دی دیر نہ لاندے کافی

دُعا جہدوں تے بات یہو ہی تے تے مہت بدن
 بھنیاں ہویاں بندیاں تائیں رب دارا دکھان
 کفر فساد جہالت بھو فعلوں رب مٹ کے
 نال نگاہ ہوئی بداپنے ہو گئے سب بیگانے
 بل گئے نال ترمی اوہا ہی اتر گئے سب پھاہے
 رمیاں کھیاں تے گیاں بیوں کفر اندیر و بجا
 دو جنگ اوس دے اپنے ہو گئے دائم فعل خدائی
 اوس دی تے مرقممت جاگی پایا شان سویا
 احیاء علوم کتاب اپنی دھپہ دین مار نیامدے
 جیونکر دھپہ عدیشاں کہیا پیارے نبی مدبانے
 جو سب دنیا او تے پھر دے اسے کار مزدی
 اوہ سن لیندے تری پوچاندے نال حب بزلدیں
 جاں دے ہوئے ایہو انہاں دائم کارروائی

غزل

لا

کیم مجھ پر خدا ساقی میخانہ ہو جائے
 یونہی خانی نہ رہ جائے کہیں اسے ساقی و عدت
 تصور آپ کی آنکھوں کا ہو یا ساقی کوثر
 نماز زندگی جس دم قضا ہو یا رسوں شد
 فقیر بنو ہوں گر قدم رکھیں شہد بطنی
 جس نے پاک نبی نوں پر طحہ کے درود دروستانیا
 جو کوئی پاک نبی دے تائیں آکھ سدا سناندا
 ایچہ متفتن سن اصحاباں ادبوں عرض سُنائی

عطا اک بادۂ توحید کجیا نہ ہو جائے
 شراب معرفت سے پُر میرا پیمانہ ہو جائے
 چھکنے کے قریں جب عمر کا پیو نہ ہو جائے
 دیرا قدس پہ سجود ہوا داد و گناہ ہو جائے
 تو میرا بودیہ پھر مسند شاہانہ ہو جائے
 اللہ اپنے فعلوں اوس تے رحمت دا مینہ پایا
 حضرت ابراہیم جواب اوسے دم واپس فیرو پچاندا
 کیوں پڑا ہوں درود تیاں تے کیوں کر ادا دانی

اوس دم امی باں نوں حضرت آکھ درود سناندا
 جویں روایت دیکھن پاروں دھپہ عدیشاں آکھ

لَتَمَنَّاهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآَسْرَافِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ كَمَا

سے اللہ درود بھیج اور محمد سے تے اور آل اور دی تے بیویاں اس دیاں تے اولاد اور دی

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

جن طرح درود بھیجا تو اوپر ابراہیم سے تے اور آل ابراہیم سے بیشک تو ہی تعریف کیستا ہو یا بزرگ ہیں

ہو پاک خاص روایت پاروں راوی ذکر کیا ہے
 ایک دہری جو میرے اوتے آکھ درود سننا
 پڑھو درود اس بندے اوتے روز قیامت تائیں
 تے جو درود اس میں اوتے آکھ سلام سناسے
 کئی عرش میت اوتے تے پڑھو درود پیا
 تے جس آکھ درود سنایا میں اوتے تن واری
 کچھ حساب کتاب نہ ہوئی اور وارز حشر سے
 انتقصہ جو پاک نبی تے پڑھن درود بدائی
 پر یہ یاد رکھو گل گیری دل سے وجہ بٹھا کے
 جد نہیں تو حیدر تانوں دل تھیں مولیٰ پیاری
 حشر نشر تعلیم قرآنی سراں بھلائی ہوئی
 ہر اک عیب نشہ دنیاوی لیستا ہو یا پیارا
 جیوں دودھ وجہ نجاست پانا تیوں میل ستاندا
 جس ایمان مکمل حاصل تے تو حیدر پیاری
 اسے دے حق پاک نبی تھیں خاص روایت آئی
 جہول قیامت سے دن رب سے ہے دیار گانا
 دس دم ابراہیم عرش سے سجے پاسے ہوئی
 جہاں یہ فوری نعمت اکسنوں ٹھیک پھنایا جاوے
 تے مرخصے پاسے مینوں اندر پاک بٹھاری
 دس دم ساں دو بدن کی جہڑی شان ہوئی تھانوں
 کسے نہ ایس درود بھیجی با بھوں اسر دہ پانے

پاک نبی سرور اس بابت جیونکر آکھ سناسے
 ان کر سب فرشتیاں تائیں رب سچ فرماندا
 کیوں سجے ہے ایہ پیارا ساڈا اس تے کرم سدا
 زمین اسمن دیاں سجدہ ملکاں حکم خدا فرماوے
 اسے طور قیامت تسکین ایہو کار و ہار
 میں خود اس دافنا من ہوساں کہے رسول غفاری
 آپ جنت وجہ داخل تھیں جیوں چاہتے ہیں کسے
 روز حشر سے اوہا ہوسن صاحب شان گرامی
 باہجہ اقرار تو حیدر او بدل لبسو کچھ نہ پاسے
 تے نہ پاک نبی سرور سے بھی ہوئے اقراری
 تے دنیا سے نال محبت بہت ودھائی ہوئی
 فیروہ نبی تے پڑھنا وقت گونا سارا
 قسم خداوی باہجہ ایمانوں نفع نہیں کچھ اہاندا
 جہاں وہ پڑھے درود اوہ دے تے ہر دم فضل غفاری
 روز قیامت داکھ نقشہ حضرت جیوں دیانی
 تے سب خلعت سامنے کر کے سجدہ لیکھا لانا
 خلعت ختی سجدہ تھیں پہلاں اس سے گل وجہ پیاری
 نال محبت الدار سنوں اپنے کول بٹھاوے
 اور نجیب با عزت اور خلعت ملوں بھی پسناسی
 دیکھ دو سجہ پیغمبر سنوں ہوسن حال تہ نویں
 کن ایہ بات اصحاب اکوں یا دیوں عرض سناسے

یا حضرت ایہ درجہ کوئی ہودے بھی ہو سی !
حضرت نے فرمایا سن کہ ماں شک اس درجہ ناہیں
اور مومن جو بعد نمازوں و انکم مک وں واری
جنتی خلعت و انگ اسادے سے ضرور پہناتوں
جنہاں درودا ساں تے پڑھیا پیغمبر فرما دے
درجہ وڈا درود شریفوں جن ایہ ورد بنایا
کے قسم دی تھی تھی اسنوں مول نہ آدے

ہود کوئی بھی ناں ساں دے اتھے و کجہ کھڑی
مومن تابعدار جو کجمن نیت درود اسائیں !
پڑھن درود اسادے اتے نال محبت پیر کی
وہ سب سادے سنائی سادگی و دھ پیسے جو نوں
جن و انگوں و نگین پھر سے جھار نہ کجیں ہڈے
پھر قسمت کھیر رہا ہے اسنوں درجہ وڈا
پھر حالت وچہ دیلا وں و سوت پڑا وں

حکایت پیر و درود

حضرت قبلہ والدیر سے خادم در حیدر سے
ادوار و وظائف ادوار طور طریقہ باری
ہونڈیاں سونڈیاں ہر اک عیبوں اپنا آپ بچایا
اللہ نال پرانا انوں غیراں دی گل چھوڑی
ہر مشکل وچہ اللہ کو لوں منگے پیا دعائیں
توں ہی میری مشکل کٹنی توں ہی بنے لانا
فرمایا ہک وار ہک ظالم جھوٹا کیسے مقدمہ
راغنی نامے دی بھی کوشش نہ کیستی ساری
اٹ رنگ مقدمے والا لایا ہوندا جاوے
آخر جہدوں بچا و دی کوئی صورت نظر نہ آئی
سن فرمایا نال محبت پیر حیدر شاہ فوری
دشمن لوں کجہ تھہ نہ اوسی تینوں رب بچا لسی !
انجیں ہی تیرے اتے جبر فیصلہ بج سنا دے
تے اس خدمت کجہ نہ پایا اپنی بہان و نجانی
انجیں تیرے مقدمے اندر دوتی کے کھسایا

ادوار شوق محبت ادنجیں سزا نماں پڑھ دے
اسے نہ لگائی ہوئی دل دی پنی پنی
حیدر شاہ و گولہ بد و شوقوں پیا سدا
حق حدل کہ فی کھ ہدی نال جن سے جوڑی
بار خدایا میرے اتے رحمت دا مینہ پائیں
توں ہی اوی سوھی کرنی غیراں کنوں بچنا
ناحق اس دی حرکت و لوں دل نوں ہوا عدل
ہود بہترے حیلے کیتے آیا ہک نہ کاری
ست سال دی قید تہ سے جو کوئی بیٹے ہڈے
پیر حیدر سے قیدیں لگ کے ساری و نجہ سنانی
جا بچیا کہ فکر نہ اتنا تیسنوں فتح ضروری
تے دوتی بھر کا دن والا آپ دلیل ہوو سی
عزت نال ہی فرما دے سادے و د و بٹوے
تے دوتی بھر کا دن والا ہن تک وچہ رسوائی
از کھوں بھی رب اپنے فضلوں عزت نال بچایا

ہو راک و گھرو کی گلوں کچھ حیرانی ہوئی
 بک واری کچھ گھر دی تیلیوں بنوں شہر سد ہانے
 اصل جہز گئی ہیں او تھوں لگا پار کنارے !
 یہ پئے بیٹھ کنارے سوچن بنے وسیلہ کوئی
 آخر مک مداح بے کشتی آجند اس پاسے
 سن گل اوس دی چڑھ سے بیڑی سنگی ساتھی سالے
 اسے پر آس خدا دی کر کے فکر تمام ہٹایا
 رب دا کرنا بیڑی جس دم شوہ دریا وچہ آئی
 ہوا تیر ملا مل نوں بھی من کی کر یے چارہ !
 حضرت قبلہ والد و پے ویکھن حالت ساری
 لوکا نول بھی آکھیا انجیں کلمہ پڑھو تماری

برکت حضرت حیدر شاہوں فکر نہ رہ گیا کوئی
 ماری گھاٹ اتے جہ پنے ویکھو رب دے بھانے
 سب مسافر بنے لگے چڑھ گئے گڈی سارے
 جس تھیں پہنچ کنارے ہوئے کچھ ساڑی و لہجوی
 بیڑی تے چڑھ جاؤ کہت راناں پیار دلا سے
 پرواہ چھوٹی خلقت بہتی مشک جان کن سے
 کشتی ہوئی روانہ چپو جہدوں ملا حال لایا
 ڈول پی چڑھ پانی آیا تے خلقت گھبرائی
 لوکاں ہوش حواس بھلا سے لے گیا قضیہ بھارا
 شروع لیا کر کلمہ طیب تال سے دی یاری
 نالے پڑھو رو دنی تے ہوئی فضل گرامی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ دینو بھیج اوپر سردار اساتے محمد سے تے اوہ آل سردار اساتے محمد سے
 صَلَوةً تُبَحِّثُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتُقْضٰى لَنَا بِهَا
 درود جو بجاوے سافون تال اور سے تمام خطریاں تھیں تے آفتاں تھیں تے پورا کیے
 مِنْ جَمِيعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهَّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ
 دے سارے نار سے تمام حاجتوں تے پاک کرے تو سافون تال اس سے تمام گناہوں
 تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَفْصٰی
 تے بلند کیے تو سافون تال اس سے اپنے کوہوں اعلیٰ درجے تے پہنچائے تو سافون تال اس سے
 الْخَيْرَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
 آخری حد تے تمام خیراتیں تمام درجہ حیاتی دے تے بعد موت دے

اِنَّكَ هَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بیشک تو ہر چیز دے قدرت رکھنے والا ہے۔

اسد اس دی برکت پاروں بیڑا سے لایا
 دوجے بھی سنگ شامل ہوئے مندر سے فضل غفار سے

ایک صحت و تندرستی اس داورد پکایا
 ہر نے جہ وچ انہاں سے درو کیتا ایہ ہزار کی

جس دم مدد ہو یا یہ جاری تعزیت رب کھانی
دیکھ کر امت ادبوں بھناں قد میں سیس نوایا

نور پارگی و جبر کشتی دیر نہ لگی کافی !
بھی ایمان ہو یا مسطر تازہ نالے شوق سوایا

ترجمہ درود شریف

یابیب یحج درود نبی تے جو سردار اسال دے
یحج درود نبی تے ایسا فضلوں یارب سایاں
جس دے پٹھ میاں حاجتاں ساڈیاں پودیاں تھو جان
ایس توہوں کل بریا یاں اللہ پاک مٹا دے
حاصل سب مرادیں ہون جس نہ رہ جائے کوئی
ہر شے اتے قادر تو میں بیشک بار خدایا
نالے یحج درود نبی تے جس دے پاروں سایاں
نیکو کار ہنگاں پاروں نقل روایت آئی
کیوں جے ایہ درود تے اس وچہ مثال سب دعائیں
جو کوئی بندہ نال محبت اس دادر کچھوے
ایہ کوئی گل معمولی ناہیں ہے ایہ فضل ربانا

بھی سب آل انہاندی اتے شان بلند جہان دے
ملے نجات ہر ہول آفاتوں دور ہون رسوایاں
بھی دفتر بدعلاں ولے لکھے کسے نہ آون
درجے کسے بلند اسادے نیکو کار بنا دے
کیا زندگی کیا موت دوہاں وچہ پی تھیوے دلجوئی
جے بخش کچھ دورہ تینوں نہیں تیں کچھ نہ پایا
ہون سب مرادیں حاصل تے مقبول دعا یاں
جواہ پڑے درود مبارک اس تے کرم مولائی
ہر مشکل دی حل اوہ دے وچہ فضل کسے جے سائیں
اسد فضل کرے اس اتے ہر مشکل حل تھیوے
خام محمدی امت کارن حضرت دافر۔ نا

اعلموا انہ لکنز من کتوز العرش (فتوحات مکتہ)

(دے سناؤ کہہ کر) بیشک ایہ درود شریف عرش دے خزانوں دچھد اک خزانہ ہے۔

ایہ انعام رہانا نالے وڈا اک خزانہ
وہ سوواری ادھی لائیں جواہ درود پکا دے
زیبر باہجہ خلوص جس نے پیا پڑھیا سے وادی
تحفہ نور ایمانوں لے کے غیر خلوص دکھایا
محی الدین ابن عربی ہوتے کابل مرد رہا تے
لکھ دے ایس درود دی بابت جوں مفسر لیا دے
اللہ مالک ہر شے سنا تے دو جگہ اداری
جیوں چاہے تیوں ونڈاں پاسے کون انوں سمجھاوے

اوہ جو عرش معنے اندر کارن اہل ایمان
جو کبھی حاجت ہو تے مولا پوسی کر دکھا دے
کوئی مراد نہ حاصل ہو دے لگے کسے نہ کاری
خالی رہیا نہ بھانویں اس نے لگی وار الایا
علم تصوف دے اوہ ماسر فلسفے سب چھوڑے
پڑھنے واد اس دانسنوں سبھ مرادیں پاوے
ہر شے اڈل دے قفسے قدرت پڑے طور سنبھالی
سب کچھ سمجھے سب کچھ جانے ٹھیک لکھنے لکھ دے

حضرت کیا درود جو پڑھا میں تے شام صبا میں
بھی یہ کیا جو روز جمعے ایہہ اک سو وار الاوسے
حضرت نے فرمایا یمنوں جبرائیل بتایا
ستر سزار فرشتے اس تے پڑھن درود پیارا

آپوں ڈھونڈ ستفاعت کمرساں محشر روزاوسا میں
اسی سانوں عیب گناہ سبھ اوں دا بخش یا جاوے
جس ہک وار میرے تے شوقوں اکھ درود سنایا
تے اوہ ہو جاندا نمود جنتی عالی شان سوہارا

مَنْ ذَكَرْتَ عَشْدَاكَ وَكَلَّمَ يَحْيَىٰ عَنِّي فَقَدْ جَفَرَنِي !

وہ شخص ذکر کرتا ہے تے نہ پڑھتا درود اس نے اور میرے پس اس نے غم گیتا دل میرے

حضرت کہیں جس سے سامنے ذکر ہو جائے میرا
بھی فرمایا اوہ تاں وڈا ہے بد بخت کمیناں
انقص اس دنیا اوتے رب نفل عمل پیارا
جیہڑی مرض نہ کسے دوائیوں بخٹے مون رہائی
جو دل ہرویلے غم دروں ہووے وچہ حیرانی
مال تے کاروبار مچالے جو کوئی برکت چاہے
جناں لوکاں زندگی اندر ایہو درود بنایا
پراکٹ شرط یقین مکمل تے حب دل وچہ پوری
جس دل حب نبی دی کاہل رب نفل ادا پیارا
پڑھو درود پڑھو عشق و درود پڑھو
درود و سدم لے خدا بھیجے بہ حد

سُن کے اوں درود نہ پڑھیا کیتوس نلیم گھنیرا !
میں تے پڑھے درود نہ سن کے کیتوس جرم سنگیناں
ایہو درود نبی تے پڑھنا جو بخشش دا چارا
جو کوئی پڑھے درود ابد سے تے بخشے ذات خدائی
ایں طفیلوں شاد ہو جائے تے تھیوے اہ زانی
پڑھے درود شریف نبی تے کھل جاوے سبھ واسے
انہاں اوتے رب سچے نے مینہ رحمت دا پایا
فیرا یہ پڑھے درود نبی تے تھیوے مرد حضور کی
ایہو دین اسلام تے ایہو نور ایمان سہارا
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
بروح محسنند و آل محسنند

نعت شریف

مومن ہے جس کے ربط کیسے درود کا
وَلَيْدِ جِسْ كِي زُيْفَتِ مِے دَاشْمَنِ جِبْكَارِخ
دل زانہ خدا سے اس کے لئے ضرور
ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَصْعُفَتِہٖ كِي دَعْوَم
لکھ لکھ کے جا بجا خیر طہرے سے دوستو
چل کر حضور قبلہ کونین سب پڑھیں

مفت میں اس کے سوگا اُجالا درود کا
ہو ایسے چاند کے لئے حالہ درود کا
کنجی نبی کے نام کی تالا درود کا
اس انجن میں ہے اُجالا درود کا
میرا فن بنا دو دو شاہ درود کا
بخشش کے واسطے ہے قبلا درود کا

اکبر غریق رحمت رحمان ہو تو کہ
عاشق نبی کا چاہنے والا دود کا

حکایت محمد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بن سعد بن مطرب گدھے ولی رہا نے
پہر تین بعد عشاؤں اوہ فاسخ ہو جاوے
گذریا انجیں کافی عرصہ ایہو عمل سدا میں
رب واکرنا جاں صاحب نول عمل پسندایہ آیا
اوس چائن وچہ سوہنی صورت چنوں دودہ نورانی!
دل وچہ آکھے کی میں تے عجب انوار الہی
ایسے بھاگ میرے ج جاگے آسوں بہت اوتیرے
دہیاں کھسپاں تے نفس تیرے تعین جتنگن نہ باراں
انہں خیالوں سے وچہ ہمیں پاک نبیؐ فرادے
اے محمد میں تے جیوں نول روز دودہ الافویں
مینوں بہت پیارا ہر نفس کشش دے نول روز
تاں ہی آڈٹھالیں تینوں تال ارادے دل سے
بن ایہ سن گل جہر منہ تعین نول پڑھیں درود اسانوں
سُن فرمان نبیؐ و اہناں شرم زرا کچھ ہوئی
اوسنوں چھتے نبیؐ محمدؐ دل کیوں اوس آدے
پہر ارشاد نبیؐ و اہا عذر نہ کیستہ بندا
منہ خدمت وچہ حاضر کیستہ بات نہ ہو لائی
اوس دم آنحضرت نے میں تے کرم کہاں کیا
واہ سبحان اللہ اوہ ویلا کیا سوہنا نورانی!
میں جہاں یا شہر سیرا لطف جو اس دم آ گیا
اسے نشے اندر میں بیسیاں جاگ اچانک سے

پڑھن درود نبیؐ سرور تے اسے طود وہا نے
تن سو دفعہ درود نبیؐ تے پڑھ پڑھ پے پڑھ پڑھ
اسے نال لگائی ہوئی اول آخر تائیں
راتیں ستیاں خواب وچہ لے چائن رب دکھایا
پاک نبیؐ سرور دی ڈٹھی ہو یوں عجب حیرانی
پل وچہ فضلوں کیوں میری دل دی دودہ سیدی
شکر خدا فضل تیرے دابول منہ ج میرے
کوئی نہیں کچھ داباں اہل کی کوئی نہیں لہذا سا
نال پیار محبت اوسنوں سوہنا سخن سنا دے
دل سے جذبے نال ہمیشہ ایسا عمل کما نول!
دیکھن وچہ وہ چہرا میری ہو جاوے دل جوئی
تک کے ٹھنڈی وچہ سینے جیونکر خرم دل سے
میرے کہن لیاں پہل فرحت ہوئے دہاتوں
منہ میرا پاک تے گندہ اوچھ بھی حل نہ کوئی
کیوں ایسے گندے تائیں سینے نال لگاوے
آرٹھ غریقِ کرب و محنت ضروری کون انکار ستاندا
خیال کراں کیوں دیکھو میں تے ہوندا فضل خدائی
نال محبت ہوئے والا شرف عطا فرمایا
تے اوس ویلے حالت میری ایہ عجب کہانی
دل دماغ تے سینے اندر چائن نور سو پایا
واہ وہ قدرت کامل والی ہوا وہ رنگ کھائے

مکہ مکان معظم ہوئے خوشبو کٹھا تھاں مارے
دل دماغ معظم ہوئے جگہ مکان تمامی
ہر شے دھول خوشبو آئے جیوں کوئی باغ سوادے

جیوں عنبر ستوری کھلی اندر چار دیواریں
گویا اک ہفتے تک انجیں تھیا فضل گرامی
کی کہنا کیا شان محمدی کون انداز لادے

قصیدہ تعظیم

جڑیاں یہ تو خوب ہیں وہ جمال اپنا دکھا گئے
بھیر دام شہ سے پھڑا گئے جن مصیبت سے بچا گئے
یہ تیسرے کھنڈ کھنڈ نہیں یہ مقام جہنم جہنم نہیں
کس حسن بن کے قبول میں کہیں رنگ بن کے دھول میں
ہو درود تم پر ہزار بار میرے رات نامیرے ناخدا

یہ نہک ابک کئی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
وہ نبی محمد مصطفیٰ کہ جو سے عرش عدا گئے
تو نہ لے پوچھو وہ کون تھے تہی بکر یل جو چرا گئے
کہیں نوبہ بن کے رسول میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
میرا پارہ پیرا گنا گئے میری شہابی کشتی تر گئے

تری جھوٹی کسوٹی چچی جی جو ملی تو اک بو ورنی
وہ بھرے نشے کی ترنگہ بر کر کہیں کہیں کی سنا گئے

حکایت

جو صد حب ایمانوں کا دل تے دل دے نوزانی
انہنوں تے اس دے باجوں و جی چیز نہ بھلے
پڑ من درود شریف ہمیشہ ایہو محفل لاون
کہن روایت سک حجازوں مرد ہو یا اک کوئی
انجیں محفل لادے دائم و درود پکا دے
اسے نشے جنت اندر رین گزارے ساری
ک دن اسے نشیوں جس دم وقت ایلے تے آیا
محفل بھری تو کی وجہ اس نے جذبے جوش پیاروں

تے حب پاک نبی سرور دی ہر دم لوں لوں دہانی
ہر دم ایہو درود انہاں دا انجیں وقت دہا دے
اسے پاروں مہلا نون بھی اپنے نال بلاون
پڑھے درود شریف ہمیشہ انجیں عادت ہوئی
پاک نبی سرور دا پیارا سوہنا اسم سنا دے
ایہو شوق دے وجہ ہر دم نال اسے دے یاری
مخلقت بہت اٹھی کیتی تے ایہو درود الایا
کر آواز بلند ایہ کہی بھید کھلے اسراروں

قصیدہ

خدا مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کی آج محفل ہے

حبیب کبریا صلی علیہ وسلم کی آج محفل ہے

پر صلی علی صلی علی صلی علی ہر دم!
 وضو سے آئیں بیٹھیں با ادب بھیجیں درود ان پر
 فرشتے عالم بالا سے سن سنکر یہ کہتے ہیں
 کریم کے پھول نیکی کے ثمر رحمت کے گلستے
 ہے جس کے رنگ سے رنگ بہار گلشن مستی

کہ محبوب خدا صلی علی کی آج محفل ہے
 جہاں کے راہنما صلی علی کی آج محفل ہے
 چلو نور خدا صلی علی کی آج محفل ہے
 محمد مصطفیٰ صلی علی کی آج محفل ہے
 اسی رنگیں اداس صلی علی کی آج محفل ہے

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج اور محمد سے تے اور آل محمد سے تے برکات سے سدر متی

پر پڑھو درود نبی سرور سے تے منگو جو چاہو
 ایہ گل سن کے ہر سائل سے دم اٹھائیں
 یا حسرت میں آل نبی تھیں وطنوں دور بیمار
 ہمت ہے کچھ چیز نہ میرے بھکھکھ ستایا ہوا
 نام خدا کچھ بخشو مینوں لطف کریم سراؤ
 سن کر اوس محبوب رہا نے اس کی درد کہانی
 محفل دایو بھائیو سنیوں کے غور اٹھائیں
 ایہ غریب الوطن مسافر خرچوں ٹٹے ہوئے
 جو کوئی ہک روپیہ دیوے آن ہاں سے تائیں
 اوس دم اوسے محفل دیوچہ ہک غلام بے چار
 اس تھیں اوسنوں بڑی بیزاری کچھ پیش نہ جاوے
 تن روپے کوں میرے ہیں دیواں اٹھ تائیں
 ایہ گل کر کے اوس عاشق نوں تن روپے پھر اے
 جڑن سید صاحب نے لے لے تے اوہ روپے
 ہک روپے تھیں جے کوئی ہک مراد با جادے
 حکم کیتا کہ بیان مراد اں جہڑیاں ہن توں چاہیں

ان شاعرانہ سب کچھ مافر آکھ ذرا ازماؤ
 ویلا وقت غنیمت جاتا کہ دعا عرض تداہیں
 بے بس بے کس بے شرم عاجز دکھان درواں مارا
 تے وطن دی دوری اوسنوں ہو رہا ہوا
 ایہ جو دکھ غدا میرے تے آن تھیں جان بچاؤ
 اٹھ ہو یا اک دل سے اتے کہندا فیر زبانی
 ایہ سید صاحب کی کہندے آن تسلیم تائیں
 تے آوارا حال بے چارے درواں گئے ہوئے
 ہک مراد کہیسی پوری اوس دی اللہ سائیں
 مسلمان جو کوں یہودی اوس دا کھیا گڈا
 اسے پادوں اس محفل وچہ اوہ مرہ عرض سناوے
 پوریاں ہن مراد اں تے فضل کرے مت رائیں
 حوادہ سید صاحب نکل مرادوں اوس دولے
 فیر غلام نوں کہندے صاحب ہن دل دی کچھ کہئے
 تن روپے دل کیوں نہ من دی آن مناوے
 ان شاعرانہ لوریاں لے لے جیویں چاہندا آہیں

اکہ دعا عرض مراد ہک پہلی سن نو میری سارے

نل تلام شخص سید یا مینوں ہک یہود نکارے

میں سہلہ تہ اوہ یہودی کو فت و دی بھاری
خواہش میری اس کے کوہوں میں آزاد ہو جانوال
ہتھ اٹھا دعا منگیو نے نال بھی ہمایاں
نروے آزاد یہودی کوہوں دور تر سے تم گیتی !
نیر مرد و دی بات اس تھیں بچپن سے
میں مومن تھے مالک میرا اس انعاموں غالی
ایہ بھی نہ بچ دے وہ بھلا چہرہ اوہ نہ کافی
ایہ بھی بات پسند آئیوں نے محفل وایاں تائیں
بار خدایا اس دکھ دردوں بخشیں اس رہائی
نیر مراد تم بھی پاروں اس تھیں بچپن ہاندا
کندا میں تھے آقا میرے ہل گنہ گار بچائے
ایہ بھی دعا منی مل سبھناں سچیا بار خدایا
بعد اس دے مل سبھناں پر دھیا نیر مرد و دیارا
کر کے ختم کردم سداں گئے گھرانوں سائے
جد پہنتا تھے مالک پچھے کہتے اچ گزاری
تھر دی بات بھدائیوئی ساری ایڈ بے فکری ہوئی
مونوں غلام تھے نیر آزادی ایہ ساری ہر بادی
سن کر بات مالک دی اس نے ادبوں سلیں نویا
باقی میں اچ اک سو دے وہ بگا رہیا ہن تائیں
انمل نال لبھا میں اوہا جس دا مئی مل بھارا
سن کے بات غلام اپنے دی ہو دے یہود حیرانی
کتھوں کسوں جرات ہوئی تے کتھوں زرا ندی
تھیں سے تیر یوں پھیر یوں پچھے اس دے تائیں

پر صاحب دا بھانا اچیں کون کرے غم خواری !
رب دی کراں عبادت مل سنگ مسلمان بھرانواں
برکت ذکر و دینی دے لہ دیہ اس دیاں بچا ہیاں
بھی اوہ شامت عمل برے دی الحادی بے دینی
اوس دی بات بھی اوہ سارا قصہ کھوں سنا دے
روز حشر میں جنت تے اوہ دندخ وچہ بے حالی
مسلمان ہو جاوے دونوں جنت جائے بھائی
اس بات بھی سسے بل کے لگے کرن دعائیں
آقا سنے غلام اپنے دے پا دن فضل خدائی
اوہ بھی دردوں بھریا ہو یا قصہ رب سناندا
رہم کرے رب بخشے دوہاں عیب گناہ بھلے
کیوں ہوں دعائے بخشیں جو اس حال سنایا
ختم ہوئی مرد محفل ساری جیوں کہ تنہاں و ہاما
انجیں گیا غلام بھی گھرنوں رب دا نام چٹلے
کیوں اتنا چرلا کے آئیوں کی بن گئی نیر بھاری
انجہ جا پے جیوں ذمے تیرے م نہ رہ گیا کوئی
اگوں انجہ نہ کرنا رکھنا سخن میرا ابھیادی
نالے عرض کرے جو کہیا سچ صاحب فرمایا
میسکی فاندے والا ساٹا لگی دیہ تدا میں
تک کے چھڈ نہ سکیا تاں ہی دیہ لگی سر دارا
ہو کے چاکر تے بھٹھا ننگ کر نی ایڈ کہاں
تے کیوں اس سودا کیست تا گش یوں بن جان دی
میتوں بھی اس کار و باروں بات کوئی سمجھائیں

کوئی تجارت کیتی کی کچھ مال خرید لیا یوں
کیتا آخر چہرہ اس تے کی کچھ بنا آئیوں

کہندا صاحب سن گل میری جو میں نال دیا مئی
میں آج گیا اوس محفل جتھے مسلمان تہاجی
کی دیکھاں اک سید صاحب اوتھے آئے ہوئے
کہیوں نے وطن دوراڈا میرا ہتھوں پلیوں خالی
کہو میری امداد خدایا ایہ وقت ضروری
جس مشکل وچر ہوئے کوئی جو امداد کچھوے
ہک روپیہ جو کوئی دیوے ہک مراد بہاؤے
تن روپے اوس دم آہے میرے کول تہاجی
جاں میں تن روپے دتے اگوں انہاں فرمایا
سن کر بات یہودی پچھے کھڑیاں تن مراداں
پہلی ایہ مراد میری سن لو آقا میں چاکر
ادھروں ذات خدا اکبر دی خالق مالک میری
اوہدی عبادت لازم میں تے ہر طیلے ہر حالے
جے ایہ خدمت پوری ہوئے ٹھیک طرح نبھ جاوے
تے توں بھی جے شفقت پاروں کریں آنا و خدا
ادھروں اوہ مقبول گھڑی سی وقت مبارک والی
درد بھری گل چاک اپنے دی من اوہ اکہرنا ہے
ایہ گل وٹم گمانوں اوتھے پرند حسب واد بھانا
سوئی مراد دے دی یو بی نال صد حسب سہائی

جوں لبھا ایہ مال تجارت تے جو کارروائی
پڑھن سلام درود مبارک اوتے نبی گرامی
ناہنر حال خرب بیچا ہے بھگوت کے پونے
محرم نازنہ میرا کوئی تے نہ سنگ موالی
ہو جہاں ہی محل شکل بھو دور مروتی دوری
اٹھ کر مہم کرے اوس اٹھے خوشی خوشائیں جیوے
تے جواس تھیں درخت اوتھیں اوہ نال مول زحمت
سن کر دے دتے راہ مولا فضلوں ذات گرامی
تن مراداں تیریاں نوں رب بنے آج نکایا
یہ ہڑیاں ترن کہہ دیں سے اندر آیا میں شاد
خدمت تیرنی میرے اوتے کمر فی بھگتیں بہتر
ہر شے اوس دے تھپے قدرت اوسے نال دلیری
اوہدی غلامی سب تھیں بہتر جو ہر دم میں ناسے
تاں زندگی بن جائے میری رس تھی م آوے
موت مراد ایہ حاصل سینوں بن جاوے کم سار
حل مراد دے دی ہوئی رب دتی خوش حالی
میرے دلوں آزادی تینوں جیوں تیرا دل بھوے
کھیا آزاد یہودی کولوں عاجز درد ورنجنا
ایہو انڈیاں ہنرنا آسے یہودی بن سائی

اے آزاد کوئی کہہ سکتا ہے اس سے زور بازو کا

نجات مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اے دو سہ میکان سے وچہ میکان ہیں وچہ نہ سے
خیر انجیں مڑدو جی بہت لے یہود و سائیں
نہ تیرے نال گند کی کھ ہدائیک تندر

ان مرقی نوں ورتی کر کے دناں عجیب گند
اوہ بھی اوسنوں اکھڑتا نہ جرات نال اتھائیں
دیکھ گیت تے نور اوتھے دیں میں میرا پند

اود میں موم توں کا نور دوزخ سے رہا اوسے
 میں تیرے پیشانی سے نور شمس جہا میں
 مرستی میری توں جی نہیں سنا سمان موبہا میں
 یہ تیرے ونبہ دعا کر دانی تے جے کہم موبہا سے
 مسمان موبہا سے آق دس وہیہ لائی ہوئی
 مے دیتے دل محبت دل اوس دا بھرا یا

میں جنت وچ توں دوزخ وچ کسوں ایہ گل بھانے
 میں ایہ جھیرا جھل نہ سکاں توں اٹھاھیا تاکیں
 جیہیں غذاب جہنم کوں جنت ڈیرا لائیں !
 نت داسا ہسانت دی سرکن اللہ پاک مٹاے
 سن کے آقا سے دل بیٹھی دیر نہ لگی کوئی
 اوسے محفل دے وہیہ اس نے کلمہ بول سنایا

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

برو دوزخ میں اس جے نہ جہنم کوں مروت سے رقی جوک جے نہیں کوئی شریک در دتیرے دانی دینا میں بیشک محمد
 عباد کا دروہ والہ ۔ اے محمد ! لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط
 یہ دانتے رسول دوزخ میں نہ جہنم کوئی عبادت سے رقی مگر اللہ محمد رسول اللہ دا ہے

میں مسمان دے نظیر تیرے نیک گواہی
 ان کہ چوک ہو یا در روشن مولا میں ملو یا
 غیر تیرے مود سے دانی بات غلام سنائی
 دل وہیہ ایہو آں پہرہ کی جے رب کہہ کہہ اے
 یہ جی در منگانی دوستی الفت بہت دکھائی
 کہن رویت تے راتیں سپیں غلاب وچا لے
 یہی اک آوندا اوسے دوزخ شمشاد پیار سے
 پاک پتے لوں حکم آزادی دنا پائیں پائیں
 وہیہ انتیاد تیرے سے ایہو دونوں گلاں آمیاں
 تیرے جو پیشانی پہرہ تیرے دوزخ وچ تیرے
 تے سور غلام تیرے سے نوں ہی ایہ شمشاد ہوئی
 بہہ سنی ساقی انداز جہرے دیون واسے
 یونہی دے گلاں کہ دیاں تاک اوسلوں آہا سے
 یونہی نہ تیرے حیرانی اوسلوں تے لوں حیرت سے
 دوزخ پورا آوندا ہے یہاں تیرے سے

جس نظیر موزاں وہیہ اوس دی لیتی دور سیاہی
 عمر اس نمک میں گھا سا جس دا ج سناں ہو آیا
 تیرے میرے عیب تمہا جی بخشے ذات خدائی
 اسان دوہاں دا گندہ نامر فضلوں صاف دکھانے
 سن کے آقا راہی ہو یا کی نہ رہ کئی کافی !
 اوس نو مسلم نوں رب سچا قدرت عیب دکھالے
 اپنے اختیارات تمہا جی ذات سے تیرے سارے
 تے ایمان اسلام قبولیا عذر آندا کجھ ناہیں
 مال ثبت دوزخوں گلاں پورے طور نہا میاں
 ذکر حبیب اپنے دے صدقے بخشے عیب میں تیرے
 مور جو حاضر نفس کوئی خالی رہیا نہ کوئی !
 اوہ ہی بخش دتے میں فضلوں پاکے نور اچالے
 سخت حیرانی رقی ہوئی سخن نہ بول سنا سے
 راز حقیقت دراجد کھلے ایہو ہونہ سے کار سے
 جس راز تیرے دناں موزاں تیرے سے لیکھا نکل جے

ایہ مجذوب تداں چپ ہوئے واقف الٹی رازوں
انجیں جاگ آئی جدا و سنوں تک کے عجب تھا سے
دسیوس اپنی حالت سامی جو اس نال و یاسیا
فیر اوہ پیا بلند آوازوں سبحن ننوں فرماوے

نہیں تال رولا پاند سے آہے اپنے حال نیا زوں
سنے تمام گیا اس محفل حال سنا سے سنا سے
ہو یا ایمان مکمل پچہ غیث خیال جھدیا
ایہو لطف تے ذائقہ اسی جو ایہ بہت پچھے

پرٹھو درود پرٹھو عاشقو درود پرٹھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پرٹھو

غزل

ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا
سماے نظر میں لپٹے میرے دل میں
حرام، وس یہ ہو جائے ناہ جنم
قیامت میں چھوٹے سستے وہ تاجر
تم آقا ہو کس کے سہاے ہے
بخر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا
جو تم سے نہ مانگے یہ اس خلا ہے
جو کچھ مانگنا ہے تو مانگو اسی سے
سیاہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یادو

تم آقا ہو میرے سیر بزم مہربان
یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا
پرٹھو صدق دل مسد ہو کر تمہارا
نیر یا سب سے جس نے سونا تمہارا
بہیں زعم کس کا تمہارا تمہارا
میں آخر تو بزم نام بزم تمہارا
سخاوت کا بہتا ہے دیا تمہارا
بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا
کہ حامی سے اک لکلی والا تمہارا

مکان کو ہے زینت میکس کے تہ سے

ہے مکہ سے اقدس مدینہ مہمان

محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھئے شان محمد

حَنَرَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن مسعود نے فرمایا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ نَفْسٍ حَتَّى يَصْلُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

بہت آجما آدمی میرے واسطے قیامت کے دن وہ سوگا جو بہت درود پڑھے گا میرے تے۔

بن مسعود نقل روایت پیغمبر سے رمایا

اوہ بہتر محشر نول جس بہت درود پکایا

پاک بنی نون شش در ہاڑے او بالوک پیارے
جو کوئی پڑھے درود بنی تے جتھے بھی جس تخت فریں
بیٹو بدو اور وغیرہ ذکر حدیث لیاون !
جو بھی شخص تہاں دیکھ تے اگھر درود سناوے
دیں سہم اولادیں اُنوں اس پر شک نہ کائی
اُنوں نہائی بوسریوں وچہ مشکوٰۃ لیاوے
تے نہ قبر میری تے کوئی ایسی خوشی مناد
خیزاں بسیاں نالوں مینوں ایہو بہتر آیا
جہڑے کوئی قبر اں ارے مینے بست کرے
قبراں ارے مید جلسہ سرگیزہ ہوتا رہے
دارمی ارے نہائی باروں ابو طلحہ فرماوے
جبریل آیا ج میں دل رب و احکم سناند
رب کیا اک وار تہاں تے جس درود سنایا
انجیں سلام ہو جس حضرت تہد و تے اک داری
صحیح حدیثوں واضح قیوس جس اید درود کیا
براک دے دے مے اندر اہد بکت پاوے
بک حدیثوں ذکر لیا یا یوسلیمان خدائی !

پڑھن درود زیادہ چہڑے کال نیک سوارے
پہنچ جاندا اود کول بنی تے پڑھنے دیکھے بھانویں
ابو ہریرہ کمرے روایت پاک بنی نون راون
اسد انہوں روح میرے تے اوسے وقت لیاوے
کیوں نہ ایسے ہڑے اوتے لطف کرم مولائی
کوئی بند نہ گھراپنے نور قبراں دانگ بنائے
بلکہ پڑھو درود میرے تے سر ویلے پونچو
جس نے پڑھیا اسے کدوں مینوں بھاسے پونچیا
اس تھیں مسموم ہوئے اود تال بخرم رب نہرے
سرف درود بنی تے بہتر ایہو پڑھو سدا میں
جیویں سونہ پڑے پاروں اود اذکار لیاوے
جیوں کر پاک بنی تے تائیں واضح کرم ماندا
دس طاری اسرار اسے اوتے آپ درود پونچیا
اساں بھی دس واری اوس اوتے کتی رحمت جاری
عیدوں دا دفتر اس دایب نے عداوت کدیا
دکھ تکلیف نہ رہے باقی سوہنا وقت وہ دے
وچہ دلائل اخیرات مے لکھیا سوہنا حال پچھانی

مَنْ أَسْرَدَ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ حَاجَتَهُ فَيُكْتَفَرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى
جو آدمی چاہے جے سنے اسد کونوں حاجت اپنی پس چاہے جے زیادہ درود پڑھے اوپر
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْأَلَ اللَّهَ حَاجَتَهُ وَلْيَخْتِمْ
بنی تے درود بھیجا اسد نے اوپر اس دے تے سلامتی فرمے اسد کونوں حاجت اپنی تے چاہے مے ختم کرے
بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ
نرد در دے اوپر بنی تے درود بھیجا اسد نے اوپر اس دے تے سلامتی فرمے اسد قبول کر دے
الصَّلَاتَيْنِ وَهُوَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَدْعَ مَا بَيْنَهُمَا دَرَاهِمَ مِائَةِ
درود دونوں تے اوپر بڑا کریم ہے اس تھیں جے چھڑے اود دعا جو درمیان انہوں درہاں دے دے

جو کوئی بندہ اسد کو لوں اپنی حاجت چاہتا ہے
 منگے غیر خدا دے کو لوں اپنی حاجت تائیں
 وہاں درود وال اندراؤں کی اوہ دعا آجائے
 دعا ایسی مرد جان کی ناہیں ہے مقبول ضروری!
 رب نوں بہت پسند طریقہ درود و پکناں!
 سیف زیان ہو جاوے اوہا سینے صاف انہاں کے
 درود درودوں دل روشنائی کامل تھئے ایمانوں
 پاک سرشت طبیعت ہو جائے عیبوں سے پرہیز
 دل کمال اسے تھیں تھیں سے جو ایہ درود کماندے
 جہناں درود ہمیشہ ایہو اسے نال لگائی
 رب و افضل انہاں کے اوتے ہر دم سمجھو جامی
 ہن میں اوہا درود نساں نوں ایتھے لکھ دھانوں

پہلاں پڑھے درود نبیؐ تے بہن پڑ میں ہاندا
 مڑ کے پڑھے درود نبیؐ تے شوقوں پائیں چائیں
 ہوئے قبول خدا دے نصیبوں دلی مردوں پائے
 بھی جو ایسا بندہ اوہ بھی رب داخس حضور کی
 جہناں اس تے عمل نمایاں نہاں بلند کاناں
 وچہ درگاہ مقبول ہو جائے جو اوہ اکبر مندرے
 ذکر توحید مکمل ہوئے تے تہذیب عرفانوں
 فیراؤں و تے رب دی رحمت و ہر پست پھیرے
 اللہ دی درگاہ دے اندر اوہا درجہ پائے
 ٹوٹے پھیرے بہت سے سوسے ایہو کہن اوہی
 اوہا تے مقبول رہاں پائے درجہ بھائی
 جس دے پڑمیاں بہت تھیں سرتے تھیں دل چاہوں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَسَلَامًا تَامًا عَلٰی سَيِّدِنَا

تے اللہ درود بھیج پورا تے سلامتی بخاؤ سلام پورے دے اوہ سردار اسان دے

مُحَمَّدٍ تَذَاتُ بِهِ الْعَقْدُ وَتَقَرَّبُ بِهِ الْكَرْبُ وَتَقْضَى

محرفے تو کوئے طہیر بہت اسی دی دے گھر تے توں درگاہ خیل اس دے کیف تے پوری کرے تو

بِهِ الْخَوَاتِمُ وَتُنَالُ بِهِ الرِّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَقْبَلُ

تھیں دے حاجت تے دیوے تو ناں اس دے پسندیدہ چیزیں تے اچھا سودے خیر تے

الْغَنَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَ عَلٰی زَيْلِهِ وَصَحْبِهِ فِي كُلِّ

بدوے ہر نال ذات اس دی بزرگ دے تے پر آل اس دی دے تے صحابہ اس

لَمَحَنَةٍ وَتَقِينِ بَعْدَ مَعْلُومٍ ثَلَاثَ

دیاں دے وچہ ہر اک لکھے دے تے وچہ سالوں دے نال شمار معلوم دے واسطے اپنے

تاریہ کہن درود اس تائیں بندی اثر دکھاندا
 عیب نہاں کھینداں و کھرے اس دے پڑمیاں جاوے
 بخشش اسوں تشریح کھیندے ہر شے نوں صوبے

جو بزرگ و شہسپے دوراں کواں لوں جاندا
 سہر سہر دے گ و انگوں گویا نظر نہ آوے
 جس پڑمیاں دے کھم وچہ ازاد مرد مول نہ دے

تیس تخت بیاضی ہووے جو نہ درواں جو سے
 جس نے اوکسنوں روز بناغہ اپنا ورد بنایا
 رزقوں کی نہ ہوسے انہوں ہر دم غیبوں آئے
 ہک روایت اس دی بابت کہے اک مرد سو ہارا
 یعنی پنج نمازاں بجھوں یا راں یا راں واری
 فخری جو اکٹالی واری اس دا ورد پکا ندا
 تے جس نے سو دینی اس واکیتہ روز باؤں
 تے جس ہک مزار دفعہ ایہ شوقوں آکھ سکھایا
 کسے مصیبت دکھ دے اندر جو ایہ ورد پکا دے
 ساڑھے چار ہزار واری جو اس دا ورد کریندا
 کاس تختے بین تے زندگی ہو جاوے اسلامی

پڑھ کے پھوک درود ایہ اوس تے جان دی نظر نہ آو
 کھدا رزق کیستہ رب اوس دا سارا کج مٹاتا
 ہووے آنام آسائش کافی مولا کرم کماوے
 بعد نمازوں یا راں واری جس پڑھیا ایہ مٹاتا
 جس نے اپنا ورد بنایا یا گیا فضل عفارنی
 جوادہ منگے اوسا اوکسنوں غیبوں رب اپڑ اندا
 اوس تے اتنا فضل زباننا باہر حد بیافوں
 اس دو تے کجہ سر نہ رہ گئی ہوگی فضل سوایا
 اللہ اپنے فضلوں اس دے سالکے روگ و نچا دے
 دین دنی و کبراک نعمت اللہ اوکسنوں دیندا
 تابعہ دار محب نبی دا سوہنے کم تمامی

کے چیلے نہ لغزش کھاوے سوہنے سخن سناوے
 بھی کوئی تنگی ترشی اوکسنوں رب نہ مول رکھاوے

عزت دولت مال تریا و درجہ رب دی ہوئی
 رب دی رحمت تے تہیں تے جی پہنچا پئے نور شاہ

ہر شے دی اندازنی ہووے رزقوں بار نہ کوئی
 بے شک میرے نوک نبی تے پڑھن درود ہمیشہ

عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ

رعايت ہے ابی بن کثیر فرما عرض کرتی میں سے رسول خدا سے درود بھیج دے کہ

وَعَلَى آلِهِ أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكُنْ كَبْرًا لَكَ مِنْ صَلَاتِهِمْ

تو ساری بہت سے درود پڑھا دیاں درود اپنے تیرے پہنچا دے تیرے اپنے درود

فَإِنْ شِئْتَ قُلْتُ لَرَبِّهِ قَالَ هَا شِئْتَ فَإِنْ شِئْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

پھر تو چاہتا تو عرض کرتی میں چاہتا ہوں چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں

لَكَ قُلْتُ لَرَبِّهِ قَالَ هَا شِئْتَ فَإِنْ شِئْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

تو چاہتا تو عرض کرتی میں چاہتا ہوں چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں

قُلْتُ لَرَبِّهِ قَالَ هَا شِئْتَ فَإِنْ شِئْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

تو چاہتا تو عرض کرتی میں چاہتا ہوں چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں تو چاہتا ہوں

قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَواتٍ كَثَافَةً قَالَ إِذَا يَكْفِي هَذَا مَعًا وَيُكَفِّرُ

عرض کیتی میں کہیں ہاں ہے تیرے حدود پہن تمام وقت فرمایا کفایت کرے گا میرے تمام کردار پرچہ سے

لَكَ ذَنْبَاتٌ سَرَوَاتٍ التَّوْبَتَيْنِ وَ مَشْكُوتَةٌ دُشْت

تے صف کرے گا تیرے تمام گناہ۔ لکھی ہے وہی مشکوۃ شریف ہے بحوالہ ترمذی شریف دے

ابن کعب روایت کردا سو مینا ذکر کیا وہ سے
یا حضرت میں اکثر ویسے پڑھاں درود پیارا
عرض کریں میں کتنا ویلا اس سے وجہ گزاراں !
فرمایا جتنا بھی چاہو پئے درود پوچھاؤ
مرے عرض لیتی کیا ادھا وقت درود پوچھاؤ
فرمایا جتنا بھی چاہو مرضی جویں تہاں دی !
بہتری رب کی سے اس اندر اپنی رحمت پاروں
عرض کیتی پھر درود تہاں صاحب فرما دے
عرض کیتی مر دسارا ویلا انجیں پیا گزاراں !
سن کہ حضرت نے فرمایا نماز اسے وجہ سارا
دین تے دنیا دے سمجھ مقصد اسے تھیں مل وین
ہو جائیں تو انجہ دی جیویں آج مائی نے جایا
کنوں فضالہ بن عبیدہ وجہ مشکوۃ لیا دے
ہک دن مجلس وجہ سن حضرت بیٹھے رونق لائی
پڑھی نماز تے فرما ہو کے دن کا من تھ چہ
سن کہ حضرت نے فرمایا اگے نماز یا بھائی
بلکہ حد تو فلدغ ہو نویں کریں تعریف خدا دی
فیر محبت نال میرے تے بھیج درود اوتھائیں
راوی کیسے روایت اوتھے ہو راگ بندہ آیر
بند نماز دل فرما ہو کے رب دی تہاں امانی
نیکہ نئی فرمایا دوسکوں سے نماز یا یا

ہک دن خدمت پاک نبی دی ادبول عرض سنا دے
بھجیاں پیا تہاں تے شوقوں ایو کار و ہا مارا
نیا چوتھائی سارے وجوں چھوڑ تہاں یا مارا
اگے پر جیکر کرو زیادہ احب زیادہ پاؤ
لیواں نشر محبت والا راحت دل نوں پالواں
پر جے کرو زیادہ اس وجہ ہمدی گل بن بھاندی !
سے قہماں انعام عرفانوں بھن باہجہ شماروں
جیونکر پیا ہو پیا یہ بہتر ہو زیادہ ہو جاوے
پہن درود تے تے ہو بھن بھ کاراں
رکھ تے تھیں پیا تھیں فضل خداوند بھارا
ہو گندہ صغیر کبیرے سرگز مول نہ رہن !
ہو بھو انجیں ی مودیسن جیں ایہ عمل کسایا
ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی جیونکر آکھ سکدے
ہک شخص آ حاضر ہو کے کیسے نماز ادا تے
اے محمد بن حنفیہ شوقوں پڑھ دے تہاں
اس وجہ کیوں تہاں اتنی فرمایا ہمدی آن رکھ تے
اوتھے ہی بہ کے تال قسلی جویں مناسب یا دی
پھر رنگ تھیں جو پیاں ہر شے سگ پائیں
کیسے نماز ادا تھیں درود بھن حضرت فرما
بھجیا فیر درود نبی تے الفت خوب دکھائی
مگر دی قبول ہو رہی یا کسب معصوب ہو رہی

بعد نمازوں انہی کی جس نے دعا منگی درگاہوں
بن مسعود عبداللہ پادریوں نقل حدیث لیا یا
پاک نبی بھی اوستہ ہی اسے روت مان ہوئی
تے میں غار رخ ہو یا نمازوں بیٹھا اپنی تھا نول
بجیو غیر درود نبی تے منگیوں غیر دے
ایہ کچھ کن کے اوس دم مینوں حضرت نے فرمایا
پاک نبی تے جنہاں لوگوں پیادہ درود پونچیا
درود شریف کہے حضرت ایہ پاک واری فرما سے
اور ایہ پڑھے درود سال تے شوق محبت پاروں

پاک سب مرادوں دل دیں اور با فضل ازاد
نہن یک در نماز پڑھاں میں دل و شوق سوایا
بوکر تے عمر بھی ناسے کسیل گئی شو شہوتی
کیتی شروع تعریف خادگی نال نول پنا نول
اپنے حق و پیر جیونکر عادت اوستے طور ارتقا میں
منگ سے جو پختہ جا سید ہو یا فضل سوایا
سب معانت کندا نماں سے پاویں فضل سوایا
پورا جہر درود شریفوں جو کوئی چاہے پاسے
اللہ اوس تے فضل کرے تو امت بات یہ تماموں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
مست اللہ درود بھیج اور محمد سے جو بڑے ای تے رواج س دیں تے جو نوال
اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَآلِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
میں مومن دیں تے در داس دی تے ال بیت اس دی جس راج درود بھیج تو پیر حضرت برائیم سے
اِنَّكَ سَلِيْدٌ جَمِيْدٌ
بے شک تو تعریف کیستا ہوا بندک ہیں۔

جو کوئی پڑھے درود ایہ شوقوں حضرت نول پنا پاسے
درود درود ہر مومن کو رن بہت ضروری آیا
تے بس کن کے نام نبی و اعلیٰ کچھ درود خدائی
حضرت کیا قبر میری تے پڑھے درود جو کوئی
اتے درود جو کچھ درودوں از بڑوں دل آوسے
درود جس پاک نبی تے اکھ درود سنایا

بعد اس سے دعا جیہڑی منسے اور با قبول ہو جائے
جس نے الفت نال پچایا اوسے مقصد پایا
شوم نہیں اتے برکت و سنوں نبی کیانی
میں اودن واپاں ہیا بھو تے قیوے بھوئی
ویا مول نہ نہ نفع ہاوسے اپنا اثر و کھ دے
ستر نما فرستیاں اوس نول الفت نال پونچیا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
مست اللہ درود بھیج اور محمد سے جو بڑے ای تے رواج س دیں تے جو نوال

درود ایہ ضرور کچھ جس درجہ شک نہ کوئی
جس نے میں تے نال محبت پایا درود پونچایا

واجب ہر شذاعت تے روزی امتانی
بعد نمازوں اس سے اندر فرق نہ موسے پایا

دنیا دے دھپہ ہر کشتیوں اور سفینوں سے لے کر ہر
عبادہ تک بن عوف سے پاروں ذکرِ حدیث و بیادین
نزدیکِ رُوسے ہر باغ و چہرے سے سن اُتار
کافی حرسہ سجد سے اندر جس دم آن و بیا
میں ہمارے خیال و چاہے اُتار نظرِ جہانی
سہ چاہے جہد و تھو نے مینوں و چہرہ بھاری
تار میں واقعہ بتیں حضرت ایں آگدیت سدا
ایسے قبی کا دن حضرت تار مینوں فرمایا
عرب پیغمبر لیا نذاوے نے دیا میرے تار
رب نر بایا تیں تے پڑھیا جس درود اوار کی
تے کہے سدا تم تیں تیں بھی آگدیت سدا نواں

تھے اس لیے بھی وہیں تھے دوستی نہایت کرم ہوئی
 کہیں کہیں داری حضرت گھر تھیں باہر سے دل آون
 تھے دھریا نہر سمجھتے اندر جیوں کو طور و پار
 خون پہاڑت دنیا اتوں حضرت نہ سدا
 پیرن سپریوں میں صندرا پاک حبیب خدائی
 فرمایا کیوں کی نکل موفی ایدی سرگردانی
 جو کچھ میرے تار و پاز ہوا حلال آوارا
 یہ تار الہامت و تپیں دل جبرائیل سی آیا
 و خوش خبری شن میں تینوں ایسے آواز سنیں
 میں اترتے رمت جیوں کے کہ شفقت بھاری
 مرا کہ ہر آراہ آسایش اوسنوں پیالہ پختاواں

مَنْ عَدِرَ بَيْنَ الْخُطَابِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ

مسنرت عمر بن خطاب کھیں روایت ہے فرمایا بیشک دعا میں وزن کبھی پڑھندی ہے زمین سمندر

أَسْرَضَ لَا يَصْنَعُهُ مِنْهُ شَيْءٌ سَمِيٌّ تَمَرِي عَلَى نَيْبِكَ

ۛۛ زیریں دے نہیں پڑو مددی اس نقیب کو فی چیز ادتے جبرگ تو درود نہ بیخوبہ رشتہ بنی اپنے

مَرَدَاةُ الْفَرَّادِينَ فِي مَعْنَى الشُّكُوتِ

میں روایت کرتا اس وقت تیرہویں صدی سے یہ قریب زکوۃ ہے۔

در رت غمخوار وایت کیتی جو دنا منگی باو سے
 ہاں پہنچے درود نبی دیکھو کرم کسے سب باسی
 سرت و چہ درود نبی سے پڑھنا بخت آگیا
 زلف یار نہ مالوں کی مورت نما فرار شی
 درود نبی پڑھنے والے و چہ پڑھنے درود نبی
 درود نبی پڑھنے والے یہ کس نام دیتے ہیں
 درود نبی پڑھنے والے یہ کس نام دیتے ہیں
 درود نبی پڑھنے والے یہ کس نام دیتے ہیں

لنگی سست پندیریں استمالیں و تان نہ تان پند
پند پند و حیا آتونی قیوس دور میرا کی
جوں و در دیتار ب است تیر است حساب کنیا
جی شاد و شاد بخت میرا ب گن گن گن
ایوں سب آریں بند بنائیں وندی وندی
بند و بند و بند و بند و بند و بند
جی پند و پند و پند و پند و پند و پند
اول سست و سست و سست و سست و سست و سست

تو مذہب قیامت سے اثر نہ کرے کوئی
پاک نبی کی شان بجا برہم نہیں کوئی آریا

وہ کھلیفوں پاک ہمیشہ تھے ہر تقانویں دعویٰ
بعد خدا سے و جا درجہ نبی شہد پایا

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّاسَ وَ

جیکر نہ ہوتا محمد علیہ السلام تے مت انسان دی نہ پیدا کرد میں بہشت ہوں تے نہ اُنک ہوں تے

لَا الشَّمْسُ وَلَا الْقَمَرُ وَلَا اللَّيْلُ وَلَا النَّهَارُ وَلَا

نہ دینہ ہوں تے نہ چن ہوں تے نہ رات ہوں تے نہ دن ہوں تے

مَلَكًا مُّقْرَّبًا وَلَا نَبِيًّا مُّرْسَلًا وَلَا رِايَاكَ

نہ فرشتہ ہوں چہرے نزدیک سے نہ نبیاں رسول ہوں تے نہ تان ہوں اے مونس

حضرت مولے نبی خدا سے تے قبول ہو با سے
حدوں کتاب قرایت بخشی رب انہاں سے تائیں
آکھن بڑا احسان کیتوئی میں تے بار خدایا
تاں اللہ فرمایا اگوں سن اے مولے پیارے
درجہ شان رسالت دے کے غیر کلیم بنایا
ہن ایہ یاد رکھیں نہ چھوڑیں وحدت ذکر پیارا
ایہی مول نہ جنیں دل غیبیں سر دم ایہ پکائیں
اک توحید تے دوجی الفت پاک نبی سرور دی
سن مولے حیرانی پاروں ادبول سوال سنایا
اوس دم اللہ مولے تائیں ایہ فرمان سناوے
زمیں آسمان نہ آسے تے نہ عرش نہ کرسی کوئی
پہاں ذات میری تے سزایہ ذات تیر جانی
جس دل اس دی الفت ناہیں پیار محبت کوئی
مومن ہو کے اس سے اوتے پڑھے درود جو ناہیں
جے نہ ہوندی ذات محمدی نلے امت پیاری
رات نہ ہوندی دھار نہ ہوندی نہ ہوندا جگ ساما
اے مولے نہ تول بھی ہوندوں آہی ختم کہانی

پاک نبی تھیں دوجے درجے رہنوں بہت پیارے
شکر کیست تا سر و ہر یا سجدے بولن حمد ثنائیں
کیتوئی عت کتب تے نالے شان کلیم دوانا
نہیں ڈھٹا و دعا و ب کریند اتیں تھیں عالم سامے
اگوں اس شکرانے پاروں تے تدبیریں نوایا
دوجی حب محمدی دل و چہ اسے نال و ہاں
اے تھیں مقبولی پاسیں اندر دہلی سراپیں
جیکر کیسی قی قلم پاسیں رحمت رب اکبر دی
کون محمد شانال والا یارب بار خدایا
اوہ محبوب پیارا میرا دوجگ نور سوا دے
بکہ لوح محفوظ تھیں پہاں ذات نبی دی ہوتی
گویا اکو فرق نہ باقی اس دے اندر آئی !
اوہ ناں میرا میں نہ اوس دا ختم کہانی ہوتی
نال اسال دے اوہا تعلق روانہ مول کدایں
نال بہشت ناں دوزخ ہونے نال سورج چن واری
ملک مقرب نبی تے مرسل ایہ بھی ختم دیارا
اتنا شان محمدی کیستاتے اتنی ارزائی !

سب پیارا اوس دی خاطر اوسے دی خوشنودی
اُسے دوسے جے توں بھی چاہیں اصلی برخور داری
ناتے بھجج درود داندے سے تے ہر دم شام سباصیر
تاں مڑ موٹے اللہ اگے ادبوں عرض گزارے
ناتے تازندگی میں اوسنوں پیادہ درود پہنچا نواں
تاں موسے نزل دیتا شہر علی رب عا سکھڑا سے
دما شان کھلی قول شان حبیب بنایا
تے جو پاک بنی دے اوتے آکو درود سناوے

جوڑ اوس دے ناں کووے نہیں اوسنوں بہبودی
کراقرز نبوت اودہی دانے تابعداری
تھے پیا۔ مکمل تہرا ہون دُور بریں
میں ایمان لیایا اس کے حکم میں سارے
اوس دیاں خالص مجید ندریں دل بھیں ہو جواں
اکھو نشر سحر دا پاک بنی نوں درجہ دتا جاوے
ہر انعاموں تے اکراموں دوہاں نزل وڈیا یا
سُن لے اللہ حق دو جگ اندر ادب درجہ پے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج دو محمد دے تے اوپر اُن محمد دے تے برکتیں تے سلامتی۔

وقتیکہ دریاں درود شریف خواندن لازم است

میں قربان بنی نہر دھیں مایہ گھول گھاناں !
جنہاں اپنہ سپکے دل تھیں ناں انہاندے لائی
دشمن و دشمن خضر نہ کوئی دوستیوں نہ نہ ذرہ
رب نہ منی سب دنیا انہی تابعدار سب خدمت فی
پراہو سب جو جنہاں کیست تا درود درود پیارا
حضرت کیا جوں کوئی مومن نام میرا سن پادے
پچھے بھی میں ابھرو سکھ بہتی و نہ دھرایا !
نام میرا نہ سکھ میرے تے پڑھو درود گامی
ایو عبادت ایو سجدت ایو ارادت تہانو
نام بنی ذات بنی دی تے شخصیت پیاری
تے جس تابعدار کیتی پا گیا شان اور باجی

تَن مَن دھن وچہ تہاں دریاں ماز حقیقی پاناں
دو جگ تہاں وچہ انہاں سے بار نہ انہاں کوئی
ہر اک نعمت حاصل انہاں مل دی وقت مقدر
کیوں نہ اوہ بے فکر پیارے کرے حمد خدائی
موقعہ کوئی نہ جہان دتا ہر دم ایو دہا
جہ نہ پرستے درود میرے تے دُعا تہر کہ دے
ہن بھی یاد کہ نواں جو نکر پاک بنی نہر مایا
اس تھیں دُعا درجہ بخشے رب دی ذات گرامی
ایو ایمان اسدوم محبت ایو نجات جہانو
جس نور نہ کہے کھنڈ بنی سینے ادب تابعداری
حاصل ہو دیں مردان سحر بھتی و نواں سیای

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو میرے اطاعت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

تا بعداری کرے واسلے جنت ولسن سارے
ایہ انعام الہی جنگ وچہ پاؤن قسمت واسلے
جناتوں ایہ حاصل ہوتی نعمت خاص الہی
اسما بوں تے مور سپے فتنی کرے فریاد
رات دیا تر رسول شریعت پڑھن درود اوہا ہی

ایہ ارشاد نبی سرور دامن کے مومن پیا رسے !
نہیں تاں نکتہ چین بے چالے خالی رہن موکا لے
اوہ سدھے راد لگے اپنی کر گئے دور سیاہی
دھبہ باعث پاک نبی سب نہاں وقت و پایا
وس یا سو ہزاراں واری درود انہاں دا آہی

لَا حَوْلَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

نہیں نماز و ندری اس دی جو نہیں پڑھو درود اوہ میرے

نہیں نماز اوہی جس میں تے نہیں درود پونچایا
اوہا نماز مکمل جس وچہ درود ہو جاوے
اصل نماز اوہا جس وے وچہ ہوے درود ادائی
مسجد وچہ جد مومن بندہ داخل ہوے کوئی
بانگ وچالے نام نبی دا جدول سنایا جاوے
اونجہ بھی نام نبی سرور دامن جس دم بھائی
نام نبی دامن کے جس نے نہیں درود الایا
بڑا بچس تے غلام و سونوں کیا نبی رہا نے
حکم نبی دا جاں بھی سینے سوہنا اسم پیا را
تے جس تیک کیتے تے انوں ادہ پانی منہ کارا
سے لوکاں نے اسے عملوں پائی وچہ رہائی
بصری حسن ہونے کالے بندے خاص پیا
انہاں ایہ ورو کیستا پیا اندر عمراں ساری
اس تھیں سرور وچہ درگاہ ہو گئے فخر سنواری
حضرت امام شافعی وے اتے نظر کرم فرمائی
انہاں ایہ ورو ہمیشہ ورو زبان بنایا

نال ادہ ہوتی قبول کدائیں انجیں تشبیہ پائی
نہیں تاں اسے پچھے پھر دی بھجول بھوسے
آرے لطف محبت والا دل دی تھیے صفائی !
پڑھے درود نبی وے اتے ورو ہوے بدگوئی
تدھ بھی پڑھو درود مبارک پیٹھ پر ماوے
اوس ویٹھ بھی درود یہو ہی کرنا روا آئی
اوس دے حق وچہ پاک نبی نے بہت غصہ فرمایا
سن کر نام رہیا چپ موہوں کیتے ہو جھوڑا نے
پڑھو درود محبت پارور پاؤنیک ستارا
رب رسول بیزار اوہ دے تے پائے سخت کشالا
کیتے عیب مروت نہں دے دکھ نہ گیا کاتی
حضرت علی نہاں دے حق زچہ کرم کماے بھائے
اسے ناز لگائی ہوئی اسے نال گذاری !
حاصل سب مراتب ہوے ورو ہوئی سمجھ ووری
پڑھیا انہاں درود مبارک دل دی سمجھو پائی
یہو سمجھو منار تائیں ہر دم پیا پڑھایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی

سے اس درود بھیج اوہ محمد سے اتہ جنت کے پڑھیا درود اوہ انہاں دے تے درود بھیج اوہ

حَمْدٌ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا

محمد سے اتنا جتنا کہے نہیں پڑھیا درود اوپر انہاں سے تے بھیج درود اوپر محمد سے جتنا

تُحِبُّ وَتَرْضَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا

تینوں بیٹا تے پسند ہے ایسے پڑھیا جائے اوپر اس سے تے بھیج درود اوپر محمد سے

يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا

جس طرح ہے ہوسکدائے درود اوپر انہاں سے تے بھیج درود اوپر محمد سے

أَمَرْتَنِي بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ سَرَّاهُ الشَّافِعِيُّ

جیسا حکم لیستائوں اساتوں نال نماز سے اوپر انہاں سے روایت لیتا اسنوں امام شافعی نے

تے اگے ونبہ عزت پائی سارا روگ ونبایا

ہر حالت وچہ سٹیاں بیٹھیاں ایہو ہمیش پکائیں

لکھیں نال درود ہمیشہ مت تینوں بھل جائے

جہاں تیکن ایہہ لکھیا رہی پاسی شان سوایا

نالے رحمت ربی اوس تے ہر دم رہن پہنچا نہیے

اسد اوس تے ہر حالت وچہ کہہ دیسی رزائی

مالی جانی تنگی اوس دی جان دی نظر نہ آوے

تے جد جاوے گور وچالے ہو جائے دل جوئی

گویا اودہ مقبول رہا تا اوسنوں فکر نہ کائی

رات جمعے دی جو کوئی مومن درود درود کماوے

ایتھے اوکھے دوہیں جہانیں ہوسن شان گرجی

پھر ایہ پڑھے درود جو مومن اس دی شان کیانی

اسے پاروں انہاں دوہگ قرب حضور پاپا

ہے مومن ایہ درود ضروری کدی نہ ایں بھلا تیں

یاد رہیں جد نام نبی داکدھر سے لکھیا جہاں سے

ابوہریرہ کیسے روایت جس ایہ عمل کما یا

سب فرشتے اوس دے اوتے رہن درود الائنے

رات جمعے دی جو کوئی بندہ کیسے ایہ درود زبانی

دنیا دی تکلیف تمامی اس بھتیں سب مٹاوے

وقت نہایت دس دے تائیں تیرے ہوشے نہ کوئی

حشر نشردی ہر اک تنہیوں اوسنوں ہوسے ربانی

حضرت انس رسول اللہ تھیں ذکر حدیث لیاوے

اس سالال دے رب اس دے بختے عیب تمامی

روز جمعے وچہ شد ناک اتنی برکت پائی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ

اے اللہ درود بھیج اوپر محمد سے جو تیرا بندہ تے تیرا نبی تے تیرا رسول ایہ

الْبَيِّنَاتِ الزُّرِّيَّةِ وَنَبِيِّ الْإِسْلَامِ وَآخِصَّاهُ وَسَيِّدِ

جہنمی ہے اسی تے اوپر آل اس دی تے اصحاب اس دے تے سہ تے

اک سو بار درود جو پڑھا سو سنیاں نال اداوں

روز جمعے دی بابت تینوں کی کچھ حال سنو نواں

دو سو سالوں وجہ گناہاں بھانویں کوئی گناہ سے
خوش قسمت وہ مومن جس لوں یہ موقعہ متھ آوے
پہاڑ گناہاں سے سرخوردن اس دی بکت پاروں
اے مومن جے رزجھے دی قدر تیرے دل کوئی
ہو راک موقعہ دساں تینوں اجر درودوں آیا
کن علیک سلیک آپس وجہ درویش انت پاروں
انجیں وجہ شعبان مہینے بڑا ثواب بتاؤں
ہو راک موقعہ عیب اپنے بد مومن یاد کچھو سے
کھمہ طیب یاد کچھو سے درد درود الود سے
بٹھے اپنے نسل کرم تھیں اوس سے عیب تمام
سمجھ اصحاب سے سے اٹھ خبرا دینے آئے
ایسے عملوں عیب انہاں سے بخشے ہا دن سارے
جنہاں درود وسیلہ پھرایا ایہو تا بعداری!

اس دی بکت موت کیسے عیب سے ایہ سارے
پڑھے درود نبی سرور تے رب دی رحمت پاوے
معاف ہو جاؤں صاف ہو جاوے باہر حد شماروں
ضائع کہیں نہ اسنوں نہیں تارن سو سیاموں نہ دھوئیں
ملن دو مومن جس دم کدھر سے رب سبب بنایا
نالے لین صاف نہ دو نوں پڑھن درود پیاروں
رات دینے صلوات جہ پڑھوے ایہو درود بتاؤں
خون خدا دیں ٹی کے دل تھیں پہ درگئے دھوے
اس بکت تھیں بھار گناہوں مولا کرم کماوے
ہو ہائے وہ منحصر بندہ پاوے شان گراہی
پڑھن درود جو نال محبت انجیں عمر دہائے
محشر نوں وجہ تا بعداراں ہو دن سمجھ شمارے
پان رہائی دکھ غدلوں نالے بد خود داری!

ادْفَعُوا الْعَذَابَ بِبِرْكَةِ الدُّرُودِ
اتحاد مذاب نال برکت درود شریف سے

غاصیاں پاپیاں تے ہر اویسی قہر عذاب رہاتا
انہاں وچوں جنہاں لوکاں درد درود بنایا
اوہ جدائیں عذاب وچالے ہو جاس بے حالے
پر تو قہر عذاب انہاں تھیں رب سچا فرمایا
رب دے فضائل قہر عذابوں وہ لوں فرمایا
بارخدا یا ان شرف تیرا عاصی او گن ہار
ہن میں دساں جنہاں لوکاں عمل ہمیش ایہو ہی
تے جس زندگن وجہ کرم وری دیدنی دے

پڑے جاسن جکڑے جاسن ہو سی حال نتا تا
اسے اندر عمر گزاری ایہو شوق دودھایا
برکت ایس درود انہاں تھیں ایہ قضیے سمجھ ٹالے
ہووے رہائی انہاں تائیں دکھ نہ کوئی پاوے
جنتیاں وچ داخل ہو کے شکر الحمد الاون!
بخش طویل درود نبی سے ہو جاوے چٹکارا
نواب وچالے وید نبی داپا ندرے کمان سو یوی
پڑھن درود نبی سے ہو جاوے چٹکارا

اندر دی درود نبی سے ہو جاوے چٹکارا
وقت نزع سے تے درود نبی سے ہو جاوے چٹکارا

مہر عذاب تیرا موت پاروں اور محفوظ سو بار	تے جنت وچہ ڈیڑا ہوسے پائے نیک ستار
کسے صاحب نے اسے پاروں کھی ایو کر ہانی	اس دی نقل کردار میں ایستھے دساں کھوں نہ ہانی

وَمَنْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِي
 تے جس شخص نے دیکھا نبی نور دند بیچے اسے اوپر اس سے تے سداقی وچہ
 مَنَامِهِ فَلَهُ حَسَنُ الْخَاتِمَةِ وَلَهُ الشَّفَاعَةُ وَ
 عذاب اپنی دے پس واسطے اس سے ہے اچھا خاتمہ تے واسطے دس دے ہے شفاعت
 لَهُ الْجَنَّةُ وَ يُخْفِرُ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَوْبُهُ إِذَا كَانَ
 تے واسطے اس سے ہے بہشت تے بخٹے دا اسد اسنوں تے اس سے مان باپ فرما ہے
 مَسِيرَاتِهِمْ وَ يَمْشُونَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ
 ہون دونوں مسلمان تے آسان کتیاں جاتیاں تے اوپر اس سے تھکدں موت دیاں
 وَ يَرْفَعُ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَ يُؤَمِّنُهُ مِنْ أَسْوَاعِ
 تے اٹھاندے تے اس تھیں عذاب قبر ما تے امن دتا جاندے اسنوں خون
 الرِّقَبِ بَرِّي وَ يَقْضَىٰ جَزَاءُ حَوَائِجِهِ فِي الدُّنْيَا وَ
 قیامت نہیں تے دیاں کتیاں جاندیاں تے تمام حاجتوں اس میں وچہ دنیا تے
 الْآخِرَةِ بِلطيفِهِ وَ كَرَمِهِ
 تے آخرت سے مال بہر ہانی تے بخشش اس دی دے

ترجمہ پنجابی منطوم

جو کوئی دیکھے پاک نبی نور اپنی خواب وچہ سے	خانمہ مال ایمان ہووے اس ہون دد رشتے
ہو کسی اوہدی شفا عت اس دن آپ نبی فرما دے	تے اوہ مال نبی وچہ جنت رگدا ویندا ہوتا دے
بیشہ سدا اس سے تائیں بھی مال باپ دو بانوں	پر جے ہون نفس امارا ہوں دوشمن نزدیک ہوں
نوت دیاں کیمند اس تھیں سب اسنوں ہون دن	تیر عذاب اٹھ سکے اس تھیں پورا اسنوں دیکھ دن
نہ تھیر موت تے موت نہ تھیر سنوں ہوگے نہ کرنی	ویرا دنی ہی ہر اکہ اولہ دی تھیر تھیر روز تھیر
سب دے انہ کر و تھیں میرا کسین دمنوں ہون تھیر	دوہر جہ میں ہونوں مانسہ شکر انہر ہون تھیر
ایہ تھیر موت نون حاصل جس ایہ درد کدیا	دست دہاڑے پیغمبر تھیر پیر درد کدیا

اشراف انجمن پاک بنی تے توں مسرت پر نچا میں

ان شانہ سوکھا تھیں توں بھی دوسرے میں

طریق کار صلوات علی سید البرار علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس مومن توں شوق نبی و اشراف زیادہ پاوے
دور کعبت نماز و نفلان نیت کرے پیاروں
فیر سورت اخلاص اوہیے نل آگے دو سو واری
پڑھے درود شریف اتھائیں بعد سلام ادائی
بعضے بیت بکری پڑھنا فاتحہ بعد الحمد سے
بعد سلاموں فارغ ہو کے پڑھے درود اتھائیں
دوسے وار سورہ کوثر دا بعضے درود بتا دن

رات جمعے دی وضو غسل کر کپڑے صاف لگوے
سورت فاتحہ پڑھے اوہیے پچھاپنے خاص ہاروں
اسے طور کعبت و دجی ختم کچھوے سامری
پڑھیاں پڑھیاں سول جائے اٹھے ہووے فضل خدائی
فیر سورہ اخلاص اوہیے نال پندرہ وار پڑھانے
دوسے واری درود کچھوے فضل کرے سائیں
پڑھن درود ہزار واری ایہ دیدن دایا دن

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ
اٰلِہٖ وَاٰلِہٖ سَلَامٌ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
سورہ اسار دے محرتے جتنا کُل حقوق دا نیند عمر ہے۔

بعضے کہن جورات جمعے دی جاں دو نفل گزارے
فیر درود نبی سرور تے پڑھیاں ہی سو جاوے
بعضیاں کیا نال وضو ایہ درود بانوں جاری

دو سو واری بلاک سورہ در زبان چترے
وضو دی ہی حالت ہووے دلی مراد ایہ پاوے
پا جاوے دیدار سجن دا ہووے دور ہزار واری

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی
اے اللہ درود بھیج اوپر محمد سے و آل اس دی سے سہمتی جتنا توں چاہندائیں تے پسند کر دائیں

بہتر عمل درود مبارک جس تائیں مہتہ آوے
بعد دو گانوں جتنا ہووے پڑھے درود پیارا
جس مشکل دا بھی حل چلے دیر نہ لگے کافی
ہو راک کامل مرد خداوے و سیا اس دا چار د
سوندی وار پاکیزہ بستر اپنے میٹھ و چھاوے
سجی بانہہ سر ہانے رکھے درود و دجی جاری

کیوں نہ دلی مراداں پاوے مشکل حل ہو جاوے
اسے حالت وقت گزارے اوہیہ اپنا سارا
سر سول تلی اتے آگ آوے پاوے نور صفائی
جس دل حب دیدار نبی و اشوق ایہوی بھارا
پھر وضو کر اوس سے اوتے نال من سو جاوے
فیر دعا ایہ پڑھ جاوے نال سبے دی یاری

ان شامیں سبیاں ایہ مقصد مقصد آدے
اوہ ایہ دماہیں بکھلا ایتھے یاد کرن سب بھائی

ہوئے زیارت پاک بنی دی دل روشن ہو جاوے
مت اس سوتے میری بھی من گل بن جاوے کافی

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ

اے اللہ بیشک میں سوال کرواں تینوں محابہ بزرگی ذات بزرگ تیری دے اے

أَنْ تُرِيَنِي فِي مَنَازِلِي وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

تو دکھائے میں وہ عوایں میری دے چہرہ نبی اپنے داہر دانام محمد درود بکھیا اللہ نے اپنا دے

عَلَيْكَ وَسَلَّمَ سُرُورِيَّةً تُقَرِّبُنِي بِهَا عِلْمِي وَتُشِيرُ لِي صَدْرِي

تے سلامتی دکھانا ٹھنڈیاں ہوں نال اس دے میریاں اکھیاں تے کہوے تو سینہ میر

وَتَجْعَلَ لِي بِهَا شَيْئًا وَتُقَرِّبُنِي بِهَا كُرْبَتِي وَتَجْعَلَ لِي بِهَا

تے تو جمع کر نال اس دے کھریا ہو یا میرا تے کھن نہ تر دے شکل میری تے تو جمع کر

بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى

نال اس دے درمیان میرے تے درمیان اس دے دہاڑے قیامت دے وہ درجیاں وعلیاں دے

ثُمَّ لَا تَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَبَدًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

پھر نہ توں جدا کرے میںوں تے اوسنوں کدی بھی اے رحم کرنے دہیاں دے رحم کرنے دے

انجیل ہوا ذکر بتیرے رب دی بخشش بھاری

وہم خیال بدے جو کوئی ایہو پیا پکا دے

سے بیماریاں اسے ذکر دیں دے رب سائیں

مذرجھے فابریکت والا جس وہم رحمت باراں

اس ویلے مڑ جو بھی منگئے ذات خداوند باری

پڑھے ورنفل جورات جھے تے ایہ درد الہی

اللہ اس دی ہر مشکل نوں سوکھا کر دکھا بسی

مقوی گلوں رحمت کافی تھیوے فضل غفار

دل دماغ ٹکانے ہوئے مشکل حل ہو جاوے

تے پودیاں سب عاجزاں ہوں ہو آلام فدا میں

ٹاکنے نال خدا دے تگئے کسڑ جو دن گھاراں

بخشنے نال محبت ہر شے تھیوے دور خواری

اک سو داری دے اوستے آکر درود سناوے

یتھے اوتھے دوہیں جہاں چنگے بولے پاسی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَلِّ عَلَى

اے اللہ صلہ بھیج اوہ محمد دے جو نبی اچھے تے آل اس دی صلہ بھیج اوہ محمد دے

وہم خیال بدے جو کوئی ایہو پیا پکا دے

سے بیماریاں اسے ذکر دیں دے رب سائیں

مذرجھے فابریکت والا جس وہم رحمت باراں

اس ویلے مڑ جو بھی منگئے ذات خداوند باری

پڑھے ورنفل جورات جھے تے ایہ درد الہی

اللہ اس دی ہر مشکل نوں سوکھا کر دکھا بسی

پہنچی وادی صورت فاکر اس وجہ درد الا دے
فیراے تمناؤں سو جاوے ہو خیال نہ آنے
اوہ درد مبارک تینوں ایسے کچھ دکھانوں

دے دے وادی فیر نبی تے اکھ درد سنا دے
نشت رند دیکھے منہ پیارے نبی ربانے
ہوشے مراد و لیری حاصل تے کچھ فرحت پانوں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سُرُوْجِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَسْمَاءِ وَ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ

سے اللہ درد بیچ اوپر روح نور دے دے روح دے دے روح بیچ اوپر جسم محمد دے

مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ

دے جہاں دے تے درد بیچ اوپر قبر محمد دے دے قبر دے

اے مومن گل اکو میری رکھیں یاد ملائی !
سچی دل و چہ الفت ہوئے منے دلوں زبانون
فیر کوئی گل مشکل ناہیں رحم کرے رب باری
جنان لوکاں او تے رب نے ایہ احسان کمایا
اسے طور اصحابی درجہ بخشیا انہاں تائیں
اسے ذوق مہاجریتے غازی مرد بنائے
اسے ذوقوں باہجہ خدا دے دے لوک بھلائے
اسے غوث تے قطب بنائے ہوئے خاص حضور می
اسے شوتوں تن من روشن نور و نور سو بایا
اسے ذوق اوہ جاہل عربی منہ کھلائے
اسے ذوق انہاں دے تائیں بخشیا علم ہذا انہاں
اسے ذوق انہاں دے او تے ایسا کریم کمایا
اسے ذوق دکھائے انہاں اوہ عرفان الہی
اسے ذوق انہاں نوں سارا علم قرآن سکھایا
اسے ذوقوں نشہ حویٰ یسے رنگ دکھائے
اسے ذوقوں کیتی انہاں اوہ مراتب بزاری

ان شام شد ختم ہو جاوے تیری سب ناکاری
تسے تابعداری پوری فرق نہ کچھ ارکانوں
جو منگو سو پاؤ تاہیں کچھ بھی عذر انکاری !
انہاں اسے عملوں فکر وں ایہ پیا جو ہر دکھایا
تابعی تبع تابعی بن کے آئے پہنچ کدہاں
ہوئے شہید میداناں اندر وڈے طبعے پائے
اسے پاروں مومن مخلص نظر ہزاراں آئے
اسے پاروں دو جگ انہاں پانی عزت پوری
اسے پاروں انہاں نے و خجہ قرب حضور پیا
بنہاں نے پئے قدماں اندر دم دم سیس نوائے
اسے پاروں کابل ہو گئے اندر دوہیں جہانماں
حاکم نور محکوم بنایا قدماں و پسر نوا
جس تھیں میت گئی سب انہاں دی کفر ترک گلوہی
اسے پاروں فیر انہاں نے راز حقیقی پایا
اسے دے ہو رہے تمامی اسے مگر و کائے
چہا سنے دنیا او تے ایسے من گئی دنیا ساری

سینو نے عبد پاک نبی دا ایہ ارشاد پیا

میرے تائیں ساری باہوں کوئی نہیں مہربان

فیر انہاں نے اسے اوتے سمجھ کچھ وار لھمایا
سمجھ لیونے اسے پاروں ہے ماضی رب سائیں
حضرت نے اصحابائے تائیں واضح کہ فرمایا
تاں ہی جس نے میں سنگ ہو کے ہے کہ فی زندگانی
نبی پیغمبر کچھ نویں رب لوں جگول بہت پیالے
ہر حالت وجہ با مجھ امر دے سخن نہیں انہاں الایا
راضی رستے رستے دے اوتے سمجھو سرتے جھلیاں
جگمگہ تم بہرہ دانکہ نہ کیستہ تاں راتیں راج قستے
ایہو ہر دم خیال دلے وجہ ایہو فکر زیادہ
تے جو ناں انہوں دے لگے ایہو حال انہاں ندا
کے گھوں بھی فرق نہ آندا کیتی تابع داری

تے اسے دے ہو کے تے مر ملاز حقیقی پایا
اسے پاروں رحمت ہو ہی ساں تے دو میں سرائیں
میں جو پایا تابع دار یوں رب حبیب بنایا
انجیں ہی محبوب ادہا ہی انجیں دلبر جانی !
دنیا تھیں دو دھرب دے ایہو تابع دار سوار سے
بھی کوئی ایسا فعل نہ کیستہ جو نہیں اس فرمایا
طعنے مہنے سمجھ لوکاں دے کافی ہو رادلیاں
اکو یاد پیارے والی اسے دے سنگ جتے
اوسے دی وجہ طاعت تاں ہی رہندے نت آمادہ
اسے طرح ادہ بھی نت رہندے انجیں وقت و باندا
تاں ہی حق انہاں دے کہندا نبی حبیب غفاری

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ عَلِيًّا قَرِينِي وَأَنَا مِنْهُ

فرمایا اوسے نے ہو دے، دیر اس دے درود تے سلام بیشک علی میرے تھیں تے میں اس تھیں

وَهُوَ وَرِثَتِي لِكُلِّ مُؤْمِنٍ

تے وہ ہر اک مومن دا دوست ہے

تابع داری وجہ ادہ لوکی ٹھیک جاں ثابت ہوئے
گویا تاں خدا دے رشتہ انہاں دا بن آیا
یہاں ہے حضرت علی انہاں وجہ تابع داری
وجہ اشاعت کیتی ادہ ہر دم شامل مہی ہر حال
میں میرے تھیں تے میں اس تھیں اس وجہ شک نہ کوئی
اس دا مطلب علی نبی تھیں سب ہدایت پائی
جو کچھ بھلا پاک نبی مئی کہہ کیے تابع داری
میں خود اشراف مئی جاگد رہے ہیں سیریا
سے خودی تیسیر تائی اتھوں غم ہر مونی
نسق محمدی سب محمدی ہوا تے امت شاد مئی

ہو گیا راضی نبی انہاں تے رب نے چیلے ڈھوئے
تاں مر پاک نبی نے تک فوراً آگے سڈیا
طاعت پاک نبی دی جس نے کیتی ہر دم پوری
کریے ہدایت دین نبی دی لوکاں نوں ہونا لے
تے ہر مومن دا ادہ دوست اتنی الفت ہوئی
پوری سنگت کیتی دل تھیں تاں ایہ شان ہو پائی
تے عرفان ہوئے سمجھ حاصل ناں سخن مکی یاری
دو جگ عزت حاصل ہوئی ایہ شان سوایا
یسر خفیل مقام علی نوں پہنچ گیا ہر کوئی !
سمجھو وجہ علی دے آمیاں پادتیاں رب باری

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا

فرید رسول خدا سے ہے نبی خدا سے ہے اور آل اس کی سے درود تے سلام

مَدِيَّتُهُ الْإِغَارِمْ وَعَلَىٰ بَابُهَا وَأَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلَىٰ بَابُهَا

میں شہر علم وہاں تے علی دروازہ اس داتے میں حکمت وہاں تے علی دروازہ اس دا

فیرا یہ ہو خطاب خدا نے چاہا عطا فرمایا
میں ہاں وڈا شہر علم دا علی اورا دروازہ
میں تھیں جیہڑا سکھنا چاہے پاس علی سے آوے
کتنی رحمت ذات خدا کی ایہ سب تابعدراری
جہاں تابعدراری کیتی انہاں نے پھل پایا

جس دا ترجمہ پیغمبر نے واضح کر سمجھایا!
یعنی ایہ انعام خدا دا جو ہے بے اندازا
سب علوم دانی حکمت اودا تھوں سکھ جاوے
ایہ پر اپنی ذات و نجایاں ال دی ایہہ سرداری
سیوا تھیں ہی میوا حاصل دانا نوال فرمایا

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَقُلْ مَوْلَاكَ

جس دا میں مولا اس دا علی مولا

جس دل حب اساؤی اس دل حب علی دی جانو
جہاں نال علی سے کچھ بھی دیکھ تے ویر کمایا
سُن مومن ایہہ تابعدراری اپنا اثر دکھانندی
ہو بھی چاچیاں تائیاں جائے آہے تیرے بھائی
ہو صحابی بھی سب انجیں حضرت دلوں پیارے
تاں ہی حضرت نے فرمایا واضح حق انہاں سے

تے جے اس دھرم کی ہو جائے ادھ بھی کمی پکھانو
اوہ دو جگ دا چور بیچارا اوہس نے کچھ نہ پایا
کہے تعریف محبت پاوے رب دانی جہانندی
سب تھیں زیادہ پیارے ایہو انہاں نال لگائی
سب دا درود لے دھرم بھر یا سمجھ اکیاں سے تارے
دی عزت شان انہانندی کتنے رب نوں بھاندے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ سَبَّ

فرمایا رسول خدا نے درود بھیجا خدا نے اور اس سے تے آل اس کی سے تے سلامتی تے جس نے گھان دی

أَصْحَابِي فَعَلَيْكَ لَعْنَةُ اللَّهِ وَاللَّيْلَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

اصحاب میرا تھوں پس اوپر اس سے لعنت اس دی تے فرشتیاں دی تے بندیاں ساریاں دی

جس نے آن اصحاب میرے نوں بدھئی وہوں گالی
فیر فرشتے رب سے اس تے لعنتاں سمجھو پاوون
تنی شان اصحاباں سندی اللہ پاک بنائی
پر یہ عزت تاں ہی ہوئی تے رب کریم کمایا

اس سے او تے رب دی لعنت انجیں عمراں جالی
تے بندے بھی نال انہاں سے ایہو کچھ اداوون!
ہر شے عزت کہے تہاں دی آوے سیس نوائی
تابعدراری پاک نبی وچہ فرق نہ انہاں پایا

ن من دهن قربان کریندے جس دم دیلا آئے
 اصحاباں نوں جنہاں کوئی گھٹ دودھ لفظ الایا
 لکھن زہد عبادت کیتیاں شان اصحاب نہیں بلدا
 جو کچھ درجہ انہاں حاصل اندرامت ساری
 جیویں حسب علیؑ کی دل وچہ انجیل ابابکرؓ دی

کیوں نہ درود کے مرد مولا تے حضرت فرماے
 اوہ مرد دوتے روتے ہوئے پاؤں دکھ سولایا
 تے نہ وانگ انہاں سے روشن ساڈا شیشہ دل دا
 اوہ کچھ نہیں کہے نوں بلنا جے سو کرے ناری!
 ایہو درجہ عمرؓ ولی دا اتنا ہی اوس داد ردی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فرمایا رسول خدا دے درود بھیجا اس نے اوپر اس دے تے آں اس دی دے تے سلامتی

حُبِّ ابْنِ بَكْرٍ وَ عَمْرِائِيكَ وَ بَعْضِهِمَا كُفْرٌ

محبت ابی بکرؓ تے عمرؓ کی ایمان ہے۔ تے دشمنی انہاں دوہاں دی کفر ہے۔

حب سیرت تے عمرؓ کی نور ایمان خزانہ
 ایہ بھی دونوں شہر آستہ تابع ہار نبیؐ دے
 انہاں مال محبت جس کی رب نوں ابرا پیاما

تے جو دشمن انہاں دوہاندا اوہ کافر توہا
 ہر شے اہل ہا ضر کر دے سوئے نیک عقیدے
 تے جس نوں ایہ بات نہ بھنڈے وہ بے دین تکارا

مَنْ أَذَاهُمْ فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللَّهِ

جس نے تکلیف دی انہاں نوں اس نے تکلیف دی میں نے توں تکلیف دی اس نے تکلیف دی اللہ

اسے تھیں پیغمبرؐ کیسا جو انہاں دکھ پونچا دے

سمجھو اوہ پیہ میرے تائیں ایسے تیر لگا دے

تے جس تھیں دل دکھیا میرا رب نوں دل دکھایا
 سب اصحاب خدا دے پیالے جنت تنہاں بنگانا
 ایہ سب سنگی رتہ نبیؐ دے ہر ویلے ہر حالے
 انہاں اوتے حملہ کرنا غنیمت الفاظ الالنے
 ایہ لوکی سب جنت والے جیوندیاں نوں فرمایا

حشر نشر سب اپنا دس نے ناحق مار و بجا یا
 تے جو دل تھیں پیا من انہاں نوں اندھ کھی جنت جانا
 اپنے شکم آرام و بجا کے کٹ دے درد کشاے
 رب نبیؐ کدہا ہنڈے ایہ گل و ڈھابھرم کیا نے
 کون نکالت انہاں دے ہو کے پاسے عالی پایا

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ

فرمایا عیبتہ صدیقہ نے رضی مولا اس نے اس تھیں بے شک ابابکرؓ کی دت آئے

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کون رسول خدا دے درود بھیجا اس نے اوپر اس دے تے آں اس دی دے تے سلامتی پس فرمایا رسول خدا

أَنْتَ عَقِيقُ اللَّهِ قَبُولُكَ لِي سَمِيَّ عَقِيقًا رُوِيَ
تو آزاد کیا ہوا اسد میں پس اس دن تھیں آپ کا نام عقیق مشہور ہوئی۔

کہن روایت: پیغمبر تھیں صاحبِ علم ترم سے
بول وچہ آیا دیکھ آواں و نجر کھڑا پھل گلابی!
دبول آن سلائی ہوندے ادب بجا لیا سے
راغنی ہو کے دل سے اگوں کہندے غیر انہائیں
اسے دن تھیں نام انہاندا ایہ مشہور ہو آیا
سبھنا منوں فرمان پیارا واضح کر سمجھائے!

حضرت مانی عائشہؓ جبہ حرم رسول اکرمؐ سے
نہ دن میرے والد حضرت ابابکرؓ صحابی
اسے حامل پاک نبیؐ کی خدمت اندر آئے
ڈٹھا جدوں رسول اسد نے ابابکرؓ سے تائیں
رب آزاد تسانوں کر کے نام عقیق رکھایا
غیر نبیؐ نے نال محبت سب اصحاب بلائے

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَقِيقٍ مِنَ النَّاسِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى زَيْنِ بَكْرٍ
جو شخص چاہے دیکھے طرہ اس شخص سے جو آزاد ہے اگ تھیں وہ دیکھے ابو بکرؓ نوں

وینا و تہ جو چاہے دیکھے ایسے بندے تائیں جو آزاد دوزخ دی اگ تھیں بخشیاں رب پناہیں

اود دیکھے آ ابو بکرؓ نوں مسئلہ حل ہو جائے
بھی اول اسے رحمت رب دی سجدہ فکدہ درجہ

اود آ ابو بکرؓ نوں دیکھے پاوے بر خور داری
دوہاں اوتے رہدی رحمت دونوں بہت پیارے
ضائع رب کرے اوس دی اگلی پکھلی بیتی!
مڑے ادب انہاندا وسو کیوں خلاصی پاوے

حضرت کیا بعد میرے جس کرنی تابعداری
انجیں عمرؓ ولی نوں سمجھے دونوں مرد سوہا سے
جنہاں حق انہاں دے اندر سمجھ لے ادبی لیتی
زندگی اندر انہاں تائیں رب خوشخبر سناوے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
فرمایا رسول خداؐ نے درود بھیجا اسد نے اپراں سے تے سلامتی ابو بکرؓ وہ جنت سے
عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ
تے عمرؓ جنت سے تے عثمانؓ وہ جنت سے تے علیؓ وہ جنت سے تے طلحہؓ
فِي الْجَنَّةِ وَزَيْدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي
وہ جنت سے تے زیدؓ وہ جنت سے تے عبدالرحمنؓ بیٹا عوفؓ وہ جنت سے
الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ
تے سعدؓ بیٹا ابی وقاصؓ وہ جنت سے تے سعیدؓ بیٹا زیدؓ

زید فی الجنة و ابو عبیدہ ابن الجراح فی الجنة ط

وہ جنت سے تے ابو عبیدہ بیٹا جراح دا وہ جنت سے

ابو بکرؓ و چہ جنت نالے عمرؓ خطاب سو بار
طلحہؓ زبیرؓ بھی جنت اندر شامل فضل الامور
سعدؓ و قاصؓ سعیدؓ بن زیدؓ بھی جنت اندر آئے
دنیا دی زندگی اندر انہاں سبھناں تائیں
کتنے بھاگ انہاں سے چنگے کیسے کراں والے
کی کچھ عزت شان انہاں دی میں تینوں بتلاواں
سبھناں سے دل حب نبیؐ دی سچی تابعداری
سبھناں پاک نبیؐ تے کیتی جہنم اپنی قربانی
ہر حالت و چہ پیش نبیؐ سے ادبوں سیس لویا
ولیؓ قربانی، مالی، بدنی، سبھو تابعداری
پورے وقت جماعت سے سنگ ہوئی نماز ادائی
جو بھی حکم نبیؐ دا سنیاں پورا شوق دکھایا
سنیاں ہمدوں درود دی بابت رب سچا فرماے
سبھ اصحاب سے دے اتے لگ گئے شوق پیاروں
اسے اتے رات دہاڑاں جان ہوئی قربانی
اسے تھیں اوہ رب نبیؐ سے ہو گئے خاص پیارے
اسے پاروں رکھ درختاں کیستا ادب انہاں دا
بے شک جنہاں حکم نبیؐ دا دلوں قبولیا ہویا
کیسے قسم دی ہار نہ انہاں دو جگ تلسے ہوئے
اسے مومن ہوتوں بھی اونجیں لاکے پکی یاری
و کچھ لئیں مر کی کچھ بن دا کیسی شان ہو جانندی
جنہاں لوکاں لائی اوتھے ہاگئے اوہا مرادوں

تے عثمانؓ تے علیؓ بھی جنتی آگئے نبیؐ پیارا
عبدالرحمنؓ بن عوفؓ بھی جنتی رحمت بھر لگا ہوں
ابو عبیدہؓ بیت جراح دا عالی درجے پائے
جنتی ہوں دی خبر انہاں دیں دین دا خالق سائیں
جیوندیاں ہی جنت والے آگئے نظر حوالے
سبھو قابل عزت والے اندر دوباں سرانواں
سبھناں اسے صدمے پایا ہر تھانوں سرداری
سبھو ہر دم حاضر آئے خادم نبیؐ حقانی!
تے ہر اک قربانی ویلے عذر نہ کچھ سنایا
شوق محبت پورا دسیا جس دم آگئی داری
ہو بھی سبھ وظائف پورے عذر نہ بیستہ کوئی
اسے مانگوں کر دکھلایا جیوں صاحب فرمایا
پڑھو درود نبیؐ سرور تے جو مومن اکھوادے
ایہو ہر دم پڑھن زبانوں ایہو ہر اطواروں
اسے پاروں حاصل ہوئے نہاں ہر تنہانی
اسے تھیں اوہ زندگی اندر بخشش پاکے سارے
اسے پاروں ہر کوئی اوتھے ادبوں سیس لواندا
رب بھی انہاں قبولیا ہویا عرشیں بھجولیا ہویا
و چہ درگاہ مقبول پیارے نور سنوارے ہوئے
وانگ صحابہؓ دیکھ توں بھی جیونکر اوہ اقراری
کیوں رب دی رحمت تیں تے ابرکرم برساندی
چیز کے دی کمی نہ رہ گئی ہر دم شاد آبادوں

سے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے میرے تمام محلہ بولیت اوتے ہیں تیس جس دی تابعداری کرو گئے بدیعت پاھاوئے ۴ غارتی

اشرف نول بھی دل اپنے وچسرا ہو بقی پاکیزہ
ابو یسیر مقبول رہا نا اندر دوس میں سرا میں!

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بارادہ تفسیر لفظی شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیج اوپر سرورہ اساتذے محمد سے تے اوپر آل سردار اساتذے

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ لِّسَرِّبِنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ

محمد سے تے برکتیں تے سلامتی اے رب اسان سے ظلم کیستہ اسان جانان نہیں تے تے

تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

جے نہ توں بخشش کیتی واسطہ اسان سے تے رحم کیتا اسان سے بیشک اسیں ہو جانواں گے خسارہ پانے والے

بھیج درود محمد اوتے جو سردار لوکاں

بھی سب تابعدار اوتے ہوں سلام ہزاراں

ہوں درود سلام نبی تے کی نہ رہ جائے کوئی

وچہ درگاہ خداوند باری استغفار لکھانواں!

کر کر عیب گناہ کبیرے وقت گنوا یا سارا

گذری عمر اندھیرے اندر عقل بھی بھٹی ہوئی

اوہ بھی نہیں بن واقف بن سے جان لوں تل چھل سے

عرض سنا سے درود دکھا سے عاجز حال بے حال

نہیں مڑ پاسا میرا کوئی ظالم درد ازاروں

چھتوں جاوے ماراں کھا سے کوئی نہ مال بچھا سے

اپنے فضلوں بلندیں نہیں جے ہاں پٹھے سے

صد تے فضل اپنے سے میں تے نظر کرم دی خلعتی

رکھ سنبھال دوزخ دی آگوں دھڑے کمپانی

ایسے پاؤں اوہا جیندی قسمت چنگی ہوئی

یارب ذات مبارک تیری تینوں سب وڈیاں

بھی اولاد ازواج اوہ سے تے بھی اصحاباں یاراں

مدت تک دنیا جیوے جاگے تے جس دن دی ہوئی

ہن میں بعد اس سے کچھ اپنی ادھر عرض سنانواں

بار خدا یا جان اپنی تے ظلم کیستہاں بھارا

راہ پہڑا نہ لکھے کوئی ایسی بھٹی ہوئی

اصل اجوڑی غیریں جوڑی جو نا محرم دل سے

تیرا مجسرم تیرا باغی سرکش تے منہ کالا

جے نہ بخشیدوں رحم کیتوئی اپنی رحمت پاروں

تیرے دردا دھکیا ہو یا چین کتے نہ پاوے

تاں ہی عرض کہاں میں رہا تیری وچہ درگاہ

توں ستار غفار قدیمی تے میں پانی عاصی!

دنیا وچہ بھلیا فی بخشیں ائے بھی بھلیا فی

تیری رحمت بخشش جس دا اور شمار نہ کوئی

میری بھی کمرہت چنگی دور نہ کریں ثوابوں!

ہود سے نیک ٹکنا میرا چھٹے جان غداوں

یارب میں کمزور نشانہ تھے یہ بوجھ اٹھانا
 نہ میں سوچت نہ علمیت نہ کوئی فکر دانائی
 فضل تیرے واقف سے اکو او یا آس پرانی
 کی ہو یا جے میرے پلے چار کا نہ بھی تاہیں
 اٹھن دی نہیں بہت تن وچہ دوڑن تے دل آسے
 یاں بے فضل تیر ہو جلا سے جاہل تے ان پڑھیا
 پلے نوکی عموں عقنوں ماہر ہر اک فن دے
 تے میں ہر اک گنوں خالی ایہہ تفسیر قرآنی
 جس دے کارن بہت مسالہ تے سامان ضروری
 سیرت پاک نبی سرور دی لکھی میں اک واری
 سلاں وچہ مکمل ہوتی بات ٹکانے لاتی
 جنہاں لوکاں ڈٹکھی اکھیں پڑھ کے چپچی ساری
 فیراحوال انصرت اوتے میں کچھ زور لگا تے
 پھر تفسیر پوسٹ دی لکھی کر کے سرور دی
 مذک سراج الدین لاہوری تاجر کتب گرامی
 پرائسوس اوہ وڈا بندہ صاحب ال تے زردا
 دونوں پڈے سودے میں تھیں رڈی دیوچہ سٹے
 ایہی اوس دی آخت اوتے کتنی شروع کہانی
 اجے تیکن تے ہفتے عشرے ایہو بندے آون
 پر امید نہیں کچھ اوتھے کر کے سرے لگانا
 اوسے عادت ہاروں میں ایہ ذکر میان ستانواں
 ذکر حبیب ہر حسب دل سرور گگ دا بہت پرایا
 بارندہ اس دے صدقے میں تے کرم کما میں
 یارب ہر تک تیری طرفوں نظر کرم نہ ہووے
 سن میں تھوڑے آس تیری تے لکھن اوتے آیا

باجوں فضل تیرے دے مشکل اس در ساتھ نبھنا
 ناں کوئی سید ہو وکیلہ کراں سفر بہمانی !
 اسے اوتے نظر لگا کی مت تھیوے ارزانی
 قلبی، جانی، بدنی، مالی سب بھر پور خطائیں
 سوکھی گل بھی سمجھوں اوتے ادھی کون نبھاوے
 اس مقصد وچہ پار ہو جاوے بن بیڑی تے چڑھیا
 جتوں چاہندے جیوں کر دے اونچیں سی کم بن دے
 فیرو سوسرکا والضحی دی بابت مشکل طرز بیانی
 ہر تک ہووے مہیا ناہیں بات نہیں ہوندی پوری
 یلیا کچھ مسالہ اوس داتے کچھ ناں تیاری
 قہر کانی کر کے راج اوہرے تے چھاپ وچہ چھپوئی
 تچھ سٹے ایہہ چیز عجائب لگی بہت پیاری
 ہونی مکمل رب دے نشون سبھ مضمون موکلا تے
 سال سواد چہ ختم ہوئی اودہ رمت رب اکبر دی
 اسے نے بنوایاں میں تھیں محنت ناں تمناہی
 نہیں سکین غریباں دے دل کچھ توجہ کردا
 محنت میری گئی انجیں ہی ضائع ہوئے کرے
 پتہ نہیں کی من اوس نے کرنا کنا بول زبانی
 جلد مکاؤ ختم کردا یہ نسخے سب چھپ تبارن
 عادت تھیں مجبوری سانوں شعر اشعار بتانا
 ہو سکداے محشر نوں کچھ اس تھیں بدلہ پانواں
 جیوں جیوں کرے تیریں موڈے دنوں پیاسہاں
 پوری آس کریں اوہ میری بات ٹکانے لائیں
 کک کم یا اس نہ آوے تے نہ ہمد وکیلہ دھوے
 نفسوں سرے لگانوں جو کچھ سے مضمون بتایا

ذکر سورۃ الفصحی شریف و نشان نزول آن

یا مودتوں قدرت والا ہر شے فیض تیرے !
 پاک نبی پیغمبر تیرا ساں دل آیا ہویا
 جے کر پاک نبی نہ ہوندے پتر نہیں کی ہوندا
 پر جہ پاک نبی سے تائیں دنیا و حشر پونچیا
 جیوں بہانست تے گمری تھی چھائی ہوئی
 جس نے سنیں پنج یقینوں او سے زل لایا
 جردستور طریق نبی دے بہ نہاں ویکھے بھلے
 دن دن تھیں سے من تک ایہو تمہرے جوار کی
 سورت و الفصحی وجہ بھی ایہو ذکر اذکار لیا سے
 پاک نبی نوں دسیا گندریا پہلے جویں زمانا
 جہاں توں آئیوں دنیا دتے کی کچھ حالت آہی
 پر آں تو تک واجب تیر کی کچھ حال ہو جاسن !
 دس ویلے دا نقشہ من میں تینوں کھوں سنانواں
 ہون صاف خیال درختے گندگی دور ہو جاسے
 سارے قصے کھوں سنانواں دساں کل نشاں
 پاک نبی تھیں صدرتہ ہواں ہاں پیو گھول گھولواں
 بخش زبان میری نوں شیریں فضلوں مار خدایا
 ہر قربان حبیب تیرے تھیں سارا حال ستاواں
 ذکر حبیب نہ دسلوں نہالی جس دہستی کہا تھی
 جس دے اک دیدار دل پائی مدد عرب شتانی
 ذکر حبیب محمد والا دل نوں بہت پیارا

جیویں چاہیں تیویں کریں تینوں ہی ہو بھن بھ چنیہ سے
 جس دے صدقے سمجھ دنیا تے چان لایا ہویا
 کیوں ایہ جگ و سدا رسدیا کی جملہ اپوندا
 حالت ہو رہی اس دنیا روپ لوں بن آیا
 انجیں غم غم نوں خالی رو گیا بشر کوئی
 دے نہ تھی دے دتے تن من در لایا
 او نہیں ناں انساں مل ہو گئے پاسے نور اچھے
 اسے دتے ختم ہوئی مرد دنیا دی گل سدا کی
 اگے پچھلے حال تہا نبی اس وجہ آن دھرتے
 اس قیل و دھدا لے جو دے ہوئی فضل رہا نا
 تے کیسی گمراہی چھائی دل دے وچہ سیاہی
 رتم رواج اتھاں فرادہ کچھ دوری نشان دھاسن
 ملک عربی حالت کسے تے کی نہاں اداواں
 دھم نیار نوں کڑے دیں توں صابی بات بتا دے
 نالے اصلی رمز بتاواں ہون دور بھورا لے !
 سمجھا حوالی حقیقت اس دے پوسے طور سنانواں
 دکھ اندوہ پرالے جاواں دساں حال دایا
 شاید محشر نوں اتن پرست تھی بخشیا جہاں
 ہو یا شوق میرے دے کھوں ذکر حبیب رہا تھی
 شاید میں بھی اسے پاروں پانواں نور صفائی
 بخش جیہ ممت رہا ہوں سنانواں سدا

عجب حدیث جس دے مودت حبیب تھی

جس دے پاروں اتن ذکر سدا کی در تھی گمری

عجب ولایت جس دے اوئے ہوا فصل صدائی
 عجب ولایت جس دے اوئے چھلی باد صبا فی
 عجب ولایت جس دی مولا قسمت آپ جگائی
 عجب ولایت جس دی کردی خلقت مدح سرائی
 عجب ولایت جس دے اوئے لطف کرم مولائی
 عجب ولایت جس دے اوئے سخت جہالت چھائی
 عجب ولایت جس دے لوکان ظلموں حد مکائی
 عجب ولایت جس دے او توں ہو گئی در تباہی
 عجب ولایت ملک عرب دی بندے پاکستانوں
 عجب ولایت جس نوں کندے عرب تباہ جہانوں
 ہوئے ملتے عجم کہا دن یعنی گنگے ڈورے !
 ملک عرب دے لوک تمانی پوری بات الاون
 دو جے لوکی چھوٹی گل لوں تہاں تک کمر نہ ملتی
 عربی لوکی نکی گل تھیں وڈا مطلب پاندے
 ہو در روایت اس دے پاروں لاوی ذکر لیا دے
 کیوں جے ملک عرب واو کھو ہے اک جنگل بھارا
 نالے بہتے حصے اندر ریتاں ٹیلے آون
 ایس پر قول مناسب پہلا دیکھن اندر آیا !
 اس دے آگوں ملک عرب دی دساں کھول کہانی
 وضع قطع واہ ملک عرب دی دکھری ملکان نالوں
 چھ سسے کوہاں چوٹا دن لہندے چڑھتے پاروں
 بہت حصے وچہ ریتاں ٹیلے ہو رہا ڈاؤ جہیرے
 جبل سرے اک سمجھ توں وڈا اس وچہ پربت نامی
 نو سزاہ فشاں تک اس دی دس دے گل او پچائی
 بہت حصے وچہ خشکی جا پے فصدل کمتی ہو دن

جس دے اندر سوہنے سرور جہنم شریف لیائی
 کھڑیا پھل مجت والا ہو گئی دور و باقی
 جس دے پاروں دور ہوئی بسبھ گمراہی رسوائی
 ایہ سب پاک نبی دے پاروں حصہ اوس لیائی
 نبی محمد صلا غا پر ہویا ہو گئی نور صفائی
 جس دم سوہنے مکھ دکھایا جاندی نظر نہ آئی
 جس وچہ بہانی دشمن ہو گئے فصدوں بھائی بھائی
 اکو جھات سبز دی پاروں ختم ہوئی گمراہی
 جس دے اندر شعلہ چمکیا سوہنا نور ایمانوں
 یعنی بسبھ دنیا وچہ ایہو کابل خاص ایمانوں
 صحیح سمت ملک عرب واو دے دکھرے کھو
 چند صرفاں وچہ سفحیاں حقنی ساری بات ہوکا دن
 تاں ہی اوہ بسبھ سمجھی جاوے نہیں تاں رہے نکمی
 ایسے پاروں ملک اپنے نوں او پئے عرب سداوند
 بڑے جنگل نوں عربی اندر عرب بتایا جادے
 یمنوں لے کے شام نرے اس دا دار مدار
 اس تقیں بھی اوہ عربی بندے اسنوں عرب الاون
 ویسے اوتے سب علمانواں فتوے بول سنا یا
 کیوں ڈول بناوٹ اس دی رکھی فات رہائی
 ڈیرہ بزار کوہاں تک لماں دکھنوں اتے شہاں
 یاراد کچھ سر بعد میلان جا پے خاص شہاں
 وچہ وچا لے پرست کالے نالے چار چو فیرے
 یمنوں لے کے شام وچا لے حصہ ایس تمامی
 ایسے پاروں ریتاں ٹیلے اس وچہ پان دو باقی
 حدت کجواں نظری آون اونچیاں جہون کھودن

بعض علاقے تریاں ولے مینہ اچھاپے جاوے
ایہ پر بعضے حصے انجیں فصلیں ہوں تاہیں
باجہ کھجوریں ہوا نہا نہوں چیز نہ بھے کافی
بارش مینہ دا طور طریقہ اتوں اتنا ناہیں

مکی کنک جوار وغیرہ فصل بہار لیاوے !
لوکی صرف کھجوریں اوتے وقت لنگھان سلاہیں
کنک مکیاں خاص مواقع دل بل کھاوون بھائی
بتنا ملک ساڈے اوتے فضل کرے رب سائیں

اکدی کداہیں بارش ہندی تے سبزی ہو جاوے
نہیں تاں محض کھجوریں اوتے ساہ سال دیاوے

عقل نبردے بھی ایہ لوکی انجیں موندے آہے
پاک بی دی برکت پاروں سب تکلیفاں گیاں
حدوں نبی نے قدم مبارک دھریا ایں دچالے
میں قربان بی سرور توں ایڈے رتبے والا
ملک عرب کی سب دنیا تے مولا کرم کمایا
جیہڑے لوکی ڈبے آہے پہلاں وچہ گمراہی
برکت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم واروں
ملک عرب تے فضل الاہوں بھلی باد صبا تے
ایہ سب برکت پاک نبی دی غیبراں دخل نہ مولے
حاصل قصہ ملک عرب دا سے اک جگہ بھارا
ذکر جزیرے عرب دچالے ذکر کرے ہمدانی
سب پہاڑاں وچوں مکے کا سونا چاندی
کسے مورخ تدوین قریشی ایہو دپار کیندے
ایہ کج حلیہ ملک عرب دا نظر کتابوں آیا
اگوں حال انہاں دا دساں جو اس بندہ مندے

ایہ برکت نبی محمد سائے دھبے لاہے
جو جو پہلے تلگیاں آہیاں اوہ بھی مول نہ رہیاں
خوشیاں موڑ مہاریں لیاں ہو گئے دور کشائے
جس دے پاروں ملک عرب دا ہویا کم سکھ د
ہرنوں اپنا آپ جتایا علم تمام پڑھایا
فضلوں پارا تارے مولا کیتی دور تباہی !
آل سے اصحاباں یاراں سمجھناں تابعداراں
خوشی دکھائی غمی ہٹائی دور ہوئی رسوائی
ایسے پاروں سمجھ لوکاں دے ہو گئے چنگے رولے
وچہ دچالے پر بت کالے حال سنو اشکارا
ادھتوں سوئے چاندی پاروں خوب ہوئی ازرانی
ہور ہزاراں تحفے چیزاں گنتی نہیں جنہاں دی
ہر شے بدلے سونا چاندی آہے لیندے دیندے
جو میں خاص امید توابوں ایتھے لکھ دکھایا
کیویں حال انہاں دے آہے کی دستور انہاں دے

احوال اہالیان عرب قبل از انذات علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک نبی سرور حقین پہلے جیندی شان گداہی
عربی لوکاں اسی حقین پہلے بستہ وقت دہایا

جس دے کارن مولا کیتے ایہ اسباب تہاجی
جاہلیت دا کہن زمانہ پتہ نہ اس داپایا

جنہاں لوکاں اس دے اندر اپنا وقت و ہایا
 انہاں نے تے کجھ نہ پایا ناحق شور مچایا
 روح دی راحت مول نہ پائی پایا دُکھ سوایا
 کجھ نہ پایا کجھ نہ پایا انجیں مال لٹایا
 واہ انہاں نے جن والا کیوں تھپیہ گل پایا
 ایہ نہیں خوشی غمی سب انہاں درواں مار موکایا
 کردی نہ ہوندے ایس دھالے ایہ لکھن والے
 قسمت بہت انہاں دی ہندی ہو افسوس نہ کوئی
 ابن مشاموں نقل روایت جو دستور انہاں دے
 بڑی یادداشت عربی لوکاں تھے بہت زبانی
 جو توہاں سٹ چکیاں پہلے نام نشان جنہاں ہاں
 عاد۔ ثمود۔ جہلیس وغیرہ کندے جمیں قبیلے
 ابن ہشام انہاں دی بابت جو افکار لیا یا
 لکھیاں بہت کتاباں اس نے سن ذکر نہ بانی
 ابن عرب نول ایہ جو بخشش ربی طرفوں سوئی
 پاک نبی دے جلوے پاروں حصہ سمجھ لیوئے
 ہو اک پاسوں حال انہاں دے نظر پئے ادر اکوں
 کئی جگہاں دے شعراں اندر اوہ افکار لیاے
 بڑھ پڑھ شعراں انہاں دے لکھے علامہ ہمدانی
 یورپ والیاں بھی کجھ لکھے حال احوال انہاں دے
 سب قبیلے یورپیاں نے با ترتیب بتائے
 ہمد ہزاراں راویاں پاروں نقل روایت آتی
 آکھن عربی لوکی سارے تن حصیاں وچہ آکے
 سب تھیں پہلے بڑا قبیلہ جس دا نام نہ رہیا
 اس دے بچوں بنو قحطانی عاربہ نام کہلادن

انہاں انجیں زندگی والا داغ متے تے لایا
 اصلی بھیدل خالی سارے اپنا آپ دجایا
 ہستی نیستیوں ہو خالی سارا حال گنوا یا
 دھوکھا کھا کے جان دجاکے اصلوں مول نہ پایا
 ایہ نہیں جہنما موت فرشتہ لے دیتا تے آیا
 پدا یہ قہر جہالت پاروں لکھا انہاں لگایا
 خالی رہے دیداروں تاں ہی ڈٹے ایڈ کشے
 محض انہاں دے عذباں پاروں ایہ گل سامی زنی
 تالے کئی زبانی قسے ایہ گلاں بتلانہ دے
 سُنی سنانی گل د بھلے اندر عمر تہابی
 صرف زبانی تھے کدے عربی لوک تنہا ہاں
 سب دے حال زبانی معلوم ہو نہ کسے دسے
 سن سن ذکر انہاں دے پاروں مطلب پورا پایا
 وڈے وڈے دفتر لکھے واہ واطر زبانی
 بناں نوازش پاک نبی دے ہو نہ جیلہ کوئی
 نہیں تاں بے عقلی دے پاروں جاں نامہ پیوئے
 یعنی شعراں جو بولے سبہ خونوں بے باکوں
 بادشاہاں اقوام تہابی پورے حال سناے
 کئی حصیاں وچہ عربی اندر بڑی کتاب لٹائی
 یونانی تے اٹلی واسے کجھ کجھ حال سنندے
 سمجھ شہر دتے دست تے بوجہاں دہائے
 تالے کئی نشان انہاں دے پتے بتادن بھائی
 باندہ۔ باندہ۔ تے متعرب۔ تے بڑے بتائے
 عرب اندر بیٹ چکیا پہلے باندہ اوسٹوں کیا
 وطن تنہاں دا یمن علاقہ ہستے حکم پاروں ا

اوتے دے ایہ رہنے والے راوی ذکر لیا دے
ایہ آباد حجاز وچالے وڈیاں شانان والے
جدوں خدانے ملک عرب تے فضلوں مینہ برسیا
غیاں گیاں خوشیاں آیاں شعلہ اٹھیا نوروں
تدایہ دونوں توماں آہیاں و سداں عرب چالے
ہوہو یودی و سداے آہے ایہ راتنے ناہیں
پھر اوس ویلے انہاں لوکاں تن حصے کل آہے
بنو قحطان یمن دے اوتے کبڑے راج تداہیں
دو جبار ہے حجاز وچالے جس دا نام عدنانی
ترہیجی قوم یہوداں واری ملدی ذکر لیا دے
بنو قحطان تے اسمعیلوں جو پہلے اسلاموں
کئی حاکم نواب انہاں تھیں ہوئے عرب وچالے
جنہاں وچوں پنجاب شامیاں شہرت بہتی پاتی
اول نام معینی کہندے عربوں دکھن پاسے
پنجھی حاکم انہاں وچوں حکم جذاذن والے
ڈیراھ ہزاراں ورھیاں پہلے حضرت عیسیٰ پارول
دوبادور سیاتی والا لادی ذکر لیا دے
وچہ معرب تخت حکومت وڈے جنوے والے
اس دے بعد حمیر ہوداندا آیا قدر زمانہ
بڑی حکومت انہاں تائیں بخشی اشدر باری
ججہٹی شاہ انہاندے گندے راج حکومت کدے
رومی شاہ منشاہ نے کیتی اوپر انہاں چڑھائی
قبل مسیحوں کالس کیر دا داوہا درھے اٹھاراں

ترہیجے حضرت اسمعیلوں جو اولاد کہا دے!
سب توماں تے ایہو حاکم پاگئے درجے اعلیٰ
ہٹیا کالی سوکاں لیا یا سب دکھ درد گنوا یا
کئی جدائی وصل لیا تئی یار پئے بل دوروں
عرب انہاں دا وچہ علا تے گرو نواسے نالے
جتنیاں ایہ سن توماں دونوں اندر عرب تداہیں
ہراک وڈیاں شانان والا لادی ذکر لیا دے
ہوہو انہاں دے کئی قبیلے جانے اللہ سائیں
اس دے بھی دونوں دسن جیوں اذکار زبانی
جس وچہ بنو تغیر قریشہ قینقاع نام بتا دے
بتے راج کما تے انہاں رکھی خلق آراہوں
سمو قبل اسلاموں آہے وڈیاں شانان والے
ملک عرب وچہ انہاں پنجاب کیتی راج شاہی
وچہ معین تے قرن جنہاندے جھنڈے آہے خاصے
اک دوجے دے پچھوں ہوتے یہ بھ یمن وچالے
کیت راج یمن وچہ انہاں اپنے شان وقاروں
ست سورھیاں عیسے تھیں ایہ پہلے شروع ہو جادے
قبل مسیحوں اک سورہ پندراں کر گئے راج حوالے
جنہاں معارب اوتے کیستا اپنا شور فنانہ
راوی جویں تار سن انہاں دی کھول سنہے ساری
انجیر لکھیا کتبے اندر جیوں اوکھن کدے مھرے
ہر دور داری ٹھہ عاجز پیش نہ گیوس کاتی
اوس بھی ایس لڑائیوں آکے کھا ہیاں ڈاڈھیاں نامیں

کسے جاسوس اچھا اوسنوں دھوکے اندر آندا

ہکے یکتان وچالے پھرے جھکے کھنڈا

لشکر ہو یا تباہ تمامی اندر رختانے
یورپ دے وجہ بڑا بہادر شاہنشاہ کہلاوے
ایسے جہدوں حمیر ہمارے کیتی شروع لڑائی

سخت ہزیمت ہوئی تار مڑا دل استانے
بھولو کی وجہ اطاعت کر دے جو فراموش
کچھ ہتھیارات نہ لگا آخر بہت ہوئی رسوائی

اس دے بعد حمیر نے اپنا مذہب یہودی الایا
جس نوں اوس نے خوب چلایا اچھی طرح نبھایا

جہاں تبلیغ یہودی مذہبوں اس نے شروع کرائی
انہاں جاتا زوراکر کے مت ایہ کیسے یہودی
ہولی ہولی اوس علاقے انہاں منصب پایا
جس دم لشکر پورا ہو یا نے اسباب حمیری
جہشی پوری طاقت پاروں اترے وجہ میدان
ایہ گل ساسی کتبے اوتے اوکھنی اوکھن والے
عرب وچلے سہا حمیروں جو جو ہو یاں شاہیاں
ہر گھر اند عرب وچالے ایہ اذکار لیاون
آکھن عرب وچالے ہو یاں یہ دو دیاں شاہیاں
عربی شاعر بھی ایہ تھے بہتی جگہ لیاے
وجہ دیوان جماسے ٹوٹھے ایسے شعر بتیرے
انہاں ول ہی کرن اشارہ عربی شاعر سارے
کہن ایران تے فارس تیکن اتول روس پچھانو
دنیا دے اک حصے اوتے انہاں راج کمایا
فردوسی تھیں شاہ نامے وجہ جویں روایت آئی
شاہ سکندر نسل حمیروں لکھیا وجہ شاہنامے
شاہ نامے وجہ ذکر لیاوے جیوں فردوسی بھائی
کیکاؤس شاہنشاہ ہو یا اندر ترکتانے

ڈکھا جہشیں وکھراو سنوں انہاں بغاوت پائی
اس تھیں انہاں بغاوت کرنی سمجھ لئی خوشنودی
نالے تھوڑا تھوڑا کر کے لشکر خوب ودھایا
نال حمیر انہاں نے چایا جنگ سیاپا نامی
جس تھیں غیر حمیر ہو رانداریا نہ اوہ کچھ بانال
گویا جہشی آپ اوکھنا دے جس دم سخت سنبھالے
مادی کہن اوہ شانانوالیاں عظمت والیاں آمیاں
سیا حمیر ہو راندے قہے نالے شان بتاوان
انہاں وانگ نہ ہو یا کوئی دیون سمجھ گواہیاں
دشمن نوں پھسلاون کارن ایسے شعر لاتے
باب حماسے باب مراٹھی باب ہجاء وجہ جھیر طے
عظمت عزت فتح انہاں دی دس جوشاں مالے
تے سوڈان مصر واپاسہ انہاں حکومت جانو
سب ملکاندے شاہاں تائیں نیچا پیاد کھایا
ذوالقرنین سکندر نامی کنوں حمیر کہیائی
نامے کیا تاریخ وچلے لعلی مروعات
وس دا محل قصہ ایتھے مینوں یاد آئی
نال حمیر لڑائی کردا آکر وجہ میدانے

اس دے اندر کیکاؤسے سخت ہوئی رسوائی
کنوں حمیر شہستان ہو یاں سمجھیں وار نہ آئی

کون ذکر کرے فرود سی کیا دے سے والا
 اوہا حمیری شاہد شاہ دی ایسی دشت جانی
 حاصل قندہ انجیں عربی ذکر اذکار کمر بند سے
 پاک بنی تھیں پہلے ایہ سب شہاں حکم چلائے
 سبا حمیری و دریا آبا جس دم عرب و چلائے
 یعنی ملک انہاں دے اندر ایسی رونق آہی
 باہر جنگیں عمدہ عمدہ دے باغ کیادی
 دوست نامہاں انت نہ کوئی یوکی عیشاں کمر سے
 لہجے تلک ہنار انہاں دے ادبیں نظری اورد
 سرشے دی ازانی آہی لکھیا جرمن واسے
 تار کی دو عیاں تے یونیاں ایہ گل آکھ سنائی
 بے شک ملک عرب نوں دتا جو کچھ تباہ نہ تہ
 بہت جگہ قوریت دھانے قول خداوند باری
 ال سبا دی جہ جو عزت نظر توریوں آئی
 اس واپورا قصہ آیا وجہ قوریت ضروری
 انہاں پادشہ کی توہاں نے علمی فیض اٹھائے
 لکھن دانج بہت تھیں پہلے سکھیا توہم سہانی
 پھر ایہ فن تمام عراں نوں انہاں نے سکھایا
 بھیا ملک آرمہ و چلائے آیا نظر حوالا
 ثابت شاملوں آگے ایسی بڑی حکومت بھاری
 سہو فن کتابت بابت بنے محتاج انہاں دے
 تاقیاں دے لوک سیانے فن تجارت پاروں
 پر محتاج انہاں دے آسے تا بعد کئی ناسے
 جنگ لڑیاں کردیاں انہاں اپنی عمر گزار دی
 عرب اندر سلاموں پہنچے جو گزریاں شامیاں

نالے سعدا عورت اس دی لکھے سب حوالا
 شاہ کسے تے عاشق ہوئی لی بات چلائی
 سبا حمیر وغیرہ سند سے قندہ بنت پڑھیندے
 سبا حمیر - ثمود - مہینی جیونکر ہند سے آئے
 جرمن واک ملک عالم دہمہ ال دم سے سہر حاسے
 جس واکچھ حساب نہ آئے دے فضل انی
 غیب مجوران میوے لگے خلقت کھائے ساری
 عجب کھل مکان بنادون ک دوہے تھیں چہرہ دے
 ویکو چہاں نوں بے خود بند سے نعمتوں بول سزاوون
 لوک آسودہ حال آہاں دین عرب و چلائے
 دولت مند عرب داخلہ جس دی حد نہ کافی
 ہے سب قول درست اتنا ندا کندے مرد سیا نے
 دیوے صدق گواہی اس دی کون کیستہ انکاری
 تے فاتحہ سلیمان نی واجیونکر بات دہائی
 اسے وانگ قرآن و چلائے لکھی کہانی پوری
 مثلاً قوم ثمود انابت جنار راج کما سے
 سبھ تھیں پہلے اس وچہ کیتی کوشش نہاں بھائی
 ایہ سینیا تیک دشمنوں سبھوں نوں مہتہ آیا
 انہاں سب عرب لیل و سیا فن کتابت والا
 ادھر در نجد حجاز و چلائے کمر دے مار و ماری
 قوم سبا استادی کمر دے نالے فن سکھاندے
 انجیں جنگ لڑیاں خاطر سبے رہن اوزاروں
 اپر و جیاں لوکاں تائیں کمر دے تنگ موکاسے
 وانگ سبا دے طود نہ موسے نہ کوئی کار گزار دی
 یو جوں محل جہیاں اوتے آکھ سناںیاں

انہاں نے ہی ملک عرب وچہ شوکت شان دکھایا
پرا اسلاموں پہلے پہلے ایہہ سمجھو مٹ گئیاں
راجے راج کماون والے آپوں مر گئے سارے
یا کوئی ہو رئیس وغیرہ باقی رہے اتھائیں

انہاں نے ہی طرز حکومت لوکاں نوں سکھایا
صرف علاقے یمن وچالے کجھ نشانیاں رہیاں
صرف انہاں دے نوکری کجھ کم چلادن ہارے
اصل حکومت والا بندہ رمیانہ مول تداہیں!

اس وچہ ایسی حکمت بھاری رکھی ذات الہی!
مت کے انہاں طفیل نہ ہوئے اگول ہو گراہی

کیوں جے وڈے لوکی اکثر ڈٹھے گمراہ ہوندے
ایسے گول مشرک لوکی چاگئے پہلے ڈیرے
یا اوہ لوکی جہڑے انجیں نلو پنجو آہے!
پرا اسلاموں پہلے جے کجھ حالت اس دی آہی
ہک تاریخ عرب دی اندہ راوی ذکر لیا یا
لکھو جس جو کجھ حالت اس دی اندر انہاں دناندے
ایہ بھی گل سی معلم ہندی راوی ذکر لیا وے
کہیں جے اس دی حالت کوئی اٹی نظری آئی
پہلاں بھی میں ذکر لیا یا سارا حل سنایا
انہاں ویلے سارے لوکی دانا بڑے سیانے
ایسے پاروں معلم ہوئی ایہ گل ساڈے تائیں
اوس ویلے بھی یمنی لوکی بڑیاں عقلاں والے
انجیں جہڑے حیرہ والے بڑے دانا سیانے
یمنی لوکاں کسے زمانے ایڈی شان دکھائی
وچہ جزیرۃ العرب لیا یا علامہ ہمدانی!

رستہ اصلی چھوڑ نہانے پٹھے رستے پوندے
کجھے اوہا رہ گئے جنہاں آہے شان اوچیرے
بہت انہاں تختیں رہے نکمے جو شیطان بدراہے
کدھروں چنگی کدھروں مندی اک بنا رہا ہی
جو کجھ حال عرب دا آہا سمجھ اوس کھول سنایا
ناقص معلم ہندی آہی جیونکر حال اپنا ندے
اہل عرب گر اگلے خانوں دو جا رنگ دکھائے
جس نوں دیکھ ویل قیاسوں اتوں موڑ لیائی
سبا تمیر ہونا ندا قصہ جیوں کر پچھے آئی
عجب محل مکان انہاں دے دولت مند گھرانے
سارا عرب نہ جاہل ملیسی بلکہ کدھے کداہیں
سمجھ محقق ایہ محل منن جو اس حال وچالے
ہر قسموں تہذیب انہاں نوں اندر اوس زمانے
سب ایڈن ہویا وچہ تہذیب ترکستان لیائی
حال تمام عرب دے لکھے جیوں جیوں بات دہائی

الْمَشْرِقُ مِنْ تَحْتِ أَفْرِقِ الْيَمِينِ وَ قَصُورُهَا الْقُدْرِيَّةُ
شہر یمن دے تے محل پیرانے
الَّتِي ذَكَرْتُهَا الْعَرَبُ فِي الْتَنْصِيرِ الْمَثَلِ كَثِيرَةً
اوہ جو ذکر کیتا ہے اوسنوں عرب نے وچہ شعراں اتے مثالاں دے

اَنْذَرِيْ رَيْنِيْهَا مِنْ الشَّعْرِ بِاَنْبَ وَ اَيْسَعُ وَ قَدْ جَدِمَ

بہت بچہ ہے اور چیز وہی اس سے شعراں تھیں اک بڑا دفتر ہے

ذَا لَيْكَ حَكْلَهُ الْكِتَابُ الْتَّامِيْنُ مِنَ الْاَكْلِيْلِ

جو گیتا ہے اس نوں تمام وہی کتاب اکیں دے پٹوں دفتر وہی

متل انہاں دی اول علاقے نہیں کوئی مور ترائی
تاسے دیہن مثال انہاں تھیں واضح کر سمجھایا
اوس شے اٹھویں حصے اندر کر کے جمع لیا ہے
سارے اس حصے اندر لکھے واضح طور و ہاروں
دیکھا نہاں دلی راضی ہوئے بھل جاون استا نے
ہر اک چیز عجیب انہاں دی تے سوئے سمیاسے
اس گلوں محروم نہاں پھر دے وہی گمراہی
عجب مکان بلند انہاں دے آہے اوس زیادے
پانی دیاں پیاں نہراں دگن تے کھڑیاں گلناراں
اس گلوں تہذیب تمدن سکھ گئے اور سارے
کھاٹا وادھا کچھ نہ سمجھن کھاں محض خیالی
جواد و جھڑے کئی سالوں تک مکن وہی نہ آون
صاف مکمل غیبوں خالی اول آخر ساری
ایہو زبان اصحاب کباراں دکھوں حسدوں خالی
تے حضرت عثمان علی بھی انجیں سخن سنانوں
ایہو زبان پسند خدا نول لگ دی بہت پیاری
جیونکر پاک نبی نے آندا تینوں اندر مھولی
ایسے اندر گلاں کرے ہر اک مار ہیانوں
ایسے والاد جھکا دوتوں توں اک وار خدایا
ایہو تہذیب انہاں دا اکا طور جوں گمراہا

بڑے تہذیب کل یں دے جو مشہور تھائی
اہل عرب نے شعراں اندر سمجھ دا ذکر سنایا
اس نے اک کتاب بنائی تمام اکیں بتا دے
جتنے شعر عرب دیاں نوکاں پورے اسدے پامند
حاصل قصہ ملک یں دے عجب مکان شہر اسے
بڑی تہذیب یں نوں آہی حاصل اوس زیادے
ایہو رب نبی دی انہاں ہرگز خبر نہ آہی
انجیں شہر معارب اندر دتے شان انہاں نے
خونش فورے وہی مدرب دینے شہر بہاراں
ایہو ایہ جو ملک تھائی آہے عرب کنارے
جیہڑے لوکی اندر آہے اور تہذیب خدائی
نامہ ماسہ گل دے پچھے اتنا شور مچا وں
اپہر خاص زبان انہاں دی لگ دی بہت پیاری
ایہو زبان رسول اللہ دی جس دار تہذیب عالی
ابو بکر تے عمر تھوہارا اس وجہ بات الاون
ایہو زبان بہشتاں اندر فضلوں اللہ باری
یں قربان تیرے تھیں جانواں اسے عرباں دی بولی
یارب بخش طفیل مہشتاں ایہو زبان اساتوں
ایسے اندر بخش عبارت فنسوں بار شہر ایا
حاصل قصہ ملک عرب دا انجہ وسیہ آہا

رب فرماوے اسان تسان دل خاص کتاب اتاری
 حوالہ کار ہو یا اس دلوں او باخدا می پاوے
 ایسے لوکان دے حق انہ لوے فات
 جس نے میری بندگی تھی خاویں دلوں نہ بول
 جس نے میری بندگی اندر دخل کسے دا آندا

جس دھچہ راز حقیقت اصلی رب دی رحمت ساری
 دو جگ دی رسوائی اوس تے دروز دھکے کھاوے
 خالص کر و عبادت میری چھوڑو سب گمراہی
 اوہامیرا کامل بندہ پاگیا نور ایمانوں
 اوس نے ہر دم گمانا کھانا رب سچا فرماتا

اے مومن ہے لوڑی چاہیں پڑ مسلمان کی
 رب نبی وا راہ نہ چھوڑیں ایو راز حقانی

رب نبی سے ملے اے سداقی وائے پڑا توڑی
 پیر پرستی گور پرستی سب تھے چھوڑے
 جہان لوکان پیر پرستی جیلہ دلوں بنایا
 رب دا پھوڑ خیال جہان تھے دوپٹے دا دھریا
 القسہ ایہ ارج کل والیاں رہماں آہن تداہیں
 نجر عرباں تے تداہے کافی مذہب بتاے
 ہمد ہر امل بت اتناں تے جیندی پوہا کر دے
 لات لقیف قبیلے کاری طائف اندر دھریا
 عربی شہر سکے وا اللہ جہیں فریٹ لیس امل
 نذر جندل انہ تے فوڑ کلب تھیلے بھائی
 سوار بڈل تھیلے کاری اتے یفوت نہاتا
 مور یخوتق بین دے اندر کک مطلق تھائی
 گھر گھر اندر عرب وچاست بہت پرستی آئی
 عرب وچاست بہت پرستی لوں نور انہ تھائی
 پوہا ہاٹ بتان دی ہر نوں بہت پسندی آئی
 جتے بہت پیارے انہاں لین مراد انہاں نہیں
 برک عزت بتان لوں کسے جاہل عرب تھانے
 ایسے بت پیارے کیتے بت سداں مکاراں

عیراں سے نہ تھے جالویر مطلب اپنا جالویر
 اور رب تے سر تے دھتے مسامت پہ تھیلے
 ایہ بھو پوہا شرک ڈھتے جہوں اندازا دیا
 انہاں کدھروں نفع نہ پایا اٹل قضیہ جھلیا
 ہر نوں دھتے اندھ تے کسے او تھوڑا دل ساری
 عرباں تے تداہے کاش تھیلے سب معبود تھیرا تے
 لاش تے تداہے عربی و دھتے بتان سر دھرتے
 عربی اندازہ شہر گراوی شرک لوکان کھریا
 اوس تے تھوڑا دھتے ہریشے بت مناتہ بتان
 ہے اپنا معبود بتایا جہیں روایت آئی
 یعنی لوکان اس دے تائیں دتا شان رہانا
 اوسخیں اندر مبارک بتاتا عرباں افسانہ
 سدا تھیرا دل نہوی سارے ہر نوں تھیرا رسوائی
 دھتے دھرتی گھر گھر اندر ایمان پڑی
 بتان نال محبت گم دے ایو گل چکائی
 بتان نال ہر سبے بہت آپن تھیرا تھان نہیں
 رب داتا ہم زیادہ انہاں نوں بتان مگر دکا تے
 باجہ انہاں کچھ یاد نہ نہیا بھل گیاں سداں

نظام کے بتایا رستہ بہ رستی والا!
 اے وہ عالم جس دی بوتلی ہرگز کے نہ بھاڑے
 وہ سی عمر ملی واکوئی بد شکلا منہ کالا
 شہر مکہ تے کعبے اونے قبضہ ایس جمایا
 معجم البلدان دجھائے اسل دا ذکر لیا دن
 بت پوچن دا اوس علاقے ڈٹھا اس نے کارا
 گھر گھر کھانکر رکھے ہوئے پوچن لوک تہا جی
 جہادس ڈٹھی حالت ایسی پچھے ونبھانہا تنوں
 شامی کھندے ہس دے تائیں اے ساڈے تہرا ہی
 کال پورے یا لینے نہ پورے ایہو لینے برسا دن
 ہر اک داو مراد ساڈی انہاں پاسوں تھیوے
 شامی ایسے مشرک آئے عقلوں بگردن خرابی
 جہدوں غرنے انہاں کو لوں سنی تمام کہانی
 مینوں بھی بت بخشو کوئی شہر مکے لے جانوال
 اے گل سن کے اوسنوں دوجن متے بت انہاں نے
 کعبے کول رکھائے آکے اوس نے وہ بت ساڈے
 سی کعبہ سب عرب دجھائے بڑا مقدس ناہی
 اصل بجید نہ جاتا انہاں دیکھو دیکھی سارے
 انجیں سارے عرب دجھائے پھیل گئی بد بوئی
 وڈا بت مناد انہاں دا بہ گھڑیا بدکاراں
 جو کوئی چاڑے اوہ بہ جائے نیرے کوئی نہ جھڑے
 چاندیاں چاندیاں بکناں تائیں نہ ختم ہوئے سرکاری
 اے بت سب تھیں بھرا پتھر کول سمند دھریا
 امیر لوکی کمران مارے مرطرا قول جاندرے
 حج دیلے بھی اس پتھر نوں بڑا مقدس جانن

ایسا تیر لگائیوں کس کے مار گیا منہ کالا!
 عرب دجھائے کفر شرک دا بوٹا ایہو لگا دے
 بھیڑی ڈول دجھامت والا بھیریاں کماں والا
 لوکاں نوں بت پوچن وٹا اس نے ہنر سکھیا
 اک واری اے عمر وغیرہ شام علاقے جاون
 سارے لوکی بت پجاری شوق ایہا دل بھارا
 چھوٹے وڈے سیس نرادن وروں ہون سلاہی
 کیوں بتاں نوں پوچو بھائیو دسورائز اسانوں
 وقت مسیبت ایہو ساڈی حاجت کہن روانی
 وقت دیوانی فتح دلاون تے دکھ درد ہٹا دن
 موت حیات انہاں دے فتنے مرے کوئی یا جیوے
 پتھراں نوں کدایہ توفیق آیا کون سوا لی
 آئی بہت پسند نے نوں کھدا انہاں نہ بانی
 لوکاں نوں اے ونجہ وکھانوال نا لے مارے بتاواں
 لے آیا پک وطن انہاں نوں ہو گئے ہمد زماں
 تاں جے لوک انہاں نوں پوچن پا دن شان نیاسے
 لوکی دیکھ بھامی ہوئے کھٹو نے بد ناجی
 بتاں نوں آسجدہ کردے عقل فکر دے مارے
 ہر گھر کھانکر دھریا ہو یا قیمت مندی ہوئی
 اتنا بھارا چکن اوسنوں لوکی باہجہ شماراں
 ہتھوں اٹی جان گنوا دے جو اس پاسے آوے
 ظاہر باطن مارو نجائے ہوش بھلا دے ساری
 وڈا اچا وانگ پہاڑاں جس نے ڈٹھا ڈریا!
 تند نیاں تے قربانی اوتھے دنجہ چڑھاندرے
 سب طواف حرام وغیرہ ایتھے پورے آتن

و ذلک بذیل خزانہ قبیلے اس دی پوجا کر دے
اسے پاروں ملک عرب وہم عالم اشاعت ہوتی
اس صورت سے چھوٹے چھوٹے پتھر پور بنا دن
ایسی بت پرستی ایسی وجہ و جہد انہاں دے
پتھراں نال محبت ہوتی ہو خیاں مٹا سنے
اپر تہوں مصیبت کوئی آدے پیش انہاں دے

ہو ہر زبان سے دھڑکے سیں اٹھائیں دھڑکے
سب قبیلے پتھر پور جن ہو نہ جیسلمہ کوئی
نال ادب سے وہم مکا نال شوقاں نال رکھا دن
جے لکھ و غلط نصیحت کہے کہی خیال نہ جانے
ایہ وہم دے وہم نہ ہندا اسے مگر دکھائے
بن سوچے بن سمجھے نوٹا رب و نام اللہ دے

وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالُوا لَا بَدَءَ
تے بیکر پچھیں توں انہاں کا فرں نوں کس نے پیدا کیتے نے آسمان تے زمین تے تا بعد
الْاَشْمٰسِ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ جَ فَاَنَّى يُؤْفَكُوْنَ ۝ (عنکبوت ۶)
بنایا جن تے سورت نوں غور کہوں گے اللہ غیر وہ کہہ بھٹکے ہوئے جانے نے

زمین آسمان بنائے کس نے سورج چن تو اسے
غیر ایہ انہیں بھٹکے ہوئے پھر دے ماما ماما
رب فرمائے جدا وہ کر دے بیڑی اٹے اسوادی
آگن یا اللہ کہیں فضلوں پار چڑھا نوں!
جہوں خلاصی سے اتھافوں تے دھسے تے آدن
پھر مراد نوں ہار پانہاں دا ہوندا نہ کد دھاسے

نوٹا کہندے اللہ مالک قدرت کنوں او پاسے
عادت تھیں مجبور بچا سنے ہو یا حال آوارا
جے اوٹھے دکھ آدے کوئی رب سے ہون اقراری
ایں مصیبت پھا ہی دھوں کر کے کرم بھانویں
نراہ چال نہ طور انہاں سے سالے عہد بھلا دن
ادہ اقرار نہ یاد انہاں نوں جو کیستا ازل سے

فَاَنذَرْتَهُمْ يَوْمَئِذٍ اَنْ يَكْفُرُوْا بِالْاٰیٰتِ الّٰهِ وَاسْتَعْصَمُوا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلٰهٌ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنذَرْتَهُمْ اَنْ يَكْفُرُوْا بِالْاٰیٰتِ الّٰهِ وَاسْتَعْصَمُوا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلٰهٌ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنذَرْتَهُمْ اَنْ يَكْفُرُوْا بِالْاٰیٰتِ الّٰهِ وَاسْتَعْصَمُوا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلٰهٌ اِلَّا هُوَ ۚ
تے جس دیکھے اللہ کا فر کشتی اللہ سے ہونے نے بلا دے نے اللہ نوں غامی اوہ سے جو کے
فَاَنذَرْتَهُمْ اَنْ يَكْفُرُوْا بِالْاٰیٰتِ الّٰهِ وَاسْتَعْصَمُوا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلٰهٌ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنذَرْتَهُمْ اَنْ يَكْفُرُوْا بِالْاٰیٰتِ الّٰهِ وَاسْتَعْصَمُوا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلٰهٌ اِلَّا هُوَ ۚ
تے جس دیکھے اللہ کا فر کشتی اللہ سے ہونے نے بلا دے نے اللہ نوں غامی اوہ سے جو کے

انہاں تہاں سے اوہ بنوسے عقل نہ دیکھتے ہوئے
ہو دھیرے مذہب عرب سے مجوسی نصرانی
پر ایم تھے مذہب عرب سے بڑے بڑے پائے آئے

کنز شرک دھم عمر گزاری مر دے مندے روئے
ہمد یہودی دین سے آسے ایہ طرز پدائی
دور مدارا بہت انہاں دا دیں سوائے آسے

المن قبیحہ وہم معذرت ایہ گل آکھ سنا دے
پہتے لوک نصاہت سے آسے جس دم ڈٹھا جادے

مکے چہر بھی لوگ نصائے نیکو کار تھائی
 انجین قوم یسوداں مالی بڑی ترقی پائی
 بہتے درہیں پڑھن کتاباں مکتب بہت بتائے
 غیر دھرم بھی بہت یہودی پڑھن توحیدیت تھائی
 دینہ مذہبیاں دیاں وہاں کتاباں شریعت کافی پائی
 حدود قرآن میں سرور ستہ مولا پاک اتائے
 کیوں سب وہاں کتاباں اتنی پائی سی مشہوری
 کفاراں دا دھرم بھٹا ہر نہیں گل کھائی
 انجین قوم محبوساں دالمی آئے پتھوری آتھائی
 ابراہیم خلیل اللہ دا رسی آتہ مذہب پر اتا
 ایہرا سسٹوں آیاں ہویاں عرصہ بہت واپا
 کفر شرک دیاں گھواں اس دھرم مل سورہ دھیاں
 کتبہ اند بھی بت رکتے جہڑی نری تباہی
 ابراہیمی نور پھانا شعلہ کدی دکھاندا !
 ایسے پاروں داتاواں نے اس نوں غیر جگایا
 بعض لوکوں نوں رب سب سے نہ جواں بخشی دانائی
 کہن مے اوہ پتھر تائی کیوں انسان سمجھیا نا
 ایسے پاروں بہتے لوکاں شرکوں دا گ بھنوائی
 بعثت پاک نبی مکتیں پہلے شروع شروع ہر مونی
 سیرت ابن مشام وچالے ابن اسحاقوں لیلے
 عبداللہ بن جحش تے ورقہ بن نوفل دا بنایا
 چارے پنجے اک جامل کے بیٹھے کراؤن کھانا
 کن لگے کی ہویا سانوں دانا سین سدا سے
 اوہ پتھر نہ سن دے بچدے نہ کوئی گل نقتہ راں
 اوہ پتھر دے پتھر انجین ساتھوں غلطی ہوتی

پڑھن انجیل مبارک دم دم ایہو سدا مذہبی
 دھرم مدینے زور انہاں دا دوبا مذہب نہ کافی
 جتنے نظم توہر ایتہ تھائی شو توں سکھیا بستے
 اونچے بکھی دھرم غلطے انہاں آبا شان گھراہی
 گھر گھر قہرے یا داناں سے لوکاں کیتے بھائی
 کسے یہودی پاسوں پڑھ دا کافر آکھن سراسے
 ہر گھر اندراکھو قہرے باسے ایہو منظور
 ایہ سب دھرم تھڑے مولا باسے ابلی سمجھائی
 جیو تھو ابن قلیبہ لیا یا دھرم معارف بھائی
 جس دھرم باہجہ توحید نہ تھئی دوجا سخن الٹا
 جس دھرم پاروں ادل سے اندر لوکاں شور مچایا
 کئی لوکی آشکرہ سورے لگیاں مون تبا میاں
 ایہر پھر بھی تھوڑی تھوڑی اصل حقیقت آئی
 جس دھرم پاروں دین اوہو سے وا کچھ یقین موبھاندا
 بت ہر تھی والدہ مستہ نہ مئی ناں مہلت یا
 انہاں اسگے غفلت والا ہر دم رمیا نہ کافی
 سین نوادہ مال سدا سے کمر دا مندا بکا
 راہ سدھے دل آون لگے بن دی کچھ دسیائی
 کچھ لوکر دے دل سے دھرم نیکی ایہو ہر مونی
 بت کسے دے میلے ادے مولا رنگ دکھاوے
 نیر عمر دا بیٹا تالے ہواک یا لیا یا
 اہنا چیتہ انہاں دے دل دھرم عجب خیال سما
 پتھراں نوں جو سبہ نہ اسے تے کچھ نہیں نہ پاتے
 چمک باہجن کتے نہ ہارن کم نہ باہجہ دیواراں
 انہاں کوں کسے بندے نوں نفع نہ ملیا کوئی

ایہ تدوین سب وجہ قریشاں پائے نود الہی! ابراہیمی دین وچالے آیا زید سیانا شام ولایت تیکن پہنتا مطلب راس نہ آیا حضرت ابوبکرؓ دی بیٹی اسماء خاتون آہی تنکھہ کجے تال لگا کے اک دن زید سیانا ابراہیم نبی دے اولے ایمان آنے کوئی زندہ دھیار عربی لوکی چاگوری دفناندے سب تھیں پلے اس کم تائیں روکیا زید سیانے جاں ایہ کوئی کیسے ارادہ تے ایہ کار کرمیندا مھر وچہ آکے ہالے اوسنوں شوق محبت پاروں وچہ بخاری ذکر لیا یا پاک نبیؐ سرور و باقی اوس دے یاں پیارے مجلس اندر سارے طائف شہر وچالے مہیسی اندر اوس زمانے دیکھ کتاباں سب اسمانی بت پرستی چھوڑی ایہ آپوں خود شاعر آہا بشعر عجیب بناوے عربی بک دیوان بنایوس اپنے وچہ زمانے بزم نبی دے شوتوں جو اوس شعر سنایا چمک پیاجد دین محمدی چٹھی موت لیا کی وچہ شامل لکھیا ہویا لاوی ذکر لیا یا انہاں وچہ امیہ دا بھی اس نے شعر لیا ندا نور بھی شعر سناو اوس دے تال اوس ہور سناے آخر پاک نبیؐ فرمایا اس اصحابی تائیں ابن مشام کیا ایہ بندے آہے عرب وچالے

اصلی رشتہ ڈھونڈن لگے چھوڑ گئے مگر ایہ پر نہ راہبر بلیا کوئی کیست بہت جھوڑانا آخر اسے دعوے اوتے لوکانوں فرمایا وچہ بخاری جویں روایت اس دی خاص گواہی بیٹھا ہویا، آکھے درودوں بے کوئی آج گھرانا میں بن ہو رہے دے ایسا ایہ گل پکی ہوتی مول نہ اوسنوں برا مناندے بلکہ و دعوے جانندے اسے ایہ تحریک دلائی چھوڑے فعل پرانے زید اوس کولوں اوس دی لڑکی خود آپوں لے لیندا ہر اک طرح اکرام آسائش اپنے نیک ہاروں حضرت زید ڈھٹا تے نالے مجلس اوسدی کردا سمناں بت پرستی چھوڑی ہوئے سمجھ نصائے نام امیہ ابی صلت جو عالی شان گھرانے ابراہیمی دین قبولیا واک شرک تھیں موڑی ایہ ہر جد اس پاسے آیا ہو رہی رنگ ہو جائے بھانویں اصلی درمیانہ اونوں پھر بھی عجب کیلئے واہ واہ شوق محبت پایا مزہ عجیب دکھایا اس نعمت دی خبر نہ ہوئی حصہ لیا نہ کافی ہک صحابی پیش نبی دے اس دا شعر سنایا سن کے نبیؐ پسند لیا یا فیر اوسنوں فرماندا سو شعراں تک ہک تصدیق ادبول پیش لیا تے شوق رہیا پر اگوں اڑیا مومن ہویا تاہیں پاک نبیؐ تھیں پہلے جہاں بڑے خیال نکالے

مرد تیرے عرب وچالے گزے مرد سیانے
جہاں پاک نبیؐ تھیں پہلے چھوڑے بت لمانے

ہک خلیب عرب رچہ ہو یا انہاں خیال ال والا
 حافظ ان جھرنے لکھیا تہ او دے وجہ بھائی
 رب دا خاص پکار دی سہمی چھو دتے بت خانے
 آخر چھوڑ گئے بت خانے کی مدنی سائے
 ایسے مذہب دے ہر دھارے خواہش ہو انہاں توں
 ایہر ایسے لوک عرب وچہ ورے ورے آہے
 بعضے لوکی کفر شرک توں بہت پسند کریندے
 انجیں بعضے مذہبوں والے اصلی رستے پاروں
 ہک مشرک جو بتاں او تے بندے دیکر کیندے
 دو بھیناں دی نال کی دے۔ شاہی جائز آہی
 مور شراب زنا وغیرہ اوس دی حد نہ کافی
 دھی زندہ وقتانی نالے زندہ مرد جلانے
 صرف عرب نہ ایس بیماریوں پہی ماندہ ہو یا
 گمراہی دی حد نہ کوئی ایہ سبہ حدی ہوئی
 سر پاستے گمراہی پھیلی تے وڈی بدکاری
 کھیتی سکی آسوں تہی ایہ نہ یلیا پانی
 امیر مول ملک عرب تے چندی کرم کما یا

اوکار سہارہ جہانیت لیل زان ف است برکات علیہ السجود النور الاسلام

پاک نبی دے قبل نمودوں بتنا وقت و پای
 سخت غبار اندھیری خامہ نہ ہر باطن چہے
 سبہ مذہبوں تے اوس زمانے گردش چھانی ہوئی
 بستہ ہوئی پتھر پتھر عتس نگر دے گندے
 انجیں لوک عیدانی تہرے مشرک بن گئے
 ملک عرب دی حالت ہوئی گندی اوس زمانے

اوس دن مہمانت گندے راوی ذکر لیا یا
 اصل مرادوں خانی سانسے پیش نہ کوئی جاکے
 چھوڑ حقیقت گمراہی دی گل بنائی ہوئی
 بدلے سبہ خیال طریقے ال یہوداں سندے
 حکم نہی چھوڑ تاجی چہ تے وجہ خرابے
 جیڑا قصہ قوموں با سر عاقبت نہیں نہا سنے

جس دور جہاز و پلے ایسی حالت آئی
یورپ دی تے من بھی ادھا حالت نظری آوے
اوس زمانے ہستی پاروں ایہ محروم نہانے
انجیں مصر سوڈان۔ افریقہ ہور امریکہ جانی
جنگلاں ہور سمندر دا اندر پے گیا شور گھنیرا
جیونکر اس تھیں پہلے ایسی ملک اندر روشنائی
کیوں جے اشراف نے فضلوں بھیجے نبی ہزاراں
جدوں زمانہ گنتے بہتا مرد اولوں ہو جاوے
انجیں انہاں لوکاں اوتے اوہا ویلا آیا
اندراکے تہن جو ملک اس دا دیوں دھپ دھن
ہر ہر گھربت خازن بیاں بھلے اصلی ماہوں
کچھ انسانیت نہ اوتھے شور کفاراں پایا
ہر دل قہر اندھیر غبارا لوں لوں دھپ سمانا
ہست قہر تہن ویلا پاک تہن تہن
ہک خدا تھیں تہن انہاں کے آن خدا بتائے
ہور عقائد بگڑے سب دے گلاں ہور سناوے
ہور ہزاراں جھاڑے کیڑے رت فساد و دھواں
ہک وہابی۔ ہک چکڑالی۔ ہک بن و امر زانی
بسمناں تل تل آپس اندر ایسا شور مچایا
راہ ہدایت متل نہ دتہن ایہ لکلاں کھوئے
سب دے کھم بھلے ہوئے تہن لوکاں سیایاں
ہک دوجے اول کافر اکھن موہن نہ بیا نہ موٹی
انجیں اوس زمانے ایسی شور عیسائیوں پایا

تہ وچہ یورپ کھیل آئی اس تھیں دوسر گمراہی
جیندا نفسی خواہش کچھ وقت تمامی جاوے
نیش پرستی وانگ بھولاں سالے وقت ہانے
سالے وچہ اندھیر غبارا تے دائم حیرانی
ہر جا شور جہالت پایا تھیا فساد پتیرا
انجیں پھیل گئی ہر پاسے بے امنی گمراہی
دشمن نہور تہن سریت تہن تہن گنتاں
غیر خدا دے فضلوں سالے ایہ تھیا فساد
انسانیت مٹ گئی ساری شور جہالت پایا
ایہر ایہی اول زمانے چھڑ بیٹھا بندریانی
رب دی خبر نہ مول انسانوں غرق ہوئے گمراہوں
راجپوتان دا غلبہ آہا جہاں جگ نوایا
کوئی سچائی نظر نہ آوے بھلا سب زمانا
نہاں دی بھی حالت بگڑی فوج بیا کھوئے
تہاں تھیں مراد ہک بنایا اٹھے لکھے لائے
اصلی رستہ یاد نہ انہاں انجیں شور مچاوے
تہن کچھ کل تہن مسلمان تہن تہن
ہک شیعہ۔ ہک سنی۔ حنفی ہک احوال نہ کافی
تہن رستہ تہن اندر گھنیرا شور مچایا
آپس اندر جھگڑے کیڑے لائے زور دھکائے
انجیں مسلماناں لوکاں اچ کل بھنڈیاں پائیاں
اس گل پاروں جیون والی سخت مصیبت آئی
اصلوں غلامی رستہ نہانے انجیں وقت گنوا

رستہ دھاڑ تھریں اندر تہن سبھ نہ دی
کچھ ڈوب۔ مراثی تہن دوجی گل نہ بھانڈی

حق بنو قنبل سے جو بزرگ حضرت علیؑ والا سے
 اوس زمانے میں انہاں دا ایہو کرتب آیا
 سمجھاں نالوں مذہب اخیر ی ایہو آبا عیسیٰ
 کوئی اخلاقی بات انہاں دی چلی نظر نہ آوے
 ایسی حالت ملک عرب دی اوس زمانے آہی
 ویشیاں نہیں بھی پرستے پرستے حالت آہی انہاں
 دنیا داری سے کم مہین کرے جنگ چلیاں
 نال مہاتاں بڑی محبت لٹن باندیاں راہیاں
 وفاداری بھی آہی آہی تے اتفاق رکھیاں
 بعضے ویلے نال محبت آپس وچ مل بندے
 تاں اتنی خوریزی ہوندی ماسے ہاں قبیلے
 پانی بیون تھیں اک واری ایسی ہوتی لڑائی
 ایسا پردہ پیا انہاں تے خبر نہ کچھ انہاں نوراں
 سبھ قبیلایاں آپس اندر کھانا کر وکھ بنا سہے
 رحمت دا بین چھپیا مویا تہہ ہر اندھیرا چھپایا
 چشمیاں وانگوں نال نراں گل نہک انساناں
 عمر تمام فساداں اندراوہ مجھول لنگھا دن!
 ہو اک عادت خوریزی دی انہاں وچ آہی
 جو مسکین بلے راہ گذروا و سول قتل کریندے
 جس گل اوتے رہ جانداں سن سن نہیں کرے یہ ہندے
 دو بندے جھے آپس اندر انجیں کون لڑائی
 ذرہ شر اٹھے تے تاں بھی کہن فساد نکا سہے
 قنبل بکر اندر جو ہوتی آپس وچ ہر دہائی
 کئی قبیلے اس وچ ہوتے ہوتی بڑی تباہی
 دولت ملک سدا نہ بھگتا نہ کوئی طرح انہاں

عیسائی نہیں با سبہ شرابوں دوہی بات نہ آوے
 جو کوئی طرف انہاں دی آیا بھر سکے ہام پایا
 ایہو اس دی حالت ایسی جیسی کتے نہ پائی
 ہر بریا یوں اول ایہو اسے طرد و ہاڑے
 عقلاں بکروں غلامی ساسے ہوتی خوب تباہی
 اپنی ہستی سب و بھائی آوے نظر نہ جانندی
 ایہو ویکھو اخلاقی انہاں تے فیسے پرستے پرستے
 سبھ کوئی نظر مہر آوے دیندے سخت ایذاں
 پر جہہ رہ جاتے ہر فورہ بھی جانوں ورنہ جھنڈے
 فوراً اوتھے گلاں اندر شروع فساد کریندے
 سہے ویشیاں وچ جنگ نہ بہت دی جیتے جیتے
 کئی قبیلے جل کٹ ہوئے ادھی صدی و ہائی!
 اگر دیہ ہوسے داوہا یا سکے گھاٹا پوسے ہاں نوراں
 کسے بل نور کسے صفاناں ہاں کسے دیں نور
 وڈے داناناں لوکاں اپنا عقل تے فکر و بھایا
 ہر اک دامن چوری کرنا پھر دیا کم بھوناں
 کوئی نہ راہبر ہاں پے اصلی انجیں جان و بھ
 اس کم اندر بڑے بہادر کرے پھرن تباہی
 ہور ہزاراں اس تے تائیں ظالم تگیاں دیندے
 جہ نور سبھ قبیلے اپنے اپنے پاروں کت دست
 کئی قبیلے شامل ہوئے کرے پھرن صفائی
 سارا عرب اکٹھا ہوندا جہاں بھان سہے
 ادھی صدی انہاں تے اس وچ کیریاں جنگ لٹھائی
 حاصل تھو عرب ملک دی ایہ کچھ حالت آہی
 محنت جہاں دی ایہ بڑے کسے خبر نہ تھانوں

انقصہ مجہول اچھے جس دی حد نہ کافی !
 بے رحمی بھی ایسی آبی کمر دی پھر سے تباہی
 زت و بالوں عیشاں کر دے بھر بھر پین پیاسے
 ایسے حالت اندر انہاں عرصہ بہت دیا
 بھیر پختے ایسے آہے مل کے مول نہ بہندے
 انجیں مور تعلق کمر سے سستہ انداز تہہ رستہ
 دو جہاں تو ماں تال انہاں واساک نہ مویا کوئی
 جنگ نہ لڑائی کا دن سر دم کھسے رہن تیار ہی
 سچہ وہ تو ماں آپس اندر ال جل جان کدا بیما !
 ایڈی غیر لڑائی مرنہ دی جس دی حد نہ کافی
 انہاں کون تھیں مرا عہد باں ایہ تجوین نکالی
 انقصہ ایہ وجہ تباہی حدوں بھی لنگھ آسے
 کشتہ و نخی شفا حذوہ من ازلہ نہ فرمایا
 جہ کر منہ سے اس آس پہ دھڑکی تراکتی ڈری
 کیوں سچے اک تیرا جھگڑا اڑی ہدی گنوا دے
 جہ بک نسل انہاں دی تھادے ماری وہہ لڑائی
 اک شیشہ دی گل دی پاروں اتنا شور ہو جواسے
 کئی انسان دڑائی اندر آون کم اتھائیں
 جہ سے نوکی دقت لڑائی زندہ بکھڑے جاون
 انہاں دا کچھ درجہ ناہیں بنن غلام بیچاوسے
 ایہ بکس دم پاک ہی دا تہم مبارک آئیا
 اپنے غیر بیگانہ ساندے خیر لڑی پوروسے
 جہ بند اکہ دو جہ سے نہاں بیاں پار یگاناں

زندہ دھیاں نور دہب آون دسے زانقہ جوانی
 ایہ سب بہکت سبے غفلتی دی فلسفہ تھرا ہی
 ایہ لکرا انہاں دی آجی پھر سے مست ہوکے
 لیکیں بد سے بریاں کھسے ایسا پردہ چھایا
 جہ پند سے تال بک گل لڑتے جگہ بہت کمر
 اعلیٰ طور نہاں نہاں داسے دیاں دل و چل کر دھڑکے
 سبے مویا تال تیز و بجا یا ختمہ کہا ہی موی
 بک سہم سہی یہ سہرت غیر کھی مہم ساری
 کجور دن کچھور دوزخیں انجیں جہاں بائیں
 موی تباہیاں تو ماں دلاں دیاں تہہ رستہ
 اہر پیکہ کھنڈ نہ آئی دسے سہرا دوں غری
 جس نوں نہ نہی سنے کیستہ تا چنگہ رزہ و کھسے
 پھیر پیکہ سن آس کناں سستہ فسطول آسہ بچایا
 نظر نہ اوس دا حستہ پیرا جہاندی دودہ دڑا ڈری
 جہ لڑا طور ان اکھار سے مڑکی حال ویاوستہ
 وہ ہی برلہ جہاں کاردن کمر دی شور مچائی !
 یا گھڑا کوئی آگے لنگھ بڑا سناد نیو سے
 ایڈی بہالت شہد مچایا سہا بخشش پناہیں
 انہاں دا کچھ ورن نہ رنڈا زلست بہرستہ انہاں
 دھنڈی مہم دھن نہ نہ نہ بھون تھان آوا دے
 ایہ وکھو دھنڈے فسطول سہا لکھ گنوا یا
 سہنڈی پناہ سہنڈی دھنڈی دھنڈی پناہیں
 ظلم تعصب حمد نہ مویا پھر یا مور زماناں

ایسے گلوں لب فرماوے عرباں لکھاں تاپیں
 یاد کمر بن لب دی شہت جہڑی لی تسائیں

پہاں آہیں اندر آسہ دینن نہیں تمہاری
 بھائی بھائی آہیں اندر غیر گیون ساسے !
 اک پل اندر اس پتکار سے کسی کی رحمت پاروں
 ایسی کایا آپٹائی سب اندھیرا مٹایا
 ہوا اک گل عرب دی مینوں یاد اچا مکہ کی
 مرض عشق دا زور اوستہ جس نے آئی وہاں دی
 غیر خصوصاً عربی لوکی کٹھے عشق بلاؤں
 جو اس تار انہاں سے آگے اڑا اٹھلا کھانے
 شرم حیا دی نور نہ کوئی ایہ گل بدوں جو کافی
 ہوا اک رسم انہاں دی بجا دی شہنشاہی
 ہر علاوہ اس دے بھی مڑ شرم حیا نہ کوئی
 ایسے دھوں انہاں لوکاں رسم نیوگ نکالی
 انجیں ہر ہزاراں رسمیں عرباں جویں بنایاں !
 ظالم انہاں دا ویجہ دینا چھوڑا کتب ہاندا
 ک اک اصحابی پیش ہی دے ایہ عمل سہانہ
 اس گل پاروں پیغمبر نوں درو اجیہا ہویا
 ایہ کجہ حالت کس عربیہ کی فکر کتوں آئی !
 انجیں نہ شہزادوں آہی اتی تروں انہاں نوں
 کہان روایت جس دم آئی کوئی ایہ فواہی
 اتنا گلیاں مسکے وچہ ڈھلا نہریوئی ہو جابی
 ایہ سب بکھتہ پاک بڑ کٹھیں دور پیری ہوئی
 ایہ سب بدیاں ایسے پاروں جا زیاں نظر نہ آیاں
 دور ہویا سب کفر جمالت جس دم سوہنا آیا
 کئی ہزاراں رسم رسواں عرباں جویں بنایاں
 واہ واہ شان نبی سرور دی خالق دی سرکاروں

بخش ہویا اتفاق قسانوں فضلوں ذات گرامی
 ایہ سب برکت پاک نبی دی فضل الہی بھارے
 سارا عرب منور کیستا چھٹا قہر غباروں
 مان ترات کفر سے ٹٹے جوں اوں نسل کمایا
 جہڑی نفسی خواہش پاروں روا انہاں فرمائی
 کٹھن نگر وائے بھالائی موشن جی اس اندر
 ہر محبت پاروں وکھن شہریت بھری لگاؤں
 سب عوامی نظم وچاٹے شہزادے کھانے
 محض محبت ولبر والی اس بن ہور نہ کافی
 یا کس ارادے کی کہ زبانی دے پتہ من شہ
 ایہ عادت تھے انہاں اندر بڑی پرانی ہوتی
 جو دھیات نکھی سب توں ریت جہالت دابی
 زندہ دھیاں قبریں سٹن اوہ مر پان دوہا پان
 پو کی سارا انہاں بہرے دل دی خوشی منا دے
 من کر نبی اللہ دا رویا اکھیوں پیر وادے
 مول سہار نہ سکیا اوسنوں پنجوں بھر بھر رویا
 ایہ پر جس دم آیا سوہنا ہندی حال ہویائی
 ہر گھر شہر سے شہزادوں زندہ سے شام صبا نوں
 شہر مدینے والیاں لوکاں ڈوبل قاتل آہی
 نہ جیوں بانی بندہ وگ داریں کی بھج سادی
 نہیں تار لوک پرانے عادی پھون سکے اکوئی
 واہ واہ فوات مبارک تہذیبی جیوں روشنیوں
 لوکاں تھہ ایمانوں پایا کفر رنگار و بھایا
 جس دم نبی ہجرت آیا وہندیاں نظر نہ آیاں
 کفر شرک دا نام نہ مریا جیسے جیسے پاروں

یہ رنگ چڑھ یا سو ہنا ہی ہر خدا عالی

جس دسے پاروں روشن ہو یاں تے بھریا سبھ خالی

ذکر نبوی اکرم ﷺ والہ صلوٰۃ والسلام

آئے کافی درد بخونی کدی تے خوشی دکھائیں
درد غماں وچہ رونڈیاں رونڈیاں عمر گنی ٹنگہ سامی
کالی رات غماں وی میراؤں لوں ساڈ دمانی
اک اندھیری رات موکا لی تے کھماں جھڑ چھایا
مدت پچھوں بجی دیسے پیاک نہیاں چھکارا
ایسے حالوں رات نہ کندی غم تے مار موکایاں
وقت گھڑی دا عاجز ہو رہا کھنڈہ کدی بجایا
نیں درد ابھی غلبہ بھرا شہر مسکن نہ دینے دا
کھڑکی گھڑی میں اندا کھڑکیاں کدو دیا آسے
آخر ایسے حالوں میں تے نیسندر غلبہ پایا
کی دیکھوں اک پاسوں یوں نہرونی رگڑ شنائی
چوڑوں اوس تے بوج نہاں تھکے تھکے بنواسے
شوکت شان گئی سب افس کی مٹی نال ملایا
آتش کدے سے ایں اندر تھو کدوں بنواسے
ایہ حالت جد سفنے اندر یوں نظری آئی
کی دیکھوں سب تھوڑی نہرونی نظری آوسے
آن معبرنوں میں دسی غیر حقیقت ساری
کیا اوس نے اج دن چڑھیا سو ہنا نیک ستارا
ساری دنیا اندر اس تھیں خوب ہوئی روشنائی
سب دنیا تے چمک دکھائی ہوئی دور ازیر سے

کدی تے وقت مبارک زالی اہلی شہر سنائیں
سکھ دی برکت بک نہ لگئی بنی مصیبت بھاری
سورج چڑھ نہ نظر نہ آوسے دس کی تہر کیتانی
تے دشمن دسے خطر نہ ڈاڈھا جانوں مار موکا یا
پھر چھپ جوادے نظر نہ آوسے ہوا حال آدھا
سورج دا کچھ ہتہ نہ لگدا کدو دے روشنایاں
نہیں تاں چپ چپیتیاں ساڈا اوسلا وقت ہاسے
جہ سول جانوں جان اپنی تے ہور تشیہ پوندا
جس تھیں بوجہ غماں د ہاسے موبنل کماشے
عجب نشان ظاہر ہوا وقت خوشی دا آیا
جس تھیں اک محل اوچیرا یوں آدسیانی
کنب گئے اوس شعلے پاروں وگڑن تے آئے
نکھ اوس دی حالت پاروں حیرت اندر آیا
بجھ گئی اک تمام نہاں دی رب کھنڈے مینے پائے
فوراً ڈر تھیں ابھڑا نہیے باہر جماتی پانی
جیونکر پود پھٹنے تے آئی مولا آس لکھوے
دودھان تے گل بتائی لگی بات پیاری
جس دی عزت پاروں ایہ سب مہیا کارا بارا
ایشیا یورپ مصر افریقہ فرق نہ رہی کانی
روحانی جہانی جان سارے جھگڑے جھیرے

تے جو جھگڑے گلے الانجھے دنیا دلیاں پاسے

اس دسے پاروں انشا اللہ سون سب صفا تے

کال و بال جہانوں سارے جانے لفظ نہ آسن
ظلم جہان تے مہی ناہیں جاں او سوہنا آیا
اتنا اوس دا پایا اوس تھیں میں ترانی جانواں
بیت اللہ جو خانہ کعبہ اس وجہ بت وڈیرا
وقت ولایت پاک نبی سے تال اوس بیل سنایا
جو آیا جو آیا سوہنا جس اتنا رنگ لایا
و کہ گئے سکھ وھا کر آئے مولا میل بلایا
ہر اک جگہ بہاراں ہویاں باغاں موج وکھائی
بے سیانی بے ایمانی چڑھ توں پٹ وگائی
عبداللہ بن عبدالمطلب سوہنیاں شانوں والا
جہڑا حسبوں نسبوں سوہنا قوم قریشی بھائی

دشمن سارے جن کھین تے نوکر بن جاسن
جس دی آمدن کسے ہر شے پہلے سیس نوایا
دو جگہ اوس دی آمدن کسے و سیاں سبھ سرائواں
جاں اوس نو دوں چمک پیو سو ہو گیا بیرا بیرا
خاک بتاں دی چاون والا نبی محبت آیا
جس دے قدم مبارک پاروں ہر شے شکر لایا
غیاں گیاں خوشیاں آیاں تے سبھ درد بٹایا
کھٹے کوڑے مٹھے ہوئے ہو گئی دور و باقی
چڑھیا دیہندہ ہدایت والا پھیل گئی روستائی
جیں گمراہ چراغ منور کردا پیا اجالا
مکے وچہ رتیں کھاوون تابعہ سب خلقائی

بقیہ اذکار خلاصہ سورہ و احی شریف

مرا کر رغبت ایسے پاسے اشرف علی دوبارا
جس دا ذکر مبارک لگ والوں لوں سدا پیارا
اوہ بیت اللہ جس دے اندر ہمیں بت بتیرے
پاک نبی جد دنیا اوتے قدم مبارک پایا
نام توحید نہ جانے کوئی ہر گھر بت رکھائے
بیت اللہ دے والی سارے بتاں مگر وکانے
بتاں والی گل دے وچہ ایہو سبق پکائے
جو گنجی بردار سداون تے مالک بھی تائے
ہر محبس وچہ شامل پورا عبدالمطلب آہی
کدی بتاں دے آگے ہلکے سیس نہ انہاں نوایا
نہد رسوم جہالت والے لیکھے مول نہ لائے
ایسے رتی کم نبی نوں ہر گز مول نہ بھاوون

جس دی شروع کہانی ہوئی جیندا شان نیارا
جس دے پاروں دو جگہ اندر نیکاں دا چھٹکارا
تن سو سو تعداد بتاؤن جیندی لوک وڈیرے
سخت جہالت دنیا اوتے تھرا نہ ہیرا پایا
کفر شرک وایکھا سبھو ہور اذکار بھلائے
ہر دم سیس امتقائیں جھکدے ایہو نام ٹکانے
تے سرور انہاں دے وڈے عبدالمطلب آہے
براک طرح حفاظت کردے صاحب عظمت دے
اپر نہیں توجہ کیتی ات دل نبی الہی !
اتنی دل وچہ نفرت آہی قدم نہ اتوں پایا
حصہ کج نہ لیا انہاں بقیں تاں اس پاسے آئے
جاں جاون تاں رب دل جاون ایہو درد پکاوون

ایسے پاروں میں قبیلے سب تھے رتبہ پایا
 جہول جہالت والے ویلے ہوندا جج ادائی
 یعنی دل عرفات نہ ہا دن لوک قریش تماری
 ہاں جو لوکی باہروں آون کارن جج ادائی
 جہول عرفت مکے دہوئے وانگول انہاں جو کسے
 جو ایہ طرز قریشاں والی کرے نہ کچھ اتھائیں
 ابن ہشام کہے کی انہاں ایہ دستور بنایا
 پاک بنے طور جہالت کدی نہ مول قبولے
 انجیں عرب نواسے اندر ولے لوک نکے
 دن ساداتے کمال اندر امین رہے رہندے
 پھر جس نون اس کہ وہی ہوسے ٹھیک کہاں تماری
 نہ سے لوک کہانی اور دن سن سے چوٹیں چائیں
 یہ سادہ بنی محمد ایم کچھ شنیاں ناہیں
 میں قربان رسول اللہ تعالیٰ سوہنیاں شاتاں والے
 ایسے نور جمال اساتہوں حدبہ اصل دکھایا
 بقصد جدی محبت اپنی ہوش سنبھالی
 کم دنیا دی سارے سانجھے جو جو کرنے آہے
 اک اکی جان نبی دی تے کم باہج شماراں
 ہور اک کابل قدرت پاروں بوجھ سرے تے پایا
 سب کہاں تھیں ایہ کم بھارا جیندی حد نہ کافی
 پھر اس نون دیکھ نبی نے سب کم نور بھدائے
 ہول والی سچی الفت ہو گئی دن سوائی
 ایہ شوق زیادہ ہویا پر او نظر نہ آوے
 تن میڈاں اک نثار مبارک نہ مہر بتاؤں
 کئی مینے اوس مقامے ڈیرا ونجہ جمایا

براک جھگڑا ونجہ مٹانا کم انہاں وا آویا
 نوم قریشاں دے متعلق ایہ دستور ہویا
 اس دے باہجوں جج انہاں د جائز آبا عاری
 ارہ بھی طرز قریشاں والی کرن پسندی بھائی
 او با اصلی درجہ ہاوسے صادق بنیاں جاسے
 اوہ مڑنگی حالت اندر کیسے رسوم ادائیں
 پھر پاک نبی اس پاسے مول خیال نہ آیا
 تاں ہی چھوٹے بیکار واسے کرن پسندی ہوسے
 نیت افسانہ گوئی اندر وقت گزارن ملتے
 رات پوسے تاں دل مل سائے اک حافی تے بندے
 وہ مڑ شروع کہانی کردا جو کوئی گذری نہ جی
 نہیں راتاں جاگ ٹنگھ وں ایہو مڑ درائیں
 ناں آسے اس محسن اندر بھل کے کدی کدائیں
 جس دے پاک جہاں مبارک کیستا نور اُجالا
 ظلم اندھیرا دور ہٹایا روشن چائن لایا
 سارے بوجھ اٹھائے سر تے دیسا شان جمالی
 ہند تجارت سفر اٹھاتا اپنے پیٹے پائے
 ایہ بھی بھید الہی آہا کون ہوسے ایہ ساراں
 جس نون شوقوں پاک نبی نے اکھیاں تے چایا
 جس نون توڑ چڑھاؤں جا پے بوجھ گھنیرا بھائی
 بھانویں پورے طور نبھائے فرق نہ مولے پائے
 اوہو طلب دے دھچ آہی ہر دم اوہا ادائی
 آخر تک دن مکیوں باہر قدم مبارک پاسے
 جس دھچ طلب الہی کارن جاگہ ڈیرا لاؤں
 کھاؤں پیوں یاد نہ رہیا ایہو سبق پکایا

بہت دے تان محبت لانی و مہری ہو کہانی
کی داری ایہ خوشش کہ کے حضرت گھروں آون
سیتی شرح بخاری اندر بدرالبرہان لیا وے

مجر سے اندر پہلے پہلے دھین رز نیاز نہانی
تے کچھ چین آرام نہ آوے مزد واپس ٹر جاون
غیر دھیانوں ہی جھٹھتا فرصت ذرا نہ پوے

قِيلَ مَا كَانَ صِفَةً تَعْبُدُ يَا أَرْجَبُ رَبَّكَ ذَاكَ هَكَانَ
پچھیا گیا کس قسم دی ادہ عبادت آہی آپ دی جواب دتا گیا اوس دا ادہ عبادت آہی

يَا لَكَ كُورَ الْأَعْيُنِ (یعنی شرح بخاری)

غیر دنگر سوچ پھرتے نصیحت حاصل کرتا

سب دی ذات پچھان کاردن کرے سوچ و پچار
گو یا ذات پچھان کاردن کرے فکر تیرے

کی ادہ کیا حقیقت اصلاح کی اطواراں کاردن
جو نگر ابراہیم ہی نے کیتے خیال اچیرے

وَلَمْ تَحْزَنْتَ اِبْرَاهِيمَ عَلَى نَبِيِّنَا وَطَبِيعَةِ الْبَيْتِ وَكَامِلَةِ وَالسَّلَامِ

اچے نہ شان نبوت یا یا ابراہیم سو پارے
پہلے جھلمستاریاں والی موہیا من انہاں دا
یعنی دیکھ ستاریاں دلوں رب دی ذات پھرائی
ادہ بھی ماند ہو یا جس ویلے حضرت نے فرمایا
اس نوں چھوڑ سورج ول مونی عنایت ٹھیکٹا ندی
تاں مر حضرت باجہ خیالوں اچن چیت الیا
فانی چیزاں نوں میں سرگز ہرگز جامزا ناہیں

نگر تلاش الہی اندر رہندے عدا پیارے
اوتھوں جس دم دھوکھا ہو یا خیال او تیرے باندا
ایہر ڈبے دیکھ انسانوں جن دا خیال ہو یا فی
ایہ رب تامل موقعہ تے جس اپنا حال و غیب
ادہ بھی شاہیں ڈب دا ڈھنگی بد کشدنی ہو ندی
اِنِّیْ لَا اُحِبُّ الْاَفْلٰہِیْنَ کہیں خام خیال بنا یا
ایہ سب خیال فضول ننگے لیے گی الٹی راہیں

اِنَّ دَجَنَّمَا وَجَّهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ هَ الْاَنَامِ

بے شک میں متوجہ ہونداتے منکر دہاں پنا وے اس ذات دے جس نے پیدا کیتے آسمان تے زمین

میری سب توجہ اس ول جس آسمان بنائے
اونے طرف توجہ میری او یا لاہر میرا
انہیں پاک نبی سے دل دچہ ایہو خیال بتیرے
ہیں کی ہاں کی عالم سادے کی ایڈے جھیرے
کس نوں سمجھاں کس نوں سوچیں کی یقین لیا نوں

تے ایہ رہرتی پیدا کیتی سوئے کھیل و کھائے
میں نہیں اندل لوکاں وچوں جیندا شور جنیرا
نر دے پھرے اندر باہر تے اُسے پریدے
تے کی چیز نبوت ہندی جہڑی کدے نکھیرے
کیا ہر حوا کوہ طوماروں اصلی مطلب پانواں

پہلے تیرا رب اکرم اکرم جس نے کرم کیا
 اودہ کلاں سب بنیاں تائیں فضلوں آپ جتایاں
 جاں ایہ حالت پیغمبر تے اوتھے وارد ہوئی
 ایڈ جلاست جس نہ سکے گھر تشریف لیا سے
 نور تجلی تھیں پُر چہرہ تے دل خفگی بے سہریا
 ایہر دل وچہ کاہلی آہی گل نہ کیتی جانندی
 نہ کر فکر محنت و اتنا توں ہی نبی الہی !
 تائے ہو تسلیاں دیوے پیغمبر تے تاثیر
 بعد اودہ سے مرزا پاک نبی نوں الفت نال کھائے
 اودہ عبرانی بولی پاروں ماہر برٹے پرانے
 انماں نے سنن ایہ گل ساری الفت تھیں فرمایا
 اویا تمہ عزت والا ملیا اچ انہا نیں
 ایہ نہ جانو بلکہ انہاں عالی درجہ پایا
 اس گل پاروں راوی اس دا ذکر بیان کیا سے
 کچھ بھی مافی نہر پیر دیوے و توفیق بہت سے
 مولا سچا سادہ نہ چہ پڑی ہر حیلے سر دیٹھ
 درقہ سن کر فوراً سننے شان نبی سرور و
 بیشک شان نبوت اس قدر خشن کیتے رب سائیں
 پر فرمایا تے کہ میں نے ات گل پاروں بھائی
 جارا بھار نبوت درجہ وچہ خیال سماوے
 القصد وچہ انماں تھیا نال عرصہ جدوں وہایا
 آمد ہوئی وحی الہیوں کرم ستار غفاروں
 باب تعبیر بخاری اندر زانی ذکر لیاوے
 تہ حضرت تھیرا دن داڈھے کاپے پے پے جاون
 کہی پے تہ جہر سے جانی جہر سے جہر سے

نال کلم سے بندیاں نوں جس سارا علم سکھایا
 جو بندیاں خود مول نہ پائیاں نفس کنوں سکھایاں
 خوفوں ایسی طاری ہوئی تاب نہ رہ گئی کوئی
 ایہر اوتھے نشہ انوکھا رنگ عجیب دکھائے !
 مافی خدیجہ دی رچہ خدمت کھول تھہر مسیب
 پھر بھی مافی خدیجہ اویوں نرمی تھیں مرندي
 تیں تے مولا کرم کمایا دور ہوئی کوتاہی
 تیں بن کون سنبھالے اسنوں لکڑی وں نوں لکڑی
 درقہ بن لول وں اویوں باسوں پکڑ لے تہا سے
 تے نکات توریت انجیلوں لاون سب ٹکانے
 ایہ اوہا ہی درجہ جہر حضرت موسیٰ پایا
 کسے زمانے عزت پائیں اندر دوسرے سزین
 جس سے پاروں دو جگہ اس دی تابہ رب بنیا
 ڈر گیا نبی محمد اس تھیں سخن نہ کیستا جاوے
 فرماوے کچھ فکر نہ کرنا مولا کرم سنوارے
 سرلی سامنوں فکر نبیا تہاں رب میسے میسے
 کہندا ٹھیک یہ نبی اللہ واسوئیاں گوں کردا
 سن کر فیر تسی ہوئی پیغمبر دے تائیں
 بہت تر دو سبیت نالے غلب جہل خدائی
 ایٹھے کچھ نہ کہیا جاوے غلب فکر بھل جاوے
 اپن چیت خداوند باری سارا راز بتایا
 جس تھیں رسد و رسم خیل نکل گئے گھر باروں
 ہوں کچھ مددیں مولا لول وچ نہ شکل دھڑے
 کس نوں دل و حال سنادن تے دھڑ دھڑاؤن
 ہوں چھل تھیں جاون سب قصہ لکھ جاون

میں خیالوں اس کم دی جان حضرت کرم نیاری
 اگر کہے رسول اللہ توں میں ہی رہا تا
 دیوے بہت قسلی آکے جبرائیل نورانی
 اک دردی سے جو سے پاروں کوں یقین لیا سے
 پھر مولا جنت کرم کمایا اہلی راز دکھایا
 اس دی تاب بھی جھل نہ سکیا وہ محبوب الہی
 یہ نثر الباری اندر سے جو شرح بخاری

خدا جبرائیل دکھاوے آکر شکل پیاری
 اس گل اندر شک نہ مولے اے محبوب یگانا
 پر جس وسیلے دیری ہو سے ہو جو سے حیرانی
 جاں تک پورا پتہ نہ آوے دل دا فکر نہ جاوے
 غار خدا وچہ سارا مطلب واضح طور بتایا
 خوفوں حالت غاری ہوئی نالے کسستی آہی
 ذکر لیاوے پاک نبی دا کہے حقیقت ساری

فَلَيْتَ سِرِّهِ كَلَامَهُ اَيُّقِنَ بِالْحَقِّ وَاعْتَرَفَ بِهِ ط

جدوں ورقہ نہ سیر کلام آپ مانتے اسنوں یقین ہو پورا پورا تے جنت دے راز کرب

جدوں خود کجہ پاک نبی نوں ورقہ پاس لیا فی
 بے شک ہے ایہ نبی الہی تے محبوب خدا
 ایہ گل سن کے پاک نبی نوں ٹھیک یقین ہو جاسے
 حاصل قصہ پاک نبی نوں جدوں قسلی ہوئی
 کیوں جے ساری دنیا اندر ایہ فیضان پونچانا
 کی تدبیر کہاں اس بابت کیوں خبر پونچا نوں
 اس مسئلے وجہ خطرہ وڈا جس دا ظاہر کرنا
 میں قربان پیار سے اوتوں جس تجویز نکالی
 اور لو کی جیر حضرت کوں پسے فیض اٹھایا
 سب اخلاق عادات نبی سے واقف پسے علوم
 مشائخ مائی خدیجہ صاحبہ واقف سمجھ انسر دے
 کل اخلاق نبی سے پاروں جو کچھ علم انہاں نوں
 وجہ حضرت علی جو آسے پاک نبی گھر پالے
 تربکارید غلام نبی دا پائی اوس رہائی
 خدمت پاک نبی دی اندر عمر انہاں لٹھیاں
 اندر وچوں سمجھ تھیں پسے اندر محبوب خدائی

تے سامنے کل علوم سنی تان اوس بول لیا فی
 سمجھ نبیاں تھیں ہونا اسنوں دتا شان زیادا
 تے اذاری پیکے مونسے شک تمام گنواوے
 لگا بگردے نوں بھارا راہ نہ لہے کوئی
 ایسے گلں رات و بالڑاں سوچے نبی رہانا
 کون سو سے ارج محرم دل دا جسموں بید سناواں
 سب کہاں تھیں مشکل ایہ خلقت اکے دھرنا
 کجھ بندیاں نوں بن تکلیفوں ساری گل دسائی
 جن تھیں لے مرنے تیکن بھید تمامی پایا
 جھوٹے مولے راز مخدئی تے دانا یوں زوروں
 ظاہر باطن سب کجھ جانے براک فعل و باروں
 اتنا کردوں کسے نے ہوتا باہر حد بیا نوں!
 وہ بھی بہت احوال نبی سے اصلی جان والے
 تے ابو بکر صدیق سوارا جو محبوب خدائی
 سر فیضوں حصہ پایا رحمت جبریاں لایاں
 مائی خدیجہ اسگے اپنا راز بیان کیستائی

تھے اعلیٰ پیغمبر پونچایا پہنچتا جو میں حضوروں !
 کیوں ہے اعلیٰ روز ازل یقیں پورے مومن آسے
 بعد انہاں سے ہور بزرگان نور ایمانوں پایا
 مافیٰ صاحبہ توں مراد رجبہ ابو بکرؓ ہتھ آوے
 ایہ اک بٹے سوداگر آسے اتہ حیثیت بھائی
 بن سعدوں طبقات و پرانے آوے ذکر انہاں دا
 اور نجد جی دولت اللہ بتیرا تھے اخلاق چنیرے
 ہر صفتوں موصوف بتادن مکے وچہ تمام
 سبب حمزہ شہر مکے آیتھوں لین سلا میں
 کیوں نہ شان اٹاندا ہوئے عالی وچہ اعحاباں
 سبب اعزاز مرتب چند کے اک یتیم پچھاتا
 ایسے پاروں رتبہ پایا اوس محبوب سوا رہے
 ایسے وی وچہ اغت وکے سبب گھر بار بھنڈیا
 کرن روایت قسب ایمانوں جیونکر حال اٹاندا
 ہر فرمان نبی واسن کے کردے تابع ساری
 حضرت جدوں نبوت والا دعوتے بول سنا یا
 آکھن اچ محمدؐ ہویا جھلا اتے دیواناں !
 کسے ہنسے نے ابجدیوں ایہ وچہ خبر پونچائی
 آوے ناں جیتی بوسہ سوہنا سخن آوے نا
 اس گل اندر اسے اوہ لوکو کوڑنہ موسے جانو
 جو فرمایا ہے فرمایا ایہ بھی پیچ منسہر مایا

باہجہ دیلوں جیلوں پل وچہ ہوئے اوہ پروردوں
 پھر نہ بیت پاک نبی نے زنگشے دے لایے
 سبب جنر مال حولے کر کے اصلی نفع اٹھایا
 جہڑا با بھوں حیدر تحت دے باز تحقیقی پاوست
 مکے اندر حاکم امین منے خلقت ساری
 پہل ہزاراں نقد غزانہ جہڑوں ایمان لیا ندا
 ہر اک نال سلوک کر شیعے چان صبح اندیرے
 اتنا اباجوہ دا درجہ بکھے سعد گرامی !
 ایس ادوار نیان سیمناں پاک نبی دے تائیں
 کیوں نہ اول نبی انہاں نوں رکھے وچہ احباباں
 ایو سرا صاحب جاتا تے محبوب رہاتا
 ایسے پاروں دنیا دے چھڈے کسے بارے
 جوں آرسنوں ایمہ درجہ بلیا ہو گیا شان سوریہ
 نال نبی دے پیار ہمیشہ ڈاڈا جوڑ دلاں دا
 اتنی دل وچہ اغت آہی چھوڑی مول نہ یادی
 وکھن یہ گل سن کے اوسوں باسہ دوزں بنایا
 ایہ نہ خبر جہ پایا اوس لے اصلی بھید رہاناں
 یار تیرے اچ دعوتے کیستہ پیغمبری دا بھائی
 یار تیرا جے ایہ گل آکھے پیچ سمجھو فرادے
 نبی جھٹھنڈا بائیں سچا صادق مرد پچھانا
 اسے لوکو اس ساری عمریں جھوٹ نہ بول بیا

اوہ سچا اوہ سچا لوکو اوہ سچا اوہ سچا !

جرمنے دوزوں نیان تائیں اونچے زور

میں کیوں باہجہ دیلوں نے ان لوگوں نبی حقہ

پل وچہ رجب دی ذات منالہ دیکھنی آپ تارا

ایہ گل سن کے لوگوں دے دل بہت موی حیرانی

داد ایمان جہناں دے کس من ترس نہ ترس بیا

جیوں کسوتی اوسے دھڑکے سیدنا پر لکھا جاوے
 جہناں سے ازلوں نوری رنگ رنگ نور سماناں
 وودا ایسے لوک سو پائے جہنم سے نیک عقیدے
 بھند مردکی نگر شرک دی ری نہ مول اٹھائیں
 پاک بنی دی الفت پارول سائے ساک بھلائے

او غیب کا فرمومن اندر ولا شوق بتاوے
 انہاں مول نہ کفر کمانا رب سچے قول سمانا
 ادہا ہی ہو جاوون فضلوں تابع دار نبی مودے
 نور چو طریف شہدے مارے مودون صاف نگاہیں
 پاکہ گئے تہذیبوں سول سوسے رنگ و عاے

نقشہ انوار حضرت بابا بکر دہلوی رحمتی علیہ السلام

مردی با بکر دے پارول انجہ بین کریندا
 کہن روایت شوق محمدی رنگ انجہ سماناں
 جیوں اوس آپوں پاک بنی سے فیضوں عفت انجہاں
 جو اصحاب رسول اللہ دے بڑے مقرب آسے
 سور صحاب عثمان سویا پاک رسول اکرم دا
 سدا سدا حقانی جتنے اس سے دل وجہ آسے
 اب بکر دا شان اوچیرا جو منار اکس پاروں

صحبت پاک بنی تھیں ایہ سچہ نعمت مودا دیندا
 دیا باہر دہلویں آیا پایا شان شہداناں
 انجیں ازلوں لوکوں اوس تختیں نور ایمانوں پایا
 بھناں ہو بکر دے پاروں قرب مرتب پائے
 منور وسیلہ ابابکر دا پایا انجہ شرم دا
 ایہ سچہ بہت ابابکر دی پاک بنی تھیں پائے
 وہ مصداق یحییٰ بھو سے میں داکم سرکاروں

ابابکر دا اسم مبارک جو چھپا پاک داری

فضلوں مودا پھاڑی اوس دینی میں زبان ساری

جس نور اوس سے نال محبت و سنوں بوز نہ کوئی
 جس نے نال انہاں دے کدھوے ذرہ ویرہ کمایا
 اب بکر دے فیض مبارک اتنی ضوق رجائی
 بک زبیر اصحاب نبی خدا اوس بھی انہاں پاروں
 عبدالرحمن بن عوف صحابی صاحب شان صفائی
 حضرت سعید و قاص جو فاتحہ سک ایوان تمامی
 اب بکر دے نوروں بھناں نور ایمانوں پایا
 سچے لوکاں نے ابابکر تھیں نور ہدایت پائے
 شہدے ترقی جتنی مودنی دین اسلام و چاے

سہ سہاوت و تہذیب ہر باطن پایا شان اودہائی
 اوس نے اپنا گھر دیکھیا دوزخ ڈیرا مایا
 جس پایا اوس پایا سب کچھ دور ہوئی رسوائی
 دکھا شان نبی سرور دا ہو یا فضل غفاروں
 حق جہناں دے جنت لکھیا کہیا نبی خدائی
 نالے حضرت علیہ سو پائے جہنم کی شان گہائی
 کفر شرک دا نام گنوا یا تے اندھیر مٹایا
 کیوں نہ پیر پند نبی نور جہنم سے مائی پائے
 ایہ سچہ بہت ابابکر دی کہن روایت واسے

جیکر ابابکرؓ نہ کیس نہ جھڑا نور ایما تنوں
 ایہ سبھ بکست ابابکرؓ دی تے ہویاں روشنیاں
 کمرن روایت جس ویلے ایہ مونی شروع کہانی
 ایہ بھی ہسی کوشش بھاری بھیدتاں کس جاوے
 کہوں جے نویں نویں گل آبی خوف لے نوں بھرا
 نویں نویں گل جہری سوندی انجیں سوندی آئی
 جس ویلے رنگ لایا اوسنوں ذات خداوندیاری
 ہر گل جہری پڑے اندھ کیتی جندی آئی
 تدمر ظاہر حکم الہی وحی الہی آنے
 یعنی اے بنیا جو تینوں حکم سنایا جامے
 اپنے بھین بھراواں تائیں کھے طور دوا
 سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ اندر حکم جددں ایہہ آیا
 ادس دم نبی میدان وچالے آئیہ حکم سناوے
 وچہ بخاری ذکر لیا پاک نبی سرور دا
 یا بحتش قریش حضرت نے سخن بند سنایا
 تاں پیغمبر بھناں تائیں الفت تھیں فرماوے
 بھناں آکھیا کہ محمد سنس اسیں تمامی
 اس پہاڑوں پچھہ جے میں ایہ گلہ آکھ سناواں
 من لیسو یا تا میں تہ مرہ بھناں بول سنایا
 کیوں جے اگے ساری عمراں سخن سچے تہہ بولے
 تاں مندرمایا بھناں تائیں نبی حبیب انو
 میں ہاں نبی خدا واسچا طرف تہاں دی آیا
 ایہ گئی سن کسے بھناں کسے دل بخت تھیں گئے

شم خدادی لکھی نہ مل دا ایہہ بھڑا شرف سائنوں
 وحدت دا دریا اوچھلیا دور ہویاں رسوایاں
 ساری کار پوسٹیدہ ہونہری تے سب راز تہاں
 شاید کوئی شور مچاوے تے آجھگا پڑے
 اس گلوں سب پڑے اندھ کرے ذکر پیرا
 پہاڑاں اس وچہ جھکا ہوندا گل نہ بن دی کافی
 مشرق مغرب تین پھنٹا پائیوس مرہ مرہ داری
 دھوپیں دھوپیں ظاہر ہویا بیستا فضل انہی
 فَاَصْلَحْ بِمَا تَوَكَّلْ وَاجْعَلْ لَكَ وِجْهًا مِّمَّانِ
 کھلاونجہ میدان سناوے ہر کوئی مطلب پاوے
 نامے رب دا حکم سناوے خوف نہ ہوئے خدا
 دھوی دلیری پیغمبر دی سارا فکر مٹایا
 میں ہاں نبی خدا واسچا سچے سخن سناوے
 بہک دھارے ایسے پاروں صفا پناہیں چہ ہذا
 سن کسے جمع قریش موسے جسہ بڑا بنایا
 سنو تہاں اک گل سناواں ذکر موافق آوے
 تہ فرمایا پاک نبی نے ہمیں شہان گہرا
 ہے اک دوا شکار آیا اس دا خوف داناں
 نور اسیں یقین کر لیاں جو تہہ سخن الایا
 آج کیوں توں جھوٹا نور آئیں عقدے جہ کوئے
 اوہا سوتا سخن پیارا جس دا مطلب آبی
 جے اس بختیں انکار کہ لیسو پاسو درد سوایا
 کہن آج پاک نبی محمدؐ گفت و دہر لفظ رکے

ابولہب جو پاک نبیؐ داسکا چاچا جانی
 اوسنوں غصہ بہتا آیا سنے قریش تمامی

پرایہ سن کے کسے بشر نے مولیٰ ایمان نہ آندا
 جو کچھ روز ہوئے مرہ سرور یا یہ کہہ متا پائی
 جس دستہ نال رسول اللہ فخر امت نے ہو کر
 وریاں دس وہی الفت پوری شوق وصال کمال
 ایسے الفت پاروں حضرت امیر دستانوں فرما دیں
 سن فرمان بنی دا اور سنہ چم آئیں تے دھرت
 نوٹا ہر شے حاضر کیتی جو جو آہی ضروری
 داد وادہ شوق نی واد جہاں چانی تابعمداری
 آتھیں دگ آوں بھی ان دسینے آتھیں
 میں قربان رسول اللہ تھیں جس دا عالی پایا
 جس دی تابعداری والے آتھے ہر میدانوں
 انہاں دا ذکر مبارک اس وقت کے اک دار
 جد فرمان نبی داسنیاں حضرت علیؑ ہمارے
 سب قریش باسٹ اس وجہ ہو رہے ہیں
 بسنناں نال محبت آکے کھا دے سالے کھانے
 کھانے تھیں جہاد رخ ہوندے اوہ مہمان تہا
 یعنی بِلَغَفَةِ الْأَنْزِلِ مَا شَانَ عِلْسِيْمَ بَجِيْنِ
 بسنناں نوں متوجہ کر کے پیغمبر فرماوے
 دین دنی دسے ہر کم اندر ہے اوہ ضامن بخارا
 پرایہ بوجھ وڈیرا جا پہ کھڑا ساتھ نبھاسی
 تے جہاں دل شوق اجیسا پایا خالق باری
 ہوئے سارے حسن و زینت حضرت علیؑ سو
 میں بھانویں کمزور ستا ناں اول عمر چھوٹیرا
 جندری فاری نام تیرے تے اے مقبول ربانے
 تیرے چرناں تھیں ہٹ جاتا ہے ایہ پاپ وڈیرا

ابیں تو کسے سب گھراں نوں مال ہو یا درماندہ
 کوں ہر کسے علیؑ سو ہمارے جو محبوب خدائی
 روزی نہی نہی محبت پاروں بہت کہے غم خواری
 و نویں طالب اک درجہ سے دوہو کہ آپ ناہوں
 دوست کدورتیا رشتہ تابی تے آسامے کھا وں
 شاق نال جے پورا تھیوے مول نہ جاسے جبریا
 کی نہ رکھی باقی کوئی ہر شے ہوئی پوری
 دہشتک دچہ ہر تب لے شان وڈا سروری
 ذلہ رسول نبیب عربی داکریتہ حق و بانا
 جس دی خاطر مولا سچے سارا لیکھا لایا
 سر شے آتے نہ سب آتے کچھ نہیں کدورتنا نوں
 کیوں نہ دست بن تہیں فتنس کنوں رہا رہی
 شوق کھانا شہر کیستہ آن دلوں دہا سے
 نمرہ تے عباسی بولتا رہا اسے نہ پیر پیلا
 ز شوق خوشی شوق ہوندے تہیں نہ رہا نہ
 ختم بنیاں اکٹھ کھلونڈے جیونکر امر و بانی
 ایسے پاروں او سے ویلے سمجھو بہتر جاتا
 تہا کہ اک عجب بہیہ نندا جیونے پیرے
 تہا تہا ذی غراڑ ہا ان تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا
 نوٹا حاضر قدمائے اندر دیندے جان پیاری
 تہا تہا سب تھیں تہا تہا تہا تہا تہا
 تال بھی میں اے نبیؐ محمدؐ ساتھ چھڑساں تیرا
 جہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

مہماناں جدایہ رنگ نکلیا بڑی تعجب ہوئی
تیراں سالہ بچہ ہووے تے اتنی دلجوئی

سب دنیا دہکی گلے فیصلہ کمر دکھلایا
پر کفاراں کچھ نہ پایا شور مخلول اڑائے !
بے شک اوس دم چھوٹے دیکھے جو کچھ بول کہیائی
ہن تے بندے چاکی ہوئے تابع نیک انہاندی
جس دم اتنے بندے آئے شوقوں دین و چالے
ایہہ بنیاں ولوں ایسی طاقت اے مقور بیڑی
اک پل نشہ توحید انہانوں لین آرام نہ دیوے
ایسے نشیوں کتبہ اندر و نجر آواز سنایا
غیرت نہمت توحید انہی کی میں اکھٹا نواں
اوس دم نفا رانہاں میں اس تہیں گھاٹ زخمیر
حضرت بھی وہم شای آستہ کسے بیان تمامی
اک اسباب رسول اللہ داشت میں ناہیں
جہد نہیں اوس بیت اندر و چہ آن نمی شیشانی
انہیں خیالوں دوڑیا دوڑیا آؤٹیا کھسے
ایسے جھڑتے جھیرے اندر گنگا ہن پیر
ایہو پہلی جنگ لڑائی ہوئی اوس زمانے !
محض ایہو گل کفاراں نے جیونکر شور مچایا
ایسے مکروں آٹا دانہ دیندے سب انہانوں
انہاں جاتا اس گل پاروں ایہ سب بند ہو جاسی
تاں ہی شروع سزائی کیتی تے ہر شور مچا
یرایہ بھی ازماش آتے نہیں کون مشورے

باہیوں غور فکر اوس نے دل دا مطلب پایا
جس ویسے سب سوچت بخشی سبھ سیدھے را آئے
باکھی صحیح موافق آہی فرق نہ کچھ پیائی
کافی اک جماعت جا پے عزت شان تہندی
وحدت دا دج گنگ نگر ابر کوئی دیکھے بہانے
پھر بھی جوش خروش دے دا پانی جاندا بیڑی
واو دا قسمت سیوا پاروں باکھے چٹے میوے
پر کفاراں بڑا منایا مشور فساد مچایا !
بیوے تیں آہن کس میں جکے کسے بڑے ہر اڑاں
آپے مسلماناں اوپر کمر کے وڈی دلیری !
جیونکر مرضی ذات ربانی کد ہووے ناکارہی
اون آں ہند گھر دھپہ بھٹا کر دا سمہ تھیر
نکر ہنڈا ستہ پاکھی نول ڈھ نہ پوچھہ ہون
پہلے تیں جوہر کھیرے اوسن تیر نشا سہ
ہور بھیریاں جاتاں سیان امر جوں رب بادی
جس دھپہ کیتے تھہر تھہرے مشورے سنے !
آہے سب مجاور اوستے مکر فریب بنایا
یہہ سب بھر دھپہ ہون نہ کم تہنہاں لوں
سزائی نہ نہ پیسہ کد خیریں موں نہ آہی
مچھنڈاں ناکاں اوستے غلاموں تیر پھریا
شان بھیاں تھہریاں دا سہ تھہرے سب آوے

ہر تہن جی مومن ہون پورستہ ہووے آون
تھم خدای کسے میرا سہ پار نہ ہووے جان

منقولہ مصنف محمد اشرف علی سلیم اللہ الولی قاری قلی گلیانوی

اٹیا مسلمان سدا کے فیر ذیل سدا تاں
مسلم تے اک طاقت موندی جینوں ایہ تہ آوے
پراج کل ایہ مومن لوکی غفل فکر تھیں خالی!
مسلمان خدا دی رحمت جس گھر دے وجہ آوے
سر بر بانی تے کوتاہی خالی محض ایمانوں
پر ہر دم از مائش وب دی کاہن مسلماناں
شروع شروع اسلام و پالے ایہ زما تھیں ہوئی
اللہ والے سمجھن اسنوں غیراں خبر نہ ہوئے
اوہ کفار قریش نما نے مدت دے گرا ہی
انہں دے دل تھیں لکیاں کفر شراب دے تے
دنیا دے متوالے تاں ہی بھرے غرورت پاروں
حد تک سختی نال نہ او تھے حکم سنایا جادے
ایسے پاروں دے دے جو مشہر ناجی!

ایہ کل کسے نہ لیٹھ اندرسن توں مسلماناں
دو جگ اندر راج کماوے عالی درجہ پاوے
رسمی مسلمان سداون تاں ہی سدا بے حالی
سرشت او تھے وافر تھیوے نکل غریبی جادے
خلقت سدا نی تابعہ ہوئی کسے سدا تنہا نوں
ایہ اک لیکھا دکھرا اٹیا انجیں امر ربانا
ایہ بھی کل ضروری آ ہی نکتہ آبا کوئی
انجیں دکھ تکلیفیں جمل دے جین اسلام قبولے
اک پل دے وجہ سمجھن کیسے ایہی حکمت آ ہی
تاں ہی نت فساد کریندے عقلوں فکریں ہالے
نرمی واکوئی دخل نہ او تھے ٹوڑنے ایس دھاروں
مطلب راس نہ آوے کوئی اکٹا گھانا پامے
انجہ مخاطب کیتے جاندے جوں کلام ربانی

ذُرِّیَّۃً وَرَکْسَۃً مِّنْ عِبَادٍ ۚ وَجَعَلْتُ لَکُمْ مِمَّا لَا تَعْبُدُوۡنَ
چھوڑینوں تے اوسنوں جس نوں پید کیتے ہیں کما تے کیتے واسطے اس دے بہت سدا
وَبَیِّنَۃً نَّبَیُّوۡدًا ۚ وَجَعَلْتُ لَکَ تَمِیۡدًا ۚ ثُمَّ یَطۡعَمُ
تے بچے تے سامان دولت تے سرمایہ پھر

اِنَّ اَکْثَرَ رِیۡسٍ لَا یَکَلِّۡمُ رَکَّۡۃً اِلَّا یَتَمَنَّا حَنِیۡدًا ۚ (نہ شرم)
چو ہندائے یہ جے زیادہ ہوئے ایسا نہیں ہو سکے بیشک اوہ تے واسطے نہ نیں سڈیر دے دشمن

جس نوں قوم قریشاں اندر وڈا درجہ آیا
شہر وچاٹے حاکم وڈا تابعہ لوک تمامی
ایہ رحمت ذات الہی اوہ راضی اس حالوں
مول کسے دا خوف نہ دلوچہ رب دا حکم سنایا

بب ولید مغیرے واپت رب اوسنوں فرمایا
مزدقوں پیسیوں گھاٹ نہ اوسنوں نائی بڑا گرامی!
اوہ مہتی پئی دھکی دیندی جو خالی ذرمالوں
اوبا شوق محبت جس تھیں غیراں دا ڈر چایا

اک اکی جان محمدی اک پاسے کل پاسہ
جنہ ندے دل بتاں کچھے مہین جکڑے ہوئے
بتاں دی وجہ الفت دل تھیں ڈانڈے پکڑے ہوئے
نبی محمد سرور عالم جدول خلافت بتاندے
بتاں اگے سیس نواناں انہاں نجات کچھاتی
ایسے پاروں رمت نازل تے آرام یو دے

وڈے زور آور اپرا تھے خوت نہ دل وچہ ہامر
رات دھاڑاں سیس انہاں دے اگے رگڑے ہوئے
ایسے خیال وچالے ہر دم سمجھو تگڑے ہوئے
راد توجیر ویکھا تاں مر سبھ دشمن ہو بن دے
ایسے پاروں دین دنی دی برکت سمجھو جاتی
جس دیاں سبھ ہاواں حضرت کھے نور ندے

اَللّٰهُمَّ مَا لِعِبَادٍ مِنْ دُوْنِ اَنْبِيَائِكَ حَصْرٌ
تیں تے ادھر دی تیں عبادت کردے ہو سوائے انہ دے
ہاں ہر دوزخ دے

تیں تے جبرٹے بت تے ندے اک دوزخ دابا ہن
ایہ بت جس نوں نفع کچھاتا شو داگھانا پورا
جو بتاں نوں سیس نواون دوزخ اندر جاون
پرہیز ویکھو جبرٹے آسے بتاں مگر وکانے!
ایہ سب گھاں حق انہاں دے شور فساد مچاون
رمت عالم نبی محمد کدایہ شور مچا وے
سے دریاں دے دکھ پرانے نضالوں دروہاوان
پرکفار نادان پرانے سُنیاں کدن کدائیں
جیوں اوہ چپ ہمیشہ رہندے عقل فکر تھیں خالی
اصل حقیقت سمجھن ناہیں انجیں لیندے جھانیاں
ہدوں رسول بتاں دی کردا کھد توہین اوتھائیں
کیوں نہ شور پوسے ہر پاسے سن کر سخن نوالا
نہیں تاں دلت بتاں سُن کے کون آہا چپ رہندا
پر جو کم منظور خدا نوں آخر ادبا ہوون
جو کم مولا کرنے ہوون آپ سبب بناوے
جس کم دی منظوری ناہیں مولا دے دربارے
سر کم وچہ منظوری رب دی غیراں دخل نہ کوئی

منے بھلیاں دونوں پاسے آخر نوں ایہہ گالین
چھوڑو سب خیال انہاں دے سودا نرا ادھورا
قسم خدا دی ہر کھاں گھانا کدی مراد نہ پاون
جہل نہ سکن طعنے موئے جیں کھیں حال نتانے
یہ عزت شان محمدی لیکھے کسے نہ آون!
جستے قدم مبارک پاوے دوزخ فساد ہو جاوے
برکت محض محمد سرور نیرے مول نہ آون
بت نموش حیرن بیچا سے رہن حیران سدا
تیوں ایہی نال انہاں دے سو جھست تے مت گالی
اٹے پان فسادنگے متاں سب بھلائیاں
انجیں کسے بجا رکی لوکاں وچہ میدان تداہیں!
ایہ برکت نبی محمد ہویا کم سکھالا
نذہبی غیرت جھلن اوکھی حوصلہ مول نہ پیندا
بھانویں کھ مقابلیاں تے لوکی اکھ کھوون
آپوں توڑ نبھاون والا لاکے ہرے دکھ دے
جے لکھ زور لگاون لوکی کدی نہ ہون تھائے
جے اوسنوں منظور نہ ہوئے سمجھ خرابی ہوئی

تد حضرت نون بوطالب نے عجزوں عرض سنائی
 بتا بھار نہ چاؤں ہوندا میں عاجز تانا ناں
 حمد میں رسول اللہ یہ سنیاں چاہے کولوں گناں!
 آکھن دنیا اندر ایسی ایہو تقوے سے میرا
 اکھیل تھیں مرد چھم چھم و سیا قہر آلود دپانی
 سن چاہا میں قسم خدا دی ہٹنا مشکل میرا
 چن سورج دہشتہ میرے تے رکھ دیوں ایہ بھانویں
 فرزند خدا پورا کر ساں اس تھیں ڈول نہ تاناں
 جے چاہیا رب پورا ہوساں نہیں تان تاناں
 ایہ اک وڈا کم میرے سر سب توں اول تہانی
 ابن ہشاموں نقل روایت بوطالب فرماوے
 طاقت نہیں کہے نون جے کوئی بولے سخن اول
 پیغمبر مرد انجیں رکھی اپنی کاد گزاری!
 بھانویں قتلوں قصور نہ کیستہ کفراں بدکاراں
 رستہ اندر کڈے سٹنے پتھر گیسٹ پیدا نے
 گھٹے وادھے لنگہ تیرے جیندی مدد نہ کوئی
 وحدت شوق اچھا چیا ماراں وادھ چلانے

تحت جگر نہ جان میری تے سٹ پہاڑ و بان
 ہن توں آپوں دانا مینا کر لے اپنا بھاناں
 سخت آزر وہ حالت ہوئی تیر لگے وچہ سٹاں
 ایہ بھی انج نہ ثابت رہیا ڈویا دلوں پکیرا
 رو کر چاہے نون فرمایا تدوں حبیب حقانی
 سب جٹ دشمن ہووے تاں بھی اوتھے رہی ڈیرا
 سونا تے زرمال ہزاراں اثر نہ کرن اس تھانویں
 مولائے کم پورا کرنا اوے دا فرماناں
 ہر حالوں میں باز نہ آواں کر ساں پار اتاراں
 سن کڈا اثر جیہا ہویا و سرے وسم شیطانی
 جہا بچے کوئی نگر نہ تینوں مولا رحم کدوے
 میں مانہ ہر حالوں ہوساں جے کہ چاہیا اللہ
 فکر اندیشہ نہ میانہ کوئی اوں محبوب عفا دی
 پتھر گیسٹاں دین ہزاراں جہڑیل باہر شماراں
 وچہ نمازاں بول نجاست پاؤں سدا نمائے
 ایہرا و تھہ شوق رہا تا مستی حالت ہوئی
 فرضی کم نہ چھوڑیا موئے و نجارے لعل اندے

تہذیب پر اور بیعت و ایذا رسائی و اثر میں کفار مکہ و مدینہ

پیغمبر نون کڈاں نے لکھل ڈکھ پونچاے
 ایہر پاک بنی تے اس دا اثر نہ ہووے کائی!
 عتبہ تے بو جہل امیہ بھی بولہب تماخی
 کٹھنے اتے مخول اڑا نے ہور مظالم کاراں

طرح طرح دیاں تنکیاں دیاں مت ایہ باز آجائے
 بختوں اگے تھیں و دھو موئے ایہو حب سوائی
 رات دنے دا شیوہ ہویا کارن بنی گراچی
 پتھر گیسٹ مارن دوروں ٹولے بد کرداراں

لَا تَدْرُؤْا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْخَوَافِیْ لَسَّکُمْ تَغْلِبُونَ (خم سجدہ)
 دسنوں تیں اس قرآن خدا تے گمڑ بڑ پاؤ وچہ اس دے تاں جے تیں غالب آؤ

تے جبر پڑھے قرآن پیار رب دابی سو ہارا
 آکھن سٹو قرآن نہ مٹو لے گڑ بڑ وچہ مچاؤ
 ابولہب دی عورت تے تے ایہو ذمہ چایا
 پاک بڑے اس رہے وچہ آکے اودھ کھلا رہے
 کٹر اس تھیں پاک نبی نوں آبی تنگی بھاری
 سرک دن دا ذکر لیا دن نبی حبیب حقانی
 ہک کا ذبیعت سب کوئی شعی لگی سوئی
 چادر گھٹے نبی دے پاکے انجہ مرد ڈالیا
 پھر بھی انجیں گھٹے ظالم ترس نہ مٹو آدے

اوس ویلے آدولا پاؤن نلے ستر کھارا
 شاید انجیں گل بن جاوے غلبہ اس تے پاؤ
 کنڈے باہر جن کے لیا ونا جو کوئی نظری آیا
 جس راہ سرگھی کعبے جا کے رب دانا چتا رہے
 پر پرواہ نہ اس دی کردا ہرگز نبی عفا ری
 کعبہ اندر پڑھے نمازاں شوق دے دا جانی
 انجیں گذری عقلوں خالی دینوں پتہ نہ کوئی
 ڈگ پئے کاڑ میں رہے اوتے ہوش حواس بھریا
 تنگی سخت نبی نوں پہنچی کوئی نہ آن چھوڑا دے

تیرے شعلہ ناز میں اس واسطے تھیں کر رہے ہوئے اودھ آکر داسے رب میرا اللہ ہے ہمارا کہ اودھ تھیں کول روشن دینیں سیکھ رہے

تین لکھ قریش تمام تے اندر حیرانی
 بندہ ہو کے ایڈی سختی لوڑا سے نوں جھلے !
 نہ ستا یا بکڑا یہ ن کہ آج دن اوس جونی
 دیکھو یہ دولت کن انہا نوں کہ نہ رہی گل سارے
 کہ اودھ واغور دشمن مال دیلاں نیایا
 اودھ کا ذرا تہی مدد وچہ روٹا پانی جاندرے !
 کن یونان موری دی سب کچھ لوڑا سائیں
 عقبہ ابن ربیعہ ہلسی اوتے کھلوتا ہو یا
 یوں دے تہ کیا کوئی تینوں خواہش مک شامی دی
 باؤنی بڑے گھرانے اندر شتر دھونڈی لوڑا
 سب نہ چاہیں فوراً منر عذر نہ اس وچہ مانسہ
 پر یہ گل لوڑی اوتے جتنہ بشت الہی !
 نہ جہ دیں اس گل اندر برہنہ تین کہ آیا
 پر سننیاں حضرت گھس ایہ جوش آیا فی

کیوں ایہ ایڈی سختیاں بھلے کیا مطلب اس باباں
 دولت ناموردا یہ رتبہ جبر اڑھونڈا ہے سپہ
 جتنے کفاراں نے رمل ایہ کچھ محفل ملائی
 قتل کردا اوس بندے جیڑا ہک خدا پکارے
 سمجھ نہ آوے کیوں نہ سوچو اڈا جھگڑا ایہ
 چنگی گل نہ بھاسے انہاں اس ایہ کن وچہ پاندہ
 یا کوئی ہور تے پچھو ہر کہے دن دا خیال تیار
 آیا کول پنڈیہر سرور تے انہ کھندا گویا
 یا کوئی دولت مال ذخیرہ یا کوئی یار ای
 کس گلوں توں جبر نہانی وچہ مصیبت بوزیں
 اڈیا مرزا اس گل دلوں نوں کہ پندہ رہے
 انہا توں ایہ عیش جہانی واحد دی گراہی
 ایہو خواہش پاک نبی دی اس تے وچہ پچھا
 چھوڑے اوتے رونق آڈی تہ ایہ بول کیا فی

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُمُ اللَّهُ

میں نے یا محمد بیشک میں آدمی ہوں جیسا کہ تم ہیں وحی ہوتی ہے کہ میں نے یہ بتایا ہے کہ اللہ ہی اللہ ہے

فَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيَّ وَاسْتَغْفِرُوا رَبِّي

معبود ایک ہے پس سیدھے ہو جاؤ طرف اس کی تے بخشش مانگو اس سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ خَصِيصًا

کہہ دو کیا تم کفار کہہ رہے ہو اوس ذات واجب نے یہ کہتا زمین نوں

وَيَجْزِي الْمُكْفِرِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ عَلِيمٌ

وہ جو دوہاں دنوں کے لئے کھڑے ہو سیں واسطے اوس کے شریک ہو ہی نہیں سکتا جان کا

ان کو ایہ آیات گرامی اود واپس مڑ آیا
لوں کیا قریشیاں اسنوں کی اور سخن سنائے
جہر سخن مٹھا بوسے کی میں کہہ سنا لوں
سے کوئی وکھرا سخن جیسا صفت نہ کہتی ہو جسے
باقی یہ ایہ تو ہاں ہاں میری جیکر سنو جہر اؤ
جے ان اپنی گل دے اندر پورا ہو کے کیا
نہیں تاں عربی لوکی اسنوں جانوں مار گواسن
ایہ پر عمل نہ منی ہوئے قوم قریش کی کوئی
پاک محمد سرور عالم راہبر کل جہانناں
ہر پاسے مشہوری ہوئی دین اسلام محمدی
نہ خیال تھے جہڑے عرباں لوگ آہے
شرقت اکوٹ لکھاں دی جان دو کرے لکھوے

اصل مطلب مول نہ پایہ خالی ہر تقدیر ہایا
عقبہ کشا کی میں دساں کیا کچھ نہ جاوے
تاں اود شمر نہ شمر نہ پے اور میں دکھاوا لوں
اوس دن سے کہہ آکھوں میں سننے نہ سنے کھلے
حل اپنے تھے چھوڑوا سنوں اسے دیکھی جاوے
تاں تھے ساڈی عزت ہوئی تھے شان سوایا
ایہ سب جو کھڑے تھے جیسے تھے آٹھ لوں ہٹ جاکن
رہیا انجیل حال انہاں دا قیمت مندی ہوئی
فضل انوں کا کل آئے سالے وچہ میداناں
وڈے لوک ایمان لیاں پائی نظر کرم دی
فضل انوں دور مٹا کے مطلب سائے پائے
سراپا سوں خود عزت بخشے سائے وک نہاے

مَرْفُوعًا شَرِيفًا لِّأَنَّهُ كَانَ مِنْ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِينَ

مزد چا چا پاک نبیؐ داکسے نسبت بھاری
بھیاں ہوندیاں ناں نبیؐ دے کہیں کٹیاں کردا
اتنی الفت اوس سے دل وچہ پاک نبیؐ دی آہی

دو تن سال نبیؐ تھیں وڈا سو منی طبع پیاری
انجہ بھی ہر دم عاشق پورا پاک نبیؐ نہ وردا
ورد تہائی تہر و باقی دو جگ دی کوتاہی

ہر دم پیار نبی دا دل وچ رکھے حمزہ پورا
 اول تھیں لے آخر توڑی اس نے پیار نبھایا
 حمزہ نالے چاچا ایسی تے نالے سی بھاتی
 تے تک اسلام وچالے اس نے قدم نہ پایا
 ہک مذاق انہاں دا بھارا کمرن شکار سدا تیں
 صبح سویرے بندہ لہجہ بندہ لہجہ طرف شکاراں
 سورہ حضرت حمزہ تائیں ناولت ڈھول آہی
 نویدیں تی پہلے جادون حرم شریف وچالے
 بنار طوفانوں کم نہ دو جادون محبوب سوارے
 دہرے حرم شریف قریبوں بیٹھے ہون تیرے
 انہاں نال سلطنت علیکم کہندے نال ادب دے
 ایسے پاروں نال تیریاں واقفیت استثنائی
 روکی عزت الفت پاروں آون پیش انہاں دے
 مل دم کوک، مٹی نف ہر دے پاک نبی دے آہے
 یہاں کہندے ظالم ہر دم نال نبی دے
 واہ واہ الفت ذات ربانی جتول کر گئی زورا
 جہناں دے دل اس الفت نے کیتا آن ٹکاناں
 ایو شوق محبت اصلی اتول داگ چلائی
 ہر دم شوق زیادہ مویا جوار کوئی ٹھوہر لگی
 بنی وصال آرام نہ دل نوں سبھ کریندے دیکھ جیندے
 بھانویں سے گستاخیاں کروے اوہ کفار نہانے
 کمرن روایت نال نبی جد اتنا ظلم کماون
 پتھر گیسے۔ انہاں نے گھر معمولی کئی
 اک دھارے ابو جہل نے جو مردود نکالا
 حق نبی دے گھٹیاں وادھیاں گھر اس اماںیاں

کدی ناراض نہ ہو یا بھانویں رہ جائے کم ادھورا
 ہر ویلے خود حاضر ہو یا فدا نہ چیت اٹھایا
 کیوں جے دودھ دواں دل پیتال کر لگی مانی
 پر اسلاموں دودھ نبی سنگ اس نے پیار دودھایا
 وانگ شکاریاں تیر بندہ قاتل پھر دے شہر گرائیں
 شام پوسے مرڈا پس آون ایو کار گزاراں
 شاہیں مرڈن شکاریوں جس دم کرے واہو واہی
 کمرن طواف محبت پاروں بیونکر اللہ والے
 بعد طواف وکھے یا اوکھے تھوڑی دیر سہارے
 وکھو وکھری محفل اپنی خوب جھانے ڈیرے
 محفل سلوک محبت پاروں بندے پتے سیدھے
 سبھناں نال محبت پوری جیوں جیوں بندہ کافی
 دونوں پاسے اک ہر اک دے نوں چاہندے
 ہرے سلوکوں نال نبی دے رک دے مول نہ آہے
 دو جے بھی تک برامنا دن جیو رہے سبک عقیدے
 کسے سببول دودھ ہو دے ہر دم اوس دا دودھا
 نوں لوں اندر زرا سے داگ رگ دیو چہ دھانا
 اتوں دلی توجہ ہوئی اکھ نہ مول اکھائی
 ہر ویلے ہر جیلے گویا نہر عشق پئی دگی !
 غالب شوق و سحر سر در کدر کن سبھ تیسے
 سپر گنتی دچہ نہ آون ہر نقول و گزینہ !
 دو جے ویکھ سدا نہ سکھن انکھیں زیر وگا وون
 پر گدھوڑے داگ محمد جو مقبول الہی !
 جس و نام زبیاں دن دیکھے مشرک و دھارا
 جس تھیں حضرت نوں نہ پڑتا ایو وڈیاں پیریاں

بہت ہوئی تکلیف نبیؐ نولؑ ایسی حالت پاروں
 نوٹدی بہک ٹیندی آبی اس جھگڑے نولؑ سارا
 حضرت حمزہؑ اوس ویلے سن باہر وچہ شکاراں
 پر جس ویلے مرٹکے آئے اودہ مقبول الہی !
 ساری گن سنانی جا کے حضرت حمزہؑ تائیں
 نے کے تیر کمان اوتھاؤں آ کے حرم وچالے
 یاد رکھیں میں اچ دھاڑے نور ایمانوں پایا
 مہن تو جے کرناں نبیؐ دے کیستہ سخن اولاً
 بہک تلوار چلاساں ایسی کر سلاں موت حوالے
 اتنا کہہ کے فوراً اوتھوں حضرت حمزہؑ ناجی
 اوس ویلے تے جوش محبت پاک نبیؐ پاروں
 ایسے گھر سرچن لگے میں کی کیستہ کارا
 ایہ کر مہل نہ چکی ہوئی سوچ تے لینا آبا
 دین شرف وچالے نکھیا راوی ذکر لیا
 ایہو کہا دین حد حیرت جس نولؑ پل وچہ پایا
 گھر ایہو لینے حضرت حمزہؑ مرد الہی
 سہل دین ایمان لیا جیونکر سنو کہانی

جھڑی وچہ شمار نہ آسے نکھن یا گفتاروں !
 جو کچھ اوس دوصایا لیکھا نالے حال آوارا
 کی اود گھردی حالت جان تے کی یوان ساراں
 باندی کرے بیان جو حالت اوس دم ٹکدی آبی !
 مہن کے جھل نہ سکے مہلے اوس دی گل تدا بیر
 ابو جہل نولؑ آکر کھنڈے سن گل او منہ کاسے
 ہو گیا مسلمان دیکھدی تے ایمان لیا
 یاد رکھیں مرٹ تیرا سر گن چھٹن مہل نہ پایا
 مک جاسی سب جھگڑا پیرا پاسیں سخت کشائے
 آئے پرت گھرے نولؑ ایہو دل تے وچہ حیرانی
 ظاہر بول ایمان سستایا بن سوچوں افکاروں
 پل وچہ دین پرانا چھڈ کے میا دین نیارا
 ایہو اسے سوچوں ات تے ہو یا کریم آبا
 جہاں اس غور تفکر پاروں دیوں خیال چلا
 مہن اس گتیں نہ مٹ نہ ہانا قائم رکھ غور
 فوراً کسینہ نہوشن ہو یا دور ہوئی گمراہی
 حقیق روز پچھوں مر یا یہ جی کھلا لڑ نہانی

ایمان الہیہ حضرت عمر فاروقؓ بارک اللہ علیہما

حضرت عمرؓ ستانی ساراں شرمبارک آبی
 قریب تک والی ہیرا اندر اوس زبانتے
 دوست تھیں توحید الہی نولؑ نولؑ وچہ سماں
 ان دوستے سچید سچید ہیرا پل جہود نوری

جس دم نور ایمانوں پایا ہوئی دور سے
 جس دی بہت عمر سو ہاتھ بن سکے دیوے
 کفر اندھیرا دور بٹایا پایا ولبر جانی
 جس دی بہت عزتے پاروں ہو گیا درخشاں

فانہ جین ہو عمر و دی لڑے نال دیا ہی
 ایسے سیلیوں اوس بھی پایا جہود نور الہی !

انہوں نے پھر گھبراہٹ سے کسی ک محرز نامی
حضرت عمر فاروق سوار سے آئے ایسر خانی
جدا یہ خبر انہوں نے پہنچی دین محمد دابی
آکھن ایہ کی قبر مویا سے بے تے کی ذکر اول
خبر سے سارے بندے اپنے پاگئے نور ایمانوں
برک تائیں بڑا اداں تے وہ غصے اداں
نک ندیم انہوں سے گھر دی نام لبینہ آہی
وہ نہ بے نامی او تے پتہ پتہ بھی مرزوروں
دین تلک جودن آخر لین آرام کلا ہیں
مور تیرے وک جنوں تے چلا زور انہا ندا
اپر تے ایمانی غالب ایسا جام پلایا
ایسا نشہ محبت والا جس پیتا اک داری
سے ساتی دیوہ میڈوں بھی توں اونوں اک پیار
ایسے نشے محبت اندر جادے عمر تھامی
نشہ شوق و محبت ای جس نے پیتا سی اک داری
دین ایمان نہ پڑے مرزور جے لکھ زور لگا وے
ایسے حالوں اک دباڑے عمر بہادر نامی
نے تلوار کیا ول حضرت و یکون من کی ہوندا
تے بافت غیبوں اوس دم عجب آواز سنایا

نام نعیم عبداللہ جس نوں لہجہ مسماہی
دین اسلاموں خبر نہ کوئی مفت جواتی جابی
عند سخت ہو یا دل اندراگ غصب دی بابی
جہڑا حاصل تھا دپائی چھڈی مول نہ پلا
انہاں نال عداوت اتنی باہر حد بیانوں
آکھن کی من کیستہ جادے چلے کئی بنا دن
اوس بھی نور ایمانوں پایا چھوڑ دتی گمراہی
دین سخت سزا ہیں ناسے مارن زوروں شوروں
پھر مارن نہ ترس کریندے اس دے حال تدا ہیں
دن کتن فرق نہ رہن انجیں وقت وہا ندا
سے حدواں دا اثر نہ پایا جاں اس آن دایا
کے سببوں مول نہ ہتیا میں نہ تے داری
جس دے پیتیاں نشہ نہ اترے جاتے درویش
ادہا زور رہے تن اندر او ہا شور گرامی
لکھن سختیاں سر تے جلیاں مر دہی الفت بھاری
ہر دن دونی الفت ہوئے سوہنا رنگ کھاوے
کرے ارادہ قتل محمدی جو مقبول گرامی
کون مرے یا ہا سے اگوں بس جھولی پھیل پوندا
جس نوں پامندے دل دا جانی او ہا سال دل آیا

اندازن پائے کہ مامی خواہتم

او بار آیا میں جس نوں بدلوں چاہندے کہے
حاصل قصہ پیا صاحب طاقت دا دتجارا
رے مریاں اپن جیتی نے نعیم انہا میں
خیر ہودے ارج کدھرے چلے ایسا حال بنا کے

ایہو دل دا منشا آہا دور ہو من سب پھا ہے
دل دے مطلب پا دن کارن سوہنا یار پیارا
تیور دگرے دیکھ انہاں دے کدے عرض اتھائیں
کی اچ اتنی رنجش ہوئی جانا کچھ سمجھا کے

کہن لگے کی دساں تینوں تے کی اکھ سنا لوں
 اج تے جاں تک کھنٹی اوس دی میں نہ لاہواں ساری
 تدوں لیمہ کیم مرٹاگوں گھر دی ساری لئی اسے
 دین اسلام قبولیا انہاں شوق محبت پاروں
 بھینور دے گھر دڑے آئے اکندی گھر کافی
 اوس دیلے ہمشیر دیاری پڑھے قرآن پیارا
 تن من دھن دی ہوش نہ کافی الفت دن سوانی
 کو راہبر کامل والا شوق دے وجہ دھاناں
 پر آواز بھائی دامن کے چپ ذرا ہو جاندی
 پر آواز قرآن پر چیندیاں کن اوہے وجہ آئی
 تد ہمشیرہ جلدی بلدی ہو با اکھڑ کے لاہیا
 آوندیاں ہی آکھن لگے مینوں کوئی بتا دے
 ایہ گل سن کے چپ زبانوں گل نہ مول الائی
 تاسے اکھیں بھی رناب ڈٹھا غصیوں اکھ سنا سے
 یہ گل کر کے نال بھنوتے کیتی شروع لڑائی
 بھنوں رنکے سوٹے رکھوٹے سو کوہاڑیاں ڈنڈے
 بھین اپنی نوں اتنا کٹیا ہو گئی لہو لہانی
 لکھ سزائیں مار کٹائیں لیکھے کسے نہ آون
 واہ عشقا توں جہڑے پاسے اپنا رنگ دکھا نوں
 عشق کامل نیست تا در بند مال و مسکنی
 بھین عمر دی عاشق آہی دین نبی سرور دی
 کہن لگی اسے عمر جو چاہو ایستھے کہ دکھلاؤ
 الفت دین نبی نہیں جانی جے سے لائیں داہیں
 ایہ گل سن کے عمر ولی دے دل نوں چٹک لگی
 سارا ہستہ لہووں بھریا پر منہ کلمہ ہمار دی

سخت محمد تھیں دل تپیا تے من اتوں جانواں
 کھا دن بین حرام میرے تے نالے گھر دی کاری
 بھین بھنوتے تیرے ہی خود راہ دی مل لئی اسے
 سن گل التا غصہ چڑھیا پر تے اوس دزاروں
 ہو با لاہو کہن آواز غصیوں دون سوائے
 ایہی محو محبت اندر کی گل دساں یارا
 سجن دلوں آس چوکائی دشمن خوف نہ کافی
 ایسے سے فرمان پکارے جیونکر امر ربنا
 تے قرآن مبارک تائیں گوشے وجہ چھپاندی
 ایہ بھی باہروں سن کہ انہاں فیر آواز دتائی
 تے غصے دی بجلی بن کے عمر اندر دٹ آیا
 تیری بھین بھنوتے دے سنگ جھہ دینوں پامے
 نخل عمر دے دڑے پاروں ایہ کچھ حال مویانی
 جھٹکے اپنا مذہب تسانے کیوں جھڑول آئے
 مار کٹائی ہتھو پاہی جیندی حد نہ کافی
 نال انہاں دے بھین بھنوا خوب طرح تھیں پھنڈے
 ایہ الفت دین محمدی اس تھیں دودھ کے جانی
 الٹ عشق زیادے ہو دے سبدوں سزائیں پاؤں
 پورا ترس اونوں جاپیں رقی فرق نہ پاؤں
 آل زماں آتش علم گرد و کہ سوز و خانہ را
 کہ دنیاوی مار کٹائیوں دینوں پھر دی ڈر دی
 ایہ الفت نہیں جاندی دل توں بھانویں مار گنواؤ
 ہتھوں زور زیادہ ہو سی جاپی مٹلے تاہیں
 نالے دیکھے بھینوں تائیں سہرا ہو دی مٹی
 اس تھیں نرمی عمر ولی نوں آن ہوئی اک داری

تدکبیر جو پڑھ دی ساری اسے دے جائیں
تد ممشیرہ فی مہر فی بی کھول مشران لیاندا

پڑھ کے دس سنانگا دل تھیں جانی نال ایمانے
سائنہ رکھ بھرا دے پڑھیا جیوں اللہ فرماندا

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (حدید)
پابری بین کردے نے سہ دی جو کچھ دھما مارے تے زمین دے بندہ نے ادوی غائب حکمت : ۱۰۰

آیت دے سر لفظوں اوس تے رعب اجیا چھایا
فَمَنْ يَّجِدْ فِي سُبُوْبِ ثَمٰنٍ حَبْرٍ وَّمِمْ آفِ
گویا کوئی نظر انداز نون آیا جلود نورنی

جہاں کچھ حصہ سنیاں اوس نے مولا کرم کمایا
ایسا اثر دے نون ہو یا راوی خبر سنائی
کلمہ طیب بول سنا یا ہو گئے مرد حضورنی

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
میں کوئی دیند ہاں یہ ہے میں کوئی معبود مگر یک سہ جوک ہے نہیں شریک کوئی اوس دا
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (سیرت النبی ج ۱)
تے میں گواہی دیندا ہاں بے شک محمد بندہ ہے اسدا تے رسول اوس دا

ایہ ادہ وقت مبارک ہیلی نبی رسول حقانی
صفا پہاڑ ارقم تے انماں لائے ہوئے دیرے
عمر بن ولے نے گھر بہنوئی پایا نور صفائی
آدروانے پاک بوئے کنڈی ذرا ملا دے
جلوسے نورانی پاروں جاتا نبی ربانے
پرا صحابہ فکر پیا دل کی ہن شور مچا رہی
حالت دیکھ اصحاباں والی حضرت حمزہ بوئے
نہیں تے تلوار اسے دی سر نوں قلم کریاں
ایہ گل کیے بولیا لاہیا بول آواز سنایا
فرمایا کیوں کی کچھ نیت سارا حال سنائیں
زلوں نیت ساف انہا ندی زہر آلود نکاروں
یہ رعب جمال نبی دا جھلیا مول نہ جاے

جس تے رب دی رحمت دے تلے جلود نورانی
کفاراں دے شرر فسادوں ہلین ذرا پریرے
او تھوں دوڑیا اتول آیا دیکھو سر خدائی
پر تلوار متھے وجہ آہی جس تھیں خوف پیائے
مینے دل دے کڈھ تمامی آیا ایس ٹکائے
پر بے فکر محمد سرور مولا جسم کما رہی
بیکر نیت ناس اس دی بیشک بوا کھوسے
پتہ فسادی نیت والا فوراً اوسنوں دلیاں
آجا میاں نال آزادی عینب آواز آیا
کی اور دے ادبیاں آسیاں مٹیاں سب بلا تیں
کھوٹ ملاوٹ مول نہ او تھے خالص نیک ہاروں
چھا گئی دہش عمر بن ولے تے ہوش حواس بھلا دے

عاجز ہو کے عرض سنائی پیش حضور نبی دے
پالیا نور ایمانوں میں بھی ہو گئے صاف عقیدے

سن کر حضرت امیر اکبر نوراً کہیا زبانوں
ایسے خوشیوں سہناں بولے سے نعرے تکبیراں
تکبیراں دے نعرے کوہوں کو بجی کل پہاڑی
ایسی خوش نصیب نہ اس کے جواج دن اس ہوئی

تے اصحاباں نالے شامل خوشیاں ہویاں تنہا نول
واہ سبحان اللہ کی کئے ختم ہویاں تقصیراں !
گویا نعرے مالے اوہ بھی مدت دی ایہ تالہ
ایہ سب برکت ہی محمد ہو نہیں گل کوئی

جدوں ایمان عمر نے آندا اوہ مر سونو کہانی
تو گئی حالت دکھری اوتھے کی گل کہاں زبانی

نور گھڑی مر طاسر ہوئی تہد اسلام وچاے
اصلی خوف نہ رہیا مولے کفاروں بدکاروں
چالی یا پنجہ بندیاں نے سی ایمان لیاندا
اصل عبادت ظاہر زانی ظاہر غور نہ تھیوے
حضرت امیر اکبر پیشک ہدی روشن نور ایمانوں
نہ ہی فرض ادا نہ تھین کھلے طور انہاں دے
کہے اندر فرض نمازوں خطرہ مول نہ آہا
مسلماناں دی اوہ حالت پہلی رہی نہ ماسہ
خود کہے وچہ بانگ سخاں حضرت عمر سوہاے
سب فرائض پورے ہوئے جو اسلام وچاے
آکھن کچھ نہیں رد کیا پلے سخت ہوئی رسوائی
کئی کفلاں شوز مچایا آن فساد ووصایا
مسلماناں دی بھی طاقت ہو گئی دون ترہنی
ہر میدانوں مسلماناں پوری عزت پائی
بن مسعودوں کرے روایت ابن مشام سیاناں
جھگڑا کیتا آن قریشاں پیش نہ چلی کافی !
بن مسعود کہے میں اوتھے نال انہاں دے آہا
نال تسی سب صحاباں پڑھی نماز تداہیں
وچہ بخاری ذکر لیا یا حضرت عمر سوہاے

مومناں دے گھر خوشیاں ہویاں مٹ گئے درویش
اٹا خوف پیا کفاراں اس دے ایماں پاروں
ایہر دل تھیں خوف نہ جاندا پیا انجیں گھبراندا
پر دے گوشے ہر کوئی اوس دم مولہ اگے یوے
چہر بھی اتنی کھل نہ آہی مول مسلمانوں
حرم وچاے ادا نمازوں مالے خطرہ کاندے
پر جد عمرہ ایمان لیاندا ہو یا فضل الہا
پھر گیا ظور زانیہ والاسب دا سیکہ ہاسہ
کھلے طور نمازاں پڑھیاں دور ہوئے غمہ ساسے
کفاراں دل پیڑاں پیاں نالے پلے گئے لالے
اک بدور کو مر اوہ بھی کر گیا آن جانی
ایہر مطلب مول نہ پایا انجیں کیا گنہارایا
ثابت ہو کے پورے اترے بن گئے مرد یقینی
کہے اوتے قبضہ کیستہ کر نماز ادائی
جس دن عمرہ ایمان لیاندا پھر یا ہور زماناں
کہے قبضے مسلماناں دے کدے فرض ادائی
پڑھی نمازاساں وچہ کہے کیستہ کرم الہا
تے کفار موکا لے دیکھن حسرت نال اسائیں
جدوں ایمانوں روشن کیتا پتھر دل رنگارے

عجب منہ مرزا پر ہویا شروع ہویا گفتار
 بنا مولا کفران دا مہر کوئی ایہو الاندا
 ایسا دانا بیٹا ہو کے چھوڑے مذہب پراناں
 کتھانویں تے ایہو گلاں لگی مجلس بھاری
 کیوں ایہ لوک اکٹھے ہوئے کی ایڑی گل ہوئی
 نوکڑا آکھیا عمر مرزا در چھڑ گیا مذہب پراناں
 سن کر اگوں اس دے تائیں بخش مول نہ آئی
 سہی مطلب اس دے تائیں چھیر نہ سکدا کوئی
 اتنا رعب خدا نے پایا حضرت عمر سوہارے
 دڈے دڈے عقلان والے جل الہیے آون
 کہ دلیل نہ کیری آوے پیش بلند مکانے
 سنل قصہ عمر ولی عبد نور ایمانوں پایا
 پر ایہ پان نصیبان واسے عظمت برکت واسے
 ایسے پارول دوہاک اندر پایا قرب حضور کی
 عمر مرزا دلی تے جھگڑا مکا ظلم تشدد والا

ہر کوچے ہر مجلس اندر ایہو ذکر اذکاراں!
 دیکھوئی اچ عمر مرزا انجیں بھلیں جاندا
 ایہ کی ہویا ایہ کی ہویا پھیریا ہور زماناں
 عاص اول قریشی آکے بات پھیندا ساری
 کس دے پارول جھگڑا اکھیا طعن کرے ہر کوئی
 دین نویں اسلامی اندر آیا مرد یگاناں
 بلکہ کہندا فکر نہ کافی چنگا کیستا بھاتی
 تے نہ کوئی ایسا جہڑا آن کرے دل جوئی
 کسے مجال نہ ہووے اتنی آکر کرے تارے
 عقل فکر دے چیتے چاون قدیں ریس نواون
 ہر گون سب عاجز آون دانا بڑے سیانے
 کناراں دا زور گھٹایا مان تیران ونجایا
 دو جے کدایہ نفع کماون کر کے جان حوالے
 غیر انوں کوئی سمجھ نہ آئی تاں رکھوئے ددری
 دس شہادت من اگوں کیوں ہو با حال حوال

ہجرت پسندے دل چاہیہ کپار و رسالت ختم ہزار چھٹ

از شاہ نامہ اندازہ حضرت اقبال شاہ

عمر کی سنی پسندی سے بدعتی اسلام کی شوکت
 تویش اب ہو چکے تھے در حقیقت شہوان کے پاس
 تمام ایجاد تھے لاکھوں ستم ایجاد کرتے تھے
 زمین و آسمان پرپ و سب کی گنجی سے پتے پتے
 مجلس کو سرخ ہو باقی مٹی جب چھاتی پٹا لوں کی
 نشان تہیز تو حیدر قتلا بہن کی جبینوں پر
 جو برائیم کے پوتوں کو بچوال اور باغ دیتے تھے

میں لاکھوں سب ہوئے لکھ تبلیغ کی خدمت
 یہ باطل محو کرنا چہ تہ نق حق کو دنیا سے
 مٹی جہڑ کیا کرتا جو یہ جہڑ کرتے تھے
 غنیمت کی دل کی مٹی جہڑتے پہ سلا تر پتے تھے
 ہم آغوش نوکری میں سے سب زبانی
 دھڑکے رہتے تھے پہ وں گرم تپوں کے سینوں پر
 سلا خیر شہر خ کر کے لوک ان کو داغ دیتے تھے

مثال نوح جو انسان نہ کے بیڑے تراتے تھے
 غلاموں تک نہ تھا محدود یہ لطف و کرم اُن کا
 ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ تک کو ستاتے تھے
 وہ مصعبؓ عبدالرحمنؓ اور جعفرؓ بن ابی طالب
 قیامت خیز ایذا میں غضب کے درج بہتے تھے
 وطن کی سرزمین پھرنے لگی جب آسمان بن کر
 حقوق زندگی بھی چھن گئے جب اہل وحدت سے
 مسلمانوں کی اک تعداد نکلی بنے وطن ہو کر
 مگر اس امر کی جب اہل مکہ نے خبر پائی
 چلے مکہ سے ابن عاص جو تھے ان دنوں کافر
 حضور شاہ جھکے سجدے میں یہ سب ظلم کے بانی
 کہ اے شاہ حبش یہ سلطنت قائم رہے دائم
 حبش میں آجسے میں۔ طرح دل شد پھرتے ہیں
 یہودی اور نصرانی مذاہب سے بھی جلتے ہیں
 پیر کو اس سفارت کے حوالے کیجئے ان کو !
 نجاشی کے جو دیواری تھے سب کے سب تھے نصرانی
 مگر سب کی ہم آہنگی نجاشی نے بڑی سمجھی
 مسلمانوں کو بھی اس نے بلایا اور منسوب کیا
 تمہارا جرم کیا ہے تو ہم کیوں نازل ہے تم سے
 تمہارا دین کیا ہے کیا وہ دنیا سے نرالا ہے

انہیں یہ لوگ پہرہوں آب میں غوطے کھلاتے تھے
 کہ تھا ہر بندہ توحید پر ظلم و ستم ان کا !
 ابوفدؓ پر زبیرؓ و سعدؓ پر سوسو ظلم ڈھاتے تھے
 کہ سب کے سب بہادر اور تھے یکجان و دوقلب
 تشدد منع تھا اس واسطے خاموش رہتے تھے
 ہوا دم گھوٹنے کے واسطے پھیلی دھواں بن کر
 حبش کی سمت ہجرت کا پلا فرماں نبوت سے
 حبش یعنی نجاشی کی حکومت میں بنایا گھر
 تعاقب کے لئے فوراً سفارت ایک بھیجوانی
 سفارت نے کے دربار نجاشی میں ہوئے حاضر
 تحائف اور تہذیب پیش کر کے نذر گزارانی
 ہمارے شہر سے بھاگ آئے ہیں کچھ قوم کے مجرم
 مذاہب کی برائی کرتے ہیں آزاد پھرتے ہیں
 نیا دین ایک قائم کر لیا ہے جس پر چستے ہیں
 اسی ناظر ہم آئے ہیں ہمیں شہد دیجئے اُن کو
 ایسا جب مشورہ ہر شخص نے تائید کی کٹانی
 گلوئے عدل پر ایسی عدالت اک پھر کی سمجھی
 کرم کو قید کرنے کے لئے یہ ذند شد آیا
 کسی کو قتل کر ڈالا کہ بگڑی کوئی شے تم سے
 جسے تم یہ سمجھتے ہو کہ سب دینوں سے بالاسے

تقریر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بجاوئے نبی شاد حبش از حقیقت اسلام

سن شاہا اسیں بابل کوئی نذر نہیں زلی

اپنی مستی مول نہ جانا کدی نہ ویسی بھائی

پتھر اپنے رب بنائے جو خاموش تدبیری
 ہو ر فضول رواج جنہاں تھے ہوئے اسیں مقیمی

باہر جو مردار و کاؤں اور ہو اسال واکھانا
 و حیاں زندیاں نوں دفنانا سُنناں کھلڑ کھوہے
 عاجز اتے غریباں نوں پیا ناحق اسال ستانا
 ہو رگوانڈی تے ہمسائے ہر دم اسال ستائے
 خوریزی تے ظلم کمانا ہر دم کاداساڈی
 ایو کجہ جہ حالت ہوئی مولا کریم کمایا
 وجہ شرافت وجہ صداقت پورا منیاں ہو یا
 سسے لوکی اس نکل سندی ایو دیہن گواہی
 انہاں گناں پاروں اوس دے سینے ہوئی صفائی
 دعوت غیر نبوت والا اوس نے بول سُنایا
 آکھے ہتھ پو جن والا چھوڑو کم تہا جی !
 مال یتیاں مول نہ کھاؤ ناں ہمسایاں تاؤ
 پڑھو نمازاں رکھو روزے کرو زکوٰۃ ادائی
 بتاں اگے سیں توانا بڑے اعمال کمانے
 ہر ویلے تکلیفاں دیندے ہو گئے دشمن جانی
 سنی نجاشی ایہ گل جس دم پھر مرادوں سُناؤ
 کی کجہ رئیس راز و کھاسے کی کجہ اثر کریندی
 ایہ گل سُن کے حضرت جعفر سوره مریم پاروں
 سُن کے اثر اجیسا ہو یا تدوں نجاشی تائیں
 عرب قریشاں توں تہ کہندا کیا تصور انہاں تہا
 اس وجہ تے ایہ لوکی سلسلے جاپن پاک تہا جی
 میں نہیں جان انہاں توں دیندے ناں ہی ایہ پتا ہندا
 نہیں کوئی برکت تہا پتا ہے نیکیاں کسے پریرے
 تہا سسے زبانی تہا سسے زبانی نہ پھیرے
 ملک میرے وجہ برکت آئی رحمت نازل ہوئی

پاک پلٹتیوں خبر نہ کوئی رسم رواج پرانا
 تے مسکین سوا یاں تک کے بند کر لینے بوہے
 ڈاڈھے نوں تک ڈرنا اس تھیں کوٹھے وجہ ڈرجانا
 بھائی و انت بھائی دشمن ویر ہمیش کمانے
 انقصہ ہر گلوں مندے طبع طبیعت ڈاڈھی
 ہک اسال وجہ صالح بندہ اس کم اوتے لایا
 ہر اک گلوں فعلوں چنگا صالح چنیاں ہو یا
 سسے اوس دے پوسے واقف جیونہر حالت آہی
 ایسا نوری شعلہ اٹھیا جگ وجہ رونق لائی
 تے ساتوں بھی واضح کیستا جو پیغام لیایا
 بیج بولو خوریزی چھوڑو ہے ایہ پاپ گرامی
 صالح نیکو کار زناں نوں تہمت بڑی نہ لاؤ
 ایہ گل منی اسیں انہاں دی چھوڑ دتی بڑیائی
 ایسے جرموں قوم اساڈی دشمن اوسوں جانے
 کہندے مرطو اسال فل چھوڑو اوس دی مسلمانی
 پڑھ کے اویا کلام سناؤ جو اس نے دل آئے
 کیسی اوس فصاحت دی تے کی خبراں دیندی
 پڑھیاں کجہ آیات مبارک کھڑیا رنگ گنہاروں
 اکھیں تھیں وگ پانی آیا رویا مارا آہیں
 جس تھیں دشمن ہو یوساے تے ایتھے لے آندا
 انہاں نوں مرد کوکھ پوچھنا ہے ایہ جرم گرامی
 تہاں پئے تہاڈیاں ماراں سر کوئی انوندا تہا نندا
 کوں تہا سُن کرین نندا ایسے بھجے بھایرے
 ایہ سبھو مقبول رہا نے کیوں دکھاں وجہ لیر پو
 اچ انہاں توں چھیرے جہڑا اوس دی کتے نہ ڈھونڈی

سن ایہ بات کفار قریشی لگے کرن صلاحیں
آخر ایسے حالوں جس دم واہ نہ چلیا کافی
کفار اس سر جتیاں پیاں کھٹ موکا رخ آئے
کرن روایت جدوں حبش تھیں خالی پرت سد ہائے
پنتا دکھ دے نوں ڈاڈھا تے گھبرٹ ہوئی
اگے نالوں ودھ کے لگے دکھ تکلیف پہنچاؤں
پاک نبی نوں ہر ہر ویلے دھکیاں یوں سائے
اک دھاڑے وجہ نمازاں آئے رسول الہی
عقبہ اوس داناں بتاندے دشمن پاک نبی دا
انجیں بنو مخروم قبیلہ دائم ویر کماوے
اودھ بھئی بڑا مخالف ملیسی پاک نبی سرور دا

ایہ تاں بڑی ندامت ہوئی پیش جانے کچھ نامیں !
لے بوکھتی ٹو آئے اوتھوں رہ گئی بنی بنانی
تے اصحاباں عزت پائی مولا فضل کمائے
ہو بے عزت مکے پہنچے حال ہوئے نتوانے
فیر دوبارہ مومنناں اوتے چڑھ آیا ہر کوئی
نال کسے دے گھٹ نہ کر دے جس دم موقعہ پاؤں
ہو رہا اداں گئے الا نبھے کر دے رسن نکارے
بنو امیہ دایاں وچوں کبریت بک نے پائی
اس دے پاروں بدلہ پاسی ظالم برا عقیدہ
جہڑا ولید مغیرہ دایت بڑا رسس کھوے
رات دھاڑاں نال نبی دے بت عداوت کردا

ابو جہل تھیں کسے بندے نے جاکے پچھیا بھائی
کیا کچھ خیال محمل دے حق تاں اوس بول کبیائی

اسیں مخالف آپس اندر مذہد قدیم پرانے !
باشمیاں جے خون بہائے یا کوئی فیض کھنڈاے
ہر کم اندر رہے برابر فرق نہ رہیا کوئی
اج مرٹا یہ پیغمبری والا دعوائے بول ستاندے
انجیں خیال انہاں دے آسے ظالم بھلے ہوئے
نک کافر نے ملک دھاڑے راہ وجہ نبی سوہائے
ایسے سوانوں نبی محمد گھر تشریف لیاے
رُتی انکیاں تھیں بھر آنسو غم ستانی ہوئی
سر ہاسوں تھیں آون خوشیاں کئی دوری
ایسے حالوں رووے ڈاڈھی درد غماں دی ماری
آخر حسرت نے فرمایا میں صد تے قربانی
ایہ جیہاں تنکیاں آہیاں تے ہوون رسوائیاں

اک دو جے تھیں چارم چارٹ کیتے کادوہانے
اسیں انہاں تھیں ودھ کے کیتے اوپے جھنڈے لائے
مونڈھے نال بلایا مونڈھا کی نہ ہوئے ہوئی
کیویں اسیں ایمان لیا تے کدی نہ سیس فواندے
دیندے تنکیاں ہر ہر ویلے ایسے کھلے ہوئے
دیکھ انہاں سر مٹی پائی اوس کم بخت نورے
اگوں صاحبزادی دیکھے تے ڈاڈھی گھبرا دے
آکھے یا بابل کی ہویا تے رسوائی ہوئی
اک پل نال آرام نہ لنگھے واہ شان حضوری
نالے پانی پاندی تباہے نالے گدی زاری
اشد باب تیرے دارا کھا کر سی اودھ ارزانی
پر منظور خدا نول انجیں ایسے وجہ بھلیا نیاں

جو پیغمبر آیا اوس نے ایسے حالت پائی
ایسے پاروں مولا کے ایسے آیت فرمائی

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ يَسْتَعْجِلُونَ
اے انوس اور بندیاں مے کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس دی انساں رسوائی نہیں کیلی

مے انوس ایسے بندے جو کوئی نبی انساں دل آیا
پس من ایہ گل معلوم ہوتی شک نہ رہیا مولے
اوپا خاصا رب دی طرفوں شک نہ مولے آفہ
انجیں حضرت ختم نبیاں جو مقبول الہی !
کمرن روایت مکے اندر بے حد وعظ سنایا
برقیلے ادہ نال نبی مے رہے عداوت کر مے
ایو کچھ جہر حالت ہوتی تدوں رسول حقانی
مکے مے وجہ اس پاروں بے حد تنگی ہوئی !
شاید لوکی ادہا ہی کچھ نور ایمانوں پاوے

اوست نال منوں تے ہٹھانالے ویر لمایا
ہو مے جس دا حال اجیا اوسنوں کرو قبولے
اوپا سچا نبی پیغمبر رب دا مرسل جانو
ایو حال انساں دا ہویا تے ادہ سچا آہی
پر کفاراں شور مچایا جھگڑا بہت ودھایا
نالے مسلماناں اتے ڈانگاں لے لے چڑھدے
ہک دن دلوں خیال کریندے ڈھونڈن از نہانی
ہن طائف تشریف لیجائیے مت من جارسے کوئی
چھوڑ جہالت کفر نکمراہ سدھے دل آون

آمدن سرور کائنات علیہ السلام بسو شہر طابے تبلیغ اسلام

ایس نبیوں طائف مے دل لے تشریف آئے
انساں وجہ عمیر قبیلہ مہیسی دڈا تابی !
عیدیا لیل۔ حبیب ترہجا انہاں وجہ سیانا
سرور عالم طرف انہاں دی جد پیغام لیائے
نہاں گوں حیرت بھر یا محبوب جواب سنایا
ہک کہے تو نبی خدا بن انجہ دی ساں دل آنویں
نبیاں دا کم پہلاں رساں پودیاں کر دکھلاناں
دوجے آکھیا رب نوں بیلا تیرے باہجہ نہ کوئی
ترہجے آکھیا نال تیرے میں سخن کریندا ناہیں
نال پیغمبر سخن الانا ایہہ گل روا نہ مولے !

اوتھے دڈیاں عالی خاناں آکر ملے ملائے
اوس مے وجہ تن بھانی آہے شوکت شان گرانی
جو مستود کہلائے مے دڈیاں شوکت شان
تے دعوت اسلاموں مے کے ب دے حکم شائے
جہر عقل فکر تختیں باہر لکھے کسے نہ آیا
پردہ چاک کریں کعبے دا دڈا ظلم کمانویں
تے توں اٹھی کریں مذمت ایہ کم مول نہ بھاتاں
کیا نبوت مولا دلوں ختم تیرے تے ہوئی
جے توں میں پیغمبر سچا جانو نہیں تدا میں
جے توں جھوٹا تاں نہیں کر مے تیری بات قبولے

ایو کچھ بکواس تریماں کیتے نال نبی دے
 ایسے تے مڑ ختم نہ کیتی انہاں رام کہانی
 طائف دے بازاریاں تائیں دل کے چا ہلکایا
 ہنسی ٹھٹھا ظلم تشدد شروع کیتا بدکاراں
 جس پاسے دل جاوے سوہناوہ محبوب ربانا
 پیراں اوتے گئیے مالے خون گیا ہو جوری
 آخر اسے دروہن حضرت برجانہ دے اک جانی
 فیر چلن تاں مڑ بھی مارن اوہ بد بخت موکا لے
 دروہن سخت مصیبت ہوئی بین مہیا دشواری
 آخر ایسے حالت اندر نبی حبیب رباناں
 عتبہ بن ربیعہ سدا مہیسی باغ لورانی!
 اوتھے حضرت چل کے پنچہ بنی مصیبت بھاری
 عتبہ بھانویں کافر مہیسی ایسر طبع نہانی!
 جاں اس ایسی حالت ڈھٹی پاک نبی سرمدی
 یا اللہ مقبول اپنے نوں دیویں ایڈ سزائیں
 ایہ حالت تک اس دم اس نے توت غلام بلا بیا
 انگور دی کشی بھر کے اوسنوں اوس چوکائی
 زید بن عمارت مالے سیدی ایس مقام وچا لے
 مڑ حضرت اس باغوں چل کے نخل اندر آئے
 بعد اس دے مڑ غار خرا دھیر لے تشریفاں ماون
 اوہ مطعم جس نال نبی دے بہت احسان کما لے
 اونجہ بھی ویلے موقعے اوتے ہو جاندا ہرابی
 پیغمبر نوں ایس سفر وچہ بے حد تنگی ہوئی

ہو رہی تیرے جھگڑے کر دے کافر بڑے عقیدے
 ہو رہی فتور مچا یا دل کے اوس ٹولے شیطان
 جہناں پاک نبی دے اوتے شور فساد مچایا
 نالے گئیے چپک چپک مارن دیون بیحد ماراں
 اوسے پاسیوں رمل مارن طور جیویں شیطاناں
 جھیاں نال ہو دے بھریاں ٹرنوں سوکے نام کی
 باہوں پکڑاٹھا دن کافر نامے پان دوہائی
 پتھر گئیے نقش زبانی کر دے رستہ رڈا لے
 اوہ مردود و جان تاڑی تک ایہ حال خواری!
 باغ کی دھچ بیٹھے آکے حال مویا نتواناں
 طرح طرح دے بیوتے جتھے لھان خاصے عامی
 مک انگور تلے آہندے کر دے شکر گزاری
 باسجہ ایمانوں صابج بند نیل اتفاق بیچانی
 تخت آزدہ ہو کے کر داسنت اللہ ابروی
 امیر انجیں ہوندا آیا بنیاں نال سدا یں
 جس دانام عدار بتادن راوی ذکر سیایا
 فوراً پاک نبی دے بھیجے لھان دے نبی المی
 اوس بھی نال نبی دے دھچے ایہ سب درد کش لے
 کچھ دن رہ کر حکم آئی لوکانوں سرما لے
 تے مطعم وں چھو لکھ کے قاعدہ متھ پھر اون
 شعبہ بنی طالب والا تھکڑا سارا ایہو مکا لے
 اتج بھی ایسے نوں سڑ رقصہ لکھیا نبی الکی
 مڑ بھی دل دھچکھاراں تے دھک دھک نہ کوئی

نال غلام باجواد دیوں عرض سواں گزارے

بد دعا کرو حق انہاں مٹ جاوے ایہ سارے

دیو کے زمین نوں انداز فوراً رکھ
یا کھریوں ٹٹ بجی آوے جھٹ وچہ کسے صفائی
سنیں پیغمبر نے جس دم الفت تھیں فرمایا
کی ہو یا جے اج ایہ لوکی نہیں اسلام لیا تے
کل ضرور اولاد انہاں دی اس پاسے لگ جا سی
کیوں میں قہر اتھی منگاں اڑیا حق انہاں دے
اوں دم سخت نے تھک تپا کے عرض سنو سنائی

یا اسمان پورے ٹٹ اونوں جھگڑا سارا تپا دے
یا طائف تے اک دے کوئی زندہ نہ کائی
میں دنیا تے قہر غضب نہیں بن کر اڑیا آیا
نہیں غیاں نے اک لب سچا ناں وحدت ل آتے
وحدت دے دروازے اٹھے رسیں ضرور جھکری
بندے نہ تے جھکے ہوئے لغز تھکے جا ندے
منگیا فضل نہ ادا ناسے خوشیم رضائی

دعا حق شک زندگان

وہ مائی "اتھی قوم کو چشم بصیرت دے"
جہالت ہی نے کھائے صداقت کے خلاف ان کو
فرانجی ہتھوں کو روشنی دے ان کے سینوں کو

اتھی رحم کر ان پر انہیں فزیریت دے
بچی تے بچے تیرا بخان میں کر دے موت ان کو
کڑے پیرا کھ دے ڈوبنے واسے سفینوں کو

اتھی فضل کر کبار طائف کے مکینوں پر
اتھی پھول ہر سا پتھروں والی زمینوں پر

اللّٰهُمَّ اَعِزِّ قَوْمِيْ خِائِفِيْكُمْ زَبْعُكُمْ
اے اللہ ہدایت دے میری قوم نوں اوہ مینوں نہیں جاندی۔

مومن ہووے اللہ اکے ادبوں سیں نوا دے
نبی اللہ داکرے دعائیں جو ہر طبعیوں غلامی
ایتان سن وچہ نہ آوے جہاں کوئی نبی رُبانا
نبی اللہ دے جس دے حق وچہ ہتھ ہک وارا کھایا
اس تھانویں تے نبی اللہ دے ایہو عرض سنائی
بخش دانائی دلی صفائی اکھاں نوں بینائی
اوسے دیلے مولا سچے اوہ کجھ رنگ دکھایا
جویں نبی نے ظلم ستم دی انہاں حد مکانی
ہر پاسے ہر پاسے اندر پیرے انہاں بٹھائے

منجہ فیر مراد دے حق بخانی مول نہ باندے
مڑا وہ انجیں ہی رہ جاوے کجھ نہ دیہن دکھائی
ہتھ اٹھاوے تے رہ باندے عاجز درو بخانا
اوتھے اوس دے رنگ دکھایا ادبا پھل کھوایا
بار خدایا قوم میری نوں میری خبر نہ کائی
جان بچپان ہو تھلے میری ختم ہووے بریائی
کھار دا بنیاں تمناں انجیں گیا گنویا
تے تبلیغ اسلام وچا لے سخت رکاوٹ پائی
مست کوئی آکے کول نبی دے نیکی وارا دے پاسے

مرضی رب دی اچیں لوکی آون کر کے دھائییاں
جتنی انہاں بندش کیتی اتنی ہوئی فراخی
جتنے کفر اندھیرا آہا راہ نہ لبھدا کافی !
مکہ طائف تے اک پاسے مدنی رومی شامی
رات دھاڑاں ایہو محفل ذکر توحید زبانون
إلا اللہ دے نعرے وجن گونج پئی ہر پاسے
جس نوں روکیا لے نے ہی پکڑی تابعداری
اس گل واکفاراں اوتے اثر ہو جاوے بھارا
پہا یہ گل کچھ دس دی ناہیں طاقت انسانی
آخر سوچ پیونے ایہن لوک یہود مدینے
ہو سکدے انہاں کو لوں مشکل حل ہو جاوے
کیوں جے ایسے سکلے اوہا حل کر دیندے سارے
تاں اہ اک دن بیٹھ اک تھانویں ایہو گویہ کر نیدے
ایس گویڑوں اوس دے اوتے انہاں آن موکائی
تاں انہاں نے بھیجا بندہ شہر مدینے کوئی

پاون دید بجن دا شوقوں ہون پیاں صفایاں
تابعدار ہزاراں ہو گئے مٹ گئی سب کجیاں
اوتے چمکیا دین مرحمادی واہ واہ رونق لانی
سُن سُن ڈگسے قدام اندر شوقوں کرن سہنی
ہر ہر پاسے ایہو جاری فضل خدار حمانوں
کافر سن سن کوئے ہوندے بھل گئے ٹھٹھے پاسے
سنگ رسول نبی دے ہو کے پانی بر خور داری
ڈھونڈن حیلے چارے کوئی مت ہوئے چھنکرا
ناں کوئی تاب برابر آوے دور ہوئے حیرانی
عالم علم تو را توں ماہر پڑا سراروں سینے
مشکل بنی جو ساڈے کارن جان خلاصی پائے
تے جد ایسی مشکل آوے ادبا کرن تے
اک دوجے نوں اس دی بابت بلل پئے چھپیدے
بھج مدینے نکل کراؤ جو مشکل سر آئی !
بل دا ونجہ یہودیاں نوں جو آکر دا دلجوئی

اس تھیں سورت واسطے والی ہندی شروع کہانی
جیوں سُن اشرف کھیل سناندا ایہ اذکار زبانی

شان نزول سورہ والضحی شریف

وجہ تفسیر عزیزی ایہو خاص حوالہ آوے
مکے وجہ جو کافر آئے دشمن نبی سوہارے
شہر اسان دے ہے اک بندہ نام محمد کوئی
گویا دغولے پیغمبری دا ہر تھال بول سناندا
بتاں دی توہین کریندا بلک خدا بتلاوے
دوسوہے ایہ وقت اچھا جس وجہ اوس دا آوناں

جس تھیں نقل اتھائیں کر کے ذکر جہاں جاوے
پچھیا انہاں یہودیاں کو لوں مسد جاوے
اوہ کمند میں نبی خدا دا وحی میں نازل ہوئی
نالے بلک کتاب دی بابت سے اذکار بتندا
ہوہر ساڈیاں رسال تائیں مندا آکھ سناوے
تے جس بت تے رسال ساڈیاں سمجھ نوں برامند ناں

کیا حقیقت ہے ایہ یا کہ انجیل کل بنائی
 دسویں صدی میں وہ سچا اس وحیہ ختم رسول سو ہزار
 سن کر بات یہودوں انوں انہاں نوں سمجھایا
 آخر زمان پیغمبر جس نے دنیا دہاتے آدناں
 جہ اوہ آیا ہو یا موصے اس وحیہ شک نہ کافی
 اوس کو لوں تن گھول پچھو جہ اس آکھ سنائی
 بناں پیغمبر ان نکتے ایسے حل نہیں کردا کوئی
 بک اصحاب کہنت دا قصہ کیوں بات وہانی
 تن سوا کی و رھیاں پہلے پاک نبی فہیں آہے
 ایہ اصل حقیقت جبرائی کسے نہ کھول سنائی
 جیکر ہے اوہ نبی خدا دا قصہ کھول سنائی
 دو جہا ذوالقرنین دا واقعہ پچھو زلزل سارے
 کسے نبی نے اس تہاج تک نہیں پائی روشنائی
 جیکر ختم نبی ایہ ہو یا حل کردیسی سارا
 تریجا روح دی بابت پچھنا کی خیال بتاندا
 جہ نہ دیوس کجھ بھی اکل دا ہو گیا چپ ہالوں
 سچ تے جھوٹ اوہیے دا اسیں فیصلہ آپ کریاں
 ایہ کل من کفار مکے کول نبی دے آئے
 سن کر بات انہاں دی حضرت ایس طرح فرمایا
 ان شاء اللہ کیا نہ اوس دم اصلی عادت پاروں
 کرن روایت رب دا کرنا ایسی قدرت ہوئی
 کھن اتے ضحیٰ ک بتاؤں چالی روز و بائے
 جسنے آکھن پندرہ دن تک ایہ اوڑکیاں ہویاں

کھول سناؤ سادے تائیں ہاوسے جان رہانی
 جو کجھ کہندا اس دا بھی کجھ کر یو آن نتارا
 بے شک وقت تے ہے ایہ اوہابی وحیہ کتا ہاں آیا
 سب عاتماں ظاہر اوہدیاں ایہ وقت زماناں
 کیوں جے اوس دا وقت ایہوے انجیل تار روانی
 ہوئی سچ پیغمبر رب دا کرسی خوب صفائیاں
 ناں ہی کھول بتائے اسنوں ختم کہانی ہوئی
 کی کجھ اس وحیہ راز حقیقت تے ایہ کوں کہانی
 ڈھائی سو دھیاں بعد عیسیٰ دے رات نہ سنائے
 کیوں جے ہن پیغمبر اس دا پتہ نہ نکا اکائی
 نہیں تاں سچ تے جھوٹ تہاں تے آپے ہی گھل جاسی
 جو علوالتاریخوں باہر بات نہ کسے کتارے
 ختم نبی دے اوتے چھڑ گئے اوہا یہ سب وہانی
 نہیں تاں صاف ہوئی قصہ آپے ہوس نتارا
 جے دیوس تاں کجھ نہیں تاں انجیل دلا پاندا
 تاں اوہ بھیج دیہو دل سادے ساں فیر تسانوں
 ہو جاسی کل معلم ساری پتے تسانوں دیساں
 جویں یہودوں کیا انجیل آن سول سنائے
 کل جواب دیساں میں اس دا جہ اوہ دلا آیا
 انجیل کل دا وعدہ کیستہ اپنے نیک وہاروں
 کئی دن پاک نبی سرور تے وئی نہ آیا کوئی
 رب دی طرفوں وحی نہ ہوئی لگے سخت جھوٹاں
 آخر کجھ رکاوٹ ہو گئی کرن اوہ چہ میگوئیاں

فجر ہوئی تے وعدے پاروں سارے جاننے لگے
 کہندے دسویں صدی اساتوں کیوں حال وہاں

سن کر بات انہاں دی اکوں پیغمبر فرماوے
امروں بناں پیغمبر رب سے بات نہ کوئی الا دن
جہنمک وحی نہ رب دی طرفوں میںوں حکم سنایا
اجے خدا دے وحی اسانوں نہیں ایہ بات بتائی
سنیاں سخن رسول اللہ دا جھٹوے کفار اں
ہر کوئی اپنی طبع موافق ایسے سخن الا دے!
کوئی آکھے واہ وعدہ تیرا انجیل سچ الا نویں
کوئی کہے نہیں رب اپنے تے جے اتنا بھر واسہ
کوئی آکھے سو نبی خدا دے اود نہیں انجہ الا ندے
نبی خدا دے جھوٹا نہیں کہندے سچی بات سناون
اسے طرح ساراں طعنہ سن کے نبی خدا دا

میں کچھ کہ نہیں سکدا جہنمک ب داوچی نہ آسے
تاں بولن جاں آپ بلاسے فیر نکالنے لاون
تہنمک میں کچھ کہنا نا میں پیغمبر مسکریا
آپوں معلم حال نہ کافی کیوں کراں ادائی
لگے کمرن مزاخاں سمجھوئے قسموں گفتاراں
جس لوں کوئی شریف بندہ بھی سندیات تائے
جیکر انجیل کرنا ہووے کا ہنوں نبی سارا نویں
کیوں ایہ اتنا وا دھا کیستونی لوک کر بندے باسہ
تے توں موسے سچ پیغمبر مڑے لیر داندے
تے جو کر دے وعدہ اوہ بھی پورا کر دکھاون
چپ زبانوں محو دھیانوں کرے نہ بات نہ بار

ذکر دیگر سوالہ سیرت امی از کتاب البیان و شرح بخاری

نک عرب وچہ کاہن لوکی پھر دے شور مچائی
اکوں آدن والیاں گلاں لوکاں نوں بتلاون
عربی لوگ دلوں گرویدہ ہوئے آسے انہاندے
اہل عرب دا ایہو عقیدہ دعوے کاہن کر دے
ایہ کچھ خبراں اوسے جن قسیر انہاں تئیں سوان
جن قسیر برکے آپس سے وچہ کھن کھن تاجی
انجیل آک دن عمر موہاے اک تہاں بیٹھے آسے
عمر دلی چیتا تا اوسنوں اپنے تئیں پادروں
ایس خیالوں اوس سے تائی پچھے کول باون
جس دم بیٹھا ناں تسی پچھم عمر سو بار
نویں جہری اوس دی تینوں میںوں خدو سنڈیں
کاہن عرض کیے گل سن کے اسے محبوب سوہاے

ہر پندر محلے ہوندے بیٹھے مجلس تائی
خبر اں کچھ اسکاں بھی پے لوکاں آکھ ستاوان
تن من دھن دی بازی اسے پچھ دے مکر تہاندے
سرک من دناک جن ساقی تابعدا دے امر دے
بھی اود کوئی شکل بنا کے کول انہاں آجاون
تے پے دس دے مڑاودہ اکوں لوکاں نلے عارجی
دستور سنگ پیاک بندہ آفونڈیاں اوسے راسے
سے اہک من جمل کوئی بھنا نیک انوروں
تاں پیار محبت اوسنوں اپنے ناں بھنڈون
ان کھ جن تیرا کی کنڈا کل تینوں دس پیر
تا نچے معلم ہووے کوئی لاز اساطے تائیں
میں اک دن پیا جاندا آہا ٹر دا وچہ بازارے

جن میرا لکھرایا ہوا کول میرے آج ہندا | اسے حالت و چہ اودینوں ایہ کچھ سخن سناندا

الْمُتَرِّ إِلَى الْجَنِّ وَابْلَاسِهَا وَبَاسِهَا مِنْ بَعْدِ

ایا نہیں گھدا توں طوف جنت دی تے پریشانی اوس دی تے نامیوں اوس دی

أَنْكَاسِهَا وَاحْوَاقِهَا بِالْقَلَّاصِ وَاحْطِاسِهَا

اس دے ذات اوس دے تے برودی وچہ دور دور انہاں دے

آج کل جہاں اوستے چھ گئی دیندی پشیمانی | نہامیدی ہو گئی بھارن تسمہ مونی ہندانی
 کو رو بہ ربحی رست نہ اود بندہ کی سب کہانی | ہتھ اوستے ہتھ دھربک بگنے جہر میں پیرانی
 اُن کہ بات کا من دی اوں نصرت عم دیوے | بے شک ایہ کل سچی تیری ہی نہ نظری آوے
 بنل جہ میں تیا ملیت تے وچہ لے ان تیاں تے | ستا ہویا ساں مل راتیں ہواک پاسے اوہلے
 اوستے حالت تے وچہ یوں خواب چاہک آئی | کول میرے اک بندہ جس نے دُنہ دُخ کیتانی
 اوستے حالت دے وچہ آکے کول میرے بر جاندا | موراک بندہ آکے ایتھے زور و زور چلاندا

يَا جَلِيلُ أَمْرٌ نَجِيحٌ سَرَجُلٌ فَصِيحٌ

اے جلیج امر کامیاب مرد صاف زبان

يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - (کتاب تبیین - ج ۱ ص ۱۲)

اکھ داتے نہیں کوئی عبادت دے لائق مگر صرف اک اللہ

کہنڈال جلیج سن میں تیں ہے ایہ امر ضروری | مرد فصیح زبان سوار کھنڈا خاص حضوری
 نہیں عبادت رلق کوئی اکو اللہ باری | اسے اگے سیس جھکاؤ پاؤ بر خود داری
 اس دے کچھ دناں دے پھپھوں نصرت عمر اللہ دے | پاک نبی نول دنیا تے رب ظاہر کر دیکھدا دے
 وچہ تفسیر سورت واسطے نے اندر صحیح بخاری | راوی کہے پیغمبر تائیں موندی کچھ ہماری
 دو تن روز عبادت کارن حضرت جاگ نہ آئی | ناں ایہ ادا فریضہ ہویا ناں ایہ کار روانی
 بواہب دی عورت تائیں معلوم ہویا محالا | تک کے خوشی منامیوس کمندی پے لے انت کش لا

إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ

میرا خیال ہے جے تیرے شیطان نے تینوں چھوڑ دتائے

ہندو خیال میرا ایہ تینوں چھوڑک شیطان تیرا | نہیں کوئی مینا تعلق اوس والاں تیں دتے دینا

تاری ابو لہب دی بیوی طعنہ مارا دوسے
 حور بنیریاں گھڑاں کر دی اود چادک زبانی
 تار موٹے اپنے نسلوں سورت یک تاری

چھوڑا شیطان ندان ہی ایہ حالت ہو جاوے
 کیوں جے اود اس رازوں نہالی بک دی پھرے زبانی
 منو بیان میں دس سال گزوں اود سب کار گذاری

سورۃ الصافات مکیہ دہی احدا عشر آیات

پاک شہر آن کلام خدا دی بیچ تمام کوئی
 ایہ سب تیج پاکیزہ نامے دو جیاں پاک بنانا
 مکے اتے مدینے اندر اسوں رب تارے
 اک سوچو وال سورتاں اس وجہ کچھ مکے کچھ مدینے
 بیان القرآن تفسیر وچیاں سے اس دا ذکر لیا اے
 سب قرآن مجید سے اندر جو کچھ سب فرمایا
 جو کوئی چاہے ان مطالبینوں بعد قرآنی
 اقراء سورت بعد ایہ دہی سورت رب تارے
 تے دسے وجہ پاک بن تارے پاس تارے
 اک سوچو نوں اس دسے اندر حرف تمام بتاوان
 پر جہلئے اک سوک سٹھ گنتی اندر آئے
 اک سوک سٹھ ہودن فیہ حرف تمام بتاوان
 بسم اللہ جہل شال کریجے اک سو ستاوی آون
 بتی قصہ حرف تمام جو سورت وجہ آئے
 ون دے اتے رب دی رحمت تے نور سزاں
 سورت نوں والضحی فرمایا الفت حقیں رب ہادی
 بعثت پاک نبی حقیں پہلے کفر اند میر غبارا
 جس دم پاک بن نوں اللہ وتی پیغام پونچیا

ہک آیت دا منکر کافر تے بدکار پچھانی
 جو کوئی پڑھ داناں محبت اود مخلص ہو جاندا
 ویہ وقت مطابق اس وجہ ہونے پنے اشارے
 تے سورت والضحی مکے پوری ساری وزنی
 تانہیں القرآن اس سورت تائیں درجہ دتا جائے
 یہ ہونہ بند بہناں سندا ویکھن اندر آیا
 پڑھ ویکھ والضحی سورت اود توجاں سے ارزانی
 میرت نبوی حقیں جیوں جا پے جیونکر اود اقراری
 یاراں آیتاں چانی کئے اس وجہ آون سارے
 بننے ان حقیں لکھت دودھ کوندے پئے اندر سے لادون
 ست حرفت مشدد دودھ لے جے کہ جان بلائے
 لکھنا دوحا اللہ منظم جیندی سٹان گرامی
 اخیر لکھے اس دی بابت عالم لوکی لاون
 بھو باکیت پاکیزہ جو کوئی انہاں پکائے
 تے دو بک دی بخشش اس تے مانعیش بہاراں
 اقراء بعد ایہ اتری آسی ایہو حکمت بھاری
 ذکر توحید نہ جانے کوئی نار ایہ کار دہرا
 تے سرتاج نبوت وانا رحمت کھنیں پہننا

اون ویلے ایہ سورت ہس نے رحمت نال تاری

جس حقیں چھیا نور رہانا اندر دنیا ساری

و سیا اس میں لوگوں تائیں جو اندر گمراہی
راہ توحید جو معلم نہ سی ایس اندمیرے پاروں
ایس اندمیروں جو ڈر خطرہ ہسی چھایا سویا
اوہ اندمیرا دور ہو یا سب پھیل گئی روشنائی
جہاں لوگوں عمر تمامی اسے طور گزاری
بے شک دین محمدی سچا کامل نور ربانا
جہاں سمجھ لئی گل دینوں تے دل دیوچہ لائی
اس سورت نے اس مسئلے نوں واضح کیہ سمجھایا
اس روشنائی دی رب سچا تاں ہی قسم اٹھاوے
سب تھیں پنہاں اسے دعا ہی اللہ قسم اکھاندا
جوہیں اندمیرا تہر مصیبت بے لطفی بیرامی
جہاں سورج چڑھ باہر آوے ہو جاوے روشنائی
سر کوئی اپنے کمیں کاہیں اونجیں ہی لگ جاوے
اسے وانگوں دین مہمندی رب رحمت فرماندا
بن جاوے زندگانی اوس دی دوجک پیاسوئے
ایہو کجہ اشلے اس وجہ تاں رب قسم اٹھاندا
میں بن تینوں اس دی بابت دساں کھول کہانی
باقی اصل حقیقت اس دی اللہ مالک جانے
ایہر جویں کتاباں اندر ایہہ اذکار لیائے
جیکر مولا سچے فضلوں مدد ہی فرمائی!
ہن میں ننگاں مدد سے دی تائے فضل گمراہی

ہو گئے رستے صاف تساندے مٹ گئی میل جو آئی
اوہ بن ظاہر نظری آوی نیرٹے دور دیاروں!
تے حق باطل دی پہچانوں دور ہٹایا سویا
رحمت رب دی نازل ہوئی فکر نہ رد کیا کائی
انہاں ایس طفیل تمامی بگڑی ہوئی سنواری
جس نوں حاصل اوہا سمجھے اس داتا بانا
انہاں نے مڑ پوری پائی ایہو ہی پکائی
کفر گیا مٹ دین آیا سے مولا کرم کیا
کیوں جسے اسے پاروں ہر کوئی رب کی رحمت پائے
سورج دی روشنائی سند مسئلہ کھول ساندا
انجیں کفر جہالت پاروں دوجک وجہ خواری
دکھ کیفان دور ہو جان در نہ رہ جائے کائی
گمائے وادھے پورے کیے برشتے لگائے
جو کوئی اسے راستے لگ دا راز حقیقی پاندا
ٹوکر دھوکے دغے فریوں تھیوے سدا کنا سے
انجیں ہوراں سورتاں اندر اللہ ذکر لیاندا
کی ایہ ذکر مبارک تے کی اس وجہ راز نہانی
میں عاصی کی سمجھاں اسنوں تانوں کوں ٹکائے
میں بھی اونجیں کجہ داجا ساں کہاں حال دہائے
حل ہو جاسی مسئلہ سارا کمی نہ رہی کائی
کجہ داجا نوں نال سہولت ایہ اذکار تمامی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نور دین میں سے نور ہے جو رحمت و رحمت میں سے رحمت ہے

جس سے تفسنوں شہادت عاصی پڑے نور جہاں
تے اسے ہی لغت اندر چہ مندر وقت گزاری

میں قربان خداوند باری رحمت بخشش والا
کجہ داجا سے ذکر حمدی تے اذکار پیار سے

ایہ پر مولا دلوں انجیں دل دی نہیں صفائی
جسے ایہ دُور ہو جاوے ہوئے مشکل حل تہا جی
تاں ہی میں نے نام اُسے دانش شرع کراں یہ ناماں
سر کوئی اوس دی رحمت پاروں پورا حصہ پاوے
جدوں نبی تے وحی ربانا آون بند ہو جاندا
اوک دم ادبوں خدمت اندر ایہو کوہم لیاوے
کیا کہاں ایہہ تحفہ کیسا کی ایہہ بستر الہی
زمیں آسمان بنایا جس دم رب دی ذات نیاری
سورج چن ستارے سبھو دانش نکر صفائی
چیز کسے دی کمی نہ رہ گئی ہر شے وافر ہوئی
ایہ پر اس حقیقت جہڑی حاجت جس دی آہی
ہر اک تہا اندہیر غبارا پتہ نہ کجہ روشنائیوں
سوچ و چاروں دنیا سازی عاجز حال نتانی
جتھے دھرے اوتھے ہی رہ گئے اگی بات نہ جاتی
ایہ اک بڑی مصیبت آہی تے ڈاڈھی ہیزاری
کیوں جے جد تک دانش والی ہوئے بات نہ کائی
اس ویلے رب اپنے فضلوں کرم کمال کمایا
کرن روایت جسو اللہ جد دنیا اوتے آئی
جیوں ادہ چیزاں بچھیاں ہویاں تے مرتجاں ہویاں
نہ نکر وں دانا نیوں انہاں سوچ بتیری ہوئی
گویا اس دی برکت پاروں ہو گیا نور اُجالا
اتنی اس وجہ برکت کئی فضلوں اللہ باری
بے شک ایہ بابرکت تحفہ اس وجہ شک نہ کائی

ادہا غبار اندھیرا گردی ادہا جہالت چھائی
فیرا دا ہون پئے سلسے ذکر اذکار گرامی
جس دی رحمت دنیا اوتے سبھناں خاصاں عامان
کتنا عیبی پاپی ہووے خالی مول نہ جاوے
فیر دوبارہ امروں مرٹکے شرف زیارت پاتدا
ایہو تحفہ نور الہی الفت کنوں دکھاوے
کیوں اس دی برکت پاروں درہ بندی گرامی
ہو زربا نش اتے آرائش کیتی اوس دی ساری
تے پانی دیاں نہراں چھیاں رنگ اک ہو ہو پائی
خوشی خوشائیں نظری آوے اوس ویلے ہر کوئی
ادہ نہ جا پئے کیوں جے جگہ چہ چاروں طرف سیاہی
عقل فکر نہ نام نہ کوئی خالی جگہ دانا نیوں
گویا اس واسطے نہ بلیا نہ ہوئی اللہ تانی
گھائے وادھیو سار نہ کوئی نیکی بدی بچھائی
زندگی دا کوئی لطف نہ باقی نہ کوئی کار گزارہ ی
تد تک اوس دا اثر نہ ہوندا رہ جائے بنی بنائی
ایہ جسو اللہ نازل کر کے ایہ سب روگ مٹایا
ہر شے اوتے جو بن آیا پھیل گئی روشنائی
انجیں مرٹکے تازہ ہویاں دیہن پیا خوش ہویاں
طرح طرح دیں گلاں سوچن عجب ہوئے دیکھوئی
ہر شے اپنا اثر دکھاوے سوہا پیلا کالا
دنیا اپنی اصلے اوتے ہو گئی قائم ساری
تاں ہی اثر نبیاں اوتے اللہ پاک پوچھائی

سب تھیں پہلے حضرت آدم اس تھیں لطف اٹھایا

جس تھیں اوس فرشتیاں اوتے عالی منصب پایا

بکھیا بھانویں آیا گناہی عیساں نال پروتا
 قدم کر کے کیا ہوئے ویکہ دیاں چڑھ جادے
 بات ایہو جہ اس دے اندر نام ایسے تن آئے
 اناں وچوں نام لکھ سب قیس اول آوے
 تین میں تینوں اے اللہ کے کہہ اذکار سنائیے

بسم اللہ جہ پڑھیں جادے سب کن ہوں دھوتا
 پڑھ اللہ کے منے ہوئے پش چنگا او آوے
 جہاں عدت اللہ مالک نظر کر م فرمائے
 غیر تین ریم دوہوں اس دے بعد لیاوے
 کی اذکار اسیت اس دی کی بھ اول ادائیے

اسم اللہ

صحیح بخاری سے صحیح مسلم سے تراویح تارے
 جامع ترمذی اتے نسائی تے بن ماجہ لیاون
 انجیل بھتی تے طبرانی ذکر حدیث لیاے
 جو کوئی یاد اناں نوں رکھے یا کہ نظر آوے
 بال مور بہت لوکاں ایہ اذکار لیا کرے
 حضرت بن مسعود بھی تھیں ذکر حدیث سنایا
 حضرت ابن مسعود نے فرمایا تھیں قرطبی سارے
 اناں سارے دینی دے نام بتیرے آئے
 ویکہ یہ لکھ کے دے اناں نام تمناوی
 سب اناں تھیں بہتر ناموں نامہ اناں ناموں
 اسم اللہ بھی ایہو کیا جس دا درجہ بھارا
 جس توید دا ذکر نبی نے آکر بلند سنایا
 اناں نے کی بت بنائے پوجا کرین جہاں ندی
 رستہ دیت۔ پاک نبی دی تہمت اندر آئے
 اناں نے جہاں رب اپنے دا شہر دس۔ سائون
 یہاں دو دھرو ہاندے وچوں کسی کی شان دوہا

ابو ہریرہوں کرن روایت سمجھا لیاوے
 ابن خزیمہ ابو عوانہ ابن جریر بتا وں
 پیغمبر فرماتے رب دے نام نوں آئے
 جنت سر دانی ہوئی دین دھو کٹائے
 جیوں نہ رت رانی اے اللہ تعالیٰ پابست فرمائے
 جس تھیں نبی اسقرین بن یحییٰ ابو بکر سنایا
 بھی نام اناں کے ایہہ اذکار پیارے
 پو قرآن کریم ایہو نام نوں لیا سکے
 رکھنا یاد اناں دے تائیں کہے رسول گرامی
 حدیث کہ اناں کی بتوں میں جو ذکر سنائوں
 ذاتی اناں بھی اسے تائیں آئے نام سارا
 تھیں کہ مشرک۔ لوکاں سنوں جہاں جہاں
 کہ نہ دی بات نہاںوں کیوں دلاں سلیمان دی
 غرض اناں کی ہند کے پتا دل سے راز بتائے
 ہونے حال نال متا بل کریت کرے دوہاں نوں
 تھیں نوں بہتر سمجھیا جہاں دے ہونے نور اناں

بھویش آباد سب اسطانی اناں لکھ سکے

تھیں کی تھیں تھیں آئے شہر بھائے

رب دی اس حقیقت انجیل لفظاں وچہ سنوے

اوس دم وحی خدا دی طرفوں ایہ شجرہ لے آئے

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

کہہ دے آئے پیغمبر وہ الہ اک ہے اور الہ بے نیاز ہے نہ اوس دی کوئی اولاد سے تے نہ مرد

يُولَدُ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهِ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ (اخلاص)

کوئی نہ ہو باپ سے جنم نہ لے اوسوں جنیاں ہونے تے نہ ہے کوئی اس دی ہمسر کہ نہ وال مثلاً بیوی وغیرہ

اللہ میرا اک اکلا جیندیاں ایہ سب کاراں !

ایہ نیازی ہے پر دامیوں نہیں غیراں دی بھائی

وہاں اما سر اک شے نا اندر دوہیں نہ رائل

تے جس اوس نوں دلوں ہٹا تا اوس نے دکھ اٹھانا

کوئی نہیں ایہ اوجہ کوئی اس تے عذر انکار لیاوے

تے نہ باپ تے مائی اوس دی نہ ہر گلوں سچا

ازل ابدی ذات مبارک تیرا اسل ایہائی

سب تھیں ودھ قرآن سے ماسر وچہ صحابہ آون

چھ صد دا معنی واضح کر کے بات نکالنے لانی

اوس دے تائیں عربی اندر صمد الیا جوائے

ہر اک عیبوں پاک منزہ اندہ ایہ ذات پچھائی

مشک ہو گئے چپ تمامی کوئی گل یاد نہ آئی

تے توحید دا نقشہ کھچیا تے اسرار عرفانی

اک اصحاب نبی دا پیارا اوس دا حال سنائے

پڑھ سورت اخلاص تداں اوز صوف کویں جھکیندا

ہر رعت پچھے اس انجہ دی یہ معمول بنایا

تاں اوس ادبوں خدمت اندر آید بات سنائی

جہڑیاں بہت پیاریاں بیویں انت نہ دھریاں

آکھے سے پیغمبر میرے کہہ دے انہاں کفاراں

بڑا بزرگ رب دے لائق نہیں اوسوں محتاجی

بلکہ ساری دنیاں تائیں اوسے دلوں پناہیں

جس نے اوس دے مال لگائی اوسے نہ پھل پانا

ہر شے اس دے قبضہ قدرت جیوں چاہے فرماوے

ایہ بھی یاد رکھو نہیں اوس دی کوئی اولاد نہ بچا

بیوی ہو برادر یوں بھی اوسوں لوڑ نہ کائی

حضرت ابی بن کعب تھیں مروی شامس روایت لیاون

اس سورت دی انہاں نے جو کہ تفسیر سنائی

آل اولادوں تے مایہ تھیں جو کوئی پاک کہوے

بھی جس دا ہمسر نہ کوئی نہ ثانی نہ ساجھی

ایہ رب دی تعریف نبی نے جس دینے فرمائی

بے شک ہے ایہ سورت جس وچ سبھاوصاف ربانی

کتاب توحید بخاری پاروں سیرت اندر آوے

عبدوں نماز پڑھے تے اپنی قرأت ختم کریندا

پیغمبر دی خدمت اندر کے ایہ آکھ سنایا

سن کر پیغمبر نے اس تھیں وجہ معلوم کرائی

اس سورت دے رب میرے یاں منتان ہن آیں

سن کر اوس دی بات پیغمبر اوسوں ایہ فرماوے

ہوئے بشارت تینوں بھی رب بہت پیار دیکھے

سودا صحابی پیغمبر دے جو آہے انصاری
 انہاں دا جی مال ایہو ہی ذائقہ بدوں مکا دون
 نال محبت پڑھن اس تائیں پورا شوق کریت دے
 مقتدی بلک صحابی اس تے ایہ اعتراض کیتاے !
 پر مینوں ایہ روش بدلانی نہیں منظور کدا میں
 فیر ایہ پاک نبی نوں آکے خبر انہاں پونچانی
 سن کر حضرت انہاں کوں کچھ بات تمامی
 آووں انہاں خدمت اندادوں عرش سنانی
 حکم ہو یا ایہ سورت تینوں جیوں کردلوں پیاری
 جیوں تدم الفت نال اس تائیں اپنا ورد بنایا
 کتاوہ بن نغان صرا بی پاک نبی سرور دے
 لذت لے لے پڑھن تے ہزون اسے وجہ متوالے
 لوکں پاک نبی نوں آکے ایہ سب بات سنانی
 سن کر بات انہاں دی حضرت آگوں یہ فرماوے
 تے جس نے انہاں مبارک پڑھی پتی تن واری
 اپنی سعید خندی سے پاروں مسند احمد آئے
 قرآن نبیدوں اتے حدیثوں ایہ گل ثابت ہوئی
 ایہ پر صحیح حدیثوں ثابت پیغمبر منہر مایا
 جو کوئی یاد رکھے گا انہاں جنت اندر تہا ہی
 ایہ اسہی نام اللہ ہی جس دم غور کیستائے
 قبل اسہا مومن عرب ایہی رب دانام الوطن
 جسے کن اللہ اودوستی جس دی ذات گرامی !
 ہندیاں لوکوں غلب اس والیں لڑن فرمایا
 تے سب نالوں وہ جس نے الفت پئی دھانی
 اقلہ وہ دینی مستحق جو جہہ مثل جہانوں !

وجہ قبا عہد دے جلدی آہی امامت یاری
 سورت جوڑن تھیں اور پہلے اس دا ورد کما دون
 قیر مناسب سورت کوئی اس سے نال ملیندے
 سن کر گھیا امامت چھڑساں صاف جواب دتاے
 اسے اوتے مال رساں ایہو شوق سدا تیں
 ایہ انصاری انجہ دی کردے خدا سے تے لائی
 کی ایہ حال شکایت کیسی کیا ایہ امر گرامی
 یا حضرت ایہ سورت مینوں بہت پیاری آئی
 انجیں پیار کریندی تینوں رب دی ذات غفاری
 انجیں جنت وجہ لے جا سیا کر سیا اونچا پایا
 ساری رات اسے سورت دا ورد پیش جو کر دے
 ایہونشہ محبت والا اس دے سدا دوالے
 انجہ تداوہ رات گزارے اسے نال لگائی !
 ایہ قرآن دا ترجمہ بجا حصہ جواک والا الامون
 شتم قرآن دا ترجمہ اوستوں بخشے خلاق باری
 ایہ اذکار مبارک سارے جیویں نبی کیا سنے
 سو تھیں اوتے نام خدا سے یاد کرے ہر کوئی
 بڑوں نام خدا سے آئے واضح طور الیا
 بھی مقبولیت دا درجہ دوس جہانیں پاری
 اسے اوتے سب علانوال فیصلہ کر دتاے
 ایہی نام پڑھن اتے اناں جیوں ریس نواون
 جس دے اسے عقل انسانی سے بے اصل نمائی
 شفقت پیار محبت جس نے خلقت نال کرایا
 اوستوں اکسن اللہ سچا واحد ذات خدائی
 جس نوں ہر شے سجدے کر دی پانرو فوایانوں

اور سستی جس دو جگہ سزا دھا پچا سب بنایا
فیراوس کے مخلوق بنائی قدرت خاص دکھائی
سبھناں دی نگرانی راکھی سبھناں تائیں پالے
دکھ سکھ رج بھکھ سبھناں سزا ٹھیک انداز لایا
میں قربان خراوند سچیا اپنیاں آپ ہی جانیں
اکو بات توں سچا اللہ تے بنے مثل نورانی
تیری رحمت بخشش سزا حد حساب نہ کافی
الفت پیار محبت والی تیری ذات نیاری

زمیاں تے اسمان بنا کے نور اپنا چمکایا
تے آدم نوں پیدا کر کے ہواک رنگ دینی
ہراک سزا ذمہ چایا اپنے نال منہا لے
بھی سبھناں توں دیے اوتے پورا پیا پور پچایا
کیستی کی بستی ساڈی لائے بات نکالے
تے میں عاصی پانی عیسی کم کسے نہ تہانی
ماپیاں کھتیں دودھ شفقت تیری ایدوں دودھ سوائی
تینوں ہر دم ریس نواہیے تیری منگیے یاری

الرحمن

عالم رحم کرنے والا دنیا تے

بعد اللہ دے دو جانا نام مراد الرحمن لیاون
جس دے معنے رحم کرم دے کارن دنیاں دیاں
دنیا ہوتے جوشے کوئی کیا مردہ کیا زندہ
کسے پاسے دی بارے اوسنوں نہ کوئی تنگی پاوے
ایہ جو صفت رحمان لہی پہ مذہب اسلاموں
اورہ بھی لوکی اسے اوتے ٹھوں قائل آہے
جہدوں قرآن مجید خدا تے نازل سی فرمایا
ہور جگہ جی ایہ ناست اللہ فضل پیا دھراوے
عرباں لوکاں اللہ اپنا ہور بنایا ہوئی
جس ویلے اسلامی دوا ہوئی اوس زمانے
جنہاں لوکاں اس دے اندہ فرق فز بکھ پایا
اللہ ذاتی اسم الہی تے ایہ صفت ربانی

ایہ بھی صفت خداوند والی اہل علم فرماون
ہراک تھانویں طبع موافق عیسیاں نیکو کاراں
سبھواوس دی رحمت پاووں پئی دتے خور سندھ
ایہی اوس تے رحمت نازل خوشنیں وقت و ہارے
عیسیائی بھی فکر کمر بندے اس دے فضل عواموں
سر شے اوتے فضل امت دا اتوں مال آہے
ہر سورت دے شروع وچالے ایہو لفظ لیا
اللہ نوں رحمن الاول دے دل دے رنگ و بونے
تے رحمن عیسیاں والا اس تھیر وکھرا دھویا
اللہ تے رحمن اکو ہی واضح کمر دتا ہے
اکو دونوں انہاں تائیں رب سچے منہا لیا
کیوں سچے ہر تھن رسم اسے دافرق نہ اسوچے جانی

نقط خیال تے وہم قریبی جیویں انہاں پکایا
اس دے پاووں سبق توحیدوں انہاں سکھایا

و یہ جتنے نام خدا سے قتل پکڑے ہوئے
 بھڑاں وچہ تو حیرانی اپنا رنگ دکھائے

سبحو کو صفت الہی اُسٹ دل لکے ہوئے
 جیوں قرآن وچہ اُنکے سب پناہ دے

قُلْ ادْعُوا اللَّهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْمُلْكُ السَّامِيُّ
 تذکرے باد یا جن عین پناہ دے دے ہی سادے

تذکرے یا جن آکھو جیوں آکھ سٹاؤ
 سرک وچہ فیضان الہی اپنا اثر دکھائے
 من تیوں میں سے اسے منے کھول سٹاؤں
 سٹو لیاں اس دے وچوں دو اسرار نکالے
 جہوں اوچل نہیں عام رحمت رب دی آوے
 جویں جیوں پند پند سے اُنکے لطف اٹھاؤں
 حیوانی نباتاتی جیوں پاندے فیض حضوروں
 اس طرح تمامی خلقت ہے اس دی رحمانی
 رحمانیت دے فیضانوں ایہ ساری گل سوئی
 سے نہیں دے عیب گناہوں بھانوں وقت پاروں
 پناہ دی رحمانیت وچہ فرق نہ ماسہ آوے
 بھانوں بد کرداریاں دے وچہ ساڈی گڈے ساری

سبحو نام خدا سے پکڑے انجیر آکھیں جبار
 بد کوئی صفت نال الماوس او با ورجہ پکڑے
 کی س وچہ برکت الہی تھے کی ایس ادانوں
 ہک جہانی ہک روحانی کہن روایت واسٹ
 نکا وڈا عابد جمال ہر کوئی ترشہ پارے
 انجیر جن حیوان فرشتہ اپنا بخرد پاؤں
 انجیر سوسن جن ستارے پکڑے پکڑے نوروں
 اسے دے اس فیضوں پاندے اور اپنی زندگی
 بن تشیتوں بن تفریقوں ہی مودے دلجوئی
 نوافیاں بد کرداریاں سداں پیماں مکاؤں
 اکو قول اوہری برکتوں ہر کوئی لطف اٹھ دے
 پڑوہ کی نہ کیسہ کد میں کردار سے دلدار ہی

ہمسایہ نمی بلیندنی غروشد خدائے عزوجل می بلیندنی پوشتد

ہمسایہ وچہ گلستاں فقرہ عجب لیانے
 مسایہ نہ ویکھے کچھ جی پھر دا شور چپاندا
 سب فیضان برابر جباری فرق نہ ماسہ آنے
 حقیقت وچہ کچھ کی نہ ہووے صورت نکل او باہی
 تے فیضان روحانی بہڑا جس دم ڈھٹا جہاوسے
 دانش سونج تے سمجھناست جیوں اس کچھ کھوئی
 جسوں عہد نور ایہ اتوں بخشیاست پادوں

اللہ دی رحمانیت دا پروا ذرا اناوسے
 اللہ سب کچھ تکیاں مرط بھی پروا پانی جاندا
 پورے طور افسانہ بدن تے تے پورے سمیٹ
 نور رحمت ہوس دی دانہ نقش الہی
 سب کچھ کی نہ کوئی نشان عجب کی دے
 اوہ کی پورے طور نبھاوے ہی نہ آنے کوئی
 اوہ کی پورے طور نبھاوے ہی نہ آنے کوئی

میں قربان خود زچہ تیریاں ہے پرواہیں
کتے دیوانہ تانتا جہانوں ترے کسے ہزاراں
کتے تیری برکات مبارک اسی شان و ہاوسے
جوئے سو پاوسے دسیں اپنی پیا رحمانی!

کتے تانتا برکت تیری موتوں پیاں و کھیاں
وچہ کنا ہاں گزرسے اس کی لیویں پرست نہ ساراں
پل وچہ وگڑی تگرہ کی اس کی سگری صداقت ہو جانے
تسے کناں اول شان رحیمی وہ تیری الہ زانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (آل عمران ۱۹)
بے شک اللہ نہیں ہے ظلم کرنے والا اور بندیاں دے

رب کی ذات نہیں بندیاں اسے ظلم کا دن والی
بیستی ان ماجہ تے حاکم مسلم اتے نسائی
اک دن حضرت عائشہ تائیں پیغمبر فرماوے
برغل وچہ اوہ نرمی نوں ہی کرے پسند سدا میں
ہک دیا رے پیغمبر نے خطبے رسپہ فرمایا
کتاب اعتدقات مسلم دیکھی ایہ روایت آوے
فرماوے اے مومن جہیزے تیں قرآن پڑھیندے
اللہ اک تے و تربی انجیں جو ایہ کرے ادائی
بھی فرمایا پاک اوہ اللہ پاکی نوں اوہ چاہے
ایہ رب دی رحمت شفقت اوہا لوکی پاؤں
سنت کیا بہڑے لوکی نیک سلوک کریندے

لَا تُؤْخَذُ بِغَبْرِ شَيْءٍ وَاسْأَلْ عَن رَّبِّكَ
ابو داؤد و غنیکرہ اندر خاص روایت آئی
عائشہ اللہ نرمی والا ہر کناں نرمی چاہوے
گویا قہر سے جبر و تبت بھاوے نہیں اوسا میں
سورت بقدری تفسیر اندر نرمی بھیں ایایا
اصحاباں وچہ ہک دیا رے خطبہ نبی سناوے
و تر نماز ہمیشہ پڑھو سبق اسے فادیندے
اوہا پیارا اللہ تائیں پاوسے اجر اوہائی
ایہ رحمت شفقت اوں کی دور کرے کھپا ہے
وہاں دو جیاں اوے نظر کرم فرماؤں
اس سے برے اوہ بھی انجیں چلے بولے لیندے

کہو مہربانی تم اہل زمین پر!
خدا مہربان ہو گا عرش پر

وہرتی دے و سنیاں اوے شفقت تیں کماؤ
رشتہ داراں سلیں ساٹاں ہو قرابت داراں
ترمہ رحمان تھیں جاعل سے تالی رب فرماوے
سن اسے رحم جو تینوں تروڑے میں ارہ توڑ و کھاناں
ترندی اندر ذکر لیا یا رب سچا فرماندا
رحم نوں میں ہی پیدا کیتا لفظ لیا رحمانوں

تے اسمائاں والے کو لوں تیں بھی انجیں پاؤ
بکھور تے شفقت پاروں رہندے نال پیاراں
توہید اللہ سے وچہ آیا راوی ذکر لیاوے
تے جو تینوں نال ملاوے میں اوہ آپ بلا نواں
میں اندر تے میں رحمان ہاں الفت نال الاندا
جس نے اوسنوں نال ملدیا اوہا پیارا سامنوں

تیسری بات یہ ہے کہ اس میں توں میں اور بھی کچھ بیان
بھر فرمایا ان باتوں کے جو نہیں رقم کر سکتے
وچہ بخاری ابو روایت غیر دہرائی جاوے
حضرت کیا رقم دے رب نے سوچتے فرمائے
اوستہ دا ایہہ اثر ہے لوکی آپس دے وچہ سارے
انہوں تک ہوئی حد اس دی گوری اپنے پاؤں
بخل کنجوسی صفت نہیں رب دی مال ایر اسنوں بھاوے
اپنی تھئی دا منہ کھولو کرد نہ بن او سائیں
مسلمہ کہ رب البر و سپر آیا پیغمبر فرماندا
را قیامت اللہ اس نے سارے عیب چھاوے

گویا اپنے رقم اکرم نہیں دوس دا نام نہیں
لکھ رقم نہیں کردا اس کے بلکہ دور میند
جو خود رقم نہیں کردا اس کے رقم نہ کیت جاوے
نڑوں اپنے کول تے اک نوں دنیا وچہ ورتائے
پیار محبت الفت کردیاں اپنے وقت گزارے
بچے اتوں چاندی مست ایر پاوے دکھ کڈا ہوں
تاں ہی حضرت بندیاں تائیں واضح کردیاوے
نہیں تاں بند کر لسی ہوسن اس دیاں ہوز گاہیں
جو کوئی عیب کسے وائے کسے اس تے پردہ پاندا
گویا ایہی عمل عبادت ضائع مول نہ جاوے

يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَمْتُ الظُّلُمَ عَلَىٰ نَفْسِي وَجَعَلْتُ بَيْنَكُمْ

اس بندو میری جگہ میں حرام کینے ظلم نوں اپر اپنے نفس دے تے کیتا میں دوسروں

مَحَرَّمًا فَلَا تَظَالِمُوْا (یعنی سلم کتاب البر والصلہ و مسند بن جنبل)

درمیان تہ بندے حرام پس ناں تیں ظلم کرداں دوسرے تے

حضرت کیا رب فرمے واضح طور الاوے
انہیں میں حرام کیتا تے ظلم میان تساندے
قرآن مجید نے سب بسم اللہ صدا بار دوسرائی

ظلم حرام کیتا میں کہتے ایر نہینوں بھاوے
آپس وچہ نہ ظلم کنا، اسیں نہ ایر گل چاہندے
پر تو رنجہ بار رحمان نوں دس نے یاو کیتا ہی

كُتِبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةُ (سورہ انعام)

اس تعالیٰ نے فرض کیتا اپنی ذات تے رحمت نوں۔

نہیں پابندی رب دی طرفوں بندیاں اوتے کوئی
اس تھیں اپنے تے کچھ اس نے ذمہ چایا ہویا
گنہ گراں بدکارانوں اوہ بھانویں دے سزائیں

مرو بھی اپنی رحمت تھیں اوں ہی کیتی دل جوئی
بندیاں اوتے نظر عنایت حکم سنایا ہویا
سیاہ گراں گستاخان اوتے آون تمبر دیاں

یہ تے اتے ہے ایر غالب قاهر جابر بھارا

پورے بدلے لیون والاسب ایتے ورتارا

یہ صحیح مسلم کتاب: برومند و مسند بن جنبل جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱ و ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷ و ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱ و ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳ و ۱۴۳۴ و ۱۴۳۵ و ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷ و ۱۴۳۸ و ۱۴۳۹ و ۱۴۴۰ و ۱۴۴۱ و ۱۴۴۲ و ۱۴۴۳ و ۱۴۴۴ و ۱۴۴۵ و ۱۴۴۶ و ۱۴۴۷ و ۱۴۴۸ و ۱۴۴۹ و ۱۴۵۰ و ۱۴۵۱ و ۱۴۵۲ و ۱۴۵۳ و ۱۴۵۴ و ۱۴۵۵ و ۱۴۵۶ و ۱۴۵۷ و ۱۴۵۸ و ۱۴۵۹ و ۱۴۶۰ و ۱۴۶۱ و ۱۴۶۲ و ۱۴۶۳ و ۱۴۶۴ و ۱۴۶۵ و ۱۴۶۶ و ۱۴۶۷ و ۱۴۶۸ و ۱۴۶۹ و ۱۴۷۰ و ۱۴۷۱ و ۱۴۷۲ و ۱۴۷۳ و ۱۴۷۴ و ۱۴۷۵ و ۱۴۷۶ و ۱۴۷۷ و ۱۴۷۸ و ۱۴۷۹ و ۱۴۸۰ و ۱۴۸۱ و ۱۴۸۲ و ۱۴۸۳ و ۱۴۸۴ و ۱۴۸۵ و ۱۴۸۶ و ۱۴۸۷ و ۱۴۸۸ و ۱۴۸۹ و ۱۴۹۰ و ۱۴۹۱ و ۱۴۹۲ و ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵ و ۱۴۹۶ و ۱۴۹۷ و ۱۴۹۸ و ۱۴۹۹ و ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱ و ۱۵۰۲ و ۱۵۰۳ و ۱۵۰۴ و ۱۵۰۵ و ۱۵۰۶ و ۱۵۰۷ و ۱۵۰۸ و ۱۵۰۹ و ۱۵۱۰ و ۱۵۱۱ و ۱۵۱۲ و ۱۵۱۳ و ۱۵۱۴ و ۱۵۱۵ و ۱۵۱۶ و ۱۵۱۷ و ۱۵۱۸ و ۱۵۱۹ و ۱۵۲۰ و ۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۵۲۳ و ۱۵۲۴ و ۱۵۲۵ و ۱۵۲۶ و ۱۵۲۷ و ۱۵۲۸ و ۱۵۲۹ و ۱۵۳۰ و ۱۵۳۱ و ۱۵۳۲ و ۱۵۳۳ و ۱۵۳۴ و ۱۵۳۵ و ۱۵۳۶ و ۱۵۳۷ و ۱۵۳۸ و ۱۵۳۹ و ۱۵۴۰ و ۱۵۴۱ و ۱۵۴۲ و ۱۵۴۳ و ۱۵۴۴ و ۱۵۴۵ و ۱۵۴۶ و ۱۵۴۷ و ۱۵۴۸ و ۱۵۴۹ و ۱۵۵۰ و ۱۵۵۱ و ۱۵۵۲ و ۱۵۵۳ و ۱۵۵۴ و ۱۵۵۵ و ۱۵۵۶ و ۱۵۵۷ و ۱۵۵۸ و ۱۵۵۹ و ۱۵۶۰ و ۱۵۶۱ و ۱۵۶۲ و ۱۵۶۳ و ۱۵۶۴ و ۱۵۶۵ و ۱۵۶۶ و ۱۵۶۷ و ۱۵۶۸ و ۱۵۶۹ و ۱۵۷۰ و ۱۵۷۱ و ۱۵۷۲ و ۱۵۷۳ و ۱۵۷۴ و ۱۵۷۵ و ۱۵۷۶ و ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۱۵۷۹ و ۱۵۸۰ و ۱۵۸۱ و ۱۵۸۲ و ۱۵۸۳ و ۱۵۸۴ و ۱۵۸۵ و ۱۵۸۶ و ۱۵۸۷ و ۱۵۸۸ و ۱۵۸۹ و ۱۵۹۰ و ۱۵۹۱ و ۱۵۹۲ و ۱۵۹۳ و ۱۵۹۴ و ۱۵۹۵ و ۱۵۹۶ و ۱۵۹۷ و ۱۵۹۸ و ۱۵۹۹ و ۱۶۰۰ و ۱۶۰۱ و ۱۶۰۲ و ۱۶۰۳ و ۱۶۰۴ و ۱۶۰۵ و ۱۶۰۶ و ۱۶۰۷ و ۱۶۰۸ و ۱۶۰۹ و ۱۶۱۰ و ۱۶۱۱ و ۱۶۱۲ و ۱۶۱۳ و ۱۶۱۴ و ۱۶۱۵ و ۱۶۱۶ و ۱۶۱۷ و ۱۶۱۸ و ۱۶۱۹ و ۱۶۲۰ و ۱۶۲۱ و ۱۶۲۲ و ۱۶۲۳ و ۱۶۲۴ و ۱۶۲۵ و ۱۶۲۶ و ۱۶۲۷ و ۱۶۲۸ و ۱۶۲۹ و ۱۶۳۰ و ۱۶۳۱ و ۱۶۳۲ و ۱۶۳۳ و ۱۶۳۴ و ۱۶۳۵ و ۱۶۳۶ و ۱۶۳۷ و ۱۶۳۸ و ۱۶۳۹ و ۱۶۴۰ و ۱۶۴۱ و ۱۶۴۲ و ۱۶۴۳ و ۱۶۴۴ و ۱۶۴۵ و ۱۶۴۶ و ۱۶۴۷ و ۱۶۴۸ و ۱۶۴۹ و ۱۶۵۰ و ۱۶۵۱ و ۱۶۵۲ و ۱۶۵۳ و ۱۶۵۴ و ۱۶۵۵ و ۱۶۵۶ و ۱۶۵۷ و ۱۶۵۸ و ۱۶۵۹ و ۱۶۶۰ و ۱۶۶۱ و ۱۶۶۲ و ۱۶۶۳ و ۱۶۶۴ و ۱۶۶۵ و ۱۶۶۶ و ۱۶۶۷ و ۱۶۶۸ و ۱۶۶۹ و ۱۶۷۰ و ۱۶۷۱ و ۱۶۷۲ و ۱۶۷۳ و ۱۶۷۴ و ۱۶۷۵ و ۱۶۷۶ و ۱۶۷۷ و ۱۶۷۸ و ۱۶۷۹ و ۱۶۸۰ و ۱۶۸۱ و ۱۶۸۲ و ۱۶۸۳ و ۱۶۸۴ و ۱۶۸۵ و ۱۶۸۶ و ۱۶۸۷ و ۱۶۸۸ و ۱۶۸۹ و ۱۶۹۰ و ۱۶۹۱ و ۱۶۹۲ و ۱۶۹۳ و ۱۶۹۴ و ۱۶۹۵ و ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷ و ۱۶۹۸ و ۱۶۹۹ و ۱۷۰۰ و ۱۷۰۱ و ۱۷۰۲ و ۱۷۰۳ و ۱۷۰۴ و ۱۷۰۵ و ۱۷۰۶ و ۱۷۰۷ و ۱۷۰۸ و ۱۷۰۹ و ۱۷۱۰ و ۱۷۱۱ و ۱۷۱۲ و ۱۷۱۳ و ۱۷۱۴ و ۱۷۱۵ و ۱۷۱۶ و ۱۷۱۷ و ۱۷۱۸ و ۱۷۱۹ و ۱۷۲۰ و ۱۷۲۱ و ۱۷۲۲ و ۱۷۲۳ و ۱۷۲۴ و ۱۷۲۵ و ۱۷۲۶ و ۱۷۲۷ و ۱۷۲۸ و ۱۷۲۹ و ۱۷۳۰ و ۱۷۳۱ و ۱۷۳۲ و ۱۷۳۳ و ۱۷۳۴ و ۱۷۳۵ و ۱۷۳۶ و ۱۷۳۷ و ۱۷۳۸ و ۱۷۳۹ و ۱۷۴۰ و ۱۷۴۱ و ۱۷۴۲ و ۱۷۴۳ و ۱۷۴۴ و ۱۷۴۵ و ۱۷۴۶ و ۱۷۴۷ و ۱۷۴۸ و ۱۷۴۹ و ۱۷۵۰ و ۱۷۵۱ و ۱۷۵۲ و ۱۷۵۳ و ۱۷۵۴ و ۱۷۵۵ و ۱۷۵۶ و ۱۷۵۷ و ۱۷۵۸ و ۱۷۵۹ و ۱۷۶۰ و ۱۷۶۱ و ۱۷۶۲ و ۱۷۶۳ و ۱۷۶۴ و ۱۷۶۵ و ۱۷۶۶ و ۱۷۶۷ و ۱۷۶۸ و ۱۷۶۹ و ۱۷۷۰ و ۱۷۷۱ و ۱۷۷۲ و ۱۷۷۳ و ۱۷۷۴ و ۱۷۷۵ و ۱۷۷۶ و ۱۷۷۷ و ۱۷۷۸ و ۱۷۷۹ و ۱۷۸۰ و ۱۷۸۱ و ۱۷۸۲ و ۱۷۸۳ و ۱۷۸۴ و ۱۷۸۵ و ۱۷۸۶ و ۱۷۸۷ و ۱۷۸۸ و ۱۷۸۹ و ۱۷۹۰ و ۱۷۹۱ و ۱۷۹۲ و ۱۷۹۳ و ۱۷۹۴ و ۱۷۹۵ و ۱۷۹۶ و ۱۷۹۷ و ۱۷۹۸ و ۱۷۹۹ و ۱۸۰۰ و ۱۸۰۱ و ۱۸۰۲ و ۱۸۰۳ و ۱۸۰۴ و ۱۸۰۵ و ۱۸۰۶ و ۱۸۰۷ و ۱۸۰۸ و ۱۸۰۹ و ۱۸۱۰ و ۱۸۱۱ و ۱۸۱۲ و ۱۸۱۳ و ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵ و ۱۸۱۶ و ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹ و ۱۸۲۰ و ۱۸۲۱ و ۱۸۲۲ و ۱۸۲۳ و ۱۸۲۴ و ۱۸۲۵ و ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷ و ۱۸۲۸ و ۱۸۲۹ و ۱۸۳۰ و ۱۸۳۱ و ۱۸۳۲ و ۱۸۳۳ و ۱۸۳۴ و ۱۸۳۵ و ۱۸۳۶ و ۱۸۳۷ و ۱۸۳۸ و ۱۸۳۹ و ۱۸۴۰ و ۱۸۴۱ و ۱۸۴۲ و ۱۸۴۳ و ۱۸۴۴ و ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ و ۱۸۴۷ و ۱۸۴۸ و ۱۸۴۹ و ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ و ۱۸۵۲ و ۱۸۵۳ و ۱۸۵۴ و ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴ و ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ و ۱۸۷۸ و ۱۸۷۹ و ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ و ۱۸۸۴ و ۱۸۸۵ و ۱۸۸۶ و ۱۸۸۷ و ۱۸۸۸ و ۱۸۸۹ و ۱۸۹۰ و ۱۸۹۱ و ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ و ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ و ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷ و ۱۸۹۸ و ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ و ۱۹۰۱ و ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ و ۱۹۰۴ و ۱۹۰۵ و ۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ و ۱۹۰۹ و ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ و ۱۹۱۳ و ۱۹۱۴ و ۱۹۱۵ و ۱۹۱۶ و ۱۹۱۷ و ۱۹۱۸ و ۱۹۱۹ و ۱۹۲۰ و ۱۹۲۱ و ۱۹۲۲ و ۱۹۲۳ و ۱۹۲۴ و ۱۹۲۵ و ۱۹۲۶ و ۱۹۲۷ و ۱۹۲۸ و ۱۹۲۹ و ۱۹۳۰ و ۱۹۳۱ و ۱۹۳۲ و ۱۹۳۳ و ۱۹۳۴ و ۱۹۳۵ و ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ و ۱۹۳۸ و ۱۹۳۹ و ۱۹۴۰ و ۱۹۴۱ و ۱۹۴۲ و ۱۹۴۳ و ۱۹۴۴ و ۱۹۴۵ و ۱۹۴۶ و ۱۹۴۷ و ۱۹۴۸ و ۱۹۴۹ و ۱۹۵۰ و ۱۹۵۱ و ۱۹۵۲ و ۱۹۵۳ و ۱۹۵۴ و ۱۹۵۵ و ۱۹۵۶ و ۱۹۵۷ و ۱۹۵۸ و ۱۹۵۹ و ۱۹۶۰ و ۱۹۶۱ و ۱۹۶۲ و ۱۹۶۳ و ۱۹۶۴ و ۱۹۶۵ و ۱۹۶۶ و ۱۹۶۷ و ۱۹۶۸ و ۱۹۶۹ و ۱۹۷۰ و ۱۹۷۱ و ۱۹۷۲ و ۱۹۷۳ و ۱۹۷۴ و ۱۹۷۵ و ۱۹۷۶ و ۱۹۷۷ و ۱۹۷۸ و ۱۹۷۹ و ۱۹۸۰ و ۱۹۸۱ و ۱۹۸۲ و ۱۹۸۳ و ۱۹۸۴ و ۱۹۸۵ و ۱۹۸۶ و ۱۹۸۷ و ۱۹۸۸ و ۱۹۸۹ و ۱۹۹۰ و ۱۹۹۱ و ۱۹۹۲ و ۱۹۹۳ و ۱۹۹۴ و ۱۹۹۵ و ۱۹۹۶ و ۱۹۹۷ و ۱۹۹۸ و ۱۹۹۹ و ۲۰۰۰ و ۲۰۰۱ و ۲۰۰۲ و ۲۰۰۳ و ۲۰۰۴ و ۲۰۰۵ و ۲۰۰۶ و ۲۰۰۷ و ۲۰۰۸ و ۲۰۰۹ و ۲۰۱۰ و ۲۰۱۱ و ۲۰۱۲ و ۲۰۱۳ و ۲۰۱۴ و ۲۰۱۵ و ۲۰۱۶ و ۲۰۱۷ و ۲۰۱۸ و ۲۰۱۹ و ۲۰۲۰ و ۲۰۲۱ و ۲۰۲۲ و ۲۰۲۳ و ۲۰۲۴ و ۲۰۲۵ و ۲۰۲۶ و ۲۰۲۷ و ۲۰۲۸ و ۲۰۲۹ و ۲۰۳۰ و ۲۰۳۱ و ۲۰۳۲ و ۲۰۳۳ و ۲۰۳۴ و ۲۰۳۵ و ۲۰۳۶ و ۲۰۳۷ و ۲۰۳۸ و ۲۰۳۹ و ۲۰۴۰ و ۲۰۴۱ و ۲۰۴۲ و ۲۰۴۳ و ۲۰۴۴ و ۲۰۴۵ و ۲۰۴۶ و ۲۰۴۷ و ۲۰۴۸ و ۲۰۴۹ و ۲۰۵۰ و ۲۰۵۱ و ۲۰۵۲ و ۲۰۵۳ و ۲۰۵۴ و ۲۰۵۵ و ۲۰۵۶ و ۲۰۵۷ و ۲۰۵۸ و ۲۰۵۹ و ۲۰۶۰ و ۲۰۶۱ و ۲۰۶۲ و ۲۰۶۳ و ۲۰۶۴ و ۲۰۶۵ و ۲۰۶۶ و ۲۰۶۷ و ۲۰۶۸ و ۲۰۶۹ و ۲۰۷۰ و ۲۰۷۱ و ۲۰۷۲ و ۲۰۷۳ و ۲۰۷۴ و ۲۰۷۵ و ۲۰۷۶ و ۲۰۷۷ و ۲۰۷۸ و ۲۰۷۹ و ۲۰۸۰ و ۲۰۸۱ و ۲۰۸۲ و ۲۰۸۳ و ۲۰۸۴ و ۲۰۸۵ و ۲۰۸۶ و ۲۰۸۷ و ۲۰۸۸ و ۲۰۸۹ و ۲۰۹۰ و ۲۰۹۱ و ۲۰۹۲ و ۲۰۹۳ و ۲۰۹۴ و ۲۰۹۵ و ۲۰۹۶ و ۲۰۹۷ و ۲۰۹۸ و ۲۰۹۹ و ۲۱۰۰ و ۲۱۰۱ و ۲۱۰۲ و ۲۱۰۳ و ۲۱۰۴ و ۲۱۰۵ و ۲۱۰۶ و ۲۱۰۷ و ۲۱۰۸ و ۲۱۰۹ و ۲۱۱۰ و ۲۱۱۱ و ۲۱۱۲ و ۲۱۱۳ و ۲۱۱۴ و ۲۱۱۵ و ۲۱۱۶ و ۲۱۱۷ و ۲۱۱۸ و ۲۱۱۹ و ۲۱۲۰ و ۲۱۲۱ و ۲۱۲۲ و ۲۱۲۳ و ۲۱۲۴ و ۲۱۲۵ و ۲۱۲۶ و ۲۱۲۷ و ۲۱۲۸ و ۲۱۲۹ و ۲۱۳۰ و ۲۱۳۱ و ۲۱۳۲ و ۲۱۳۳ و ۲۱۳۴ و ۲۱۳۵ و ۲۱۳۶ و ۲۱۳۷ و ۲۱۳۸ و ۲۱۳۹ و ۲۱۴۰ و ۲۱۴۱ و ۲۱۴۲ و ۲۱۴۳ و ۲۱۴۴ و ۲۱۴۵ و ۲۱۴۶ و ۲۱۴۷ و ۲۱۴۸ و ۲۱۴۹ و ۲۱۵۰ و ۲۱۵۱ و ۲۱۵۲ و ۲۱۵۳ و ۲۱۵۴ و ۲۱۵۵ و ۲۱۵۶ و ۲۱۵۷ و ۲۱۵۸ و ۲۱۵۹ و ۲۱۶۰ و ۲۱۶۱ و ۲۱۶۲ و ۲۱۶۳ و ۲۱۶۴ و ۲۱۶۵ و ۲۱۶۶ و ۲۱۶۷ و ۲۱۶۸ و ۲۱۶۹ و ۲۱۷۰ و ۲۱۷۱ و ۲۱۷۲ و ۲۱۷۳ و ۲۱۷۴ و ۲۱۷۵ و ۲۱۷۶ و ۲۱۷۷ و ۲۱۷۸ و ۲۱۷۹ و ۲۱۸۰ و ۲۱۸۱ و ۲۱۸۲ و ۲۱۸۳ و ۲۱۸۴ و ۲۱۸۵ و ۲۱۸۶ و ۲۱۸۷ و ۲۱۸۸ و ۲۱۸۹ و ۲۱۹۰ و ۲۱۹۱ و ۲۱۹۲ و ۲۱۹۳ و ۲۱۹۴ و ۲۱۹۵ و ۲۱۹۶ و ۲۱۹۷ و ۲۱۹۸ و ۲۱۹۹ و ۲۲۰۰ و ۲۲۰۱ و ۲۲

کیر جی شہ غفار نے نالے سے غفور اور نالے
مرہجی رحمت کرنے والا ذرا اس نے چایا
خاص وحی مہم حکم ایسا یہ پیغمبر اس کے
دیوے تمام کسی پوری لاوے بات کالے

تے رحمان رحیم غفور تے خاص روئے ہر حالے
گویا فرض ایہ اپنے اوتے واضح کر فرمایا
گنہ گار بن دیاں دے کارن خاص سلام ایسے
رحمت دا در ہر دم کھلا کمر نہ مول جھورائے

إِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

سے نبی جس وقت آون تیرے کول ہر لوک تیرے من دے سے آیتاں سادیاں پس کہہ سلامتی ہووے وہ تہاں دے
کُتِبَ عَلَيْكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةُ إِنَّهُ مِّنْ عَمَلٍ مِنْكُمْ
فرماتے رب تیرے نے اوپر ذات اپنی دے رحمت نور بے شک بات ایہ ہے جو شخص عمل کرے تہاں تھیں
سُوءٍ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهَا وَأَصْدَحَ قَائِلَهُ غُفُورٌ رَّحِيمٌ
برائی و جہالت تھیں نیز توبہ کیتی بعد ان دے تے صلاح کیتی بے شک اور اللہ بخشنے والا تے تم کو غفور رحیم ہے

وچہ سورت فہم رکوع چھیویں رب فرماوے
تیرے کول ہر آون لوکی مومن من واسے
آکھ سلامتی ہووے تہاں تے رب سچا فرماندا
یعنی قدر اپنے دے ایہ کجی مافی ہوئی
ایسے لوک جہالت دے کولوں بچھ ہوئی بریائی
بعد اس دے پیشانی پاروں استغفر اللہ
یا ہاں جہالت ہوئی غلطی ہوئی
اللہ مالک بخشش والا اپنی رحمت پاروں

پیشہ نون واضح کر کے حکم سنایا جو دے
سادیان آیتاں پاروں جہاں پائے نور اُجلا
رحمت فرماتے اپنے تے ٹھیک یقین ولاندا
بن دیاں اوتے فضل کر لیاں ذکر نہ رکھن کوئی
بے سمجھی ناواٹھی پاروں کھڑکے درہروں آئی
تا تب ہو کے چہ درگاہ ایہہ اقرار سناوے
وہ لوگ ہر شے سنبھالے کرے یوے دل جوئی
تاں ہی پیار رحیم اللہ دے اپنے ایس و پاروں

وَسَرَّحْنِي وَيَسِّرْ لِي سُبُلَ تَقِيٍّ (عزف ۱۵)

تے رحمت میری تے گھیر لیاں سب سب توں

آپس سورہ عزف وچا سے وچہ رکوع انیویں
رحمت میری تے سب تے گھیرا پایا ہويا
میں قربان رحیم انی جسم کدوان وان
بے شک تہاں سب سب دی تے توحید پیاری
تے بسم اللہ اسم ہی جس نے پیا پکایا

تے طور اعلان رہا نامن لے ہاں تک جیویں
گوریا سب تکلیف خدا ہاں مہم دیا یا ہو یا
اپنی عاجز شناخت اوتے جس دا کرم دوبارا
اس دے اوتے رحمت رب شہی پاوے بر خور داری
اس دے اوتے رب تبارک خاص کرم فرما

رب نول بہت پیاری ایہو جو کئی ولہ دھرائی

تاں ہی پڑھنے والے اوتے عیب نہ رہنرا کان

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ امْرِئٍ بَالٍ لَمْ يَبْدُ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا کہ جو نہ شروع ہوئے

بِسْمِ اللَّهِ فَهُوَ ابْتَدَأَ (رواہ)

نال بسم اللہ دے پس آوہ سارا بے برکت ہے

حضرت کہیا جو کم چنگ شروع کرے جے کوئی
ہر چنگ کم کرے جو کوئی پیغمبر فرماوے
بے بسم اللہ کھاوے بیرون لطف سواد نہ کافی
سن گل دمن دنیاں وہمہ جو تیری کار دوائی
غرض تیری جے آندراں سیریاں بچھریاں ہو باؤنا
تے جے تیری محنت بھوڑیوں رزق لچھ تھہ آویونی
بک، حال تے طیب دوجا پڑھ بسم اللہ کھاوے
انہیں دشوگرے، جہاں یا مسجد ول جہاناں
نہ پیر پچھے دنیا اندر نعمت ربی تباری
اس سے نال بھی تہمت جس دم موم کہے تیری
اس دے اتنی برکت ہوتے نیک ادا دقتا دے
بے بسم اللہ جہناں لوکاں ایسے عمل کماے
اسے طور ذرا دے ویلہ پڑھ جو سکر ناپاں

جے بسم اللہ اوس دے اندر نہیں مڑ کچھ دلا جوئی
پڑھ بسم اللہ شروع کچھوے ٹھیک بھی ہو جائے
بلکہ اوہ شیطانی جہتے ساری رسوائی
اوہ بھگ پیٹ دی پوجا کارن پاندا پھرے دو بائی
کراں عبادت رب سچے دی بارے نیک تہہ آون
کھاوے سنوے بسم اللہ پڑھ کے پانویں لطف مولائی
ہوئی مضام خدایت فشنوں پیا مراداں پانویں
یا کوئی چنلی کار گزاری منہ ایہہ وردا ناناں
بیوی نیکو کار تہہ آوے توڑ بھاوے یادی
پڑھ بسم اللہ شروع کرے اوہ کچھل جگے خوش ہوئی
ظاہر باطن روشن بھتوسے فکر تمام بٹاوے
انماں وی اولاد انہیں ہی منت تھنے پائے
اوہ ذبیحہ روانہ کھانا کھنڈا اللہ سائیں

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونِ فِيهِ الْفَلَاحُ

تے نہ تیں دسلانی کھاؤ اس تھیں جو نہیں ذکر کستا گیا نام اسدرا اوپر اس دے

اوہ نہ کھاؤ تہہ لگاؤ روانہ ہوئے آوے
بے برکت شے کھان نہ جائز اس شے وچہ رسوائی
سب کھتیں پہلے ایہو تھنہ بیجے اللہ باری

جہ دے اوتے نام اللہ دایا دے لیتا جہ دے
بسم اللہ اس دے اندر برکت مول نہ کافی
مادر خزانہ پاک نبی تھے پاک کرم اتاری

گو یا ہر شے کتیں ایہہ اٹل جہناں ولوں پکائی

نشان رب رب نہ نعمت وراں جہم سب لیائی

ایہ بسم اللہ عمل اچھا میں ازایا دویا
حاکم اللہ کتبتنا ظالم تہ پیا دھڑکا رہے
خندہ زہم ہو جاوے اوس دالینہ بیہ نہ کافی
مورندہ کشا پنا ہے نہ پکھا چھڑے

ہر مشکل آسان ہو جاوے شئی سے نہ گویا
پڑھ دے جائیے بسم اللہ اس کے بعد دربارے
نال مجبوت پیش دے اور درویشے سواری
پڑھ بسم اللہ کہو کہ اوس سے وہاں تھیں مگر مورت

بسم اللہ انکس لا یخسر دے شئی عینی الارض
نال نام اندر سے اور ذات عینیں دیکھ دیندی نال نام اس دے کوئی شے وچ زمین دے
ولا فی السموات والارض والہو السميع العليم
تہ نہ وہ جہاں دے تہ اوہ سب جہاں دے والا ہے

بسم اللہ دامن اچھا جس ایہ ورد پکایا
میں اتے آسمان دے وچ پوٹے بھی دیکھ دیندی
سرشت دی تکلیفوں ہو دے اوہ آزاد پیارا

ہر شے نرم ہوئی اوس کارن فضل خدا فرمایا
اوہ اوسوں کو کہ دے تہیں مکرانی پھر پنا بھی جانوی
کیوں جے اوس دربارے کہو کہ کون دے کہ پیارا

جہیں رب رکھے کون اوس چمکے کسوں تابا نیانی
پھر اوہ ورد دے بسم اللہ عزت سے سواری

جہاں لوکاں ہر کم اندر ایہ ورد پکایا
دنیاں دے وچ ہار نہ کوئی نالے عزت پھری
اُنی معرفت آئے بسم اللہ اُنی لکے رہا نے
جس بسم اللہ تال بست ہو دے دلوں پکائی
انہاں فرشتیاں کو لول اللہ فضلوں آپ بچا ہے
لے مومن دھڑول دے اندر دلوں نہ مول کہ بانویں
ان شاعر اللہ سر تکلیفوں دیسی آسب رہائی
دنیا دچہ ایہ عمل اچھا جس نے کہ دکھلایا
جہیں درد شریفوں تو دن مشکل عمل ہزاراں
میں قربان خداوند ساں تے کیا کیا کہم کہو دے
شکر اللہ ہر دم بولاں پیا زبانوں
بس من اقول درت اللہ کی تفسیر سنائی

انہاں اوتے مولا ہے اپنا کرم کسایا
تہ اس کے بھی اوہا ہوسن خاصہ مرد حسنور کا
دوزخ دے دروازے اوتے بیٹھے تہو تاسے
ہر میلے ہر کم دے اندر ایہو حسب سواری
گویا انہاں علم نہ ہو دے ایہ جنت وچ ہاوے
پڑھ دارد بسم اللہ ہر دم ایہو پیا پکا نول
ہر شے دی ازانی ہو سکی فکر نہ رہی کافی
اوسے اوتے مولا ہے رحمت دالینہ پایا
انجیں ہی بسم اللہ پڑھیاں وسن رحمت باراں
کات بسم اللہ پڑھیاں ہر دیکھ جاندا نظر نہ آئے
جس نے ایسے تحفہ دے کہ پیا نوا یا سانہاں
مست مولا دی نظر ہو جاوے دلی مراد اں یا نواں

وَالضُّحَىٰ ۝ وَالْبَيْلُ إِذَا سَجَىٰ ۝

قسم ہے دن روشن دی تے رات دی جس ویلے اوہ اندھیرا چھا دیندی ہے۔

عالی ذات پاکیزہ رب دی پاک کلام سنا دے
اکثر پھول سورت دانے جس دم وحی لیا یا
کیا قسم ہے دن و رات و اوپچا چڑھ کے آوے
بیشک دن تے روشنی اوس دی رحمت نورانی
اوس دی مولا قسم اٹھاوے و او قسمیہ لیاوے
دو قسم و ایل سچی جد ہر دے ذات اندھیری
اس تھ نوں رب دوہاں وقتاں یں مال بیا اٹھاندا
بہتی تھانویں اندھاناک قساں پیاں اٹھایاں
اوس دی بابت ایٹھے مینوں ہے ایر ضروری
مرضی رب دی اکثر لوک نا واقف علم قرآنوں
مڑھتی پئے قرآن اوتے اوہ انجین ت ہر پندے
علم قرآنوں پورا ہر دے عربی خامی جاسے
حرف لکھ اعتراض کہہ مڑتاں ہوو گئی
تے جے علم نہ ہووے کائی مڑا یہ سخن اوسے
مومن دی تے شن ایہو ہی سنے جاں نیت کوئی
ایہو ایمان اسلام ایہو ہی تے توحید ایہو ہی
قسوں جو قرآن دچا لے رب سچے فرمایاں

سو مٹی تھری موقع اوتے کھیک کھانے لارے
اس وجہ رب نے قسم اٹھا کے خاص یقین دایا
ہر دے نور اجاں جاک وجہ ہر شے نفی آوے
سبھ خطرات گئے جس پاروں ختم ہوئی گراہی
آٹھے قسم اوس دن دی جہڑا چڑھ روشن ہو جائے
چارے کونٹ سیاہ ہو جاوے بھلے ویکھ دیری
انجیں ہر بیری تھانویں ذکر سترآن لیاں
جس دی بابت ان پڑھ لوکاں گناہ بیت بنایاں
کیوں رب پچا قسم اٹھاندا کی اوسنوں مجبوری
تے ناں ہی کج سمجھ انہانوں عربی صاف زبانون
گویا حماقت تے جہالت اپنی پیش کریندے
عقائد نکروں سوچوں بھول لے بات کھانے
اوسے ہر دے مڑکے اوہ دے دانے سب لوکاں
اوہ مجبور مجاہل مطلق شور ٹکھا پارے
اوتے ویلے سس لڑھکے چھوڑ دیوے ہر کوئی
ایہو راہ فلاحی والا جہن متبیل کیتوئی علم
سن میں تینوں دس کیوں ایہ بہتی تھانویں آیاں

مرطالہ مقاصد قسم ایزوی بکلام پاک و

اگرچہ یہ سدا تم قسم غم دن بجا نیت خوب نیست
لیک جہز نام تو یا دم نیست سو گند دگر

مومنان تا بعد از اوتے نظر کرم فرماد
یادیل اوہ دعویٰ کندی دیوے ذات الہی

میں قربان خداوند چچا سوئے سخن سناندا
وجہ قرآن جو قسم اٹھا لے اوہ یک قسم گواہی

قدوسے دی گئی جو کوئی بندہ دعوت کے لئے کدیں
یا معقول دلیل لیا دے محفل وچہ سنا دے
اکثر دعوتے نال دلیلاں ثابت آپ موحیان
تے جہد ایتھوں بھی وہ دعوتے ثابت ٹیکٹ ہوئے
تے جہد ایہ بھی موفیے سند راز نہ کچھ بتا دے
ایسے طور خداوند باری پاک کلام وچا لے
کوئی بشارت یا خبر شہری یا کوئی پیشگوئی
پہنہاں ثابت کیسے خداوند اسنوں نال دلیلاں
ادبوں سبب نواہن اگول سخن نہ شیرازون
بادر کھو جس شے دی مول آپوں قسم اٹھ دے
قسم نہیں دیباچہ گویا اگلی گل واڈھا نچک
جو کوئی ایمانتوں کابل تے دل دے نورا نی
تہاں دی کی نور خدا نوں جو کچھ اود فرماتا
اس دے اوتے نکستہ پیتی یا کوئی سخن سنا تا
جہاں سمجھ لیا ایہ قسمہ پالی او سنوں سارا
قسم خدا دی سرخی وڈی اگلہ ذکر بتا دے
چن تہاں تے سورج نالے رات دھاڑا جہاں
سبھناں دی رب قسم اٹھاتا سبھ دی شان تہاں
جیوں اود کابل اپنی کھانوں انجیس ذاتہ الہی
انجیس جو اذکار لیا دے ایہورنگ وکھا دے
پاک نبی دی ذات مبارک نور تے روشنائی
انوار نوں واسطے و درجہ بخش مویا مرکروں
تے تو کوئی جتنا نفرت دے اود دلیلاں سبیا ہی

ہر تک پیش گواہ نہ آنے ثابت ہوندا ناہیں
تے جہد ایہ بھی نہیں تاں ودمڑا دیوں قسم اٹھا دے
کتھوڑا جیما گویا نہ بندیاں سارا راز بتا دے
تدوں گواہ آئے سرے تے نشتر اوس واڈھو دے
توں وچہ محفل اوس دے کووں قسم کرائی جاوے
ذکر سند دے راز بتا دے قدرت کابل واسلے
یا کوئی خبر خداون والی یا جس کتھیں دل جوئی
کچھ جاوے وچہ دل دے دے نور اثر اخیلاں
ایہو ماہ حقیقت دانا پادین واسلے پاوے
وس وچہ ناس دین کچھ نو پوند کرا لے آدے
کھو لے راز حقیقت وانا ایہ ماہ کسے ساچہ
اکہ اثا دے قید اود سمجھن سبب سرور زانی
باہجہ دلیوں توں تیلوں سمجھو سچ اوند ا
ایہ کمر دی دل اپنے دی شان ایمان کھانا
جھک گئیہ اود نور ادمیں پاکے مشبہ بھرا
یا اود سارا ذکر سند دے جو اٹھانوں آوے
زمین تے آسمان وغیرہ سبھناں دا بہر حال
گویا اپنی قدرت وانا مظہر پیا وکھاتا
باہجہ مشور باہجہ شریکوں اوس دی بے پرواہی
انجیس ہی واسطے دلیلوں پر وہ غیب اٹھا دے
بہرے نوکر سنئی دے سوسمبول خدائی
وہاں دہشت پس نوروں واسطے محفل غفاروں
سینے تے دل سبب نہاں دے کچھ دے وچہ گمراہی

تاں ہی رب ایہ قسم اٹھا دے
مؤمن مشرک دے کتھیں غیب پیا دے

وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَجِي ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝

قسم ہے دن چڑھنے کی تیرے سے رات کی ہر وقت چھا جائے انداز میں نہیں بھڑکے بغیر رات تیرے سے نہ بیزار ہو جائے اور

قسم کما ہے رب دن چڑھنے کی دھبہ بزم چھوڑے	قسم رات کی قسم اٹھا کر تیرے بعد از اندمیر ہو جائے
رات تیرے دن گواؤ کھوڑے رب بچا فرما ندا	پاک نبی تیرے دھبے دل تیرے حسب کی مریم اندا
نہیں چھوڑا رب تیرے نال ترا ہو یا بیزار ہو نہ	نال رہے دھبے دھن تیرے نال انجہ اندر تیرے
ایہ راز اس کی حکمت تیرے سے اشراف جاسنے	ادرا کھن منان واسطہ لازم سے آپ نکاسنے
کس بون دن کرتا اس سے لگے ان کوئی ہم سے	اس دی تاب ہوا اس سے کیتے اپنے دلوں سے
پاک قرآن کتاب اسے دی اول آخر تائیں	حرف حروف سے لفظ لفظ سے خود جو کرے کراں

دردہ ادب اکبر اور عقل را عجز انتہا

موتی موتی سمجھ مطابق ہر کوئی سمجھے جاتے !	پا ہر ہووے مقام شہادت رہوے جسے عیاز
اورن دیکھ انداز سلامت جو تیرے کرم ہو جاسے	سے جہشے موتیں تیرے درجا ایشیاں و بوسے
ایہ گل بڑی اور کھیری ایشیاں دماغوں اوستے	ایا اس کی و ہم اس سے دل ہووے بشتے

دردی در علم شوق فرو کشد ہزارا کہیدانہ شد محنت پر کنار

سے تختہ اس مہمن گیر سے جہیز ہمارے پڑا ہے	نیر نہ کھلے بنے لگے انجیں گئے کوا ہے
ایہ و محالت ایسے جہیز دم کرد کوئی دھاراں	رہنا نہ کھد متھ نہ انداز بن و بدباں کھاراں
ایک کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد	یاں جس ادبوں سے نوا یا ادب بن گیا مارو
ذکر فکر و علم تخیل ایسے ہم نہ ہوں !	نکار جہیز در تیرے دست و پاؤں دکھاؤں
یہ کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد	ہو بون کل سے نہ سانسے سر شہیزہ تیرے دردی

سے ہزار ہا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد	برا بکھیر آسمانی
سے ہزار ہا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد	آں من بوم اقبال بدوی
سے ہزار ہا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد	نور شہیزہ بزم و خوراند
سے ہزار ہا کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد	دراستہ جہیز ہمارا

نیر و دھوی مرد و بیا کوئی راز نہ پتا	از سہ کھد بڑا کھد بڑا کھد بڑا کھد
--------------------------------------	-----------------------------------

سب اسلام انصاف والا فلسفہ اور صلہ و صراہ
 مردانے کو سے دعا میں عجز و عرش سناو سے
 کھڑا اور در کھول جس سے وہ پہ بند اسم اعظم غانی
 کیوں ہے اپنے دل و چہرے پر پیا جو بھی نہیں پکایا
 تینوں ڈھلتے توں آتے ہیں تختی است و تیرے
 باد سے و ہم خیالوں تیری قریب مبارک عالم
 یہ قدر نہیں ہم مارن دلی نال مجھ متھ آو سے
 بخت لو کی انہیں شیا نہیں رو سٹے ادھوا سٹے

تے سکہ قوید مبارک واضح کھول سٹایا
 واعدانیت والا عقرو حل متاں ہو باو سے
 میرے کارن سے کے اندر کبھی خاص آسمانی
 انجہ ہو میں یا انجہ دی ہو میں اوہ میں ہی بر آیا
 ڈاڈھی مشکل ہو گئی بینوں در زان بوند پریر سے
 مشکل پہنچ آتائیں رہا انجس دھیں سہالی
 ہاں جسے ابدیت میں نو ایسے تان کچھ کل بن جاو سے
 اپنی قی مول نہ دیکھی دو دھو سے پائے کھائے

فوت در سب سے دینی فکر نہ کیجئے فکر سے نہیں بریانی
 اور دل سے کھول رو کریندرا سب سے پرواہ

اندر پخت سے سٹے اکو لیکھ دل و چہرے نایا تو رہا
 کس سے سب سے مثل اکو سب سے پرواد کھواو سے
 بانی ہو فرماو سے اور بھی سستہ طور پہ چھا تو رہا
 جسے کر نہیں ایہ کرنا تار مراد انجس سوچ و چار
 ہنساں دی روحانیت بڑی ایہ کچھ حالت ہوئی
 کہ معمولی حال بھی کوئی جسے نہ یاوی مار سے
 موز پک تر آو مبارک انجہ کلام سٹناتی
 اس سے کہ حروف و حیران تھر تھال کو زبان ال کھڑے
 علم سے سٹے سٹے دل و سکہ کبیریں کون لاو سے
 پتہ نہ کال رہا دے سٹے پانی پانی در تھانی
 مزہ کی نہ پکھ ہر دن انجس سٹے کھایا
 وانشہ سے ہر سٹے کمر سے ہو چوہا کھٹائی
 نہ ست اندر میری تخت ہو سستہ ہر سوت باہر سٹے
 تہ دیتہ لوں واسطے آکھن عرفی و فی و سٹے
 کھڑن ہر سٹے و تا ہر سٹے دے آو سے

با حیرت لیلوں تھانوں تھانوں سب سے پکھایا
 غم سرا غم شانی لوں و تھانوں لوں نہ آو سے
 دل و تھیں من اقرار نہ با لوں تھی کر کے آو
 اپنی روحانیت اور سٹے تھانوں نہ جھٹے باہر
 حق باطل لوں کی اور جہان کو برا ہو سٹے و بھوئی
 سٹے و تھانوں کو جہان اور تھانوں سٹے و تھانوں
 اکس سے کہ حروف و تھانوں ہی ہو سٹے سے دنیا شیدائی
 اور اور تھانوں و اور تھانوں سے ایہ رہ گئے تھانوں تھانوں
 اس و اکھوئی تھانوں سے تھانوں تھانوں تھانوں
 اپنے پکھ پکھ پکھ پکھ پکھ پکھ پکھ پکھ پکھ
 اور اس سٹے اور با جھانے جس ایہ لیکھا لایا
 تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں
 تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں
 تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں
 تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں
 تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں تھانوں

اس نقیص دور دینی دل ہو یا تہ کعبہ امیت ہوتی
اسے بھروسے غم وچ حضرت جہاں کچھ روز گزرا ہے
اور ایو پیغام ربانا جس وچ خاص تعلق
گفاراں توں کی گئی معلم کی اقتد راز نیا رے
انہاں بھانے کھینڈ تماشہ تے اک کتھا نہ بانی
باہر رسول نہ جانے کوئی اوہا سمجھے بکھے !
پر بشریت والا درجہ جس دم جوش دکھاوے
اس دی نور بھی آبی ضروری خاطر دنیا والی
کیوں جہ دنیا داراں کارن ایہ سب بیڑا بایا
اس پاروں وچ انہاں رہے رنگ بشریت آیا
نبی امیر دے ظاہر بھانویں سادے انگشت سیلون
انجیں میل لاسپ انہاں دے انہیں نی گفتاراں
پر جہاں رزاندرونی شے بھید اندر دا پاسے
ساڈے وچ تے بنیاں تے وچہ فرق ہزاراں کوہاں
انہاں دی تہ سرکل اوئے مولا دی نگرانی
جکوں بنال اوہ پیر نہ دھڑے باہر قدم اٹھانرے
کسے نبی تے امروں باہر سخن نہ مول الایا
تن من دھن ہر دم سرعے اسے نال گذارے
ہر حالت وچہ اللہ اندازے نال یرانا
کئی کئی روز نہ کھانا کھا ہاتھ نہ پلتا بانی
ابھی بار بھی تک ایہ حالت ریں کیتی اک وری
اوس دم دیکھ نبی سرور نے اللہ نال الایا
مینوں تے رب میرا ہر دم نازق شہد اک بونچ نرا

فکر پیامت انجیں ہر دے سخن کرے ہر کوئی
وحی حضور پیغام لیا شے غم و دل وچہ اتا ہے
یار یاراں دل دیون جیوں کوئی چیر عجائب گھٹی
رب رسول دیاں کی باتاں نیوں من پیالے
ایہ نہ جانن ایہہ رنگ دکھرا جس شے راز نہانی
اوہا سہا بیسے کہہ تے تھلے ظاہر باطن کھجھ
شہر ہر دے کچھ دل تے اوتے ایہ دولت تیر دے
اس بن ہور نہ چارہ کوئی ایہ بھی بات پیاری
ہو جائے اسوارج انہاں دی نال تدار ہی آیا
اسے پاروں واسطے وانا درجہ حضرت پایا
سامنے و انکوں تے پھرے انجیں کھون پیوان
انجیں ہی تندرستی صورت تال پیداریاں یدال
پترنگے اوس ریٹے سارا ادبوں بے بس نواسے
وہ تھی ایں خاک کی گندے میل نہ موبے دو بار
بتاں اجازت سخن امانا روانہ انہاں بکھانی
نہ کوئی ایسی حرکت کر دے تاں انہوں گل چننے
غیر صحتیلا سرور عالم جیسندہ مالی پایا
جاں بولے تاں ایہ بولے رب و ام پکھاسے
دکھ دیکھ درج بکھو ایہ وانا ایہ ذوق یکہ
چہرہ مرد بھی تازہ ہر دم فرق نہ ہوسے آلی
ایہ پیر نبختی شکل ہو گئی بنی مصیبت بھاری
ایہ کم میرا میں بن دوست دا نہیں کچھ جی پان
غیروں اوہ طاقت دیک اوہ رنگ و بون

اسے پاروں نبی رہا تے سبب تے درجہ پاروں

اسے نقیص ہر دے کچھ فرق نہ شمعیں وقت و باطن

خدا برحق جو میں نے نہ دیکھا ہے یہ سب ظاہر و باطنی
ایک ہی ہیں مگر اس لئے کہ ان آفتاب و شمع
جتنا فکر و خیال سنا آئینہ سوچ دیا ہوا
یہ خیال دماغ اس لئے کہ تاریکی ہو کر کھانڈے
شرک تو حیرت و فرق نہ کوئی ناں قبول دل لایا
ہندوؤں کی نوز طعنہ دیا ہوا کہ تو تم کہہ دے
میں کہ پاک نبی ہے دل سے بشری اثر ہو جاتا
دس دینہ بشریت آگے رنگ حضور دل با
بشریت نہ قبر اندر میرا بدولت میرا چھایا
دستے دی مراد تم چھوٹے دل ذات پرانی
سینہ پاک نبی دہاؤسے لیں تجی پاک ہاؤسے
تیرے دہاؤسے بشریت دہاؤسے ہوش جہانی ہوئی
رب کہیں کہیں چھوٹے دی جاں دہاؤسے و کشتی
اپنی سورج دین مہر دینا انساؤسے ہاؤسے
دہاؤسے ہاؤسے جہاں دنیا سے کفر انساؤسے ہاؤسے
جہاں کفر جہالت اندر اپنی فکر گذاری
اندن دین یہ روشنائی لگی رنگ دکھان
منا کوئی غافل ہو دہاؤسے دانش مندر سیانا
بناں اجاڑے عقل فکر دہاؤسے ختم رسائی
بدنک نور بانا تا میں دیند ساکت اوساؤسے
دہاؤسے دہاؤسے دہاؤسے دہاؤسے دہاؤسے
جہاں روحانی غوروں کوئی غراں ہو دہاؤسے
عقل دانائی تم نہ آؤسے تہاؤسے کھلا ہو دہاؤسے
رحمت دی نہ کشتی میں دہاؤسے اپنا نور دہاؤسے
اپنی دانش سورج افتائیں اپنے جوہر دکھان

غا ہر دایاں اکھیاں کدہن سوئی کار گذاری
 اتنی ہی ایہ دیکھن اس حق میں ہو نہیں گئی کاتی
 اتنی ہی اس تے گلاں ہون ایسیاں ہی سمجھاراں
 یہی بٹو اب نیکی بریائی کو سمجھی جاندا ہے
 ہر دم اپنی بشریت وجہ اپنا وقت دہایا
 سب تیرے چند دتا تینوں ناسے تیریاں یاداں
 انجیں سب تخیل بشری اپنا جوہر دکھاندا
 درحدتہ ہی روشنائی اپنی چمک کھانڈی خودوں
 نہ کی وحدت ہی روشنائی پین دے نوں آیا
 گویا درجہ واسطے دے کے کھولے راز تھامی
 تے واسطی دی چمک نورانی پان اپنا مارے
 اوس تے نور روحانی پاروں جو جانڈی دجوتی
 سورج تھوڑا ظاہر ہو دے جیوں چہرہ باہر آئی
 جو سبھی نہیں اٹھتے ہوئے نظری کچھ نہیں آفوندا
 پتہ خدا آئے سورج نبوی شامل فضل الہی
 حق باطل دی سمجھ نہ آئی مست توحیدوں ماری
 اپنے نور اٹھاسے پاروں آئی بنے لاون
 ہوئے پچانی رات اندھیری رستے او جھڑ دیا نا
 رہ جانے وجہ اوسے حالت راز نہ پاوے کاتی
 تہ تک سرگردانی پاروں ہوش نہ اوس کدہاں
 اسے پاروں حاصل ہوئے دوہگ دی سرکاری
 سنے مارے تیر پیریا اودھ بھی حال نشانا
 بلی یار تے سچن دوست ہر کوئی تک تک روئے
 رہیا کھیا کچی خشک ہو جاوے سر گل سرسے ہو جاوے
 جتھے رب دی رحمت والی روشنائی ہو جانڈی

ایہ روشنائی دین محمدی تن میں درخشش نور کی
 تلمیہ یہ بھی ظاہر ہووے گی اسے اور دیا
 نعتاں سے جو اندولوں و چرخوں سے پہچانے
 کفر جہالت، تمیز میرا ختم کیستہ رب باری
 قسم ن دی ایہ دیر اسو منا بہت تائیں ہوتے دوسرے
 جنہاں اس بختیں درخشش لیتا اپنا تن میں سبب بیناں
 ایہ روشنائی عجب قسم کی نہ تھی وہی اور گہری
 سرمناویلا پادشاہی جہاں جہاں شہزاد پانڈی
 جہر سے لوگ مر ویسے کوئی سیرت زید کریم سے
 رب دی راست دایہ و با جس نے قسم کھچاتی
 نبی ہستی نال خدا سے دل تھیں الٹی ہوئی
 اسے تھیں و انہی دا درجہ عطا ہوا سرکاروں
 اسے الفت تابعداریوں ہوئی سیر روشنائی
 دل دا رخ بھی روشن ہووے عقل فہم و دانائی
 سرگول کہ دادوں تاسے ہر باتوں الفتا روں
 گہری انہی دی بدانت اندازیر کہ چھاوسے
 دشمن و اچھو نہ پاسوں جملہ تے غفلت دا بھارا
 ایسی حالت زندگی بھی اک جاسے بوجھ نکال
 گویا اک و بال سر سے تے اس دا تھر سیدیا ہی
 رات بھانوں باہر تے تن دن رب تعریف تاسے

اسے دی رب تہا تے بات ہوئے ہی پوری
 جس وچھو پھریاں مجبوران دا سوتلے پہا مہیا
 ساتھ انہی تنوں دیوان ولسہ تون سٹہ جو کیر سے
 دین تھر دی روشنائی چمک ہی اک واری
 ادھارنی مرادوں پاور سے فکر تہا من و سہ
 اوہا دو جگہ رہ شہنشاہ سے کفر میناں
 جس وچھو پیش تے رہو سورن نظر آوے نوری
 سریاں بلیاں تے تن اسے مرہم پریمی نہ تھیں
 تھپتھپ انداز تے پتہ جان کی کی ذلت لہند سے
 اوہا پانیا مر حقیقی اسے تے سب جہاں
 ایہ شوق محبت ایہ وسدا سمائی ہوئی
 اسے دی پیا قسم اٹھاے اللہ پاک پیاروں
 تن میں روشن سینہ روشن پہرہ نور صفائی
 بھٹناں اندر نوری شعلہ دے شان اوہائی
 اوہا نور تے اوہا شعلہ رنگ دے چھکاروں
 ہر کاری دی شے چھپ تاسے بھالیان نظر و انت
 نیکی بدلیوں فرق نہ دے ہو طور اظہار
 جیون دا کوئی لطف نہ رہ جاسے پوئے سہا پانیاں
 رحم ہوئے روشنائی دے نہیں تال اور مراہی
 پردہ ہر شے اوئے پائے سالیہ پای چھپا دے

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۚ وَجَعَلْنَا النَّوْمَ مَنَاسًا

تہا کیتا اس رات نوں پردہ تے کیتا اس دھارن کاروباری زندگی

رب فرمادے رات تسانوں پردہ اسان بنایا | اسے دن کاروباری زندگی خواص انعام داریا

پردے وچھو تے لاند پو شیدا پر ایہ مشکل کارا

اور بہت بھاون تاسے نہیں سر تے ایہ بھارا

پردے والا بھارا اوہا ہی ہرے نال نبھاوے
 اللہ والیاں دا ایہ کارا درجیاں سار نہ کافی
 پردہ پانا پردہ دینا تے پردے دا چاہناں
 پردے والیاں او تے مولا وڈے پرے پائے
 جہڑی شے پرے وچہ ہووے لکھاں رنگ کھانڈی
 اسے دانگوں رات خدا نے پردہ اک بنائی
 جتھے ایہ گمراہی والا اپنا رنگ دکھاوے
 دکھ تکیناں جھاکے باجوں نہیں بن دی گل کافی
 نبی محمد دنیاں او تے سے تکیناں جھلیاں
 نیراز مانشوں پورے او ترے جو کوئی موقعہ آیا
 نظر باطن نوری مویا پائے ہزار سزاں

جس شے او تے اللہ وٹوں نظر کرم ہو جاوے
 اوہ تاں انجیں رولا پاندے پھرے شور مچائی
 وچہ اسلام عبادت وڈی تے زندگی دا باناں
 او سے پردیوں انہاں تائیں سے جلے دکھائے
 عقل فکر دی حدوں باہر اوہ آکے ہو جانڈی
 تاں جے حق باطل دا اس تھیں فرق دے کچھ کافی
 او تھئے تابعداری دا بھی شعلہ نظری آوے
 جہناں جھاک لے اوہا سی صاحب شان صفائی
 طعنے ماراں گلے الا نیچے ہور ہزار اولیاں
 تاں واسطے داستان خدا نے نہاں عطا فرمایا
 رب دی جست بخشش پاروں وسیاں متہ باراں

اَلَمْ تَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (الشرح)

ایا نہیں اس کو بیا دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سینتیر

حضرت انس روایت کیتی مسلم وچہ لیا یا
 مانی تھیمہ دی وچہ نو دی پرورش ایہے پاندے
 اوس دم باہر یک دی وچہ ایہ درجہ متہ آوے
 بشری تے انسانی فرمی دور کیتی رب باری
 نیر جیروں معراج خدا نے حضرت نوں دکھایا
 مقام سلیم او تے ہر آوے رب دانئی پیارا
 ایہے بھی سب راز الہی داخل کیتے جانڈے
 ایہو ذکر قرآن وچہ لے لیاوے اللہ باری

حضرت اجمہ چھوٹیرے آسے ہاں ایہ درجہ پایا
 اوس دے بچیاں دے سنگ ہو کے کبیران جانڈے
 سینہ چاک نبی داکر کے راز عطا فرماوے
 سہ توحید اخلاق الہی بخشش مونی بھاری
 اوس ویسے بھی ایہو نقش پیش نبی دے آیا
 سینہ چاک توحید اند او تھئے کیا قدرت داکرا
 تے بشری کمزوری دے کڈتے نقص دلاڈے
 جیوں سورہ انعام وچہ لے اس دی گل تھ ساری

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَغْلُصْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا (نور ۱۵)

جس دے تھیں چھوٹے اللہ نے ایہ جے ہدیت دے کسوں کھول داتے سینہ اوس دے واسطے سہا دے
 تے دے تھیں چھوٹے اللہ نے ایہ جے گمراہی دے کسوں کھول داتے سینہ اوس دے واسطے تنگ چھوٹے

جس دے اوتے رب سچے دی نظر کرم ہو جاوے
 کھول دیندائے سینہ اوس دا بھر دیندائے نوروں
 جہ نول کی اپنی اوسنوں بات بتا دے کوئی
 اس رستے وجہ ہر اک اوکھی سوکھی نظری آوے
 ہر حالت وجہ اسے شوقوں وں دی گڈے ساری
 کیوں جے صاحب ایہ منشا انجیں اوسنوں بھاوے
 سینہ عفات کہے پیا اوس دا غیر خیال نکالے
 میں قربان انہاں کھنیں جنہاں ایہ درجہ ہتھ آیا
 سینہ کھول اوہدے وجہ اپنا بھریا نور گرامی
 جے چاہے اوہ کسے بندے دی دنیا وجہ گمراہی
 جس دے سینہ دیو پیہ اس نے اتہ دی بھریا کوڑا
 وانجیا گیا حضوروں عاجز واہ نہ چلے کافی
 انجیں سورہ زمر وچا لے ایہو ذکر دھراوے

اوسنوں مسلمان بناوے راہ اسلاموں پاسے
 کہے پسند اسلامی ہر گل جوئن دا اوہ دوروں
 سینس لواوے تے من جاوے تے ہووے دلجوئی
 تن من دھن قربانی کرنا عذر نہ مول پیاوے !
 اسے دی رست خوشی ویدے دا ایہو کار گزہ کی
 ازولوں ابدوں تاں ہی اوسنوں اوہ اس پاسے لاوے
 اپنا پیار محبت دے کہے اپنے نال سنبھالے
 جنہاں اوتے آپ خدا نے ایہ احسان کمایا
 اپنے نال لگا کہے اوس دی سوری عمر مت بئی
 سینہ تنگ کر دیندا اوس دا بھر دا وجہ سیما ہی
 واعظ دا کچھ اثر نہ اوتھے نہ حکمت دا دھوڑا
 کوئی نصیحت پوچھے نہ اوتھے جے ہووے بھیدی
 جیوں وجہ رکوٹے دوجے رست تھیں فرماوے

اَقِمْنَ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَكَ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُوْرٍ مِّنْ سُرِّيْهِ (زمر - ۲)

پس جہان کھولیا اللہ نے سینہ اوس دا واسطے اسلام دے پس وہ دپ نور دے ہے رب اپنے تھیں

جس بندے دا سینہ کھولے رب دی ات نیاری
 اوہ سمجھو مڑاوتے ہی طرفوں ذات الہی
 اوسنوں ہر حالت وجہ اکورب اور دی بھاوے
 مڑاوتے نورانی سینہ جہاں مداری

مومن ہو جاوے اوہ بندہ پاوے برخور داری
 سنور گئی سب زندگی وں دی دور دنی گمراہی
 جہاں چھ تاں اسے پاسے غیر خیال چوکا دے
 اسے نال لگی ہوئی ازولوں ایہو حسب تمامی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ غَضِبَ عَلَيْنَا مِنَ اللّٰهِ شَرٌّ

تے ایہو اوہ غضب کھولیا واسطے نفوس سینہ پس اوپر انہاں دے ہے غضب اس دی طرفوں

مرگے رستے جنت انہاں شے تے تے تے تے
 جہاں سینیاں دے وجہ یا کفر شرک بریائی
 یا در کوسہ بن بیعت جس پاسے دوباوے
 چھوڑا عمت کفر انکری جہاں ہونی پیاری

سینے تے نفوسے کارن اوہ بد بخت نکارے
 انہاں تے غضب خدا داتے دو جہاں رسوائی
 اوغیں اوس دا مرد پاوے انجیں وقت وہاں
 اوسنوں او باجاسل ہووے نال اسے دے پیاری

حضرت موسیٰ نوں رب مولا سچا نبی بنایا | اوس دیسے فرعون دی طرفے جاؤ حکم سنایا

إِذْ كَلَّمَكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّكَ طَلَعْتَ (نازعات ع)

اے موسیٰ میرے سامنے جہاں فرعون دی ہے اودہ نکش ہو گیا اسے

تنگ رعیت ہر کوئی اس تھیں ڈر کے وقت نہیں دے
اود بھی اخیس منکر بھارا کھانے زبانی
رو میں جہانی راج حکومت تادو لے اسے اسے
فرعون نے دل جہاں اونیوں ایہ جا اٹھیا جادو سے
نیرتوں او کھجھل نہ کافی بہت ہوئی رسوائی
ایہی بشری کمزوری دانتھہ کھول و کھاندا

مہ فرعون جاکہ نلی لم حکم چا دے !
جیوں ہیرا رعیت اس تھیں اخیس ذات ربانی
نشدتکھڑا لے میں ہاں وڈا رب اتاندا
اس کارن موسیٰ نوں اللہ تال ایہ حکم سنو سے
کے اپنی ولی صفائی پانویں ونبہ ربانی
سن کر کھڑا رہا موسیٰ اوبوں عرض سناندا

وَيُضَيِّقُ صَدْرِي وَيُكَفِّرُ سَيِّئَاتِي

تے تنگی کردائے سینہ میرے تے نہیں دور کردائے گنہگار

سخت وچہ زبان میری نہ تے نہ کب سے دھیرا
اونجہ بھی عرب شاہانہ اوس دابجھ تھیں درجہ بالا
میں کی اتنی جرات والا بولوں بول سوایا
کی جرات میں سخن الانواں ناں اودہ طور قرینہ
کیوں حل ہوئے ایہ مسئلہ جس داکھ ضروری
کوئی محو نہیں تابعہ کرلاں میں دربار شہاناں
جان تکین تکمیل نہ ہووے نہیں کوئی گل کاری
تے ایہ کلے اسے سچوں رو کر آکھ سناون

جرات نہیں کہیں دھپاتی تے سینہ تنگ میرا
اودہ شاہ وڈی رعایا والا کرماں بختاں والا
کوئی دم مار نہیں سکدا اس دے اگے بد مذہب
تنگ سینہ نادر حنینہ اوس دا وڈا خیرینہ
جیہ میری تھنھیا ندی ناہیں گل کر سکدا پوری
بار خدایا بھار وڈیا میں کمزور نشاناں !
پر ایہ امر ضروری آبا لازم تابعہ راری
اوس دم وچہ درگاہ ربانی اوبوں سیس نواون

قَالَ سَأَتَّبِعُكَ يَا رَبِّ وَتُخْرِجُنِي مِنْ هَٰذَا

عزیز کیتی تے رب میرے کھول دے میرے سینہ میرا تے سوکھ کردے کم میرا تے کھول سڈھ نہ بن میری دی

سینہ کھول خدایا میرا موسیٰ عرض سناوے | تے آسان ہووے کم میرا صاف نہ بن ہو جاوے

خلاصہ و مقصد آیات الشرح مع دیگر

میں ایہ جو کچھ آیتاں اوتے کر تشریح لکھوایاں | مومنناں کارن انہاں اندر رب نے خبریاں آیاں

شرح صدر و مطلب ہوئے سینہ نور صفائی
 ہر حالت و چہ نور ہدایت اوسنوں دل تھیں بھائے
 نیکی نیکوں نال محبت چنگیں نال یراناں
 شرح صدر تھیں نبی اند نول جان درجہ ہمتہ آیا
 تاں ہے اس تھیں بھیاں سوئیاں لوکہ نول سمجھاوے
 کتنا کوئی جابر حاکم وڈے جذبے والا
 کتنیاں رعباں والا ہوئے خلقت اس تھیں کہنے
 نبی اند و اس دے سامنے سچا سخن سناوے
 باہجہ اند دے غیراں تائیں دل و چہ کچھ نہ آنے
 خوف کسے دا اس دے دل و چہ دے مول نہ ماسر
 عزم ارادیوں ڈول نہ جاوے رب دا نبی پیارا

اطمینان مکمل ہووے جھک نہ رہے کائی
 جاں کوئی عمل کماے تاں ہی ایہ رنگ دکھاوے
 نفرت ہر برائی پادوں اتول مول نہ جاناں
 اس تھیں جرات اتے دلیری رب نے سبق سکھایا
 بھانویں کوئی کتنا وڈا جھک نہ اس تھیں آوے
 کافر کوئی فرعون ہی ہوئے دودھ اس تھیں منہ کار
 ہر دل اوٹے رعب و دے تے تھرواں چمن سنبے
 بے خدائے نزل دا ذمہ پورے طور سناوے
 اکو ذات خداوند والی بہتر بہرتے جانے
 جہت نہراک دے منہ تے سخن کرے اکو اسدا
 جو چاہے سو کیسے اونچیں ہی رب دے نال سہارا

تَخَوُّفًا نَذَرُ حُكْمَ رَبِّانَا حَبَدُونَ نَبِيُّ نَوَالِ آيَا
 سن کر بات نبی نے اگوں عذر نہ کوئی الیا

نہ کوئی خوف آیا دل اندر نہ سینے وچہ دھڑکی
 سن کر ناں تسلی حضرت کیتی خاص تیاری
 حضرت موسے نوں جد ایہو رب پیغام پونچایا
 ہوش حواس نہ رہ گئے قائم ڈر فرعون پادوں
 اک فرعون تے اتنا اس دا خوف دلیو چہ دہانا
 پاک نبی دی ہستی اکو ناں کوئی حاجی دردی
 و دھ فرعونوں کینے دکھوں پھر دے شور مچائی
 جاں موسے فرعون نوں آکے امر توحید سنایا
 اسے وقت اس کو نسل اپنی وچہ دربار ہوائی
 کسدا دیکھو موسے مینوں جہات کیڈ دکھاندا

نہ دشمن دے رعبول ڈریا ناں غیراں دی جھڑکی
 کمر لئی بھراں کم اوٹے نال بے دی یاری
 جا ڈلا فرعون تے تائیں آپ دروں جہاں آیا
 جیہڑا اگے ڈٹھا سنیاں ورتیا ہویا دھاروں
 سرتے رب دا سایہ مرد بھی مشکل ہو گیا جانا
 دنیا سب خالف ہوئی پھر کی اندھیری گردی
 پھر بھی حضرت مول نہ ڈولے نہ کوئی کمی دکانی
 جس تھیں سن کر اس دے دل وچہ ڈاڈا غصہ آیا
 کیتا پیش قدمہ ایہو سامی بات سنائی
 گھر میرے وچہ جہیاں پلایا تے انجہ سخن سناندا

قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ حَوْلَهُ إِنَّ هَذَا السَّاحِرُ عَلَيْهِمْ بِرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ

کہی فرعون نے اپنے ارد گردیاں سردہاں نوں بے شک ایہو دور بڑا علم والا ہے ایہ چاہندا ہے ایہ جے کڈے تسانوں

مِنْ أَسْرَضِكُمْ بِسَبْحِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا ۚ تَالَوْا أَسْرَضِكُمْ (شعراء ۳)

نیز تیری پہچان نہ ہو چکے ہوں پس دوستوں تیرا کی مشورہ اسے آکھیں مرنے سے پہلے کچھ بہت زیادتی تھی اسے بھائیوں

جاں مونسے توحید سنیہا اوسنوں آن سنایا
گردنوا حول سبحوا دس نے آن جمع کروائے
جی کہند اے جدو گریہ دانا ہوا سیانہاں
ہیں تہہ تن وچہ اس دانا ہوا کوئی نہ تانی
جاپے اے اس علموں باہر دیوے کڑھ انسانوں
سبحو دسواں دی بابت کی کچھ کریتے چارا
بہتر ہے اس میں جی اسنوں ہانوں دانا ہوا
سن کر سبحناں کیا گوں نہیں گھبرانا کوئی
نہے اس سے بھائی تانی بھی کچھ ڈھکے ہوا
مر جی ہوا اس جانت نہیں نہ ہوا مال آورا
اس ادب سے تونی سبحو شور سے اتنا ہوا
اور ذاکو شور سے تمام پیشہ ہوا انہاں دا
پاک بی نون عرباں دی اے عادت معلوم آئی
نور قوم دی اصحاب تارن حضرت کمر سے ہوا جان
ایہی اہل سنت سے ظہری علموں حیدر مول نہ کوئی
اوہ حکمت دانانی جہڑی سکھیاں ہتھ نہ آوے
اوہ عربی جو جاہل سارے وچہ اندھیرے جاہلی
ایہ سب شرح سدر داندہ جہاں اتن کریم کمایا
ایہو تحفہ حضرت موسے جس واسوال سناوے
بے شک اندھ جس دے اتے نظر کریم فرماندا
عربی کوئی جاہل پورے خالی غوروں فکر وں
یہ سب نظر عنایت رب دی بخشش نور خزانہاں
توں بھی اشرف مولا گے ایہو کریں دعائیں

اسے دم سرور میں اپیاں اس نے آن بنایا
تے اے سارا قصہ سنیاں انہاں نون سمجھاتے
جو اپنے اس تن و سنے اندر عالم عاقل داناں
میں تھیں عورتیں یہاں دانا ہوا کچھ نہ تانی
و سنوں کر دیوے وچہ ہوا دانا ہوا سنے جہانوں
ایہ تان ہی کی مشکل وڈی دس داناں آورا
تہہ تن وچہ ہوا دانا ہوا سنے انہیں جہاں وچہ
بہت دیوے ہوا نون سنے اے کچھ نہیں گے تونی
ہو کر سنے عورت کوئی بہتری بن آوے
ڈر دافر عورتیں کھیں کہند مقصد مول نہ سارا
اتول عرباں نون آو کچھ کر و قیاس ادا میں
نہ کونسل قانون نہ قاعدہ نہ کوئی اتول جاندا
مرد بھی سن کر حکم رہاں ڈر والی گل لاتی
ذخیرے دار نک نہ اتھنے نہ دل سے وچہ لاون
مرد بھی سب دیوے خزانوں رحمت رب دی تونی
جس دے اک اک لفظوں کھیاں دفتر لکھیا جاوے
پاک بی دے اک اشاریوں حاصل ہونی کمائی
ہر اک علموں نور خزانہ چا عطا فرمایا
پاک بی نون قبل سوالوں اے سب دتا جاوے
پل وچہ اس دی سر مشکل نون آپ آسان بناندا
پر جہ فضل کیتا رب ہو گے روشن اسے ذکر وں
ایہ پاندے کریاں والے دور کھیندا خصماناں
اس ہو جاوے مشکل تیری ملی مراد تدا میں

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ

تے اتار دیا اسان بوجھ تیرے کھنیں اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا کسے ذمہ داری تائیں عربی وزیر الدوسے
جر دے معنے وچہ پنجابی انبہ دی کتے جانے
تے لے اپنی ذمہ داری سراپنے تے دھرتا
باقی دنیا دیاں کماں وچہ بھی اوہ پایا جاوے

بھارے بوجھ نوں عربی اندر دیند والا یا جاوے
حمل وزرا سے پاروں عربی لوک الاندے
کے دو جے دا بھارا لاد کے اوسنوں وٹھیاں کرنا
ایسا بوجھ جو عقل فکر وچہ بھی پایا جھہ پاوے

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ

نہ اٹھاوے گا کوئی گنہ کار کسے دوسرے دا بوجھ اپنے سر

نہ ہی اس کھنیں پچھیا ویسی جو اس کا لنداری
نظر دیر کھی اسے وچوں لوک دیب یا دن
سارے اوس دے کم سنہیا لے بھار لیا سر کھاری
اوس دم انماں مولا اسے ادبوں سوال ایہ کرنا

کوئی کسے دے بھار دی نہ کوئی لیبی ذمہ داری
ایتنے کھی اس وزیر دے معنے بھارتے بوجھ ہی آدن
کیوں جیہ اس بھی باوشاہی دی چائی ذمہ داری
بوجھ نبوت دا رب جس دم مونسے دے سر دھریا

وَاجْعَلْ لِّي وِزِيرًا مِّمَّنْ أَهْلُ الْبَيْتِ ۚ

تے اسے سرور واسطے میرے قبیلے وچوں جو بھائی میرا من سے اس کم دے بیک

خاں قبیلے میرے وچوں جس ایہ کم نبھانا
انہا ایہ کم سنہیا ان والا اسے دا ایہ پایا
پر ایہ اوہا جانے جس سرا اس دا بوجھ پیانی
اس قبیلے ایہ کم بہت اولیہا بندہ مشکل کہن
سخت ہوئی کھبر امت دل نوں موٹا اس بھایا
جس اس دا کوئی نصرہ آدے شکل کم نبھانا
دیہ وزیر مینوں کوئی رہا کر کے فسل سوایا
تینوں اسان پیغمبر کیست وچہ زمین آسمان
سُن کر مول نہ ڈرے حضرت نہ کوئی گریہ زاری
بھانویں ساری دنیا دشمن دینوں فکر نہ روے
بت پرستی کفر شرک دی سرختا نوں بھرماسی

اسے اسد واسطے میرے اک وزیر سیانا
بھائی میرا بارون اس کم دے لائق بار خدایا
نوکں جاتا فرض نبوت انجیں کار روانی
استریاں دی مالا جیوں کر گل وچہ پاکے رہناں
حضرت مونسے دے سر جس دم رب ایہ بھار کھایا
چاروں طرفے نظر اٹھا کے دیکھے نبی ربانا
اوس دم مولا اگے پہلے ایہ سو اس سنایا
پر جد نبی محمّد سرور سنیاں ایہ فرماناں
سب دنیاں نوں راہ ہدایت تیری ذمہ داری
تن تنہا اس میدانے وچہ حضرت قدم لیا دے
ہر پاسے گمراہی ظلمت بد معاشی کرداری

ڈاکے قتل تے خونریزی دا حد حساب نہ کوئی
جھنڈا پکڑ توجید ہتھے وجہ آن وڑے میدا نے
سے تکلیفان سر تے جھلیاں پائے درد ہزاراں
بعضے دیلے اسے شغل وجہ اتنی تنگی آوے
ایسر پاک بنی نوں اس تھیں نہ کوئی دکھ حیرانی
اکو شوق میں اپنے کم میں کھو کر کھا نہ جانواں
یت شوقوں ذوقوں رب نے آپوں کرم کیا
موزرت نوں بھی عرفی اندر معاشرت آکھیا جائے

مرٹھی پاک بنی دے دل نوں لغزش مول نہ ہونی
رات دھاڑ اکو کیتے صاف کفر دے خانے
ایسر ڈولیا قدم نہ مولے ناں لغزش گفتاراں
جن انسان فرشتیاں تیکن دیکھ دیاں گھبراوے
نہ محسوس ہون تکلیفان نہ کوئی خطرہ جانی
بند رب نوں کامیابی دا چٹھا وچہ دکھا نوں
ہولا کیستہ بوجھ سرے توں تے دکھ درد مٹایا
بوجھ سرے دا ہولا کر کے چین ذرا کوئی پاوے

وَأَذْرَتْ فَلَانًا هُوَ أَذْرَدَ أَيَّ اعْتَدَ عَلَى أَهْلِهِ

بھار ٹھایا میں فلانے دا بھرا کھانا یعنی میر نہ سے دی اذر کم وجہ درد کیتی

وڑ دے مئے بوجھ تے نالے درد اکے جسے مندی
ایسر بوجھ نبوت والا بھارا کھ رہا نہ انوں
لوک مغسروچہ تفسیراں بہت اقوال لیاے
اے تھیں سورہ شعرا تھیں یہ مضمون لیاون

بوجھ اٹھانے بھار ذرا نال بردی جسے تی ہوندی
اس نوں بھنا کون پچھوے با بھجہ خدا رحمانوں
وجہ تفسیر الہ نشرح دے کئی خیال دواے
لفظ وزر دا مطلب سارا واس کھداون

لَعَلَّكَ بِأَرْحَمَ نَفْسًا أَنْ لَا يَكُونُوا هُمُ مِّنْكُمْ (شعراء)

شاید تیر یہ رس نہ ہو کہ نہ دیوے جوں پنی جے نہ ہون گئے وہ وہ وہ ایمان دے

اسے بوجھ دا اثر ایہو کی پاک بنی سرور تے
اس غم دکھ دے پار دل تنگی پاک بنی نوں آئی
رات دباہ آدے نہ آوے تے دل پیا گھبراوے
رب نرم دے ایسے بوجھوں کیوں اتنا غم مانا
اس دے چچے جن وچ تے کرنا حیرانی
قوم اپنی دا پاک بنی دے دل وچہ درد سواہ
تن من دی پرواہ نہ کو قوم میری بن جو دے

بوجھان سب لوکی مومن تھیں رب سہہ دے
اسے جھورے دل وچہ رکھی غم دی بھری کڑی
کون اس بیونوں مرین بھیرا موت جیکہ آجاوے
یہ کوئی اتنا بھار نہ سہرت نہ دیس نہ سہراں
ذکر تکر پیاے میرے ہوئی فضل رحمانی
مرد اسے جھورے فکر وں اپنا حال وچایا
جند جائے پی جاوے ایسر اس وچہ کمی نہ آوے

ایسی بات نہ ہووے تاں ہی رب سچا فرماندا

جند ہلاک بنی کر دیوے جالے بوجھ دلاندا

فَلَا يَخْزُنْكَ قَوْلُهُمْ - اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُبْسِرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ (یس)

پس دیکھیں کہے تسانوں (اے محمد) بات انہوں (مخالفوں) کی اسیں جاننے ہاں جو کچھ اودھ چھپاتے دے نے تے جو کچھ اودھ ہر کرے نے

ایک بڑی مصیبت آئی تے اک ہور بیزاری
قوم بھانے انکار توحیدوں ہی اک عزت آہی
کفر پیارا شرک سہارا ایو عمل دلا دلا
عقل فکرتے دانش والی بات نہ موئے بھاوسے
جان پہچان حقیقت ولوں مکھ بھنوا یا ہو یا
دلی مخیل و ہم نکلے جموٹ فریب پیارا
وحشی جنگلی نحو خوار اساقض اگے لنگھے ہوئے
ایہ حالات انہانے تنگنے یا سننے اوس ویلے
قوم دا ہوتا اس گنگی وچہ کیوں تی سہارے
ہولی ہولی اثر نبی دا ہونیا دیں انہاں دے
جیوں جہالت تے گمراہیوں آہے مالے ہوئے
جیوں کم نامی اندر آہی زندگی خوار انہاں دی
وڈے وڈے گمراہیاں لوکاں جہاں ایہ سبق پکایا
جیوں نبی دے دل دے آتے آیا اندھیر غبارا
تاں ہی گھنٹے طور خداوند سمجھتے ہاں فرماوے
اسیں انہان دی ہر اک گھول ہاں وقت سر ہوں
بھانویں اس ویلے ایہ لوکی وچہ تیریکہ اندھیرے
کانی رات غماں دی کئی چڑیا دیہندہ رشتہ دانی
انہاں بھیاں ہو یاں نے مراد وچہ ہر دھماکے
جیونکر جنگلی وحشیاں دانگوں آہے حیران بیچارے
جے اک دادل دھیب دے دتہیاں حال نہ کافی

جس تھیں قوم بے خبر تھامی تے اودھ بڑی خوار دی
ایہ نہ جانے اس وچہ ہی سبب بربادی کوتاہی
ایو دلائل ایو وسائل ایو کارا بارا
پیو داسے دیاں رسماں اوتے ہر کوئی دلتوں لائے
فاحشہ بدکرداریاں اوتے دین بنایا ہو یا
انسانیت آدمیت تھیں کیستہ دور کنارا
بھیر پیٹے چترے دی جیوں نسلوں تن زندہ دل ہو
پاک نبی دل بوجھ گھنیرا کون وچہنے میلے
فَلَا يَخْزُنْكَ قَوْلُهُمْ دے عجب نقارے
کفر جہالت والے کڈتے پتے بھ دلاں دے
انجیں نور ایمانوں ڈٹھے بھ سنوئے ہوئے
اسے طور نمونہ بن کے کرن اصلاح دنیا ندی
دیہاں وچہ رنگ ہو ہو لوئے دنیا ریس نوایا
انجیں فضل کیستہ رب کچھ چمکیا نیل ستارا
بات انہاں دی کرے نہ حیران نہ زبوں غم رے
نہ ہر باشن بھ کچھ جانناں اندھاروں اتھاروں
دیہندہ وقت اودھ آون والے جیوں بے سوچے
چنکے مندیوں خبر موئی آہے کمی نہ رہ گئی کافی
آپوں سنوئے درں نوں ہی آہے زدے آئے
انجیں اک دوتے دے دروی تے غم خوار ہی مے
جہتک اوسنوں چین نہ آئے سبھو پھرن سودانی

ایو بکر بندیت جہیاں مڑ ہستیوں نشاں ہو یاں

جنہاں پاروں بھیاں مو یاں راہے گریہاں

موی نہری۔ سہری۔ عودی۔ تہی تے مخدومی
جستی۔ بکری تے سوڈانی جال ڈٹھے اس نوروں
بختال اوتے رب دی رمت ایسا پھیرا پایا
حضرت علی رضوی صاحب کائنات مرد حضور کی!
یکتان فوادی دے جیو کمر وپہ اندھیرے
عروہ بن مستحود اوتے جبر رب دی رمت ہوتی
مصعب بن عمیر دے پاروں چکیا نور مدینے
ایموی نظارا ایہو جلوہ بھار کرے جو ہنولا
دل دی سب پریشانی تہی ختم ہوندی پی ساری
زور بازو غلبہ کائناتوں توت کسیند پاوے
میں قربان نبی سرور بخش برکت سب انسان فی
ذات پاییز پاک نبی دی جہاں یہ رنگ دکھیا

سبھ قبال نور ایمانوں بن گئے شامی روحی
چٹے اس دے روشن چہرے تے مقبول حضور
نور عرفانوں حاصل ہو یا دل و باغ سوہایا
اس صدے جس قوم اپنی دی دوریتی سبھ دوری
طفیل بن عمرو سی دی برکت دس پتے سبھ ویرے
طائف دیاں گمراہاں سندی کردنی دل جوئی
جیش اندر نور اوتے جعفر پاروں سچ یقینے!
وَوَضَعْنَا عَنكَ دُزُرًا پادوں دور ہو ویند اروا
تے اکھیا نون ٹھنڈک ہوندی تھیندی ورنباری
اطمینان دے نون ہوسے دور سبھی دکھ جاسے
وگڑی قوم عرب دی ساری پل دھپھیک باندی
اس دم مولائے مرہور اک شان عطا فرمایا

وَوَضَعْنَا عَنكَ دُزُرًا (الشرح)
تے بندیت، اس دے محسوس، سرنبیہ وسم، ذکر تیر

رب سچیا جہاں کرم لایا توں سب دکھ دور ہووون
ملک عرب کم تمام علاقہ تہی نون کوئی نہ جاسے!
بندے بھی کوئی بندے نہ سن انہیں سبھ درندے
حق باطل دی مجھ نہ کوئی تے نہ سوچ دانائی
پر جہد سوسنا نظر کرم دی اکو جھاتی پاندا
دستی اتے درندے لوکی مدتوں دے جو مارے
انہاں دی تقلید انہاں دی پیروی ہوئی بباری
یہ سب فضل خداوند باری برکت ذات گرامی
پاگئے درجہ قرب حضور و دجگ نور سوہایا
پاک محمد رب سب پیارے تے مقبول حضور
انشاء اس حدی داتاں ہی لایا شان حضوروں

رہیاں تھیں نون بن مرادوں دل دل میان وین
اخلاقوں کردار عاداتوں آہا کسے نہ بھلنے
بلکہ انہاں تھیں بھی اگے سب مرد خورندے
رہناں نہاں تے دل درتن ایہ بھی پتہ نہ کافی
اویا ہی کم نام علاقہ بڑا نامی ہو جاندا
اویا مہذب اتے شائستہ منے عالم سارے
انہاں پچھے لگ کے دنیا پاگئی ذات نیاری
نبی محمدی اک نظروں اندر جگ تہا جی
ہر اک تھانویں ایہو چہا اسے نے رنگ لایا
عبدیت دی منزل جہناں سبھو کیتی پوری!
مور تہا جی بوجھا تاسے کول کیت پھر دوروں

مراد دنیا و چہ ہر اک کھانویں نام بلند کیتائے
 بغوی با اسناد لیا یہ ثعلبی ذکر سنایا !
 ہر دن بہر ایاموں چھے رب دانی پیارا
 تہاں بہر لی خدادی مژدن کر تشریح سمجھارے

اپنے مال ادا اسے وجہ عالی شان دتائے !
 ابو سعید خدری دے پاروں پیغمبرؐ فرمایا
 ذَرَفْنَا لَكَ ذِكْرَكَ پاروں مطلب کھوے سارا
 مطلب اس دا واضح کر کے حضرت اول فرماوے

إِذَا ذُكِرْتَ مَعِيَ وَ سَرَفْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

جن دیتے ذکریت جاوینگے تیرا میرے مال بلند کران گے میں نام تیرے نوں

رب فرماتے مال میرے جد ہوئی ذکر شاندا
 ابن عباس اس موقع اوتے ایہ تشریح فرماوے
 اذان اقامت شہدائے خطبہ مؤمن جہوں الاون
 جتھے رب دا ذکر اہتائیں ذکر محمدؐ ہماری
 حسن بن ثابت اس موقع تے ایہ اشعار الاندلس

اس دم میں پیا جگت چہ تیرا نام بلند کراندا
 اس ارشاد الہی پاروں ایہہ اذکار لیاوے
 نال خدادے اسم نبیؐ دا ادبوں سب ملاوون
 گویا کوفت سربوے کون کرے انکار ہی
 پاک نبیؐ سرور دی بابت سو منہ ذکر شاندا

اللَّهُمَّ ارْحَنَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَعَزَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ خَاتَمُ !
 وَضَمَّ إِلَيْنَا سَمْعَ نَبِيِّ مَعَا شَيْدِهِ
 وَتَوَقَّاهُ مِنْ سَمْعِهِ لِيُجَلِّلَهُ !
 يَا سَائِبَ حَبْلٍ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
 عَلَى نَبِيِّكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 مِنْ اللَّهِ مَشْهُورٌ بَيْنَهُ وَيَشْهَدُ
 إِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ أُنْبِيَاءٍ أَشْهَدُ
 فَنُذُّو الْعَرْشَ لِحَمُودٍ وَهَذَا مُعْتَدُ

پاک نبیؐ دا اتنا درجہ کون بیان کچھوے
 وقت صبح جد ہر صبا دی دیندی چہرے ہوا لے
 مٹھی نہیں ہوا دا جھونکے جاگن بہت اوکھیرا
 جہوں شہادت ربیؐ اوتے ہووے بلند آواز
 کئی ہزاراں ہوئے پیغمبرؐ جو دنیا تے آئے

جتھے رب دا ذکر اہتائیں ایہ بھی اسم سنوے
 اوس دے جب ستا ہووے پیا گھراوے مائے
 اَنْ مَحْمَدًا بَانِكًا وَارِثًا جَاگ پوے سب ڈیرا
 ایہ بھی نال گواہی ہووے الفت بے انداز
 جنہاں توحید سکھائی آکے اونچے جہندے لائے

ایہر ذَرَفْنَا لَكَ ذِكْرَكَ واجو درجہ رحمانوں

باہجے محمدؐ سرور عالم بلایا نہیں تنہا نوں

لَقَدْ كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب)

بے شک ہے رسول احمد علی احمد علیہ وسلم ہی اچھا تھے بہترین نمونہ

نہ خدا دے ذکر نبیؐ دا مویا بندر جدا ہیں
جہڑیں خوبیاں پاک نبیؐ نوں رب عطا فرمایاں
ہوراک وڈی خوبی جہڑی نبیؐ محمدؐ پائی
سب موجود کتاباں اندر علی ذہنی قولی
حضرت موشےؑ ربؐ اپیارا تے مقبول حضور
انجیں ابراہیمؑ نبیؐ دا شان بلند دوبا لا
انجیں موراں بیاں دی بھی ایہو کار کندی
ساڑھے نو سو سال تئیں حضرت نوحؑ کذا ہے
نبیؐ محمدؐ سرور عالم جیویں جگ تے آسے
خود حضرت نے لکھے الفطین ایہ پیغام سنایا
جس ڈٹھا پونجی دے اوستوں جس میں تکیا ناہیں
ستیاں بیٹھیاں جو جو میں تھیں حرکت سرزد ہوئی
بیویاں اپنیاں نوں بھی حضرت اسے طور الایا
مطلب ایہ جو نزرگی اندر جو کجھ حال دہانا
کوئی حرکت نہ رہتا ہے ایسی نہڑی ہوئے اوہ
جدا ایسے اخلاق نبیؐ دے مودن تئیں دھپا ہے

آپؐ نمونہ پاک نبیؐ نوں کہیا کیا تداہیں
اقتے گزے نبیؐ پیغمبر نہیں کسے ہتھ آیاں
تہیں تھیں نے مرنے تکین حالت جویں دہائی
بول پیش سب نمادن دھورن ہر گل بھاری ہوئی
سے تار تار پڑھو نہیں ہدی بات نہندی پوری
پر تار تار اور بھی خالی ملے نہ پورا حال
کیا تار تار اصول نہ بھن کی اور کسے کاری
پر تار تار انہاں دی بھی سب وہ اندر میر غبا سے
پل پل سے احوال انہاں سے دنیا پتے پکائے
فَیْبَیِّنْکَ الشَّاهِدُ الْقَائِبُ ہر اک نوں فرمایا
ہر اک حال میرے تھیں واقف کرو دھنات تائیں
عام غلن کرو ہر تھانویں سن سیوے ہر کوئی
کو بٹھے تے چڑھو اکھو میرا ج ایہ عمل وکھایا
اور ہسمو کجھ واضح کر کے دستے نبیؐ ربانا
ہر اک واقعہ ساٹھ ہوئے راز اور سے پاک ہے
گوئیں پیزار موشےؑ ربؐ دے پوسے کھن کشے

وَالصَّحْحِ ۝ وَالْبَيْلِ رِذَا سَجْحِ ۝

قسم ہے دن کی روشنی دی تے قسم شدت دین دیتے مولا دے خیر

اسے پاروں نبیؐ محمدؐ سو گیا نور ربانا
کفر تے شرک اندر سارا پھیلایا وچہ زبانی
مور گدوں اک پاسے رہ گیاں اپنی ہوش نہ کوئی
اس دی قسم اٹھا ہے تے ایہ راز بتوے
یسے سخت اندر میرے اندر مشکل راہ روشنائی

منکر جہن دارت اندر میری دلوں سے دتوانا
نیکوں بدیوں سارے کوئی حق باطل نوں بانے
اندر باہر اک اندر میرا چوڑ ترمی ہوئی
وہ چنگا جویاں اندر میریوں اندر قال ہو جاوے
فیرا جو ویرانہ جنگل جس دی حد نہ کافی

اس حالت وچہ رہے چلنا یا کوئی مقصد پانا
رات اندھیری بڑی مصیبت شالہ پیش نہ آوے
وچہ تفسیر یوسف دے میں ایہ کہ تھاں ذکر لیا نڈا

گویا اپنی جان دے اوتے غم دا تیر پنڈا
سوچو جانے جس سرور تے کیوں وقت بھانے
منظر رات اندھیری والا جویر دکھایا بنڈا

شب تاریک بیم موج گرداب چنیں حال
کجا دانشد حال ماسکساراں ساحل با

رات اندھیری گھمن گھیری دریا کٹھاں مارے
دریادی طغیانی ہووے چار چوہیرے پانی
اتوں رات اندھیری ہووے بدل دا بھی پھانڈا
اس حالت نوں اوہا جہانے جس تے سرور تے ورتی
اس تکلیف غداہوں اٹھیا مشکل بہت رہائی
جو پھسیا اس حالت اندر اوہا بجی نوں جانے
ایہ اک بڑا قضیہ اس وچہ جو پھسیا سو پھسیا
رستم اسفندیاری بھانویں ہووے زور بتیرا
جیونیراں ایہ تہر رانا دھکے نور غداہوں
باقی نوں کٹھاں دالے تے تقریراں دالے
گفرانکار کو حیدوں نالے بت پرستی کارا
فیر اڈا بٹی دا جس دم دور دورا ہو جادے
ایہو حالت ملک عرب دی عقل بھلائی ہوئی
نال خدا دے لاون والی بائیں نہ گئی کائی
ایہ اک وڈا قضیہ آہا حدوں ودھیا ہويا
تانا ہی تعجب ابدے تھیں مولا قسم خدا دے
پاک نبی دی مستی عالی نور سرفان آئی
والتقی دن دی روشنائی تھیں تے کھشان شہر
دراں دی قسم اٹھا تے کجی رو بھی سمجھا دے
گویا پاک نبی دی برکت ہون سی روشنائی

اوہ کی جان حال اسل جتوں تے ندی کن دے
اوشور تے شکر تے رولا پھاتی جان نہانی
سرور دی کجی مدد نہ کوئی کردی جادے چانڈا
دو جیاں نوں کی معلوم حال جوتیہ وچہ دھرتی
کوئی نہیں بچ دا جان نہیں کھد دا صبح سلامت کائی
کیوں نہ اوہ وائیل نوں سمجھے جیوں ایہ بید رہا نے
مان تیراں ہون ٹٹ - مالے زور جادے بھ کھسیا
ہراس قضیوں تہر اندھیریوں بچن کم اوکھیا
موت بھی ایٹھ تھیر کے آتے تے کے امر جانا نور
انیں بیٹھ کرین کہ تیرا گدھن بڑوں ابے
ایہ سب تہر اندھیر غبارا کتے نہ بے سدا
فیر نہ دھانے حالت کوئی مولا کریم کما دے
ہر اک جگہ جہالت والی بھنڈن باقی ہون
نو گفرانکار سپا پاسے نال لگائی
گویا سب نہالے اوتے تہر مصیبت
پاک نبی تے تیاں سرور سدا راز بتا دے
جس دے قضیوں دور ہو جادے گفر تہر کمران
تائیت پھینا تہر تہر میرا دور ہووے نہ مان
چھنایا ہويا اندھیرا جگہ تے ممکن آتے آوے
تہر باطن سر برائی ختم ہوون تے

نیوک جو از لوں بھنے بتاں مگر دکا نے
 جدوں نبی نے غریباں اگے ذکر توحید الایا
 اتنے بت اساڈے ہوندیاں اک خدا دل جانا
 اسے پاؤں پاکہ نبی کے دشمن ہو گئے سارے
 یہ بدنامی دیکھوئے نبی کے اور شعلہ نوری
 یوسفیان ہواں نبی بس عمران ویر کسایا
 اور دیکھوئے اسے ادبوں ایہ اشعار سنائے

لَقَدْ جَاءَتْكَ حَتِینَ حَمِیدٌ سَیِّدٌ
 نہ ہر دوں نے نبی کی جھنڈا اپنے نال اٹھایا
 لَمَّا لَمَسَتْ رِجْلُ الْعَبْدِ رِجْلَ الْإِطْلَافِ لَیْلَةً
 رات نہ سیرت وچیر کر یہ راز جہیز مرچھ کنڈیاں
 هَدَانِي هَادٍ غَيْرَ نَفْسِي وَ دَلَّنِي
 نور ہدی نے دسیا مینوں ایسا رہ صفائی

یوسفیان نبی سے درویش تباہ یہ ترسنا سے
 بیشک مینوں چھوڑا دیں اس وجہ شک نہ کافی
 انہیں ہر دشمن تے حضرت نظر کریم فرما سے
 واسطے نور نبی دی بابت یزید افکار تہی
 سو اک نکستہ اسے پاروں ہر طرف مروسیا
 گویا اسے وقت پیارا جنم مبارک پاوے
 وجہ حدیثاں ذکر لیا یا سے ایہ دیا نوری
 اس دیکھ وجہ درجنت کے کھول تے سب باہری

ادہ کی جان وحدت نالے کی کچھ اوہدے ترانے
 سن کر سب تعجب کروے وہم نواں ہو آیا
 ایہ سودا سب گھاٹے والا اسان نہیں لیکھا لانا
 ہر ویلے تکلف دیون اور کہ بخت نکار سے
 کھس گئے نے بت پرستی ہو گئے خاص حنوری
 جہیز پیادیں جس دوسرے رب نے اعلیٰ نور دیکھایا
 ہر سہ میں اقدار کھانواں بہت مراقت آئے

لَتَغْلِبَ خَيْرٌ لِّلَّذِینَ خَیْرٌ مُحَمَّدٌ
 کفر اسے دتے دوسرے جہاں دل وچرخیاں پکایا
 فَهَذَا آوَانِي حَتِینَ أَهْدَى قَاهُتَدِ
 بس وہ وقت بدایت آیا پانواں درمہ عالی
 اِنَّ اللّٰهَ مِنْ طَرَدَتْهُ كُلُّ مَطْرَدٍ
 بس نواں یہ دھتار یا ہویا دل تول با ست چٹائی

آخر کی فترت سے جہیز پختا سن حضرت فرمائے
 پر رکتیا اس وجہ تیری لکھی سی بھلیاں ا
 گویا جہیز واسطے والا ہر کھانا نظری آوے
 تان جہ منکر دیکھوے سچھ اوس دی ذات گرامی
 گزری رات تے وقت صبح دے نہیرت برکتے آیا
 تان ہی امداد وینے دی ادبوں قسم اٹھاوے
 جو کوئی پڑھے نماز اس بند موشے اویا حنوری
 ہر اک کھاناویں رحمت عوفی رہی نہ رال بیزار

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ

نہیں چھڑیا تینوں رب تیرے نے تے نہ ادہ بیزار ہویا

جس دے ایسی حالت موشے لوں نور حب ستاویں
 نہ سن کے ان مونی جہیز نہ ہر دے مینا لوں

یہ دیکھ سب چھڑ جائے اوسنوں کوں بیزار کی تہے
 ان دیکھ تیرے جہیز نہ رکتی تہے مینا لوں

ایہ کا فریب دین بیچا ہے نا حرم اس کل دے
 زس اسان بنادون وچہ جی چھ دن رات دیاون
 جدوں نی تے وئی آئی آون جادون ہوئی
 اکو وار جے ہوندا انجیں آہا بوجھ وڈیرا
 نبی دے عملانی ہی بھانویں رب دانامس پیارا
 ہوکے بشر تے بکروادی کون ایہ بوجھ سہارے
 وئی دی دیر ہو جانی کجھ دن گل معمولی آہی
 اسے گمراہی تھیں اوسنوں اوس دا بھید نہ آیا
 حالانکہ رب نبی دوہاں وچہ فرق نہ آہا کوئی
 طعنے والیاں دے طعنے دا اوستے اثر نہ کافی
 اوس دے ایسے طعنے پاروں اثر ذرا ہو جاندیا
 اکثر بنیاں اوستے انجیں ایسی حالت ہوئی
 نالے ایہ گل سب نبیاں دار کھا آپ الہی
 ہر میدانے ایہو نوکی سب تے غائب آون
 انداں نال فرشتہ رب دے سر دیسے رکھواسے
 جدوں نبی وچہ غاصر اوسے رب دا در وچتا ہے
 اترے دا پیغام اچانک جبرائیل لیا دے
 وینو کہنا سب سکھایا بھی نماز سکھائی
 ایہو اصول پکاؤن کہرن زیر خدا ہو جاندی
 ہو گیا رب میرزا تیرے تے چھڑ گیا تیرے تائیر
 حالانکہ اوہ وچی رہانا ہر دم اوسے جادے
 اترے بچھوں تین سالوں دا عرصہ انجیں وہانا
 اسے حالوں لوکاں تائیں پیا اسلام سکھایا

کی جان کی رزا ہر سہ وچہ بکھے لیکھ ازل تے
 ایہ بھی ہک مثال اوسے دی عارف لوک الاون
 شروع شروع ایہ لیکھ آہا تے وڈی دل جانی
 اسنوں کون سہارن ورا کھرا مر دے بکھیرا
 مر بھی سی انسان تے اوسے بشریت رہن سہا
 ایہ تاں ہرلی ہوئی کجھ داجیوں اوہ پار تارے
 کی ہو یا جے دشمن کہندا ایہ اوس دی گمراہی
 تاں ہی اوس نے دلائل و طعنہ بول سنایا
 آپس دے وچہ اوسے اوہ ہوئی گل آہی
 ایہ تاں اوس بے سمجھی پاروں ایسی بات سنائی
 بشریت تھیں نبی خدا دا دل نوں کجھ غم راندیا
 پر جہ کھلی حقیقت ساری فکر نہ رہ گیا کوئی
 کون کہے مغلوب انہا نوں کس نوں طاقت ہی
 اندوے فرہان سناون راہ سدا دھندون
 کردن ہیرا زانہاں تھیں اوسے خود آپ سنھاسے
 اسے پاروں ہو رہا تے دلتوں سب وسائے
 بھی ارکان اسلامی پاروں مسئلے سب سمجھ دے
 باقی ہر گھٹاں بتدیاں کیتی دین صفائی
 کشاں نوں موقعہ بیا بات دلوں ایہ آون
 مدت گزری وچی رہانا تیرے دل آیا تیرے
 سمجھ اسرا رہا تے دے جو کوئی حال دیا
 چپ چپتییاں نبی اللہ دا کردہ ذکر رہا
 پتھر گیشیاں کنوں ہٹایا مولا نال بٹایا

جس دم کجھ جمعیت ہوئی طاقت رب بنائی
 اوس ویلے ایہ پاک نبی دل آیت رب پونچائی

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ قُمْ قَانِذِرِي سِرِّي وَسَرِّيَاكَ فَكَبِّرِي وَثِيَابَكَ

سے سن گئے دست جہیز سے انہی رُنگدست ٹھہر رہیں اور اڑا ڈالتے رہ پئے توں دویات کپڑے پہنے

فَضِيحَةً وَالرَّجْزَ فَاهْجُرْ وَلَا تَمْنَنَّ تَسْتَكْثِرُهُ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ

عدت کو تے چیدی نوں پھوڑ شے رستخیز معذور ہو جاتے نہ حسن و برکت ختم ہوتی ہے بلکہ روزِ محرم موت دینے میں پہنچنے سے بہرہ

اس حالت میں چھپ چھپ کر گئی تو اس لمحہ فریاد جاننا
 اسے لگا کہ وہی وہی حالت تھیک بناؤں شائے
 تھے نہاں گراہاں تائیں میرے کنوں ذرا ایس
 راہ تو حیدر و گدا انہاں بولیں س پاروں سمجھ تویر
 اس دسے نال شریک نہ کوئی اکوڑ سنوں جانی
 جنہاں سے تو تیسرے پہنچی اسے نہ لڑ لکڑائی
 نہ مر باطن صاف انہاں واسے کسمینہ لڑائی
 یہ صفائی پڑاں ہیں دم قریب رسل ہو جہ اند
 ہو در تھے احسان نہ کر توں ایسی نیت پارہ ر
 جو کوئی نیکی کر دے تھے پیٹے نہ غیر دھمراز
 پنو نرات تھے فائدے کے تارن جو احسان نہ بیند
 باقی پورہ ہوا اگر کم دھپے تھے تکلیف ان آرن
 سر رکھوں تکلیفوں میں دم مہر لہاں بوج دے

کیوں جسے تقدیر چاہے تھی اس کی تھی رعب و عدا
 بھلیوں میں سے دینا نہیں رو دیکھو ان کے لئے
 جتنی میری سستی پاروں واقعت انہیں بتائیں
 سب تو روزِ انشا میرا دشمنوں کیسے نہائیں
 اسے پاروں پاک بنائیں تو اپنی زندگی
 میرا زکی سب حرم چو کاکی بن گئے نیک او باکی
 کیوں ہے منی کہ انہاں نے دلِ تھیں فانی
 اوسے نہیں فیروزوں کا رن رب سچا فرماندا
 تاج سے انہاں تھیں تینوں فساد میں و باروں
 شرم کر رہے اوسے پاروں او سے پاسے ناؤ
 جو او دینا اخیر کہ و اہل حرم روزِ میندا
 سب جو جہل سر سے تھے اپنے پٹے کا نے لاوان
 اوس دم شانِ نبوت والا اپنا رنگ کھانے

جے اسد ناراض ہوندا یا ہوندی کچھ بیزاری

فیروز مرگے دیتی کھجند اہندا بات نیاری

ایہ رس دی آزمائش آبی ایسا موقعہ دینا
و احسنی دلیل و محسوس و کسب و کسب
و شغلی پہنچ نورانی و چن سورج نورانی
یہ دو چیز ان حسن بنی و ان بنی محسوس و دو بار

تاجے اور دہائی پیرا نال اوسے دے ہو وینا
جست دل خاص اشارہ کرے اندر قسم اٹھائے
تے و نیل مبارک زلفاں شکستہ ہوئے آبی
نال بر قسم اٹھاوے اس دی شوقوں رب تعالیٰ

انہاں دے وجہ حسن نبی وارب چھپایا ہويا

جس تختیں انہاں مخالف لوکاں مولایا ہوا

اس کھڑی جگہ کھلا دیدار دیوں سا دانت ایریز کا پاک جانے
تیری زلف و اسانجھا پیار ہوئے جھنڈا مندر مسیت و اک جگہ

اصل حقیقت تھیں ایہ کوئے عاجز حال نتانے
رب نبی دی گئی ہی دکھری او یا او سنوں بسانے
بھٹے ہوئے لوگ بیچارے پتے کر کے خمی نے
انہاں سے دل مہراں لگیاں بیٹھے دھڑکھڑانے
والفحی تھے وائیل انشا سے سمجھے جویں دو بانے
جس دل سچی الفت ہووے یار اپنے دلبر دی
پیغمبر دا اتنا درجہ اسد پاک بنایا
جیوں کہ نور ربانا انجیں نور محمدی جانی
اکو چہا ادب دوہاں وچہ اکو پیار دوہاں دا
ہور نبیوں نوں رب جس دم الفت مال بلیا
ایہر جس دم پاک نبی نوں اسد پاک بڑا سے
ہاں تو آپس وچہ گل کیتی کیتے ایہو شاد سے
نوری چہرا کہ لیاں زلفاں و الفحی تے وائیلوں
سیرت نبوی والا لیاوے اس دے لاز بتاوے
سوہنے نوری مکھڑے رب قسم کمال اکھنڈا
ایہ اوں چہرے جس سے نور وں چن سوچ نورانی
دن ایہ روشنائی ساری چہرے دی روشنائی
اسے پاروں نیکاں دے دل پاگئے نور اجالا
اسے پاروں عربی نوکاں حالت سب سنواری
میں قربان اوو چہرا نوری ویکھن کو یاں واسے
نوری چہرہ خوشبو بھریاں کہ لیاں زلفاں آمیاں

انجیں رول پاند سے پھر دے مارے قمر ربانے
اوہا او سنوں سمجھے اوہا لاوے پیا ٹکانے
یہ نہ سمجھن اسیں کیا شے تے ایر کیا جہورانے
کی ایہ جان رب نبی نوں سب گمراہ انجانے
جہول عاشق معشوق کو بندے سخن پشیمانے
انجیں وہ پیا کیرے شائے دین گن کر دی
گویا سب دنیا تھیں دوہکے ایہو نور سوہیا
دوہاں وچہ بچہ فرق نہ باقی اکو ہی زندگانی
بناں اسد سے اک دوجہ نوں نہاں کوئی باند
لے کے نام انہاں و اتہناں اپنا حکم سنایا
کدی نہ دیا حملہ کہ سے دل دی بات بتاوے
بہرے با تہر نبی شے سمجھن شکل کار دہارے
کیسے شاد سے نال نبی شے صاف کیسے دل میوں
حُب نبی دی غالب ہوئی تاں رب سمجھاوے
انجیں کہ لیاں زلفاں دی کھنی الفت پیا جت نہا
اتے کمال سپید زلفاں تھیں رت اندھیر کچھانی
اسے پاروں ہر شے دے اس تختیں سب صفائی
کینہ دھندلانا اس تختیں ہو گیا دور موکانا
ری نہ مول انہاں دے دل وچہ اس تختیں کوئی بیماری
ہوئے صاف منور روشن پاگئے نور اجالے
جس تختیں ہوئے حطر ہو گیا مہٹ لیاں بھسیا میاں

زلفاں دی خوشبودی بابت حضرت انس گیدے
ایسی ہور نہ خوشبودی کٹی جو انہاں تختیں آوے

بیوں خوش ہو زانوں و چہ انجیں خوش ہو بدن تمامی
 س واری اک دیکھ دے سر پیر یا متھ نبی نے
 پیر سے تہ بھی رونق آگئی راوی ذکر لب یا
 کین روایت او ہر کا تہ نہیں راہیں جاز سے
 رستہ گمیاں اوس خوش ہو یوں بھر تہ تہ تہ
 نہیں پسینہ پاک نبی و اہیوں عنبر ستوری
 شہرت ہم سہمہ دی بابت راوی ذکر لب یا سے
 عرق یعنی پر سینہ نبی لوں اتن اوس دم کیا
 قدرت رب دی ہوں ہوں میرے خبر کی کہ دانا
 بعد اوس دے متھ دھوتے جس دم ہو زیادہ ہوں
 اسے حواں اوس دیا سے لڑکی اک و یا ہی
 سر تے بدن تمامی اس دا خوش ہو دار ہو یا سے
 خاوند اس دے اتے بھی مر اہو اثر ہو جا سے
 بند سب گھرانہ اوس دے اسے حالت پاروں
 بے شک اثر نبی دا ایس جتوں نظر بجنوائی
 جیں یہ نعمت حاصل ہوئی تہ یا ہر میدا اول
 پر اود نعمت او یا پند سے جیں تے فضل الہی

جو تکر اسو مست ہو جا ندا پاندا شان گری
 ہو گیا جسم معطر سارا سوئے لعل نگینہ
 گھر باہر ہی انجیں اوس دا مول کرم کس یا
 خوش ہو مول نہ جھلی جہا سے ایسا اثر وہ سے
 ایسا اثر نبی سرور زور سے تہ تہ تہ
 جہیں متھ سے اریا ہو دے دل ہر جنوری
 بہ دان ستیاں پاس نبی دے عرق تہ دیکھ
 شہان نہ تہ پانچیا آپاں تہ تن اپنے لایا
 ہو گیا جسم معطر سارا تہ کھر دا تہیاں
 جس تہیں خوش ہو دار اوجہیں ہی پیاسے ہر کوئی
 و دمتھ تہ سراس سے پیر دا دل پیار ہی آہی
 بکھ سہ تہیلہ اوس دا ایو رنگ دھ سے
 جیوں چوں دھوون تہوڑ تہیں زیو خوش ہو اثر دھا
 مویا تا بعد اود سہ تہ تہ نیل و بادرس
 زیندگی سے وادہ سر اپرا اوتھ اثر کیا ہی
 رب دی نعمت نظر نبی دی اود پر نور ایمانوں
 نہیں تان شہرت جیہے تہ سے رشتے و جہ گمراہی

نکست عجیب

سمیون پیارے رب دے تے مقبول حضور ہی
 کسے قسم دی سستی غفلت انہاں کنوں نہ آوے
 و تہاں داکم پات پیارے سر اک عیب قصور دیں
 نال نبی سے بہ ساعت بھی جس نے مجلس کیتی
 جنہاں کوہاں نال نبی سے اپنے دل توں لانی
 تہ جہ لوک مخالف ہوئے اسے حضور و یا ہی

بکھناں اتے رحمت رب دی تہ اہم منظوری
 نہ لغزش دین دی کوئی اثر انہاں تہ پوسے
 بلکہ انہاں کوں جو بہندا ہو جاندا پڑ نوروں
 کہ دیر سے رب صاف اوہدی سبھا کی چلی بیتی
 ۱۰ اللہ فتننا انہاں رب خوش خبر سنائی
 انہاں دانہ کتے کھان اود پائل سودائی

بنیاں دے جو مونوں نکلے مٹھا سخن پیارا
نبی خدا دی رحمت ہوندے پاؤں کرباں واسے
بھانویں دیکھن وچہرہ ایہ ہوندے بندے وانگ اساندے
اَمَّا اَنْتَ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ بھس نوں پر وہ پایا
میں بھی وانگ تساندے ہاں اک بندہ مخلوق توں
میرے اتے تساڈے اندر فرق نہ مولے کوئی
اکو اوہا اسد جہڑا میرا اتے لتاں دا
پر جس اوس دے نال کسے نوں ہور شریک بنایا
غور کرو اس نکتے او تے بھائیو مسلمانو
نبی نہادے بھانویں اکھن آسین ہاں وانگ تساندے
پر جد و کھئے ایہ انہاں دی سال تے شفقت بھاری
آسین کیا کی ہستی ساڈی تے کون آسین کارے
آسین گناہی انہی ابدی کھسے قدم قدم تے
دلوں گت ہی دہوں پانی خیاں عیبی بھسے
کدی ایہ دہم خیال نہ آوے مول حرام حلہ لوں
اسد نال لگاؤن والی جس اساڈی موئی
نبی اسد دے ازلوں ابدوں پاک تمام گناہوں
کسے قسم دی لغزش کوئی انہاں کول نہ آتے
بیلہ دل دماغ اندرون سارا پاک انہاں اندا
جیوں اندرون او پاک نزد انجیں باہروں آتے
اندرون باہروں نور ریا ناول دل شعلے مارے
جس نوں رب بنا دے آپوں لائے پیا نکانے
وحی آئی دیکھن ساڈی جرات تاب نہ کوئی

عاشق کرن قبول اوساں مٹ ویندا دھڑ سا
نہیں تاں انجیں ہی رہ جانے ازلوں جو منہ تے
ٹروے پھر شے کھانے پیندے سخن کلام سناندے
مختصر ساڈی دل جوئی کارن پیا سانوں فریاد
وانگ تساندے رہندا ہندا وانگ لتاں ہر باتوں
سرت اکوئی میری طرف وحی حضوروں جوئی
چننے عملوں ہر اک بندا دیدا دہدا وچہرہ پندر
اوہا اوس دے نال نہ کوئی لیکھا پترا آئی
ایہ نہیں کوئی معمولی لیکھا سوچوں فکر وں ہاں نہ
بنیاں نال دے دے سبھ جیوں کر اوہ فرہاندے
دیندے پئے قسلی ساتوں کر کے بات پیاری
بنیاں نال برابر ہونا جو مقبول سوہارے
سفرش کار نمونہ ساڈی نہیں سرد دم دم تے
تے عمود کئی قدم آئیرے وچہرہ گمراہی ڈھلے
ہمدردی اخلاق محبت ساڈے کسے نہ حالوں
شکر کفر وچہرہ لہے ہوئے مراد بھی سار نہ موئی
رب دی ذات محافظ انہاں ہر پاسوں ہر راہوں
نہ کوئی غلطی دھوئے والی حرکت کیر دھوئے
ساڈے وانگ غفلت گناہی نہیں اتھے رب پانرا
تہم پاکیزہ چہرہ ستھرا نور نور سوہا تے
جھال حسن دی جہان مشعل کون ایہ نقش ترے
اس دے نال برابر ہونا کی وقت انسانے
بلکہ دیکھ دیاں ہی ساڈی شسم کہانی موئی

ساڈے کارن قہر قنیمہ بھمارا بھمارا گرامی !
نبی اسد دے شغل اک جہان اسے نال ملای

انہوں نے اس سے مابجوں چین آرام نہ آئے
 غیر اودہ مردم موندیاں موندیاں نال خدا کے لئے
 رات تہا می اودہ نہ سوندے ہر دم ذکر الہی
 سفر تسمیہ یا وکھ دردوں جہان ہووے نتوانی
 بنی دوناں نہیں بات معمولی ناں ایہ کوشش ذاتی
 جس سے آئے اس دی طرفوں نفا کریم ہو جاوے
 انہوں ہی واسطے وانی نظر آئے روشنائی
 دنیہ سے بیکہ راز پوشیدہ ظاہر دکن انہاں نوں
 یہ کچھ وندیاں صابر صابر دا دیکھتے اثر نہ کوئی

گویا ایہی اک زندگی ایہو رنگ و کھاوے
 رات دھاڑاں ایہو کراں اسے نال و ہاندے
 اٹھ اٹھ پڑھن نمازاں شوقوں کرن نہ مول کتاہی
 مہربانی اس بن چین نہ انہاں نہیں تاں سرگردانی
 ایہ وڈا انعام رہانا تے تحفہ برکاتی
 اوسنوں ایہ درجہ مجتہد آوے تے وڈو طرح پائے
 تے وایل دی سب سیاہی انہاں نال گنوائی
 تے اسمانی بھید تہا می واقف سب عرفانوں
 تے نہ وفاقاں دا دھبہ ختم کہانی ہوئی

بدیہ تہمیر یک بحضرت رحمۃ اللہ علیہ

رسول ہاشمی آیا جہاں کا راہنما ہو کر
 تنہا پیا بندہ سے رحمۃ اللہ علیہ جس نے
 بنایا یک قسم اعداء کو اخوان جس کی تہقیر نے
 یتیموں اور یتیموں کی جس نے سرپرستی کی
 شہنشاہ و عرب ختم الرسل اسلام کا صبر
 سرانہ افتراق رنگ وصال و خود مشاڈا
 جو خدمت ناقواں کو تختہ مشق ستم پیا
 کیا فیض نفس سے عام نور نعم و بکرت کو

جبالا کر دیا آفاق و جہہ بدرالدہی ہو کر
 یزید کو فیض پیا سے کردیا عرش بریں جس نے
 بہائم کو سکھایا خلق انسان جس کی تلقین نے
 برابر جس نے کبیر سطحیں ملت کی و ریتنی کی
 خدائے دو جہاں کے آخری پیغام کا محافل
 جہاں سے امتیاز ایشی و اسود مٹ ڈالا
 یوں حال و ذہل و خواہ و ضرور و نرم پیا
 دکھائی راہ حق آوارگان جاہلیت کو

جو تھے رسوائے عالم بددلی میں بد خصالی میں
 وہی شہور و دراز ہو گئے اخلاق عالی میں

بکھنڈی رشتہ رشتہ

غدا کب باوڈ توجہ سے دیکھتا نہ ہو جائے
 شراب معرفت سے ہر مرا پیمانہ ہو جائے

کرم مجھ پر خدا را ساقی نے خانہ ہو جائے
 یونہی خالی نہ رہے کہیں سے ساقی و حیرت

نصرت آپ کی آنکھوں کا ہو یا ساق کو تر
نماز زندگی جس دم تھا ہو یا رسول اللہ

چھکنے کے قریب جب عمر کا پیمانہ ہو جائے
در اقدس پر سجود ہو۔ ادا دو گانہ ہو جائے

فقیر بے نوا ہوں گر قدم رہیں شبہ بٹھا
تو میرا بوریہ پھر مسند شایانہ ہو جائے

عالی ذات پیغمبر رب سے کون تعریف سنا ہے
واسطے تھے وائیل مبارک یہ سمجھ بات ہو کوئی
باقی میں ہے عجم شتاں سوچوں فکر وں خالی
جہڑے لو کی ان منزل شے تار ہوند سے آئے
اوتاں مصالح مومن پکے چنگے عمل انہا نہ سے
بعض منسٹر ڈھٹے ایسے کی میں کہاں انہا توں
میں کچھ اس گلوں شرانواں خوف دیو سپہ آفسے
پیغمبر نے اس گل بابت سخت تاکید سنائی
اج کل کئی کتاباں بھجیاں علما توں صلیا توں
امام بخاری سب بھتیں بہتر مصالح مرد ربانے
انجیل مسلم ترمذی تاملے ابو داؤد سوہا سے
پندرہ طیر امانت والا انہاں کم نہجایا
کہن انہاں کئی حدیثاں ہیں کمزور بیان
جہانکہ جو انہاں نوکاں لیتی ایہہ کمائی
بک نہشت بابت دیوں کہہ دن کسے سنا یا

پر سب ہوئے اہل معرفت ہر مطلب میں ہو جاتے
حضرت تہجدی پاک بڑا دلی اسے ضرور آتی
یہ منزل اکس چیز کا نہیں ہے کہ نہ نکالی
نہاں تال ہر سو کے ہوں یہ ذکر نہ سے
رہبر مذہب تھے محض سو شے جن شے نہ سے
عنایت تھے کمزور وایتاں دیں جاہن اسانوں
پستی کردیاں مندی تہذیب ہر رنگ ہو جائے
دورخ اوہدا ٹکانا جس نے غلط حدیث بنائی
کئی حدیثاں انہاں کیتیوں دیکھو کہ انہاں
کو شمش نال دریشاں کیاں پڑے ہونا نہ سے
نسائی تھے بن ماحہ والے لعلال دے و نجائے
مرد بھی تھے لوکاں انہاں تھے دھبہ پیا لگایا
دیکھئے تھے ادب پائے تھے ہرگز نہیں غریب
اس دم دشت بیشہ سب برقی شاک نہ کر وچہ کوڑ
توئی شیف بھانویں اوہ جیونکر و س جال دیو

حکایت متاسف حال

پنڈ میرے پیر بنج میلان تاکہ شاید موسیٰ زوری
جٹاں دی آبادی اوتھے سمجھ لوک سیانے
چو دھرتی تار و گیش انہاں دیہ کرین بختاں وراں
بچہ بخت نمازی دامن دیو کار روئی

دکھن چڑھتے نام توڑا دل کہہ نہ سے سب ضروری
سمجھو مسلمان سوہارے آلوں اللہ جانے
وچہ سکوں پہ عا دے پچیاں پارے نور جاں
سیج کلام تہذیب غییراں سنک نہائی

نیک موحد لوکاں دے سنگ انہاں نال لگا دے
 حضرت حافظ بدرالدین جو موضع چھوکر واسے
 لشد مسجد وچہ پڑیا ون درویشاں دے تائیں
 پتہ دھری تہ درخش انہاں واسی سب سدا
 نماں سکے ہی فیفتوں شایہ رنگاں دے تائیں
 جس نوں بلنا اسے تائیں سوہنا سخن سنانا
 خیر القصد ایس زمانے ایسے مرو کسیرے
 کس دن اسے خوش رشتہ پڑیا گنگا دے
 کندا یک عالم کے عینوں اس دا ذکر سنایا
 جتھے سن دا مرد فلاتے یاد حدیث فلاہی !
 پر پملاں اخلاق اوہرے دی وجہ پڑتاں کریندا
 ایسے بندے دے رشتہ پڑیاں اس کرین
 تے خبیق اورے دی بہت تائیں رشتہ پڑیاں
 جس دم ملدا اوسنوں جہا کے ایہ محدث فوری !
 فیر حدیثاں بابت اوسنوں ادبوں عز سنائی
 کا غذا دتے لکے محدث اوس کولوں ٹراوسے
 دیکھے اوسنوں جوڑی اور دی توڑی ہوئی
 یعنی دوروں دے تھیں گھوڑی لکے جوڑی گھوڑی
 تے اس تک تک کہ رشتوں جھولی اپنی گھولی
 معتم ہووے جھولی دھیر اس پاتے جوئے دانے
 جدوں محدث ڈھٹا اوسنوں تک داہو کے نیرے
 دیکھو یہ حالت اس کے دل تے ایسا ہو جاندا
 کندا یہ غصہ مونی تیراں براں پچھو تے
 حدیث کن اوسنوں معذرتے بہت کی جاسے
 اوسے وقت حدیث کن دیں دیاں جہانیاں

ایہو حال امام بخاری ہو و محدث سارے
لکھیاں سمجھ صحیح حدیثاں غیر خیال و سارے

ایسے لوکی پنج نہ سکے جاں طعنے اغیاروں
کوشش ایہو جے اس دے اندر جو کچھ لکھیا جائے
اگوں اپنا لکھیا لینا جیوں تقدیر و چالے
مینوں کھی جے اسد بخشتی فضلوں کچھ دوستنائی
باقی سب خدا سے ایہو واسطے پاروں آیا
اس چہرے دی اسد مالک تہاں ہی قسم اٹھاوے
نہ بیزاری تے نہ چھڑیا دل دے وچہ بٹھایا
دیوے فیر تسلی اگوں کندا نہ گسرا یں !
جو کم کریتے پہلاں اوں وچہ تنہی دیکھ ضروری
ایہو حالت اسے مہو با تیر سے نال و پانی

کیا مقام اسدا او تھتے توبہ استغفاروں
ہوے سب مدلل واضح غلطی نظر نہ آوے
والفحشے تے دلیل مبارک جان اندر واسے
مطلب سمجھ واضح ہوسن کمی نہ رسی کافی !
روشن چہرے پاک نبی دے سب اندہیر منیا
ہر اک سیبوں پیغمبر نوں بری پیا فرماوے !
رب نبی وچہ فرق نہ کائی کو آندہ سٹنیا
ایہ تعلیم دن دودن تینوں فیر آرام سدا یں
! خداوے اسد آرام و جاندار امت ربی پوری
اگوں دن دن سکھ مویا یں تے اپوز ارزانی

وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝

نئے یاد رکھ بے شک آخرت بہتر ہے واسطے تیرے دنیا نالوں

انتہ پاک ہمیشہ عیبوں اس دی ہستی عالی !
بخش پاک نبی دا درجہ و وجہ کے وہ جاگ نالوں
سردم او بدانتھظ آپوں اپنے نال سنبھالے
کویں کٹا ریں دے کہنے تے کہ دادوں بیزاری
رب رسول ہوون جد اگو انہی لڑیوں مویاں
کئی مویا بے سمجھ کٹا ریں کچھ دن دکھ اپڑایا
سر گل دے وچہ حکمت اس دی او باؤسنوں جانے
نبی دتے بشریت والہ رنگ جس دینے آوے
پہلاں لڑائی و درجہ اپنی شان و خاندان

اس دتے وہ طعنہ دھمکے جو اس رزوں نہائی
اسد و مقبول او یا ہی تے منظور ہر حالوں
و رفعت لک، ذکر لک کہ کہہ جو دکھ قضاے مالے
تے کیوں چھڑکے پاک نبی سب لکے پکی یاری
ون عیڑن وال نہاں ایہ انجیں بدگوئیاں
آخر جس دم ویلا آیا انہاں ہی کیس لویا
یا مڑا اوں واپسی اپنا اس دے رز چھپنے !
وہ دینے گھبر دے مڑ بھی سکے پس نو دے
مردنی و کی گھر سندا اثر نہ کہہ رد جند

سرد و دونوں سب مویا ندے یہوئی رہ جانو دے

سرد و مویا او سنوں پاندے ہر کس نال کھاندے

بشریت تے کفاروں دا جس دم غلبہ ہويا
 آخرت بہتر یا نبی اند تینوں دنیا نالوں!
 پھر رنگ کچھ ہو رہی ہوندا تے جاں بچھوڑ آدے
 یا نبی اللہ رکھ تسلی ایہ تاں ہین دن چارے
 اس آیت دے پیغمبر نوں رب خوش خبر سناندا
 جہڑے لوکی دشمن تیرے توندے پھرین بیکارے
 جس مہ وچہ تکیناں اس دے ہوندا ہمدانی مونی
 جنہاں ہر دم و شمشیر ایہ دین تیرا مت جودے
 بیوں آج توں سکین ایسا عاجز حال تاناں
 ہرے لوک مخالف تیرے شور مچایا ہوئیا
 جنہاں نوں آج غلبہ بلیا رولا پانی پھر دے
 پھرن آہرین شے نوں غلبہ آسرا دیا ہرے
 ایہو حالت دین تساؤ اکدی زوال نہ پاوے
 سب دنیا تیں ذات تہ ڈی ہے بہتر ہر دین
 معلوم ہوئی روز حشر دے شان رسول تساندا
 روز حشر جہڑے سرج سرتے غلبہ بالیا ہويا
 اوس دن تیں سمیت امت دے ہوس پھنڈی چھانویں
 اسے دانگوں دنیا تے اوہ ویلا آون والا
 تہ ذوق ہزاراں تیں قدیں سبیس نوانی
 ہر اک اوتے ویلا ہوندا دس دا جاں اودا دے
 مکے دچہ زل نہ دوست تکیاں سکے تکیشاں
 جو توحیدوں ورد کریندا نظر انہاتوں آدے
 گویا نام توحید نہ بھاوے ہرگز مول انہاتوں
 پاک نبی حق ایہی مہی کھلت دوی جاری
 اس آیت کھیں ایہ بھی اللہ یہ خبر سناندا

وس دم اندر رحمت پاروں انجہ دی ہوندا گویا
 پہلی نالوں پچھلی چٹنی جاں تکیں سر تھانوں
 اوس دم اوہ کچھ حالت ہوئے دیکھی دل نہ جانے
 ختم ہو دیں انوں دس بہتر تینوں سارے
 جیوں کفار طعنہ دتا انہیں ایسے رورور نہ
 اوہا اک دن قدیں ڈگسن عاجز حال نتانے
 اوہا ہی آرام وکھاسن دکھ نہ رہی کوئی
 اوہا داخل دین دچہ ہوسن فوج وڈی بن جادے
 انہیں ملے شاہی درجہ من کی سب زماناں!
 اوہا لوک موافق ہوسن سبیس نواہا ہويا
 تکین دیا اک دیا تیرے تہیل گشتے
 چیز اوہا جو اول آخر اکورنگ نتالے
 پچھے نالوں ردہ کئے اسے اپنی شان دکھوے
 کی بن کفار موکا لے جو مرچکے زوالوں!
 جگہ بیتے ہی تک نیسن کی رب ہو ہر دکھ ندا
 سر دے پھر سن منکر لوکی جگر اوچھالیا ہويا
 نہا نول کوئی جان نہ دیں زور کرین بھانویں
 ہوئی تخت حکومت تیں ہتھ نالے نور اجالا
 انہاں دا کچھ حال نہ پھر سن لکدے جان بچانی
 آج انہا نول موقعہ بیا ہر کوئی شور مچاوے
 سب کڈرے دچہ اک دے دس زور شریفان
 دبا وڈا مجرم جاپے ہر کتال کھاوے
 تاں ہی منکر جان خالی پھروے نور ایمانوں
 رت دے آدم نہ دیوے ایہ ظالم دیماں کی
 یہ تہی دن پھوڑے آخر وقت چنگا آجادے

جو جایہ پئے تنگیاں دیوں نالے علم کما دن
 اس تنگی تھیں جو گھبراہٹ دل سے نازل ہوئی
 یا نبی اسد شروع دجالے تھوڑے تیرے بندے
 انہاں نوں جو درجہ حاصل وچہ درگاہ اسان دی
 تن تیریں اندر یہو کیوں بختل واسے
 وَالْفُتُورُ يَلْمُ الْمُتَّقِينَ وَرَبُّهُمْ يَهْدِي الْمُتَّقِينَ
 دنیا اتوں جو خوشیاں انہاں پیاں اٹھایاں
 پر ایہ بھی نہ ڈولے ہرگز اپنے قول اقراروں!
 اس ثابت دی بابت تاں ایہ آیت اب اتالے
 یہو تنگیاں جساں والے دکھ ٹھانوں واسے
 تاروں سے ستھوں جنہاں دکھ ٹھیف اٹھائے
 کفاراں دیاں قیدراں اندر جہناں عمر گزار دیاں!
 طاعت والے بھلاویں کتنے برسے سلوک کریندے
 انجیں جنہاں لوکاں سے دل سے اج نفرت تیری
 جہناں اج تساؤ سے تائیں سخت ذلیس پچھاتا
 وہاں دل و انگ خفاں کرین تا بعد دردی
 ہر اک تھا نوں ادا ہا لوکی دیندے پھرن دھندلے
 عزت شہت رو بٹاں سمدی حیدر نوڑی چاہو
 یہ حضرت جو رک تے تے جہن دشمن بھانے
 جہرے ویکھ کھاتینوں دیندے کے تھانے
 لقمہ ایہ تیرے جہری اج پئے قسید تیرے
 فیض تیرے سے دریا جس دم سے پہنچل کریم دا
 جہرے از لول ابدوں کالے نا طحرم اس رنگ دے

وقت آوسی ایہ آجہ تھیں نامہ شان مٹا دن
 وقت آوسی گاہ اس سے پاروں اثر نہ رہی کوئی
 پر ایہو ہی چنگے باقی سب اخلا توں گندے
 نہیں کسے نذر حاصل اتناہ و شان انہاں دی
 انہاں اوتے رحمت ربی پائے نورا جالے
 رحمت دچوں ایہو بہتر نور ایہاں نوں ہونوں
 تے کفاراں کسرنہ رہی ایہو دین دوہا تیاں
 ثابت ہے یہاں نوں نالے سرک کھردہا رہن
 سو دین تل دکھڑے بکھڑے جو ایہ کرن کرے
 انہاں اوتے کرن حکومت تاں ایہ جانن حلے
 اوہاں نوں انہاں اوتے پازن غب سوائے
 انہاں نوں رب کافراں اوتے بخشے داسر دردی
 پر جس دم اودہ ویلا آیا اوسن کس نویندے
 ہوسن اوہا محبت والے لسن ایہو ڈھیری
 تیر تھیں دھکے شان نہاں نے پنہاں جات
 ایہو تابع داری سمجھن دو جگ دی سرداری
 آج رسول محمد منور تے ہے دن ٹھوڑے
 بہتر دہم نبی سرور دے دوزخ تھیں پنج جاو
 انہاں ایہو وٹاں غلاماں موسن نال بیچارے
 یہو عت و ادم بھرسن رنگوں خدمت کار
 ایہ نہ رہی سورج جی من دیاں پھرن منیرے
 وٹن سر تھیں رحمت باران موسی رنگ شرم دا
 روپ سینے روشن کرے موسن تیرے رنگ سے

جنہاں نوں توحید انہوں باطل سار نہ تانی

و یا ہی مرد ہون موحید تھیں مرد خدا فی

یا حضرت عرفان تیرے دا ویلا آون والا
گو یا خَیْرُکَ دا شعلہ ہر جا ظاہر ہو ہی
پھر من جا ہی دنیا بہتر اول آخر نالوں
گو یا ایو ہی خوش خبری جو دکھ درد ہٹاوے
ہو رستی دتی جاندی پاک نبیؐ رور نوں
وقت آوے کا کلی تنگیاں تیریاں دور ہو جاسن
جیوں ایتھے توں اک اکلا بے زور انتوانا!
نوجوان لشکر نال ستاڑے کردا پھرے چڑھائی
جس کھانوں ایہ غلبہ پاکے تیں اوتے چڑھ آون
وڈے وڈے جو زوراں والے مکے کبر متکاراں
بوہس امیہ جیسے از لوں بختوں ہارے!
تینوں نوں اج مان ایو ہی دیکھ لیسا ایہ لوکی
ایو نہیں ایہ عربی لوکی تیرے چاک سداون
تیرے لشکر نے جس پاسے اپنا مکھ بھنوانا
قیصر کسرے وجہ ایمانی تیری ہک نگاہوں
اسے حال مکے وجہ جنہاں دکھ تکیغاں پائیاں
مرکم شروع شروع وجہ اکثر ایو رنگ دکھاوے
مڑا ایہ کم نبوت والا رحمت ذات الہی
جنہاں اوہدی مخالفت کردیاں اپنی عمر گزاری
خَیْرُکَ وجہ ایو ہی پیا ہو یا خاص انشا را
آخیا پہلے نالوں ہو سی آخر بہتر تیرا
رب دی رحمت بخشش تیں تے ایسا اثر لیاوے
رحمت وجہ بشریت تے آوے رنگ نورانی
اس مے اوتے بشریت دا اثر نہ بدھی کافی
مکہ شہر حجاز تمنا جی بلکہ دنیا ساری

کفر اندھیرا دور ہو ویسی ہو ہی نور اجب لا
سراک بھلے ڈھلے اوتے اثر اسے دا پورسی!
ایو منشا قدرت والا ایو چاہے ہر حالوں
دو جگ اندر دین نبیؐ دا ایو شان بناوے
جس تھیں ماوَدَّ عَکْ والی کردا دور بدر نوں
وجہ مدینے نال سکھاں تے ایو ہی بدلاسن
وجہ مدینے اس دے بدلے ملی شان شہاتا
کفاروں مے مان ترڈرے پھر سی جان چھپائی
اوتے ہی تیریاں نوجواں کولوں سج سج ماراں کھاوے
تیرے سامنے تاب نہ بیاوےں جیل جاسن سجدہ کاراں
تیری ہکی حملے پاروں جاسن سیمو مارے
قدم قدم تے تر لے لیسن روندے پھر من تدوکی
بلکہ ساری دنیا والے گیت تیرے ہی گاون!
اوسے پاسے فتح تے نصرت نالے نفس ربانا
ہو سی پیا ذلیل نکارا دور ہو سی درگاہوں
جس دم وجہ مدینے جاسن کردے پھر سن شاہیاں
جدوں اخیر اوتے اودا آوے ہو ہی حال ہو جائے
جس دم اپنے رنگ تے آوے در ہوتے گمراہی
اوہا ہی من جاندے آخر پاندے بر خور داری
دوست نوں خوش خبری دے کے در کیتا غم سارا
پستی کنوں بلندی بلکہ ایدوں شان ودھیرا
بشریت تھیں ودھ کے اگے نور عرفان دکھاوے
بھانویں ظاہر ایو حالت باطن نور پچھائی
گو یا اوہ لاہوتی رنگن ہو سی زیب صفائی
دیی صدف گواہی تیری نوں محبوب غفاری

جنہاں اوس دم فیض تیرے کھیں حصہ کچھ نہ پانا
تے جنہاں نے اس مجلس کھیں کچھ بھی حصہ پایا
ظاہر باطن روشن تھیںسی ہوئی دور سیاہی
ایہو اصلی مقصد ایہو دلی مراد ربانی !
دنیا دے جنجال و بالوں رسی پی رہانی

انہاں نے نقصان اٹھانا اپنا آپ و بچنا
ہو جاسن مقبول اوہا ہی ہوئی شان سویہ
اوس دم سمجھو حاصل ہو گیا انہاں نورانی
جس دم ایتھے پہنتے اوس دم ہو ویسی ارزانی
مولاناں ہوئی گل ساری دھن نہ رہی کافی

اے مومن کہ غور خزانوں دل دے اندر آئی
بناں اطاعت پاک نبی دلوں نہیں فیضان ربانی

جس نوں حاجت نور بدایت تے چاہے بھلیائی
باجہ اطاعت نبی محمد مشکل درجہ پانا
رب دامنشا ازلی ابدی ایہو ہی فرماوے !
اس کھیں ایہو جا پے درجہ پاک نبی دا بھارا
ایہو ہی خوش خبری وڈی پاک نبی نوں آئی
جنہاں لوکاں نال نبی دے ایتھے لائی ہوئی
آخر نوں مراد اوہا لوکی و بچہ تسلی پاندے
رب سچے دی وڈی نعمت آخر دی بھلیائی
جیوں خیر ملت پاک نبی حق انجیں تابعداراں
تاں ہی اول ناووں آخر بہتر رب فرماوے

پکڑے قدم نبی سرور دے دور ہوئے کمپانی
جنہاں قبولی انہاں اوتے ہو گیا فضل ربانی
جو کوئی سانئوں بلنا چاہے اوہا اس رشتے آوے
اول ناووں آخر بہتر ایہو اک سہارا
ایتھے ایتھے اسے پاروں بنیا نور صناعی
بھلیاں تے تھیں فاق سر تے فکر نہ کیستہ کوئی
دور ہونا تے بد گفت دل دی عیش بہار نہ دے
جس نال نو گئی حاصل اوہا بن گیا مردادہ
انجیں بے اصحاباں یاراں مومن بر خور درالہ
مراد نبوی شان و دھامے نواں نوں رہا نہ

وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ه

تے بد رکھ بے شک آخرت بہترے واسے تیرے دنیا ناووں

جیوں دنیاوی پہلی زندگیوں پچھلی تھیاں بتائی
اس وچہ دسیا دنیا ناووں آخر بہتر تیری
اوتی زندگی دنیا و بے رب سچا فرماوے
دنیا اندر بھانویں کتنی عزت شان ستار دی
پر محشر نوں اس دے ناووں عزت شان زیادہ

انجیں محشر وچہ بھی اس کھیں کچھ اشارت آئی
مرد محشر نوں حالت ہوئی تیری بہت مہربانی
آخرت بدر دقات نبی دے خیر ملت تہہ دے
دن دن درن زیادہ آہی پی ترقی پاندی
قرب حشر کی جنت در شہر ک پورا دعرہ

دنیا مسلماناں کارن چند روزہ دکھ جانی
 جس دم روزِ حشر دا ہو سی پورا اپنے ویلے
 دس دم طرفِ محمدیاں دے ملک مقرب آئے
 بعد اوس دے فرمان ربانا دے آن انہا ننوں
 دوزخ اس تھیں اوسنوں ناہیں کارن تہاں تپایا
 نیست تیار تہاڈے کارن جنت اسان لکھانا
 ذرا میان ہو سی جس دل وچہ اوہ بھی جنت جہا سی
 دوزخ نا فرماتاں کارن تہروں رب تپا دے
 جہنم پاک نبی دے تائیں تنگیاں پیاں پونچیاں
 ساری عمر اں نال نبی دے ویر کماون والے
 تے جہنم نے پاک نبی نوں منیاں لوں زبانون
 اسے پاروں پاک نبی دی کیتی تابعداری
 اسے پاروں عمل انہاں دے ہوئے قبولِ حضور
 اسے پاروں محشر اندر اوہ پُر امن تمامی
 اسے پاروں سب تھیں ایوا مت رب لوں پیاری
 دوزخ بچا ہر ام انہاں تے جنت انہاں لکھانے
 حشری و ما جھنڈ جہاں حضرت دے ہتھ ہو سی
 دس دن باجوں اس جھنڈے دے ہو سی کتے نہ سایہ
 دینہ دی گرمیوں پیشوں سر کوئی ہو سی حال نشانہ
 اوس ہم حضرت حوض کوثر تے ہوسن بیٹھے ہوئے
 کویتا بعد تمامی راج درج کے پئے پیوں
 دس دم معلمِ قدر نبی دا ہو سی کفراں نوں
 میں قربان نبی سرور تھیں اتنا درجہ پا دے
 تنادب نبی سرور دا اک جھجھجے ساری
 نبی سزاں بھانویں گزے پر اُس روز تمامی

روزِ حشر نوں رحمت بخشش ہر شے دی ارزانی
 ہر شے اس تھیں کنبدی ہو سی کیا گرو کیا چیلے
 رب دی طرفوں نال محبت آن سلام سنا دے
 دوزخ دا ایہ دولا گہری اثر نہ کرے تسانون
 ناں ہی ایہ سورج چڑھ سرتے تہاں تپاون آیا
 جس دل کچھ بھی الفت نبوی اس نہیں دوزخ جانا
 دوزخ تھیں بچ نال من دے اپنا وقت لکھا سی
 منکر پاک نبی سرور دا ایہ سزا میں پا دے
 اج اوہ دوزخ دے وچہ و سین پاسن سخت سزیاں
 اج اوہا مڑا سے بدلے ہوسن ابدے حوالے
 سچ قرآن کلام الہی پورا عمل انہاں نوں
 اسے اندر عمر گزاری ہو کار گزار کی
 اسے پاروں اسد ولوں ہر شے دی منظوری
 اسے پاروں بخشیا اسد انہاں شان گرامی
 ہر شے دی ارزانی کر سی انہا ننوں رب باری
 بھی محشر دی ہر اک تنگیوں ایہ پُر امن لکھانے
 نبی پیغمبر صالح مومن آن اوس بیٹھ کھلوسی
 تدکفراں معلم ہو سی کیا حضرت دایا
 پانی کدھرے نظر اوسکی ملے جے گھٹ انسانا
 مومنوں نوں پئے پیاون پانی جوات آن کھلوئے
 تے کر دے شکرانہ رب دا بھ خوش باش وسیون
 کیستایا د آوے گا اپنا خالی نور ایمانوں
 دوزخ بھانجھر لنبو بلدا تک یاں سرور ہوا دے
 تے جنت بھی ادبوں حاضر کر دے عرض گزار کی
 لیسن پئے سہارا بھو پاک رسول گرامی

کہن باہجہ نبی سرور سے بھگت سے اندھیرا
 نبی کیا کارندے جنتی ہو فرشتے نوری
 کوئی نہیں ایسا اوس دن ہو سی اوس میدان وچالے
 کفار اں منکر بدکاراں اوس دن کتے نہ ڈھوئی
 اوس دن خیال آوے گا تک کے اسان کی ظلم کیا
 ایساوردی دو جگ سندرب دا نبی پیارا
 اج پئی دنیا نال اسے دے جنت اندر جانندی
 بندہ داندے دوزخ والے جہاں کوئی نہ کھولے
 دوزخ کنوں بچا کے حضرت اپنے سنگی سارے
 اوس دن والے قہر غدا بول پنج کے اندر والے
 تے منکر بے دید بچا کے سب تکدے رہ جاسن
 اوس دن کہن سچا آہا نبی محمد پیارا
 ہائے امنوس اسان کیوں نہ اوتھے اس امر منایا
 پر اس دیلے اس اقراروں فائدہ مول نہ کافی
 دنیا سے انکاروں ایتھے نفع نہیں اقراروں
 دنیا اوتے نال محبت جس نے امر منایا
 وحدت اتے توحیدوں جہڑا ٹھیک ہو یا اقراری
 باقی دنیا والا لیکھا ہے اک دم دامیلا
 کی ڈرنا کی جھڑنا یہ تاں بک پل گھڑی لفظ را
 اس جھورے دا جان اپنی نول کاہنوں داغ لگانا
 ایہ دنیا ہے فانی آخر ایس فنا ہو جانا
 اس دنیا وچہ بھانویں آون سے تکلیفان تنگیاں
 مومن نول جدرب سچا ونجہ اوتھے خوشی دکھاوے
 کی ہو یا جے کافر ایتھے طعنے دیں تسانوں
 دنیا وچہ غرور تے نخوت تے انکار رہانا

اکور حمت بخشش والا پیغمبر دا ڈیرا
 سب طفیل نبی سرور سے ہوسن ونجہ حضور ی
 جہڑا باہجہ نبی سے اوتھوں باہوں پکڑ نکالے
 اوہ پھر سن بے حال نتانے وات نہ چھپی کوئی
 ہونداں سوندیاں سر اپنے تے بھارا بھارا اٹھایا
 اسان نہ منیاں کہناں اوس دا کیستاپیا کنرا
 اسے دے سنگ ہراک دکھوں پئی خلاصی پاندی
 بھگت سے دوزخ نول تک تک کے ہراک اول دے
 ونجہ جنت دا بولہا کھولے دے سب نظارے
 ونجہ جنت وچہ داخل ہوسن تھیں دور کشاں
 کیتے دے اوس شہرے اوتے درور دھکے کھاسن
 جو فرمایا سچ فرمایا اس دا شان نیارا
 کیوں نہ اس دے نال لگا کے نور ایمانوں پایا
 ایہ تاں الٹا سر اپنے تے ہوراک بوجھ پیانی
 ایتھے فائدہ اوہا پاون منیاں جہاں پیادوں
 منیاں سچ نبی سرور نول غیب خیل چوکایا
 اوس نے اوتے رمت رب دی پاوے بخوردی
 اس دی تنگی ترشی انجیں جیوں دریا وچہ ڈھیل
 اوہ بھی چتیاں چکیا ہو یا جیونکر حال آورا
 اس تھیں بہتر اگلی دنیا جو پڑامن نشان
 اوہا باقی اوسے کارن ایہہ نساہا خصمانا
 اوس گھر گیاں ایہ یاد نہ رسن بھانویں کیوں لٹکیاں
 بھل جاسی ایہ تنگی ترشی ہو رہی رنگ موجدے
 جاں پکڑیں ایہ اوس میدانے ہو سی خبر تنہا نول
 اگے ایہو بھار ہو جاسی مشکل سخت نبھانا

اوس میدان مخالف لوگوں جو کچھ حالت ہوئی
جیوں میدان کفراں کا دن ہے اک قہر گھنیرا
خُذْ لَكَ دَاسَايَہ ہوسی اوپر اہل ایمان
اس دنیا تھیں اگلی دنیا بہتر انہاں کا دن
جس دیلے ادھ موقعہ آدسی چلے تدوں انسانوں
جے ایہ پتہ ہوندا کچھ سائنوں منکر کدی نہ ہونڈے
دنیا اسال پیاری جاتی ادھروں نفرت بھاری
دستے اسان مخالفت رہ کے کی کھنپ کی دنیا
کیا ہوندا جے مومنوں وانگوں اسیں نبی سیر فوائے
بارخدا یا من بھی سائنوں جے موقعہ ہتھ آوے

اللہ رحم کرے خود فضلوں عقل فکر سب بھوتی
انجیں مومن لوکانوں اوہ امن آرام دا ڈیرا
سے محمد سرور عالم سب تے فضل ربانا
کی ہویا جے کافر ایٹھے سے لافاں پئے مارن
سچ آواز محمدی آہی پو نہ خبر اسائنوں
بلکہ قدامت سے وجہ ڈگدے چار چوہیرے بھونڈے
اصل حقیقت اس وجہ جیکر کرے تابع داری
الٹا اپنا آپ و نجایا دس دا جھکا پٹیا
پورے تابع داری سر نہرے اج ایہ دکھ نہ پاندے
تابع داری کر کے دے دور دھبہ ہو جائے

الْمَوْتُ بَابٌ وَكُلُّ النَّاسِ يَدْخُلُهُ

موت اک دروازہ ہے تے تمام آدمی داخل ہون گے وجہ اس دے

يَكُنْتَ شَعْرِي بَعْدَ الْبَابِ مَا الدَّارُ

انسوس کچھ ہونڈی مینوں کہ پیچھے اس دروازے دے کھڑا گھر ہے

عب شاعر اک ابو عتابیہ اسے حیرت پاروں
موت ہے اک دروازہ جس وجہ ورنہ سب انساناں
ایہ وقت دھروے مولا وجہ قرآن انہاندا

ایہ اک شعر الاندا کندا اپنی سوچ وچ روں
ہائے افسوس نہیں معلوم اس در پیچھے کون لکاناں
جیونکر کافر ترے لب بنداجاں اوہ وقت آجاندا

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ

جس دیے آؤندی ہے اک انسان گناہوں دے نوں موت اوہ (زندگی دے نظارے دیکھ دیاں) آکھ دالے لے رب میرے لوڑ مینوں

صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا

اک پر دنیا وجہ عمل کیں میں چھے وجہ اس دے جو چھڑیا ہے میں ہرگز سیر ایہ گل ہی گل ہے جو اوہ

وَمِنْ قَسَايِهِمْ بَرَئِخْ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (مومنون ۶)

آکھ دے میں من پیچھے انہاں گناہوں دے اک پردہ ہے (جہوں موت جے بستر تھیں جگا کے) اٹھ تے جہوں گے

رب فرماوے انہاں او تے موت جہوں آجانڈی

دیکھ نظار زندگی والا جو اوہ رنگ دکھا ندی

سندے رہا ہے اک واری واپس کریں سانہوں
جو کچھ مال چھڈ آئے اوتھے راہ تیرے وچہ لائیے
رب فرماوے ایہ تاں سمجھو گلاں مین زبانی
اوس دن تیلن انہاں اوتے ہے اک پردہ چھایا
گویا یہ مدت تیلن مین اس حال وچالے !
موت اک ایسی حد خدا نے قدرت نال بنائی
اصل حقیقت اس دی سمجھو اندر ناک جانے
جنہاں لوکاں از لول ابدوں اسے نال لگائی
ایہ تاں رب نے زندگی دا اک شیشہ خاص بنایا
گویا وہ اک غیبی حالت سامنے کیتی ہووے
جیویاں دی بابت مولا دچہ قرآن لیا

دنیا تے ونجہ عمل کچیاں روشن تھیاں ایمانوں
ناتلس تیرے بندے ہو کے سوہنا رنگ کھائیے
اس دا ایہ تھے اثر ز کوئی نہ کسے سکھے جانی
مدتوں کچھے جدوں انہاں جاسی فیر اکھایا
جس دم وقت آیا مرط انجیں جاسن سبھ سنھالے
مک جادے دنیا دی لیکھا اوس دی ہوتا مائی
نہ بہر حال ایہو ہی چھٹے زندگی دے خصمانے
انہاں توں ایہ دسیا جاندا یہ اودھے شے نہ کافی
آخر دیے مرنے والیاں جو ندا سب دکھایا
جس تھیں زندگی دا سب لکھا پورا لگے آدے
موت دی بابت واضح کر کے مطلب سبھ سمجھایا

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ (ق ۲)

تے آئی بیہوشی موت دی تے کے حقیقت نور ایہ دہی تے آہا تو جسر تھیں بہت دا پھر دا

جدوں بے ہوشی موت دی ہووے سامنے کچھ لیاوے
یعنی موت دی ایسی حالت جو دس دم چھا جان دی
ابن جریر لکھے اس اوتے مطلب کھول سنداوے
جداوہ نقشہ دیکھے بندہ ادھنوں یقین ہو جاندا
حافظ ابن کثیر محدث وچہ تفسیر لیاوے

جس تھیں بندائس دا آہا اصل اوہا دکھادے
کچھ نہ کچھ حقیقت والا منظر پئی دکھان دی !
یعنی نقشہ آخرت دا اس تھیں رب دکھائے
واقعہ اگا ہے شے کوئی جیوں اشد فرماند
اودھیں انجیں مطلب اس دا اسے طور سنداوے

يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَاءَتْ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ

فرماندا ہے اشد تعالیٰ تے آگئی ہے اے انسان بے ہوشی موت دی نال حق دے

أَيُّ كَشَفْتُ لَكَ عَنِ الْيَقِينِ الَّذِي كُنْتَ تَمْتَرِي فِيهِ (غیر ابن کثیر برقعہ بہت)

یعنی کھول دتے نے میں واسطے تیرے پردے یقین دے جو آہیں تو نہ لک کر دا دچہ اس دے (بحوالہ میرت الغنی ج ۲ صف ۱۵۵)

رب فرماوے اے بندے اج اودھ بیہوشی آئی اپنے نال حقیقت تیری پورے طور لیا

یعنی عمل تیرے دا نقشہ جو تیرہ پیا کما یا
رب دیاں انہاں کلاماں اوتے نہیں یقین آ یا کوئی
وہ بچھے شب تمام اس نے آن سٹائے
تے قاضی شوکانی صاحب بھی ایہ لکھ دکھاندا
بہ حق یعنی حق لیا دن دا مطلب کھول سٹائے
تے پیغمبر جس قیامت دی جزا سزا فرمائے
منشی آؤں حنفی اپنی وحیہ اشیر لیا یا

اودہ من تینوں دسیا جاندا پردہ اس نہیں چایا
اج اودہ سمجھو ظاہر ہوندا دس دا جیوں جیوں ہوئی
اصل حقیقت ظاہر ہو گئی ہر شے نظری آئے
اس آیت دی بابت اودہ بھی مسئلہ کھول سٹاندا
موت دے ویلے سب حقیقت اکھیاں لگے آوے
اودہ بھی سچ ہوئے پیا ظاہر جیونکر حیاں دہانڈے
جیونکر اس آیت دا مطلب اوس نے کھول سٹایا

وَالْمَعْنَى اُحْضَرَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ حَقِيقَةُ الْاَمْرِ الَّذِي

آیت دا مطلب یہ ہے ہے حاضر کردیندی ہے بیہوشی موت دی حقیقت مرغول

نُطِقَتْ بِهِ كَتَبُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَرُسُلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ (ج ۱ - ص ۱۶۵۲)

جس نوں بیان پڑے کتاب اللہ تعالیٰ نے رسلوں نے جو سیرت انبیاء جہ ۲ ص ۱۶۵۲

اس آیت دا مطلب ایہ موت بیہوشی والی
انہاں کتاباں وچہ جنہاں دے ایہ اذکار لیا کئے
نبیاں تے بھی انہاں بابت تیروں اندر فرمایا
وچہ تفسیر کشاف ز محشری انجیں بیان کریندا
بھناں دی تفسیر ان ایہو سب واضح تھیوے
عمر ساری دے عمل تہائی اکھیاں لگے آوے
شاید اسے کارن اوس دم اودہ بیہوشی آوے
یا ایہ وجہ جو عاجز بندہ مار یا عیب گناہوں
اج اشیر آیا جہر موقعہ مس گناہاں آوے
حقیقت تھیں ایہ ہر جہر وڈیرا لے اوس دے سکھے
نال ہی اگلی دنیا والے آون نظر نظام دے
اکلاسب نظام الہی نقشہ بنو دکھاوے!
سکرۃ الموت اسے تائیں تاں مرنا اکھیا جھاوے

حاضر عمل لیا دے اوتھے جیوں جیوں عمریں جانی
جہرین دریت رسواں آیاں دھنچ کہہ دھنچا
ایہ معاملہ لوکاں تائیں روشن کر بتلایا
بھر مچل وچہ ایہو سب بھی ایہو حوالے دیندا
موت والی بیہوشی جس دم ظاہر آن دسیوسے
اس حالت وچہ بندے لڑ اودہ بچو دکھاوے جھاوے
عملاں والا چٹھا پورا پیش کرایا جاوے
اسے حالوں عمر گزار کی بھلا راہ الہوں
عمران دا جو کیستا ہویا پیش نظر ہو جاوے
موجہ دے بیتاب بندہ جہر نظر اٹھا اودہ بکھے
بھانویں پوسے بھانویں اوس جیوں صاحب نے لے
جس دی حیرت پاروں بندے اپنی ہوش بھلون
جس تھیں وقت نزع دے بند اپنی ہوش بھلون

تے تفسیر کشاف ج ۲ ص ۱۶۵۲ وچہ اشیر بوجین لکھ لکھی بھر جہر ۸ ص ۱۶۵۲ وچہ سیرت انبیاء جہ ۲ ص ۱۶۵۲

اسے پاروں رب تبارک واضح ایہ گل کردا جس تختیں سمجھ آجاوے ساری کھل جانے ایہ پردہ

فَكشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (ق - ۲۴)

پس کھولیا اسان تیرے تختیں پردا تیرا پس نظر تیری آج ہو گئی ہے تیز

رب فرماندا بندے نول جد وقت نزع اس آوے
جہڑیاں چیزاں اوہلے آمیاں اسان چھپایاں مویاں
پیش آج ادہ سمجھ کیتیاں جادون صاف دکھایاں جادون
رب فرماندا نظر بندے دی اس دم تیز ہو جاوے
کمن مفسر اس دم اسنوں چیزاں اوہا دکھاوون
حالانکہ جو محشر ویلے ہوتا پیا نظر آدا
ایس اشارے پاروں بندہ جد بے ہوش ہو جاندا
اس موقعے تے عاصی پانی ترے کرن سزاواں
آکے دنیا دتے تیرے مننے حکم تمامی
جیونکر نافرمانی اندر اپنی عمر گزار دی
پراپے تابع ساری تاں ہی ہے مقبول امتیائیں
خیزلک جیوں پاک نبی حق انجیں مسلماناں
دنیاوی دروازہ تنگی جس دل ناں قبولی
ایہو تسلی پیغمبر نوں رب دی عرفوں آوے
ایہ کفار مخالفت لوکی تنگیاں دیہن انسانوں
مان تیراں تکبر کیسے جو کچھ دنیاں والا
اسے دانگوں امتیائوں بھی ایہ خاص اشارا
محشر نوں اس دنیا نالوں اس دی شان زیادا
ایتھے بھانویں عاجز حالت مسلمان بیچارے
کافر منکر بھانویں ایتھے دس دے عیش و چالے
جیویں مخالفت پاک نبی دے نالے مسلماناں
شوخی شیخی شان حقارت کبر اتے وڈیاں

پردہ کھول دتا اسان تیرا ہر تے پی دسیاوے
دنیا تختیں ہک پاسے کر کے سب لوکیاں سویاں
اچھی طرح ادہ دیکھے بندہ جس دم سامنے آون
حال مطابق ہر شے دیکھے تے بیہوشی جاوے
جہناں تعلق ناں نزع دے اپنا رنگ دکھاوون
اوس دا ایہ کوئی حصہ ناہیں ایہ تاں اک اشارا
دیکھے روز حشر دے ہوسی کی کچھ حال اساندا
دیہر موقع اک وار خدا پاکر کے کرم کباراں !
تابع ساری کر کے پوری پائیے شان گرامی
انجیں حاصل کرے درجے کر کے تابع ساری
دامن پاک نبی دا پھر پیٹے ملے نجات تداہیں
انجیں باقی دنیا کارن ایہ ارشاد ربانا
خیزلک دی نعمت اسنوں سے انعام سوبی
طعنے دکھ تکلیف جہانی سونارنگ دکھاوے
پر جہر ہوسی حشر دباڑا معلم سوگ انسانوں
جداوہ ویلا آیا جاسی بھل ایہ فقر کشالا
جس اقرار رسالت کر کے منیا نبی پیارا
سب انعام میسر اسنوں نالے فضل خداوا
روز قیامت ایہو موکن دس دے عجب نظارے
پراپے دودن خوشی تے اگے ڈاڑھے درد کشالا
انجیں دونیاں پاہن سزا میں ہوسی حسرتاں
کفاراں وار روز حشر دے کل نہ پاسے کافی

نا سے گھور فرشتیاں داؤ جان و بجائی ہوئی
پیاری دنیا سیکھ آسائش تک یاں بچوں ہاندے
اس حالت تھیں یہ بے ہمارا عاجز حال آدھا
دنیا وانی چارہ بخجی کرکرو سب ہو جودے
ایہو ہی نہیں جان کندن تے اسدیں بر ہو بخاندی
نالی نئی دسے دیر دگر تے من اور دیا نے

او عمروں اک اٹھے دوزخ حال نہ چھڑیا کوئی
رب ویاں قبر غداں اندر او سنوں پٹے کھاندے
پریتے دا بدلہ انجیں کی من چلے چارا !
پتھر سب سے ہر دیوار کھٹ آکے کون چھوڑا دے
کون گور کر میر کی ضابطہ اکھیاں کڈھ ڈرندی
ہور تفسیر بابیے دسوا لکھوں کون نکالے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ
نے جیکر دیکھے تو جوں دیے تہن کر دے نے روح ہر دھڑلے کفریتے دے دے دے

وَجَوْهَهُمْ وَأَذَانَهُمْ جَذُوعًا ۖ وَالْأَبْصَارُ نَاقًا ۖ
سارے سر نور سے پٹھان اٹار دیں زں دے دے دے دے دے دے دے دے

انہاں کفار ال دی حالت والہ دگر دے دے
روح فرشتے تہن کر دے دے دے دے دے دے دے دے
ایتھ ہی نہیں بلدی بکھر غنہ بوں بوں سسنا دے
سارے غیر انہاں سے تائیں نالے دین ایہاں
ایہ نہیں گل تیار کی اپنی تے ہاں ہی من مانی
نہیں اسادی مرئی اوتے ہوئی کار روئی

تہن تہن تہن تو دیکھے وقت انہاں جد اوسے
موندن دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
تہن غداں دوزخ دے اندر اوتے اک جہان
اکس جیکو مذاب سڑن دیکھیاں اسے آئیاں
ایہاں دھڑیاں دے تھ واکاں مذہب اس دچہ جوتی
انہاں نے تے اپنی کرنی جیوں فرماں خدائی

لَا تَرْجُوا أَيُّكُمْ قَدْ خَلَّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ۚ (قیامت :)
ظن پہنے دے تیرے دی اوس دن بنگیا جانا ہے۔

افلا دن تیرے رب دی طرفے او بنگیا سے ہاں
ایہو انکاری بیو بدکاری ہوئی اٹھ اٹھ
نہن نہن غامبی منکر بکھر فرشتے تہن
دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
نہیں تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن
تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن
تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن

اک سواری بدکاری دا پورا لطیف احسان !
اسے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
ایہو تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن
اسے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے
تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن
تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن

حج حدیثاں اہل دی بابت پیغمبر نہیں آئیاں
فرمایا جسے مرنے کے بعد جہاں میں دفن و ن
نہیں اہل مرنے کے گولوں ایہ گل آن پچھو
جسے وہ کہے میرا رب اللہ نبی محمد پیارا
نہیں کہ قرآن و پیاسے ایہ تصدیق ہو جاوے

جہوں اصحاب بار و چہ حضرت نے جس طرح طور الایمان
 بعد از اس سے دو ملک رہنے قبر و چلے آون
 کون تیرا رب کہرائی ڈاڈے خست و سیدون
 لکھل جا بسے در جنت نہیں تان دیبا یا بیچارا
 جوں خداوند اس دلی بابت و شکر نہ فرما دے

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ

ان لوگ جنہاں کوں ہمارے نے فرشتے کیسے تعارف دیا ہے اوروں کوں ہمارے نے

عَلَيْكُمْ أَذْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ . (نحل - ۷۴)

دوسروں کے داخلہ اور وجہ بہشت ہے بدست اور اسے جو سمجھیں تیسری عمل کر دے۔

جہنم میں نیکوں کوں وچہ نیکی موت سعادت آدے
یعنی نیک اعمال کر نیزیاں جہناں کو چمکتا ہے
وہاں سبکی سے بدے انہاں کہیں فرشتے نور
دنیاوی زندگی سے وچہ تہاں بیونکر عمل کما سے
لوہی نیک کما سے بدے رب سے کرم کما یا
میرا کعبہ خداوند ہاں اچھیں ہی فرماندا

و دے ملا متی او پر تیں تے ملک نماں فرما کے
اسے تہانت دے چہ خاتمہ ہوندا یاں پر آدم دنا تے
مسو متی موئے میں تہانی رب تے خاص حضور ہی
اوس تے بدست بہتہ ولایتاں عطا فرما کے
جنت تے دے داخل کرے بخش یا اوچا پایا
جریں نسا مسورت تے اندر ذکر مبارک آندا

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَوَفَّنَهُ الْمَلَكُ ظَالِمِي أَنْفُسَهُمْ قَالُوا فِيمَ

کے ایک اور ایک جنہاں نور فینئیں کیت فرسیناں سے فلامہ کر کے آہے اینیاں جو رہنے میں فرستیاں سے دیکھتے

كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ

کہ دے آئے خبر کہ خبر کہیں آئے ضرور وہی زمین وہاں کھیتیائیں تھے کہ نہیں

أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُوبِيتُ مَا وَهَمَ جَهَنَّمُ (نمل ٢٢)

[illegible]

ایسے لوگ جہاں دیاں روحانہ نفس فرختے کر دے
یعنی ہر اک عیب وچ ہر دم شامل آ ہے

نئے، وہ انبیاء جہانناں است، وجہ لہر ہے دھڑے
رب رسول نہ یاد انہاں توں یہ گئے اُنٹا ہے

ایہ رنگ دیکھ فرشتے انہاں پہن انہاں تائیں
کس حالت وچ دنیا دے وچ رہے ہو تیں اتھائیں

ادنے اعلیٰ ہر اکب اونٹے ہووے سرگروانی
اس حالت وچہ کجھ آسائش مومن لوکی پادون
باقی جہڑے اکب مخالف انداں حال نہ کوئی
مستلم ہوئی تدوں کنڈوں شان بنی سرور دی
ایسے کارن پاک بنی نوں دیوے رب تسلی
اوس آرمہ آسائش بدے ایہ دھچیز نہ کافی

سراک بھلا کلا دے بات نہ کرے زبانی
خیر لک دی نعمت وادہ کجھ لطف خداون
تلی تے گھبراہٹ پاروں ہوئے کتے نہ دھونی
دنیا زبوں اک بہتر سرشتے ہوئے درد دی
نہ کر فکر پیارے میرے کیا ایہ گھڑی ورن
توں کجی تے سبھ ساکھنی میرے پان سبھ ربانی

وَمَا تَقْدِرُوا إِلَّا أَفْسَاسًا مِّنْ خَيْرٍ يَّجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ (سزل - ۲)
تے جوئے کردے وے جان پئی سے بھینی خیر پاؤگے تیں اوسنوں اللہ کولوں

رب فرماندا جو کجی نیلی کر سوتیں اکتیش
دڈی نیکی رب پچھے نوں ک پچھاتا جدوسے
پھر جو پچھ ارشاد انہاں تے دل نہ نہاں نہیالے
بانی بدنی تے روتی حور تکیفیاں آدن
ہور کب وڈا عمل ہمیشہ حق سمیت رہا سہ
اونہ بڑی سرک برست و تے نافر محبت پاؤتے
نہ روز بنی کسکھنی بیج جالے اس دکیوں
پاک بنی تے دنیا اوٹے تے تکلیفاں پائیاں
نہ درینہ حجت کرکے تے نییاں جہنم
غم دیں کھپیں دشیاں توہیں تک گئے درد سے
پچھیں دے تے نہ والایہ دنک پچھے تے آئے
جہڑے پہلے سنگی آئے نال ہی ماناں کھانے
حضرت تمام ہونا بیہہ بونہ ہون غلام
جیوں چڈر تہنوں نییاں انجہ آرمہ آسائش
ہستے وانگوں روز شر سے مانی درجے پادون

اس دا جبر خدا دے کولوں رسی روز جزا میں
نیر رسالت پاک بنی تے تھیک ایمان لیوے
نیر کتے وچہ رستے اس دے سبھ درد کشے
سبھ چھے غدر نہ آئے مومن تھیک مدون
کرے تے نوا شح ناں دیوے دیوے ندر غلامے
سرک ناں سارک بربر انتہت پیار لکلا دے
کتی دہری گھڑی ہوئے اود دے پیر اڈاں
وڈی تے شہر دے اندر غلام پائیاں
انہاں جھیریاں والا قضیہ فضلوں رب موکلا دے
ن جہڑے وچہ تہاں وادہ پون وادہ
عرب تھہرے حالہ ہوئے کجھ دود درد دکائے
اوبھنی ہوئے حکم کی پھر تے کجھ تہاں
بنے کوزر صوبیاں اوتے غانی شان آدانی
جیوں اودس غمت اوتی جیوں ہرک طرح رہائی
دوتی دشمن وچہ جہنم ایہ جنت وچہ جادون

ادون یسا جس وپہ کوئی دردی نثر نہ آدے
سبھناں اپو اپنی ہوئی جیوں صاحب فرماوے

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ لَا وَأَقْرَبَ وَصًا وَحَبِيْبٍ وَبَنِيْنِهِ

ہر دن سے ہر روز مرد اپنے بھائی سے اپنی ماں سے اپنے باپ سے اپنی بیوی سے اپنے بچوں سے

ہر دن کوئی شے یاد نہ رہی کھل جان سمجھائی
یکے جی چپک جان دل توں ایک دولت ہوئے
ہیمنال زیر پیاد سے تندرست پروردی رکائی
میاں بیوی رشتہ گہرائے بھاری زندگانی
حُب پیار نہ رہی اکو نفسی نفسی ہوئی
سے سے سے تہہ چاہئے پھر سن خوش بھانے
ان دن ہی محمدا سرور جو محبوب بنانے
باہجہ انہاں سے ہو رہی پیغمبر اسے حال و چالے
تسب نہ ہوئی وہی درگاہ سے کچھ سخن الودن
ہوئی دن وی گھبراہٹ پاروں ہوئی نہ زبانی
بیشک اور دن نیسای دن دم نہ کوئی مانے

ماں پیو دا جی خیال نہ رہی تے نہ بیوی کافی
کوئی نہ کس جے داوانت جہاں سنو سے
مالواں نوں فرزند ان کسند کی ہوئی حب سرائی
جس ویلے اور کھڑی آئے کی ہوئی تھر لہائی
اسے کچھ پھر دیوانے ایو تننا ز عمر پوری
بھو اپنی تہا ندر سے کچھ نہ کی شے نہ مانے
عہ امت سے پاروں توں باہر ترانے
ڈرتے نوٹ از سوں سوں تیوڑ سے بند مانے
تارنکے سب پاک کتا سوں سے قبول مدد دن
امت دا کچھ خیال نہ ہوئی اپنے مال نہ مانے
کوئی سخن نہ ہوئے روزوں و کھانے

لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝۲

نہ کہہ کرے کوئی مگر وہ جس کو ان کے لئے آگے کہے اور اسے

سب فرماوے اور دان ایسا جس کی دہشت پاروں
بسا کوئی نہ ہوئی جہرا سخن کو نہ سناوے
مال اور جس نوں اسد دلوں ہوئی امر ضروری
امرا جازت حد تک ناہیں ایسا سخن سناوے
سے سے نوں کچھ بھی میں واضح کر کے آئے
کس نبی و ساری درجہ اندر دنیا ساری
شے سے شے سے کچھ اس چہاڑ سے نہ مانا
جیوں دنیا نے نور ایمانوں انہاں کلفت ہوئی
دنیا و تے آخر ویشے قرب نہ ہوئی پیارا
اس سے شہر نہ ہوئی کوئی ایسا نہ مانا

چپ بیوی سب دنیا فریق نیسے دور دیواروں
کوئی سے دی کرے نہ شے دن سے راز تہا وے
وچہ درگاہ ربانی او با بات کرے پوری کو
نشان و س ویلے نہیں کوئی بات یہ نہ مانے
ایسے محض اشارے کا دن میں ایہ ذکر وھرا
اس سے وچہ کچھ شک نہ انہیں کہند اللہ باری
امت دارتہ عالی سب نوں رب دلھا سہی
نہیں نہ شہر لال ہوئے نہ مال نہ ہوئی
انہیں روز قیامت ملی انہاں شان سواپا
مومنوں و اتک شان اقرب روزن کہہ کر لاری

غم دی حالت اندر اوسنوں جاں بچے دلت دیا
بے سفر مکا کے جس دم پہنچتا وطن پیارے

آئی ہوش لکھنے تان مر و طہیں چت اٹھایا
بھائی نوں آبلدا شوقوں حال سنا دے سارے

سَرَّائِيَّةُ يَا مُرِيْمَكَ رَاہِ الْاِخْلَاقِ رَحِیْمِ مُنَاقِبِ ابی ذَر

دیکھئے میں انوں تعلیم دیندے لوکانوں اچھے اخلاق دی :

آکھے میں اک مکے اندر ڈھٹا مرو نورانی
دغیوں مکروں بالکل خالی جلوہ فات النبی
ایسر بعضے لوک اوسا میں گھٹ و درہ لفظ الاندے
اوہ چنکے اخلاق سکھاندا ہو نہیں گل کوئی !
جو اخلاقی سخن سنا دے سو بنے طور لیاوے
اوہ عربی تہذیبوں خالی تے بے دین پرانے
حالانکہ جسے ڈھٹا جادے کے عور کدرا ہیں
ظاہر باطن ہر حالت و چہ عالی شان انہاندا
نال نبی دے جو بھی لگا دل دی نال صفائی !

جس دے ہر ہر لفظوں ٹیکے سر اسرار ربانی
جس نوں دیکھو دین چک جہان دل و چوں گمراہی
اوس دا اصلی بھید نہ پاندے انہیں مشور مجاہدے
ایسے سب اگلی بچھتی بہتی نہنم نہنم تے مونی
جس کتھیں غلطی تھست داریکھ منور آوے
اوہ کی جان شان محمدی تے احکام ربانے
بہ شہد پاک نبی و درجہ رذا و درجہ سرایش
انوں کتے نہیں نفع جو اس وچہ نرق ذرا کچھ پاندا
سینہ صاف کیتا رب اوس دا دور مونی رسوئی

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (جمعہ ۱)

ایسے پیر پاک مکرہ ہے ان پر باتوں تے سکھاندا تے دینوں کتب تے دانائی دین باتوں۔

اس آیت وچہ دوہی باتاں رب پکے فرمایاں
تزکیہ دے لفظی معنی پاک تے صاف بناناں
اتے قرآن مجید نے اس دے ایہ معنی فرمائے
کوئی نہ غفلت مونی آو دئی کوئی ایہ کنڈیانی
ہرگز باقی رہ نہ جادے مستحضر نظری آدے
سورت شمس اندر پکی اس دوجوں شریعت فرمائی

پاک تزکیہ و دجا حکمت جس وچہ سب دانایاں
ستھرا زیناں اس دے وچوں گہ دامیل مٹاناں
نفس انسانی سرگندگی تھیں صاف کر یا جادے
جس تھیں اس دے شیشے اوتے بل آج دے کافی
تزکیہ اپنی اصل صحت و روشن کر دھند دے
وہ تھیں سچے شفیقت و تہذیبی نظری آئی

وَلَقَدْ عَلَّمْنَاهُ فَاكِهَةً وَمَا يُكَفِّرُ عَنْ ذُنُوبِهِ

تہذیبی سکھاندا تے کھانا کھاندا تے کسوں نہ مٹا کیتا اس دے ذنوں تے نیکی اوس دی نوں

ثُمَّ أَفْلَحَ مَنْ شَرَّاهُ وَقَدْ مَنَّا بَيْنَهُ

پھر کسوں نے کھانا کھاندا تے کسوں نہ مٹا کیتا اس دے ذنوں تے نیکی اوس دی نوں

تر سنس دی شمع اٹھائے ربی ذات نیامی
 نیکی بدی دی بے منت و سائے دل و چہ خیال او پایا
 اس دست و چہ جس نے اپنی تزکیہ کمران
 سوز ناز خندہ سہ سچی غیر نال و نجائی
 دے دے مہر کوہوں در دیدر سمجھو پیاں
 تھیں سہ نور گندہ کینا نال بدیا
 دے دی تشریح کر پندیاں ہوراک جگہ لیاے

جس نے ٹھیک بنایا اوسوں کی شکل پیامی
 جس شخص اپنا گناہ ادا دھا اوسوں سب دسیا
 ستمگناہت سو یا تن میں بھیں گدھیا گندہ پتا
 باپ او باسرواں سمجھو ختم ہوئی رسوائی
 دے اتر فضل کرم دیاں بادشاہ بوسریں
 اوہ ہر تھاں ناکام بیچارا کچھ متھ و انت نہ آیا
 سینہ نہت لیتا جس خضر دیا خد جی یا دے

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى (سجۃ ۱۰)
 بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے کسب نور سے یاد لیتا نام رب اپنے داتے نماز پڑھی

تر من دستہ تزکیے دانی حور اب آیت آئی
 کس صفا کی دل پہنے دی نال خد سے رانی
 نہ سے بڑھے نہ زبیدہ و سونوں دل نہ چھوڑے
 بہ نردہ بنی سرور دی جس بندے دل ہوئی
 اسے پاروں پاک نبی دی رب تعریف سناوے
 نالے حکمت تے دانائی اسے پاسوں پاؤں
 ہک جگہ اسلامی دعوت دی بابت نہ پایا

سمجھ توڑے اس سے پاروں پاؤں ادا لہائی
 دوجا اس دی بدو پ سے گزرتے سب زندگانی
 دل سے سینہ صاف ہو یا اس نال خد سے حور سے
 بے شک ہو گیا تزکیہ اس داسل نہ رہ گئی کوئی
 گندیں و اتزکیہ کر کے نال اسل سے لے
 ستم پاروں دو بہا اندر اوہ مقبول سداؤں
 یہ بھی کس صفا کی ووی تزکیہ نام نہ پایا

عَبَسَ وَ تَوَلَّى ۝ اِنَّ جَاءَكُمُ الْاَعْيٰى ۝ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ
 بے ہمتی نے نیوزی جڑھائی ہے کہ توڑیا ہے یہ جس سے کور وہ نہ دھاتے کس نے دسیا نینوں دے جہیز
 يَزَكَّى ۝ اَوْ يَذْكُرُ نَتَفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ (سورہ عبس ۱۰)

شاید اس و اتزکیہ ادلی صفا کی ہو جاندا یا اوہ سوچ دا پس نفع دینا اوسوں سمجھا دانا تیرا

ہک دن کچھ سردار عرب سے پاس نبی سے آئے
 انہا نوز اسلام دی بابت گناں پہنے سمجھاؤں
 کچھ طوکارا داں دانگوں خدمت اندر آئے
 اس میں سندا پاک نبی نوز بوجھ ذرا ہو جاندا
 اوس دم وہی خدادی طرفوں ایہ پیغام لیا دے

بیسے خدمت دے وہ چہ سمجھو و غلط نبی فرمائے
 اچراں ہک نابینا صاحب خدمت اندر آؤں
 موقعہ وقت نہ ڈھٹ سمجھیا اپنی آن سنائے
 گویا اوس دی اس حرکت نوز ٹھیک نہ دل چہ آندا
 پیغمبر نوز اس دی بابت واضح کیتا جاوے

نابینے دے آون او تے تہاں جو مکھ وٹایا
 اوہ نابینا رب فرماندا انجہ دی سلور ہی جاندا
 ایسے بھی تڑکے والا لفظ خدا فرماوے !
 پیغمبر دیال عفتاں وچوں صفت تہاں ہے کج باری
 دل و ماغ انسانی تائیں روشن کیتا جاوے
 کجی اخلاق اعمال اتنا دے ایسے کھیلک ہو جان
 پاک نبی نے ایہ فریضہ ایسا خوب نبھایا
 بے شک جس نے ناں محمد اپنے ہوں لکھتی
 قلم ہر باغن روشن اوس دارگ رگ نور سمانا
 اسے نوں تڑکیہ کندے اسے نوں بندیا تی
 دوجی بات دانائی حکمت حدس فراست والی
 اوہ حکمت وال لفظ خدا نے وچہ قرآن بیاندا
 یہو نور الہی والی خاص امانت بھاری
 ظاہر موصے زبان نبی تھیں جو وچہ گئی رنگاندے
 کدی ایہو نہداتی جو ہر اپنے پیا وکھا وے
 یعنی اس حکمت وچہ کہریاں گوں رب سمجھایاں
 سورت بنی اسرائیل دے اندر ذکر کو تیر لیا وے
 رشتہ دریاں تے محتاجاں کیا مدد ضروری
 بے گناہ دا قتل برائی وڈا پاپ بتایا
 ناپنے تو لے دے وچہ کئی رب نوں مول نہ بھارتے

اس دے وجہ ک داز آ با جو دل تھیں تہاں اٹھایا
 یا اوہ سوچ کریندا اس تھیں نور ہدایت پاند
 کسے بھنے نوں راہے لانا ایہو درجہ پاوے
 نبوت اتے رسالت اتے فرض ایہو ہی کوری
 سر بیایوں تے کوتاہیوں کر کے صفاں وچہ دے
 دنیائے وچہ کامل بندے ایہو نظری آون
 دوست دشمن قتل ہو یا کر آوار سسٹنیا
 بن گیا ویا کامل بندہ ختم ہوئی بریائی
 دنیا وچہ وجود از بدائے رحمت دہاں جہاناں
 بارجہ محمد کسے نبی نے نہیں ایہ رنگ و میانی
 جس تھیں بندہ کامل ہو کے پاند درجہ عالی
 جس تھیں علم عرفان و اسباب و اشعائیت جہاندا
 پسنے پاک نبی تے اندر رکھے مدد باری
 کدی مصباح تے سرور کدی حکم شاندار
 جیوں دو جہان قرآن وچہ اسے لہول سنایا جاوے
 کہریاں پیریں زندگی بن دی ہندیوں و درتباہیاں
 مراد پیر دی عزت عزت بڑی عبادت آوے
 بڑی اور دشمنی کجی مور فضاویوں دوری
 انجیں تھیں جو وکھ دیندا یا جس علم و نجی
 نلے چھنا اکیڑا کر کے وڈا پاپ بتا وے

ذٰلِكَ مِمَّا اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ

ایہ جو وحی تیری آیا میں (اللہ) رب تیرے دی حکمت ہے

ایہ سب باتاں حیرت و انیاں جیندا عمری پایا

یا حضرت ایہ جو کچھ رب دا وحی تیرے دل لیا یا

ایہو جی لکھان سورت وچہ احسن دھرا یا جہاندا

تاں جے شکر کرے اوہ رب دا جیوں ایہ نعمت پاند

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ

بیت دئی میں توں توں حکمت تانجے شکر کرے ۔

بعد اس دسے مر حکمت دایاں ہو گلاں فرمایاں
پاویں نال جنت کرنا نیک سلوک دکھان
چستی ال کرے دی بابت وہاں توں فرماؤ
وہاں مصیبت داجاں آئے سرگیزدوں نہ جان
زیر غور نہ سرگیز کرنا اگر نہ چلنا
جو تھی پستی یاں بہاں تھی آکھیا جس دے
ایہو امور دولے کے آئے حضرت طرف اساندے

رب داکوئی شریک نہ لیاو ناں ال وجہ بھیر بریاویں
پڑھیا کرو نہ ہمیشہ اس وجہ رزق نہ پان
تھے بریاویں روکے نہ ہو انجیر پستی جہاں
اک تمانت تھے قافم نہ مانا تھی نہ جان
جہاں نہ پوتاں نہ تھی کرے نہ ہوں بدل
ایہ قرآن کلام خدا دی نہ گشت نہ سم نہ دے
ایہو جہاں تھے آئے شریک نہ ہو نہ گشت نہ سم نہ دے

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ رَبِّ الْغَلَبَةِ

سے بری دے تھے ہاں یوں یا محمد علی ۔

معرہ دی تھی حالت ای کی ازوں بڑی سوتی
سر خدا توں تھے دعا توں انہاں وجہ ضروری

انسانیت نہایت د اثر نہ دے کوئی
نہ نہ بھی شریک نہ ہو نہ گشت نہ سم نہ دے

مر گھر تھے او یا ہی انماں نال نہ گشت نہ سم نہ دے
بھر بھر میں شریک نہ ہو نہ گشت نہ سم نہ دے

تھے دے تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
بہرے دے تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
ایہو کاہا ایہو دہارا ایہو ہی اک چارہ
نہ نہ دے تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
بہرے دے تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
وجہ حجاز ہو گھر د آلا ہوا رہیں بہت کوئی
جس دے تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
سے تھے دے تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
پرا دے تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
نہ نہ تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے

نہ نہ تھے ہاں نہ گشت نہ سم نہ دے
اسے اوتے زندگی والا لکھا لایا ہویا
اسے اوتے دار مدارا ایہو اک سہارا
سے کوئی نہ گشت نہ سم نہ دے
آذیت نہایت دقت نہایت ہو جہاں
قدرت رب دی گھر اس تھے بہت کوئی
جس تھے اوتے دی بیوی تائیں بھل گیا بیٹا گھانا
ایہا حیلہ نظر نہ آوے ہوئے یہ دور ہیز نہ دی
اوہا وریاں دے تھے پناہیں ہی پر چارہ
مست یہ غصہ دور ہو جائے رب سبب چاڑھوئے

مَا لِإِبْنِ حَمْرَةَ لَا يَأْتِينَا

کی ہو گیا ابی حمزہ کو نہیں آؤند کوں ہاؤ
یہ بیت فی بیت الٹی قلیٹا

رست گزروئے وجہ ہر گونڈی ساڈسے دسے

ابی حمزہ کوں کی ہو یا کے کی سر شامت آئی	نہیں آؤند لھر کوں ساڈسے کی دوسرے کی
باز رہا سر رست گزروئے ساڈسے ساڈسے کی	کوں گوانڈھ کوں کوں کوں کوں کوں کوں کوں

خَضْبَانِ الْأَزْدِ الْبَنِيَّةَا

خضبات ہر بات تے جے نہیں بن دیں اسیں بیٹے

تَاللّٰهِ مَا ذَاكَ بِأَيْدِيْنَا

خدا دربارے یہ ساڈسے تھیر دی بات تیرے

عینے اور ہر گل شمسے رست عقل کھدی ہوئی	بیوں اسیں نہیں پتر بن دیں دیوں کھدی ہوئی
تھم جود کی ایہ نہیں ساڈی آپ بنائی ہوئی	ناراستا دسم لچھس ساڈا ستمت ووتی ہوئی

وَنَحْنُ كَالْزُرْعِ لِذَا سِرْعِينَا

تے ہیں نکل جاتی دی ہر رستے زرعیت کے دیار دے

تُنْبِتُ مَا قَدْ نَزَعُوْكَ رَبِّنَا

اٹکے گا وہاں جو بھیا اٹھائے وہم ہر دے

سیر ہاؤ زریں دی زیا غور کرو جے کافی	واپسے والیاں لوکاں کارن جیوں دو کا رہیانی
ساڈے دیوں اوہی لگ سی جو کچھ بیج پیانی	بجیو جو مید کنک دی یہ گل زوا نہ آئی
غیر تان دی بھی بڑی بے قرین جیوں یہ بندے نہاں	کسے قسم دا حق وراثت رست نہاں تائیں

زَمَانَةُ جَاهِلِيَّةٍ بِمَلِكٍ عَرَبٍ اَرْشَاهُمَا مَاسِلَامُ جَلَدَا صَدَا

گتے ساری دنیا سے مگر یہ لوگ خوش و اچھے	نہیں آزادیوں کی زندگی کے عیش و میل تھے
مذہبوں نے ان کو کھوپا دیں و دنیا سے	ہوئے مذہب پرست ہو کر حق تعالیٰ سے
کیا خدوئے اسد کے وصف کو زل	رہ حق چھوڑ کر سب بت پرستی پر ہوئے ہاں
فتیحت تھی گدا سکا دیا اپنے ہی بھائی تھے	یہ سب اک دوسرے کو ذبح کرتے تھے قصابی تھے

نصاحت کا تھا استعمال ہوا اور خود ستانی میں
 بیٹے کہتے تھے اپنے شرمناک اور فحش کاموں کو
 عورت نے دماغوں میں بولے خود سری بھر دی
 عرب درو اسمیل سے معمور تھا سارا
 جو عراقی تھے قتل و زانیہ میں خوب ماہر تھے
 ترقی و تمدن کی موان تک نہ آتی تھی
 بہرہ تھے مگر یہ سب کچھ آپس میں لڑتے تھے
 جو شہری تھے وہ قریب و پیشہ و غریب سے غلامی تھے
 نہ کوئی کام کرتے تھے نہ کوئی کام آتا تھا
 یہ جو تڑپ جانتے تھے مال کھانا پیتھوں کو
 پدر فرزند کی بیوہوں کا حق چھین لیتے تھے
 کوئی عیاری باقی نہ تھا نرم و شرافت کا
 زنا و فحش کاری سے بڑی ان کو اداوت تھی
 شرافت کو بد دیتے تھے جب عزت میرا کرتے تھے
 زنا کاری کی ترغیبیں سر بازار دیتے تھے
 یہ اپنی بیٹیوں کو سانپ سے بدتر سمجھتے تھے
 گرجن بیٹھتی دختر کوئی تقدیر کی بیٹی !!
 گریہ ککھو ککھو دختر کو زندہ کاڑھتی تھی
 کوئی کم بخت بد اختر اگر زندہ بھی رہتی تھی
 غلاموں لونڈیوں پر وہ مظالم توڑتے تھے یہ
 سب میں مہر و نعل تھا دور دورہ بت پرستی کا
 شرکتے تھے ان کی پانی کو موائوں کو
 زمین پر خاک پھروں شجر معبود تھے ان کے

نظر میں کوئی بچتا ہی نہ تھا ساری خدائی میں !
 سر بازار کہہ دیتے تھے ایسے کارناموں کو
 خشونت ایک عادت دوسری عادت تھی بیدری
 گناہوں کی جہالت کے نشے میں چور تھا سارا
 نشان بربریت ان کے چہروں ہی سے ظاہر تھے
 کوئی مرکز نہ تھا خانہ بدوشی ان کو بھاتی تھی
 قبیلوں میں ہزاروں متحرک ہر روز پڑتے تھے
 منہ منہ و دغا بازی میں پورے کاروباری تھے
 ان کے ہر دو کیل بیٹھ رہنا دل سے بھاتا تھا
 لٹا نا و عورتوں میں مال تھا شیوہ کہیوں کا
 ہر بہن بیٹی ماؤں کا حق چھین لیتے تھے
 نہ تہہ بھید نہ واسعہ بھی کم تھا یہ حرمت کا
 شراپہ کی کے سنگے نہ چنے کی عام عادت تھی
 کہ جس عورت پر مرتے تھے اسے بدنام کرتے تھے
 یہ اپنی بیویوں تک کو جوئے میں مار دیتے تھے
 یہ ان کے قتل کو عزت کا اک جہر سمجھتے تھے
 چھوٹے بڑے بڑی معلوم ہوتی تھی اسے بیٹی
 کوئی بچھوٹا دامن میں کہ دامن جھڑھتی تھی
 ہمیشہ باپ کے اور بھائیوں کے حکم سنی تھی
 کہ ان کو موت سے پہلے نہ سرگز چھوڑتے تھے یہ
 کوئی اندازہ کہ سکتے تھے ان کو بیوی کی پرستی کا
 بیماروں اور درباروں کو بھی کی حد اور نہ
 ناک پر انجم و شمس و قمر معبود تھے ان کے

مردیں ناستھتے تھے مرد و عورت حقیقت سے

نہایت محروم کوئی جز خدا ان کی عبادت سے

وہ کعبہ جو خدا کے نام کا ہے مختار کا ہے مختار
 وہ کعبہ جسے پیغمبروں کی خدمت میں کھینچے
 وہ کعبہ جو خدا کے ہاتھ میں ہے بدوں کا معبود مختار
 اسی کعبے کو یاد رکھو جسے صنم خانہ بنا ڈالا
 اور جسے وہ فرشتے اور خود میں اور پھر ہیں
 معبود جس قدر اللہ کے لئے ہے وہی اللہ کے لئے ہے

وہ کعبہ جو خدا کے نام کا ہے مختار کا ہے مختار
 وہ کعبہ جسے تقدیس کا نور لگاوا کھینچے
 جسے بائیزدہ صفا حضرت سنان کا مقدر تھا
 ریلوں سے لے کر مہل سے نفس و جوت کو مٹا دیا
 کہ جسے تین سو اور ساڈھ ہفت سو سو سو
 یہ سنت علی عدلی اور حضرت کے شریعت سننے

خدا کا نام ہے خدا مختار ہے جسے مر غفر اسے کا
 نور ہمت فتح پانے کا کوئی ہمت بے جا ہے کا

بیکر بیکر غارتگار لڑائی میں ہوا انہماں وجہ آمناں
 بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر

بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر
 بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر

قصائد عربیہ پر مشتمل شریعت اسلامی اور ان کے اثرات

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر
 بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر
 بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر
 بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر
 بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر بیکر

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

وَالَّذِينَ فِي حُلُقِهِ الْقَوْمُ تَلْقِيهِ

وَمَا نَرَاكَ تَسْرِبِي اِلَى الْخَمُورِ وَلَذَّتِي
وَبَيْعِي وَالْفَاقِي طَرِيفِي وَمُتَلَدِي

شراب پیناتے لذت لینا خرچے وچہ لیا وناں اپنی جہدی ورثہ تائیں اسے طور نبھا وناں

فَلَوْلَا ثَلَّثْتُ هُنَّ مِنْ لَذَّةِ الْفَقِي
وَجَدَّكَ لَمْ أَحْفَلْ مَتَى قَامَ عَوْدِي

جے ایہ تین کھڑے نہ مولدیاں جیوں شرف و چالا قسم تری میں موت دی بھی نہیں پورہ دہرے وار

فَمِنْهُنَّ سَبَقِي الْعَاذِلَاتِ بِشُرْبَةِ
كَمِيتٍ مَتَى مَا تَمَلُّ بِالْمَاءِ تَزِيدُ

اب نہ صبح دی چھیندے پینے شرح سپہ شربوں پانی پائیاں جوش جو لیا دے دے ہر بجوں

وَتَقْصِيرُ يَوْمِ الدَّجَنِ وَالْدَّجْنُ مُجَبِّ
بِبَهْكَنَةٍ تَحْتَ الْخَبَاءِ الْمُعْتَبَرِ

بہر دے پُراشت و ہارے اوکھے تنہو تائے لیکے ناں معشوق بجن نول دے رنگ نتائے

كَرِيمٍ يَرَوِي نَفْسِي فِي حَيَاةٍ
سَنَعْلَمُ اِنْ مِتْنَا غَدًا اَيْنَا الصَّدِي

میں ہوں وہ ایسا نال گریہ جو نال شراب بکھا نواں موت سے بعد جو ہم مومسے کوں تسلیاں تنواں

وَبَرَكَ جَمُورٍ قَدْ اتَّارَتْ خِخَافَتِي
بِعَوَادِيهَا أَمَتِي بِغَضَبٍ مُجَرَّدِ

تو ہوں شہی تو دیش سے کے دوریا بچھ اہ ہاں جو لے درخیزا دت سے بھوپے سے اپنے راہاں

فَمَرَّتْ كَمَا ذَاتَ خَيْفٍ جَلَانَةٍ
عَقِيلَةٍ شَبِيحٍ كَالْوَبِيلِ يَلْتَمِدُ

وہ گزر گئی جیسے بڑے دیوانہ کی سپاہی سائے میرے آگے اکوں نال دیر کی بھری

وَقَالَ اَلَا مَاذَا تَرَوْنَ بِشَارِبِ
شَدِيدٍ عَلَيْنَا بَغِيَةً مُتَعَبِدِ

نہ تو موروں جوں میں سٹی بڑے اندا دیکھو ایہ نہ ہم بدستہ سال سے ظلم لماندا

فَقُلْ اَلَا مَا عَرِيتَلْنِ حَوَاسِرَهَا

فَقُلْ اَلَا مَا عَرِيتَلْنِ حَوَاسِرَهَا

وَيْسَعِي عَلَيْنَا يَا سَدِيفُ الْمَرْهَدِ

پیت اوہ دے حقیں بچہ نکلیا نوڈیاں بھنن لگیاں | چربی دار کوہانوں گوشت لیکے میں ول دلیاں!

بلید ابن ربیعہ شاعر جو مشہور گرامی

سبعہ متعلقہ سے وہیہ چوکھا جس دا نامہ نامی

ہس نے بھی جو گل کھدے تے دسی و نائی | پتہ لگے پیاعر یاں دی تدا یہ لجر دانش آئی

بَلْ أَنْتِ لَا تَدْرِينَ كَمْ مَن لَّيْلَةٍ

طَلِقَ كَذَّيْدٍ لَهْوَهَا وَ نَدَامَهَا

بہ نقییاں رتاں دی توں دھچی نہ جانیں | مل کر پینا عیش اڑنا نہ پڑ بھٹ پکھانیں

قَدْ بَيَّتْ سَامِرَهَا وَ غَايَةَ تَاجِرٍ

وَأَقْبَتْ إِذْ سَرَقَتْ وَ عَزَمَدَا مَهَا

تھو لو شرابیاں اندر میں ساں نوڈا جانا | بھنڈا جوروں بندہ نوڈا تے شراب نوں لہندا باندھا

أَغْلَى السَّبَاءِ بِكُلِّ أَدْكَنَ عَاتِقٍ

أَوْ جَوْنَهُ قَدْ حَتَّ وَ نَضَّ خَتَامَهَا

سو میں مہنگا کروا یا ہو دھپ پینیاں بھر دے | بہت پران لہر جوہری نوں توڑ تھقی مگر دھم دے

وَصَبَّوْخَ صَافِيَةٍ وَ جَذِبَ كَرِيْمَةٍ

بِمَوْتَرٍ تَأْتَا لَهُ أَبْهَامُهَا

صاف شراب صبح دی نائے ستھ دھپ پکھ سرتی | چھینے نال انگوٹھے دے لک دی دل نوں چستی

يَا دَرْتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجُ بِسَحْرَةٍ

أَعْلَى مِنْهَا حِينَ هَبَّ نِيَامُهَا

مرغ صبح دے بانوں پہلے نادر غاسیں شرابوں | تندی بڑا تہید آہا ملک عرب دھپ سہ سے

تندی بڑا تہید آہا ملک عرب دھپ سہ سے | دھپ یہودی نوکاں ولوں ایسی نفرت ہوئی

پر ہر حقیر بھی پہلی مقصد حاصل موں نہ ہو یا | نشہ شراب تے دورے اس تے چن ہر ہر تھانویں

ہر مجلس ہر محفل اندر اکے مگر نتانوں | اس حالت دھپ فخر یہ اپنے ایر اشعار سناندا

ہر مجلس ہر محفل اندر اکے مگر نتانوں | اس حالت دھپ فخر یہ اپنے ایر اشعار سناندا

ہر مجلس ہر محفل اندر اکے مگر نتانوں | اس حالت دھپ فخر یہ اپنے ایر اشعار سناندا

أَلَا هَبْنِي بِصَحْنِكَ فَأَصْبَحِينَا
وَلَا تُبْقِي خَمُوسَ الْإِنْدَرِينَا

اگر پیالہ لے جا اپنا آن شراب پلا میں شام اندر سنی رہ نہ جائے سا کھنوں کوئی اندر میں

مَشْعُشَعَةً كَأَنَّ الْخَضِرَ فِيهَا
إِذَا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَخِينَا

پانی دے وہی ڈبی جیوں وہی کھل کسبے پائے پانی گرم ملاؤ تاں اود ایتا رنگ دکھائے

تَجُوسُ رِيذَى اللَّيْلَانَةِ عَنْ هَوَاكَ
إِذَا مَا ذَاقَهَا حَتَّى يَلِينَا

جے اوسنوں چمکے پیوسے کسبے غزفناں غزفناں نول کو یا چمکے دیاں نرم کریندا ڈانڈیاں سخت دلائنوں

تَرَى لِلْخَزْرِ الشَّجِيرِ إِذَا هَمَزَتْ
عَلَيْهِ لِمَالَةٍ فِيهَا مُصِينَا

تنگ دل تے کنجوس کو ہوتے ور تے کچھ زمانہ ایسا ہووس شوق اوس کچھے رو سرے سمجھ خزانہ

صَبَنْتِ الْكَاسَ عَنَّا أَمَّ عَمِيرٍ
وَكَانَ الْكَاسُ فُجْرَاهَا الْيَمِينَا

اے عمروئی ماں توں سا کھنوں پیالہ کھاناوس بٹایا دور او بدامی سے پیوں جس دم لیکھا دیا

وَمَا شَرُّ الشَّيْءِ أَمَّ عَمِيرٍ
بِمَا حَبْلِكَ الَّذِي لَا تَصْبَحِينَا

تسں وچوں بدامی اوداے عمر دیے مائے توہیں دنوں پلانڈر کھر کہ میر اود بھی ہو جائے

وَكَيْسَ قَدْ شَرِبْتَ بِبَعْلِكَ
وَأَخْرَى فِي دَمَشَقٍ وَقَا حَرِينَا

ہر نہ تو مصر میں دمشق پیتے تھے پیالہ میں نہیں بے نیک اندر جا کے پینے سیال بنائے

بِرَبِّكَ يَهْ يَهْ شَرِبْتَ بِبَعْلِكَ
وَأَخْرَى فِي دَمَشَقٍ وَقَا حَرِينَا

رات و پار منرا باں ویوچہ دے لوک ندرن کنہ کے یہ شعر عرب سے کوئی اندر دلاوے

شرب فروش اوس زمانے بڑی بکارت آبی لویا او دے طر نوں بد تائیں ملیا درجہ شاہی

جھنڈا اک لکایا جاندا دے شراب جھنڈا
بڑا سوداگر دے تائیں اوس دم سمجھیا جادے
شراب فروش یا بڑا سوداگر لفظ کو کچھ آیا
اسے دی تشریح کریندا شاعر عرب تداہیں

جہڑا دوروں نظری آسے غایت آکھن اوس تائیں
بیچے جو شراب منڈی وچہ نفیوں نفع کما دے
ایہو پیشہ ایہو تہمتی ایہو زندگی دا راہا
جیوں دیوان حماسے اندر کیستادرج و سائیں

اِذَا سَمِعَ الرَّيْطُ وَالْمَرْوُطُ اِلَى
اَذَى رَجَارَى وَالْقَضَّ لِلْمَمَا

یا دکر اودون دھرو ہندیاں چادر ڈہندیاں منڈے حالے
انجیں جنگ بدر وچہ موئے جہدوں قریش وڈیرے
انہاں د امرثیہ آکے شاعر اک سنا ندا
ناچ شراب مجلس محفل نال انہاں دے آہی
نال اود رنگ نہ رونق باقی اجڑ گیاں گلزاراں

چھنڈ دیاں وال شراب خانے دل ہندیاں آسے نالے
وچہ شراباں رقصاں جہڑے شامل ہے ہیرے
اسے محفل دے گھاٹے تے اود پیادین الاندا
مرگے ایہ تے اس محفل دی ہوئی سخت تنہا ہی
ہاسے کی ہو یا بل وچہ ساٹھوں مکھ چھپائے یاراں

وَمَا ذَا بِالْقَلْبِ قَلْبٌ بَدَّيْ
مِنَ الْقَلْبَاتِ وَالشَّرِبِ الْكِرَامِ

جنگ بدر واکڑھا اود جس وچہ مرے سسے سوئے
پنن والیاں اتے سخی شرابیاں دا ایہہ ڈیرا
انقصہ ایہ حالت آہی اوس دم عرباں والی!
عورتاں مرد برابر اکو حالت اک اناندی
ایہ لوک بے دین ازل دے بتاں مگر وکاسے
انہاں ذی صانع دے کارن انہاں وچوں کوئی
روکے انہاں توں اوس گھون جوڑک رک وچہ دھن
گویا اک عجمیت بن گئی تے یہو درتارا
پاک نبی نے جہدوں انہاں توں دسی ایہ بریائی
بندہ ہو کے ایسے کھانے تے ایسے ورتانے

دردوں بھر یار دندا دھوندا شاعر آن کھلوسے!
کیوں نہ کراں انہاں داتاکم ہو گیا غضب اندھیرا
عیش عیاشی تے بد معاشی گھر نہ کوئی خالی
رب رسول توحید رسالت کی اتھا اثر وکھ ندی
اود بھئی سنی سنائی کدھرے نہیں تال ایہو جہوراسے
رب دا خاص پیغمبر آسے عجب لہانی ہوئی
ایہو نہیں کسی نسلاں تھیں بے اس تے وچہ گندرائی
اسنوں بڑا اللہ دے کہڑا جس بن سخت گندراں
آہینا چھوڑ دیہو ایہ گھوں اس وچہ نفع نہ کوئی
یہ نہیں جائز بچنا اس تھیں سر کوئی بہتر جانے

اود دکر کتاب شراب راوی ذکر لیاوے!

منع شراب ہوئی جہد نازل حضرت عمر الاوسے

اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَفَاءً

اے اللہ! بیان کر دے شراب کی بابت بیان قسلی کرنے والا

یہ بے طبع کمری شرابوں پر احوال انسانوں کیوں ہے بڑی خرابی آہی ناسے خطرہ بھارا	تا بچے ٹھیک قسلی سووے واضح طور بیانوں
وہ دم مولد اپنے فضلوں آیت پاک تارہی	ہر دم اسے تھیں پیا اٹھدا شور فساد ککارا
	جس تھیں فستلوں واضح ہو گئی حرمت اس دی ساری

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَ

یہ دے نے تینوں لوگ شراب تے جوئے دی بابت کہہ دو یا رسول اللہ وجہ نہیں دو یاں دے گناہ ہے وڈا

مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ط (بقرہ - ۲۷۷)

تے فائدے میں دسے لوگ تے گناہ انہاں دو پند وڈے انہاں دوہوں دے فائدے بھتیں

شراب جوئے دی بابت جیونکر لوگ سوال کیندے	دوہاں دھپہ گناہ کبیرہ جددوں انہا تئوں وہیندے
فائدے بھی میں لوکار کا دن بہتے وجہ انہا ندے	نفعیوں وڈا گناہ انہاں دھپہ جس دم لیکھا لاندے
نہیں روایت رب کی طرفوں جن ایہ آیت آئی	مربھی کسے شراب نہ چھڈیا کسی نہ اس دھپہ آئی
اسے طور ایہ پیندے جہا ندے ٹھنڈال پیئے جہا ندے	اوپا بھگڑے اوپا لڑایاں دن دن پیئے ودھاندے
میں دن اب انصاری صاحب دعوت عام بلانی	سب صحابہ شامل ہوئے رونق خوب بنانی
عبدالرحمن بن عوف بھی وچے حضرت علی بھی نامے	سبھناں مل کے کھانا کھا ہدا وچے دعوت واسے
اس دے بعد شراب آجائے تے اوہ پیون سارے	جیونکر رسم رواج عرب دا ایہو ہی ورتارے
جے شراب ایہ پیندے آہے شام دا وقت ہو جہا ندے	اسے نامے مسجد وچہ آن اذان سناندا
سن آواز اذان دا سمجھو مسجد دے دل جہا ندے	نیت نہ نہ کھنوندے ادبوں پڑھنا شروع کراندے
پڑھتی اوم قرأت جس دم تلاۃ الضالین تے آوے	یا ایھا الکافرین سورت اس دے نال بدوے
پڑھنا کی سمجھو تے انوں مور ہی مور الایا	گویا کلمہ کفر سنایا وچی اس ویسے آیا

لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (نساء - ۴۳)

نہریب جود تیں نہ زدے یہ جے ہوتیں نشے وچہ یاں سن وقت جہد مسوہ سووے تے تئوں قسلی کی کہہ رہے ہو

نہریب نہ زدے اس دم پڑھو نماز نہ کوئی	نشے شرابوں یہو تھی دی حالت سووے ہوئی
صرفن دی کوئی سمجھ نہ آوے سووے ہوا ہوا	بہتر ایسی حالت اندر طرف نماز نہ جاوے
ہر جے جو کچھ پڑھو اوہی پئی سمجھ تسانوں آوے	نفرایمان دوہاں تے اندر فرق صحیح ہو جائے

اس دے بعد نماز و احسن دم ٹھیک وقت ہو جاندا
پی کے نشہ نہ شامل ہووے وچہ نمازاں کوئی
کیوں جے اچھے حالت نہ ہی نشہ شرابوں آئی
وقت نمازوں بگے پیچھے پیدے پئے تمامی
کرین روایت اک انصاری اندر انہاں دنوں دے
جدول شراب دے نشہ وچہ لے آگے لوکی سارے
اس مستی وچہ کہن فخر تھیں بہتر انصاریاں تھیں!
گویا مہاجر انصاریاں تھیں رب نوں بہت پیارے
اس غلوں آودھا مہاجر چاک نیان تلواراں
ایہ حالت تک عمر وادی نے وچہ درگاہ ربانی
دوسے جھڑا ختم ساند فیصلہ ایہ ہو جائے

وچہ میلت منادی وڈا کر آواز سناندا
بناں نشہ دے پڑھو تمامی مہاجر اہانت ہوئی
نہ ہی کوئی رکاوٹ ایسی جے چھوڑے خلقت
ہر محفل سر مجلس اندر اسے طور مداحی!
سعد وفاق ص دی دعوت کرے نال شراب پندے
عقل فکر کچھ رہیا نہ باقی آبد مستی مارے
مکی لوک مہاجر سارے اپنے نیک کاراں تھیں
دو جنگ وادی شان انہاں دی ولادی سرورے
پررب نوں منظور نہ آیا ختم ہوویں گنتاراں
منشی دعا کر گریہ زاری کہیا آن نہ باقی
وسے ویلے رب دی طرفوں یہ آیت مروا دے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْبَيْسُ وَالْإِنْتِصَابُ وَالْأَسْهَابُ
سے این دے ویلے بے شک شراب تے جو آتے تے بہت تے
سر جس قس عمل الشیطان فاجتنبوا لعلکم تفلحون (مائدہ-۱)

یہ نے ناپار میں عمل شیطان دے تھیں میں۔ بچو اس بھین شید شیر غم میں پو

اس آیت وچہ حکم آیا ایہ مسلمان تائیں
مے ایہ کہ شیطانی سارا پینا اس دے پاروں
دوسے ویلے پیغمبر نے عام عمان کرایا
چھوڑ دو آپوں پینا اس دے وڈی بریائی

ہوئی شراب حرام ہمیشہ دائم اوپر تائیں
ہاؤ متال رہائی جالے حب دی سرکاروں
ہوئی حرام شراب نوشی اسے رب سچے فرمایا
سن اصحاباں اسے ویلے کنوں بندگیتانی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا حَبِيبَةَ وَابْنَ كَعْبٍ
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہیں پندیر شراب باعیدہ نوں تے باعیدہ نوں تے ی بن کعب

فَجَاءَهُمْ آيَةٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ حَرَمٌ
پس یہ اندر کون ک کون دے آگیا میں نے شراب حرام ہوئی اسے

میں پینا شراب پلندہ ملک مجلس وچہ بھائی
بلک آون دے آگیا نال آواز پچھارے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہیں پندیر شراب باعیدہ نوں تے باعیدہ نوں تے ی بن کعب
جس وچہ ابابعدہ علیہ السلام ابی بن کعب سو بارے

کہے شراب حرام تو کی اے چھوڑ دیو ایہہ پیتی
 جتنے بھانڈے بھرے شرابوں دے ڈوبل تمامی
 کسے نہ عذر لیا نہ اس وجہ فوراً عمل لیتو نے
 کہن روایت شہر مدینے اخیر شراب رٹھایا
 تین قریب ایمان عمر نوں بخشیا اور رب باری
 دین نبی وجہ ایہو سی اک ایسا مرد سوہارا
 تیر ہی پاک بی حق اس دے منگے پیہ دعائیں
 کیوں جے جو کچھ پیغمبر نوں اس وجہ نصری آیا
 بیوٹر دنیا داری دے وجہ ماسر آکا پورا
 سر اک لم وجہ عمر ولی نے اور کچھ چہر دکھائے
 سب است سے وجہ جتن لیتا یا جو کچھ ودھایا
 نور بنو بست اندر دین تک دیا جاری
 جیوں شاہانہ زندگی ہوندی جویں طریق انہا دے
 خیر دین وچالے جاں کوئی خامی نصری آئی
 تاہیں اپنے سہ تھ انہا نوں پیغمبر نے لایا
 بے شک سر اک کہ جسے اندر نور ہوندی بندیاں دی
 سہ پاروں پاک بنی لوں ایہ علم کھنڈا جھانے
 ورٹے ہوئے کوئی مودن مذہب اخلاق نہ جانن
 پاک بنی دے دار دی خواہش کوئی نیک موحا ون
 یہ اک بڑی جے چینی آبی کچھ بن سر نہ آوے
 کھن خیرے دے وجہ پھاتی اکے جان مانی

اوسے دم دتی چھڈ انہاں کیتی نذر زینتی !
 کامل آہے ایمانوں ساسے دے مقبول گرامی
 ایہو حالت شہر بھی دی ٹھیک ثبوت دتو نے
 گلیاں ویر چہ انہاں و گیاں چین عمر نے پایا
 سب دنیا ختمیں درجہ پایا سر گل اور دی پیاسی
 رب دے مال تعلق جس دا گویا بہت پیارا
 یہ رب عمر ولی نوں فتنوں مسجون بنا جس
 اتنا دور کسے وجہ تاہیں رب نے جوہر پایا
 تجھیں دین داری دے نہ کوئی چھڈیا عمل اور
 دین من گئی جھانک کئی ادبوں قدیں سبب نواسے
 سن اک شاہاں اوسے نوں ہی نصریہ خاص بنایا
 دیا قانون حریقے اور انجیں شہر گزاری
 انجیں حضرت عمرؓ سوہائے آستہ تھانڈے بندے
 وکھی اپنے مور کوں بی پوری کہروائی
 اند کوں منگ کسے انہاں مسلمان بنایا
 کیوں جے بندیاں با تہ نہیں کچھ بن دی کدی زندگی
 کم اوضا تھے ملک انرھا سون نوں بنوے
 کدوں توحید رسالت دای اصلی رمز بچان
 ایہ نامحرّم اس نیلی کھتیں کدس پاسے آون !
 ادھروں امر عظیم ربانا کوں نبی یا جادے
 یاں ربی رشاد جو سنیں کچھ تسلی جانی

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

تے بندہ عہد کرے گا تینوں یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب تیرا فیر تو خوش ہو جاوے گا :

خوش ہو ویسیں و دجگ ہوئی تیر منصب بھاری

یاہ حمد عطا کرے جلدی تیں رب باری

ایٹھے جیوں ارج تنگی اندر تیرا وقت وہا ندا
 وقت آوے گا ایہو لوکی من جاسن گل تیری
 جیوں ارج کفاراں بدکاراں اپنی پی منائی
 میں قربان خداوند باری جیوں وعدہ منسربایا
 مکے وجہ تکلیفایں دی جد خد نبیؐ لے ہوئی
 جیونکر مکے منگی انجیں ہر کوئی ایٹھے سنگی
 جیونکر دل دی خواہش آبی دنیا نیک ہو جاوے
 بڑے بڑے علمایہودی مابہر علم توراتوں !
 ہور تیرے دانش منداں جس دم سنی کہانی
 مکی ہون ترقی مرے دین اسلام و جاے
 مرکز ہو گیا شہر مدینہ دین اسلام الہی
 ہر اک لگ گیا نال نبیؐ کے روشن ہو یا پھانوں
 کہندے جس نوں سپس منے نام نشان گنوائے
 جہانوں امیں اپنے ستھیں بے حد خیاں ماراں
 ارج اوہا ہی ونجہ مدینے بن گئے پیچ اسار دے
 وقت نہیں اوہ دور اسار و نام نشان مٹا سن
 ہترے امیں ارج ہی دل کے انہار تے چڑھ ہائیے
 یوسفیان انہار وجہ آہا سر کرد تے نامی !
 ہور انہار سے سنی ساکتی لکے وڈے سارے
 مسلماناں ایٹھے آکے اپنا شان بنایا
 سفر مکی کفاراں نے ہک لکھیا سر نالوں

جس نوں وسیل راہ ہدایت اوہ دشمن بن جاندا
 نال تیرے مل و پسں بھومول نہیں لگتی دیری
 انجیں ہو سی وقت تہاں وایہہ نہ رسن کافی
 او انجیں اپنے ویلے اوٹے پورا کر دھدیہ
 لے آندامرد شہر مدینے کر دتی دل جوئی
 جیوں اوہ پادان بھنڈی ایٹھے نال من دے منگھی
 انجیں ہر کوئی تاب ہو سکے نوریا نون پشے
 آن جھکے وجہ قدوں زبور پی نیک براتوں
 پگئے نوریا نون بھو نیک ہوئی زندگی
 بھٹے تے لہر ادسب وکی ہو گئے استد والے
 عرب ازبقتہ مصری شانی چھوڑ گئے گمراہی
 دھماں پے گیاں وجہ بدستے ندر پیا گیا نون
 دبا دن دن و دھوا جاند لوکی دل دے جانے
 جہانوں اسار کیرا جاتا تو لے بدکر داراں
 ارج اوہا ہی ساڈے اوٹے رعب باؤ پاندے
 ختم ہو دیستی ساڈی تے یہ سجد و دھ جہن
 نظر آوے جو کلمہ پڑھ واکس و نام مٹائیے
 انجیں ہی بوجہل امیہ صاحب شان گمراہی
 سنیو نے جد جانی اسدنی یثرب شہر دوارے
 بھڑکے سینے لانبو شعلہ غصہ دون سوایا
 جیونکر ابوداؤد بنایا ایٹھے لکھ وکھ نواں

اِنَّكُمْ اَوْيْتُمْ صَاحِبَنَا وَاَنَا نَقِسُمُ بِاللّٰهِ لَمَقَاتِلَنَّهُ اَوْ

واقعہ تھاں پناہ دتی ہے آدمیں اسڈیاں نور تے رقتہ کھائیے نہ سڈے تیر دتیر ہزار نور

تُخْرِجَنَّهُ اَوْ لَنَسِيرَنَّهُ اِلَيْكُمْ بِاَجْمَعِنَا حَتّٰى نَقْتُلَ

یا کڈھ دیہو انہار نوں اپنے شہرور یا کیر حمد کرے عرت تھاں دی تمام ملے یہ ہے

مَقَاتِلُكُمْ وَكَتَبَ نِسَاءَكُمْ (ابو داؤد)

اسی قتل کران گئے تسانوں تے اڈا لیاؤں گے عورتاں نساڈیاں نوں ۛ

شہر مدینے وجہ انصاراں بڑا رہیں گراہی
حاکم تے نواب عدالتے تابع حلقہ سارا
شہر وچانے حکم حکومت اسے دا ہی جاری
سوں لکھیا کٹاں لے جوش خروشاں پاروں
سوں بندے شہر تڈے ساتھیوں نسل لے لے
یہ گل چنی نہیں تسانوں قسم خداوند باری
نہیں تان میں تمنا ہی کر لے فوجاں نال لیا ساں
نہے عورتاں پکڑا تساڈیاں کر ساں ناحق کا دا
عبداللہ ول پہنچیا رقعہ اس نے کھول پر دھایا
معر پاک بنی نوں ہووے ایہ بچہ راز تماہی
آخر سرور کھر عبداللہ خود تشریف لیا لے
شہراں بھی معمم ہوئی ایہ سب کارروائی
رقعہ مکے ولایاں دا جو انجیں سٹ و بچایا
دین سدھ سر تھا نوں غالب جتول مومن دھانے
نعمہ تشریف بنی نوں جو بچہ دل وجہ آئی
پہر جینک باروا ہویا جس دا خوف کھنیر
فیر اتر وچہ بھی ایہ لہت بھانویں زور دھایا
فیر تھا انجیں نسل تے دھن دا بولیا شہر مدینہ
ایتھے بنی سدھ جھنڈا ہی آخسر رہا
کئی مہینے وچاں نہی پیا دین تیر لیا پیا
دوڑا لے لے لے ایتھے اک کچھ سزیاں

نام عبداللہ دل دا بھیرا پڑا زور مالوں نامی
اثر رسوخ نواسے کافی منے پاسا سارا
جو چاہے سو کر دھن لے کون کرے انکاری
نالے اپن رعب جتنا تے اپنے پر کر وروں
اگوں تسیں انہاں تے تایل خوب آرام پونچے
قتل کر دیا شہروں کڈھو اس وجہ بخور داری
حکمہ کر ساں دگر پونچساں ناسے مار و بچا ساں
ایہ بکواس لکھے کٹاں جیہ بکواس آوارا
بڑی حیرانی ہوئی کیندا کی گل بار خدایا
نالے اوسنوں خیال لے وچہ ایہ کی بار گراہی
تے سمجھ راز حقیقت ولے اوسنوں کھول سنا لے
پر کچھ دل تے اثر نہ ہویا ناں گل دل تے لائی
اوس لے اوتے عمل نہ تیر تیا لے لے نہ آیا
کیا جیش کیا شہر مدینہ سر دم قتل رہے
آن مدینے دور ہوئی سب ہو یا فضل الہی
اوس وجہ دامن سر زنی لے لے حکم کیا کر دیا
آخر غلبہ دین بنی دے سمجھ وامنہ پر تایا
دھن مڑاں لکھیاں آسیاں دیا شوق نہ چنے
دھن نوں لکھ تیر نہ آیا انجیں کیا گراہی
جنتیاں وچہ شہر لے لے لے لے لے لے لے
تا بعد از محمدی بن کے ہوئے وچہ شماراں

مکے فیر چمکے لکھیاں دھن اسے لکھ

وہاں جنت لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۗ

تے جدی عطا کرے گا تینوں یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب تیرا فیروز تو خوش ہو جاوے گا

مکے والی حسرت رب نے پوری کر دکھلائی
 یہو مراد آئی ہے مکی جہڑے دشمن جانی
 جیونکر رب دی مرضی کا فرسب مومن ہو جاوے
 آخر اے عطا کرے گا وہم آن عطا فرمایا
 وقت نوبت اسلامی منتظر قدرت پاک دکھائے
 نیتہر اگلت والا سن پیغام دیا تا
 دنیا دے دھیرہ مرضی کیستہ رب نے ہی پیا
 ہر شے ہر شے جی ازل ایٹھ چیز نہ تھی کافی
 بعد ازل سے مراد سبھ بھیر پہلے ہی عطا جانی
 سورج عمرتے تپ دے ہوئی باکل نیڑے ہو کے
 لوکی تاب لیا نہ سکے ازل دی گرمی پاروں
 کوئی امن دی جگہ نہ تھی تے نہ چھین کد ایں
 نبی دی تے سورج لکھ سبب خبر بہت دیا
 باقی عام گناہی پاپی انہاں حال نہ کافی
 جتنے جتنے امن دی ڈھونڈن و تھے قمر اندھیر
 و مریٹے جے من ہوئی مومن لوکاں تائیں
 جہانوں مکانوں دنیا تے ہی تینوں پیا
 دیا و تے تے ہی وجہ ہو سکے امن دیا

راضی کیستہ یا اپنے نول دی مراد برآئی
 ہون تا بعد اہو ہی پاوے قرب ربانی
 اس شخص و دھڑ محمد سرور اس تے زور تھوڑا
 تے فترضی خلعت دے کے درہم دھم دیا
 صفت بھی برنال جانت و ناز پیا دے
 روشن سینے ہو گئے سبھ دے مٹ گیا کفر نما نا
 انجیں محشر نول بھی ہوئی اسے طور نظارا
 زمیں آسمان نہ رہن ہوئے ہوئی پئی صفائی
 ازل میں نے غلام ہوئی وہاں سند دانی
 گرمی دی بھیر نہ ہوئی جیوں کوئی جیو کے
 بہوڑو گدے ڈھینڈے پھر نہ ہو جوں از روں
 پیش سورج دی ہوئی تھانی چھوٹے دسے تھیں
 حال آوارہ تے ناکارہ دیکھن پئے کشا لے
 کوئی نہ بچھے بات انہاں دی پھر سن جیوں دوری
 جتنے جیوں دے ہی پاوے تے نہ سکتے بسیرا
 ازل بھی جہڑے تھے غلام ہوئی پیاں انہاں
 انہاں دسے ہی ازل دیکھے ہوئی تھیں انہاں
 انہاں نول ہی کسور و عام اپنے نال سبھ لے

چہ تھم ویرا مست را کہ باشد چو نتو پستیب
 چہ تھم از موج بھراں را کہ باشد نوح کشتیاں

انہاں نور کی پیش سورج دی تے کہ دید
 ڈاہدی سخت مصیبت ہوئی کیا کج نہ جاوے

جہاں دے سر متھ نبی دا ہوئی شفقت والا
 مرد بھی دس میدان دیا لے لکھ کر مگ دس

شرابی درخ تھیں دودھ اور دم دیکھ اٹھا سن
 یہ بچہ دولت دیکھ محمد امت عاصی میری
 مودی درگاہ سے ادلوں بجے سیس لداون
 بخدایا امت میری عاصی اوگن ہا می
 کلمہ میرا پڑھ کے تے مڑا یہ کچھ حالت ہووے
 بر خدیا اپنے فستلوں عاصی امت میری
 بخدایا رحمت تیری کون اندازہ لاوے
 اوس دم رب دی رحمت والا ہوندا عجب نظارہ

ایسر کلمہ پڑھنے والے کوئی تکلیف نہ پاس
 کیوں ہے آج گھبرائی ہوئی دردغاں نے گھیری
 دور واپس صاحب اسے ایہ عرض سناون
 آج کیوں لملائی پھر دی روش بھائی ساری
 تیری رحمت سوندیاں رہا کیوں دل ونبہ کھلووے
 بخش عذاب و درخ دے کوئوں پاوے رحمت تیری
 مڑا یہ میری عاصی امت کس دے دلتے جاوے
 پاک نبی نوں ملے تسلی دور ہووے غم سارا

يُجِبَادِي الَّذِينَ اسْتَفْتُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ

اے میرے اہل بندے جنہاں نے غم کیتے اوپر جاناں اپنیاں دے نہ ناامید ہوو

رَحْمَةِ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ط

تیری رحمت تھیں بے شک اللہ حالت کرنے درہے گنہگار ساریں د

اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ط (زمر - ۶)

اولا ہی بخشنے والا تے رحمت کرنے والا ہے :

نہ میرا یہ درد بندہ جنہاں غلطہ کیستہ تے بھار
 ناامید نہ ہوو ہرگز میری رحمت پاروں
 کیوں ہے وہ بے بخش والا رحم کا دن والا
 رحمت سورت اندوہ لیا وعدہ ایہہ فرمایا
 رب تے دے اپنے اوتے ایہ کم فرض کیتاے
 جی ایہ کیس رحمت میری ددی ہر شے نالوں
 بے نیاز اوہ اللہ تیرا رحمت بخشش والا
 حضرت ابن عباس دیاوے پیغمبر فرمایا
 نہیں عذاب دے کارن اس نے ایہ بخون بنائی
 سورہ مومن وجہ بھی یہو چوتھے باب دچالے
 ہاں بندہ نے جال اپنی تے آپوں ظلم کیتاے

خاصا اپنیاں جاناں اوتے پایا بوجھاوارا
 سب گنہگار معاف کرے جیسی جان ازادوں
 گنہ گاراں سپہ کاراں سند گری کم سکھا لہ
 ہووے سد متی اوپر تساں دے عام اعلان بنایا
 ہر اک اوتے رحمت والا وعدہ خاص لیتاے
 کیوں ہے اوہ بخشش والا رحم کرے ہر حالوں
 مخلوقات تے رحمت کرنا کیستہ دور کشالا
 بندہ رب نے رحمت کارن ہی سے خاص بنایا
 طبری جلد بارہاں صفحہ اکاسی خاص حدیث ایہ آئی
 رب نہیں چاہندا بندے اوتے بھار ظلم دا ڈالے
 اہا بتوں بھی بخشش والا تحفہ عام دتاے

جس دل ذرہ بھی الفت ہو سی نال جلیب سوہالے
میں قربان خداوند باری جاں بخشش تے آوے
بار خدا یا اللہ بہت غامی اک تیرا در پھر یا
تیرے باہجہ نہیں دو جگ اندر اس دا کوئی وسیلہ
تے نال سی کچھ عمل اجیہا جیہڑ پیش لیاوے !
جاں محشر نوں منسل تیرے دا عام جھٹلے گا جھولا
وجہ حدیثاں اس دی بابت بہت اذکار لیاے

اوہ بھی جنت وچہ ٹرو سی دور ہوسن دکھ سارے
علیٰ پانی اوگن ہاریاں سبھ تے کرم کماوے !
عرضاں کردا بخشش اوسنوں جیوں عیاں وچہ کرایا
نال ہی عرض سناون لائق پاس اوہدے کچھ حیلہ
ہاں اک وسیعت دجھتی سن کے ہوش ذرا آجاوے
اس اوئے بھی کرم کماوے دکھ مودے سب مور
جیوں ایٹھے لکھ وکھانواں جیوں منا سب آئے

چہت را ذکر پابیت وسیعت دجھتی بر دوزخ

حضرت سہروردی روایت آیا وچہ ہجر بخاری
اوس دم دوزخ دے وچہ ہوسن جہڑے نوک گناہی
چہیاں پینیاں و نگوں کر کے باہر لیا ندا جیسی
حضرت انس بن مالک پاروں ہوز روایت آوے
بعضے نوک دوزخ تھیں باہر تھیسے سوئے آون
حضرت ابوسعید خدری تھیں ہوز روایت آئی
فرمایا جہ جنت والے جنت اندر جا سن
اوس دم مولا رمت پاروں ویکھاناں فرماوے
اوہ بھی اس دوزخ دے وچوں باہر کڈھ لیاؤ
کرن روایت اسے دم اوہ باہر کڈھے جا سن
نہر حیات اک وک دی ہو سی رحمت ذات الہی
پھر اوہ سوہناں شہاں والے ظاہر ہوسن سارے
حضرت انس بن مالک پاروں ہوز روایت آئی
حضرت ایسا جوں اپہ حالت ہو سی اوپر تہنا ندے
مدت تک پیانڈاری کھریاں وچہ درگاہ ربانی
اوس حالت وچہ جس دم مینوں غصہ بہت وہاے

کنہ گاراں دی کرے شفا عت جس دم نبی غفاری
سر بل کوئے وانگوں کلسے تن من پھری سیات
داخل وچہ بہشتاں کر کے مور کرم کما سی
جیوں کر نبی محمدا سرور اس بابت فرماوے
امرالا ہوں جنت وچہ اوہ ڈیرا اپنا لاون
پیغمبر بخش جیوں اوس دنیا تیوں ات لکھیاں
دوزخ والے دوزخ دیوچہ و نجر نسر این پاسن
رائی بڑا بیاں جس وچہ چہب ذرا دھارے
جنت دے وچہ داخل ہوئے دیر نہ موئے لاؤ
پراوہ سر بل کولا ہوسن کوئے نظری آسن
سٹ اوہدے وچہ سبھ انمازی کرسن دوزخیات
جنت وچہ مقام کرسن تھیں رب دے پیارے
حال قیامت بابت جیوں کر پیغمبر فرمائی
میں سبھ دے وچہ عرض کریں کساں لالہ دے
تد تک جاں تک انہاں اوئے نہیں ہوندی ارانی
مولا ولوں میرے تائیں اک آواز آوے

سے محمد چار سجدوں میں منک لے جو چاہتا ہیں
حضرت کہیں اس ویلے میں سجدوں میں اسٹا ساں
کرسن فی شفاعت جا کے میں انہاں گنہ گاراں
تے اک حد مقرر کرسی جو میں باہر نکالاں
نیرا نواں گا نیرا نہیں ہی سجدے سیس نواساں
نیرا نیکی واری انجیں تے مرچو پختی واری
اس دم دوزخ وچہ اوہا ہی دھن لوک نکالنے

وہا جا سی راضی کرساں کیوں پیا غم کھانا میں
وہم جو رب سجد ہی انجیں کہیں جا ساں
اس دم رب قبول کرسی میریاں یہ گفتہ راں
تے جنت وچہ داخل کرے پنی ہوش سنبھاراں
مولا کیوں نیرا انجیں ہی بندے لچھ بختا شاں
وحدت والیاں نول کڈھ لیاں نال بے دی یامی
جہان نول قرآن نے روکیا کافر زنگارے

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج اوپر محمد سے تے اوپر آل محمد سے تے برکت تے سلامتی

حضرت عمران بن حسین لیا یا پیغمبر فرماتا
پا منقوری دوزخ وچوں ایسے لوک نہ لے
بوسہ بریرہ کہ جو خالص دل مقلید سے تے
اس دے حق شفاعت نبوی میں رہے لایے
وچہ بخاری باب شفاعت ابوہریروں آندا
اس ویلے میں کہتے داکو کی رحمت ساری چھانے
نما نول تان دوزخ وچوں اللہ کہہ جانا جاے
سن کر رب دا حکم فرشتے ایسے انہاں تائیں
نالے ہوسن نشان انہاں دے متھے سجدے والا
جس بندے نے متھا اپنا سجدے وچہ جھکا یا
دوزخ اک محرم وں آتے ساڈنہ دے
کرن روایت جدول فرشتے انہاں باہر لیاون
کوہ کہیں نال نہاں تے سجدے سجدے
آپ تے نہاں تے چتر کن منڈر
بعد اس دے ایسے جاپن جیہاں تے

نیرے شفاعت جدول محمد رب نول عرض بنانا
جنت وچہ بندایاں انہاں کسن دوزخ والے
شرعی توحید اوتے جس اپنی عمر گذاری
اوہ خوش قسمت ہیں مسکینوں جنت ڈیرا لے
بندیں دے تھیں کہے جوں رب فرست پند
دیکھے جو توحید اوہدی دا دلوں اقرار لیاوے
دیوے حکم فرشتیاں تائیں اپنے نول بندے
تہاں تے رب نول اک منیاں ایہو نال سدریں
جس دی بابت فیصلہ کرے کہ حق تھا تے
نیر نشان ہو یا یہ اس تے سوہنا رنگ لیا یا
گویا اوہ قبول فرست وچہ ہو گئے دھن دم کے
دوسن جیسے ہوئے کہ تے ایسے تھیں تے
س دوزخ تے تھیں تے تھیں تھیں تھیں
گویا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
بمشرقیہاں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

ابو سعیدؓ کہے اک وادی پیچمبرؐ فرماوے
 اوس دم اندر تمت پاروں ایہ حکم فرما سی
 جس دل وچہ ایمان ہو یگا جیوں رائی دے دانے
 جدا یہ لوکی دوزخ وچوں باہر کڈھ لیا ون
 اوس دم داخل کرن انہا نتوں نہر حیات وچلے
 حضرت امیا دوزخ والے دوزخ اندر مسن
 پہ چنباں دل کبھ بھی ہو سی باقی اثر ایمانوں
 چھو ندیاں اک دوزخ دی تنہاں ہو دیوٹی طاری
 انہاں دی میں کمر شفاعت وچہ درگاہ ربانی
 عرض قبول کرے رب میری نظر کرم فرماوے
 جدا یہ جنت داخل ہوسن اون پار پہ چارے
 انہاں اوتے پانی پاؤ تے اوہ رمل پارسن
 بن سعود عبداللہ راوی حضرت کنول لیاوے
 اوہ کھینڈا ہوا اک تخت باہر کڈھیا جاسی !
 سب جنت بھر پوراوے تھکے تے رست بھری نکلاوے
 پیر بدل قدرست والا نظر کرم فرماوے
 شہد ایہ پاک بن دی موتی برکت ساری
 وچہ حدیشاں بتی تھا توں ایہ اذکار لبستے !
 نوئی بھی ایہا بشر نہ رہی وچہ ذرہ ایمانوں
 جہنم جس میں پارسے تے وچہ شفاعت کرنی
 بہ داری جی عہد سبب کس تے ہو جاوے
 جو برابر جس دے وچوں بوا یا نتوں آوے
 کس برابر جی پس پاوے جنت اندر یہاں
 جس وچہ نور ایمان ڈھونڈے جیوں جوار دانا
 ہوئے امتی پاک نبی تے اوہ دوزخ جاوے

جاں جنتی وچہ جنت دوزخی دوزخ اندر جاوے
 دوزخیاں دے ٹوٹے تائیں دامن کینا تباہی
 اوس تائیں بھی دوزخ وچوں باہر کڈھ کے آنے
 ہوسن کالے کوئے جیونیکہ نہیں پچھاتے جاوے
 جتھے رب دی رحمت پاروں تقسین دور کشے
 زندگی موتوں بہت اوتیرے ہر قسموں کڈھ مسن
 اوہ دوزخ وچہ ہاکے ناہیں رسن تو تہ جانتوں
 گویا اوہ مر گئے بیچاے ختم ہونے کل ساری
 کس بخش خداوند سچیا پار رحمت داپانی
 کڈھ دوزخ تختیں جنت دیوچہ انہاں بھیجا جائے
 جنتیاں نوں آکھیا جاسی وچہ اسے دربارے
 ایہ ہوسن جیوں کھمباں اگدیاں سو ہزار نک وک سن
 سمجھتیں آخر دوزخ وچوں جو بندہ باہر آوے
 تے جنت وچہ جس دم آکے ڈیرا اپنا لسی
 جانے جہنم میری ایتھے شاید کچھ درگا ہوں
 وانگوں اگیاں جنتیاں اوہ بھی اپنا ڈیرا لے
 عاصی مجرم بخشے جاوے پاوے بر خور داری
 جس دی حضرت کرن شفاعت سو جنت جائے
 سبھ شفاعت پاک بنی تختیں بخشش پان رحمانوں
 اوہ متبدل ہو سی درگاہے اس دی ڈوبی تری
 اوہ جی دوزخ وچہ نہ رہی ہو سی فضل غفاری
 رب دے فضلوں اوہ بھی آخر جنت ڈیرا لے
 اوہ بھی رب تختیں بخشش پاوے جنت دے تنہا نتوں
 آخر اوہ بھی رب دے فضلوں جنت کسے تے
 ایہ گل وہم قیاسوں اوتے مولا کرم کماوے

جیوں دنیا سے بے عینک داستان و تار باری
سجد تک راضی ہونا میں رب سے ہی چاہیے
تاں ہی اللہ کہندا جلدی راضی کراں تسانوں
اسے ہی خوشنودی پاروں رب سچا فرماوے

اچھیں خوشنوں بھی دیکھی اللہ مالک یاری
تدین کوئی بات نہیں مونی صا حب سے دربارے
ایتھے وقتے سب مرزاں فضل خدا رحمانوں
پیغمبر دی کرے کشفی دل دایو جھ ہماوے

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاَوَىٰ

کیا نہیں پایا اللہ نے یتیموں پر اور اس نے ٹھکانا دیا

رب فرماوے سچہ یتیمی اس میں تینوں پایا
بھاویں جم دیاں وجہ یتیمان داخل تینوں یقینا
ظاہر میں یتیم آبیوں توں عاجز حال نشان
گویا چلے درجے کھیں توں اولاد درجہ پایا
ظاہر حال یتیمی درجہ ہے اک سختی بھاری
وہ رب سچیا قدرت تیری شان عجیب یتیمان
حال یتیمی بچیاں اوتے کچھ نہیں آکھیا جاندا
کون انہاں دی مدد کریندا خوشیاں کون دکھاوے
بے شک درجہ نشان یتیمان وڈا کھ سناندے
زندگی کھیں ہزار بچارے بہن یتیم نمائے
بھانویں لکھ یتیمان اوتے تنگیاں تے دکھاوے
ماپیاں باہجوں بچیاں سندے نہیں کوئی لاڈ ولاندا
دنیا اوتے ماپے رب نے بخشش کیتی بھاری
جنہاں حال یتیمی والا دنیا اندر پایا
تو جانے یا اوہو جان جنہاں سندے سر پیتاں
جنہاں ماپیاں سندے سر اوتے نعمت نازل داسے
ماپے ہی رب دنیا اوتے نعمت عجیب بنائی
ختم نبیاں سچہ کھیں عالی تے ربوب خدائی

بخت یا غیر ٹکانا عالی دنیا درجہ وڈ پایا
ایسر مالک عزیزاں تیرا اچھ ویزا سب بیتا
ایسر وچوں وقار تیرے دا بہت بلند ٹکانا
وہ دتا مر سبھ دنیا نوں جیوں ایہ بھید چھپایا
اوہا جان جنہاں سندے سر پوے اندھیر غباری
کوئی نہیں پیر داوانگ انانندی طور تہاں مسکیناں
باہجوں فضل خداوند باری ہر کوئی نفرت کھاندا
کوئی نہ پنے پاس بھٹکے تے دھ ورت دندے
ایسر پیش جنہاں وڈا کھ آون سوو قیمت پاندے
دیکھے پر پرستے ملے پھرے حال ڈولانے
ایسر کوئی نہ بات پچھیندا کیوں وقت دیاون
ماپیاں نال بہاراں ہرون دکھ نہ سمجھ جاندا
ماپیاں باہجوں زندگی والی موندی بہت سوامری
اشرف جان سوو انہاں جیونکے حال دپایا
دو جیاں نوں کی حال معلوم گھل ہرون کہیاں
سے کی حال انہاں نوں معلوم جنہاں زمانے
ایسر قسمت نال کسے نوں ہے یہ لکھ دی بھائی
وہ بھی سبے تہہ انہاں کھیں درجیل حال کیانی

نون اشرف کداس نعمت تھیں پورا لطف کھانویں
 جس دی خاطر دنیا والی ہر شے رب بنائی
 اسے کارن رب فرمائے اے محبوب یگانے
 یہ بھی اک فرمان ربانا جس وجہ راز بتیرے
 کندر باد کمر و او دویلا ہے نہ جگ تے آئے
 وقت پیدائش ہر تیرے تے باپ دامول نہ سایا
 نہ اوس ڈھاتینوں تے نہ توں وقت اس تائیں
 جس بچے سر باپ نہ ہوئے کی اول دی زندگی
 کھانوں پینن یاد نہ اوسوں نہ کوئی تن الاوسے
 ایو حال پیغمبر سرور جاں دنیا تے آئے
 صرف اک مال اکی عاجز اوہی درد رنجانی
 کس نوں دسے حال تے داکس نوں نہ سنا
 بھانویں وقت پیدائش تیری گھر وچہ چان ہو یا
 تنگیاں ترشیاں رہیاں نہ باقی ہر شے دی ارزانی
 اس دا امر نہ جاوے موے رد جاکے تنی بنائی
 کرن روایت دادے دے کن بدن آواز ایہ آیا
 بھانویں عمر و تیری آہی تے بدنوں کمزوری
 چہرہ وانگ جواناں سو یا بدن تران سو یا
 ددے دے گھر اپنی بھانویں نسل بہتری آہی
 مرہ بھی جتنی حسب نبی دی اوس دے دلچہ ہونی
 اک یتیم تے بے کس بچہ عاجز حال تاناں
 ایتھے رب پیا قدرت واسے دس دا جو ہر تمانی
 سب کس نبی نوں سب نے کی ادھانت آہی

جد کہ پاپ ہی نہیں پایا توں مرے پانویں
 اتناں بھی ایہ ناز نہ ڈھٹے سے کی باپ تے مانی
 تینوں اس یتیم نہ پاکے بخشے غیر نکانے
 بار پنے نوں یار و صرے دیکھے شان و تیرے
 باپ حضرت عبداللہ اپنا بستر چھڑا کر کے
 جس دا اثر ہو یا ہر دل تے فرق بڑا کوریا
 رہی سسرت واپس نہ رہیوں اوہ تیرا
 اوہ تاس بری نسبت نہ رہی دس دھرم
 جیں رنگ روپین زرد پیرا رخ و دہشت
 مرے باپ و سایہ نہ رہی جڑا یہ خوشی و محاسن
 دل غم نہ کھنکھرتے تے ابے ڈھکھکھ مانی
 کون پچھے تے کون بچا دے کیوں درد و کجائے
 رحمت عام موئی ہر تھا نوں وقت مبارک ڈھوپ
 مرہ بھی غابی جگ پیودی وڈی سرگردانی
 دادا بھانویں خوشیاں کردا مرہ بھی حال نہ کافی
 اسے وقت خوشی تھیں اوس دا سو گیا حال سو یا
 پراس خوشیوں حالت بدنی بن گئی مرہ کے مورہ
 جو دیکھے سو حیرت دے وجہ آکھے کی بن آیا
 ک دوجے تھیں اپرا پاری شامل فضل آہی
 تے مدد و دھ خوشی زیادہ تے پیری دلچہ
 جس دی خوشیوں دوا پھر و اجیہ نہر حال جواناں
 ک پاسے بے کس تیرا اک دل شان گرامی
 جمنوں بے پیرا سایہ ہو گیا اپنے راہی

مان اکیلی وچہ دکان دے عاجز حال فتانی
 ایت دے ایہ جیسے فکرین غم دے رہی وانی

محرم راز اور باسی جہیز اچک گیا اپنا ڈیرا
پر ایسے بھی قدرت والے جو عجیب دکھائے
غیبوں بھیج انداد اچانک پانن گھر وچہ لایا
وچہ بنگھوڑے بھانویں بے بس ظاہر حال دیکھو
کون یقیناں دیکھے بھالے لاد پیار دکھالے
رسم مطابق کون یقیناں آکے دودھ پلاندا
ایسر مائی حلیمہ دے دل پیار اجہیا پایا
بچیاں ونگ محبت کیتی انجیں دتا کھاناں
کسے قسم دی تنگی ترشی جے کدھرے ہو جاوے
کدی نہ خیال دے وچہ آندا ایہ عاجز بھالا
وہنجیں نال پیار محبت دودھ پلائی جاندا
مدت جس دم پوری ہوئی مائی کوئی لیاوے
بھانویں آہا تیکم تے بے کس پر اس فرق نہ پایا
انجیں ہی انعام اگر انہوں کس نہ رہ گئی کوئی
بے کے مائی نے اس کو لوں اپنے گھر وچہ آندا

میرا ک فکر او سے نوں اوں بھی کیستادور میرا
ایہ کچھ ہونداں مرہ بھی سالے دل توں فکر مٹائے
سورنا چہرہ نور محمدی آکر دے چھکایا
مرہ بھی بہ کوئی خدمت اندر ادبوں حاضری تھکے
کون سکے مہتمم دے اوتے سینے کون لگاوے
کون انہا توں الفت پاروں گودی وچہ کھڑا نرا
جس نے پیار محبت پاروں رج رج دودھ پلایا
اسے طور کھڑایا گودی ایہو تانا باناں
فوراً اثر ہووے دل اوتے ہوش حواس بھلاوے
کون اس دی مزدوری دیسی کٹسی کون کشالا
کسے قسم دی کیج کرہست نفرت مول نہ کھاندا
نال پیار محبت ادبول خدمت وچہ پوچھاوے
ماپیاں تالوں دودھ کے اپنا الفت پیار جتایا
دے کے مائی صاحبہ تائیں گھر رس روانہ ہوئی
پر تقدیر انجیں ہی آہی رکھیا کون مٹاندا

منقولہ مصنف محمد اشرف علی سلمہ اللہ الولی فاروقی

بھانویں میں پر عجیب گناہوں پر یہ شوق پرانا
اس ذکر وں دودھ ذکر نہ کوئی تے دینوں ایہ بھائے
اس تھیں پہلاں سیرت اوتے میں کچھ قلم چھائی
بھانویں غلوں فکر وں سمجھوں سوچوں بہت سیرا
اسے نال لکائی ہوئی ایہو یہی پکائی
اس وچہ پاک نبی سرور دے ایہ سمجھ لکھے حالے
من مرادو یا نور دوبارہ ایسے پیار دھراتا
کسر بسر جے رہ جاتے کوئی سیرت چا منگواو

ذکر نبی سرور وائے دیاں وقت تمام دہانا
سرور ستیاں بیٹھیاں ایہو اسے نال دہائے
نظم پنجابی کہہ سکے دو ہیں ادبول اپنی سنانا
مرہ بھلی ایہو شوق محبت ایہو درگس بتیرا
باراں سالوں دے وچہ آخر سیرت آن موکائی
اسے حور کہانی کیتی کڑھے دلی ابالے
اسے تائیں الفت ولایے کیا رنگ دکھاتا
واقعہ عین برابر ہوئی جس دم پڑھو پڑھاؤ

حالات اکرام محمدی ہے مشہور ہرانی !
 جوش محبت وحدت والا جو کچھ اس دکھایا
 وحی پنجاب نہ گھر کوئی ایسا تے نہ بشر ایسا
 چار کتاباں لکھیاں اس نے جو ہر اندک مشہوری
 اول چرخہ نامہ لکھیوس اس بابت کی کہا ہاں
 بڑی ندید کلام پیادہ کی نوں لوں اشر کر بندی
 دوجی کچھ تفسیر یوسف دی سنے عجیب مثالی
 شعر نہیں کوئی جادو بھریا سخن عجیب نرالا !
 جس دل شوق توحید رسالت پڑھے جے یہ اکوادی
 فیر کیا ہر محمدی بکھ کے سادی کسر موکاتی
 ہج دنیا متوالی اس دی اسے مگر دکاتی
 فیر پذیر جو بھیرے والا کھٹ نہیں اس نالوں
 اوس بھی کئی کتاباں لکھیاں حدوں پیاں موکاتیاں
 خطبہ لکھیوس سوئے لکھیوس ٹھنڈا نیوس وچہ سینے
 قصہ حضرت یوسف والا دا اہک ستار بنایا
 عبد ستار دا قصہ بھانویں پڑھدی پھر نہ دکاتی
 لذت شعری لطف تخیلی ذائقہ حال سناتا
 جیہڑا باب تے سرخی لکھی تے مرآتہ جیہڑی
 علم اشعار تے فن عروضوں جیو نگر ماہر کوئی
 اس نے بھی اکرام محمدی وانگ ستار بنائی
 بک واری جس نظر دل گذری کی گل کراں زبانی
 عبد ستار پذیر دوہاں نور بخشے رب جزائیں
 او مقبول حضور کی رب دے وڈیاں شان نوالے
 فیر حبیب اللہ نعمانی صاحب مرد حقانی
 اس نے بھی تفسیر یوسف دی انماں وانگ سنائی

مولوی عبد الستار سوہاے لکھی عجیب کہانی
 کی اکھاں کوئی مخلص آباغالی اوس دا پایا
 جیہڑا اوسنوں جانے ناہیں بھانویں کوئی کہیں
 جوہاں ہر تھاں شہرت پائی چاہے بابت ضروری
 مائیاں بھیناں ورور زبانی کردیاں روباں ریاں
 پڑھنے سننے والیاں تائیں پتے عجب تب دیندی
 ٹھنڈا پائیوں پڑھنے والیاں صاحب اہل کمالاں
 وحدت دے رنگ رنگیا ہویا تے وچہ نور اجالا
 ہوز زیادہ جوش دکھاوے جاوے شرک بیماری
 رہی سہی گل ولے لگاتی سوئے طور نبھاتی
 اسے تائیں پڑھے پڑھاوے ایہو سدا کہانی
 وحدت دامتوالا جا پتے عاشق ہر حالوں
 پڑھنے سننے والیاں دے دل اونجیں ٹھنڈاں پایاں
 تے احوال الآخرت لکھ کے کھوئے سب خزینے
 بھانویں طرزاد ہا ہی مرٹ بھی اپنا رنگ چھڑھاتیا
 پرجواں دے عاشق ہو گئے اندر حال نہ دکاتی
 بس ایہ بات پذیراوتے ہی سوہنا پیا نبھاتا
 سد شاہش صدر شاہتر دا ٹھنڈا پیٹ پتا پایا
 دس تے فیر تخیل اپنا خستہ کہانی مونی
 ٹکٹ نہیں چلیا ودھ کے وکی سنوں حمدی
 دوہ گھڑا یوسف تھیں اس وچہ لذت آئے جونی
 نہاں نال براہ ہونا کیا مقتدر اس میں
 سینہ صاف محبت تے مخلص سوئے اللہ والے
 جس تفسیر قرآن دی لکھی سوہنا طرز بیانی
 تے اکرام محمدی اوتے اونجیں قلم چھاتی

بھلا ہوس تے درجہ پاوے نیک انعام ہتھ آوے
 آج بہنیں بھی انہاں وانگوں آکھے لگ بھرانواں
 اوہ گل کتھے ایہ گل کتھے اوہ سونا ایہہ ریشی
 اردن نام تے علی فاضل صاحب نعل صفائی
 شعر بنانا تے اک پاسے فن بھی مول نہ جانا
 پرہن پا بیٹھا ہتھ شایر مول اکرم کماوے
 ہو سکدائے اسے پاروں بے مراد پرانی
 ایہ گل نہیں معمولی کوئی نہ بچیا ندیاں کھیداں
 یہ اک وڈی ذمہ داری نالے بھال بھریا
 او با جان جنہاں ایہ کچھ سرتے بوجھ اٹھاتے
 اشرق علی توکل اوتے جے تدع قلم اٹھائی
 نہ مانک نبی اودے داجس نے ورد پکایا
 توں بھی ایہ ورد کریندیاں اپنی عمر گذاری
 یا شدہ فضل میرے تے بخش مراد برانی

دو جاب نال انہاں دے مل کے قرب حضور کی پاوے
 رکھاں پیا اکرام ہر جہاں دل دل شکر سنانواں
 اوہ بھی کٹر شور اندھیرا یا جیوں پتھر گئی !
 تے میں جاہل عاصی پاپی اور غیبی حال نہ کانی
 اونہاں نال برابر ہونا وادے دا خصمانا !
 نام انہاں دے صدقے میری کتی کچھ کھل لیاوے
 ایتھے اوتھے فارغ کھیاں پانواں قرب حقانی
 نہ کچھ لچر پچرتے نہ ہی ادھر ادھر دیاں جھیداں
 اس دا نبھنا تے نبھانا ہے اک کم وڈیرا
 دو جے انجیں گلاں کردے پھرے بستے چائے
 بار نہ جائیں سرے لگائیں بن ویسی گل کانی
 اس تے اوس دا فضل سو یا نلے عالی پایا
 تیں تے بھی ہو ویسی رحمت پاسیں بر خور دیا
 جھوریاں دے وجہ وقت دیا نامت ہوئے ارزانی

نہ جوع لبوسے ذکر اعلیٰ

قرت دی تقیہ مبارک جیوں چہرے فرادے
 پاک بڑے درجہ وڈا دوسرے دیکھنا
 باقی عیہ دسے کھر جائے سب سونم دکھائے
 جس دے عرصہ پور ہو یا مانی کوں سیانرا
 تے مانی تک بچر اپنا لے سینے نال لاوے
 کیوں نہ کھنڈ کیجے پاوے رحمت ذات بانی
 تے یہ مانی جیہ جس نے فیرا یہ نبی سچا نوں

بھوئی کم سوہنے دس دے ٹھیک ٹکانے لائے
 اشریجڈک یثیم بھانویں دسے عال بیجاہوں
 ٹھیک پی تربیت ہوئی فکر تمام ہٹا سٹے
 کردی حاضرین سلامت منشاجویں دلاندا
 سوہنا دینہ جن تاریاں تاور کھنڈ کیجے پاوے
 جس دے اوتے نازل ہووے دو رکعت تیرانی
 تک دیاں سکھ آرام نہ آوے کی میں اکھ سنانواں

نرا آرام آسائیں نالے الھیاں دی روشنائی
 میں قربان نہ بھاوی ایہ بھی مل وجہ پتی جبرانی

چھ ماہ پہلے باپ جوں چھ دنیا چھڑا سردھانا
 اوہا حال یتیمی والا بے کس تے نتوانی !
 انجہ جا پے جیوں زندگی والا لٹفت نہ رکھیا کافی
 دادے دے دل اونجیں دھکے الفت رنگ آند
 اونجیں ہی پئے لاڈ لڑائے جو منگے سوکھائے
 پر ایتھے بھی امر مت در لکھیا جھولی پائی
 ایہ بھی ہک مصیبت آہی شالہ پیش نہ آوے
 دادا صاحب چھوڑا کیلا جس دم کوچ لیتاے
 قدرت والے نے مر آکے اپنا جوہر دکھایا
 مائی دے دل حب جیو لکھ الفت دے والی
 ہر حالت وچہ رکھی کیتی الفت پیار کسایا
 کرن روایت دادے تے جال آہا وقت اخیر
 اسے وچہ حیرانی اپنا بیٹا کول بلاوے !
 اے بوطالب بھانویں میری نسل بتیرو ہوئی
 اسنوں تکیاں دل میرے وچہ ٹھنڈا آہی پوندی
 اس دی را کھی تے تگرانی بہت ضروری جانی
 میری کند لئی سن ساری گئی اخیر ہوئی !
 میرے پچھوں ست ایہ انجیں گلیاں وچہ دل جانی
 بعد عبداللہ سب تھیں مینوں توں ہی ال پیارا
 میں بن اس واسا تہ بھانا نالے لاڈ لاناں !
 توں ال خرم رانہ اندر دا بنوں مرد سو یا
 یاد نہیں ایہ دل دائرہ اچھیں کی روشنائی
 اسے طور پریندا گھلاں باڑے ترے لیسندا
 ایہ بوطالب دے دل وچہ اثر اچھا ہوئی
 گھر وچہ آکے پالیا اونجیں ناز پیار دکھائے

چھ سالوں انجہ مائی صاحبہ کرکے کوچ لکھانا
 اسے طور آندہ وہ حالت اسے طور حیرانی
 پرفاوی جیوہ غیبی مرطادہ خاں ہو یانی
 لیا سنبھال پیارا بچہ سیدے نل لکھندا
 ہر شے حاضر طبع موافق حاضر می کیتی جائے
 اٹھ سالوں اچھے عمر و بانی دادا سردھایا
 پر جو گل منظور صاحب نوں کون اوکو عذر لیاے
 اونجیں ہو یا یتیم محمد دکھاں وچہ سیتائے
 چاچے دے دل اسے وانگوں پیار محبت پایا
 انجیں چاچے دے دل اندر فضل کیم تھیں ڈالی
 بچیاں کھنیں دودھ پالیا پوسیا فرق نہ موسے پایا
 پوتے دی تک حالت اسنوں بہت ہوئی زبیری
 کرتا لید و مصیبت پاروں اسنوں ایہ فرماوے
 پر ایہ پوتا و گھر سب تھیں جیندی مثل نہ کوئی !
 سہ بیماریاں ددر ہو جادن فرحت پوری ہوندی
 سبھ تھیں اول فرض ایہوے دلے نال بچانی
 ایہ بے کس بے کس تے بے کس محرم جان نہ کوئی
 عاجز حال یتیم نما نا درد دھکے کھاوے !
 بسنی ان بول سب تے حشر کے نہیں ایہ یارا
 برا قضیہ ال مسکد سے نہیں دل پر چانا
 تو میں اسنوں دل وچہ لایا تیرے جسے آیا
 ست اسنوں ورنہ نہ پونچھے تے دھکے لپانی
 کر گیا روح پرواز اوتاراں جان پیاری دیندا
 جیوں سب انہاں انجیں یہ بھی اسے بار پرویا
 سر اک طرح آرام آسا نش سبھ لاڈ لڈائے

پیا پوسا دوا ہو یا جاں اکبر نور ربانا
 جو گل بات نبی دے ہو ہوں سن لیندا اک داری
 یہودی قادی دامطلب عالم لوک لیائے
 دکھ تکلیفوں رب تبارک ہر دم پیا بچا یا
 ہوش سنبھالی تے رب سچے آپ مدد فرمائی
 مایاں دانیان بھی نہ سکھیا جو مانو لائے سکھائی
 اَلْحَمْدُ لَكَ يَتِيْمًا پاړوں یہو اشان آدے
 جتنے ظاہری کچھ آسانش تے آرم بنیرے
 ہو رہا تے جو جو حاصل ہوئے نی سہارے
 ہر مقام تے منزل دے دھپانہ پورا پورا
 وجہ شروع وجہ لیکھا پتر از نبوت والا
 مونے چلے تے داودی جو جو مستحق آسے
 ہو رہی تے اتے کتاباں اتے ہدایت نامے
 شیخہ دین و حمدی والے آکے چک دکھائی

قدرت کامل ہو راوہ دے دل دسیارنگ یگانا
 اوس تے اوتے قائل ہو کے ہو جانے اقراری
 بھانویں آیا یتیم تے مرط بھی سکھا رام دکھائے
 کوئی نہ درویشی والا نیڑے مون لمبیا
 ہر اک علموں دانش فکروں بات تمام سکھائی
 ہر مسئلہ پیا واضح لیتا جس دم موقعہ آیا
 ہوئے خاص یتیم بیچارا کیا درجہ پاوے
 اوتے ردی ذہنی خوشیوں جوں تیا اوتیرے
 سکھو مس آیت تھیں نام ہر مولیاک چترے
 دعبہ داغ نہ کمیرا کوئی نہ سکھ گلوں ادھورا
 ہر یاسانت فقیہ پچھدیاں ایہ ہو یا اجالا
 دنیا تھیں منسوخ ہوئے سبھی نظر نکاسے
 سبھو ختم ہوئے تے جتنے انہاں تے سرنامے
 گل ہوئے اوہ دیوے تیاں ہو رہی رنگ ہو یا پی

یتیم کہ نا کردہ تہران درست
 کتب خانہ چند ملت شہست

اوہ یتیم قرآن نہ جس دا اے مکمل ہو یا
 مطلب یہ جو اے تمامی پاک کلام نہ آتی
 انہاں دے قانون تے حکم ہوئے ختم تمامی
 یہو قانون رواج تے ایہ مسئلہ ہو گیا عادی
 جیوں تو حیدروں منکر لوکاں جگہ چہ شور مچا یا
 انجیں ایں کلام ربانیوں ہوئے صاف عقیدے

کئی مذہباں دا دفتر اس نے کھنگا ہوں ہو یا
 بات تو بات انجیل زبوروں باقی نہ کائی
 رہ گئی جگہ چہ باقی اکو پاک کلام گرامی
 اسے اوتے سکے جھیرے من گئی دنیا سلاوی
 چھوڑا سدنوں غیر اندے سنگ پیار محبت پایا
 سبھو مخالفت تابع ہوئے مخلص رب نبی دے

ایہ بھی گل اک دذی آہی غور کرے جسے کوئی
 اے کتاب ادھوری جگہ چہ اسے دی گل ہوئی

دو دیاں طاقتاں ہمتا نو لے دیاں تیا ہیا نو لے
اپنے جو دستورا نہاں مذہ قدیموں آسے
اک قیم تے بے کس ہو کے ایسے جو ہر دکھا دے
ہلکے طرف ہوداں اپنا سکے ٹھیک جمایا
ایہو حالت اک پرستار گل موکائی ہوئی
فیر جہالت والے ددرے ہودی چالان چنیاں
بد تمیزی دا طوفان اک جگ دھچہ برپا ہويا
اوس دم ایس یتیم تے بے کس اس دابیر دا چایا
رب فرما دے بھانویں آس توں یتیم نتانار
جس نور آپا سیں دیا لے آنوں ہون فٹائے
ساڈ اذنگ مٹانا شکل ناں ہی ایہ مہٹ سکدا
پاک نبی نور رب سچے سنے بھودت دکھائے
دقت پیدا نش جس بچے دا باپ ہی سر تے ناہیں
جسم دیاں ایسے نہ ہوش شنبھالی ماں بھی چھوڑ دے
دایاں بھانویں دین دلا سے پیاں پیار دکھا دن
وادے بڑا پیار دکھایا گودی دھچہ لھڈایا
سب کچھ ڈٹھا پر جو رب نے لیتی کرم نوازی
ادھا مخالف جانی ویری قدماں دھچہ نو لے

جہاں سینو نے ذکر فرماؤں لک لے اس دے ناک
بارہیہ اطاعت پاک نبی دے سمجھ جاپے پھاہے
کیا قدرت نہیں رب سچے دی جو ہی انجہ دیا دے
تے ہک دل عیسائیاں لوکاں دکر اردلا پایا
دودھ انہاں تھیں مشرک لوکاں کسر نہ رکھی کوئی
جس پاروں ایہ تے فرلے دل دے دھچکیاں
نیل نیک اخلاقی ادرتے رہ کئی مول نہ گویا
دیہاں دھچہ اس بگڑی تائیں کر کے ٹھیک دکھایا
پراساں دے عزت تینوں بخشیا شان شہاناں
ساڈا بنیاں بن لے رہند آخر نہایت دکھائے
تے جس نے ایہ کوشش کیتی سمجھو انجیں بک دا
پہلا باپ نہ رہیا سر تے بستر جھاڑ اکھائے
کی مراد اس دا جتنا ہونا خوشی ہوئے کس تائیں
اوسنوں کون آسام دکھائے کون ادھلا بل لائے
پر خالی تھان مانواں والی نہیں پرچائے جاون
پلچے اس تھیں دودھ کے دسیا الفت پیدا سوایا
لطف نازی پاروں دوجہ حبت لئی اثر بازی
جو سر لیون آئے ادھان من پھر نہ لھائے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

سے قساں دے دھڑے دھڑے تے کھنیاں پائیاں
نہ گل رہی یتیمی والی ناں ادھ درد کہانی
مکے دھچہ نبوت پاروں تثنی بہت دکھائی
مکے والیاں بھانویں مایتھے رب تیرے پاسے
فتح مکہ دے ویسے ایہو پرکس مخالف سارے

آخر جس دم صاحب چاہیا سمجھ گیاں گنواياں
دوجہ دی پانہمت اوس تھیں مدد ہوئی حیرانی
دھچہ مدینے آکے مولا ہر اک خوشی دکھائی
آخر سمجھو گئے گنوا سے رب دچا لے آئے
دیکھو نظار قدرت دلا کر دے پئے اشارے

جنہاں نوں کرکیر نظروں مکیوں دور دکھایا
جہڑے لوک انہاں دے بھلے عاجز حال نتانے
طائف والیاں اپنے دلوں کسر نہ باقی چھوڑی
انجیں خیر والے آئے رعب جانے پھر دے
کیا ایہ ادھار یتیم نہیں جو رستاں کھیند جاتا
آدمین ایہہ میں ہی دساں کھول تمام کہانی

اج انہاں ہی مرگے ایجھے جھنڈا ادھب لایا
اور ااج انہاں دے اتنے عالم کر کے آنے
میل ملاپ عیك سلیکوں آس تمام تروڑی
بٹ کیا سب دا کبر منکار اجاں موئے ایہ کر دے
ایہ تاں رب دی رحمت پر نہیں تاراں ایہ بول بچاتا
کی ایہ تے کی مستی اسر دی کی ایہ سر حقانی

ادکار عازان خیر از پرار سرور کائنات علیہ السلام

مکہ شہر قدیمی بستی رستم تاریخوں اُستے
اس دم تھیں ایہ شہر خدا نے قدرت نال دسایا
کئی کھڑاں سال ااج تھیں کسے زمانے
کرہ ارض دا اندازہ جددو دانا نواں لایا
مسلم ہو یا سبھ دنیا دے ہے دچکار ایہو ہی
نہہ معنی نافرین دا دچہ کتاباں لیا سے
دچہ طبعی جنرا نیہ لکھیا کرہ ارض دیاروں !
پریت پاسا اتنے درجے ہے آباد تمامی
یار پریت دیاں دچوں جے سٹھ کڈے جادوں
مڑ بھی پریت تھیں دیہہ درجے شہر مکہ رہ جائے
اس نقیصہ منقذ ہووے مکہ عین میان زینے
کیوں جے جو شہر دسلی ہووے ہر تھاں اثر دکھائے
پرک نبی دی بستی عالی جس دی ٹور اک آہی !
جہڑا مکہ دور تہہ نہ آفے پورا اوسط کراہیں
میں میان آباد زمیں دچہ مکہ رعب بنایا
اس نقیصہ سر دی دین دی مرآں پیا کر بچا
ایہ آیت بھی شاید ایہو واضح کر دی ہووے

گدیا جودوں زمین بنی کی تے اسمان دھتے
جو مخلوق آہی اس دینے دیہا تنہاں لگایا
پہلے دی بنیاد بتاؤن عالم لوک سیانے
تے دھنوں شہر مکہ نوں جتھے رب دسایا
اگے بچھے ہووے آبادی تے سب دنیا ہوئی
جیوں اودھے درمیان بدن دچہ ایہ بھی بھیں آئے
مکہ دھنوں چالی درجے اسکی پریت پاروں
اک سو دیہہ مجموعہ دواں داتے اوسٹھ سٹھ عالمی
یا سٹھاں تھیں چالی ڈھکے ادھاری دیہہ آون
تے ایہ سارے اکی درجے لکھا کیتیاں اودھے
جس دچہ شہر مبارک لیا فضلوں پاک نبی نے
سب عناقہ اول دے پاروں دل دا مطلب پائے
جس شہر پاروں سبھ دنیا دی جانی کی لہراہی !
تذکار اوس دے آون سندی گل کھجڑن دی نہاں
تے اسس دچہ مراد حرف والا جہڑا ان دکھایا
رہ توجیر دکھایا سکھناں دلی مراد بر آئی
سے منقذ کارن صاحب اوسنوں ایجھے دھو دے

جَعَلَنكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (بقرہ ۱۸۰)

بنایا اسان تسانوں امت درمیانی تہ جے ہوتیں (سے توں دے خدادی) گواہی دینے دے

اسان تسانوں میانی امت شان عطا فرمایا
یہ جو کچھ میں بھیاں کارن رکھی پئی کہانی
حضرت آدم نوں جہاں رب نے پیدا سی فرمایا
اوس دم اسے کھانویں امروں حضرت ڈیرا لاون
ایہو پتھر جس نوں اج پئے جہرا اسود کندے
سے نال پریت لگائی تے کچھ جگہ بنائی
فیراوس اوتے برکے اپنے رب نوں سیں نواون
بیوں جیوں فیر زمانہ لنگھیا جیوں جیوں وقت و پایا
کرن روایت پہاں ہی اوہ رنگ سفید تھامی
حضرت آدم جس دم اک تے سر سجلیا چھہ ہر دے
جس دم فوت ہوئے تے اکوں لوح دیواناں
کفر شرک دا درہا ہو یا رب دا درد بھدایا
فیر ظوفان آیا جس ویسے دب گیا مٹی اندر
حضرت ابراہیم دے ویسے موری تہمت ہوئی
فیر نال سنے مراناں تہاں یہ جہہ شہدائی
نہاں لے لے نوں دوبارہ نوں سروں بنوایا
تہاں سنے محفوز نشانی ضائع نہ ہو جاوے
نہاں سورک امر نذر دردی غور کسے جے کوئی
حضرت ابراہیم دے ویسے مٹی نہ کوئی نشانی
نہاں لے لے نوں نشانی سنے امت پاروں
فیر نہیں نہ بدست نذر کی دوسراں سالان

توہاں نوں رب ہک کر دھوپاؤ شان سواپا
اس تھیں معلم ہوئے مکہ ہے اک بکھ پوانی
کدھ بہشتوں دنیا اوتے جس دم کن پونچایا
ایتھے ہی بہ رب تپے دارا حسد اکہ پکھون
کرن عبادت رب سچے دی اک دتہ بندے
ایہ پتھر دھراں شے اندر کیڑے شرب صفائی
سے حاورں عمر نذر کی انجیں وقت دہاؤن
کھائی پئے نئی پتھر اوتے تے لھائے ول آیا
ہتھ لائیاں پیا میدوندا صاحب شان گرامی
تدکھی آہ سفید اوہ سار پئے عبادت کردے
لوکاں دی دوری نہ مہمت پئے لیا ہو رتھوراں
اس پتھر تے اوس دے پاروں آن غبارا چھایا
لوکاں جی کچھ مکھ واپاں سیا چھوڑ تیغبر
سے نالوں ادھر رو لیا بت نہ پکے کوئی
پتھر بھی ایہ قابو لیستا بنیاد اس دی ڈالی
اس پتھر نوں نال بہت خرم جگہ لکھو
حضرت آدم تہاں سنے دتے درد نرسید کما دے
کچھ تہہ جو پتھر سنگ کرکے دھوپاؤ ستوئی
جس تھیں ایہ بنیاد اوس دی آدم نبی حقانی
حضرت ابراہیم دے سنے اسنوں غور انکروں
وئی نہ صلی محرم آیا کرے جو اس دیاں بھالان

لوکاں دی اک حید کی روٹی تے کھن پرپو

تے ایہ کس میری والہ رمیا نہ اوردا ڈراوا

جو آوے سو طبع موافق اسوں پیا لگاوے
بدن ہوا عدنان مکے وچہ صاحب عظمت والا
کسے دی بنیاد نوبل سر اوس نے آن بنائی
انجیں فیروزانہ گندیا ہوئی آدن حساون
ہو گیا خاص زیارت لائق تے اک خاص نشانی
اسے ہوں نقش ہو راندا ہر دم وید آسنا
عبد مناف تے ہاشم ہوں مرثیہ بھوانی
وامے عبد مطلب ہوں قبضہ غیر جمایا
پراس ویٹے ملک عرب دی حالت ہو کجہ آئی
من میں اس حالت نواں مرثیہ تھے فیروزانوں

ادھوں کھی مرطوط کیا آخر رنگ کھی ہو رہا دے
دسوں خیال ہو یا کجھ اس داتے آکرے سلجھالا
تے ایہ پتھر کھی وچہ لاوے کر کے خوب دانائی
اس پتھر نواں محبت چین تے پتھر لاون
ایسر رنگ سفیدی اس دا باقی رہیا نہ جانی
دل دے بھی ایہ کی کوتاہی نہ نواں گواہی
مرطوط اس حالت اسے آندا کسرتا نہ جانی
غیر اس اسے رنگ پانا مرثیہ نواں ہو آیا
وحدت دا کوئی نام نہ جانتے خوب بھری گلری
اکوید ڈاکے پتھر اسے راسخ کر دکھلا نواں

لوہی شہزادہ احمد علی بیگ کے پد پادشاہی

رُستائی ہزاروں در سے قریب پہلے جو پڑیا نواں
اس دم بڑی حکومت آئی بابل شہر وچا لے
ست پادشاهوں شاہوں ویٹے جو کردا سلطان
پنے آپے نواں جاتاں ہی ہاں من اڑیا
وینا میں ہی ہاں اوہ اندر نواں لب لاون
کیوں جے میرے جیہا کوئی جے من جگہ پاسے
میرے موندیاں ہو کر کسے دی جے من پوجا ہووے
ایں خیالوں سونے دا اوں اپنا بُت بنوایا
مکہ و تا مخلوق تمامی سجدہ کرے اسامیں
جہاں اپنی حاجت بابت ہر کوئی آیتھے آوے
شاہی حکم رعیت کون ہے اک امر ضروری
غیر ازہ کوئی جہاں سارے عملوں عقلوں خدائی
جدا یہ شہاسی بے کرتوتا سنیاں حکم انہاں نے

ایں تخت شہاسی در نواں دنیا وچہ ویلا نواں
وہی فوجی طاقت و نواں ادب جگہ وچہ پاسے
نکوت اتے غروروں اس دی حالت ہو رہی باقی
غیر سے نہ تھے نہ دوہا کوئی اس سببے تے چڑھیا
بہتر سے جے مینوں ہی من کوئی کسب نواں
میرا ہی ہے راج حکومت کرد نواح دوالے
کی میری مرطوط زندگی ایہاں ہو رستور کھوے
شاہی عبادت خانے اندر عزت نواں رکھیا
منزلت رتدر نیا نواں سمجھو آکر کون اتھائیں
منتقد ٹیک سوال سناوے ولی مرادیں پاوے
جہاں تک دی تمہیل نہ ہووے نہیں موندی منظور
جہاں پاسے کوئی ابے انجیں و نواں ہی پئی جالی
بن سوچے بن سمجھے لک پے بھوسیں نواں

رب دے ناموں پہلے ہی سن اوہ ناواقف سامنے
 اسے پچھے لگ کے سمجھنا اپنی سار بھلائی
 مرٹا اوس نواح تمامی پھیل گئی گمراہی
 بتاں نال لگائی یادی بتاں مگر دکا سنے
 ایہو رسم رواج انہاں دے ایہو دہی چالان
 امد والی بات انہاں دے پہ مول زبانی جاوے
 حضرت ابراہیم پیغمبر انہاں دل پونچایا
 جد بنیاں اتے رسولان دھرت داہر ورودہ
 نوح نبی دی نالوں نسلوں لب دا نور یگانا
 آکھے اسے شاہ اوس لب لگے ادوں میں تھکائی
 جے سمجھ نہ سہا اوہ تائیں ایہ کچھ شان خدائی
 جے کوئی اپنی عزت چلے جے اسے نال لگاوے
 مر کوئی اوسنوں خطر زبانی اوہ مقبول الہی
 اے شاہا جے توں بھی جاپی اوس داترب جنوری
 ابراہیم نبی تبراہیہ کچھ اوسنوں آکھ سنایا
 یوں جے ایہ اتر ارادہ کردا گھٹ میوں ایہ بھاری
 میں کہے تے رب نوں من کے بندہ بنناں پوندا
 اس کتیں ابراہیم نبی دا ہو گیا دشمن جانی !
 خود قبیلہ اپنا جہیز اوہ بھی اسے حالے
 اس کتیں ابراہیم نبی دے خیال دے دھپ آیا
 گھر مخالف باہر مخالف شاہ مخالف ہو یا
 بات میری نہیں سن دا کوئی جو میں آکھ سناواں
 اس کتیں اثر اچھا ہو یا چھڈیا وطن پیارا

سن کرا یہ اک فوٹ لہانی پھس گئے سمجھ نہ کرے
 ایہو اصل خلاصی سمجھی اسے نال لگائی !
 ہر طرح اک بت خانہ بنیاں گویا پھری تباہی
 تن من دھن سمجھت ہی ہو یا اسے حال دیر سنے
 انجیں رہنا تے در تارا انہاں دھپ خیالان
 جس کتیں اس دی غیرت اپنا اوس دھنک دے
 لب دا حاصل حضور کی جہیز احسن دا عاوی پایا
 لب دے دھپ تو حیدر سمانہ دشمن دھنک افرودہ
 پیش تو حیدر کرے شاہ اسے نام رہا
 جس نے سمجھ کچھ پیرا بیتا جود دھنک داس پائیں
 اوس دے ہونہاں ہونہاں ہونہاں مڑا یہ سہ سوانی
 اوسے دی تو حیدر پکا دے اسے دا ہونہاں دے
 در جگ دے اوہ پائی دے ہوئی دور سیما ہی
 ہونہاں دے نال ہو دھنک ہر گل تیری پوری
 سن کہ تیر لگا دھپ سینے خنیروں مل آئی
 گویا شان خدائی تے دا ہونہاں ہونہاں ہونہاں
 ایہ سودا سی گھٹے وندا اتول مول نہ ہوندا
 نالے ہونہاں عیت اونجیں اوسے وائے کچھ پانی
 دے پیا مخالف انجیں جے تے سخت کشا
 ہونہاں تے جہانوار کدھر سے ایہ لب ہونہاں آیا
 گچھا بھو دشمن دے دے منہ ڈھریا
 نہ کوئی اسے توجہ اتول ہو یا حال نتاواں
 ہیری ساہو نوں کر سنلی ٹر پیا مرد سولارا

نالے حضرت لوط پیغمبر اپنے سنگ رانیا

جوفاراں بھائی دا بیٹا راوی زکریا

تریجا ایہ انعام ہوا اوس تے اتھوی شوکستہ نو دی
 دو جا بیٹا بی بی سائرہ نون رب بخش کر سیندا
 اس دے بعد خلیل اندون رب سچا فرما دے
 دنیا تے اولاد انہاں دی ہو کی یا بچہ شماراں
 گویا اتنا دادھا ہو سی بنتی وچہ نہ آوے
 جہاں خلیل اندون رب بخش ایہ نو شجر کی پانی
 اس دے رب دی طرفوں ایہ بھی ہو یا تجھ اشنا
 وکھو وکھ علاقے دیہو انہاں دوہاں دے تائیں
 شام دانک اسحاق بنی نون وکھرا دتا جاندا
 تیں اے اوہا تعلق اپنا قائم رہے اکتائیں
 اسمعیل نون عرب علاقہ عطا فرمایا
 نائے مسر نواح جو نائے اسمعیل سوہارے
 گویا سب نواح ہی پنا کو ملک تمامی
 بنو جہنم دا اوس عورتے رب رتار شہان
 تھو قریبوں ایہو جہم ایہو سکھ چہ زن
 اسمعیل بنی نون انہاں سکھ سکھ بنایا
 ایہ بھی ہو راک وقت ہوئی بن گیا رعب کثیرا
 انہیں ہی اوق بنی تے فضل کیستہ رب باری
 خبر حال عورتے دوہاں وکھو وکھ سے آسے
 جیہ نہ حضرت زینتے فرعونے تھیں ڈر کے
 گویا اسے عرب ملک وچہ بلایاں انہاں پناہیں
 غیر دوہاں اسراہیل بنی ہاں مسرون کڈھ آندا
 چالی ورے برابر انہاں اسے وچہ گذارے
 انہیں دا ارد بنی سمویل تھیں جس دم ذکر کرے
 تخت لفر نے اسراہیل جلدن تباہ کر مارے

دو جا بے وچہ عزت عظمت تے ورن ہودی
 جس دا نام اسحاق بنیمبر ایہو سیہر سیہر
 نون گے بابرست دونوں می نہ کوئی آوے
 عرب ایران تے عہد افیقہ ترک افغن مرزاں
 ہر تھار ایہو آباد و سیہرے ایہو جہنم راوستہ
 نوئی پڑی سکی دل نون دور ہوئی کپٹی
 نائے لہ دیان سے بھی لیستہ سوں دیں اٹھرا
 جس تھیں انہیں کہ دھندل رب و بنی تدریں
 جو نہ ایک مسر سے آو پاس نا تکب نہ ا
 نرس بہت زنجیر ہورے نرس نہ پوس نہ دیں
 دونوں ملک آپے وچہ بلارے رب سب بتایا
 وہ بھی لہند سے پاسے نہ سٹال نہ پے نہ سے
 وسے وچہ گذرن کرید سے مل کر مرد گرامی
 دیا ایہو جہم اوسے انہاں نہ میان
 بھو جہم تھیں اپنے من دیں پئے مندان
 اپنے گھر تھیں لڑکی لے لے اوسوں پ پر نایا
 شامل فضل ربانا مردم دولت مال بیترا
 ان اولاد انہاں بھی انہیں بھی حاصل ہودی
 مر بھی میل ملک انہاں دا موند گائے گائے
 ان پیچھے وچہ عرب نواحے یاز سجن نون کر کے
 برکت اسمعیل بنی دی آیا چین جانیں
 تان بھی اسے عرب سکل وچہ آکے تھیں بند
 بال کچھ امن ہو یا تے پہنتے بابرست مہ دورے
 اوہ بھی آئے عرب نواحے تے اسے وچہ دتے
 بچے بچے لکھ عرب علاقے آئیں نہ دے

معدنہاں دے بیٹے کیستہ کرم انہاں تے بھارا
اپنے ایس نواح دے اندر ادھ بھڑ لوک دے
بخت نصر دا خوف جو آہا انہاں دے دل دے
انقصہ جیوں تک دوہاں دے درد دے
انہاں دھپہ پوئی خدائے رحمت کھیل پونچھے
پراپتھے مقصود اسماں دا اسماعیلول سارا

اوکھ ظلم دے پیچھوں کڈھ کے درستی دکھ سارا
ہر اک طرح اکرم آسائش انہاں نوں دکھاتے
بک ننگا ہوں دور کیتا تے دتا نیک لکناں
انہیں وقت بوتے دونوں مل دے اتے ملا دے
انہاں نے بھی ایسے ہی تھے کئی تھی بار دھرائے
جیونکر سویاں انہاں دا جیوں کر تھیا کڈا

رَبِّیُّں اِسْمَاعِیلِیہ حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسماعیلؑ سوہاڑا سچا نبیؑ رہا
قدرت دے کھر کھجھ کل ہوندی تے ساں ہو رہا
اوہ بہتر جس نوں میرا مولا بہتر جانی
حضرت اسماعیلؑ نبیؑ دا ایں نواسے کڈاں
اس دھپہ ایہہ حکمت آکھی شہر آباد ہو جانی
کرن روایت جہڑوں دوہاںوں ابراہیمؑ لیا نہا
پانی داکوئی تاسر نہ جتھے دلیں وختے کنراں
اُنوں پچھوں وکھاں نے جد ڈکھی ایہ ارزانی
بوجہ رحم دے لوکی کشر میں مقامے آئے
حضرت ابراہیمؑ اوس دے بیٹے اک ربی آجاو
عہدوں آبادی ڈکھی اس دی مکہ نامہ رہا یا
چوٹی جیہی ہک سجدہ حضرت اسماعیلؑ جسد بن دے
ایہ عقداں اوہا ہی بابرکت نامے رحمت والی
کرسے عبادت رب سچے دی ایہو شوق سماں
اب دن وقت صبح دے حضرت بیٹھے دھپہ عبادت

جس دھپہ نور محمدؐ سرورِ نیستا خاص لکنا
اسے پر اس دال نہ کائی غسائی تے سوانی
وہ دھپہ سب کھتیں بہتر اوہا نیک لکنا
مائی صاحبہ نام انہاں دے ڈیرا کن جہڑاں
بھئی کعبہ زکی عورت اس دھپہ اپنا شان وکھائے
جس دی برکت کھتیں ویرانہ سب سہر سہر ہو رہا
ہر شے دی ارزانی ہوئی اٹھ پیاں اک لہراں
آلائیو تے ڈیرے اپنے تے پتے پیون پانی
انہاں نے بھی ایہی تھے ہی اپنے ڈیرے کن جہائے
برکت وارا قدم مبارک اس دھرتی دھپہ پادشہ
رب دی یاد عبادت کارن ہک عقداں ڈیراں
بیت السرداد رحب جس نوں رب دی طرفوں آئے
جس دھپہ برکے نبی خداداد پادشہ درجہ عالی
انہیں کڈاں رات دھاڑاں اسے نال پرانا
رب دی یاد محبت والی حاصل ہوئی سعادت

تاں مرا اپنے مولا اسے کئے کرن دعائیں
منی دلی تھی نامے اوہاں سب رضائیں

ہو اور لاواپنی دے حق دچہ عرض سوال سنایا
عرض کیتی دچہ ایس دیرانے ہے جو قوم بیچاری
ہر قسموں دیکھ کھانے دانے ہارکتوں نہ آوے
نامے ہاک انہاں دچہ آوے ایسا نبی سو ہارا
قدرت رب دی شہر ملک ہے دس داپیا جس جانی
مرد بھی سبزی تے ترکاری ملے تازہ ہر وسیلے
ایہ سب ابراہیم نبی دی دعا دا اثر بچھا نو

جس نے ایس دیرانے اندر آکے دیرا لایا
روزی داکر ساماں اس داکر کے فضل غفاری
طرح طرح تے سبزیان مویے جرج کے ایدے
جس تختہ ملے ہدایت انہاں نیک تھے جب ساز
سجھو یران اجاڑ پہاڑی پتھر نہ او تھے کافی
اونچہ بھی ہر شے عامی دافر ہر دم شام سویلے
نہیں تار دچہ سنگار پھراں کد پھیرا آوے

خواصہ کا حکم ابراہیم علیہ السلام

سحر کے وقت ابراہیم نے اٹھ کر دعا مانگی
کہ اے مالک عمل کو تابع ارست اوکرتا ہوں
اسی سنسان نادی میں آئیں روزی کا ساماں ہے
ابلی نسل اسمعیل بڑھ کر قوم ہو جائے !
اسی دادی میں تیرا یاد دی موعود ہو پیدار

سکون قلب مانگا خوشے تسلیم و رضا مانگی
میں بیوی اور بچے کو یہاں آباد کرتا ہوں
ہی ہے برگ و سمانی کو شان مند ہر دن ہے
یہ قوم اک روز پابند موعود و موعود ہو جائے
کرے جو فطرت انسان کو تیرے نام پر شیدا

بشارت تیری سچی ہے تیرا وعدہ بھی سچا ہے
نہیں ب تو ی محافط ہے یہ بیوی ہے یہ بچہ ہے

نبی خداد سے رہوں نکلیاں جاں یہ کچھ دیکھ بھریاں
اور بادیران عاتقہ فضلوں سب سر سبز بنایا
ہر شے دی روزی کر کے سب آرام و خفا ہے
موجود ہم دچہ اسمعیل کی شادی بھی موعود ہندی
بارہ بیٹے بخشے رب نے اسمعیل سو پار سے
انوں ہر اور دودھانی عرب اندر پھیلائی
ہر اک بگڑا زرد انہاں دی دے سے پھیلی مونی

دس دیراں گداں پہنچیں تیرے رب سے ہریاں سبز
اونچے اسمعیل نبی نون رحمت تال و سیا
پانی عام و عام دگیا ہے چل چل دگے
گوہا ہوا اک طاقت موی زندگی دودھ اندر
انجیل ہی اسوق ہو تے کہم کما سے بھر سے
مسر تے شام تے میں نوا ہے ابراہیم دورہ یابی
سب نواح آباد کیوے جوفی جگہ نہ مونی

اسکے دچہ بھی انہاں دا ہی مسمو کار و بار
اسمعیل دی سنوں رسد سے گرد نواحی سارا

اذکار بنو قیدار لیسیم حضرت ابراہیم علیہ السلام

اسمیں نبی نول بختے رب نے پتر باران
 سمجھناں دی اولاد عرب و چہ رب سچے پھیدنی
 پر قیدار جو دو جا بیٹا صاحب منصب بھارا
 اونجیں ذوق عبادت اونجیں مسجد و چہ خانان
 بیت اللہ دی کرے حفاظت تے پوری رکھوانی
 تے اذکار توحید پیلے ہر دم موبوں جاری
 ابراہیمی طرز طریقہ نظر آوے قیساں دروں
 سستی نشوں اس دی اکوں نام عدنان اک ہو یا
 اوتھے اوس حکومت اپنی قائم جا کے کیتی !
 ایختہ تیکن انہاں دا ہی رہیا کارا بارا
 پر عدنان نے دنیا تھیں بد بستر جھاڑ اٹھایا
 ایہ سن بت پرست تمامی بتاں نال لگائی
 اس پاروں اپو دونوں ٹولے لاکے مول زکھاندے
 جہاں عدنان گیا چک ڈیرا انہاں موقعہ پایا
 دوشوئست عیسے تھیں پچھے ایہ سب کار روانی
 ہور عدنان ہو یا مڑ پچھوں اس دی پندرہویں نشوں
 بعد عیسے دے جس دم گڈے چار سو چالی سالان
 ایہو قصی قریشاں اندر ہو یا بہادر ناجی
 بنو جرہم تھیں قبضہ لے کے اپنا پیر جمایا
 امن بحال کیستا و چہ مکے عہدے سمجھ نبھا لے
 انجیں و چہ نواسے اس نے اثر رسوخ بنایا
 عہد مناف اوہا مڑ بیٹا دے وانگوں ہوئے
 اس بھی اپنے پیو دے وانگوں کیتے کم تمامی

بحوری بابرکت ہوئے رحمت بارہیہ شماراں
 بھونال امن دے رہندے غم و درد نہ کیتی
 پیو دی تھانویں مکے و چہ ارد لگے پایا کربن گزارا
 اوسے طرح طریقہ رکھیا جیوں نبیاں دا باران
 دادے دی بنیاد ایہہ اسی نال اسے سے جانی
 نالے سب قبیلے دی بھی اہو گل کتھہ ساری
 اکوں اوس دی نسل بھی انجیں پڑھ دی شوق پیادوں
 یک چھوٹیرا بھائی جس دا دوجہ و چہ مین کھنویا
 ہو گیا سب آباد علاقہ سب دی سوتنی بیٹی
 شان حکومت طرز تمدن ہور تمام دھارا
 بنو جرہم دیاں لوکاں اس تے قبضہ آن جمایا
 جہڑی اسماعیلیاں کارن بہت وڈی لمپائی
 اک دوجے دے ہوئے مخالف انجیں وقت ہانڈے
 اسماعیلیاں نول کڈھ مکوں اپنا پیر جمایا
 بنو جرہم نے زور کر کے ایہ کم چا کیستائی
 جاگ پایا اک مرد بہادر دیوس جوہر اصلوں
 اس نے غیر سمجھایا مکہ وانگوں اہل کمالات
 اسے اپنے دیلے کیستہ ایہ کچھ کم گرامی
 فیر اذکار خلیل اللہ دے کن آواز آیا
 سمجھناں اوتے قائم کیتے لوکی منصب والے
 گویا و گریا سب علاقہ اپنے نال بلایا
 اوسے وانگ و بڑی جا اوتھے اسے طور کھلو دے
 اس دا اکوں ہاشم بیٹا صاحب شان گرامی

ایہ بھی اپنے ویلے اندر ہو یا بختاں والا
چر سو ستانوں بعد عیسیٰ دے اسدی فیر نشانی
اولوں اور سنوں باراں پتر رب عطا فرمائے
حمرہ اتے عباس دوہاں تے مولا کرم کما یا
دین اسلاموں نور ایمانوں تنہاں ہوئی روشنائی
ترجما بول لب نے اپنا سوہنا نام کدھایا
جو تھے جو عبداللہ صاحب والد نبی سوہائے
باقی اٹھ انجیں ہی اپنا ضائع سب کیتونے

اس بھی فرق نہ آون دتا کیستا نور اجالا
عبدالطلب پیدا ہو یا دادا نبی حقانی
بکھو اپنی اپنی تھانوں پاگئے شان سوائے
وحدت والے دستر خوانوں لقمہ تنہاں کھوایا
مولا نال نگائی غیروں سب امید چوکائی !
سوہنیا ندے سنگ لا کے اوس نے سوہنادر جو پایا
دنیاں تھیں ودھ شان جہاندی صاحب دی سرکائے
ایتھے اوتھنے رانجے عاجز ناحق وقت بیتونے

عرب دی اخلاقی حالت چھپے میں دس آیا
ایہ بھی انجیں نال انہاں دے کر دے پئے صفایا

پاک نبی اچھے دنیا اتے نہیں تشریف لیا تے
کوئی دنیا کی حالت ناہیں ٹھیک انساندی آہی
ہر بریائی تے بدگوئی سمجھو نے زندگانی
جس دے وچہ ایہ اثر نہ ہو دے اسدی قدر نہ کوئی
بس نے ایسی فضل اندر حصہ کدی نہیں لیسنا
تے جس اس حالت دے تائیں کچھ بھی نرم الایا
اس حالت وچہ نبی محمد کرن اصلاح انہاندی
اس تھیں جا پہ کم نبی داکبت سنا مشکل آہا
پھر بھی ایس فریضے تائیں کیسے طور نبھایا
علم اخلاق تہذیب تمدنوں ایہ سب لوکی عاری
ایہر جس جانی دے اوتے ہو دے فضل ربانا
ادب عربی وکڑے ہوئے تے بد معاش پرانے
نجدی وحشی تہامہ بدوین دے رہنے والے
ورقہ بن نوفل عیسائی جو سردار عیسائیاں
عثمان بن طلحہ اہل مہیموں راہبر وحید قبیلے

ملک عرب دی حالت بڑی دن دن ودھ دی جائے
ذہنی روحی ظاہر باطن سمجھو ہی گمراہی !
ایہ وادھا ایہو ترقی ذوق ایہو ہی جانی
گویا اوس انسان نہ سمجھی ایسی حالت ہوئی
اور سنوں لکھیوں باہر کرنا نال اوس دے نہیں بہنا
اوس دی تے مدد جگہ نہ کوئی انجیں گیا ونبایا
کون سنے تے نال ہو جائے کدایہ کل بن جاندی
سر سر بازی لاون اوتوں وڈا کچھ دل آہا
خوش اسوہی۔ صبر تحمل بھرا پسا دکھایا
زل بستیاں بل درتن والی بات ہی مکی ساری
سمجھو مشکلاں حل ہو جادون دور تھئے خصماتا
بک نگوں نیک ہو جانے تھیندے فضل ربانے
راہل دل دوش بدوش کھوندے جاپن سمجھ خوشحائے
عبداللہ بن سلام یہودی منیاں سمجھ لوکائیاں
سمجھو چھوڑا یہ خیال نبی نوں من دے باہر دے

ہک غلام یہودیوں داسلمان جو پارس والا
 غیر بدل جو بت پرستان مکمل غلام لیا ندا
 عمر فاروق جسے اوس اگے ادبوں سیس نوا دن
 اے اثر دں بھالے دشمن سخن بن گئے جانی
 عمر بن عامر جو جانی دشمن دین رسول الہی
 اج اوہا ہی نور ایمانوں جس دم درجہ پاندے
 جیوں اسلام مٹا دن کارن پہنچے حبش بچالے
 خالد بن ولید جنہاں نے جنگ اُحد وچہ جا کے
 جس دم مولا فضل کیتا تے نور ایمانوں پایا
 سب فتوحات اسلامی جتیاں اہلاندے سرسہر
 عروہ بن مسعود مخالف اندر عمر اں ساری
 حضرت نول مکے جادوں بھتیں ایہو رکن وازا
 غیر جان فضل خدا دا ہوندا آپ مکے وچہ آوے
 ایہو ہی نہیں توں اپنی نول ونبہ اسدم سکھ نرا
 سہیل بن عمر بھی انجیں آبا را مہر بت پرستان
 پاک نبی نے نام اپنے مال جہول رسول لکھایا
 اج ایہو ہی نال نبی دے دلوں لگانی ہوئی
 حضرت عمر جو لے تلواراں سر کٹن نول آوے
 وحشی جس نے حضرت حمزہ ماریا اُحد وچہ لے
 کچھ دن گذرے اے ہی مرد نور ایمانوں پایا
 پاک نبی دے ساتے ہو کے بند سکے موے
 کین روایت مک دہاڑے کول نبی دے آئے
 تک کے حضرت کہیا اوسنوں پائیوئی نور ایمانوں

لک کے نال نبی دے پاوے سمجھتیں درجہ اے
 جاں اودن کے ذکر نبی و انور ایمانوں پاندا
 ایسا اثر تو حمید دکھایا سخن نہ خیر بالادین
 تے جو لہو دے پیاسے اے اہو پے جہرے پانی
 حبش اندر ونبہ پہنچ جنہاں نے دکی ایہو لمراہی
 ونبہ عمان علاقے لوکاں دین اسلام سکھ ندے
 انجیں اوزنوں ووصا دن کارن آئے کان دوسے
 مسلماناں تے حملے لیتے نیت دلوں چا کے
 لات عرسے دیاں مندر اں نول خود آپوں توڑ دیکھایا
 ایہو ہی اے اگے ہر کے دس دے جو سر لھنیرا
 صلح حدیبیہ ویلے ایہو دس دا کار گزار ہی
 ایہو قریش دا اسکر دہاڑے اندر پایا بلا
 عیساں دا اقرار کی موکے نور ایمانوں پاسے
 سد نال لگا کے بی مسلمان ہو جاندا
 صلح حدیبیہ ویلے اس بھی سے کیتیاں پیاں پت
 روک دتا اس انجہ نہ لکھو پورا زور لکھایا
 ایہو شوق محبت دل وچہ تے ایہو دلجوئی
 اوہا پیاں اج ادبوں قدیں اپنا سیس نوا دے
 تن من کت۔ بہ حرمت کیتا کٹے داغ موکے لے
 پیر لیتے نہیں شرمندہ دل تے اثر سوایا
 ناں دا دل متیں حضرت اوسنوں کدے مول قبولے
 جھک دا جھک دا ہندا ادبوں بھی نالے شراوے
 پر نہ بجاوے چہرا تیرا سرگز مول اسانوں

جس دینے میں تک ایمانوں چاچا یاد آجاندا
 بیوس ہودے طبع نہانی ایسا اثر دکھاندا

بہتر سے توں سامنے میرے آنویں جانویں ناہیں
 اس گل دادل اوس دے اوتے اثر اجیہا ہوندا
 آخر جد کوئی راہ نہ بھوس جے خوشنودی پاوے
 آکھے اس حرکت کھتیں کیتی میں اس کنوں تلافی
 عارث نسکے چاچا اوس دا پتر بڑا سیانا
 ہر تھاں بھونبی سروردی شعراں وجہ الاوے
 جنگ حنین میدان وچاے ایہور کاہاں کھامے
 یوسفیان حرب داد و جا ویری پاک نبی دا
 ساری عمراں نال نبی دے جو جو ہویاں لڑایاں
 فتح مکہ دے ویلے ایہ بھی نورایاں نون پاندا
 طفیل دوسی ہک شاہ عرب دالیا مکے ہک قاری
 اجیہی کلام سناوے لوکاں اثر اجیہا پاوے
 لوکاں کو لوں پھچیا اوس نے کون اجیہا کوئی
 کہیا لوکاں توبہ اتوں جھاتی مول نہ پائیں!
 نال وکسین نہ ملیں اوسائیں اس وجہ خطرہ بھارا
 تیں اوس اپنیاں کناں دے وجہ رول مھر لیا دبا کے
 پر ایہ رول کم مول نہ آیا مولا کرم کمایا
 اسے پاروں و پنجہ وطن وجہ دین اسلام پھیلاوے
 عبدیابیل ہک نقعی جس نے طائف شہر وچالے
 گرد نبی کریم بچے شہری پتھر گیسے مارے
 گویا جانی دشمن بن گیا پاک نبی سرور دا
 ہور بتیرے لوک جنہاں نے ایسے جوہر دکھائے

سبے آنویں تے کچھے میرے بکے مرٹڑ جائیں
 چھوڑ مدینہ نس لیا باہر جنگلیں پھر دا بھوندا
 مسیلہ کذاب کافروں جا کے آپ قتل کراوے
 ہوسکدائے نبی تے اند دیون متاں معافی
 یوسفیان آکھن اوس تائیں پھرے خلاف نمانا
 اوہ بھی نورایاں نون پاکے نیک بندہ بن جاوے
 نال نبی دے کھلتا ہویا با تسکین آراوے!
 مدتاں اسے طور گزاری ہر دم حال کب سیدا
 بھواسے آپ کرایاں آپو آپ مجایاں
 پھیلے کینے کلام دے کھتیں نیکو کار ہو جاندا
 سیوس ذکر نبی سرور دا جو محبوب عفتاری
 جو سن داسواوے ویلے ایسے دا ہر جاوے
 مینوں بھی اوہ و پنجہ ملاؤ حب اوس دی دل ہوتی
 نہیں تاں تو بھی وانگ اوسے دے پھر سیں پنڈ گرامیں
 پنج جائیں مت پس کے اس وجہ ہووے حال آوارا
 تاں جے سنے نہ پاک نبی کھتیں پنج جائے کفر گنواکے
 جاں ستیاں تاں اوسے ویلے نورایاں نون پایا
 گویا اپنی قوم تمامی مسلمان بناوے
 جاں حضرت لئے اس دی طرفے پائیں سخت کشالے
 جس کھتیں ڈاڑھا صدمہ بہتا بھل لئے کائے بارے
 ایہ بھی اچ مدینے آکے سر قداں وچہ دھردا
 آخر سمجھاں منیاں ادبول نورایاں نون پائے

عزیز کرد ایہہ کی سر آہا کیوں لوکی جھکائے

کی ڈٹھوئے جس کھتیں اپنے کینے سمجھ گنوائے

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاَدٰى ۝

کی نہیں پایا اللہ نے یتیموں یتیم فیرا دس نے ٹھکانا دتا

پاک نبی دی پہلی زندگی بچپن والی ساری	عجب مظاہرہ کردی اپنا میں صدقے میں واری
ظاہر حال یتیمی دسے جیوں دنیا دا چالا	پر جہ نظر اکٹھا کے ڈکھا ہو رہی نور اُجالا
رب نے اودہ کجھ درجہ بخشیا جو نہ کسے بھی پایا	سو ہنا نام محمد دھر کے دو جہ وچہ وڈیا یا

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ رِجْلَةٌ فَذُو الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

شان نبی دی دس کارن رب دی ذات نیاری	اپنے اسموں اسم ایہ پیارا جگ وچہ کیستا جاری
ملک عرش فرش دا اپنا نام محمد سداوے	تے حضرت دا اسم محمد جگ وچہ شہرت پاوے
معلم ذکر حدیثوں ہودے پیغمبر فرماندا	نام محمد دھرتی اوتے یوں رب بلاندا
تے اسماناں اوتے احمد یوں آکھن سارے	ایہو ہی مقبولیت دے میرے خالص اشارے
وچہ توریت رسول اللہ دا نام محمد آیا	تے انجیل وچہ احمد لکھیا جیوں اللہ فرمایا
مائی صاحبہ کنوں روایت جاں پیدائش ہوئی	پاک نبی دی دنیا اوتے پھیل گئی خوشبوئی
ہر اک جگہ منور ہوئی نیک آوازے آون	گویا ملک ربانے آکے ایہ خوشخبر سناون
آکھن رکھو نام محمد ہے ایہ نور ربانا	اسے پاروں چمکے ہر شے وچہ زمین آسماناں
ایہ مقبول خدا دا پیارا تے ایہ اسم دلارا	عزت نال پکارتے جس نوں خالق سرجن بارا

غزل

تعلیم سے لیستا ہے خدا نام محمد	کیا نام ہے اے صلّی علیٰ نام محمد
قرآن میں جنت میں سر عرش سر لوح	کس شان سے خالق نے لکھا نام محمد
مُزَمِّلٌ وَمَلَكٌ كَذِبُ كَبَرِ كَبَرِ	کس پیار سے لیستا ہے خدا نام محمد
ڈرتا تھا لٹا ہوں سے میں رحمت نے ندادی	غافل تو کہیں بھول گیا نام محمد
اللہ کہے اس پہ سلام آتش دوزخ	جس شخص کے ہو دل پہ لکھا نام محمد
ان ناموں سے انعام میں بل جاتی ہے ہر شے	لو صبح و مہسا نام خدا نام محمد
کیا ڈر ہے اگر قبر میں ہوں مارو کثر دم	ہے امت عاصی کا عصا نام محمد

آنکھوں میں بسے دل میں رہے ہونٹوں پر آئے طیبہ کی فضا یادِ خدا نام محمد

اکبر تو بچنا چاہے اگر نار سفر سے
سینے کے نگینہ پہ کھدا نام محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاَرْحَىٰ وَاٰلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ
وَسَلَامًا اَبَدًا عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِیَّ اللّٰهِ

وہ چین و چہرہ تے نام محمد سادہ طور ربانی
جس موہوں ایہ اسم پیارا ادا ہوئے اک واری
جابل عربی کفر شرک وچہ جنہاں تمام گزاری
پر ایہ اسم محمد ایسا بھریانیک تاثیروں
بھانویں آیا یتیم تے بے کس مرط بھی فضل الزہور
تاں ہی نام محمد رب نے دھرتی اوتے بلایا
اسے پاروں انہاں لوکاں دلی ہوئی روشنائی
ابا بگڑنوں ایو دولت تارے ہک نگاہوں
حضرت علیؓ تے مڈھوں ایو حصہ پایا سو یا
ہو را مصحاب کبار تمامی اسے نعمت پاروں
بے شک جنہاں لوکاں دتے کچھ توجہ ہوئی
کافر لوک کفر دے مٹھے از لوں آسے پیٹھے
انہاں اوتے اس رحمت تھیں اثر نہ ہوندا کوئی
انہر تے کتوری ہے اک نعمت ذات ربانی
سخت بیماریاں جنہاں سندا کوئی علاج نہ تہا پیے
بعض طبیعتاں ایساں جنہاں ذرا سونگھائی جائے
انجیں ذات محمدؐ سرور جیوں انہر کستوری
تے جنہاں دی فطرت مڈھوں گندی تے بد بوئی
انہاں غول ایہ سبکدہ خدہ بھی تہر آلود و بانی!
جدوں توحید ہدایت والی انہاں سستی کھائی

پر ایہ بھی اک رحمت بھاری کیتی ذات ربانی
اوس منہ اوتے لکھ لکھ رحمت بھیجے اللہ باری
تے توحیدوں سدا بیزاری کدن ایہ ادا پیاری
حبت دل ہوئی جہات و ہا ہی بخشا رب تقصیر دل
پاؤں والے پاگئے اور تھیں بکو بھری نگاہوں
ہر سے اوس تھیں فیض اٹھایا عالی درجہ پایا
ایتھے اوتے دریں جہانیں پایا لطف مولائی
عمر سو یا اسے صد تے ٹھیک ہو یا گراموں
اسے پاروں دو جگ اپنا نور سو پایا ہو یا
نور ایما توں حصہ دے کے بجائے کفر انکاروں
اربا آن جھڑے وچہ قدماں جھڑا رسیا نہ کوئی
دلوں اندھیرا ذکر بھیر اسن سن پھر دے رٹھے
نال ہی اس دے پاروں انہاں کچھ ہوئے دلجوئی
جس دے اثر و پل وچہ ہو دے درد دبا پرانی
انہاں اوتے طیبہ ایہ درتن دل ہو جاوے آپے
نور ہی اود مریمؑ جادوں کچھ متحد دست نہ آئے
جس تھیں نیک طبع لوکی ہو گئے خاں حسوری
کد انہاں تے اثر کر سندی یہ رحمت خوشبوئی
و کچھ دیاں ہی کفر انہاں دا بیج دادوں سوائی
بھل لیونے اگلی بھی سب درتیا تہر ربانی!

نئی بو جہل امیہ جیسے اسے پاروں مارے
طائف والیں پہلاں بھانویں تھیندا ہوں نظر ارا
اوہا لوک مخالف دشمن پیر ادبوں آکھڑے
ایہو وڈا معجزہ جانو ایہو طاقت بھاری
نفر شرک وچہ گدھے ہوئے نوریا نونوں پاندے
عربی لوکی ہر بریا یوں جیونکر منے ہوئے
جیوں برائیوں تے بدگوئیوں منے وچہ زمانے
سمہ دنیا وچہ ایہو آسے انہاں خوبیاں واسے
جیویں نبوت اتے رسالت انہاں اندر آئی
سن مومن میں تینوں ایہ سن سمجھو لھول سنانواں

ایتھے اوتھے ہونی تباہی اولت کئے نکالے
پر جہ صاف ہو یا اندرونہ دودھ ہوا دکھ سارا
بہرے پہلاں سن دیاں ہی سن گل گل اوتے لڑے
جس تھیں منکر لوکاں ادبوں کیتی تا بعداری
تے توحید الہی ہی پئے ہر دم درد سناندے
انجیں خوبیاں بھی کچھ آہیاں نیک اسبب بڑھوئے
اسے طور ایہ خوبیاں ولوں آسے خاص نشانے
انہاں دی ہی فطرت اندر دیون پیاں اوہا لے
انجیں انہاں مخالف ہو کے مرطاعت دکھلائی
لھورں ایہہ بھی مانو حقیقت پتے تمام بتانواں

خصوصیات عرب نمونہ اہلیت خیر الائم

در کذاتے سخت گدباں واسے دھندل ویکھو نہ ڈرے
چو بچے کھائے لہو وکائیے جھول پھاندی بھرے

رچہ کن ہاں کدرے جس دی کی مقدور ادسا
ملک عرب اک خطہ ایسا جس دا عجب نظارا
ریگستان تے اک افسے راہ رستہ نہ کوئی
رہ توں تھڑتے پانیوں کتی دھرا انہاں سہناں
دنیا نال نہ لائے کھانی اپنی پئی چٹانی
ایہ رنگ ہونداں مرد بھی اللہ ایہ کچھ خوبیاں پایاں
ایہ بھی خوبیاں انہاں اندر ایہو سنبھالن واسے
پہو وصف انہاں وچہ جہر طاہمت نسب ضروری
سب قبیلے آسے جہڑے دس دے عرب شمالی
اس گل دی تردید کسے تھیں اچ تیکن نہیں ہوتی

کسے بیان برائی عرباں جیندیاں پاک ادا میں
سب دنیا تھیں دھرا دس واسے سدا کتارا
آب و ہوا زالی جگول ہوسے کتے نہ ڈھونی
میل ملاپ تے پیار محبت کی مراد اس داکناں
گھائیوں وادھیوں سار نہ کوئی اسے طور دہانی
جس تھیں اوہ حق دار پچھاتے پان توحید صفایاں
تاں ہی وحدت دارنگ آیا پائے نور اجمالے
جس دے وچہ کوئی شک نہ جس دم کوشش کیتی پوری
نسل اوہ ابراہیم نبی دی شان عہناں دی عالی
تے نہ اتنی جرات والا ہن تک جہیاں کوئی

اے زکام سیف الملوک میں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پسرے شاہ غازی عاتق کھڑی ضلع میرپور ۱۲

دھچ توریت اس کل دی بابت پورا ذکر لیا ہے
 من بھی من چنے مل دے سمجھو پتے سرخ انہل دے
 انگریزاں نے بھی اس بابت زور پیا آرا لایا
 ہک یہودی فاضل ڈاکٹر لکھے ایہو کہانی
 ہو ر انگریز عیسائیاں نے بھی اسے طور سنایا
 فیہ قرآن مجید بھی انجیل واضح کر فرما دے

سب قبائل کن کے دسے پتے نشان بتائے
 ہستیاں عرب پرانیاں جہڑیاں انہا دے دھچ منہ دے
 آخر ہوئی تسلی سمجھاں جیوں توریت دھچ آیا
 نام تاریخ یہود عرب دی دھچ انگریزی جانی
 سینٹ پال خطاں دھچ اپنے ایہو ذکر لیا
 عرباں اتے قریشاں تائیں جیونکر دسیا جاسے

صلۃ ابراہیم علیہ السلام (ج)

مذہب باپ نشان دے ابراہیم علیہ السلام دا

راوی ذکر کرے اس بابت جیونکر او تے آیا
 پر جس دم مجموعی تنکے اس دھچ شک نہ کوئی
 ظاہر حال بھی ڈٹھا جاسے غودوں نکر دی کوئی
 جیوں توریوں رہناں سہنا نظر انہاں دا آیا
 اوہا تنبو اوہا جنگل اوہا مال مویشی
 رسم رسوم بھی اوہا جو اسلام نے آچمکائے
 فیہ ادہا بیت اسد انہاں اوہا حج تشریفانی
 ہک محقق فاضل جبر من اس بابت فرما دے
 جو حالت سی شروع دچالے من تک اوہا جاپے
 اپنے حسب نسب دی بابت خیال جو عربی بھایاں
 اس بابت تاریخاں اندر بہت اذکار لیاے
 شعر لولن تے ایہو لولن تے انجیل تقریروں
 ایہو ہی نہیں اپنے شجرے آہے یاد انہا نولوں
 اپنے سمجھ قبیلیاں بابت ٹھیک اذکار لیا دن
 دو جیاں لوکاں بھانویں انجیل پئے کمال دھچائے
 اسرائیلی بھانویں آہے ابراہیمی سارے

سلسلہ نسب بھانویں پیا بھلے گھٹ دھچ لکھا لایا
 ابراہیم خلیل اللہ دی نسل ایہ سمجھو بھائی
 جاپن اوہا نسل تمامی کمی نہ کدھرے ہوئی
 شروع اسلام تک کیا ج تک اوہا ہی رنگ پایا
 اوہا زندگی بدواں والی اوہا دور اندیشی
 اگے نالوں روشن کر کے لوکا نولوں دکھائے
 یورپ والیاں بھی پیا غیاں لکھی ایہو کہانی
 عرباں رسم رواج قدیمی سادہ رنگ دھچائے
 طرز لباس رہائش بولی اسے طور سنجا پے
 بھی اوں دی نگرانی رکھی دسناں نال صفایاں
 جیوں انہاں فخر نسب تے بھارا اسے نال دھچائے
 شجرے نسب بھی یاد انجیل ہی سمجھ صغیر کبیروں
 بلکہ کھوڑیاں دے کھی شجرے کہندے پھر ن زبانون
 ایسا دک ایہ عرباں حاصل عجب کمال دھچان
 پر ایہ نشان انہا نولوں حاصل ہو ر نہ کوئی پائے
 اسے نسلوں اسے اصلوں ایہو کار دھچائے

پر ایہ دو جہاں تو ماں تے وچہ خطا خطا ہو جاندا ہے
 عرباں وراثت انہاں وچہ ہرگز نظر نہ آوے
 ایہ لوکی اثرات اپنے من سمجھ مٹائے ہوئے
 غور کرو تے فخر نسب دا ذاتیوں چیز نہ کافی
 اصلی فخر تے عمل اپنے دا جوں نبی فرماوے
 اصل حقیقت اس دی جو نکرا ہوا ہمہ سرا ہے
 اسمعیل نسل دو صائیں تے برکت وچہ پائیں
 نالے ایہ بھی عرض نڈاری وچہ ورگاہ ربانی
 جس دی بک نکاسوں ایہ سب صلاح نیک ہو جان
 مورہ اک شے حاجت کارن ہوئے انہاں فراوان
 دینی تے دنیوی سر شے نصوں بخشیں سائیاں
 انہاں دامر پورا کرنا رب دی بخشش بھاری
 اورس باروں ایہ ابراہیم نسب صحیح ہوئے
 سمجھو ابراہیم دی مشاغل ملی نہ مولے ہوئی
 موراک وڈی خوبی دین جو انہاں وچہ آہی
 قوم کسے وراثت انہاں تے ہرگز مول نہ چھایا
 اوہا چالاں بالال اوہا نازتے اوہا نخرے
 حاکم پونہہ طرفوں آہی مذہباں دی بھاری
 پرایتھے لکھ اثر نہ ہویا ناں ایہ قابو آئے
 ندرس کتیں تے کین فوٹے پھیسے لوک جوہی
 دھروں لوک یودی پھیسے کین حجاز وچاے
 انجیں حال عیسایاں دارینوں شام خواہیں
 رب دی مرضی کسے انہاں نوں رہ اپنے کہیں لایا
 صلویں رسم رواج خیالوں آہے اپنی کھانویں
 باں لکھ ایسے لوک کھی آئے نیک طبیعت دانے

نالے جوہ تے وطنوں دوری اصل تمام و بجا ندے
 ناں ہی وہ کوئی طور طریقہ وقت اوتے دکھائے
 اصل حقیقت چھڈی ہوئی حال و بجائے ہوئے
 ایہ تاں محض دماغی کوفت وادھے دی رسوائی
 جبکہ ایہ نہیں ٹھیک نسب دا فخر نہ کم کجھ آوے
 کمرن دعائیں مولا آگے ہکے اوس دربارے
 نالے دیں ہدایت انہاں دو باب پان فداہیں
 نبی انہاں وچہ بھیج اک ایسا کرے خاص ارزانی
 تیرے نال لکا کے دل کھیں قرب تیرا سمجھاوے
 جیز کسے دی کمی نہ رہ جائے کھسے نہ حال تانواں
 سن ایہ عرضاں نبی سچے دیاں رب پسندی آیاں
 منجے دعا نبی نہ ہوئے مراد و جہ کار نڈاری
 تاں ہی اثر انہاں نوں ایہ ثروت عطا فرمائے
 سمجھو آپس تے وچہ بل دے دل بندے سمجھ کرانی
 کسے مذہب دے نال نہ مل کے انہاں پی نباہی
 ناں ہی طور طریق انہاں دا مول کسے بد لایا
 دہا معاش لباس اوہا ہی ادبیں حصے بخرے
 ہرگز فی تول دوریا آئے دیہو خوش بھاری
 ناں کوئی اثر انہاں دا ہویا سچے چوپے لائے
 ہر اک نوں ایہ سبق پڑھاوے ایہو کانا کھوہی
 انہاں نے کھی انہاں اوتے سے سے پئے ڈالے
 عرباں نور عیب بیت دی دین تعلیم تداہیں
 جے لایا تاں اودھیں انجیں وقت رنگ بد لایا
 اورس کتیں یہ قدم نہ ڈولے کامل لوک سچا نوں
 جہرے ایہ رنگ دیکھ نہائے جابن انہاں نالے

پھر جان انہاں کھیں دیکھ چھپے سب کی مذہب ساند
اوس دا نام حلیفی مذہب انہاں رکھیا ہویا
ختم نبیاں آون در وقت اودائے نیرے

برہمنی مذہب ساڈا ہرونی آکھ ساند
اوسے دتے تاکہ مونسے رب سبک اک ڈھیر
جس کھیں دور ہر دین جیتی سمجھانائے جھیرے

ہر گل اندر علمت اوس دی تے اویا ہی جانے
کدن یہود عیسائی اوتھے تک دے رنگ من جانے

مہر اک بات یہ لوک کسے دے نہیں محکوم ہوتے
چڑھنے دھن پرست جہانوں گڈھے شاہ بنیرے
ہمش فوج میں لوں کر کے جہاں اتوں چڑھ آئے
نام نشان نہ رمیا انہاں د مہر گئی ختم کہانی
دل دماغ انہاں سے دتے بڑھ نہ پے کپ کوئی
اس وجہ بھی یہ قدرت رب کی پیاراٹ کٹا کے
کرن قبول آزادانہ تے درشن و ناس آزادان
اس دی وجہ دیتی نہاں روک نہ کوئی آوے
آخر جہاں قبولیا انہاں دین رسول اکرم دا
ورک بات نہاں وچہ ایہ نہ علم و نائبروں غلامی
کو غلامی رکھ پڑی ہو نہ ہی گل کافی ۱۶
موراک روڈی خوبی تہہ ملک عرب داسار
سکھ عداوتے وایاں ایٹھ پوچھن موئی آسانی
سر کوئی پورے طور اتھاؤں رب درست پند
نمود شلاق نہو بیوں کافی پوریں پند
در غطرہ تے لٹن اندر قدرت مول نہ پایا
جہاں اسماعیل مونسے منور تہہ رب دی توی
اسکے جرات تے آزادوں و دیکھ جویہ دھائے

تے نہ کسے حکومت دالے آکھ تھندے نہ
پر اتوں کسے رخ نہ کیتا دے اوہ پرے پرے
قدرت رب دی منہ دی کھا کے سارے گئے دجائے
تے عرباں دی طاقت جرات رہی اونجیں ہی جانی
تے آزادی جوش طبیعت کی نہ مونسے مونی
تاکہ آخری مذہب نہاں وچہ ٹھیک طرح جانے
تھل تھل جی اونجیں جیونکر تک رسد ہوندے شہر
بہرے پورے جوں جوں تے رب نہاں دچھ دے
ونجیر رب قدر ہو پورے جیونکر اہل قسم دا
کے کتابوں مذہبوں نہ ہی مونی نہاں وکھالی
تے جہاں علم قرآنوں سکھیا اوہ بھی مونی صدف
عین مین تہاں وچہ اسے جہک د مرکز ہمار
ایشیہ یورپ تے از قہ اک برابر جانی
روک روک دتے ہی نہ کوئی سب تے نفس ہو جاندا
بڑے شجاعت بہادر آسے یہو جو سر دھو دن
وچہ میداناں کسیر کٹانا دانم ٹھل مسایا
سے پوروں کامل تقریب انہاں داسر کوئی
شاہان نیکن پوچھ انہاں سے پیر نامیں آسے

ظہور کی جیو جمعیت موندیں لکھر دتے بھارو
کدی نہ دوست سمجھ کے شہابی لشکر مارو

سے جرات تھیں یہ کوئی عزت پاگئے پوری
 دین قبولی اس جرات نے پوری رنگ دکھایا
 کسری قیصر شاہاں تکیوں جا کے رعب جاندے
 سے عہد جوش انہماں دیر دنیا تھیں دودھ آہا
 جو دعوت تھرکتے رہے اوتھے خیال جو بھی دل آیا
 کوئی حق نہ نہ کہ کسی نے نہ دیکھے دبا یاں
 انہاں دی یہ حالت تک کے تہ تیغ دنیا ساری
 کیوں جہ حق کوئی تیغ نہیں خوف نہ انہاں آہا
 موقوفے اسے ہر گل آئی رہا ایک سسٹانی
 سجن ہوئے ساسنہ ہونے ساسنہ پتی بھوکی
 جو منہ نکلیں سچ ہی نکلیا دلوں فریادوں غمناں
 بے شک سچا سخن ہمیشہ اپنا رنگ دکھندا
 جنہاں لوگوں سر حاست وجہ رکھیا سچ و ہارا
 مومن و کفر کسفت یہی ہاں بولے سچ بولے
 جہر دامنہ تو لوں ڈولیا بولیا پیا اوچھا
 عرباں دیر پا بندی ایہو سچ سخن سسٹانا
 سے پادروں تل دنیا کیوں جگ دیر شہرت پتی
 پیر کستہ نہ ہونڈیاں کوئی مرہ بھی رانٹا یہی
 صدیق و منافق عثمانی تھے قتل و قتل و قتل
 علم رند مہب و افلاق سیاست ہر قیاسی بھیڑے
 جہر دامنہ کس کس جہر دامنہ کس کس
 شاہ و پادروں سے کس کس جہر دامنہ کس کس
 روم و عربی عربی جہر دامنہ کس کس
 پیر و پادروں سے کس کس جہر دامنہ کس کس
 جہر دامنہ کس کس جہر دامنہ کس کس

اسے جوشوں دین قبولیا بن گئے خاص حضور
 چھا گئے ساری دنیا اوتے مولا شان درھایا
 مصر ایران سے شام نواہاں قسطنطنیہ و حیدر آباد
 جس تھیں ہر کہ پورا کیستہ رکھا کوئی نہ لڑا
 جوش خروشوں کو کشش پادروں سارا دے لگایا
 ہر جگہ توحید پونچائی مٹے نہ مول مسائیاں
 پرایہ آپ نہ قدسے کسے تھیں چڑھ گئے انور داری
 اسے پادروں سینہ تے دل رب سچے چھایا
 لحد مول نہ رکھا نہ کوئی دل فریب آہا
 جہ دشمن توں دشمن پورے بات نہ کردے پھوکی
 یہ بھی رعب آہا ہر اک تے ایہو دیر عالی
 سچے اوتے رب کی رحمت ہار گئے نہیں کھاندا
 انہاں نوں کوئی ہار نہ رہ گئی پاگئے درجہ بھارا
 جان اپنی دی پردہ ناہی قولوں مول نہ دوسے
 اس وافر عہدوں نہ کوئی نہ کل بات نہ سر جھا
 کس تھیں ہر روز دوسے نہ جانا ایہو پیا لانا
 غامبر کی غمناں نہ لڑی ہزاروں مرہ بھی حد نہ کافی
 بڑی مسافت ل کریندے یہ بھانویں مشکا کس
 ہر عہدہ جگہ دیر تھیں سچے علم و ہاروں
 ان شاہیاں کس کس تے دیر تھیں سچے علم و ہاروں
 مولی روم و عربی تھیں تھیں سچے علم و ہاروں
 علی سبائی جگہ جگہ سچے علم و ہاروں
 جہر دامنہ کس کس جہر دامنہ کس کس
 جہر دامنہ کس کس جہر دامنہ کس کس
 جہر دامنہ کس کس جہر دامنہ کس کس

شعر آکھے تاں ادہ بھی انجیں کسر نہ چھڈی کوئی
سننے والیاں اوتے انہاں اثر اجیہا پایا
حافظہ ذہن بھی انجیں آہا جو سن لئے اکواری

جے تقریر سنائی کدھرے ادہ بھی انجیں ہر
چھوڑ علاقے نال انہاں جے اپنا میل ملاپ
نہیں بھلی نہیں دسہری دل توں کچھاں کھوئی ساری

لکھنوں پڑھنوں بھانوں ایسے بچہ محروم بچا ہے
ایسے قوت حافظے والے دور کیتے دکھ سارے

جو گل سنی نہ بھلی مولے جاں کوئی موقعہ آیا
کئی قصیدے شعر انہاں آستہ یاد زبانی
بنائے تحریروں سن کر انہاں یاد قرآن لیتا ہے
موجود تیاں لکھاں لیکن یاد انہاں نوں آ میاں
عرباں دی اس صفتوں رب سے دیر بہ سندھم پھیلا یا
مور صفت آکے عرباں اندر زڈی بھری آئی
ملک عرب وجہ پھیلانویں آئی مرغل ساریں بھری
رزقوں پانیوں سخی داکو اعلیٰ سے قدر آدھ
بھائیوں بھتیجے وجہ کس رزق سے نانوں ٹھانا
بلکہ دیکھو ہون کسے نوں بھڈی خوشی مناندے
ہر شے جو بھی حاضر ہوئے قدم آتے دھڑکے
ساتھ تو نہ بھی داؤد تن دب کھانڈا کیندے
بیکر اپنی عزت آئی سہیلیاں تے سہیلیاں
اپنے سکیاں ساکاں وانگوں چین تیاں تیاں
جے ہمسایاں ارستے کوئی سخی مشائی آدھ
سے طرح جے زبیاں بھاری عجز جوں جیہاں
اس سے نال بھی اجیر رزق نہ جوں کافی
جوں دسے سرزد تے اک دھری رہا بچہ سارے
تن من دھن اک پاسہ روپ عزت ورم مائی
سکے پارس نام دوری تے ہر شے تے ترستے

عین بین ادجیں ہی ادسنوں پورا کھول سہیا
سور کئی تاریخی جھیرے پوری کہن کہانی
اک اک حرف پکایا سارا مطلب کھول دتا ہے
ک دو جے تھیں من سن انہاں آکوں پیاں شایا
علم قرآن حدیثوں ہر کھاں پورے طور پونچیا
یعنی بڑے فیاض بہسار اپنی وجہ زہری
کھاؤں نوں ریح رزق نہ بھکے ہر دم دلوں بیزاری
مر دھکی عرباں تے اس پاروں اثر نہ لچھ دسیا
تاں کجی غم بہان جے آوے متھے ڈٹ نہیا
جیوں کوئی چیز عجب بھی تن من دار عمامہ
طرح طرح شے کھانے پئے دیوں تھانہ کرے
پئے تھیں دوسراں جسے دل دی شوقوں پئے مینڈے
گربا کوئی گل سمجھی حاضر بنائے بلایاں
رستہ نہ پیاں انہاں دل وجہ سے سدا
چھوڑ اپنے کم سے داری دل وجہ فکر ہو جاوے
سمجھ انہاں نوں سجن اپنا لیسنڈا کن سہارا
کیا مجال جے دشمن دلوں ادہ پاوے رسوائی
ساتھ اوس دامر ٹھیک بھایا دکھا پیا زبانی
رستے کی غربانی تھی جیہی تھو وجہ
اسے کچھ ہر شے حاضر ایو ہر دم پالے

سر کوئی اسے پچھے لگا ایہو دہن بدامی !
بدن کندے کوئی ویلا آوے تے جس اوتے آوے
سو سواد نہ تے گھوڑے بھراں کر دے ذبح و تھائیں
درست وجہ نہان نوازی خرچین ہی لم جاتا

اسے اوتے واری ہوئی چھوٹی وڈی ناجی
انجین وجہ تواضع اس دی سردی بازی لاوے
طرح طرح دے کھانے کن لہدن لوک تداہیں
گویا زندگی وجہ انہاں نے ایہو ذہن پچھتا

حکایت حاتم طائی رئیس عرب

حاتم طائی عرب وچالے سکنی وڈا اک یویہ
جہاں کھی کوئی مہمان ابدے خبر جس میٹے بھی آیا
بک و پارے سے بندے نے ڈٹھا تا کہ تائیں
جوشے خبر وجہ پیاری کی او با حاضری اندی
دیکھو ایہ اریں دالم اوہیے دل خیال اچانک او
کئی دیکھے پر ایسا کوئی مینوں نظر نہ آیا
اسے مہمان حاتم تائیں پچھے آن اتھائیں
حاتم کہیا یں تختیں و دھکے مین بن جی بترے
سام کہی اوہ کون کوئی تار تاقم ایہے اوسائیں
اک واری میں سفر و پنا سے رت کتھنوں آئی
گھر سے بک سے جان ڈکھ بھجوشی متانہ
جنماں رہا تختیں تیں آسے تھان تختیں میں درن
میں تھوڑے دے کھر تیرا اچ آج آدن حویہ
تیرا خبر کر گھن دی نیہ عزت تال بھایا
نہان کہیاں وجہ بک کر دہرے دیکھی آسے
دن وچ ایہو نا میرا کہ دے کرے پسندنی
ب عمت لڑکی مرے آنا بترن پائے ہوئے

بھجواں تختیں و دھکے ایہو کیرے تواضع گویا
ہر شے شوقوں حاضر کیتی الفت پیار و بھایا
مہمان دی خدمت کردیاں شوقوں جائیں جاتیں
وہاں مہماناں آگے کن لکھائی جانندی
جہاں وجہ اتنا سخی نہ کوئی جو ایہہ پیا رکھا دے
جہاں نے مہماناں دی خاطر ترکہ سب لکایا
دن مینوں و دھکے تختیں پچھ کوئی بے جا جی درازیں
پرک دھکے تختیں اوسے دن بھجوشی بترے
کن میں مینوں اوتے دی بابت بکری بے ستانی
بک حارب دے خبر جہاں فریاں ایس خیالوں بھائی
آؤ جی جی کیاں سندھ سے کئی کئی دور کھاندا
شد خدا دہر میرے چھپہ آؤ ایہو سواری
سکری ستارے کھر نوازی خدمت جہاں گویا
جوہر لچھ حاضر ہوتا شوقوں بترے ایہا
پہاں نہ پالیا دن جہاں بترے پہاں دے
نور خدمت باہر آیاں بڑی نور پسندی
بارہ کر دے بھجوشی بک حارب پچھتا

آن دھر سے دھکے تختیں پیا رازیں
نہان حارب سندھ کھاندا بھجوشی بترے

ایہ کچھ تلک کے حیرت پاروں میں پچھیا اس تائیں
کندا جدیں کھانا دھیا اگے آن تہاں دے
میں جاتا ایہ گردیاں تائیں بہت پسند کریدے
اس دم گھر میرے وجہ بہاں بکریاں کل باراں
گڑے کڈھ نہاں دے فوراً میں پکا کے آندے
دائم مند ایہ گل سن کے ہوئی بڑی حیرانی!
تہاں جاتا یہ میرے نالوں دودھ متوا صنع کوئی!
تہاں جاتا یہ میرے کس دن میں گھر آپ بندے
کئی دے تہاں جاتا کوئی نالے دن تہاں
کے تہاں جاتا میرے تہاں دے دسترخوان بچھایا
جہر دیتا ہر دن دین دیتا دے کھانے
کئی ہزار دن تہاں دے کئی دن دے آسے
تہاں جاتا اندر سینہ باہر حاجت ہوئی
دور دوراں تہاں آیا پہنچا تہاں
تہاں دے کئی دن دے پھر دے تہاں دے
تہاں دے کئی دن دے تہاں دے تہاں دے
سر کوئی اور تہاں دے تہاں دے تہاں دے

ایہ کی تہاں کچھوں لے آئیں جھٹ پٹ ذرا بتائیں
تہاں تہاں پہلاں اس دے دھول گڑے کھانے
ایہ خوراک انہاں دی ہوئی اسے مگر پھر بندے
کیتیاں ذبح دیاں سمجھو رھیاں نال پیاراں
تہاں جے خوش ہوئے سجد پوری جیونکر صاحب منہ
ایہ کچھ اٹا تہاں موندیاں جہاں تہاں دے
میرے وجہ نہیں طاقت اتنی ایہ گل اوتے ہوئی
جہاں کا دن طرح طرح جسے میں کھانے پکڑے
ذبح کیتے پکڑے سمجھو خاص اپنے ہی دیرے
نار محبت تہاں تائیں اوتے آن بہاں
کئی دیکھاں تہاں تہاں دے تہاں دے
تہاں تائیں دے تہاں دے ج ج لوہا
نکل اوتھوں میں باسریا نال میرے نہ کوئی
دھٹاک مسکین بیچارا عاجز حال تہاں
تہاں آیا تہاں دے تہاں دے تہاں دے
کھلا دسترخوان حاتم دے لنگر عام لگایا
میں قرین جہاں دے تہاں دے تہاں دے

بہرہ مال الدین

منزل حاتم

حوالہ دے دے مال دے تہاں دے
تہاں دے تہاں دے تہاں دے

تہاں دے تہاں دے تہاں دے
تہاں دے تہاں دے تہاں دے

تہاں دے تہاں دے تہاں دے
تہاں دے تہاں دے تہاں دے

انقصہ ایہ عمری آج کی خیرت دے
تہاں دے تہاں دے تہاں دے

تہاں دے تہاں دے تہاں دے
تہاں دے تہاں دے تہاں دے

چھاتی اوستے تھادی دکھ پھر نہ مول دکھائی
سدا آزادی وجہ گزاری رعب نہ جھنیا موسے
وانگ لٹے ہرک نون میں جھک جھک نہ بٹیاں
شہ کسے کی تابعداری میں پسند نہ آئی
جو کم کیتا آپوں کیستا اپنا لیا سہارا
جو مل آئی سامنے کیتی دل چیل مول نہ پایا
جان دتی خود داری اپنی ہمتوں مول نہ چھوڑی

دور سے اکاں نہ سنتے چچے جرات پی ودھائی
تابعداری غیر کسے دی انہاں نہ مول تبوسے
آپوں و فریاں بن کے دسیا پاؤں طور فلاماں
بلکہ اس حق میں نفرت آہی اتوں مول نہ لائی
بھنھیاں ہو گئے مر رہی آپوں دسیا بھرا بھرا
خوف خطر اختیار کسے داروں تے مول نہ چھایا
حق کوئی مساوات ہی چاہی ہو را امید توڑی

اسے جذبہ یوں سرخسں وجہ اپنا رنگ دکھایا
تے ہر اک کم آپوں کیستا پورا کر دکھلایا

کسے اوستے امید نہیں رکھی اوستی کوئی مسدانا
جو کم کیستا آپوں کیتا آپوں وجہ میدا نے
کیوں کیسا نہ کیوں ہوئی وجہ خیال نہ آئے
اوکھی نون نہ اوکھی کیں وجہ خیال نہ آیا
لوک سڈ سے اندریں برسے تھان بہت سناٹے
غیر اتہال اسے تھیں ایہ اشعار اراون

اس حق میں نفرت اپنے اوستے رکھیا سب خصمانا
مرداں واسے جو سر دکھا کے منے وجہ زمانے
تے تلور ورن میں میدا نے اگوں جیوں بے بھنہ
آکھن ناوں کر کے دسیا پورا رنگ دکھایا
ایہ میرزاں مسہرہ وجہ جاکے کوٹب پئے دکھائے
پاستانی مسلمان سکیاں ہو یاں جگہ ورن

اکرام اقبال سلمہ اللہ المتعال

کبھی سے نہ جوان مسکندہ کبھی کیا نور نے
تجھے متا قوم نے بالاقفا انوش مست میں
مدن آفریں خلاق آئین جہاں داری!
سماں الفقہ خیرنی کار ہاشان امارت میں
گدائی میں بھی وہ امد وائے تھے غیور اتنے
غمن میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرائیں کیا تھے
اگر تپا میں تو نقشہ کینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
تجھے آبلہ سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی

وہ کیا کردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا
وہ صحرائے عرب یعنی شتر بانوں کا گھوڑا
باب ورنٹ غاں رنہ حیر جت رستے زیلدا
کہ منعم کو گدا کے در سے بخشش کا نہ تھا بار
جہانگیر و جہاں درو جہاں بان و جہاندار
مگر تیرے تھیل سے فزوں ترے وہ نظار
کہ تو لغتار وہ کردار تو ثابت وہ سیدار

گنوا کی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
حکومت کا گیارونا سے وہ اک عارضی شہر تھی
غرض وہ علم کے موتی کتابیں اپنے اکبار کی

تہیاسے زمین پر کہاں سے ہم کو دے مارا
نہیں دنیا کے آئین مسلمہ سے کوئی چارہ
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل موتا ہے سیارا

غنی روز سپاہ پر کنناں را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم ز لہجہ

عربی لوگ بھانویں سن جنگلی ظاہر حال نتانے
سرگم آہی حقیقت اوتے تے سبھو سچیا فی
نذیب اسلام اک عملی مذہب عملی گل کتھ ساری
حدوں عمل اسلام انہاں دے پیش نبی کر آندا
کی کہنا اس عملی زندگی اوہ کچھ رنگ دکھائے
مہر پاستے اسے دیاں گھاں ایہو ذکر کہانی
جوس نبی دی اپنی زندگی انجیں انہاں دکھائی

پر تکتے جد غزروں آسے بڑے مدبر سیانے
جو موہنوں کہیا انجیں کرد یا دغا فریب نہ کافی
تے ایہ بھی سب عملی بندے عملی کار گذاری
لیتا دلوں قبول انجیں سی جیونکر دسیا جاندا
چند سالوں دھپ ہر اک تھانویں اثر اس دما ہوا ہے
اسے اوتے لگے ہوئے نکلے دڑے جانی
اسنے طور عمل کر دسیا اسے طور صفائی

یہو جیکہ چہ اسلام بمبک عرب نمبر وار شدہ اجرا یافت

سومہیاں دی گل ہر اک سوہنی تے سوہنا ورتارا
جیوں خود سومن تیوں کم سوہنے تیوں عملی زندگی کافی
عربی لوگ عمل دے بندے جاں کوئی ویلا آسے
پاک نبی دی خدمت اندر جاں ایہ جنگلی آدن
شک شے تے جھکڑے والی کرن نہ بات کدہیں
پنج ویلے بد وقت مذاں انہاں پڑھ دھندیاں

جو کم کیستہ سومن کیستہ سوہنا کار و پارا
خوش اخلاق بہت والا شیریں سخن زبانی
کیوں کیسے بن اوں دے تائیں پورا یقین جاوے
سن دے ذکر توحید اسے دم لہر اقرار سناون
اکو قول اقرار زبانی تے مر مکرن او مسائیں
نال جماعت باتدیروں پوریاں سرے لگائیاں

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۖ

نیکیاں بے جا ندیاں نے گناہاں نوں

بھانویں کتا عیبی پانی تے برکار گناہی !
چھڈ بریاں نیکیاں دے دل جس دم ہو دے کوئی
عرباں نے ایہ حکم ربانا جس دم سنیان آکے

ہو لیا پاک لب ہوں مٹی جاں اک ذات ابی
کرے معاف اندہ رب اوں دے ختم تھے بد کوئی
اوسے وقت جھکے راہ مولا چھوٹے سور لٹاکے

جہڑیاں جلیجیاں کر بت لائق انہاںوں و درہد مٹھے
میں قربان تیرے بخشیں ہر دم قدرت والیاں
جنہاںوں توں بخشیں انہاں کوئی نہیں روقن والا
میں عاصی تے تیری رحمت انجیں عمر گزاری
سبب و دردن کھنیں و در داہری سدا پسندی آیا
اج بھی ایہو نال اسے شہد دل تیں لائی مورتی
آگیاں حیاں دسہ دھپیر کجہاں ایہ ذکر پیارا
اہل علم تے اہل بصیرت دانشمند سب سے
ابن جوزی تھیں ذکر بیایا و نسخ کر سمجھایا

ایہ کم اس کی قدرت لائق عجب نثار سے دیکھے
ایہ سمجھ تیریاں بے پروا ہیاں کھوتے خان مرہیر
تے جو روتے گئے حضوروں برا انہاں و احلا
اسم محمدی سرور پرھیا نال اسے سے یاری
اسے نوں ہی بہتر جانا ایہو پیا پکا
دو جگہ سکھدا غریبوں کوں بڑا تیرے ناموں
ذکر پید نشی واداسہ نیر سنسنا نوں سدا
کمند سے نور نبی و پیدائش تہا تہوں غدر سے
اوس شمعے نوں سب سے گئے اس دیت فریا

کوئی خستہ شد قصاصات محمد و آقا نورانی از خجستان

ہو جامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہو گیا اودہ تھو نور دا جو بزرگی سے بڑے تک پہنچ گئی

اسے نور ہو محمد سرور جس تے رحمت باراں
نیر پیا زہر سجدے ادبوں تن من سب جھکا یا
تال بن پیدا ایتا تینوں اس کھنیں رب فرمائے
سجد دنیا دی پہل تیرے بخشیں آخر کھی تدھ پاروں
راوی ذکر کرے اوک نوروں چار حصے ہو آئے
خیر القصص وہاں مڑ اپنی شان و کھادون
مثلا عش تے کہی نالے لوح قلم چن تائے
جنت و زرخ زمیں اسماناں پتھر رکھ تماری
ایہ کچھ ہندیاں مڑاوس تائیں رب سچا فرمائے
اسے جانوں مدت اپنی اسے حال گزارے

پس اودہ تھو نورانی ہو گیا مہک پیاں گھنڈاراں
تے الحمد للہ تہ سے قرب حضور کی پایا
نام محمدی سرور عالم تیرا رکھیا جادو سے
گویا سب کچھ ذات تیری سے تیرے ایک ہاروں
بعضے اکھن دس حصے اوس رب سچا فرمائے
انہوں کھنیں مڑ ہر شے پید جگ تے کردھادون
سورج اتے فرشتے نوری ہو ر مقرب سائے
ہو ہر شے موجود حواوس تے ادنے اعلیٰ نامی
کوئی جیجی محمد اس کے اودہ راضی ہو جوائے
سر محمد سے دھپ دھپا ہویا ایہہ از کار جتائے

سُبْحَانَ سَرِّیْ عَلٰی -

یک ہے پاسے والہ میرا جو بہت ہی دھاپے و

انجیں کی ہزاراں ساراں اپنی عمر و زانی
یہو نور رب پر شکام تمدن یاور کار گذری

اس کھنیں تیری نمازوں سوزن کنیاں فرمیں اورتی
سب دانگہ تے ورنہاں ہر دم مومنوں جادری

یہ جنت تک اندامک اور ویسے فرمائے
 نہیں سمجھ امتاں سے وچوں تیری امت پیاری
 دنیا وچ آسائش پوری ہر شے وافر دیساں
 روحی جانی جسمی بدنی اخلاقی عاداتی!
 گویا سے جانوں سب بخشیں ادھا بہتر ہو سن
 کت واری پیغمبر سرور سے رنگ فرمائے
 حکم ہوئے آکھ اسرائیلیاں اے محبوب ساندے
 نہیں منظور و لوگ اساتوں تے نہ ہرگز بجا دن
 سن کر مونے حکم ربانا حیرت اندر آدے
 بارخدا یا کون اوہ احمد جس دیاں ایڈیاں شانان
 سن کر اس ویسے رب سچا موسیٰ نوں فرمادے
 میں دے جیہا دو جگ موسیٰ نور نہ کوئی جانی
 زمین امان نظام تمابی بجے نہ ظاہر آیا!
 جہ تک وہ تے امت اس دی جنت وچ نہ جاسن
 جنت تے آرام آسائش سبھ ملک انماں دی
 ایہ گل سن کر حضرت مونے پھر مراد عرض سناندا
 فرمے رب ایہ اوہ لوکی حد ستادوں والے
 رہیں وچ عبادت شوقوں بدے کردیاں جہے
 تھوڑا عمل انماں و امونے مینوں بہت پیارا
 میں تیرا رسول بندوں اتنا شان حضور وار
 سن کر حضرت مونے ادبول عرض حضور گزارے
 اس امت وانی جے مینوں چا نفلوں فرما دیں
 تہہ مونے اے موسیٰ اس وانی عجب پیارا
 تے مونے کوئی اس دیکھ جانا نہ دوجگ سے
 سب دنیا تھیں ایہو مینوں جے مقبول حضوری

اے پیارے کچھ جیاں تے جیوں میں وریا جائے
 ہر اک نعمت بخشاں او غوں پائے بر خور داری
 سمجھناں: دوتے ہر اک جانوں عامہ تہاں کر میاں
 بکھری فیضان الاموں لمن درجے ذاتی
 ادباری مقبول اسادے انہاں تنگ کھلو سن
 حضرت مونے دے دل رب دادی پیغام لیا
 منکر اسمہ دے جو موسیٰ ساندے سبب نوں نہ دے
 لکھن زہد کرن اوہ مراد ہی سرھے دوزخ بھا دن
 تے سر سجدے وچہ دگاہے عرض سوال سادے
 تے اتنا مقبول تہاں داد وچہ زمین اسماتاں
 واک میری سستی پیاری تے بے ثقیل کہاں
 ادبای مقبول اسان واسے دی سنفانی
 پہلاں سب بخشیں نام اوہ دیں غر شاں اتے کھایا
 کسے اتے انعام نہ ہوئی ناں ایہ درجے پاس
 بعد انماں تے دیکھا جاسی نعمت جویں جہانندی
 کون کوئی ایہ اتی ہو سن ایہ کچھ شان جہاں دا
 دن بھر روزہ بکھ تریہاں دیکھ اٹھا دن واسے
 ہر اک طرح احسان کر دیاں اتنا تے وچے
 جس تھیں ایہ سب جنت دین و درہوی دگر عارا
 نام ایہ سے بھی بخش جان تے یر تیر نوروں
 بارخدا یا اتنا درجہ اس داد چہ دربار سے
 موسیٰ بڑی شان تیری تھریاں فرما دیں
 جس تے ہر درجہ سبب انماں تے ایہ سبب
 ایسا تینوں نظر نہ آدی جویا جو سبب رحمت
 اسے کارن ایہ سبب بخشے اسے دی منظور

ساری دنیا ہے اک پاسے تے اوہ ہے اک پاسے
جس دل حب ذرا بھی اور دی او بھی مانتوں پیارا
یاد رکھو اوہ مثل اسادی فرق معمولی آ یا
جس نے اور دی صورت دانگوں جیسے نہیں نواتا

مڑ بھی اور دی شان زیادہ بھروسے بھر دے
گویا نامہ لیوا جو اور دا سو مستبول ہمارا
میں اَحَدُ اَوْدَہِ اَحْمَدُ اَکُو پروردیم میں
اور سے دانگ محمد سرور عالی درجہ پاتا

نکست رحیم

جاں مومن کمر و ضو ادبوں و چہ نماز کھلوندا
گویا اور دی وحدت والا ظاہر ہوئے نظارا
تے جد و چہ رکوع دے جاندا میم شکل بن آئے
اوہا پردہ پاندیاں جس دم سر سجدے و چہ آنے
تے جس ایسی صورت پاؤں عرض حضور سنائی
اسم محمد رب نول پیارا ہر دیلے ہر حالے
اسے ح نول حین دم کوئی نیندر تھیں سوں جاندا
اول دیلے بھی ایہ صورت اسم محمد والی
ویکھو کتنی شان نبی دی مولا کرم کما یا
جاں مونس نے رب مجھے کھیں ایہ کچھ سنی کہانی
بدت اسے حالوں گذری تبار کچھ جوش سنجانی
جے نہیں یمنوں اور امت واپی بنایا جاندا
نریا رب انجہ نہیں ہون ہاں ایہ کل ہوتا ہی
جستے نبی درجہ سروسر زستے موسیٰ نالے
ہر جو رحمت برکت اول دم نبی محمد پاؤں سے
اتنی شان نبی سرور ذکر اللہ پاک بنائی
بھانویں نبی یتیم تے بے س آباؤں بھانے

الف اللہ اک و احد صورت اور دم ظاہر ہوندا
ہر حالت و چہ اوہا اکو اوہا شان دلارا
یعنی احد سے و چہ اوہ اک پردہ میم و کھاوے
ہو جائے مڑ خاص محمد جیونکر کھن سیانے
کیوں نہ ہوئے قبول اور دی ایہ دور ہوئے رسوائی
انے اتے سمجھ عبادت کیتی پی حوالے !
تے منہ سجے پاسے کر کے لطف آرام اٹھاندا
گویا مست و چہ عبادت پاگی درجہ عالی
کیوں نہ اور دامتی مڑ کے پاؤں شان سراپا
تیرت اندر آیا ایسا بھل کئی بات سنائی
ادبوں عرض گزارے مڑ کے و چہ درگاہ سے
امتی کی اور در و یمن تبار سے در و در
جنت سے در و تبار دوہاں دافیرا استی کو
دوہاں تے فیضان برابر ہون اشروالے
وہا حضرت در سے تائیں نفسوں بخشیاں جو سے
اور دامتی ہونا پائے سارے نبی شہ رانی
پر مولاد دی رحیم درگاہ سے اول سے بلند منے

خاوی دے درجے نفسوں اوہا اثرات مٹائے
گویا کون کون نظر را و جہ رحیم دھبائے

فہرست

کسی کا بلند ایسا رتبہ نہیں ہے
یہاں تک توڑی کا جھگڑا نہیں ہے

سر عرش یوں کوئی پہنچا نہیں ہے
در میدان سنگ موت نہیں ہے

یہاں عرش ہے طور سینا نہیں ہے

عط میں سوز میں غم میں کرم میں
قیسا میں آتشکدہ میں حرم میں

کھستہ تال میں صحر میں جنت میں کیم میں
زیر پرندہ میں عرب میں غم میں

کہاں آپ کا بون بالا نہیں ہے

کجا لک تداخی کجا شان آسرا ہے
کجا طور سینا کجا عرش آغلے

کجا دشت آیمین کجا نور ادنیٰ
کجا سیر احمد کجا سیر موسیٰ

یہاں چرخ نیلی ہے دریا نہیں ہے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام

شان محمدی امت سدا جو کجرب بنایا
محتوی بھی عبادت کی رہنوں اتنی پیاسی
ک دن سے حیرت اندر موسیٰ نبی سو بار
سن موسیٰ میں سر امت نول دو لغام کیسار
زحل کیسے موسیٰ دیو کی تال رتبہ فرما دے
تہ دو چرخان مبارک رمت بخشش کجاری
یعنی دو تار یک اندھیرے جاسن انہاں پاروں
بہ اندر تیر تیر پتے دور جوڑی مسار
دو تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر
نہ سر دین کلمات تیری تیر دور تیر سے
لہن ریت بہ دیارے پیغمبر فرما سے
دل پر غلبہ جتنی امت میری ساری

کے امت نول یہ جوہ درجہ نہیں میسر آیا
جتنی کرے عبادت کی کے یہ جوہ دین ساری
تال اوسنوں فرما سے تیر کیسے محبوب سار
گویا اپنے نوروں ہی میں سب لچو اوسنوں دیاں
پہ نور قرآن مبارک دس نول دنا جہد سے
دہاں دی ہی برکت پاروں تھکی دور خواری
توڑی نور جہر دھم سب دی سر کردوں
س دی ریت سب روشنائی چکے نور ستارا
س ریت تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر
اکو اوس دی رحمت مالا منظر پیاد سیلوسے
سرد زون تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر
جنت اس دی ناشتی موسیٰ خوا مشر تھکی کجاری

دو جاگ دوزخ دی اہل حقین منگے پی پناہیں
تو بجائیں نے بھیجائیں تے پڑھ درود اکواری
ہو حدیث نبی سرور حقین سننے اندر آوے
کوئی خراب ہووے اوہ امت ہووے وچہ گمراہی
تے وچہ اوں سے مہدی آوے اوہا نور سوہاوے
مطلب ایہ جو اس امت تے رحمت فضل ربانا
کُنْتُ خَيْرَ أُمَّةٍ جَدَّخود اسد فرماوے !
سمجھ امتاں حقین بہتر امت جاں ایہ رب بنائی
کوئی عذاب جہنم واد اس سے نیرٹے آوے
ایہ سمجھ برکت پاک نبی دی ہو نہیں گل کافی !
ہن میں دساں ایہ ہستی جد دنیا اوتے آوے

آکھے رہا اس امت دین میں وچہ پیر نہ بائیں
لے آواز میں کون فرشتے ایہ سمجھ درگزر کی
ہک دن کھٹے طور پیغمبر مجس وچہ فرماوے
حس سے دل میں نور وواں شل فضل حق
آخر نصرت پیچے آکے رستہ صاف دھڑے
کئی مرتبہ نذر بیان حقین بلیا شان شہانہ
دسو اس داستان تے درجہ کبر آں خداوے
ہر اک رحمت نعمت بخشش اس سے کارن کافی
کیوں نہ ایہ مرط جنت جاوے دلی مراد ال پارے
نہیں تاں ہو بھی متاں کافی دس دیاں کچھن صفائی
کی کچھ دس دم اللہ مالک اپنے رنگ دکھاوے

بازار کار پیدا پیش آمدات باہر کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبوبان دی آندو، بھی سبب اک وقت نورانی
تے جنہاں توں اس سے پاروں سرتو اس نہ کافی
پاک نبی دی قدر اللہ توں تے اوہا ہی جانے
جد چاہیو اس اہل مستی توں نہ سر کر دے آوے
دل جبرائیل فرشتے دیند اسکم ضروری
ایسا خطہ دنیا دے وچہ جتھے نور رباناں
ہر حالت وچہ رات ساڈی راتے تے مدد ہی
اوہ مٹی جیس ویجھ دیاں ہی جیادوں دکھ ہزاراں
سنیاں جبرائیل فرشتے جاں ایہ حکم ربانا
بھی جنت انور دس تے جہڑے دس مقرب ناجی
یہ سمجھناں ہووے روئے آوے طرف زینہ
جس جانی وچہ پاک نبی دی ہستی ذات پیاری

کی کہتے ایہ اوہا ہماں جنہاں ایہ متدر پچھانی
اوہ بے تہرا بخیں ہی جو ہن پھر دے شور مچانی
تے اوہا ہی اس آندے سے پیا کردا سمیانے !
طرح طرح دے رنگ کھڑے سے سر ہن بناوے
جا نورانی زینوں جتھے نیا زئی اک نورانی
شعاع ماسے جتھے دیکھے وچہ زین ہماں
ہر شے فیض دیاں دے رتوں پائے شان گرامی
جنت لیاں کس فرحت تھیوے دن رات ہر
وے رقت فرشتے ہستی زوے عالی شان
شرل کردا سب پہن وچہ ہو بھی سمجھ تیری
یعنی روش پاک دی تھانویں اندر شہر دینے
کی دیکھے اوتھ نور زیند امت ذات غفری

گویا اسے نوروں اپنی سوہنی چہرہ دھام سے
 ایتھے آگے اس جگہ تھیں مٹی دی ٹپک چادرن
 کوڑتے تینہ دایا فی خوشبو عطر بلا کے
 فیراہ موتی شکل بنا کے جنتی نہرو چالے
 فی سماں اوتے کھڑے پورے سیر کریندے
 گویا سرک فتانویں سندھ کی پوری سیر کریندن
 دس دست قدرت قادر دنی دست نجب لٹ مارا
 دہوں خدمت وچہ کھڑے شکل قیام بنا کے
 فی قعود شہد قیامت بسیمائ پڑھے ہزاراں
 اسے جس سورتمہ فی دل تھیں خیل چوکانے
 سے شوقوں سے نشیوں تن من گویا پانی
 دس دم پتے قطرہوں خاہر نور آدمہ وا ہوندا
 بعد اس سے جو باقی نظر سے اس تھیں نبی تمہاری
 جس دم یہ کچھ حالت ہوئی بوسے ملک ربانے
 رب تساں تے فضل کیستہ جوایہ مجھ نور دھایا
 دسواج جلو سے تائیں کون سنبھالن والا
 کس نول طاقت سخن دوسے تے ایہ نور سنبھالے
 آخر حضرت آدم دہوں عرف حق سناوے
 یہ نورانی راز عرفانی فضل کریم یزدانی
 نور میرے دا ایہو خزانہ ایہو برکت ساری
 بر خدا یا شان تیری د ایہو مظہر تاجی
 یہ تیری اک رحمت برکت نیک ضیاء اندے
 بناں فضل دے تیرے تاجیں رس کوئی کم آوے

خوشبودار معطر اس تھیں ہر شے نظری آوے
 جس وچہ نور محمدی دچوں حصہ مجھ مدون
 کون نمیر از مد مرگ انوں نور جنال مجھ پاسے
 غوطے سے سے صاف کریندے فی ہر باطن نالے
 فی زمیں سے اتنے لیادون دریا پہاڑ دیندے
 پھر وہ وچہ درگاہ ربانی دہوں پیش لیادون
 اوہ موتی انوار محمدی جس واسطہ چمکارا
 فی کون عزم مجھ سے اندر آوے کس پاسے نور کے
 گویا شکل اسے دیکھ ہو یا ایہو نور کفترال
 ایہو نور شکل بہر ریاضت ایہو شوق دھانے
 جس تھیں اسے تھیں سے تھیں قدرت ذات ربانی
 سینہ صاف منور سے جہاں قدرت تھیں دہوندا
 حضرت عیسیٰ تین بسو عالی شان گرامی
 سے زمیں دلیو خوش ہو تہاڑ چمڈ سب جھورانے
 زمیں ایمان پہاڑیں جنگیں ہر تختانویں چمکیا
 کسوں طاقت اس تھیں مجھے جس نول نور جہا
 سمجھ سن کر چپ ہو جہا دن کراں بھاگاں دالے
 میں حاضر اس خدمت کارن جے نظر ہو جہا سے
 میں حاضر اس خدمت کارن تے پانواں ارزانی
 اسے صدقہ مت حل ہو دے مشکل کارگذاری
 سے پاروں حاصل ہونے تیرے راز تہابی
 پر جے کریم کیتا تھیں تے نہیں تاں مجھ نہ پاندے
 بلکہ بنی بنانی ساری انجیں ہی رد جہا سے

جنہاں اتنے فضل تیرے نک ہو جائے اک جھاتی

دو ہی پا جہا دن سمجھو ایہہ تحفے برکاتی

میں بھی اس ایہو کی کر کے عرض حضور سنا نواں
 کرن روایت حضرت آدمؑ جاں ایہ عرض سنائی
 بن گیا ایہ سر و پا نوزانی نالے قرب حضور
 بے شک خبر دم اندوہوں نظر کرم ہو جاوے
 ایہو حالت حضرت آدمؑ جاں منظوری ہوئی
 ہر تھاں تے ہر دل و پہاں دی عزت ہوئی سوئی
 نور محمدی دی اکبر برکت اودہ گھٹ نہ گھٹ و گنایا
 جیگر نور محمدی والا آدمؑ شرف نہ پاندا
 آدمؑ تے درازا ہوئی تے ہر ایہ فضل ربات
 بن قبول کن اس دی بابت میں کجھ ذکر سنانواں

بن جاوے ایہ لوری تعلقہ قرب حضور کی پانوں
 سنی گئی درگاہ ربانی دلی مراد برآئی
 عزت عظمت حاصل ہوئی در درہائی مسجد دوری
 بگڑی بن جاوے دکھ دروہوں جان عزیز بچہ نہ
 حاصل ہو گیا نور محمدی بھی سمجھ دل جوئی
 سکاں نے پیاسیہں نوایا کمی نہ رہ گئی کافی
 سب دنیا و چہ آدمؑ فوں ہی رب سچے وڈایا
 قسم خدادی کوئی نہ پچھدا انجیں ہی رہ جاندا
 ایہ سب حدتہ نور محمدی تابع سب زماناں!
 حضرت آدمؑ والا قصہ جیونگر لکھا دانانواں

چند اذکار حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزِ ميثاقوں انہوں بدوں جیوں صاحب داکھان
 اودہ مالک مختار اپنی اسے تے ہتھ شاہی
 جتوں چاہیا اتوں ڈوبا اسے طور لگایا
 انہوں نور محمدی آہا اوسنوں دلوں پیارا
 اسے کازن لوح تقیم تے کر ہی عرش بنایا
 جیکر ایہ نہ رنجست ہوندی بات نہ ہوندی کافی
 گویا نور اسے تے پاؤں ایہ سمجھو رشتنایاں
 حضرت آدمؑ اسے نوروں نیم مبارک پاوے
 دنیا و سہ ہر جھمے وچوں سنی سمجھ تہماں دی
 مرد اوس دوتے سالان سینا امرنہ پینہ برسانے
 مرد یہ ک عمر تے تک انجیں مٹی داک تووہ
 کرائی نہ جانے کوئی نہ سمجھے اس وچہ اند کیانی
 نور محمدی والا قصہ جیونگر لکھا دانانواں

انجیں ہی سب کیمے لکن انجیں ہی سمیانا!
 اوس مٹی مرضی اوس دانشا ظلم دوات سیاہی
 تے اونجیں ہی غنی جامہ اوسنوں پیا پہنایا
 اسے نال نکائی ہوئی ایہو کار و ہارا!
 اسے کازن ذات اپنی دا پیا چکار دکھایا
 رہندی اودہ ذات مبارک ہو نہ کارروائی
 ہر شے ظاہر نصری آوے سوون پیاں صفیاں
 اوسے دے اک شعیوں اوس دا جسم جودن آوے
 نکوں اکی نشانوں لیا کے جمع کرائی جانندی!
 سہ قبوں دا پانی پاکے نیر خمیر اٹھاوے
 بے مرادہ بے مقصودہ دھریا کر کے بورہ
 فی یہ چیز کی مقصد اس داتے ایہ سیرک بتائی
 اور کیمو اوسنوں سمجھ نہ سکے نہ دس نہ دس

اس تھیں پہلے بھانویں انہاں دیکھے کئی زمانے
 کئی نئے مہربانے دنیا کی جہڑے بنانے بھانویں
 سرک کنوں وقت مکمل حاصل ہو یا انہاں کنوں
 سرک تائیں پور پور واضح پئے کریندے
 سمجھ عموم انہاں دی بابت نہاںوں سمجھ آئے
 اِجی اَعْلُو عِب ربا نے ایسا رنگ چڑھایا
 میں قرین میرا رب سچا جہڑی بات اود جانے
 آدم دی پیدائش دا جس دم مسئلہ آیا
 کر دینا اک بت مٹی دا جس دا ایہ نمونہاں
 انجہ نہر تھ کس تے تک ہونٹھ تے منہ دند سالے
 سینہ پچھتے ہونٹھھے باہاں کنیاں سمجھ تے انگلاں
 کتے پیٹ تے چتر اگوں راہ پیشاب پافانہ
 یہ کچھ ڈھانچہ انہاں فرشتیاں امر دیں پایا بنایا
 کئی ایہ چیز مراد کئی اس تھیں کی مطلب سمجھ آئے
 معلم ہوسے ایہ بھی کوئی ایسی ہستی آئی
 آپس دے دھچک دے دھچکوں قتل کرین
 محی الدین علامہ عربی دھچک فتوحات لیا دے
 جیوں ایہ زمیں اسمان خدا تے قدرت نال بنایا
 ایہ عربی نہیں مور ہزاراں میں موجود اس دے
 اسے تھیں ایہ ساک ربانے کر کے قیاس ارادوں
 مقصد ایہ قدرت اس دی تے سمجھ اس دے بھانے
 شعلے نو محمدی جا ایہ ہے اکو چمکارا !
 کسین روایت جہاں بت بن کے سمجھ مکمل ہوندا
 جن چڑیاں دیکھن آدن شرف زیارت پاؤں
 جہاں رستے دھچک دیکھن کھن سمجھ نہ آئے کافی

سے قہماں دی دنیا دس دی کردی پھر سیہ تیرا سنے
 بھناں سندرے کھائے زادے جہڑے تھوڑے تھوڑے
 غایت غرض مراد تباری سمجھ یاد تہاں نور
 تے جہڑک دی بتیں پاروں پتے تہاں ریندے
 پرایہ مسئلہ سمجھ نہ سکے تھوڑے ذہن مہماں
 پچھدا پر دھیا بھی سب بھدا اکوں کچھ نہ پایا
 کوئی نہ سمجھ پوچھے اوتھے اس تے دور نکالنے
 بھناں تائیں پاس بڈایا تے ایہ حکم سنا
 ایہ کچھ صورت سکل دوسے دس یہ کچھ دن این جہاں
 جہبھ انہاں دھچک کٹوڑی باہر گردن خلت او سالے
 تے انہاں دھچک کت تے طاقت تے جیوں دن چٹک
 پٹ گوڑے تے تے تے انہاں پیر جہن سمیانہ
 مر دھکی راز نہ معلم ہو یا کئی کچھ اس دا پایا
 محض قیانیوں تک جو عت عرض حضور ادا دے
 پہلیاں دنگوں جگ دھچک پیر کی کردی جنگ رانی
 نال امن تے رہنا نہاںوں تھیں مسیح مہین
 اسے پاروں غور قیاسوں واضح کر سمجھا دے
 اس تھیں پہلے کھی کئی داری ایسا رنگ دکھایا
 جہاں دھچک پئی خلقت دس دی تے پئی تے جھیسے
 نہیں تال کداد جہاں ایہ گل ایسی بات بتاؤں
 جیوں چہرے تیوں کر دکھدے دے رنگ زمانے
 جس تھیں آخر یہ بت بنیاں راز کھیا اشکارا
 مدت تین دھریاں تھیں ہر کوئی تک دا بھوندا
 ہور پند چرند و رندے اول آدن جادوں
 کئی ایہ تے مخلوق ایہ کیسی کئی اس دھچک کھلیا

کی اس تھیں ہتھ اسی سامنوں تے کی ایس دکھانا
کہن روایت اسے حالوں گندے سال ہزاراں
سے قسماں دیاں بادشاں و سیاں سے قسماں دے جھول
آخر امر مقدر جس دم وقت مقررہ آنے
س کرنگ پرانے اوتے رنگ آدے زندگانی
روح نے سنیاں حکم ربانا تے آئے اس تھا نویں
جس نور اسے حالت اندر گندے کئی زمانے
اج اس اوتے امر متدر در وقت پیادہ آئے
پر ایہ اک کرنگ پرانا پتھروں سخت و تیرے
تے روح نرم طیف تے نازک محض نجس ذاتی
ایہ اک مٹی سکی کئی جو ہتھ لڑیاں مٹی !
روح تے اس واجد کدایں دیکھ دیاں ل جاوے
فیروزہ جسم پرانا جس وجہ قہر اندھیر غبار
دیکھ دیاں ہی سہیاں ڈریا کنبہ جھجکی رویا
پر ایہ نہیں کوئی امر ادا دی نہ کوئی مرضی دل دی
اوس دے لکھے نیکہ نہیں ملے جو نذر و زائل دے
روح بھانویں بیا ڈریا کنبہ تے گیتی انکاری
اس کرنگ دے ہتھے اوتے آچکار دکھا مجھے
بے خود ہو کے دل کرنگ وجہ و رواناں ویری
ادھا کرنگ پرانا کدھر رش و چاہے آوے
تے مڑا گئے پچھے دیکھ قدرت دے کم کج دے
ن دم قدرت دم دے تے رنگ عجیب لیا دے

کی مقصد کی غرض اندے کھن کی صاحب دابہ
جسم مبارک حضرت آدم پیا ہويا وجہ بار
سے قسماں دے طعنے جھگڑے سے قسماں دے روئے
ہو دے نظام مکمل بس دا لکے بات نکاتے
روح نوں حکم ہو دے ہو داخل شان بنے تہمانی
جتنے پیا کرنگ پرانا عاجز حال نتا نوین
تے دنیا نوں خبر نہ کاتی کی حد حرب دے بھانے
جس دی حاجت ہی اوس لھر و چہ پوری رہی تبا دے
جس تے سہا دی آس نہ اوتھے جتنے اس دے ڈیرے
اوہ بھی وہم خیالوں اوتے مسئلہ اٹ نکاتی
اصلوں دور ہو دے جس ویلے آن اصل تھیں بیٹی
گو بار ہی مہی دے اوتے بھار غماں دا پاوے
کہ روح نرم نہ تھم اس وجہ و نچہ کردا چھکارا
ان ڈھٹاں ان ہونا سنلت عجب مت رو دھٹا
ایہ صاحب دا بھاتا نجس وقت آیاں پی مل دی
یہو بھانا ایہو ہونا انجیں ہی کم چل دے
کیا کہن روح نبی محمدان کہے بات باری
جس نوں دیکھ دیاں روح اوتے ہو رہی نہن آئے
سینہ تے دل روشن ہو یا بن کئی شان بھیری
سچ سمدت بن من دے لکھ کر حمد از دے
عرش فرشتے جنت بھوم رشتے نال سبھانے
جسٹل دیکھ کھم غیب لکھیا نظری آوے

أَفْضَلُ الَّذِي يَرْوَاهُ الرَّحْمَنُ اللَّهُ تَعَالَى

بہترین کہ روایت ہے حق مکمل صورت اللہ محمد بنی عبد اللہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ دے ہیں

دس دم مومنوں ذکر ایہو ہی ادبوں ہو گیا جاری
 اس پاروں تن من سمجھ روشن تھیا لوزی چکارا
 اس دینے مڑ ہر شے جو کچھ اس دم حاضر آہی
 مک رہا نے کرن تعجب ایہ کی سب خدا یا
 سڈے بھانے ملی جلی ایہ خاک پرانی کوئی
 ایہ نہ خبر ایہ چیز عجائب قدرت دا نظارہ
 سے ہوں جھک گئے نوراً لا عیون کہہ سارے
 سب انعام الہی پاروں پورا حصہ پایا
 صرف اس تھیں محرومی ہوئی ہک اہلیس بکارے
 اس نے اس انعام دہا ہوں حصہ مول نہ پایا
 لعنت رب دی دسی اس تے دیا گیا بے چارا
 تے جنہار نے جھک یکے اس دی یستی تابعداری
 یہ سب جہود نور محمدی تے عرفان الہی
 اس دے بعد حضرت آدم مکم الہی پاروں
 گویا جنت دے وجہ اپنا ڈیرا وخبہ لگان دے
 مک رہا نے خدمت اندر دم رہن اتھائیں
 خوشی خوشی میں رحمن کارن کر دے کار بتیرے
 مردم دل حیرن انہاں دا چین آرام نہ آدے
 اسے حالوں غم نہ گزریا سمجھ نہ آدے کافی
 آخر اک دن بے وس حالت تے گھبراہی ہوئی
 اس تھیں چوہیں طریقیں جاپے تہرانہ میر غبارا
 اسے حالوں وجہ درگاہے عرض سوال سنایا
 برہنہ یا رمت تیرے جس دم رنگ دکھ دے

اسے نال لگی وجہ دل دے ایہو کار گذاری
 گویا دے نور تمامی اندر باہر سارا
 عزت تے تعظیم کریندی کردی دور سیاهی
 تیریاں سمجھ تو ہی بانیں کیا اسان دا پایا
 محض اسڈے دیکھن کارن سامنے ساڈے ہوئی
 اک دن جس اتے رنگ آونٹاں سناں جو ہر سارا
 اللہ دی خوشنودی پائی نور و نور سنوارے
 تے وجہ مخلص تابعداری تمام انہاں دا کیا
 جو اس رازوں سی نامحرم رہندا دور دیا دے
 بندہ اس تھیں منکر سوکے اپنا حال ونجایا
 اس دم تھیں لے من تک وخبیں پھر دا مارا مارا
 انہاں اتے رب دی رحمت مردم فضل غفاری
 حضرت آدم پیدا ہووے اوہ حکمت آہی
 جنت اندر داخل ہوئے رحمت باہجہ شماروں
 سزا طرح آرام آسائش ہر اک نعمت پاندے
 جو خواہش سو حاضر آن دیون انہاں تائیں
 پر آدم دل خوشی نہ کوئی رزق مول نہ ڈیرے
 چپ چپیتیں وقت و باہرے کلفت دلی نہ جانے
 نہ اس داخل سمجھ کوئی نال کچھ کار روئی
 دل وجہ ناامیدی تے مایوسی چھائی ہوئی
 محرم رہن نہ سمجھ کوئی دور موئے دکھ سارا
 سمجھ دل دا محرم کوئی مے دکھ درد سوایا
 سے دکھ درد ستاون مڑ بھی چین آرام وجہ سے

میرے تے کئی بھانویں تیریاں جنتاں باہجہ شماراں
 اگے کچھ مات رہا سنے خادم کئی ہزاراں

ہر شے حاضر الفت پاروں خدمت دہچہ لیا دن
پراک روگ اندر داظم چین آرام نہ آوے
میرے جیہا دردی میرا جوڑا بخش خدا یا
اوس دم مولہ قدرت پاروں ایہ دعا قبولی
واہ رب سائیاں قدرت تیری جیوں چاہیں فرما دیں
حضرت آدمؑ نے گھبرا کے جہن سوال سنا یا
نہیں آجاوے آدمؑ نوں اکتھے ہی سوں جاوے
گویا غفلت والا منظر ایسا رب دکھایا
اس دم کبھی دیکھی وچوں پسلی ہک نکائی
سو مہنی صورت سو مہنی سیرت خوش نام پیاری
حضرت آدمؑ نوں اس پاروں خبر نہ مولے آہی
جوں سہکتی آہنڈا کو لے جاگ آدمؑ نوں آوے

ہر شے تکلیف میری نوں دل دل سب من وں
دل دے محرم باہجہ حیا قی قہر اند میر دکھ دے
دور سووے ایہ روگ اندر دا جس نے لاہوا یا
ساکھی بخش وتا اک غلبوں رحمت اک معمولی
بل دہچہ کچھ دا کچھ کر دیں دل دے روگ دجا دیں
اسے ویلے قدرت تیری شان عجیب دکھایا
تن من دی سمجھ ہوش بھابھے انجہ بیہوشی چھپے
چیز دے دی ہوش نہ رہ گئی اپنا آپ بھابھا
جس کھیں خوبصورت ہک عورت قدرت نال دھائی
آن بھٹی فی نوں آدمؑ دے مردن خالق باری
وہ اونجیں وچہ خواب اپنی دے ستے و ہوا ہی
دکھیں کھول تنکے من موہنی صورت دل نوں بھارے

دل چاہیا میں پکڑا میں پسے نال گناواں
تن تنہائی والی سر کن روگ تمام گناواں

پہانہ امر مقدس ہی تے نہ جہرت موئی
اٹھ دیں ساتھ دھت بد بیٹھی گل اندام سوانی
کون کوئی تو کتھوں آئی اپنا دس تنکنا
اسے آدمؑ ایہ خادمہ تیری حوا نام سداوے
پر آدمؑ دل سب ابدی نے ایسا جادو پایا
اس دم جیرا میل خدا دا جلد پیغام لیاوے
آکھے آدمؑ اس بی بی نوں ہرگز سبت نہ رانا
اوس دم آدمؑ انڈا کے ادبوں عرض گزارے
مکھ ہو یا ادہ مہرا ہو اسے سنت تھیں دس واری
ایہ حکم سن آدمؑ اگوں چہرہ عرض سناوے
توں مڑو جی رہا نا دیوں آکھ درود سک نہرا

تے نہ ہی اس حرکت سندا خیال ہو یا مرکز کوئی
نہ ہو یا ہک دل دے اوتے کچھن اوس نہ بانی
اجیرا غلبوں اند دتوں آسے یہ نہرا
غم دکھ تیر دور کرن نوں پیدا کیتی جادوے
بیوس دس دل ہوئی توجہ اپنا حال بھلایا
آکھے حضرت آدمؑ تیر سداوے لکھوں سداوے
جہ تک مہرا دا نہ ہووے قول مول نہ آوے
کی ادہ مہرا دا کسوں میں تے کی ادب دے وبارے
پڑھو درود حبیب میرے تے بن دیکھی گل ساری
دسویں درود پڑھاں میں فرض ادا ہو جادوے
جس نوں آدمؑ نال محبت پڑھ دس درود سداوے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج اور محمدؐ دے تے اور آل محمدؐ دے تے برکتاں تے سلامتی

آدمؑ نے جدانفت پاروں آنکھ درود سنایا	اوس دم عقد نکاح دوہاں دا جانے رب فرمایا
جنت اندر دستور ہو یا حکم درہانوں	جوشے چاہو کھڑے بیڑ کچھ نہیں روک تسانوں

لَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ

منہ پر نہ جاناں درہاں نے اس درخت سے نہیں تان ہو جو دیکھیں نہ میں نہیں

پرو نہ بیڑے ایسے رکھ دے جاتاں دوہاں نے	اس تختیں بچنا پاپ گھنیرا کارن ہر انسانے
ایہ وڈا ہر بلا مادہ جس نے اسنوں کھانا	اسے اپنا حال دیکھایا گویا ہتھ کھانا
جیہڑ تان بھی کھانا اسنوں یا کچھ خیال لیاندا	ہو سی برا نتیجہ اس دامنہ حال دوہاں دا

مکہ و ترویز ایس لعین الی یوم الدین

آدمؑ پہن بت خورنے امر دل آپ اور پایا	ہو یا تیار مکمل سارا شان عظیم دایا
مر شے دے دن عزت غنیمت اس دی دنی سوئی	تے اودا دبول پس لڑوے ایہو سمجھ بھلیائی
کیوں جو تو قدرت دے جو ہر ایسے چپے پائے	ہو سکدے تے سے دیہڑے ایہ کچھ بگڑ کھائے
کوئی کم قدرت وراپ دنیا اندر ناہیں	جس تختیں کوئی غرض نہ مونے رھی مالک سائیں
ایہ جو بہت تیار ہو یا کے تختی طاقت پاروں	اس وجہ کھید ہو سی کوئی چھپ کے نیال شماروں
اسے پاروں جنہاں مخالف اس دے قدم اٹھایا	نہاں کی رنگ دیکھ ادا ایہ دبول کسیر تو یا
بھد درند پرند چرنوے جن دیو بھوت بلائیں	بھناں اسنوں بہتر جاتا کر دے ادب تداہیں
سے دنی سرور کی چاکی دو جگہ چپے انہاں نے	اسے نال لگانی بہتر ہو گئی بھناں بھانے
جد آکے ایہ حالت ہوئی عزت ہو گئی پوری	اس دم قدرت رب پچھ دی دے شان حضوری
بھد فرشتے وجہ درگاہے حاضر آن بلائے	تے جس دینے رانہر نوے انہاں نوں فرمانے
سے فرشتہ یزید دے جو سیر اوزیت آدمؑ و	بھد دنیا تختیں ایہو مینوں دس دا نور احبالا
اسے وجہ اود نوز پو شیدا جس دا ایہ رنگ اسارا	جس تختیں مر شے خاں دے دو جگہ دا چمکا
گویا اسے کارن ہی میں بھد پسار پسارے	نہیں کہی اس دی خدمت کا من پیدا ہوئے سارے

جیکر ایہ موجود نہ ہوتا تو نہ آہی تھا دی
 ارج دینا سے نہیں بھی اس بختی شریف زیارت پاؤ
 سن کر سبھ فرشتیاں ادبوں آگے سجیں نواہا
 اک ابلیس انہاں دھچ آہ سرگردہ سرنامی
 کیوں ہے اوہ پیدائش نامی ہو فرشتے نوری
 تھے بت آدم خاکی آہ نوری سیس نواہا
 میں نامی کہ خاکی آگے ادبوں سیس نواہا
 جہاں اللہ نے سجدے کا رن بھناں نور فرمایا
 پر ابلیس نے سفیال جس دم امر خداوند والا

اسے کارن فوج تباہی سب بنائی جہنمی
 اس بختی حاصل کر و تبرک ادبوں سیس نواہا
 کچھ جھگڑا تکرارتے نہ لیتا نہ کوئی عذر سنایا
 سن کر حکم رہانا اوسنوں ہو یا درد گزینی
 نامے سبھ فرشتیاں نالوں ایہو خاص حضور
 تھے نامی نور بات نہ بجاہی گے منہ بن دن
 میں سرور فرشتیاں ہو کے داغ عزت نور نواہا
 بکھناں ادبوں سیس نواہا عالی درجہ پایا
 سخت مخالفت ہو گئے مردا اوہ انکر ہو کا

ابن و استکبر نہ کان رهن انکار فرشتین ۵
 اس نے انکار کیا تھے تکبر کیستائے آہ اور نہ تھے دایاں بختی

ہک انکار تکبر دو جہا سستی اندر آوے
 میں نامی سرور فرشتیاں لوح محفوظ رسائی
 جہاں ایہ سخن تکبر داں اوس نے اور دم آگے سنایا
 رد کیا درگاہوں اوسنوں کھوہ یہ درجہ سارا
 حکم ہو یا ملعون کہنے نکل جا اس درباروں!
 سن کر اسنے وقت لعینہ اور قشور باہر آریا
 کندا جیوں ارج ملینوں رہا تھوں باہر کیتائی
 کہن روایت ایہ دکھ اوسنوں سردم پیات اوے

اپنے ناموں آدم تائیں تھیں آگے سنایا
 ایہ کچھ ہوندیاں خاکی آگے مرد جھکنا رسوائی
 اوے ویلے غیرت رسائی اوسنوں چا دھ کاہ
 محشر تیک ذلیل بے عزت تھے بدنام نکار
 تیرے اوتے لعنت میری محشر تیک شہروں
 اس تے کھی نہ نامہ ہو یا ہو رہا اب سخن نایا
 انجیں اس بختی بدلے کے پایا کر سں بریانی
 اسے کارن موقعہ ڈھونڈے مت بدلے تک جانے

بقیہ اذکار حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس دم حضرت آدم تیا جنت ڈیرا لاندے
 کے نام دی تھی ترشی انہاں بول نہ آہی
 ریکہ ایہ حال ابلیس کہینہ مرد و محل و بخاوسے
 میرے جیونڈیاں سر آدم و جہ بشت بہاراں

سبھ رام آسائش حاصل راج راج میوے کاندے
 سر پاسوں ہی موجوں خوشیاں شامل فضل آہی
 آگے ایہ کی ہو یں آریا رنگ ہی مور و کھوسے
 تے میں سر شے سدا ملک تے مراد یہ بچھ کاروں

اُسیا یہ دیکھ بھلن مشکل بدتر ابداء غمزدگی
سے جہاں خیال دجائے شیطان وقت گزارے
اس جنت وچہ ہر شے تیری جو چاہو سو کھاؤ
جیکر نہ دے میرے موکے قساں انہوں متھ لایا
اس پادول شیطان یعنی موقعہ ہمتہ آجاوے
کے بنانے جیسے میں یہ میوہ ونجہ کھدا ساں
غمر اسے خیالوں اور غلوں ایہ موقعہ بل جاندا
حیلے غدر بہانے کر کے میوہ ابرو کھوایا
چھوڑی گئی آدم حوٰجہ تکلیفان پانیان
تن سو برسوں میں بیوی بچہ کھڑے سہ بیچارے
لیٹی جی تھیں تھ منہ نہیر اکساں تھیں جباری

جہاں تک پیاز جاتے تار کس نہیں دل دی گئی پندری
چراں آدم نولں سب سچا ایہ نرمان اتارے
پراس رکھ دے پاس نہ جانا اپنا آپ بچاؤ
خیر نہیں کچھ رہنا ہے ہوسیا کھکھ سوایا
ککھے بات گئی بن یہ کی دلی سراز بر آوے
تے آدم نولں کدھ ہشتوں دھرتی چہ رلا ساں
ونجہ ہشتیں حوٰجہ تائیں دھو کے وچہ پھساندا
پھر آدم بھی اسے جھانسنے اپنا آپ دنجایا
کدھ ہشتوں دھرتی ٹٹے تے ہویاں رسوایاں
سر سجدے وچہ بٹیا ہویا عاجز حال اداوے
رور و غمزدگی وچہ درگاہ سے عیبان دے اقراری

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

سے رب سب سے بڑا مال ایہاں تے ہے زنجیر تو اس نور تے جہت میں تے بیشک اس نقصان صاف سے دے باں :-

اسے رب سب سے بڑا مال ایہاں تے ہے زنجیر تو اس نور تے جہت میں تے بیشک اس نقصان صاف سے دے باں :-
نفس تیرے دہاں اس بنان نہیں ہووے کھانا کوئی
رہو دے کر دیاں گردیاں تن سو سال دہانے
سب دوند پرند چرندے اس دا پانی پیون !
نہاں دے اس سخنور آدم کن آوازہ آوے
آکھے رہا دواں میرے تے یہ بھد پئے ہل دے
میرا دونا نہیں تماشہ ہو یا انہاں بھانے
اس دم رب فرما دے آدم ایہ سب سچ ازندے
بے شک ہاکیوں پھر بھی سچے غمزدہ ہون نہانے
تے کہہ دے سچہ ہونے اک دن ایہ سچہ ہاں
بے شک وہ کہہ دے غمزدہ ہوں وکر نہیر دیکھ دے

جے زنجیر تو اس نور تے جہت میں تے بیشک اس نقصان صاف سے دے باں :-
اس دے صدقے بخش گاہاں مت تھیوے دل جہتی
گمہ زہریوں اتھرواندی وگی ندی زمانے
کھن کیا ایہ میٹھا پانی اہو پی کے جیون
سو پیامہ رورو اپنا زخمی حال دنجاوے
اقترباں داپانی پیندے اکاٹھ نوں نک دے
بخش گاہاں مت تھیوے دل جہتی
کر کے یاد گناہ ڈریش تمہیں انجہ دی نیرنگہ اندے
جو ہوئے جو ہوئے نفساں تے بھو دیکھ مست جان دے
تساں اکھاں نوں رب بچے دوزخ کنوں بچایا
تساں اکھاں نوں رب بچے دوزخ کنوں بچایا

تہذیبی دھماکہ جوں کی دیاں ہی جس نے رات گزاری
اسے حالوں میں سو سالوں گزرتے گریہاں زاری
جبرائیل فرشتے تائیں حکم خدا فرماوے
سن کر جبرائیل فرشتہ آجاندہ اوس بھانویں
آکے باناب شروع کر دتی جاں اس کھلے آیا
سن کر آدم اکھیاں کھولیاں خوف دے کھیں دھانا
ڈٹھا عرش بریں دے اوتے کھیر قدرت پاروں
دل وچہ آیا اسے ذریعے منگئے کچھ دعا میں
اس دم رنا حضرت آدم آنسو تو گتے جباری

تا بجے رب دی کرے عبادت تائے شکر گزاری
اوس دم آیا رحم خدا نوں بخشش کیتی جباری
ہو کے نیرٹے حضرت آدم باناب الائی جبارے
جھٹھے آدم میں جھکائے دوسرے حال نتانوں
اللہ ہذا ان محمد بن رسول اللہ نال آوڑا آیا
اطمینان ہو یا کچھ حاصل آگیا یا و زماناں
بسم صحتما سرور عالم پیارا ہر گفتاروں !
مت ایہ مشکل حل ہو جاوے بھن نیک جزائیں
تے ایہ کیمے اکھ سنائے نال ربے دی یاری

اللہم اسئلک بحق محمد ان تعفیری

اے اللہ میں سوال کر رہا ہوں طفیل حضرت محمد علی صلی علیہ وسلم سے کہ یہ سب بخش کر دے میرے :

اے اللہ میں منگ رہا ہوں کچھ عزت ذات محمدی
کرن روایت ایہ وسیلہ آدم جہدوں لیا یا
اے فرشتہ آدم نے ج وچہ درگاہ اسان دی
اس دے صدقے سمجھا انہاں دی عزت بجا لیا
نالے کہو محمد صدقے بخشے عیب تہاں دے
ایہ گل سن کے بھ فرشتے خدمت اندر آون
نالے جہم اوتوں پئے تھان میں مہو رو غبارا
تنہاں تیریاں دور ہوویں بھ چنپیں گھڑیاں آیاں
ایہ گل سن کے آدم دے دل ہو دے تہاں پوری
صدقے بسم صحتما سرور میں کھیں ایہ بھلیائی
ایہ گل سنکے اللہ مالک آدم نوں فرماوے
کوہیں معلوم ہو یا تینوں اوس دا شان گرامی

عیب معاف میرے کرا پی کر کے نظر کرم دی
اے دنت فرشتیں تائیں رب سچے فرمایا
آندیرا وسیلہ پھر کے غافل شان جہناں دی
تے تنظیم تے ادب انہاں دا پورا کر دکھاو
علی صحتما سمجھنا ہوں فضل اوس دے ہو جان دے
نال ادب دے سرمنہ چمن متھ تہاں نوں لاون
تے آکھن نہ کر غم کوئی اے محبوب دلارا
بھانگے پوسے ہو گئے ساسے رحمتاں بدیاں چھایاں
دم دم رب دا شکر لائے جس ذوق منظور
رب سچے نے کرم کمایا ختم ہوئی رسوائی
کوہیں جاتوئی نبی صحتما کون ایہ شان جتائے
کیویں سمجھوئی اس دے پاروں ہوئی کم تمامی

حضرت آدم حکم ربانا سن کر عرض گزارے !
بار خدایا تیری رحمت کون ایٹھے دم مارے

بس دم اس دور بدن میرے دپہ روح میں ہوئی
میں سے نہ خیال کبیرا نہ کوشش ملے تاہیں

پیا تیری اپنے نشانی ایہ راست و مستانی
جس سے اوتے لکھیا ہویا وئے حرف تداہیں

افضل الذکر لا اله الا الله محمد بن محمد رسول الله

بہتر پاک خداوند عبادت سے لائق اور سزاوارت محمد بھیجے ہوئے خداوند

نہیں عبادت لائق ایسا بناں خدا سے کوئی
اس تحیں سمجھیا جس نون اشداپنے نال ملاوے
اوہا بہتر ہستی ہوئی اوہا اوس پس پیار کی
ہو سکدے میں نہ حیا میں بلے نہایت کد میں
سن کر ایہ گل آدم والی رب سچا فرماوے
نبی محمد سرور عالم خالص حبیب اسال دا
جو کج نہیں بلکہ محرابہ نور دی نور در کی
اوسے طفیل پیدا نش ہوئی دنیا اتے تال دی
اوسے نور اور دتہ کی دپہ پکڑے ودا نہ سید
وہا پانی عیب گناہوں جس دا حال نہ کوئی
رب نور سے پہلے نور دی نش گناہوں دی
بختیں دیکھیں قرب خندہ دی دپہ سجھو
تا کہ عیب نہیں تھی خجھائی و سحر

بھیجا ہویا محمد اوس دا نہیں جس وجہ کجھ دوئی
اوسے اسب دی نشانی گناہوں دی کجھ دست
دیا جی مقبول اول روزی دستہ زکی گناہوں کی
سکھ دی ساعت لکھے کوئی اوسے امن اساتیں
سہ شگ اپہا اصل حقیقت اپہا اسانوں بھاوے
اوسے کورن پیر سے مسترا سب گناہوں دی
جیکر اوہ نور خندان پہ سب کجھ کڈا رہی
اسے شعل تال دی نشانی کجھ خجھائی
قسم اپنی نہیں بخشاں اوسنوں جانویں کیا رذیلہ
جس دے تیریوں نہ سحر دی نشانی ہوئی
نور سے نور دی دپہ پاویں دپہ نور خانی
نور کوئی نہ سحر دی نشانی کجھ خجھائی
نور کوئی نہ سحر دی نشانی کجھ خجھائی

سے نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی

سے شعل خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
جیکر نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
سب برکت پات ہی دی ملک دستہ دیلے
دینے نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی

نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی
نور خجھائی نور خجھائی نور خجھائی

کتوں مراد نہ حاصل ہوئی نہ دل دی بن آئی
جس دم نام محمد سرور ہویا زبانوں بباری

نہ ہویا دکھ ہولا کوئی نہ غم غلط ہو سبائی
حل ہوئی سب مشکل فضلوں اکرم کیتا رب باری

مقولہ مصنف

اے شرف توں بھانویں عمریں ہوورد پکائی
پرہیز منعم حالت تیری اوہ روز ازل دی
دی سبب ایسی انجیل تیری ادہا موکاخ چھائی
حالانکہ جس نام محمد حبیب یہ اکواری
عربی نوک او جڑ پانے علموں فنکروں خالی
انسانیت آدمیت دی انہاں سار نہ کوئی
پر جہ نام محمد سرور نکلیا مونہہ زبانوں
ابا بکر محمد یق سار دے علم خطاب کہ دے
شیر خدا و علی بہادر تے منت بول رہا نا
مہر شر دکن کھنڈے دے وجہ جو سب بنیاں ہویا
جاں دس دن پختہ نال نبی دے سچی کر کے لائی
شاہ شرف جیسو تیری وجہ نہیں ادہ طاقت کوئی
نہیں تاں اتنے جھیرے کہ دیان عمر تمام گندری
شکر حمدت جیوں رب سچے دا بھاناں !
ہن محبے اک رے شاید سڑ کوئی م بن ہاں
جیوں آدم تے ایس محابہ فضل کیتا رب باری

ایہو دیا اہو کار ایہو پیا سنا
نہ لگوں نہ دوس ات دل نہ کوئی جوہ جھلادی
انجیل ہی بدین دیوں سمجھ نہ آوے کافی !
تنگی و سنوں رسی نہ کوئی کئی مشیت ساری
نام توحیدوں سب ذاتوں ونگراں وانگوں ہالی
دھیسر جہالت منہ ہونے ختم عدلت ہوئی
ہنو گئے دشمن دہائی ورجہ سب جہانوں
تے عثمان غنی بن عباس فرزانہ سارے
اتہ دی تلوار سارے خدوہ مرد قوتا
پاک نبی دا جانی دشمن ہر حالت وجہ گویا
دارامن ادہا گھر بنیاں بوسقیان ایہی
تیری تیری حاکمیت ایسی گندی تے بدبوئی
یہود وجہ الفتن ہر دم ناں اسے شے یاری
نہیں مراد کوئی برا آئی لنگھیا سب زماناں
ربا سبیا زحہ دور ہو جائے مت و جھڑی تنہا
وقت آوے کہ حل ہو جاسی تیری مشکل ساری

ذکر بابائش و اشرائش حضرت آدم و نوح علیہما السلام

کرن روایت حضرت آدم جہن خدای پائی
فیر بائش والا سٹہ پیش انہاں دا آوے
پہزار تہ ایہ جنت اندر اپنا قیرہ لاندے

نہیں کرم خداوند باری دور ہوئی رسوائی
اوہ بھی قدرت رب سچے دی حل تمام ہوئے
ہر اک شہوں میوے ہاں دے رب دا شکر انا دے

پھر شیعانی مغزش پاروں اس تھیں باہر آئے
 آخیر نہٹا مہانت ہوئی تے مور کرم کیا
 پس وقت زیر دے ہوئے انہاں لیا جاندا
 دو نور مر محسب ضرورت ہر شے دتی باش
 کرمات وچہ دونوں ارٹھے دس رتن لگے
 قدرت رب کی اسے حالے بن کیا ہور نظم
 ہور جوترا مر اک داری رب عطا فرماوے
 تے جد شہیت پیغمبر جہا اودہ اکلا سور سیت
 اس دے وچہ شراکت غیراں رب نور ہاں نہ جھکی
 دم تھیں اودہ نور محمدی شہیت نبی نور آیت
 سبہ ایہ نور محمدی اسوں رعنا کول منجھالے
 خبر انقذہ شہیت انوں مر طوئح نبی ایہ پارے

تن سور سالان سے جبر میں روزیاں نعت دیا ہے
 دو ہاں وچہ نیوں سبھاں تابتیں مر کے غیر دنیا
 مگر شہر آباد تھے آج ارٹھے رب دسارا
 کو یہ کھروا سبب سمیاناہ پیشہ نماں تے آتھے
 آپس شہد وچہ خوشی خوشیاں کد سبب لہیرا
 لکی ہواں دنا انوں بن مقصد کی جو کھسارا
 کد رکھ کا کد رکھ کی نور سے شہید ذمت یا فے
 کیوں جے تے وچہ نور محمدی سبب جے تے نوریا
 ناں ہی اس دے نال بلایا ہور کو حق مساوی
 جس دی خاطر حفاظت کدین سزوں حکم سنایا
 اسے پاروں غنمت ووجہ تھیں دور کشا لے
 جس تھیں نور طوئح انوں دسول اندر ایک بجارے

نوح اگر بر جودی جو دشمن نہ جیتے التجا
 تھہ جو کنتھاں نامد سے سرگز بود از بحر آب

سے تک ہور نور است واپانی تھناں ربانی
 جودہ نور محمدی دنا جس بانی تے آیا
 حضرت نوح تھیں چدا چھ نور خستہ و
 یہ بھی رب دانی پیارا تے مقبول حضور نبی
 اک وید سنی یکر کثرت از دسہ نور تمامی

نیتاں پنے بچرے زانوں کد پنے دیوانی
 اوستہ تھانوں رب سچے تے اپنا فضل و عیا
 بہاریم خیل صد تے کردا کن احساں
 سر قمر نیوں پورا اتہ یا اعانت یتنی پوری
 بچ جو تداوکر نور دے صد تے یا نور شان کدنی

استغفر اللہ کہ گشتہ تھناں یہ خلیل
 گر با نسا رب خلیل اوستہ انوار رب

جے یہ نور نور خلیل کد و تھیں بچ جاندا
 انور سبب سبب کیتے انور بار و نجا سبب

سرتے پاک ہی نور دے یہ نچہ درجہ پاؤدا
 تے عزت تے وچہ نہ سبب تھناں دل دیا سبب

پیرا وہی منظور خدا داتے متبول سو ہمارا
خیر ایہ نور محمدی کہا گیا جان بچانی
غیر ایہ اسمعیل نبی نول بخش ہووے سرکاروں !
غیر انہاں دا صاحبزادہ عالی شان سو ہمارا
محنت پرست اپنی حق نویں صورت دامن بھان
ایہ کن اس تختیں صفت نہ آو صورت دراتوار
اس دی پشت مبارک اندر جس تختیں بدن نورانی
اوہ اک جلوہ ذات الہی چیز انوکھی آہی !

کہ کفراں دا ایہ سر بر کمال ہوندا یارا !
اسے پاندل ہر گت تھا نویں در نہ پورنتا کانی
آخر عبدالمطلب اوتے آچکے انواروں
صورت شکر پیاری بگڑ پیر وشت پندر
تے دنیا دھپہ منیاں ہو یا عالی شان لھرانا
نہ سجد اللہ مخلص بندہ کدیاں بختاں وا
تہ پیرست دی رشت دسرت کی شکر بختاں
جس شیر سو درجک سندی دور گیتی گمراہی

چند اذکار حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ائمہ اربعہ علیہم السلام

پاک نبی دی مستی عالی میں سدے لکھ داری !
دنیا اوتے آدن والا جس دم ویہ آنیہ
اسد رانی بات نہ کوئی سرگت خیال شہیت نی
سہ بیوان و پان دتے وہ پیرستے ہوئے
ہر کوئی تابع داروے دا اوے مگر دکانا
اوے دی گل منے ہوئے اوے طور کر بندے
یہ جبر حال ڈٹھا بند شہیتاں سکھ بیاں بویا
ممنوعہ چاہے عاصت میری نوش بشتاں زہیر
بس ایہو ہی مطلب میرا خواہش دل دی آہی
من میں جو چاہاں کہ دساں سمجھ حوالے میرے
بھانویں دل رگہ رگہ بانوں میں دھڑکیا ہیر
تے میں تیریا دوزخ دانی آگ سے ڈھپہ ہیر
س گز دی پروند نہ نورانی یہ ہنسنے زور
انہاں خیر رب و رحیم یہ کیا کہہ دامن مانی
پاس نبی سے دلدہا سب دنیا اوتے آدن

جس دی خاطر دو بپ اپا کیتے امنہ باری
باندھیرا چوہی طر فیض خود جہاں است چھایا
نہ کہ تھا نویں قبضہ اول دا اوے دی صفت نی
چھوٹے دوتے اوتے اس نے چندے لائے ہوئے
دستہ پچھہ جچی پھر دوتے نال پیدائ
اوسنوں راضی رکھیا ہویا نام اوے والیندے
سب نوٹ سے دانی سال سال ہوی
بھگت نے نام میرا ہی کھاؤن پیون جیون
ہو گئی پوری سمجھو ہر تھاں ہے من میری شاہی
میرا تو من قبضہ ہر تھاں ہو یا پیر چوہیر سے
رب دی رحمت والا میں حق ہو یا ماریا ہو یا
تے منہ کالا دوجک اندر نام بُرا اج میرا
ساری دنیا خادم میری ہر تھاں میرا زورا
تو قدرت والا مولا دس دا شان ربانی
عبدالمطلب دسے جو بیٹے جگہ مبارک

سو منی صورت سیرت زانے پیوستے برے پیوستے
 بیویں بخت و بربانی نول مسکی دوست پیار
 اک پیل اوردی جہانی اوکس در آتی نہیں گوارا
 دیا تسبی دل دی در خیال نہ آتا
 سرور کو دیا ہے حسن سرور دیا گوارا
 کس نہ پتہ آرا م نہ اوسے جیسو نہ ہے چار
 حیا اپنی زندگی دانی رہو اک دہارا
 اسنور کجیاں کھنڈے تھیں خوشے دیکھو

براست و چہ سنت ایہو لا زندگی دیا سے
 انجیل عبدالمطلب آما نال عبدالمشر یارا
 تن من دھن قربان اسے تے اسے تال نہارا
 سنے دل تک اجست دوسے دور تھے دھارا
 اسے نول بیات تک جیسے دھارا دھارا
 جنت جہانی کھیاں کولن قہر اند میر غبارا
 اسے نال حیاتی ہوئی اسے نال گذارا
 اسے اوتے زندگی والا سمجھو دار دھارا

پرقت پر ربانی اسے کون کون دھارا سے
 اوتے لکھے ہو رہی لگو رہے تھے ہو رہی کو سے

عبدالمطلب منت منی و چہ درگاہ ربانی
 باب انہاں تھیں راہ ہوا تھے سردیال قربانی
 ایہو اصلی منشا میرا ایہو جلی جولانی
 عمدہ ایہو خوش دایر تے ایہو ارزانی
 تے ہے ایہو گل ہو دے نہاں مشکل فیر جانی
 یہو سو جس سر و چہ تائیں اس دی کوئی روانی
 اسل خوش و اسے اندہ اس بن سب ویرانی
 دیکھو کہ تے جہانت ایہو تے بن سے سامانی

دل بیٹے جے دیکھیں کھیں میں ندر زندگی
 بھانویں تنہا پیارا کوئی دینہ اسے دھارا
 جیسو اندر خوشی دھارا سے اس و تہہ شک نہانی
 اسے نال رنگانی ہوئی ایہو دی نہانی
 زندگی د کوئی نشاط نہاتی انجیل پیار دیوانی
 اوہ کھربو بہار دسیو سے کیا اس دی فرارانی
 جہناں اسنول تو نہ پام رہا کھنڈے نہانی
 شمت و خیال حاصل ہوئے جیسو تے نال کوئی

عبدالمطلب اسے خوشوں کھنڈے پھر سے زبانی
 شرف علی ایہو الگ انوھی مشکل جان کجیانی

یہ شرف قربانی در محض رضا الہی
 دیکھو جہاں اسے شرف دے دے ندر پیار سے
 اسے یہ نال نہارا سے دھارا سے ہو یا
 جہاں دینہ ہو دوسے عیناں پتہ نہ کانی
 یہی اسے دیکھو پتہ تے سبیا قہر نہارا سے

شاید اس کھیں در دھارا سے دھارا دھارا
 پھر ویرا قربانی در محض رجبہ گندہ سے
 پورا کھنڈے شرف ضروری جس دھارا سے کو یا
 پتہ یہ تے دھارا سے سب واضح طور دھارا
 تھیں جہاں دھارا دھارا سے دھارا دھارا

عبداللہ نے بھی ایسے سنیاں مولیٰ بلال نہ آیا اسے بابل کر ڈنکر نہ کوئی میں منظور پیدیاں پہلو طالب نوں سن ایہ گل اثر دے نوں ہوندا کبند بابل جھانا تیرا سذر نہ ایتھے کافی اوس دم ایہ دو شعر الودے دل دا بھیر سارے	بہم نہ نہ تھی دسے بولیا دل و حال سنیا تیری مرضی رب دا بھانا ایتھے ہی پیا در حیراں اولوں عمر میں سناون کارن بابل پیش کھوندا ہورکہ دیکھ جیلہ مرست کوئی مروت دیکھ موافی جسوں سیرت نبوی دالہ کر کے نقش لیا دے
---	---

کَلَّا وَ سَرُّهُ الْبَيْتِ فِي الْأَصَابِ مَا شَدِيدَ أَنْ يَتِيحَ دُورُ عَقَابِ	مَا ذُو دَحَا عَجْدُ اللَّهِ بِالْأَصَابِ أَنْ لَّكَ جَزَاءُ فِي الْخَطَابِ
--	--

خواب صادق کا سودا غائب

اسے وانگوں ناٹکیاں نے بھی جد سنیاں حرا کبندے ہورکہ دیکھ جیلہ ایہ دکھ مائل جاوے ہور برادری واسے لوکاں نے بھی رولا پایا ہک مغیرہ بن عیسیٰ راشد بن عمر مخرومی اود بھی بوطالب دے وانگوں آکے شتر سارے	از بھی چیخ پکار کریدے ایہ کی کنھن کشا عبداللہ دی جگہ بجائے جو قربانی آوے عبدالطلب نوں پیا آکے سجنس نے سمجھایا سن قربانی والا لیکھا آوے ہو مغمومی مطلب ایہ جو عبداللہ نوں ذبح نہ کیت جاوے
--	--

يَا عَجَبَ رَقَبَةٍ زَخِرَ حَبْلُهَا الْمَطْبِ وَلَا وَبَيْتِ اللَّهِ عَسَىٰ مِنْ رَجَبِ	وَلَا وَبَيْتِ اللَّهِ عَسَىٰ مِنْ رَجَبِ وَلَا وَبَيْتِ اللَّهِ عَسَىٰ مِنْ رَجَبِ
---	--

ہر اک پاسوں ایہ آواز اہو شور تے رولا ایہ کوئی گل معمولی نہ سی ایسی دوا کلا ڈنکر جب نوں لکھیں کسے سے ماسہ جان دے اوہ تال اک بندیاں نے اپنا شغل بنایا ہویا خود گرو تے ایہ بچر دیکھیں جیو لکھ حال اسے نرا	عبداللہ نوں ذبح نہ کرنا رکھ لیں یہ موز ناحق لکھ یا تھاندا انجیں ذات انسان بچا کوئی برچوای نہ ہور دے نہ کرنی کسے نفس نہانے دل و نہ تھی تے فرست بدنی ڈھونڈ چا پیا پر کوئی بستہ درہ اتل ناہی اپنا خیراں پیرا
--	---

مختصر نامہ

کوئی کسے راتن راتن میں بدھو چپ نہا سہنے ڈنکر وچھے بھیدیاں بکریاں ذات جھانے گامی	جہاں کچھ شہت بستیہ کچھ بکریاں راتن بچا سہنے لکھ دیکھیں ویسے نظر و تپہ پلن سدا سہنے
--	---

مطلب غائب فی مدبر صحت جو خیر و برکت سے دیکھو جو جس سے دیکھو جو جس سے دیکھو

پر ہمد بشریت و اجمول بندے سے تھے مجمل جاندا
 اپنے خیال سے وہ چہ ایک ہی میں بہانہ بیچارہ سے
 بھگت پر یہ سادہ سے دانگن جہنم نہا توں ہوئی
 ان کل لوگوں سے اس قدر لوں پیش راہ ہو بنایا
 وہ چہ اس نام سے جانے جانوں کو شست واپا کھاتا
 اس پر دم پیش ایہو سے تال لگائی
 یہ جی رہا نہیں کوئی اریا تال یہ امر ضروری
 جسے کہ دتے مرضی نہیں تال کفر نہ لازم آوے
 جی رونال ڈھک جو دتے امل نمود کہ ایہ تالیں
 شبت سے اک بندے تالیں ڈھک کوں نور سے
 شبت تک کے تال اپنے مقدر کو ترید و ساند
 بہتری سے تالیں دتے تال دبا کی تر میر سے
 بعد دیاں لوگوں سے دل ہو طرح ہی ہند سے
 ایسے لوکی گوشت کھانا کھان پسند کہ بند سے
 نہاں اپنی لڈ تال خرمش میں بھجوریاں تو یوں
 بتول زشتی سے سب اتال یہ بھی زشتی سے
 مرحمت وہ چہ تال نہا دے انہاں تال تالی
 جیونہ عبدالمحبوب صاحب بیت خمیک ارزہ
 بیٹے کے جی نہ کہے ایہ کل غصہ ذرہ دل لیندا
 سب قصبیلہ خاکن دار اس گھوں باز آو
 بہتی اک انسان دا بپتہ نہ کہو قربانی
 سن کہ بارت انہاں دی مطلب اول اکھ سنہا
 دمنہ کوئی ہزار ایسی جو ہر اس فن دی
 جیوں اور اس کے دتے کل یہ بیتا جی

فوراً ایسے متھ وہ چہ چھریاں کوہ انہاں لوں نہا
 یہ جی راہیں سار دھک بھلن جس کوئی انہاں سے
 کیوں نہ پیچہ دھک انہاں توں جس دم دتے کوئی
 کہہ کہ بد پتہ جو بھی ڈنگ متھ نہاں دے کیا
 جس دم جتنا جیوں مرضی جہڑی قسم بتانا
 اس سے ہو رہے ایہو ہی ہے حصہ زندگانی
 تال ایمانی سے اسدی اک پر بات و صورتی
 یہ اک جلیجہ و افانہ جس سے دنیا مٹھی جاوے
 صرفت امیراللوکان سے یہ نصیحت پیار بہاں
 اس پتی توں اس سے دتے عاہر تال کر سے
 تے اندا تک اس دیانی کال تے چوڑی ہو بندا
 جیسے تے نہ میر سے کوں ایہ کج در دھنیر سے
 دھک وہ چہ رونایاں دیکھ کے لوں آپ پتہ اوہ رائے
 تے کہ تکیں اھیاں اس سے نال مرید سے
 دنیا دلوں چکا فی رب دے تال لگیاں ہویاں
 تے نہیں جہڑا کوں سوں بس سے کہن یہ دہر شاہ سے
 ترمین دھن قربان اس سے ایہو پچائی ہوئی
 سے پاروں توں اس سے دل خیش ہوئے آوہ
 جان کراں قربانی ادلوں جرات نال الا اندا
 بلکہ مور کہ دھوک حیب یہ نہ تھسہ کماؤ
 دنیہ بجا کال دھک کوئی اس سے عین نہ آئی
 بہترت اس کل دے اندر جو کچھ توں تساند
 سچا نہیں کہ اکھ سناوے جس اوئے سب شین دی
 تے گول جیوں صاحب بھو سے تے جس پائے لایا

اسراوہ سے بن کچھ نہیں ہوتا تھے نہ کچھ بن آنا
 جیونکر اوس دا بھانا انجیں ہوئی کار روائی ا
 اسٹر کہ ہنہ حاضر ہوئی آن سہم سہار سے
 سن کرکا ہنہ کندی قرعہ اونٹھاں اوتے پاؤ
 جن دم اونٹ ہون پور سے عبد اللہ بنی تہے
 کہ ہنہ دی تجویز سنی جد سچہ پسند کہیندے
 اوس دم قرعہ وک اونٹاں تے سنے عبد اللہ پاون
 مستر اسی۔ نوے تیکن تہہ جہوں پیا پایا
 بندس تے مر سوتے بن دہرہ دھار دی سنی
 اس ویلے مر عبد المطلب اک سوار اونٹ منکایا
 دتا ونڈ سڈا تے سہارے منت ہوئی پوری
 اللہ وے جو کم کر دے۔ لہ کارن کر دے
 باجہ اللہ دے ہور انہا نتوں رستہ کوئی نہ بھاوے
 بندیاں دی قربانی والی رستہ اک جھٹیاں نہ
 ہند۔ یونان۔ ایران۔ افریقہ۔ مصر۔ سوڈان۔ تمامی
 ان بھی وسیع فریقہ نالہ۔ برہمن تے فیماں
 اسمعیل فریقہ اللہ اور جیونکر وسیع۔ پیا پیا
 یہ کم حاصل نہ دے سکا تے اسے تہہ پادوں
 منت بھی سب پوری ہوئی کمی نالں وجہ آئی
 بار ہندیا جس دم اپنے فضل کرم تے آنورک
 اک نظر رہ نظر کر دے وے وے بن ہواون
 اس قشیں پہلے ایسی چٹی رستہ اونٹاں تے سنی
 تے جس دم ایہ واقعہ ہویا سبھ انہا نتوں آوے

ساڈے انجیں جیلے تہے سہ اندرہ و دھار
 تہہ تہہ اک شور سے کارن یں تجویز تھہرائی
 تکر لوں اب سب قصہ تھہرائی لکھوں سنا یا جاوے
 عبد اللہ بھی نالے رکھو ٹھیک انداز لاؤ
 انٹاں ساریاں اونٹاں تہہ تہہ کر دیا تہہ
 اسے تے آمتا ہوئی مشورہ ایہو دیندے
 پھر ویہاں پھر تہہ پیاں پیاں پناہ سٹھاں تہہ جہوں
 ہور سنی نام عبد اللہ دا تمام نظریں آئی
 غیر نہ لکلیا نام عبد اللہ مولا کرم کیستائی
 اوسے دم اوہ راہ مولا اوسے سہار مار ڈیج کر دیا
 دانت غیل دھڑے اس بھی کیستہ تہہ حضور دی
 اندرہ وے تہہ تہہ پناہ تہہ سہار دے تہہ تہہ
 ہواں جہاں تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 پور وک تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 دھڑے تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 اپن تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 انجیں باپ عبد اللہ اوتے ہویا فضل سوا یا
 تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 عبد اللہ جی تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 نا امیدیاں تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ
 گویا بندے داخل ایہو عجیب آہی گمراہی
 اس سوار اونٹ دے تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ

وہ جسے تک مل بندے دانیلوں ہور دھارایا
 دسی شہزادے دی کتنی کیسا درجہ کیا

نیرایہ بابل ختم نبیاں کون اس دال پاوے

کون اس نال برابر ہو کے ایسی شان دکھاوے

دیگر واقعات حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ مدی بابت لڑکی ذکر لیا دے
چہرے دی روشنائی اتنے دنیا سبھ فدائی
اکثر عورتاں شیدا آہیاں تے ایہو ہی چاہون
پر عبداللہ طرف کسے دی نظر مول اکھاوے
بور نعیم خرابطی نالے ابن عساکر پاروں
فائز بنت مرثا نخعیہ عورت آہی کوئی !
ہر ویلے اوہ اسے ٹوہ وچہ جھلی اتے دیوانی
پر کوئی راہ نظر نہ آوے جے ل عرض سناوے
کئی چیلے تے کئی وسیلے کر کر تھکی پاری
پر یہ پاک اخلاق پاکیزہ نیک عادات سو بار
اکثر دیکھا بیت اللہ و خجہ اپنا وقت گزارے !
کوئی اخلاقی کمی نہ آہی ناں ایسی کمزوری
اسے پاروں باب دیہڑے بیت اللہ پئے جاون
یہ دن راہ وچہ بیٹھی آہی جہی کملی مو کے
اسے محبوبا کدھر چپیوں ہیٹھاں نظر جھکائی
خجہ نہا پیں جیوں منکر کسے چہرے تو ٹمکین نتاں
جوں حسن ہووے جس اتنا نجیب اوسیاں چالان
وہ چہرے جوہ و حلاوت کمیندیں اس نے جان و نجائی
نہ خدا دے سن مل میری تدبیر چچھے مرگیاں
جس رہ نہ گیا پیں مل بیٹھی مرے مول نہ آئیں
دست مرقی سے سناے رو رو پی گزاراں !
بوسے جادو ہور بتیرے پئے کیتے پیں چیلے

سورت سیرت یوسف والی اوہا جو ہر دکھاوے
جو دیکھے سو جھلا تھپیوے جادوے ہوش بھلائی
نال عبداللہ عقد ہو جادے دلی مراد اں پاوے
بلکہ واکٹ شریف انساناں نیویں نظرے جادے
ابن عباس روایت کرے اپنی خوش گفتاروں !
عبداللہ تے بے خود ہو کے ڈاڈھی ماسق ہوتی
جہاں کر بندی پھر دی رہندی چین نہ اک پل جانی
اپنے زخمی دل دے کارن مریم انہوں متھ آوے
مل جادے عبداللہ سنوں کھول سناوے ساری
نیکانہ سگ نیکیاں کردا ایہو سدا و ہارا
اوتھے ہی آون جاون رکھیا سے نال و باوے
بیت اللہ دی حب دے دھپاسے وچہ جند بھوری
اسے حسب نقشے دے پاروں نظر نہ کتے اکھاوے
دیکھ عبداللہ نوں پھر دیندی تے کمندی زور دے
کس کا دے آج گتہ ہو یوں کی مسرور چھ پیائی
یا وچہ ناز حسن دے اپنے پھر نائیں خجہ مستانا
کی جاسے اک دنیا مر لئی کردی کس دیاں بھالان
تے تو پئے جو بن اندر پھر نائیں مکھ چھپائی
کھاوے پیوان یاد نہ رہ گیا ایہو مصیبتاں پیال
تے جے و خجہ کسے پھیں پھپھیاں کھی لہجوں ناہیوں
سند شائش تدبیر سارہ لئی آسن میریں تاہراں !
ناں لہجوں ناہیوں میرے تے سب وسیلے

آخر بار گنتی میں بے کس مول مراد نہ پائی
 آج میں بے بس وجہ اڑیکے بیٹھی آن اٹھائیں
 اسے حال خیال وچالے منجھول ہار پروال
 ایو ہاڑے کردی سال سی آنو ندا نظر پیامیں
 بے خود ہو کے پھر لیا تینوں سن جا میری بیتی
 مینوں حب تیری نے سچناں ڈاڈھا مار موکایا
 اک سواونٹ میں نظر کہنیاں جے منیں گل میری
 تیرا کچھ گھٹ جاندا ناہیں گل میری بن جانندی
 ہویاں ہویاں نوں مار نہ اڑیا منگتی تیرے دروی
 تینوں ویکھ جے میں سی بھلی راہ سچناں لا جائیں
 تیرے دی اک سینے وچ پل بل کڈھے تنے
 یہ حالت تک میری سچناں پھر وکھی پتے روندے
 اتنا دل نوں پھر کیتوئی تے ایسا چت چوکایا

ہو گیا جگ اندھیر غبارا راہ نہ بھٹے کافی !
 خیال ایو ہاڑے شاید میں موتی داسائیں
 کد تھی میں تک کے اوسنوں شاد ذرا کچھ ہونوں
 چال اپنی مستانی کولوں رینوں کوہ گیا میں
 کمر وارو کچھ میں لونی دالی غلطی میں بیتی
 زندگی کھیں بیزار ہوئی میں تھکھی کھنڈیا
 قطرہ گھٹ محبت والا کھیوے بات بھلیری
 بے پروا ہا موڑ نہ خالی میں موتی دکھاندی
 بکھلی تے ترہانی بے بس رور و عرضاں کردی
 میں تے قہر اندھیر نہ پائیں سینے نال لگائیں
 ساڑ دتا دس تن من میرا ہر شے تک کے کھنڈے
 ہاتے انوس نہیں تھکھی جیہے میں دل رغب ہوندے
 کدی نہ ڈکھا نظر اکھا کے وسم بھی کدی نہ آیا

کرن روایت جدا یہ کھلاں فاطمہ اکھ سنائیں
 درودول بھریاں دکھوں سٹریاں دل دیاں بھہ ہویاں

سن کر عید اسد نے اسنوں ایہ جواب سنایا
 صرت جو دوہاں شعراں اندر پوسے خور نبھایا

أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَنَاتُ دُونَهُ

حرام کرنے والا مناتوں کے دھڑے

وَالْحِلُّ لَاحِلٌ فَاسْتَبِينَ

تے حلال میں بے شک پسند کردا ہوں

بی بی سن کر یاد رکھیں یہ دلوں نہ مول بھلا میں
 ایس حراموں مرنا بہتر اتول نشر نہ پائیں

میں حلال حلال ہی مینوں کفر پسند رائیں

اسے اوتے زندگی میری اسے نال نبھائیں

فَكَيْفَ إِلَىٰ آلَا الَّذِي تَبْخِيشُهُ

جس دا ظاہر کرنا ضروری ہے پس کس طرح تو مینوں پھسلا دی ایں:

يُحِبُّهُ الْكَرِيمُ عَرَضُهُ وَدِينُهُ

ضروری ہے شریف آدمی حمایت کرے عزت اپنی دی تے دین اپنے دی

اود حدائی جو ظاہر کرنا جس دا بہت ضروری
ایسی حالت وائے تائیں کون دے مڑدوری
مورے اود شریف بھی نالے رب اخلاص ضروری
سن بی بی سیں مڈھ قدیمی پاک شریف گھر اند
جو تہہ کتیاں گھاں اپنے دلی اوبال نکالے
ہوش حواس بھلائی پھر فی ای جھلی تے دیوانی
مرد بھی عقل نکرتے اپنی عزت شان وقاروں
جہاز عقد نکاح دی پرت جے گئی کردیوں کوئی
پرتدھ نکل اخلاصوں باہر مہوری رنگ دکھا یا
تو بے شرمی بے حیائی مکر فریب وہ دسیا
جیوں پہاں ہی دل میرے وچہ وڈی عزت تیری
تیر طرح نہیں زندگی بن دی تے نہ لیکھا ملک دا
یاور نہیں گل میری بی بی عزتوں موں ز دہ لیں
یہ کوئی نہیں وڈیائی تاتی ہے ہر جس دھپ گل کوئی
تیں بے مہون شریف گھر مینوں نہیں انجہ نہاندے
بس میں اتنا ہی من آکھاں دادھائیں ودھاواں
یہ بچہ کہہ کے عجب بہتہ مڑدھ گھر دل آدے
پراس عورت دی اس حرکت اثر اہیہا کیست
بے خود تے بے بس طبیعت ورس دی بے حیائیوں

اس اوستے پارسندی کرنی ایہو عزت پوری
کیویں اود پھسلا یا جاوے کی ادکسوں مجھوری
کرے حفاظت دین اپنے دی کیوں نہ بادستوری
سال وچہ ایسا عیب نہ جس وچہ ایہ مستدا خصمانہ
بھانویں اس دے اثر وں تیرے سرے پتے کٹلے
چھیوں مندپوں سار نہ رنئی عاجز حال ستانی
وانا نواں داکم نہیں جانا باہر کسے دھاروں
تاں بھی اثر موندنا لہجہ مینوں تے تیری دل جوئی
جو کم نہیں شریفان سندان انجہ کسے الایا
جس کھنٹن شان وقت تیرا سبھ دل میرے متیں لسیا
انہیں ہی من نفرت سو کئی بھری طبیعت میری
تے ناں ہی دستور اجیہا ویکھو اپنے جگ دا
نان انجہ کسے نہ محرم آگے ساز دے داکھویں
یہ بے عزتی اتے خودی اخلاص دتی بد گونی
کھلے طور نا محرم آگے کھولن راز دہاں دے
میں ییزا تیرے کھنٹن ٹر جاہور نہ سخن الانواں
دل ایہاں سہمت لے کے نیب اخلاق دکھاوے
چہرہ غشیوں بدیا جیونیکر گھٹ لہو دا پیست
تن من غشیوں نہب دے سے بچیا شکر برائیوں

بابل نے جس حالت وچہ ڈٹھا اس دے تائیں
 صرف کیا کچھ طبع میری آج ہے گھبرائی ہوئی !
 ہاں جے دیہو اجازت تاں یہاں ہر جنگل جانواں
 کیوں جے ایس آبادیوں میرا دل گھبرایا ہو یا
 شاید باہر جنگل دے وچہ ہودے کچھ تسلی
 پنڈاں دی اس زندگی ناں جنگل پھر نہ بھیرا
 سن کر بابل نے فرمایا جیوں کر مرئی تیری !
 جنگل واسا دشمن پاسا مت بدلاوے کا سا
 جے کر جانا اک دوسا تھی اپنے نال دے جانا
 کیوں جے جن تیری دایں دل ہر دم ہے غم بھایا
 دن بھر ٹھیر و دزد و بھوسیر کو دوج ج کے
 تالے خوب بھلا دل نوں بھی جا کے ازماؤ
 پر یہ یاد رکھو گل میری شاہیں گھر نوں آنا !
 ات نہ رہنا جنگل اندر ہے یہ خطرہ بھارا
 دنیا دا کچھ رنگ انوکھا چالاں بدلیاں ہو یاں
 بڑی بہادری اتے دلیری اس خطر وں بچ جاتا
 سن کر بات پر دی بیٹا دل وچہ پیا لیا دے
 چنگے نیک گھرانیاں دے جو بچے ہون سیانے
 کوں حال عبد اللہ دایں سن تیں گول سنانواں

پرایہ چپ نہ دسنا چہ ہاں اسنوں حال تریں
 نا امیدی اتے اداسی دل تے چھائی ہوئی
 کھیلاں و نچہ تھکارتے نالے دل اپنا پرچاواں
 ایس جہالت تے رسوائی جھورا لایا ہو یا
 تے گھبراہٹ دل دی جا دے ہر دے جن بچی
 ایس قیدیوں بہرینوں اکلیاں کران بسیر
 پر نہ اک اکلیاں جانا کر کے ایڈ دلیری !
 فیر گیا وقت مہندہ آدے لوک کچھوں ہاسا
 پہن متھیار مسلح ہو کے ات دس قدم بھڑا
 پتہ نہیں کی گل کی خطرہ کیوں ایسہ فکر و دعا
 کرو تھکارتے دوتی اتے خوب چڑھو بوج بچ دے
 تے دشمن تے رعب جماؤ پورے جو ہر دکھاؤ
 جو نہی دن غروب ہودے مرڈا دیر نہ مولے لانا
 اسے خطرے پاروں میرا ہر دم حال آدارا
 ہر کوئی اک دے دے دایری ایہو چکیاں بھوکیاں
 عزت دے وچہ فرق نہ پانا سوہنا وقت نبھانا
 آکھے ٹھیک انجنیں ہی کرنا انجنیں رقت و بادے
 انجنیں ہوندے جیوں عبد اللہ صاحب مروربانے
 کیوں گزے جنگل اندر کی کچھ دے ادانواں

تذکرہ شیطان باہو و بال بابت حضرت عبداللہ رحمہ اللہ علیہ

دا مذہول دشمن ایہ شیطان نکارا
 محض رب دا بندہ کوئی اس دے کھندے آدے
 پر جو رب دے بندے اصلی اودہ کدا قول آون
 اندھنوں پر وادہ اس دیں وہ انجنیں دے

ہر دم ایہو جیسے گردیاں وقت گزارے سارا
 اسنوں اس راہیں پھسدے ایسے پات لارے
 نہ کداس دی من کے پچی بنی تمام رنج و زور
 نال اودہ اس دے آکھے لگ کے اس دی کیتی کر دے

انہاں اوتے اس دی کل دا اثر نہ ہووے کوئی
 پر جابل نادان جو لوکی نہ محرم ایہا نتوں
 انہاں دکھ دے بل بوتے سے گلاں پیا کروا
 جہنم نوک نال خدا دے مڈھول لائی ہوئی
 ایہو حالت عبد اللہ دی جو مقبول دلا را
 اسنوں اس پھ ملاون کارن پہلی چال اک چلی
 داؤ مکہ تیرے اس نے پھند فریب لگائے
 پر ایہ اک نشانی رب دی اسنوں کون مٹاوے
 اس بختیں بیچ کے امن سلامت عبد اللہ گھر آیا
 غیر بوراک تجویز بناوے دل دار وک مٹاوے
 جوں عبد اللہ اس عورت بختیں فضلوں جان بچا ندا
 پاپ اپنے سنگ کرے کڑا مال تانجے درود بخوے
 اوہر شیطان ناکاوی اپنیوں بیٹھا حال آوارا
 ہوندے ساتھ نہ قابو آیا مرغ پھسایا ہو یا
 بری پیرا وہ صورت جس تے سب دنیا شیدائی
 تے مڑ میں کھی سنی ہونواں ادھ بھی ہون اکھے
 من میں کسے بھی محفل اندر منہ دسن داناہیں
 نہن وچہ خیال ایسی اوسی رات ہو جاوے
 بیت اللہ کھنیں کچھ دروازا اک پہاڑ دے اندر
 دتے کچھ مسافر راہی آہے بیٹھے ہوئے
 ایس خیالوں وڈا کھتاؤں اس جانی دل آوے
 نہ خیریں او تھے پنج مسافر مذہب ہو و جہا ندا
 رست گزرن کارن او تھے اوہ پئے ڈیرا لاندے
 جی جواز بند وڈاں کھنیں بھی کچھ کتراندے آہے
 پائے سچے اوہ مذہبی بندے ایہو گلاں کر دے

نال کچھ واہ چل سکے اس داناں تھیوے دجوتی
 رب رسولوں سار نہ انہاں اکیے آن تنہا نتوں
 اوہا اک سہارا اس دا سے واہی پردا
 انہاں اوتے واہ واہ اس دا چل نہ سکدا کوئی
 عورت شکل تے حسن و وبالا سمجھنوں لگے پیارا
 پری پیکر اک عورت سوہنی کول اس دے چالھلی
 سواونٹاں دا جھانسنے دے اپنے پاسے لائے
 کہ شیطانی حملہ اس تے اپنا اثر دکھاوے
 دیکھ شیطان شکست یہ اپنی درو حال و نجایا
 تال ایہ دردا و ہداسمہ جاوے دلی مراد برآوے
 اسے ہاوے سولوں گھروچہ آکے رونق لاندے
 دس ناحشہ نے جو کچھ کینا اس کھنیں فاش کھنیں
 اپنے اندروں اپنے اوتے لعنت سنے ناکارا
 خیلے مکہ فریبوں بھانویں جبال بچھا یا ہو یا
 جس دے اک نظائے کھنیں پئے لوک ہون سودائی
 غیر ایہ مسئلہ حل نہ ہووے پئے میرے سر کھلے
 اڑیا بڑی تداست ہوئی دسال س شے تائیں
 رات اندھیری چیز نہ کوئی جس وچہ نظری آوے
 نظری کچھ روشنائی آئیں لگالان پسند
 جاتوس شاید بنے اتھائیں دل پنے کھنیں ڈھونڈے
 آنڈیاں در غار دے اوتے ٹھیک طرح بہر دے
 نیکیوں واپس خیر دے دل ساتھ نہا ندا جانا
 بشر ویاں کھچو سن رہے ایہو مندرج چکاندے
 ہر پتھر چھپ کھ بیٹھے دتے بڑی چرس رہے
 ذکر توریث حوالے اس دے کرے نہایت دھرمے

ہے تو ریت کی پیش گوئی داکر داپیش حوالا
 سنی جہوں اپنا نہاں اس دم دوجا آکھ سناوے
 بناں ادلا دے یعقوب نبی دے کون ایہ درجہ پاندا
 تریکے کیا بیشک ساں تے رضی رب تعالیٰ
 چوتھے کہیا اوہ پنج پیغمبر یثرب شہروں ہوسی
 پنجویں نے بھی ایو کہیا ایو زور لگایا
 ادھر شیطان مکار فریبی نیکاں شکل بناٹی
 اک سہما صا دو بے سہما وچہ تسلیج بیٹھا روئے
 رات اندھیری وچہ اچانک جس دم ادہ آجاندا
 بار خدا یا ایہ کی آفت نہ اسان دے آئی
 سخت انہاں گھبراہٹ ہوئی غفل گئی کھل ساری
 پتہ نہیں کی کرسی سائنوں کی نیست تے آئی
 شیطاں حالت ویکھ انہاں دی انجہ گھبراٹی ہوئی
 کہندا بچیو نہ ڈر میں پھیں ناں دل نوں غم لاؤ
 جس مسئلے تے تسال ترمیں مجھڑا لایا ہو یا
 سنو تسال نوں میں اس بابت سارا حل سناواں
 مکے داکر دار جواج کل عبدالمطلب ناجی
 اس داکر کا نام عبد اللہ شاید ڈٹھتاں نے
 اوہا داکر اس دی پشتوں اوس نبی نے ہونا
 بچیو نبی جے پیدا ہو یا اندر ایس گھرانے
 اوس نے اسماعیلیاں نوں می شامی راج دلانا
 معلوم ہووے یہودیوں تے تیر سدا داکر آیا
 سن کر بات انہاں پنجاں دے داکر دے دم آوے

ہے پیغمبر ایس نواحوں سے ہن آون وا
 بے شک ساڈی قوموں ہوسی شان نبوت پائے
 جس نے ہونا اسے وچوں علم نوریت بتاوا
 قوم اسادی پیاری اوسنوں اس دار تہرے
 پردہ خاص تیلے ساڈیوں ظاہر اٹھ کھوسن
 اوہ پیغمبر ساڈے وچوں اس دا عالی پایا
 نوری چہرہ بی داڑھی گل وچہ رخی پانی
 کول اندل آجاوے سوہنا ٹو دا ہولی ہولی
 ڈر گئے ویکھ یہودی اسنوں ہر کوئی شور مچاندا
 ادھی رات ابدالی مطلب کی یہ کارروائی
 اک پردیس تے رات ندھیری تے یہ آفت بھاری
 کی ہوسی ہن حشر اسان دا سبھناں بول کہیاں
 دیندا بیٹھ تسلی پیاروں فکر نہ کریو کوئی
 میں تسال دادر دی سہتی میں دل مکھ بھنواؤا
 میں سنیاں بیت اللہ بیٹھیاں شک نہ اس وچہ گویا
 صاف ہو جائے جھگڑا نا لے دل دے دھم گنواواں
 ہاشمی نسل قریشیاں اندر صاحب شان گرامی
 مکے تے نواح وچہ پھر دا اندر بہر خانے
 اسماعیل دی نسلوں ہوسی ادہا ہی من موہنا
 مزنیں حال تسال داکر کوئی رہن وچہ زمانے
 قوم یہودیں کچھ نہ ہوسی محض پیا پچھیتانا
 انجیں اچ فرشتے غیبی مینوں حال سنایا
 گویا شیطاں حسدوں دھوں انہاں نوں بھڑکاوے

نہندے بے شک ساڈے اوتے ہے ایہ قمر بانا
 مستی ساڈی مت دی جان دی لے گئے ہور خزانہ

سن کر شیطان کہے انا تہوں انجہ نہ تہیں الاؤ
کیوں جے فخری ایس نواسے ہے ادہ آدن والا
فخری اٹھ دیں ہی ایہ پہلاں کر و شکار ادسائیں
کد تک ایہ کچھ رنج اٹھا سو جھگڑا ہی سب چاؤ
میں بھی اس وجہ مدد کر لیاں جاں اوہ ویلا آوے
مدد میری تھیں راج حکومت ملے تھائے تائیں
جے نہ گل میری دے اوتے کن تہاں نے لائے
میری طاقت دا اندازہ من ہی کر لو سارے
ایہ گل کر کے مک پتھر تے نظر شیطان ددراخی
دور بلندی تے جا پھٹیاں وانگ پٹاخے زوروں
اوس شعلیوں پنج گھوڑے نکلے جو جنگی ہتھیاروں
کب شیطان سنبھا لو اناں کر لو قابو سارے
صبح ہو یں جد غاروں نکلو وہ میدانے جہاؤ
یہ گل کر شیطان اٹھائیں ہوندا چھائیں مائیں
ویکھ دیدی ایہ حرکت حیرن ہوئے یودی سارے
نملے آکھن ایہ طاقت نہیں بات معمولی کوئی!
اسیں تے اس دے آکھ اوتے پورا عمل کر لیاں

بھلا چاہوتے اس دے کے نوں جاتوں مار و نجاؤ
سیر شکار ہر ناں داکر کے دل بہلا دن والا
جاوے پرت نہ زندہ گمرنوں دیو مار اٹھائیں
اس وجہ نہیں کوئی خطرہ دل تھیں ناکر تمام سداؤ
دولت مال کچی کافی تھیں سبحناں دتا جاوے
گویا شاہی ہوں تہاں دی شکایت دے وچہ ناہیں
فیر مصیبت ہوڑک پوسی وادھا ہوڑو جاکے
کیوں ایہ کم سرے نہ لگے مولا بلو جھگڑا تارے!
اوسے دم اڈ پتھر اڈ کتوں وچہ سوا گئیانی
تے اکہ بشہ پیدا ہوئے اوس دے ایسے شوروں
بجے ہوئے جیوں سونے روپیوں سو بنے ہر اٹواروں
بھی اک اک تلوار ایہ لے لپٹی دیوے پکارے
نوجوان عبداللہ نوں پھڑا دتے ہی مار مکاؤ
یہو گل اوس دسی آہی اناں یہودیال تائیں
نلے کھٹیک یقین ہو یوں دے وسم تمام دسارے
ایہ بدعا کوئی رب دا پیار تہیں کھیں ایہ گل ہوئی
شاہی حاصل کر لیاں تن من سجدہ ایتھے دیساں

بلغار یہودیال برہم دار عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جے پتی یود پھٹدی آہی سورج چڑھن تیار کی
نال اپنے پھر ساتھی آسے نیرتہ برچھے تانے
نر پئے گھر تھیں جنگل دے دل کر دے سیر شکاراں
جس دم جنگل دے وچہ آئے دھن ہرن اک جاندا
دیکھ دوسنوں عبداللہ نوں گھوڑ تیز دورا دے
ایہ بھی اسے تلاش وچہ لے ایہو سرگردانی

عبداللہ پیا گھر تھیں نکلے لے سامان شکاری
سب مسلح اتے مرتع لکھے بہر جاسے!
بے فکری آزادی پڑن اپناں وچہ بہاراں
سوہنی صورت شکل پیاری ناز انداز دیکھناں!
اچراں ایہ یودی جتھ دیکھ اناں دل جو دے
ایہو جھوڑا کر دے پھر دے سبق جو یں شیطان

دل وچہ جوش تے دلولہ ایہو متھ اسال دے آئے
 عبداللہ بھی دیکھ سہن نون بخود باہر آئیا!
 بجلی وانگوں سہن دے پچھے گھوڑا پیا دوارے
 اسے حالوں تیر چھٹا جد لگا وخبہ نشانے
 ڈھینڈا ڈک دا اٹھیا او تھوں مر بھی اسے حالے
 گھوڑیوں ڈھل کے پڑاوسائیں تھیلے دیوچہ پاندا
 کی جانے ایتناک اسے وچہ مگر عبداللہ ہوئے
 دیکھ عبداللہ نون او پنچے بھر پنچے چڑھ آئے
 شیر عبداللہ دیکھ انہا تھوں ہرگز نہ کمایا ۶
 بلکہ دیکھ انہاں دے تائیں جرأت دوفی ہوئی
 ناں آواز انہاں لکڑے آؤ جی جی آئیاں
 اگوں انہاں کیا کچھ ناہیں ناں کچھ تھدھ گواسیا

دل دی خواہش پوری کرے دے ٹکایا جاوے
 ساتھیاں نون چھد سہن دے لے گھوڑا آن دواریا
 متھ وچہ پیر یا تیر نشانے مت اچھا لک جاوے
 زخمی ہویا سہن بیچارا دہرتی اوتے پیانے
 آخر پہنچ عبداللہ دسٹوں ستھیں پکڑا سنبھالے
 خیر ہودیاں دی نہ آہی زایہ ویم لیا ندا!
 تیراں تے تلواراں گھوڑے اے کارن ڈھوئے
 تے تلواراں آچکایاں نیزے بھی لٹڑ کئے!
 ناں انہاں دیاں تلواراں تھیں خوف دے دل آیا
 بجلی وانگوں کرک انہاں تے مور منسبت ڈھوئی
 کیوں کی تے سر حملہ آئیو کی ڈھکیاں بریاں
 قتل تیرا مقصود اسال نون تل ایہ بھار اٹھایا

جنگ کردن ہودیال با حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

بدنیتاں بد معاشاں کو لوں اللہ آپ بچ دے
 ایہ پنچے بد معاشاں یودی عقل فر دے متھ
 کوراری عبداللہ تے کر حمد پیر تھ آون!
 ایہ پہلے وار عبداللہ ڈھال اوتے سمجھ جھلے
 پستی ناں بچا کے گھوڑا ہو جاندا اک پاسے
 چیخ اٹھے کی ہوون لکھن لگے بن آئی
 موگی موت حوالے ظلم پشو پئے انتہا تھوں
 تھک تلواراں خیر یونے عبداللہ دے تائیں
 مر بھی تے تھول نہ ہاری جھپٹیا وانگوں شیراں
 بھانوی بڑا بہادر آباتے جرأت داسائیں
 مر بھی کافی دیر انہاں دارمیا مقابلہ کر دا!

کم جہناں بریانی ہر دم کون تنہاں سمجھ دے
 پھسے شیطانی جھالے اندر وچہ جہالت کٹھے
 ادھ اکلا ایہ پنج ظالم اپنے زور دکھا دن
 فیراک جھاسیوں پنجوں دے ہی راہیں آئے
 ایسا وار کرے مر اگوں پے گئے انہاں اسے
 اتنے وچہ ہک تنہاں وچوں لیٹ گیا اس تانی
 پر مر سورودھے چھک تیغاں اپنی حرمتاں نون
 جس تھیں موگتی مشکل نکلے نسے کوں کداہیں
 ہنیا مول نہ زخمی ہویا گھسیا وانگ ولیراں
 اد چالے ایہ اک انج ناں کی کر سکے اتھائیں
 بھانوی تن من زخمی ہویا بکھپ خون اندر دا

پسے مدد آدن وہب بن عبد المناف والد سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نوزیدہ و امرد عمر وہب و سس نام گرامی
 صورت شکل تے سیرت عادت نیکو کار سوہارا
 گھر اوس دے اک لڑکی آہی والدہ اہل ایمان
 سبھ سبیاں تے وچوں اسنوں حاصل قرب حضور
 اس دے اوتے رب سچے نے کرم کمال کمایا
 میں قربان کی عرض سنا فواں ایڈیاں بھانگاں والی
 پاپ و بدے نول غفلت دے دی ہر دم فکر تے
 راوی کرے روایت بہت ن اونٹ و بدائم ہو یا
 و بچہ تہ ذل نظر بچی اوس ہوندی جنگ لڑائی
 ڈھکڑ کا پور اترے نال انہاں چوہاں دے
 نہیں آیا اس لڑکے سندی کرنی مدد ضروری
 ایس زویوں اٹھیا جس دم پرز جرات ہوئی
 تربیتی واری فیروز بخش ہی خیال اُردے دل آدے
 جس دم یہ نیت کرد اس نے ات دل مکھ بھنویا
 دیکھا دور دورا ڈا بیٹھا دیکھے لڑکے تائیں !
 یہ جی دیکھے حالت وں دی زخماں مار و بخائی
 فیروزیل یا سکوں شاید ادہ ڈر جہاوں
 ایس خیالوں جس دم س نے نعرہ مارنا پیا
 اہل وچوں شیطانی آہی ایہ سب کار گذاری
 تہ تدبیر ناہر ڈھنڈی جد اوس مرد سوہارے
 قتل ہونے سبے گناہ دا ویکھ نہیں سکا
 تے سوچ اندر سی مورک آیا نظر لکڑا
 ڈھیس بے فرستے نوری انہاں دل آون

خاص قریشی نسلوں سوہنے جس دے عمل تمامی
 لہجہ بھی جرأت سمیت والا صاحب مرد اکارا
 جس دی برکت رحمت رب دی اندر دوہاں جہان
 گویا سب دنیا دے وچوں اسے دی منظوری
 جس دے پیٹوں ہی محمد د نیا اوتے آیا
 دو جنگ جس دے خادم دائم اتنا درجہ عالی
 بنی ہاشم وچہ کرے تلاش وں وں ایسا بل جاسے
 اوسنوں ڈھونڈ دا پھر دا اتول آ تقدیراں ڈھویا
 چارہو دیاں قابو کیستا لڑکا اک تنہائی
 بہت ہی تن دی کھنیں لڑدا توڑے دندانہاں دے
 انجہ نہ ہوئے مار و بچہ دن ایہہ ظالم کمر دوری
 فیروز بارہ ہمت کیتی بات بنی نہ کوئی !
 ہاشمی ایس جوان بچے نول جا کے دنجہ چھوڑا دے
 ڈا سپ ہک راہ وچہ ڈھنڈا ہوش خواہس بھلایا
 حسرت بھریا کی کر سکے جیوں مرضی رب سائیں
 جسے کرن یہودی دل وں ظالم جویں نصائی !
 مے اک بندہ تک دا بیٹھا باز اس گھوں آون
 ٹھٹھا گیا گھاس بند ہو یا مول آواز نہ آئی
 مدد امدادوں پی روکاوٹ ساتھ نہ دتا یاری
 سمجھیا کی تقدیر دے اگے کی انسان بیچارے
 بھانویں مدد نہیں ہوندی میں کھنیں نہیں بچ دی میں تندرا
 زمیوں لے آسمان تکیں نور دتا چمکرا !
 ویکھ جہان توں سن یہودی ڈرے جان بچا وں

پراس ویلے نسن مشکل موت جدول آ گھیرے
 پھر عبداللہ انہاں چوہاں نوں پل وچ مار دنجایا
 ایہ حالت تک مرد معمر دچہ حیرانی آدے !
 ہاشمیاں بن ہو رہ کوئی ایسی جرات والا
 ایہ حالت تک پیا اوس راسے سب نہ رہ گیا کوئی
 سر کدھرے تے لاشاں کدھرے لٹھڑے خاک وچالے
 پرزخماں بھتیں چہرے اوتے تاب نہ رہ گئی کوئی
 اس گل پاروں دھبے دل اثر ایسا ہو جادے
 گھر آیتے بابل اوس دی حالت دیکھی ساری
 خیری مہری گھر بھتیں باہر سیر کرن نوں دھانا
 کون آہا کوئی دشمن ایسا جو بیٹھا راہ بل کسے !
 ایہ میرا اک پیارا بچڑا تال کسے نہ بولے
 تال کسے دے دیر نہ اس دا نہ جھگڑا نہ جھیرا !
 ایہ گل سن کے دھب اوساں ڈٹھا حال سناوے
 کہندا گم گیا اونٹ میرا ج میں ادہ ڈھونڈن آیا
 جہاں اوس تے تے میں پہنت مری نظر اداہاں
 میں پہلاں گل انجیں سمجھی مر جہ بھالیا غودوں !
 انہاں پنجاب عبداللہ نوں دل مل کیلیا ہو یا
 ایہ میرے تک دیاں اس نے ہک نوں مار دنجایا
 میں چاہاں دل مدد کیجیوں دتیاں کنوں بچاؤں
 توڑاں بھتیں انہاں چوہاں نے بہت اسنوں زخمایا
 دیکھ دیاں ی میرے اس نے چہرے مار دنجائے
 پرزخماں بھتیں حالت اس دی ایسی ہوئی ہوئی

ڈک پئے دھرتی اوتے چاہے جیلے کرن ہتیرے
 مدد شیطانی کم نہ آئی ناں کسے ہو رہ بچا
 جاتوں ہے ایہ ہاشمی کوئی جو ایرنگ وکھاوے
 چوہاں دے وچہ قابو ہو کے کڈھے سب کشار
 جہاں پہنچا میدان پنجاب دی ختم کہانی ہوئی
 تے عبداللہ وچہ کھلوتا پیا دیکھے ایہ حالے
 بیخود بے وس جان نتانی مر بھی حال اداہائی
 تال محبت ہوئی ہوئی پھر کے گھر لے آدے
 سخت ہوئی گھبراہٹ اوسنوں ایہ کی کار گزاری
 اکوں کی اس قضیہ پے گیا کی دڈا خصماناں
 کس نوں اتنی جرات ہوئی مار بیا دل دل کے
 ہاسہ ٹٹھا بھی نہیں کردا بات کرے تال ہو لے
 کدی کسے نوں چھیریا ناہیں پتہ نہیں کی رھیرا
 بھی سمجھ اوس دی جرات ہمت خاکہ پیش لیاوے
 بھال کریندیاں اسے پاسے میں آکھ بھنوا یا !
 ڈٹھا تال عبداللہ لڑے پنج بندے وچہ رہاں
 نظر پیاں تلواراں چمکن ول دل زور زوروں
 ویو دی پئے گل ہندے دھیں سیپا ہو یا
 ڈول گئے وہ تک کے مر بھی شور کھڑا پیا
 پر میرا بچہ وہ نہ چھپ ہو یا حال منت نوں
 ہو گیا چورتے مہیناں مر بھی سمجھ تے غائب کیا
 سرکٹ پھینک شے دھڑ دھرتی روے بھہ چوکاے
 رہیا تون نہ ہمت باقی وچہ بدن دے کوئی

جیوں ادہ موئے کئے ہوئے ایہ بھی انجیں پھر کے

تال بسادراں بچڑا ہو کے پیا برابر کر کے

ہر یہ صفت دیکھی اس دی کچھ بیتی سہری
انجیں ہی مرجھایا ہویا دل کلایا ہو گیا
اس دیلے ترس آیا یوں ایہ کچھ حالت تک کے
س کمزوریوں آپ اکلایا یہ ٹرسکد تا ہیں
توں میں اسنوں پکڑا اتھاؤں ہولی ہولی آندا
پرکے یہ گل جرات اس دی ہے لائق تعریفیاں
اور بچے و بگڑ شریفیاں ورتیاں انہاں بدکاراں
اس گل بختیں دل راضی ہویا انجہ بہادر و ورے
یہ کچھ گھل باتاں کر کے دھب دھتوں گھر اوسے

زخماں دی تکلیفوں اس نے بات نہ لیتی کیری
تے چہرہ حیرتی باروں موز بنایا ہویا
دسی ایڈ دلیری جرات تیں آبیٹھا اکے
بہتر سب میں آپ ہی اسنوں پکڑے جرات تھائیں
ہن قسیں ہی پچھو اسنوں جیوں ایہ اکھ سننا ندا
نہیں گھبرا یا تے نہیں ڈولیا تک کے پنج حرفیاں
جرات نال مقابلہ کر کے بھن دتیں تادراں
نہیں تان مرد بہترے ڈٹھے پس دے بن کے کرے
ویکھ اشرق ہن ایٹھوں ہی اسدی کچھ رٹ دھوے

نشادہ دی وعقد نکاح حضرت عبداللہ رحمہ اللہ علیہ

قادر قدرت والا سچا مالک کن فیکوتاں ۴
و سب عبد اللہ نول جد ڈٹھا اوس میدان وچاے
جو نہیں کتنا زخمی ہویا لہو و لیا رگ رگ دا
س قسیں اوس دے دل دے اتے اثر ہو جانے بھارا
سے دنت پیغام پونچا دے عبد مطلب تائیں
ات ہی لیا عبد اللہ تائیں عقد نکاح جو جادے بنا
سنیاں جد ایہ عبد مطلب شکر کرے رب باری
اسے ویلے تیاری کر کے عقد نکاح کرا دے
کرن روایت جد ایہ شادی مولا دلول ہوئی
وچہ تہیہ شہر مانی مر کوئی خوشی مند دے
قیمت دایاں نول انجہ رشتے دیندا اللہ باری
توں شہر مانی قاتریں نیک اخلاق سو پارا
دوبن کوئی دے دوت دہن نیک ستار
دوبان نیر الہی پاروں جھم پایا سارا

جد کوئی کہ بناون تک دا کر دیندا ہن چوناں
اک اکا نال پنجائے دے پورے جوہر دساے
مر ڈبھی نال انہاں دے رمیا کھٹیک برابر وک دا
دھی دار شتر کرنے اوتے ہویا تیار سو پارا
دھی اپنی میں بختی تینوں نام خدا دے سائیں
تے اس دے دھیہ ویر نہ ہوئے مولا کریم کما دے
دلی مراد کرے جو پوری کرے فضل عفا رکی
رسم مطابق بی بی تائیں اپنے گھرے جادے
شے مبارک ہدیہ اس دے ہر کوئی
جھڑے جھڑے سنے ایسے رشتہ نیک دے
قیمت دے سونے پیر نہیں تان نیر الہی
انجیں مانی سنا ہے دیندہ پن وانگ اتارا
گھر دوہن اوتے جاپے فضل خدا داجدارا
دونوں تے دے دے دے دیاں نیک دھارا

دوہاں اوتے فضل رہانا دوہاں شان نیارا
 نیک اخلاقوں نیک دطیریوں نیک جہاں ورتارا
 دھن ساڈے منہ اتے نہاناں جوایہ صفت سناون
 القصد جدرسم نکاح دی پوری فضلوں ہوتی
 جیوں قربانی دیلے ہوئے اونٹ فوج اوس تھانویں
 سمجھ قبائل تے سب عامی گھر دھچہ آن بلائے
 رسم ولیمہ پوری کر کے پوری خوشی دکھائی
 کہن روایت نور محمدی قدرت ذات الہی
 نوح تے ابراہیم پیغمبر جس بخش جمہ یادے
 اُنوں عبدالمطلب اوتے کس اہل پے جاندا
 آج ہن اس دا موقعہ آیا مولا کرم کمایا
 بن سعدوں طبقا توں لیا یاسیرت نبوی والا
 مانی صاحبہ اوتے اس دیاں سمجھ کر ناں چھا گیاں
 عبد اللہ دے اس شعلے نے دنیا پٹی کوہائی
 بعضیاں اسے ہا دے اندر دے گیاں جان پیاری
 بعضیاں اسے آسے آسے اپنا وقت وایا
 پر ایہ جویں مقتدر آہا انجیں ہی رب ڈھویا
 لکھیا وچہ کتاباں جیونکر پہلے لوک لیائے
 بارہویں ماہ جمادی الآخر روز جمعے دا نوری
 دم رب نے طرح طرح دے جتے کرم کدائے
 زہا یا یہ رات مبارک ساریاں راتاں نالوں !
 جو فیضان اس نے دنیا تے فضلوں وڈیا بجا
 جنت دے رضوان نوں اوس دم عام حکم فرمایا

دونویں اک دوسرے بخش چنگے عرض کرس کی یارا
 اللہ جوڑ جہاں دے جوڑے ایہو انہاں سہارا
 ایہ سمجھ رحمت رب سچے دی شجر جویں بن آون
 تے عبد اللہ دے گھر آکے ہون سچ د بھون
 انجیں آج بھی وہاں تھارا کس نام د سچا نوں
 سمجھناں تائیں نال محبت رُج رُج پیا کھلائے
 اکوں اس دا اللہ والی اوس دی سار نہ کافی
 آدم تھیں جو جہازی ہو یا جویں مقتدر آہی
 بعد انہاں جو چل دا چل دا مہمہ اسمعیل آوے
 غیر حضرت عبد اللہ اس بخش اپنا بدن سوہاندا
 آگیا اپنی تھانویں اوتے مقصد جو اس آہیا
 پہلے ہی ہفتے نور محمدی کمد دا پیا ادجالا
 ذمہ دار کیستار ب انہاں جن دی خواہش کیاں
 سے رتاں نے ہاڑے کیتے دل دی پی سنانی
 بعضیاں دے دل ایہوی بھے متاں ایہ یاری
 بعضیاں جھیلیاں ملیاں ہو یاں مقصد مہم نہ آیا
 او انجیں نور پیارا اس دا اوتھے حاضر ہو یا
 حضرت آمنہ جہاں اس نوروں تن من آن سوہائے
 جس دھچہ حاصل ہوندا تہاں رب دافین حضور کی
 شب تہہ دن دوہاں شب اندر نام فیضان پونچائے
 اس دھچہ ساڈی رحمت دے ساڈے فضل مانوں
 دے دتا اس رات وچالے کھولیا عام خسترا نہ
 کھول دیو درجنت دے دے کد دیو فیض سریا

کیوں جے آج اس راتیں میرا وہ محبوب پیارا
 جس دی خاطر پیدا کیتا میں ایہ عالم سارا

میں سے ششم مبارک اندر سے تشریف آ یا
نیر فرشتیاں نوں ایہ حکم رب کی غزفوں آوے
زمین آسمان دی سمجھو جائیں فوری شمع جگاڑا
کرسی عرشاں سن خوشخبری آگئے خوشی و چالے
نالے سمجھ فرشتیاں نوں بھی ایہو آوازے آون
مذہبنا برزخی اپنے وحیہ مولود لیاوے

ہو گیا ٹھیک محفوظ پیارا دو جگ نور سوہا یا
ہر مقام معطر ہووے خوشبو کھتیں مہکاوے
خوشبو تے روشنایوں درجہ رونق عجب دکھا
جہد من دیہن مبارک بیاں آپس وچہ خوش حالے
آخری نبی دی پیدائش دیاں خوشیاں سمجھ مناون
جیوں میلا دو چپاے زاریوں لکھیا ڈکھا جہاں

نُورِی فی السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِحَسْبِهَا فِی أَنْوَارِ الدَّائِمَةِ

میرے نور دی وچ سماناں تے زمین دے نال حالہ ہونے والی منہ دے نال ذاتی نور محمدی دے

رب فرماوے زمین آسمان وچہ گئی ایہ خبر سنائی
گو یا نور محمد سرور وچہ انہاں دے آ یا
ہر تختا نوں ایہو خوشخبری کیہ نور می کیا ناری
عرش فرشتاں تے ملک ربانے اکول خوشی مناون
وچہ نصیح عربی دے رال مل ایہو کرن کہانی
شامی تخت تھے سمجھ مومندے کنگرے لے سکناں
رور و آکھن بت نماں کچھ نہیں رہیا اسان دا
جن نماں بھجے پھر دے رولا پایا ہو یا
ہن بازار اساتے اتے سخت بے رونقی آئی
ہو فیضمان مانی جہرے ساتوں حاصل آے
جنیں ہی جو وحشی آے سب درند جہرندے
بھی دریائی جانور انتوں نیک آواز آ یا
کوئی جیا جوں اسے ہی خوشخبری دے پاروں
نہی نہا جبہ زل کوئی ستیاں ایہ خوشخبر سنایا
اس دے جیہا ہون کوئی تے ز ایسا ہوتا
اسے نبی ادہ رحمت رب دی درجہ دی روشنائی

آمنہ اتے نور محمدیوں ہو گیا بفضل خدا فی
جس دی آہی اڈیک ازل کھتیں آج اس نے نکلیا
بھناں دے وچہ ذکر ایہو ہی نال اسے دے یاری
دو جی طرف چو پائے ڈالو اس کھتیں بھی ودھ جاون
آوے پیا آج نبی محمد جو محبوب حقانی
تے بت ٹپے دھرتی تے عاجز حالت ناں
کامل دین محمدی آگیا اپنی چمک دکھاندا
ہر کسے اپنی اپنی تھانویں سیس نوا یا ہو یا
مٹ دا پیا وقار اساتو ات نہ پچھے کوئی
ک دم ختم ہوئے ادہ بھوپے گئے اپنے راہے
جی ہوا و پائے والے چھوٹے بڑے پرندے
آگیا سوہنا آون والہ جس دا عالی پایا
مولا دے شکرانے اندر رانی اسے وہاروں
پیٹ تیرے سرور دو عالم بہتر محبوب دنیا دا
وہ اک نور خدا ہندے داکر جنیں سب دہون
ہوئے مبارک تینوں جن تیرے ایہ سمجھ فضل ہو یا فی

دنیا تے تشریف ہاں آنے اچھا نام بدھا
 پھر جبریل فرشتے تائیں رب سچا فرماوے
 تے بے دی چھت دے اوتے نظر اکرے دس تائیں
 آکھے لوگو آمنہ تے راج مولا کرم کیا
 اے اکو دہرتی والیو جگ جگ خوشی من و
 دو جگ داسر داد پیارا خاص اللہ اکبر دا
 سمجھو اس دی آمد دالا دیلا نیرطے آتیا
 کبی تہاں دی قسمت چنی گیتی خالق باری
 صد مبارک تے صد شاہس ہوئے پی تانوں
 دنیا اس نول سدی مر گئے نبی رسول ہزاراں
 تیں بڑے خوش قسمت جہاں اینعت ستھ آئی
 نیرادہ جس نے تکے اھیں دلوں یقین لیا ندا

کیوں جے نیک انجام ایہ ہو سکی اندر دیاں جہانوں
 کچھ فرشتے نال داکے جھنڈ سبز لب دے
 کرے من دی سجھ دنیا وچہ خوشیوں نال تداہر
 تحفہ نبی محمد جیسا بیت دبدے وچہ آہ
 فخر کردو ڈیانی دسورب دی حمد سناؤ
 نبی محمد سرور راج پیا قدم جہاں تے دسور
 بھاگ تہاں دے کن جہاں دے رب آواز ایہ پیا
 جہاں لوں پیغمبر ایسا بختے فضلوں یاری
 دین اسلاموں حصہ پاکے روشن ہوئے ایہ نور
 ناں بھانہ ملیا انجیں کر دے رہے گفتاراں
 تے وڈا بابرت وہ جس اسنوں من لب نی
 وڈی قسمت سامنے ہیرا کلمہ آکھ سناندا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

نہیں ہے کوئی عبادت دے مگر اللہ محمد بھیجے ہوئے اللہ دے ہیں :

درود و سلام اے خدا بھیج بے حمد
 بروح محمد و آل محمد

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج اوپر سردار ساڈے محمد دے تے اوپر آل سردار ساڈے محمد دے تے برکتاں تے سلامتی

رب دی رحمت نازل ہووے اوپر مسلماناں
 پڑھیا کلمہ جہاں محمدی ہو یاں صاف زبانان

حکایت

حضرت عبداللہ دی بابت ذکر کتاب دیا
 اچھے رشاد دی ہوئی اندل دی ناں ایہ دیدو

عرب نواسے قحط سالی دی حدودہ رد گئی کوئی
 فصلوں دا کوئی نام نہ باقی رکھ بھی کھائے !
 سب دند چرند پرندے تے انسان بیچارے
 ہر پر سوں حیرانی ناسے چہریاں تے پشیمانی
 رزقوں پانیوں ہر اک شے تے لٹی ہوئی
 حدود امید نہ رہ گئی کوئی چلی آس تمامی
 انہاں دنیاں وچہ عبد اللہ دا عقد نکاح ہو جہارے
 کی کہتا مڑا دے زواتیں ہوندا فضل ربانا
 سب زمیں تے پانی پھر پاتے ہر یا دل ہوئی
 پھل بھجوریں سبزی میوے سرشے دی ارزانی
 مال دیشی تے ماندے موٹے تازے ہوئے
 کانیوں مجھوں بکریاں بھد دودھ پروں بھر آئیں
 تے پاروں ہر کوئی اس دم شکر بجا لیا دے
 سب چین آیا تدعرباں جو نہ سے آیا
 رت چھپیں سب اجیرا نفسوں رب و ہدے
 یعنی سب خوشی فرحت دا ختم ہویں بھد تنہا
 یہ کہ رب دی رست سی تے سب ہجرہ بھارا
 مئی ذات مبارک آئی پاک نبی سرور دی
 جنم کن کن تھیں تک تے نور الیہا نہیں پایا
 نہاں نہ بربر ہونا تشکی برتری کہانی
 کھانہ ہی پاپی ہو کے جہن زیارت کردے
 پیچھے پڑنا ہاں ولسے مانت تہا بندے
 تے پاروں پیغمبر نے کون سے سنایا
 یہ بھد لوگ مزیت دے چمکیاں غلوں واسے
 القصد نہیں انہاں جتناں درجہ پاندا کوئی

ہک بدت کھیں بارش بدلے خشکی چھانی ہوئی
 سبزی دا کوئی نام نہ رہیا جے ڈنگ کوئی کھائے
 اسے ہادیوں عاجز ہوئے کم تمام و سارے !
 جہن دا کوئی لطف نہ رہی بھٹھ پی زندگانی
 ہر دم بیٹھے موت اڑدین ایہو چاری ہوئی
 اوس دم رحمت دا لینہ پاسے فصلوں ذات گرامی
 سفتے وچہ ہی پیٹ مائی تے حضرت قدم ٹکائے
 وسیا لینہ علاقے اوتے دور ہو یا خصمانا
 سکے رکھ ہرے سب ہوئے خشکی رہی نہ کافی
 پٹھے چاریوں کمی نہ رہ گئی فصل خسرا دا جانی
 سبھ ضروریاں نہیں بدلوں جیو پئے سبھ موئے
 بندیاں تے بھی چہرے پر تے ختم ہو یاں رسوائیاں
 رب سچے نے کرم کمیا دور تنگی ہو جہ دے
 برکت نبی مر محمد سرور سارا رب دنیا
 مانتے انفرح و لا یزید جہ ہر کوئی اھ منادے
 نہاں فیروزیا جس وچہ نہ چھڑیں سب سستیاں
 اچے نہ ہوئے پہلاں ہی ایہ دودھ ہو یا دکھ ساہا
 جس کھیں دور کردے رب باری ہر تہوں سرور دی
 انہاں نے ہی پایا پایا انہاں شان سوائیا
 وہ مقبول پیاسے رب تے نیک تہاں زندگانی
 تے وحدت دا کلمہ پڑھ کے سر بکدو چہ ہر دے
 اوس زمانے نیک بنارے دھڑے تے پاندے
 تہاں دنگ احزاب میرے سمجھ علی بھنناں پایا
 جو مل کبے اطاعت انہاں پاسے نور جالے
 ناس کی یث نصیحت حاصل مول سے نوں ہوئی

حکایت دیگر بابت پیدائش

بن جوزی علامہ نالے بڑا محدث نامی شیخ سعدی بھی انہاں کو لوں پڑھیاں بہت کتاباں عرب عراق تے ترکستانوں بہتے لوکی آئے ہوو نو احوں دور نزدیکیں لوکاں فیض اکھٹایا اس بھتیں نقل حدیث لیا دن جیونکر اوہ فرماوے رب سچا اسماناں او تے اوں دم ایہ سرماندا فخر دی چادر اوڑھے کسی تے پاوے وڈیائی مڑ جنتی حوراں دے تائیں رب سچا فرماوے اے فرشتہ نوری پٹے بندھے کتیں تھائی اے بہشت دے داروغے سمجھ جنتی دروازے تے اے دوزخ دے مالک توں بھی سن ایہ بات ہسانی کیوں جے اک محبوب اساڈا جو ہے خاص پیرا مائی صاحبہ آمنہ بی بی ذکر عجیب سناوے شروع گل وچھ چھہ جینے میرے تائیں کوئی اوہ عہد مت جہڑی کثر عورتاں آکھ سناون بلکہ صحت میری او تے بھار نہ کوئی جا پے جیوں جیور وقت لذت و تانیہ ہوند جاوے بعضے ویلے ایسی حالت ہووے غنودگی طاری خاص اوہ وقت قریبی جس دم رب سچے دکھایا اس دم پیاس ملی لچھ مینوں وقت جاری ہوئی ا کی وچھیں اک عجب پیالہ شربت بھتیں جو بھر یا

کافی سوک شاگرد جہاں دے دنیا وچھ گدھی پیرا جھیری تے جیدانی شامل وچھ احباباں انجیں بخارا طوس سمرقند تے قوقندوں دھائے اتنا اس دا علم خزانہاں اوں زمانے آئیہا جد مائی نوں نور محمدی فضلوں بخشیا جاوے یغنے عرش انواروں برقعہ جیکر زتبہ چاندا کیوں جے نور محمد واما اصل مقدم آئیہا جنت دیاں وچھ ٹھٹھیاں ہر کوئی بن تن کے بہجے گد عرش دے کھڑے ہوو و جلیندی نشان گدھی کھول دیہو ست جودن ردکاں آدن نیک دانے بند کسب دروازے او دے کی گل تنبیں دی مال اپنی دے شکم مبارک کمر دا پیالہ اترا جیونکرادی کمرے روایت دیکھن اندر اوے گل دی کوئی علامت مینوں ظاہر ناہی ہوئی بوچھ بدن تے سر تے بھارتے دل د مند دن مراک طرح آرام بٹ شت ہر شے ٹھیک سجا پے توں سرور کمر تے فرحت خوشی شگفتگی آوے طرح طرح دے ہون شاہے فضلوں ذات خندری اوہ بھی اک نظارہ آما کیستہ فضل سوہیہ اچے نہ منیب مومنوں نہ نکلیا جیکریں وے کوئی وودھوں وودھ سفید تے ماہیوں وودھ کے مٹھا کیہ

برفت کنوں درگھنڈا زیادہ خوش ہو وودھ گلابوں

میرے منہ دے نال لکھیا قدرت پاک اجابوں

تی گھٹوں پیاس میری سب ختم اوسے دم ہوئی
 ابھی میں اسے حالت دے دھڑکھڑا کر مکا دے
 جنوں دودھ سو پانا مکھڑا پھیل گئی روشنائی
 نیر آرائی کن میرے جیونیکہ کوئی ادا دے

تے دکھ درد ولادت والا بھی نہ رہ گیا کوئی
 کی دلچسپ محبوب پیارا بیٹھا رونق لادے
 سر شے اول دی آواز تے رونق عجب لگائی
 نال خوشی دے الفت پاروں، یہ اشعار سنا دے

فرشتوں کی سلامی دینے والی نوجوانی تھی
 جناب آئندہ سنتی تھیں یہ آواز آتی تھی

سلام بر ذات خیر الانام

سلام اے آئندہ کے لال ابے محبوب سبحانی

سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

سلام اے ظل رحمانی سلام اے نور یزدانی

ترا نقش قدم ہے، زندگی کی لوح پیشانی

سلام اے سر وحدت اے سراج بزم ایمانی

زبے یہ عزت افزائی زبے تشریف آرائی

تیرے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں

شریک حال قسمت ہو گیا پھر فضل ربانی

سلام اے صاحبِ خُلقِ عظیمِ انسان کو سگلا دے

یہی اعمالِ پاکیزہ یہی اشتغالِ روحانی

تیری صورتِ تیری سیرت تیرا نقش تیرا جلوہ

تبسمِ گفتگو۔ بندہ نوازی و خندہ پیشانی !

اگرچہ فقر و فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا

مگر قدموں تلے ہے خبرِ کسرائی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بسہ ی کا

بہت کچھ ہو چکی اجڑائے ہستی کی پریشانی

زمین کا گوشہ گوشہ نور سے ممتور ہو جائے

تیرے پر تو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی

حنیظ بنیوا بھی ہے گدائے کوچہِ اللہیت

عقیدت کی جہیں تیری مرآت سے ہے نورانی

تیرا درد ہو مرا سر ہو تیرا دل ہو مرا گھر ہو

تمنا مختصر سی ہے مگر تمہیں طولانی

سدام اے آتشیں زنجیر باطل توڑے والے

سدام اے زنا کے ڈٹے ہوئے دل جوڑنے والے

انجیں ہو بھی غیبوں کافی منظر دے جان
میرا درد ولادت والا نہ کوئی پیا وند اوسے
ایہو نظارہ ایہو دھارا ایہو کارستانی
اگلا پچھدرگ بدن دا سب گنوا یا ہو یا
رب دی رحمت نازل ہوئی دور اندھیر ہو یا
اک نگاہوں روشن دکن جھنڈے لائے ہوئے
کلفت تنگی ختم ہوئی سب رہی نہ مول حیرانی
دفت پیدائش بہت جیونکر خود آپوں فرما دے
ہو گیا نور اجالا گھر وچ قدرت چانن لایا
گو یا نور و نور دیوے سارے جگ و چالے
تے بچے دی حالت دکھری نور الہی سارا
دکھ تے درد تے کلفت دلی یا کچھ ہو رہا ہی
مالی بدمی 'روحی' جانی باقی رہی نہ کوئی
دل بٹش بے فکری سمجھدا کیستہ پیا نکھیرا
وہ بیا تہ جو غم ویکھاں دلوں خیل اٹھاؤں
کیوں اس دی ہوشے تیرا صنع کی ایہ سر نہانی

ایہو دردن جبار کی آہیں جیوں کناب دھچک آون
نہیو پے جیوں خوشیوں خوشیاں نہایت
پر مینوں دکھ درد نہ کوئی نہ تکلیف حیرانی
اتنا ہی رنگ لیاں دے وچہ مینوں لایا ہو یا
میں قربان وہ گھڑی مبارک ہر پاسوں شریبانے
کل اندھیرے چارچو فیرے تہرے چپکے ہوئے
زلی بدی خوشیاں خوشیاں تے جگ نورانی
حضرت مائی صاحبہ پاروں راوی ذکر لیا وے
پہلاں رات اندھیری آہی جاں اودہ ویلا آیا
سب دیواراں تے چھت دن روشن نور اجاے
میں حیران ایہ سمجھوں اوتے ایسا عجیب نظارا
ہو رہاں دے وانگوں میری حالت مول نہ ہی
کے قسم دی تنگی مینوں خاطر مینوں نہ ہوئی
مذقوں ہارہ رہی ناں ہی ہو رہا جھیرا
جہڑی چیرا دے دیا آیا جے جے ہر خواں
کے شمع تے بے کس بچہ شبنم ہو رہا

ہوئی محسوس پیاس جلد کی ایسی چیسر پلائی
 انجیں ہو روایت ویلے حاجت جہر کی آہی
 پہلاں میں اکی آہی بیٹھی اندر خانے
 پرادہ جس دم ویلا آیا قدرت رب دکھائی
 کچھ نہاں وجہ واقف آہیاں ڈھکیاں بھکیاں
 سمجھ میرے اگے کچھ سمجھ خدمت گواراں
 تے پیدائش بابت مینوں ہرگز سار نہ کوئی
 بلکہ وقت پیدائش مینوں کشتہ جیہاں آیا
 منعم ہو یا او ہا پیالہ اپنا اثر دکھاندا
 سب احاطہ نوری دے تے پھیلی روشنائی
 فرادن اوس ویلے ادتھے میں خود حاضر آہی
 اوس دم سب مکان سادے روشن دور کی
 اوس صفت وجہ میں کچھ چیزاں ڈھکیاں لٹھریاں
 پہاں یہ جو نی حد جہاں دنیا تے آہی
 سنیاں کناں نال آوازہ جو اوہ پیا لاوے
 دجی ایہ گل نوز پیشانیوں انجہ چکر دکھائی
 تریجی میں ہندون کی گرم منگ کے پانی
 اسے صفیہ ایہ صاف پاکیزہ نہاتا دھوتا ہو یا
 چوتھا ڈکھا تختہ اوس دا ہو یا قدرت پاروں
 گویا ہر نہایت در چمک اپنی دکھلاوے
 ایہ نور نہایت اگے قدرت دا ایہ بھانا

جود ڈھکی سنی نہ اگے ناں ہتھاں و حیرانی
 ادا بھی اوتھے حاضر ڈھکی شامل فضل الہی
 سوچاں کیوں نبھسی دیدا ہوسن دور جھوڑا سنے
 کئی زانیاں بیٹیاں ڈھکیاں محفل کب بتائی
 تے کچھ وجہ نہاں ادا تے خوش خیریاں خوش روپوں
 سمجھ ہر شے حاضر آن تال شہبست بیرون
 عورتاں اوتھنی مینوں کھڑی ہرگز نہ ہون
 گویا کسے عجب مت بھیڑی ہرگز نہ ہون
 جس وقت کہ نہ زیب دئی تے نہ زیب نہ ہون
 انجیں پہنچتی تھی بی بی ساری بات مستعار
 اس قدر مت کہ دھکیاں تے نہایت کھڑی
 تے نہایت جہت حیرت جہت حیرت جہت حیرت
 جہاں بھتی حیرانی ہوئی بدے طور جہاں دے
 آنو دیاں ہی ہر سجدے وجہ ادبوں کسوں تو با
 یاد تے کھب تے تھی میری موت تھی ہلاکت
 دیدیں دودھ رو شنائی اوس دن مرتاں پان لہو
 اوس دم غیور سے کوزہ قدرت ذات ربانی
 تیں کرد تکلیف نہ کوئی تے نہ تنگی گویا
 پنجوں دوہاں دندہ ہیں اندر چمک نور زاروں
 جود اثر دے تے تھے تھے تھے تھے تھے
 پھر اوس اوتھے بکھیا دھکیاں کھر در رہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

نہیں — کوئی عبادت — نہ دین — نہ گناہ — محمد میں بھیجے موت — سر دے

پہلاں مینوں سمجھ نہ آئی کی ایہ نقش سوہانے

صرف دے تے اثر نہاں نہ دودھ جھوڑا سنے

پھر قدرت نے اسے دیکھ کر کتنی راہ نمائی
تس دم ادا دیا توں ہو یا ایہ کلمہ نورانی !
کو یہ دیکھارے والی دل دل وچہ سہائی
میں اسے ہی حالت دیوچہ چھیریں بات ایہ ہوئی
پھر تے کچھ پستہ نہ گنا آخر نہ گنا چھایا
نال محبت تے پر جوشوں ایہو پیا الہ سے

منہ نہ بانوں جاری ہوئی ایہو کہ روانی
تس لیاں تکفیل سمجھو سہائی روحانی
گو یا نور ایمانوں تحفہ بخشیا ذات خدائی
انٹل شہادت منہ زچہ نہ ت سخن کریندرا کوئی
ادب ذکر مبارک جو میں پہلے آکھ سنایا
سے اسے زور زبیر غلظت دل فرما دے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

یہ کوئی دیندہاں یوحنا شیر نے کوئی بہت بڑا کلمہ ہے جس سے ہر شے کی

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

یہ سے دینے والے ہیں محمدؐ کو اس کے رسول کے طور پر

پڑھو درود شوق درود پڑھو
درود سے بھی نفع ہو درود پڑھو

درود و سلام پر سید خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
مخیر آدم مخیر ہوا مخیر نوح و شریحہ
مخیر ابراہیم مخیر ہونے مخیر اسمعیل و خرمیہ
یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
رحمتوں کے تاج والے دو جہن کے تاج والے
عرش کے معراج والے عاصیوں کے تاج والے

یہ وہ سب کلمے ہیں جو دنیا و آخرت میں بہت بڑے فائدے پہنچاتے ہیں ان کو ہر روز پڑھنا چاہیے

یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 ہے یہ حسرت و رپہ آئیں اشک کے دریا بہائیں
 سینے کے سب داغ دکھائیں مٹنے ہو کر عرض سنائیں
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 پندری یا رب یہ دعا کر تم در مولا پر سب کر
 پیٹنے پر تختیں سن کر یہ پڑھیں سر کو جھک کر
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 بخش دو جو چیز ہو جو کیونکہ محبوب شر اسو
 اب تو بہتر جو دوا ہو ہاں جو اب اس کو عطا ہو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 رنج و غم کھائے ہوئے ہیں دھڑ سے آئے ہوئے ہیں
 تم پر اترائے ہوئے ہیں ہاتھ پھیدے ہوئے ہیں
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 جان کر کافی سہارا لے یہ ہے در تہارا
 خلق کے وارث خدا را لو سلام اب تو ہمارا
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 ہاں یہ پورا دعا ہو محم ہوں در بار خدا ہو
 تم ادھر جہلوہ نما ہو اس طرف سے یہ صدا ہو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک محمد و آتہ اللہ علیک
 یہ ہے اک شیدا تمہارا پھر رہا ہے مارا مارا
 جا بج تم کو پکارا اس کی اب سن وندارا
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک محمد و آتہ اللہ علیک
 عاشق مائل کی سن لو بانی مہم و سن لو
 سامعین کے دل کی سن لو عجب ذریعہ کی سن لو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 آپ ہی شاہ النہد و جان ہو دارت کون و مکان ہو
 راہنمائے دو جہان ہو پیشوائے مرسمان ہو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 نور رب العالمین ہوا جلوہ حق ایتین ہو
 سرور دنیا و دیں ہو دل میں آنکھوں میں مبین ہو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 بادشاہ انبیا ہو نور ذات کبریا ہو
 حامی روز جزا ہو خلق کے مشاغل شاہزاد ہو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
 عرش عظیم پر تیر ہو تخت کے رہبر تیر ہو
 ساتی کوڑے تمہیں ہو شافع مشہور تیر ہو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

قابل مدح و شنازد جو کچھ اس سے سوا ہو
 آپ کی توصیف کیا ہو یعنی محبوب خدا ہو
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیہ
 دور سے غم کا کفارا سرور عالم خدا را
 نیچے جلدی سہارا پار ہو بیڑا ہمارا
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیہ
 میرے مولا میرے سرور ہے پری ایمان اکبر
 پیئے تہوں پر رکھے سر پھر کہے یہ سدا کھرا کر
 یا نبی سلام علیک و یا رسول سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود بھیج دو پروردگار سے محمد سے تے اور آپ کے سرور سے محمد سے تے برکت سے سہمی:

اطلاوع یافتن از پیدائش حیدر حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر ال

جس دم حضرت پیدا ہوئے ہو کہ جنت نوری مکی تنہا تے منگیاں جہاں سوش بھلائی بے شک جس دم دنیا دہے کن رب دے پیالے پڑ دھچکا پئے حب دی ہو رہی تانت ہو دے تہے مڑ بستی پاپ نبی دی رحمت ذات ہی حیوان مایاں گھرویاں نے ڈھتے عجب نقائے	خط اندھیرا رمیان کوئی سر سے دی رزائی مکی جھلویں نظر نہ آئیاں مول کرم کیستی حالت ہو رہی ہو نہ دی دل سے خوش خوش نوکی سے غمبول رب سبب بناوے پیا ویسے ڈھونڈے یوں نہ دس دی اکہ دستے ہوئے دور تہی انجیس رہی داوے صاحب کامل سر سو پارے
---	--

خاتم المرسلین کتابوں جویں روایت آئی
 اود صاحب کتبہ اندر بیٹھا دل جھنائی

بیراں دا غم انہری دھایا سردم گریہ زاری
انہاں فکران باڑیاں دیوچہ روندیاں وقت دہاوسے
ذکر ایہ کرنا پچھے آہا جیوں من سب آیا

عقل فکر سو بھلا سو پچھڑی گور گوری !
کی نیال کی کرناں ہونا کی رب رب دھوسے
ہن ادہ ایسے بکھ دکھاناں رب سبب بنایا

ذکر وفات حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

تیری انلی تسلّم الٰہی جیونکر وکی ہوسے !
تیرے بھانے تول ہی جانے جیوں تدرہ نبھانے
تیرے کن فیکون دے اگے کس دا چنے پورا
قادر مطلق ذات تال دی جیوں چاہو فرماؤ
قدرت تیری بہت اوتیرے پہنچ نہیں انسانی
پاک نبی دا درجہ عالی درجہ دسیوئی
بھی ایہ جس نے پاک نبی تول ذرا بھی دکھ پونچیا
ماپے دڈی نعمت ہونہ کی کارن نکیاں بالان
بھانوں کتنی تنگی جس دم ماپے نظری آون
دڈی خوشی انہاں دی اپہو دلی مراد ایہو ہی
ہر حالت وچہ ماپیں والی رگ رگ تب سمنی
جیکر ایہ نہ مرتے ہون تے مر چلن نہ کوئی
اصل حقیقت ڈھکی جاوے پے نعمت بھاری
رب کرے اس نعمت بار دل خالی ہے نہ کوئی
پیغمبر تے رب دا پیارا نبی محمد عالی
پیٹ مانی دے وچہ پیا ڈیرا اپنا لاوے
حضرت داند شام نواسہ کرن تجارت جاندے
اسے حالوں مال تمامی اپنے نال لدا کے
کچھ عرصہ بعد پھیرے اوتھے مال تمام دکایا
چل دے چل دے جس دم پہنچے آکے شہر مدینے

کون ادہ موڑے کون تدرے اگے کون کھوسے
کیا مجال کسے دی اس تے حرف ذرا بکھ آنے
ایہ سب دہم چیل تال دا بہت بلند ستارا
اسیں تے سجدے سیں نواہا ادہ بھی کرم کماؤ
نال ہی وچہ خیال سمادے ایہ کچھ کارستانی
سب کچھ اندر دی خاطر مینا ایہ بھی نال کیوئی
جسمی، روحی، دلی، زبانی، اس نے تسلّم کدیا
ایہاں تال حیاتی نال دے سب خدشی مال
خوشیوں چین کدن دوزن مور شیاں جو کا دن
مال پیو داسر سایہ ہوئے فکر نہ رہ جائے کوئی
سے اوتے نون پھر دے ایہو در وچہ جانی
گویا زندگی دی کل ساری ختم انہاں دی ہوئی
انہاں بناں حیاتی ہونہ دی بے لطفی بیراری
ہوندے ساتھ برابر تھتے پئی ہوسے دلجوئی
فیر اس بھیں ودھ رتبہ قتاد وچہ سندھ رالی
اسے نہ پورا نور موہا دے قدرت رنگ دکھائے
جیونہ کوئی نفع اٹھاندے انجیں ایہ بھی پاندے
دخہ پہنچے ادہ شام نوے پلینڈا سفر مکا کے
فیر دوبارہ واپس آکے نیال دے وچہ آیا
کچھ دن اوتھے پھیرے آکے کن تول نال یقینے

چن چیتی اک دھارے آن بھنسا رہا یا
 سنگ دے سمانتی ہو تمانی پرت گھرانوں آئے
 شہر مدینے پتر تیرا سخت بیمار ہو پانی
 عبدالمطلب ابہ گل سن کے دڈے بیٹے تائیں
 سن فرمان چو دا حارث کردا سفر نیاری
 ویروں ستو بیان عبداللہ اندیشہ مدینے
 حارث اچھے نہ پنتا دھے کیتی کوچ نیاری
 شروع یتیمی دا لڈو بڑھا چھڈیا لعل یگانا
 بیدروں حارث جس دم پنتا شہر مدینے جا کے
 وروں چنیاں نکل گیاں بویاں با میں کھیاں
 آکھے ویرا اچھے تہہ انجیں دیوئی جاں پیاری
 باب وری میں آخر ویلے چہرا تک دا تیرا
 بن یہ داغ جھلانی والا میرا کون مٹا سی
 ایہ تیرا غم دل میرے توں کدی بھی نہاں جانا
 ویرا داغ جدا یوں ایسا دیوئی مینوں
 ایسے تانوں حارث رٹے غم دے دینا دوسے
 منزل منزل پنیڈا کر گئے پرت مکے مرد آیا
 سن بیٹے دا حال چو نوں تیرا کہ دھپہ سیلنے
 چہرہ فیر اند میرا ہویا اکھیوں نور سدھانا
 جوہر نیلے سارے تائیں صدمہ پنتا بھارا
 تیرا جو لچھ زندگی والا ایسی ہنر لکھایا
 پر فوانی چہرا تھکنا مولا نصیب نہ ہویا
 کچھ نہیں دخل مستدر اندر سمجھ نہ آوے کاتی

گھراؤن دا خباں چکایا ایسا چیت اٹھایا
 جہناں عہد مصلحت تائیں ایسب حال بتائے
 جلدی پہنچ نیا گھراؤ سنوں کریں علاج دوائی
 حارث جس دا نام بتاؤن کھیمے جلد او دوائی
 شہر مدینے اچھے نہ پنتا بنی مصیبت بھاری
 ہو گئے تنگ بیماری پاروں سوئے لعل ننگے
 سب قبیلے اپنے تائیں لائی تیرا کتاری
 کنبے عرش فرش دے کنڈرے دیکھ یتیم انجانا
 اکوں ویر نہ نظری آیا ڈول گیا گھبرا کے
 لائے آہں درد غم سن تن من ہڈیاں تلیاں
 کیوں نہ پہلے پتہ دلوائی مینوں باندی داری
 مت ایہ داغ غائبے والا میت ہی ویندا میرا
 تیرے جہی پیاری صورت آکر کون دکھائی
 لاہوئی ہر ویلے نوں غم دی سول کھیمے دھنا
 باجیہ وصالوں مشکل ہویا حال سنا نواں گینوں
 اونٹنوں پرت آیا مر گھرنوں سول نرا قول ہاں
 آپنیاں جدانی واما وندوں پنچپ یا
 رووے آہیں مار کر ہیں لیٹے پیا زینے
 اوس محبوب دے دے جس دم کیستا گور ٹکانا
 سن کر موت عبداللہ والی رووے بیٹھا سارا
 اتنا اوس دا پورا ہویا بستر جھاڑا اٹھایا
 دانہ پانی اوس پتھر پہلے امروں اکٹھ کھویا
 جو چاہے سو کر دا آپوں غیبراں دخل کیانی

کرن روایت آمنہ مانی نوں جی خبر ہو جاوے
 سن کے تیرا لگا وچہرے دے تیرا لگا وے

آکھے ٹٹ گئی پٹنگھ موہاریوں رب نے کل نہ بھاوی
جیکرا نجیں جونی آری کیوں ایہ جوڑ بسایا
ایک کتاب سے مہاک زوٹھا بجن گئے ہو۔ دی
اسے محالوں ایہ مرثیہ درودوں آکھ سنجی

عَفَا جَانِبَ الْبَطْحَاءِ مِنْ ابْنِ هَاشِمٍ
وَجَاوَسَ نَحْدًا خَائِرَ جَارِي الْغَمِّ غَمِّ

ہاشم وافرزندک سوہنا صورت دامن بھانا
گویا وائے بہادر نوکل صدا حرب شان تو نا
یہ پتھوں بھجاول دھتھی کی کیتو کس و بھانا
جو شتا و تیر تیرا ہی ہے چیرا روست غنا

دَعَتْهُ النَّبَا دَعْوَةً فَأَجَابَ بِهَيْكَلٍ
وَمَا تَرَكَتْ فِي النَّاسِ وَثِلًا ابْنِ هَاشِمٍ

ظالم موت سے تک کے ارسوں پی عرصہ بیا
ہر انسر اس وقت سے آئے جس کسب کیا
اسن بریدی کو زینہ ذریا قیاس سے دل آ
میں بھی چھوڑ گئی بدن بو نام نشان گویا

خَشِيَّةٌ سَرَّاحُوا بِهَيْكَلٍ وَثِلًا
تَوَارِيْدُهُ أَجْبَحَ أَبْنِي الشَّرِّ الشَّرِّ

شام ہوئی جد کوں جیر سے وں ڈیرا اپنا چہ نہ
شاد و دی نول داد و داری ہر اک پی اللہ ہر
قبر سے نہ رش رہوں وں میر پے پچا چہ نہ
گویا سرون لنتہ دل دن سے مر کوئی غم نہ

ذُنُوبُكَ غَالَتِ الْغَمِّ يَا وَثِلًا
فَقَدْ حَسَنَ مَعْنَاهُ كَشِيرُ الشَّرِّ الشَّرِّ

جہا لوک موت اس سے کوں امنوں چھوڑے جہا بڑی
مڑ بھی اودھ کی بھی ہر وہ عالی شان جہاں کی
انکس نہیں رنج و آواروں داسا کھن دور نکاندی
ایسے صاف مغریوں ر میان مدد سکیناں دی

الْبَيْتُ سَوْرَتُهُ بَيْنَ خَوْبِ الْأَجْمَعِ
أَجْنَدَا بَادِكِي سَتَمُ الْعِيُولُ نِيرُ دُونِ

عبد الغائب سے واسطہ ہو پھر سے نکلنا
اسے چھوڑیں تیرا دور بادھیوں اور بلفارنا
کشتہ بیت دور و جہا جو سکے ایہو کسے جھوڑنا
میں پتھیں آکھ تازہ دویا سو سپہ پیر

اسکے تو میر چھوڑ بہر تر بنی سر میر سے
درد میں سے کبیر سے نہ در محال و بچا پیر
پتھیں ہر شہر و شہر کی بھن بھن نہ جان
پتھیں ہر شہر و شہر کی بھن بھن نہ جان

بچہ بہشت میں پتھیں ہر شہر و شہر کی بھن بھن نہ جان

آن کنی آوازں مٹھیاں مٹھنڈیاں اوہ پاؤں
 سے حالت منظر اندر آئے وہ چہر حیرانی
 اے سرور مکے کے تینوں ہوش مبارک بادی
 آج گناہ تیرے پھڑے دانام ہویا مڑ تازہ
 اوہ صورت شکل پیاری اس تھیں دودھ نوزانی
 کہ شہر ویران تہائی نہاں جھڑیا سوئے
 سرکے تے رونق آئی بن گئے سبزہ زاراں
 تھی اس تھیں روزِ نور بن گئے دیاسر دریا
 یہ کل بن گئے دوسے دوسے مدول تہے روانا
 برکت تھانوں چکوری سرکے جہر نوزانی
 ہو گئے دل تے صحت پا گئے جو بیمار پرانے
 اس حالت تھیں ہور زیادہ خوشی تے وہ چہر ہوئی
 یہ کہ جس در اس بچہ واثق منہ زیارت پایا
 آئے بیشک سنے اوتے سے ایہ فضل رہا
 حق دانیں موند ایتیاں بکھاں شکر گزاری
 حضرت آمنہ نوں کہندے ہوئے مبارک بادی
 خیر مبارک ہوئے تسانوں مانی صاحبہ فرمادان
 بچہ سرور مکے دا بچھے مانی صاحبہ تائیں
 تھے دن میں ستیاں ہویں ڈھٹے یہ اشارے
 مانی صاحبہ نے فرمایا بے شک بچیں جانی
 وہی نذر وچوں سے جہں مذہب رت نذرے
 بے شک تھے یہ چہر عجب تھنہ ذات ربانی

جس تھیں خوشی ہوئی دل اندر رب دا شکر مناؤں
 اچراں کن آواز آوے کہتا کوئی زبانی
 آج دن ہوئی گھر تیرے وہ چہر رحمت ذات خدای
 بخشیار رب نے پھرا او سنوں اوہا خاص اندازہ
 جس کے شعیوں نوری تے ہر شے دی ارزانی
 رکھ درخت سکے کوئی پنہ نظر آوے گویا
 گویا بدل گئی ادہ حالت بہک پیاں گلزاراں !
 بادی چل گئے میریں زیارت دور ہوئی دکھ سرا
 آڈھا گھر و سدا اونچیں ہر بکھاں نور رہا
 ہر رکھ سبزہ زار و سیوسے ہر بکھاں تازہ پانی
 روپوں و کوئی روئے نہ دیا تھیں شکر تہے
 و نہر دیکھیں ہر بچہ تے تائیں جس تھیں ہر شے لڑائی
 رد گیا میرت تھیں وہ چہر تگدا اپنا آپ بچہ
 مویاں کیا تھوں یہ بچہ تھنہ سو ورنی شکرانا
 الحمد للہ شد اس دی رحمت ساری
 جہیں ایہ تھوہ حاصل ہویا رحمت خاص خدای
 ناسے ہوئے برکت اس وہ چہر بچہ پھڑے جادان
 اس گل دی بچہ کھوں حقیقت بینوں ذرا بتائیں
 کیا تھیں بچہ نثری تے یس طرح چمکارسے
 اس تھیں دودھ اشکے بینوں ہر دم ایہ روانی
 جہر تے سن کر عبد المطلب دل وہ چہر خیاں چترے
 سادگی حالت تھیں یہ تھے سہ سوئی ارزانی

روایت منقولہ

یہ روایت مسند اہل بیت علیہم السلام و تہذیب طہارۃ و دیگر کتب معتبرہ و تہذیب طہارۃ و دیگر کتب معتبرہ و تہذیب طہارۃ

راوی کرے روایت ہو راک وچہ کتاباں آیا
بیت اللہ سے بت جو آہے تن سو سٹھ تمامی
وچہ ایران محل شاہانہ نوشیرواں بنوائے
اگیا زلزلہ انہاں اوستے چہریاں گیاں دیواراں
بھی شیطانی مکر فریبوں ہو گئی خاص پانی
تشنہ کدہ برائیاں دا جو مڈھول تپسیا ہو یا
ازہ بھی اگسا انگاروں بھریا ہو گیا سرد تندرہاں
دیکھ، ایرانی ایہ کجھ حالت وچہ حیرانی آئے
بھی ہک دریا عجم نواسے جہڑا ہر دم جاری
ہک صحرا نواح اسے وچہ رگستان تمامی
اج دن اوستے رمت ریدی ہر تھاں پانی جاری
ہو رانجیں ہک شام نواسے پانیوں دگیا نالا

وقت پیدائش سرور عالم عجب اک رنگ وکھیا
سُن دیاں منہ سے پر نے ڈکے تکے شان گہراں
یکے تے مضبوط مسایوں لوہے وانگوں آئے
کنڈیاں کجھ حال نہ رہ گیا نٹ کرے اک ورس
گویا ختم ہوئی ایہ طقت رمت رب دی چھٹی
تے ایرانی ہر اک بندہ اس تے پیہ ہو یا
گرمی دا کوئی اثر نہ باقی جے سے زور لگا میں
آکھن ہائے ایہ کی ہو یا نے رز کوئی سمجھئے
اوہ بھی اوس دم خشک ہو جائے قدرت اللہ باری
کئی زمانے پانی اس وچہ ہوند نہ ڈھکی جانی
اک نڈی تے خاص انجیں کی جیوں غیبی بھاری
من تک او انجیں جاری ہوند ذات الہی در

فقیدہ اکبر وارفی رحمۃ اللہ علیہ

جب عرب کے چمن میں وہ نور خدا ہر طرف اپنا جلوہ دکھانے لگا
کفر عادت ہوا بت کرے ٹوٹ کر منہ پہاڑوں میں شیطان چھپنے لگا
کیا بشر کیا ملک کیا زمین کیا ملک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نور حق ہر کوئی یک یک آمد آمد کا مزہ سنانے لگا
بدیاں رحمتوں کی گرہنے نہیں نوبتیں شادمانی کی بجھنے لگیں
دین کی فوجیں ہر سمت بچنے لگیں پرچم اسد م کا جھمکے لگا
ہر طرف نور ایزد ہویدا ہو جس نے دیکھا وہی در سے شیدا ہوا
جب عرب میں وہ محبوب پر راہوا سب کو جتنے حبیب تھے گھٹنے
پھر تو بحر شریعت میں موجیں اٹھیں چوہ جانب نبوت کی فوجیں کھیں
خوب بندے ہاتھ ہونے لگیں پاس روح میں کئے جانے لگا
لے یں ہم دیت مست کرد عظیم رخت نہ دے عظم مذہب

کھڑے قہر کسے کے گرنے سے دوت کھڑے پڑھ کے ترے سے
 اک آتش کدوں کی بجھانے لگا خشک صحرا میں پانی بہانے لگا
 سوکھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رحمت حق چمن در چمن !
 کہہ کے اُنٹ نبی پڑھ کے صلی علی بیل خوشنوا بچھانے لگا
 موم پتھر نوا بول اٹھ جانور اٹا سورج پھرا ہو گیا شق شمس
 رفع حاجت کو اک جاگئے دو شجر انگلیوں میں سے چشمے بہانے لگا
 ساتھ بوبکرؓ عمرؓ و عثمانؓ علیؓ پیچتن پاک پہنچے گلی در گلی !
 دل میں یہ دعا اسے خدا کر بھی منہ سے ہر ایک کلمہ پڑھانے لگا
 جیسے تاروں میں جوہ ہو مانتاب کا وہ پرا باندھ کر چار مصحاب کا
 سیدھا رستہ کسی کو بتانے لگا دل کسی کا اداسے بھانے لگا
 اکبہ خستہ کی چپ میں استجاء ان سے پوری نہ ہو کوئی بہر خدا
 یا تو جب وہ دھنیا مدینے بن در نہ خدمت میں رکھ دل تکانے لگا

دیگر روایات بوقت ولادت شریعت

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَأَ فَاثْنَيْ

کے تین پائا اللہ نے تینوں تیرے فیر اس کے لگانا داتا

حضرت عبدالرحمن بن عوف دی ولدہ کردی ذکر زبانی پیدا آپ ہوئے تے میں کی اپنے تھیں چانواں شیعوں فیر جو بن دد سے دچہ بی محمد اللہ آوے جس تھیں شام ماک سے سونل نظر مکان سمجھ آئے تو یہ راز پوشیدہ سر سے ہو یا اُنک نظر را عثمان ابی سعید دی ماتی فاطمہ بی بی لی دے	دس موقع میں اوتھے آہی حاصر خدمت بانی سناں آواز الحمد للہ سے نبیؐ سپہ بانوں او سے دم لورانی شعلہ یک پکار و کھا دے ہور بتیر ہاں چیزیں ڈھیلار پردے گئے چوکائے نگہ نبیؐ طبع طبیعت دھرے دہر ہوا دکھ سارا وقت پیدا نش سس میں دیکھے جوں رب کریم مائے
--	--

دس دم چمکی نور امیر بھیں کئی روشنائی

اگر در تے دیو راں سبھو غورو نور ہو یا بی

سے ہیں ہر روایات مست اصل شان بتقریب یاد سے دانہ زکجا آورد اند ۱۲۱۲ ترمذی صریح

تار سے چمک چمک بجھتے نور پر دل میر سے
 ہو دروایت سفیاں بڈی اوس موقعے فرما دے
 صلح ہونیاں ہی اک جگہ تے کیت، سماں اوتارا
 سے حاویں سمنان سائقین نظر اوتارناں داری
 لکھیا ہو یا وجہ اسمائے تک کے حیرت ہوئی
 نگہیاں ہی اوہ ساڈے تائیں تال آواز بلا دے
 ایہ ویلا نہیں سونے والا جاگو ذکر الہ
 ارج خدا نے دنیا اوتے کرم کمال کیا یا
 سماں تے جبر دن خوشیوں دھوم رہی ہوئی
 ناامیدیاں ناداراں دی بات بنائی ہوئی
 نزاں گئی رکھ رہے ہوئے بھٹک پائی ہوئی
 جن ستاریاں سوچ جاتے گھڑی اک آئی ہوئی
 ایسی ساعت کرماں والی کون شمار لیا دے
 سو سے دایرہ دیا نہیں ایہ اکسین میمن و
 فرزند میر ختم ہوئے تے ہر حقانویں دوست خانی
 دی کرے روایت جدایہ سزاں گل ساری
 اے جھوٹے غم وجہ چلے جے جوں میں میکے آئے
 عبدالمطلب نوں رب بخشیا پوتر شکل نرانی
 یوحنا دے بتوں پے قدرت رب دکھا دے
 میرے دی زبانی ہوئی باشعور عام وادی
 ہو عجائب قدرت والے دمن پئے تھاپے
 اے نہ حضرت دنیا دتے قدم مبارک پایا

دوسرے دن زبانی سے اوتے دل چرچہ میر سے
 اس راتے وجہ تافلہ ساڈا شام راسے پیا آوے
 تال آرام سو جاتا چاہیا تنگن اتاراں سارا
 ڈھٹا اک سوار عجائب سوہنی مجھ پیاری
 سمجھوں بات اوتیرے جس دا پتہ نہ گئے کوئی
 اکھٹو سونے والیو جاگو سونا روا نہ آوے
 اللہ دے انعام اکراموں لطف تمام اٹھا
 نبی محمد ختم نبیاں جنم مبارک لیا یا
 جنت دے درختے دوزخ بندہ کی ہوئی
 گو یا ہر اک سہ لکھے دی سرے لگائی ہوئی
 خفگی غمی حیرانی والی بات و نجاتی ہوئی
 خوشیوں تاج چمکے شمس رنق لائی ہوئی
 جس وجہ نبی احمد سرور رب پیدا فرما دے
 جاگو ہوش سنبھا لو ہوئے دل دا دور کشالا
 چمک پیا راج چن سہادی گھڑی مبارک گئی
 خوف ہو یا کچھ دل دے اندر ہو نہ ہوئے کاری
 معصوم میرا سر رب جو، میر کوئی ذکر سند سے
 برکت ہدیوں ہی ہر شے دی رب لیتی اراں
 ہر اک ملکی تنگی ترشی دیہاں وجہ ملک جاوے
 رکھ درخت ہواں دتے دمن چھے تھامی
 گو بہ شہر مکے دے رستے رحمت تھانھلے سے
 روز بیونچ پئے اس تھیں رب نے نہ نہ دھیا

دیکھا سی ایہ واقعہ کچھ یاد آیتھے آجاوے

لکھنؤ نواں بھایاں تائیں کوں اودقت ہا دے

واقعہ اصحاب اقیل

دکنی عرب عدتے تائیں عربی یمن اژدن !
 ہر قسموں پیدائش ایتھے آب و ہوا سوہانی
 کوئی سمجھتا سودا اور تھے پیش بہراں کردے
 شاہی ترشیوں تھے تکینوں واقعت کار نہ کوئی
 اس تھیں پارسمندروں ہندے ملک جیش دا پاسا
 ایہ علاقہ وجہ افریقے بہتا ریگستانی !
 ہندے نالوں پتھر سے د پاسا خوب آباد دیوسے
 حبشیوں دی آبادی ارستے انہاں دی ہی شاہی
 اسے پاروں یمن اور تھے بھی تبصرہ آن جمایا
 شاہ جیش دی طرفوں ایتھے جہڑا حاکم نامی
 وجہ دتے اس نے آکے عرب ہر اک تے پایا
 ہمد نواحی پاسے بھی اس کافی نال ملائے
 راوی کرے روایت اس دی صورت ایسی آکی
 اونجہ بھی صورت شکل اچھی ریکھ دیاں دل جاوے
 ک پل اس دے کول نہ کوئی بسکدا دل دیکھے
 اسے پر امرت در انجیں اندر دنیا داری
 حبشی شاہ نے فوج اپنی تے ایہ جرنیل بنایا
 صنعا شہر یمن دا دوا دار حکومت کردا
 وڈیاں لوکاں داتے دل مذہب نہیں ہوندا کوئی
 اوہ تال اپنی سیاست دے وجہ رات دنے سودانی
 مذہب انہاں اک رسم مطابق اپنی کارستانی
 اوسہ دا بھی وجہ کتاباں لکھیا مذہب عیسائی

بڑا آباد تے رونق بھریا پاسا اہو بتاؤں
 ویلے او تے بارش ہونے ہر شے دی اڑانی
 اک دوسرے پختیں پڑا پارا طور دس بر دے
 ہر اک اپنی تھہڑیں سوکھ رحمت رب دی ہوئی
 حبشی دلی دتن جتھے خوب تنہاں دا واسا
 مصر ملک تھیں دس پاسے رہنویے لوک سودانی
 ہر شے دی اڑانی اور تھے ہر کوئی خوشیوں جیوسے
 انہاں دا ہی زور حکومت انہاں دی گل آہی
 سمجھ علاقہ زیر حکومت اچھی شرح دایا
 اوسہ ہندو اوسہ اندر ہندے صاحب شان گرائی
 اپنا سکھ خوب جمایا شاہی شان دکھایا
 گویا اپنا راج حکومت قائم کر دکھائے
 ہونٹ کٹے نک وڈھیا سویا منہ تے پھری سیاہی
 کوہجا منڈا تے بد شکلا بدبو جیوں آوے
 نہ ارسنوں کوئی چاہندا ناہیں سن دا کوئی چیکے
 رعب و تار علاقے اندر بھی درجہ سرداری
 اوسے طفیلوں یمن نواح دا صوبہ دار ہو گیا
 او تھے ہی سب کارا بار اوسے دا دم بھردا
 جے ہوندا تے اوہ بھی انجیں دنیاوی دل جوئی
 اسے او تے مرسے پھرے رب دا پتہ نہ کائی
 نہیں تاں دنیا دے پردے لے نال دہانی
 ایہرا اصلی حال نہ معلوم کھڑے طور دہانی

لے بحوالہ ارض القرآن صفحہ اول ہر خانہ روقی

اوس دم اوس دے سب نواسے آہا زور عیسیائی
 وچہ طبرانی اس دی بابت ایہ اذکار لیاوے
 ابوالہجیم تھیں ابرہہ اس دا آہا نام یکسانی
 جہاں ارباط یمن دے شاہ دی فوج بغاوت پائی
 ایہ انہاں دے اگے اگے گل ودھائی جاندا
 اسے جھگڑے وچہ شاہ یمن ہوئے قتل بے چارا
 ہک عیب فی اس دی بابت حال کرے اشکارا
 افریقہ دے ساحل اوتے زلیع شہر اک ہويا
 اس دے ارعہاں مقابل چڑھ دے یمن مذاقہ جانی
 ابرہہ رومی ہچاک آہا اک اسے قصبے رہندا
 اوس دم حبشی شاہ دانا ب جو سی یمن دچا لے
 تے جو اوس دی فوج آبی سجد اوہ بھی مار بھجائی
 اٹوں جانشین اوہا کوئی ہويا مرد سیانا
 گویا اپنا نائب کر کے بھیج دتا اس پاسے
 گل اصلی ایہ جیشہ دلوں ہے سی آیا ہويا
 اس دے جانشیناں بھانویں نائب پیا بنایا
 مال تے کارندے اس نے ہر اک جگہ پونچائے
 اس دے اثر دل یمن تمامی موئے لوک عیسائی
 اسے حالوں ابرہہ نے کئی گرجے پیئے بنوائے
 وچہ نائب بھی ہک اس نے گرجا گھر بنوایا
 حیرہ روم نجاشی پاروں حبسلہ شاہ عثمانی
 صنعا وچہ جد گرجا اس نے عالی شان بنایا
 عیسے دی تصویر اوہ دے وچہ عمدہ طور بنائی
 پرادہ وحدت والے لولی ات دل مول نہائے
 غور کردایہ نام خدا تھیں آہے دور بیچے

جہن سنوں ایہ درجہ پایا کردا پھر سے دو پائیں
 وچہ برسناں ایہہ یمن علاقے اپنا راج کماوے
 شامی فوج اندرا یہ ہسی صاحب شان گرجی
 ایہ اوس داسر دار سی اوسوں موقعہ ہتھ آئی
 ہو گئی جنگ جہل دی صورت پیا فساد و دھندا
 اوس دی تھانویں ابرہہ اپنا راج بناوے سارا
 سنوں ایہ تھے ہول سنناواں جیوں ایہ قصبہ سارا
 جس نوں من اٹھیریا کندے حل مطابق گویا
 آج کل اٹلی دے اوہ قصبے اوہا راجدھانی
 شاہ حبش دیاں باغیاں دا جو سر کردہ بن بہند
 اوسوں ایہ کر قید تے آپوں اوس دا راج سنبھالے
 اسے حالے شاہ حبش بھی جگ تھیں کوچ کیستانی
 ابرہہ نال صلح کر اسنوں دتا یمن ٹکونا
 ایہ بعد اصلی کارروائی جیونکر اوس دے جھاسے
 تے جیشہ بھی اس دے مکروں وچہ لڑائی مویں
 پر اس اپنے دل تھیں اوہ سب خطرہ بنکر چکایا
 بھی عیسائیت داسر کھال بحفظ کلام سُنائے
 نال اسے دے ہک سے انناں ایہو بدایت پائی
 صنعا وچہ اک وڈا گرجا ہو رتیا کھائے
 جس تھیں وچہ عاتقے اس دار عجب بڑا بنایا
 سمجھناں بھیج سفیر اندے دل غیاں اسنوں بانی
 ہر اک طرح سامان آرائش پورے غور سجا
 حکم دتا وچہ پوجو اسنوں پاسو فیروزانی
 بھانویں ابرہہ انہاں اتے دے دے پئے پائے
 بتاں نال لگائی ہوئی انہاں دے وچہ نجارے

مرد بھی اس نصیر دے گئے سب سے نہ کسے نو یا
 اس تئیشوں سے لوی نفرت کرن بیچارے
 چھڑ بیت بندوں کداتوں ایہ مرد کرن نکا ہیں
 برتنے جدا یہ رنگ تکیا اثر ہو یوں اس اک بھارا
 کر کے ختمج میں صغیر اندر گرجا جو بنوایا
 لوی اسے کعبے سے دل لگے اتوں آون ناہیں
 کیوں جہ تک اس کعبے و نام نشان نہ جلائے
 تہ تک یہ لوی نہیں اتوں مول توجہ کر دے
 بہتر سے میں پہل اس دا جا کر کراں صفایا
 اس خیالوں لشکر اوہ اک کرے تیار سودانی
 کئی ہزاروں جنگی ہاتھی اس نے نال ملائے
 سمجھے لگے اس دا ہاتھی اوتے دھری عماری
 دندے دندے قلم اس نے کیتی فوج روانہ
 یمنوں لیکے مکے تیکن جو پنڈ راہ و چہرہ آیا
 انہاں نوکاں ایسے ہاتھی اگے کدی نہ ڈٹے
 بے شک چن چیتی جس دم آون انجسہ بلین

ناں ہی اس گرجا سے پاسے کسے خیال اٹھایا
 کعبے سے دل دادے ہوئے کدایہ لب سہارے
 رہ گیا گرجا بنا بنایا کوئی نہ جاسے اودا میں
 جوش آیا شیطانی دل دھچکے کسے خیال نکارا
 تے لوکا توں میں اس پاسے نال توجہ لایا
 بہتر سے میں اس کعبے نال ٹھوں پٹ و تجا میں
 بھی حج والی رسم وغیرہ دل توں انہاں مٹا دے
 نال ہی دل تھیں خادم دندے اودا مٹا دے
 فیرا یہ سبق پڑھاں بھنوں ہوسی کم سوایا
 مکے طرف روانہ ہوندا نیت ایہو پکائی
 تے اسوار انہاں سے اوتے کرے تیار بہائے
 اس سے دھچکے کر کے بیٹھا مٹیوں جس دم ہاری
 اگے آوں پیچھے بھٹو گویا ہتھ رانا
 سمجھا ہاڑ گیسٹا ویراناں یا تھیں تھیں رندوایا
 ویکھ دیاں ہی پھوڑ کمرانوں باہر سے نٹے
 اشرف کیوں نہ سن لوی جاون دور کد میں

منقولہ مصنف محمد اشرف علی شاہ لکھنؤی فاروقی

عبدالغنی بقچہ میرا اول عسر انجانی!
 سنیاں کولوں نام ہاؤ دا اس نے سنیاں ہو یا
 کیل جے بیچے جس دھڑاں انجیں بھنڈی بدن
 نام ہاؤ دا سن کے بچے فوراً چپ ہو جانے
 نجیں اس بھی سنیاں ہو یا پر نہ ڈٹھا کوئی
 مے خبر سے نہ وہ شے اے کیوں ان ڈراوے
 انہاں خیالوں سے دھچکے جی جاں بھڑوز ویا تے

گھر وچہ بلیا بہر نہ چلیا نہ کوئی ہور حیرانی
 جس تھیں پیا دے دل بندہ حوصلہ جرات لھویا
 اوہ باہر آیا ہاؤ مانوں لیکے نام ڈراون
 جس شے سندی بھنڈی ہوئے دینوں دہ پانے
 حرف اسے تھیں اس سے دتے درشت غری ہون
 کیوں میری رہی سہی نوں آکے دینوں مٹا دے
 چر آئے دھچکے دھچکے خفت جمع ہو بڑے

رچھ بھی آسے دکھرے کوئی سوہے رنگ لہندے
اس تھیں دیکھن والے کافی جمع ہوئے اس جانی
ایہ بھی انہاں دیکھن باہر نال کسے دے آیا
سر پر نے ڈگ پیاد میں تے سخت بیروشی ہوئی
کافی عرصہ گزریا انجیں ہوش ذرا جہاں آئی!
کہندا ایہو ہاؤ جیہڑا مینوں روز سناؤ
نق ہو یا نہک چہرے داسب جیوں بیمار پرانا
ایہو حالت غرباں والی اوک دم ہو گئی آہی
چھوڑ گھرا توں باہر نسے جان متاں پنج جاوے
اسے حالوں چل دا چل دا چہرے مکے آڈریا
ہاتھی انہاں نہ ڈٹھے آسے تے نہ انجہ جڑھانی

اونجہ بھی تداں بتاں والے غوغا شور مچندے
اس بھی ستیں عجب تداں ویکھے پیو کوئی
رچھ پئے جد نظری اس نے ہوش حواس لہجہ
چپکے کے لے آندا گھرا پیرا سنوں ہوش نہ کوئی
بچھیا کی ہو یا ج تینوں تے کیوں عقل و نجانی
اج آڈریا دھڑے ساڈے میری جان بچاؤ
آخر دیہاں کچھوں مر دیا دور بھتیا خصمانا!
ڈٹھوئے جد ہاتھی جاندے پھر نی سخت تباہی
مست برے اس ابرے کووں کوئی ربانی پاوے
جس لوں دیکھ دیاں مکیاں نوں تپ غضب دا چڑھیا
اج ایہ حالت دیکھ انہاں دی جان شلے آئی

گر بخشن مشرکین مکہ پلہ پدن فیلاں شکر پاں ابرہہ

کرن ریت ہاتھیاں دا جہد شکر مکے آئی
طرح طرح شے دہم شیعہ فی دل دپہ اون سنے
ہو دہرازاں ایسے چیلے ترے مکہ کھلاوے
آخر حرف بہاڑں دڑے دنج چپے دچھوڑاں
بتاں نے تے مدد نہ سیتی نہ اول دم کہ آسے
تا اپنے دہم نکمیں چوڑ توڑی ہوئی
بیشاک تہڑے چھوڑ خدانوں غم نہ دے دجانبے
نال خندا دے لاون والے ہر ویلے ہر حالے
ہر میدانے بھین برابر دلوں نہ ہولے ڈولن
خوب ہر اس نہ انہاں کوئی نہ ڈر خطر دں ہارے
کے میدانوں نسں کجھن بہن یاد نہ مونی
انہاں اپنا اصل محافظ اللہ جاتا ہویا

تک کے اہل مکہ گھبرائے کہ یہ قہر خدا یا
بتاں کے بچنے کون سیس نو دن سنے
ایہر کوئی کم نہ آیا را گئے سب بیچارے
کسے بہانے جان بچاے خیال تنہاں کفر
نہ دل وچہ کوئی جہت ہوئی نہ ہی خیل دھماکے
گویا رب نوں بھڑ بتاں دی مدد نہ ہستی کوئی
تسو خدا کی کجھ نہ پاندے انجیں ڈکھ اٹھندے
بڑے دلیر بہادر ہوندے جرات ہمت والے
وقت پیاں او حق باڈے بھوپڑے کھوٹن
سدرھے چھاتی دتے جھدے گندیں اتے تے
اکو چیتا مرن یا مارن نال اسے نہ ہونی
ادسے اوتے سبھا میداں ادھا پچھاتا ہویا

اوسے نہ نکائی ہوئی آس دودھائی ہوئی
ایہو جہاں کفار مکے دے بتاں مگر وکھڑے
نہ نہ معصم ایہ گل انجیں ورم نکھا دل دا
بکھ جس نے انہاں اگے ادبجہ بھی سبیس نوپا
جیوں آج کو فرمکے والے باقیونوں تک دے
عبدالمطلب ہک نہاں دھچ دھت د پروردہ
کھنڈا انجہ جوان بہادر بیٹھ مچھور دلیری
ادھ بھی نال اسادے انہاں کوئی نہیں جھکڑا جھیرا
ادھ تھاں ساڈے قبضے ناہیں س دامانک جانے
مکے والیاں نوں سمجھایا بھی جرات د لوائی
صرف اک عبدالمطلب او تھے یا اولاد بیچاری
جس دم لشکر آیا اوس دم جرات انہاں دکھائی

کیوں جے اوہ اصل سہارا اوہاری دل جوئی
بتاں نال پرانا لایا بتاں دے سن بھانے
انہاں اگے سبیس نوپاں آخر کچھ نہیں بل دا
ادستوں بھی کچھ ہنڈ نہ آیا اپنا محل و نجایا
رہ گئے دل کھیں پیتے چکے اگے پھلے کھر دے
دیکھ انہاں دی ایہ بچہ حیات ڈاڈھا دل دھچکھڑا
جانکے کوئی بات نہایت تھے جھٹ دی پھیرا پھیری
ایہاں کعبے تے چڑھا آئے مے جو محض گویا
جیوں چڑھا آئے تیوں مٹ دین ہون ختم جھورائے
پراوہ دل دے کیرے نکلے بھجیاں وار نہ آئی
ادھ بھی دس باراں تک مڑ بھی سمت مول نہ ہاری
باقی شہر تمامی خالی بسدا رہیا نہ کاٹی

باب بھی انتہا و اسرار و شہد المطلب و اکبر علیہ السلام

صبح موئی اک بدو مکے جا رہا نہیرت سے
زمین دی چڑا کوہندی س رمل نکات اونی
دھت بہر عبدالمطلب سے اور دل تل سے کھڑے
چلو تلور دل حیلہ کرپے مال چھوڑا لیا تے
ڈیا بڑی معیت گنگو گرتے کوئی چار
سن کر دس دی بات مکے دیں سور بھی توش بھدائی
کے نہ اتنی جرات ہوئی بات کرے و نجہ گے
معصم نو دس یہ بھی کوئی دس دے غیرت واسلے
آخر جس دم کوئی نہ اٹھیا نہ یہ جرات ہوئی
نوب بن سنور کے کردا حوڑے دی اسداری
لشکر کول آیا جس ویلے اپنی مدد و چالے

لشکر باخیں کعبہ آتے دیکھو ہر دھچکے
ہک سے رکی نہ ثابت سی افق سے گل دودھائی
ہو رہی سمجھ چھٹی جاندے جتنوں نیوں ہوئے
سمت دس دے دل رجم آجائے بان خدعی پاسے
نہیں تار و دنجائی خدیم ہو ہی حال آورا
رہی سہی امیدوں رہ گئے جان کرٹکے آئی
جس کھیں انہاں دیں دسٹوں اتہ پتہ کچھ گئے
یہ بھی دل تے جرات رکھ دے دے دور کشا لے
عبدالمطلب ہمت کرداتے ڈر نہ کوئی
تن تننا ٹر پوندا ات دل اک اند دی یاری
تے ابرہ بھی دوروں دیکھے غور دل فکول بھلے

ہنس مہر میں عمریں ہیں دل نہ سر نہ کوئی
 چہرہ و نہ بزرگ چمکے متھے کھیں سرور کی
 جیسے استقبال میرے نول سے یہ پیا نول آدھے
 اٹھ کے خمیوں باہر آ کے مل دیا ہمتہ ملا ندا
 پیچھے کیا کچھ نام تساندا کی کچھ کور و بار
 کہند عبدالمطلب کہندے مینوں عربی سے
 باقی ایتھے آون اندر غرض نہیں ایہ مینوں
 پر اک ایہ جو نو کمر سے اونٹ میرے ول لیا
 تلبے واپس اونٹ سے جانوں تیر کی سختت پاروں
 کئے مطلب نول شاید مینوں خبر کوئی ایہ تاہیں
 اوہ کعبہ جو تیریاں دڈیاں محنت نال بنایا
 میں راج ہنوں جو ٹھہر بنیا دوں پٹ کے باہر و گرا
 تے مینوں کوئی فکر نہ اس دانوں کچھ دل وجہ آندا
 توں جتنا میں بندہ اتنی آکے گل سنانوں
 سن کہ شمع دی گل مطلب جو عیسیٰ نال لادن
 پکی بات ایہو ہی جو میں مینوں آکھ سنانی
 باقی گل اس گھر دہا ہاں آون نہ سر نہ کوئی
 اس دی قدرت د مینوں سرگز نہ سر نہ کوئی
 سن کہ بارت ہو یا چپ بہرہ و پیر اونٹ داتے
 برابر ہر منہ کالا زلی دل دا بھلا ہویا
 بد قسمت نول سمجھ نہ آدے نہ چتات دل داتے
 جس ویلے تقدیر رانی اپنا جو سر دکھاندی

بے دھڑکا پیا آدے اتول بڑی حیرانی ہوئی
 دیکھ لکھی بڑا معزز جا پے صحت مند بھاری
 دیکھ دیں کی اس خیالوں دل اوس دا بھر دے
 عزت نال بھٹا دے نالے حال احوال پچھاندا
 کیوں اتول آون ہویا کمر و بیان ایہ سارا
 کچھ بھر دل کھیں عزت کیشے مینوں نیت ہائے
 بدد منکر یہ حال سنانوں لعل شے مینوں
 اس کارن میں آیا ایہ گل مینوں دسی جہاں
 سن کر ابرہہ سے تعجب اس دم اس گفتاروں
 کئے نول میں ڈھاون آیا کمر کے سفر اتھاروں
 تے دنیا نول پوجا کارن اس دی طرفے لایا
 تک لیاں کی کیسی کوئی کیسا مرزا چکھاساں
 عرف اونٹاں دے جھوٹے کارن پھرنا میں شور مجندا
 حیلہ کمر دوں اس گھر تائیں میرے نول پچھاروں
 نہیں ناواقف سادی ریموں جیوں ایر لوکستان
 مال میر میں ونٹ سی ازیا ایہو دل و سپہ رانی
 ہر شے وک شے قہقہے قدرت آپوں بدر دین
 دھوپ سنبھالن والا اوسے دی گل ہوئی
 چھپ چھپے عبدالمطلب اوکھوں واپس آئے
 چھوڑ حقیقت باطل دے دل احمق ڈھکا ہویا
 عبدالمطلب دے سمجھایاں مرطبی بھلا جاوے
 شرف سے سمجھایاں اوکھے پیش نہ ہوئے جو نڈی

صبح بلخار دھما سہیل

اجراں ہو گیا شاماں ویلا ڈاہ منجی بہ جائے

کین مریت عبدالمطلب کے اونٹ جوں آئے

مرد بھی لو کی اول پچھوں سن کر ڈیرے آوں
 کیوں سب کتے کی کچھ گاہیں اوس سنائیاں
 سن کر عبدالمطلب انہاں ساری بات سنا سے
 آج راتیں یا فجر کی اوس نے وعدہ اول سنانا
 میں بن اس سے مالک اگے ایہو کراں دعائیں
 یہ رب صدقے حضرت آمنہ جس دا درجہ عالی
 بھی صدقے اوس پچھڑے جہڑا اچھے حوالے تیرے
 جس دی بابت کئی خوشخبریں خبر دیے اوہ آیا
 اوس محبت تیرے اگے منگے اسیں دعائیں
 عزت حرمت کعبہ اوتے مشاعرہ داغ نہ آئے
 سے حال دعائیں کرے پہڑاوتے چڑھائے
 دھوا کر کے حرم دوائے آوندی دوروں دستے
 کعبہ اوتے چڑھ دی آوے جوئے اندھیر غبار
 اچھے صبح نہیں ہوئی آہی چھائی ہوئی سیاہی
 گویا شور مچاندی آوے فوج ابرہہ یلغاروں
 نکل دل ہاتھی خوب سجائے سمجھ ستھیر لگائے
 جس دم آوں زیں حرم دی سے سب دی روندی
 اوہ ظالم وچہ نشے حکومت ہو یا مست دیوانا
 پراتوں کمزوری وانا سوئی کھٹیاک نظارا
 نال حکومت زور رعیت کیوں پوری آوے
 اوتھے جید محض دعائیں نور نہیں کچھ چار
 دیکھو اس دم بھی رب سچا رت عجب دکھائے
 تے جنہاں دل مہر سٹیں زلوں تہر الامول

پچھن کیوں طبا ابرہہ کیوں حال وہاں !
 کیوں واپس اونٹ کیتو سہ کیوں ہو رہا بیاں
 آکھے کچھ نہیں اودناں ظالم کعبے نے پیا آوے
 تے کعبہ دا اٹ تے وٹا سب ترور و بجانا
 اس ظالم سے پنجے کووں ساڈی جان بچا کر
 سمجھ دنیا کتھیں جسنوں کیتوئی دوجا سندا والی
 پیٹ مانی وچہ چھپیا ہویا کر کے اوسے ڈیرے
 دنیاں درنگ ہو رہا سی تھیں فضل سوایا !
 با بھو تیرے نہیں خوف کسے دامول ساڈے تائیں
 اسمعیل دی نسل بیچری اس زد تھیں بیچ جادے
 جتنوں فوج اوس ظالم دا سمجھ نقشہ ڈٹھا ہوئے
 گویا رنگ زمانے والا تک تک اوسنوں کھنٹے
 جسنوں دیکھ ختم پیا کھیتو سے سورج دا تھکرا
 چڑھائے پاسیوں فوج ہاتھیاندی دس کی کستہ بی
 نیزے برچھے تیر تفسوں بھالیوں تے تلواروں
 آپہنچے حرم نواسے تہر اندھیر سے پائے
 پتہ نہیں کی مری ظالم کوں بے عزتی روندی !
 کی جانے تقدیر الہیوں کی اوس نال وہانا
 جیونکرا تول شاہ زوری دا دے شور لکارا
 با بھو فضل خداوند باری پیش نہ کوئی جادے
 جتھے اتنا لشکر شاہی گھیر یا پاسا سارا
 جس کتھیں محض رب دابندہ نیک ہدایت پڑے
 اوہ کی جان زائدے نول رد ہوئے درگاہوں

یہو حالت ابرہہ والی اوسنوں سمجھ نہ آئی
 ادنجیں ہی گمراہ دیوانا اپنی سب و بجانا

دراں ساعت قبل بحالت سجد می آید

ابوہریرہ دی حد فوج تمامی حرم اوستے چڑھ آوے
 اوس دم عبدالمطلب غصیوں پھر تلوار لیسایا
 اچے اسے رنک اٹھیا سبھی ہوو حالت مسیادے
 حرم دی حد وچہ ابوہریرہ جس دم ہاتھی تے چڑھ آیا
 آنو ندیاں ہی کعبے اگے ادبوں سیس نواندا
 مرٹ کے فوج اپنی ول ابرا جس دم نظر اٹھائی
 جتھے ہاتھی بسموڑٹھے بکدے سیس نواسے
 یہ حالت تک ابرا اپنے ہاتھی تھیل اتر آیا
 اب ہاتھی کمزور دلاں دے چھوڑو سب اٹھائیں
 اس دے ایس آوازوں فوجاں کردیاں اچے تیاری
 عبدالمطلب اونچی تھائل اب رنک تگدے آہے
 کی ویکھن اسماناں بیٹھاں چڑیاں می چڑیاں تھایاں
 اب نہ چڑیاں ابابیلان دالشکر چڑھ کے آیا
 ابرا اپنی بدنیت تھیں اونچیں دودھدا دے
 ابابیلان نے اوسے ویلے کنکریاں برسایاں
 کیا فوجاں کیا ہاتھی تلے انہاں چلاون واسے

گھیر لے سبھ پاس وک دیکھ دیاں جنڈ جو دے
 کعبے تے جنڈ وارن کارن بے خود ہو چڑھ آیا
 اندر اپنی قدرت واما رنگ عجیب دکھاوے
 اوس دم دیکھو ہاتھی نے کی سوہنا عمل دکھایا
 سے چیلے پئے کیتے اریختوں متھا مول نہ جاندا
 انہاں دی بھی ایہو حالت سخت حیرانی آئی
 سبھ جھڑکے سے ماسے مرہ بھی اوتال نہ کسے اٹھتے
 کر آواز اشکریاں تھوں غصے نال سنایا
 تھیں چلو کردھا اتول فیصلہ کرو انہاں
 بدی بک اسمانوں اٹھی امر جوں رب بادی
 جس تھانویں ایہ کافر لوی کفر ہی بکدے آہے
 لب جانے ان گنت نے بھگدھوں اٹھ کے آیاں
 چرنچرتے نیچے کنکر چڑیاں جیوں دانہ منہ پایا
 حمد کردے کعبے اوستے اپنی فوج دودھدا دے
 جس تھیں ماسہ لاک کیتے سبھ بہرہ منے سپاہیوں
 دھنکی ہوئی روتی دے دانگوں ہو گئے خاک حوالے

سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ اَيَاتُهَا ٥ رُكُوعُهَا ١

ہاتھی دایاں دایاں ہے جو کئے دھاتریاں ایں دیاں آیتاں پنج تے رکوع اک ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں شروع کردا ہوں نام اللہ دے جو رحمان اتے رحیم ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيلِ ۚ اَلَمْ يَجْعَلْ

کی تو نہیں دیکھا اے محمد کس طرح کیستار ب تیرے نے نال ہاتھی دایاں دے کیا نہیں کیست

کَیْدَ هُمْ فِی تَضْلِیْلِ لَا تُرْسِلْ عَلَیْهِمْ طَیْرَ اَبْرِیْلِ ؕ

میں نے ان کو گمراہی میں ڈال دیا اور ان پر ایسی ایک پرندہ بھیج دی جس نے ان کو

تَرْجُمَہ بِحَبَابِ رَکَّاتِ سَجْدِیْلِ ؕ فَجَعَلَهُمْ كَحَصِیْفِ مَّا کُوْلُ ؕ

ترجمہ ان کو کھجور کی کھالوں کی طرح کر دیا اور ان کو ایسی طرح کر دیا کہ

ترجمہ چالیسواں

ایہود واقعہ پال نبیوں رب سچا فرماوے
کافی نوک آہے اس دیلے زندہ وچہ حیاتی
کے نہ اسنوں غلط الایا سبھناں پچ نہر مایا
مر دے سے سن پانہنی کافی ہے فرجہ بیتی
نہ نہ یہ اس کی جرأت نہ کہ نہ کافی
یہ نبی فرس ایہو ذنوعہ شد پاک سنادے
براق تیار کی دیکھے نہں دھوا آن بوا یا
بایدں دے شکر کولوں ساری فوج کو ہانی
بہ ہاتھی کی شرمنا تھی سبھو مار و نج سے
جے نہ سخرت دنیا دتے سن تشریف پائے
اسے سستی پار دل رب نے نفس کرم فرمایا

بنو اسرائیل پنجاباں کچھوں نیر دور یا جو دے
جہاں سنہ ایہ وادعہ ڈٹا کچھ با ستہ پچھاتی
آسن نہیں تو یہ ہو پروردگار سے کیا
نہجے تے کر تملہ جس نے دسی پتی دلیری
پسا وچ اس زکی بتی بتی دھرتی دھرتی
نہیں ڈٹا نہ دھرتی ویاں جو کچھ سرتے تھے
نہر کس نہ کچھ نہ سیرا سبھو کھیت سوا یا
کھدے سے ہوئے کھو دے ونگور سچو دھول مویا
زندہ معجزہ پیغمبر شد پاک دھرتی
وادر دھرتی دیوے ادوں جہاں سن تھے پچھے
کچھ نہ پچھے نہ را ایک سبب چوک

یَا اَوْکَارِ اَنْدَاسِ پَاپِ کُوتِ عَلَیْہِ السَّلَامِ ؕ

یَا بُدُو مَکِّی عَلٰی بَنِی دُخْیِ دَمِ
پیدا ہو دیں زہ کچھ جو دے غم مومے لونڈوں
مافی صاحبہ نول رب سچے جو کچھ پیا زحیا
دیاں پانوں کچھ پچھے مومے پچھے اشد سے

کچھ دیں پچھی مرط کھی بڑے بند سترے
وچھیں دے پچھے پچھے دوس کچھے کچھے ددوں
جیڑے پچھے پچھے دے جا ندا عفتل دنیا
دھرتی پچھے پچھے پچھے موری نوک پچھے

سوتنی صورت دے جلوسے سبھوں کمال کیستہ
ایہو سبب چھماں بے دیناں نہ دینوں ماکل کیستہ

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاَوَىٰ هـ

کی نہیں پایا اللہ نے تینوں یتیم فیرا اس نے مکانا دتا :

اسے پادول رب تبارک یہ احسان جتنا ندا
بے کس تھے بے بس جدا آبیوں سمجھو تابع تیرے
وقت پیدائش سمجھناں لوگاں تیرے ہی کُن کاٹے
بعد اوس سے مراد دودھ دامسکہ جس دم چھڑ پیا جتنا
سمجھ رہیں بچیاں ناہں عزت ملی سوائی
کیوں نہ ہوئے جس تھے مولا آپوں کرم کما سے
فیرا یہ نبی محمد سرور جس کارن سب جھیر سے
جس سے بچھے کئی کنوئی مرثے سے شر آئی
جہاں اس سے نال لگائی انہاں مراتب آئے
تن من روشن ہو یا انہاں دار کی نہ بچھ بریائی
یار سچا میرے تے بھی جے ایہ کرم لماندوں
بھی اود دلی مراد پرانی تھیک لگانے لاندوں
ایسر میری قسمت ایہو جتول نظر اٹھائی
کوئی حیلہ نہیں بنیاں جس تھیں دلی مراداں پاواں
شکر الحمد الا نوال صاحب جیوں کر تینوں بجاوے
ایتھے اوتے دہم جہاں رحمت تیری منکاں
آخری غرض ایہوی ایتھے بخشش بھدنی
اس صدقے مرادوں مورک ذرنبی دانیا نوال

کر کے اسال یتیم تینوں مرادوتا شان شاہ ندا
الوقت تیری سے دھڑا آہے پھر سے بھیرے
اسے جلو سے مار موکاٹے اسے سے مراد آئے
وٹھے ہی مرادوتا ایہوی اللہ کرم کما سے
رکھیاں محبت سمجھناں لگانے پہنتا کانی
دنیا اوس سے نال مرادوتا قدریں نوال سے
جس سے بچھے ہی پئے سمجھ دے ڈبے پیرے
ناں ہو یا نوال مرادوتا کر کے لیتا شان عطا
دو جگہ دھپہ مقبول ادھائی اوچے جھڑ سے رہے
مر نکلیوں ول ہوئے تے مجبور خدا فی
تربہ رشتہ نبی دا دنیا وچہرہ باروں
ان جازئی تر ساری میری تھند سینے پی پاندوں
ذلت سے رسوئی کی تا اودھے دھن لپہنی
تیرے نال لگانے تیرا مخلص پیاسدا نوال
گے کران ذلیل نہ بھنوں سے رکھ ایتھے اوسے
قدم نبی دا پھر کے مل دہجہ جہنت دھپہ نکھل
تیرے اک بھی دھپہ بھپنی اک بھیرے رہائی
ہوئی دودھ پدیا جہند سمجھناں سدا نوال

وَأَشْفَاتِ رِشَاتِ اَنْبِيَاءِ اَبْرَہَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالْاِسْلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

لے دودھ دھپہ اوپر سرور سے محمد سے تے درپاں سدا سے محمد سے تے برکت سے سدا سے

سندھین انوں جہد حضرت جہم مبارک پایا | تن دن حضرت منہ سے خود آپوں دودھ پیا

بعد اس دسے ہک ابولہب دی لونڈی آہی کائی
 نام توہیر کندے اوس دا راوی ذکر لیا دے
 کہن مذہبیت اس لونڈی نے اتنا درجہ پایا
 ابولہب تے بیوی اس دی اسنوں سدا سلامی
 بعد اوندے اک دانی حلیمہ سعدیہ نام سدا دے

جس نے کچھ دن دودھ پلایا الفت بہت دکھائی
 جہڑی پاک نبی دے تائیں شوقوں دودھ پلا دے
 جدوں نبی فوں دودھ پلایا کھر چسہ راج کما یا
 ہر کھیر کے اگے دھر دے اوبول کرن غلامی
 پاک نبی فوں باقی مدت ایہو دودھ پلا دے

ذکر دانی حلیمہ سعدیہ دانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اوس زمانے عرب وچالے سی دستور پرانا
 پر ایہی دستور امرائوں جہڑے دولت والے
 دولت والے بچے اپنے جیہن پسند کر لیں
 اجرت اوتے دایاں پان جہڑیاں لے بون
 اگول ملے انعام اتھانوں تاسے اجرت پوری !
 بہت رواج عرب وچ ایہو دایاں دودھ پلاون
 تاسے دین خود بھی آپوں سانی اندر دودھ دی
 جیہر تودن شہر وچ لے بچے ضر امرائوں
 ایسے پندل ختم نبیاں بدوں وادست سوئی
 انان مہ سبیل بکھیا جیوں اذکار لیا یا
 سہ شہر وچ لے نہر کیتیاں تہ لونڈیاں
 بچنے کندے سبھناں دایاں دلی مرادیاں پایاں
 دس پیغمبر دی دانی نے بھی ایہی پاپی
 تان مراد حلیمہ دانی آسمنہ خاتون مائی
 جدوں حلیمہ بنیا اگول دلی خیال چلا دے
 کون اس خوف نہ دیکھ کون کون داری

بچیں کارن دایاں کہن جنہاں دودھ پلانا
 دوجے وکی آپ پلانڈے جو نادار بے حالے
 تان جے باہروں پل کر آون ہون جوان جداہیں
 جس دم مدت پوری ہوزے لے کر واپس آون
 ایہو کم ہمیشہ آہا جاتا خاص مزدوری !
 ایسے حالوں عبدالمطلب دانی نہر ص بدافن
 شہر آکر پھیرا مارن ایہو کار گناری !
 دایاں لے ادا کرن حوالے پڑا نہ زریں باہول
 بچہ دن پچھوں دایاں آیاں کرن تلاش کوئی
 دانی تہیمہ بھی وچہ انہاں ایہو قصہ سوایا
 سہ پر سمجھو خانی رہیاں بکھیاں مل کمالاں
 سہی تنیمہ دانی خالی نہ آسں بر آئیاں
 مینوں بھی کوئی بچہ دانی خوشی بہو دل آہی
 اکھیاں لے جا پتر میرا دودھ پلا دانی !
 ایہی تنیم بچہ س پاروں کی مینوں ہتھ آوے
 کون میرا ہمراہی وردی رقم دلا دے ساری

ایہی تنیم بچہ تے بے کس والی آیس نہ کوئی
 اس بچیں کی ہر دفع بکھتا بڑی مصیبت سوئی

یار رب سچا قدرت تیری شان عجیب یتیم
حال یتیم بے کس بچیاں کچھ نہیں دسیا جاندا

کوئی نہیں پھر دوا گناہوں کی حذر جہناں مستیناں
بجوں فضل خداوند بے کس بر کوئی نفرت عدا

بے شک درجہ شان یتیم عالی الٰہ سناندے

ایسر پیش جہناں ایہ جھیرے سو پڑے نہج ندرے

زندگی تھیں مزار بچاے دین یتیم نتاے
بچا دیں لکھ یتیم تھے تکیاں تے مکتل آون
ماپیاں با بچوں بچیاں سندے کوئی نہیں لڑ لڑا ندا
ماپے دنیا او تے رب نے نعمت عجب بنائی
جہنم حال یتیمی اندر زندگی وحیہ دیا گیا
ایہ جانے یا او یا جان جہناں دے سر پیاں
جہنم ماپیاں دے سر او تے نعمت لڑ لڑاے
دنیا او تے ماپے ہی رب نعمت عجب بنائی
ختم نبیاں سب توں افضل تے محبوب خدا
تے توں اشرف کلاں کرنا میں باناں پیرانا ویں
جس کی خاطر دنیا والی ہر شے رب بنائی
حاصل قصہ مافی حلیمہ کیے خیال بہترے
کہندی کہیں جہنم توں تے کی وخر دھ نور
کرن ادایت بہدانی توں ایہ دوسراں جہنم
سے مافی کر سکرن اتنا تے نہ لائیں مجھورا
گھر تیرا تاریک اندھیرا عزت تے ناداری
نہج لکھ روئی نور جہنم کی نہ پڑے سکھ کوئی
انتا تیرے تے رب پہنچے وی نہست ہون کی
نکر سوچاں تے تجویزاں جلدی دوا دایں
سن بی بی ادہ عزت کوئی وڈیاں کراں والی
صدیر از مبارک تینوں توں مقبوں رہانی

دھکے پر پڑے ہرگز کی چوشتہ ہرگز دوزخ سے
کوئی نہ پڑے سدا انہاں دین برب نہ پڑے
ماپیاں نال بہرے نہ پڑے نہ پڑے نہ پڑے
پہنچاں با بچوں نہ پڑے نہ پڑے نہ پڑے
سویو جان یا کچھ اشرف جہنم ہر تے ازمایا
دو جہاں نور ایہ سدا نہ کوئی ایہ کچھ سبب ہیر
سے کی تے انما نوز محکم نہیں جہنم نہ پڑے
پہر نعمت نان کسے توں نہیں تے نہ پڑے دہانی
دو بچے تے محروم انہاں تھیں مرا کر کی کس کوئی
تھک پاک بن نہیں پایا توں مر کیسے بانویں
اندا کچھ ایہ ناز نہ ڈھکے سے کی بپ تے مافی
ایسر خالی ہتھیں جانا نہیں بہتر حق میرے
یہودی میں ناز ایہ نور کدی تے مہمب ہیر
اول دم غیبوں اس دے تائیں اکہ کوئی بت نہ
بتیرے حق نعمت برکت فضل شہ لا در
ماتر حیران تیر کی کدے سے رچ خور کی
ر کوئی پھر نہ خود کی کس تے نہ کچھ دل جوئی
مرد دون شہید تھیں کشتش دین دوا دوی
مت کوئی ہور نہ پڑے تے توں مٹی دایں لائیں
جس نے اسنوں دودھ پلاتا تے کمری رکھوالی
ایتھے ادھے رحمت تیں تے دے دوسر جہانی

دوسے دم مانی دے دل و چہ ہو یا شوق زباہ
 جی گل سب تو یہ والی اکسوں کھول سنائی
 سب طرح سے اس دی نے بے عزت حریت کر دے
 مہر اک یاد آئی گل مینوں سن تیں مول سنالوں

اسے پاروں اس بچے دل سوکھی دلوں آواز
 ادھ لونڈی تک اج ادھ لکھو دیکھی کچھ ہے من آئی
 درون دودھ بڑا دن بدلے اس بچھے سبھ مرے
 جیوں حضرت عباسؑ لیا اس تختیں نقل لیاواں !

حکایت پاپت ابوالمہربان مسکین

حضرت اس جو چاہے آہے پاک رسول اکرم دے
 تابعدار بنی پاک نبی دی دل دے و حسیہ سمانی
 انہوں نے اب ذکر کیا و چوکتا ہاں آئیا
 یہی چو چو پاک نبی دا چو دا سک بھگتی
 سر بر پائی رہے بدینا ئی اس وچہ پائی ہوئی
 سوئے و اس ہرن قریشی دہریا ہنم دچھے
 بن تئیبہ کنوں لیا یا وچہ مدارف بھگتی
 وچہ بد مذہب اتے شریراں یہو کی سرگردا
 رب دی مرضی نبی محمد جہاں دنیا تے آئے
 سن کر ایہ گل رضی ہو یا سبھ مد خوشی منائی
 نال اتھ سے انگلی ارسنوں خوشیداں آھ سناں
 سے حور مور بھی اس نے اس دن جوش و جہا
 جید مذہب نے پیغمبری د دھوے کہا زبانون
 من جی مرعہ من ساری اسے طور دیانی
 رب واکر امت خیر کی ہر دم سرتے آئیا
 لکھ واکر اسے اس سے تائیں دھنا خوب دچھالے
 سے نبی دے جانی دشمن یہ ل وک ساں نوں
 مندا سے عباس کی بچھنیں کی ہیں اکھ سنانوں
 بن تبرات سو موو رب رب ستون دن آجہ دے

مخلص تے محب چنانچہ خوش اندازوں جم دے
 اسے پاروں دھجھک رب نے نظر کر مہربانی
 ابوالمہربان دی بابت دسیا افسانہ حال دہایا
 پہلے دین تے منکر و دشمن نبی خدا کی
 پھر کی یاروں مسکین لیتا ایہو کمانی ہوئی
 مدت و محفوظ اتھیں رہمنہ نظر حوالے
 ابوالمہربان نے چھو کر کے اکسوں دیکھیا کہی
 حسب ولید تے عامل جہاں دا ایہو کرتا دھر دا
 ایہ خوش نہج نبی اسنوں بھی کوئی جو کہ کھ سنے
 او سے خوشیوں لونڈی اپنی کہ آزاد وکائی
 ہوئی آزاد تو یہ لونڈی بھی انیسام ورنہ
 دہر اکوں اس سے رتے ایہ رنگ شیر نہ آئیا
 سبھ نقیض پہنوں یہ دھنی ہنم جھڑے سخت نہاتوں
 کدکی نہ تال نبی دے لاسکے کچھ کھیتی من بھائی
 کریں نوچ جہاں نوں ظلم جھڈے سب چٹا با
 حضرت شہ خباں میں نے کچھ پڑاں تختیں دھوئے
 مرلوں پیچھے کیوں بیتی تیری ہا مجھ یما تئیں
 ہر دن دکھ مذہب نوں ہی تے ٹیکھن چٹا نوں
 اس دم ایہ دکھ درو میرے خیل رب کی ذلت تھانے

اس انکی کھیں دوزخ و جہنم دا کھنڈا پانی !
 جس دن نبی محمد سرور رب پیدا فرمایا
 ایسے اشاریوں میرے دستے کرم پیتا رب والی
 ایہو خاص اشارا آکا بی بی خوش ہو جانندی
 یا حضرت میں اپنے پنڈوں نال زمانے آئی
 ہور زانیوں مرالوں شے بچے بچے گئیاں
 ایسے پیچھے بچے دل نہر نظر نہ مول اٹھائی
 پر من خالی ہتھیں جانا شرم پیا کچھ آسے
 کرد عنایت دے دو بیٹوں اکوں جیوں لب بھانا
 سن گل آری ذوق دانی صاحبہ الفت کھیں فرماندے
 پر یہ یاد رہیں گل مہر کی سن دے دے لائیں
 کیوں جے ایہہ جو پیچہ میرا سے بیس ستوانا
 داد اک سرے دے اٹھتے چاچہ ہور بتیرے
 پر جو کلم بابل نے کرنا الفت تال نبھانا
 گل نور تیری کیو اندر کسر فرار دھاسے
 ایہ گل کسے نہیں سننی تیری نال کوئی یمن نہا
 سن کر کمندی اس گل سنہی یہی شرہ نہ کافی
 اس بچے نول چھٹے سے بی بی جے میں خالی جہان
 گھاٹا ہودے دادھا ہودے لے کوئی اکھ ساوے
 لکھ امیر برابر اس دے لکھ برابر بھیناں !
 ایہو بیٹوں بہتر سب کھیں ایہو ہی منظوری
 قسمت میری نال اسے دے جیوں صاحب نول بھاسے
 کہی تے پور نہ ڈھولیں اس گل تائیں جاسے
 حضرت آمنہ دی گل اس نے منی ایس خیالوں
 جس نے یک بی نور چاچا و درتہ اس دانی

جی کے پیس بھانواں اپنی تے ہودے رانی
 خوشیوں میں توبہ تائیں کر آزاد دکھایا
 باقی روزاوا کچھ حالت روندیں سرور جانی
 آمنہ بی بی دے جھڑقہ میں ادبوں عرض سناندی
 مل جاوے کوئی بچھا ایسا پر نہ گل بن آئی
 تے میں بچے کس پہنچ نہ سکی تے من نہی رہیں
 میں بھی وائے نہ دے جھٹکی توں مول نہ آئی
 بھال کریندا ایہو بچھا مینوں نہ کھیا بارے
 سیوا کر سن دودھ پامان دل نہ نیک نہا
 جیوں کر چاہیں رنہ نہ مت میں نہیں عذر نہی
 گل نول توں اس توں اپنے ہرگز ذول نہ جہنم
 چھہا دے والا اس دا کر گیا کوچ ٹکانا
 باقی ہور قبیلہ کافی ص حرب مرد بھلیرے
 ایہ ہور نہ کر دا کوئی نال نہی ایہ سمیہا
 اوس دا گھدا لا بھاکھیں دل نول درو پونچائے
 جے منظور دے تال نہیں نال بہر خالی جہا
 سیوا کرنا من سارہ اسے کارن آئی
 غیر میرا کچھ تال نہیں رہنا ہی جھٹکی توں
 پر میں اسنوں چھوڑا جہاں نال میرے یہ جہاں
 جو بچھ اس کھیں بہن اوہ کچھ نہیں نال کھیں بہن
 اسے دستے سبھی سمہار غریز کھیں بہن پروردی
 اسے ذوق ہی خدمت میں دانی مراد برکوسے
 حق میرے نال پور کردی رہی پیہ توبہ
 لے گئی پان بی نول نالے پانڈی نور جانوں
 جس نے الفت تال کھڑا پانی نور سوز

خضر دس دے دھپ بہت مغربی جس دی حد نہ کوئی
 باب بکری خضر دس دے آہی لسی پھر پھر پھر
 ہدیہ ختم نہیں تائیں نہ کے گھر وچہ آئی
 بے روزگار بھی ہر دس دے انجیل شور مچایا
 دولت مال بتیرا مویا تنیاں رب مٹایاں
 کچھ یہ کہتی نعمت رہی تیں اپنے گھر لیا تیں
 اس نے دے عاشق ہوئے دولت مال تمام
 ایسے پاروں نال تیں دے الفت کر دے سارے
 دل وچہ تارا حیاں حیمہ اچن چیتی آریا
 میں تے جان اپنی تے آریا ایستہ غم گھنیرا
 ریتاں مور اپنے غمنوں میں تے کرم کیا
 اس سوچنے دی گھر وچہ آ کے قیمت معتم ہوئی
 ایسے پاروں کرے محبت نت حلیمہ دانی
 بچیں تو بہ بٹی اس دی شیمہ نام سدا دے
 مانی غمیں ودھ کرے محبت شیمہ نال انناں دے
 سے جانوں دو برس پیا اس نے دودھ پلایا
 پر جان ایہ دو برس دت فضوں پوری ہوئی
 شاید رو جائے گھر میرے مومنا نور ربانہ
 جس دے پاروں دنوں نو دے مرے زیب صفائی
 سکے پاک تیں دے تائیں غیر حیمہ آندا
 سنبھل جنت آمنہ خاتون جلدوں حیمہ آئی

جس دم پاک تیں گھر آیا دور تمام ہوئی
 کتن سکے نہ دودھ کسے وچہ وڈی بھری تنلی
 بکری دے ختم بھر گئے دودھوں پیوے بھرمائی
 رحمت رب دی ایہ بھی جھڑا نہ مٹوں لیا چکایا
 دیکھ ایہ حالت مانی حیمہ کمدی حسد تنیاں
 پا ایہ کوئی ملک ربانا یا ایہ نور خدائی
 لیو دودھ مال دی پاروں کوئی سر شے مامو عانی
 ایسے پاروں پک کھداون چتے لوک سوہاے
 لیوں میں پھول نفرت تیں تے کہ مہنوں دل چیا
 ایسی نعمت جس دے اتوں دل یہ پک میرا
 ایہ سوہنا نور سوہنا فضوں مٹھ کھسٹا یا
 نہیں تان وانگ تیاں چھ دی لے جاندی تہ کوئی
 ذرا نہ کرے نبی دا الفت ایڈ دودھائی
 نال تیں دے اوہ انجیل الفت پیر وکھا دے
 تے سب لڑکے ہالے امدے بہت پیر کما دے
 کیتی سیوا پاک تیں دی پورا شوق وکھا تیا
 پے گیا فکر حلیمہ دے دل حیمہ کرے کوئی
 جس دے پاروں بھریا رکھے غیر میرا رب خانہ
 سے پر مہلت پوری ہوئی عذر نہ ہوندا کافی
 دل وچہ ڈاڈھیاں پیراں پیاں مومنا بکھریا تیا
 اچے نہ اول نے دس لیتا کئے انوں مڑ مانی

اَللّٰهُ يَجِدُكَ رَئِيْمًا قَاوِي د

نہیں دیا مینوں اللہ نے تیرے غیر دس نے کھا دیا

مرض و باؤں پھیلی ایستے میرا عمل بچا تیں!
 یہ دل میرے دا ٹکڑا اسے رونق لائی

من جیناں جے لے جو واپس اپنے کول، جہیں
 یہ میرا کھنچا موتی اس دی مثل نہ کافی

اسے نول تک سے لے کر ہر سے لے کر پچیس تک
 اس سے اک دیر دہائی تھے نولوں سے پچیس
 سن بھینان جس بچہ امیرا گوڑی زچہ کھڑا نا
 جہاں ہم دامی ایہ تکیا تنہاں قریب حضور کی
 سن فی بھینان اس کی ریکی بہت نہور کی آئی
 نہت روایت آئندہ سے جہاں نولوں سے
 مول نول کی اکس پچائی مز پیدہ بہتہ کوسے
 جس سے قدم مبارک پاروں مولا درد ہٹا ندا
 سن غرون سنہ دانی لیس سن فی
 مانی دم نہ نول کی تیسہ وقت پیدہ کما دوسے

اس بن چین قراندہ نولوں سے لے کر نکلے
 کھاٹا کھڑی نہ جہاں جہڑے اس سے نولوں سے
 دو بہت دہر دار بہتہ سے مشہور رہا
 تہ جہاں نولوں سے تہ کی کھڑی نہ اور مسطور کی
 لے جالے اوتھے گھر رکھیں کہ تا کیہ رہ گیا فی
 سن کہ کچھ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ نولوں سے
 جہڑے امیر سے ہر سے نولوں سے تھیمہ تھیمہ
 تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ
 جہڑے تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ
 تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ تھیمہ

پاراؤں کے اختصار فی التفسیر الیہ وسلم

سنو بیان اک بنو ہوازن ہلسی بڑا قبیلہ
 ایہ سب عربی بولی اندر بڑی فصاحت والے
 بن سعدوں طبقات دچالے راوی ذکر لیا دوسے
 میں ہاں سبھ تھامے دچوں بڑی فصاحت والا
 کیوں جہ قوم قریش وچوں سو کے میں اس جہاں
 ایہ قوم ہوازن جس وچہ ہوئی حلیمہ دانی
 کیوں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 ایسے پورے مانی حلیمہ پاک نبی دوسے تائیں
 عہد نبوت وچہ پورے مانی پاس انہاں دوسے
 مانی حلیمہ پاک نبی نولوں میں بہت پیاری
 نالے حاضر خدمت ہوندے دیکھنے مولے لاندے
 مانی نے بھی پاک نبی نولوں دلوں عزیز بنایا
 الفت پاک نبی کی اوس سے لوں پورے وچہ سمی

جس دوسے دچوں مانی عہد حبیب پایہ نبیہ
 درنہج دور کہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 اصحاباں وچہ پاک دھامے پیغمبر فرما دے
 عربی بچہ بول سن نولوں مولے تھیں تھیں
 سعدیاں دانی پورے ہواں و فتح نولوں تھیں
 ایسے تائیں سعدالادون راوی ذکر کیستہ فی
 نبی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 ایسی دلوں پورے تھیں الفت کرن تھیں
 مانی مانی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 جس دم دیکھیں دلوں میں کی کرے خضر دار کی
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 جو کچھ حضرت حکم شایا پورے طور منایا
 کدوں ایمانوں خالی تھیں تھیں تھیں تھیں

خداوند اس داپاک نبی داجو کی باپ رضا علی
 مرث وں دا نام بتاون تاج نبی حقانی
 نہ سے پت جیمہ دسے جو سب ایمان لیاے
 عجب گھر اندہ جس نے پایا دل کھیں نور الہی
 انوار دسے کی شان گزشتہ ہیں ایہ رتبہ پاسے
 جیہ کہ الفت بچپن ویسے حضرت نال کمانی
 میں قربان اندر کھیں جانوں جندے نیک عقیدے
 گور جس نبی سے ورد اسنو بیان تمامی

اس بھی نمایاں دل کھیں سچا نبی حبیب خدائی
 شوق محمدی نہ لب دل وچہ اسے دھپ دہانی
 شیمان بھی ایمان لیا نبی دل دسے کفر و نجاستے
 تھے توحید پیار کی لگی چھوڑی سب گمراہی
 دل کھیں سب آخر تری پورے طور نبھانے
 نجیں آخر تیک نہ بھائی فرق نہ مون بیانی
 جہرے اس دم مومن ملے تابعدار نبی دسے
 چھ برسوں بعد مومن مونسے پاک حبیب گرام

نہ یہ پاپ لگی ہوئی جان واپس دسے گانی
 دانی کووں آمنہ خاتون جس دم فیروسی
 نامے مردم کدے محبت ہو رقبہ سار
 چھ برسوں بعد پاک نبی دی عمر تمامی آری
 نبی انجانی عمر نبی زکی نرم کلام سنا دسے
 لکھ دتی دسے جیہ کہ ہلکی حضرت عزت پائی
 دانی دسے اور دل دانی ہو اک سہارا
 ہمدرد داغ جو سینے آمنہ ہو یا کاری
 نعل سب دل دانی کو نبی حبیب گرامی
 راج سب مژدہ لیں جے واک نہ سہارا
 بے زمین دسے دل آبا نہ رچ دسے خدائی
 سکھ دسے دیدے جہرے کوچ گئے کدیرے
 نبی بیہوش خوشی دسے قدم نہ بچھ انیرے
 جس چہرے خوشی دسے دل دسے جنگل بیسے
 کرب نجانی تے ناتانی محرم راز نہ کوئی

صل میعاد ختم جد ہونی سذر نہ رہ گی کوئی
 لنگ نال پتر نون مل دی مونی خوشی سوئی
 تے دادے دسے دل دانی نامے بہت پیارا
 جہرے حلیمہ واپس آند نبی حبیب گرامی
 جوسن داک سخن بھی آکے سو قربان موحا دسے
 اس کھیں دودھ کے اپنے ہر دھوپ لغت تب دھانی
 غا ہر باطن ہر حامت دھپ دسے بہت پیارا
 جس نے دسے ہو کوئی حصول زندگی خور کی
 پیر داغ عبد اللہ دسے سینہ دھپ دسے
 نبی دسے دھپ کو یکہ نبی سب دسے از لول مستی
 کد نہ چھٹی اور نبی ہجرواں بھریا چھٹی
 دکھوں بھیرے تے مٹھیں اکہ پیار جو فیروسی
 غمیاں موڑ مہاں ہیں تے سکھ پیروسی
 دسے کئی تے بوٹی غم کھیں نبی سب تھو کوئی
 پوں چھوڑ دینے سستہ ختم کد نبی مونی

اس بن چین نہ آوے کوئی تے آرام کداہیں !

شمارہ میلی اک داری دلبر ہوں دور بہار

رفیق بدمینہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا زیارت مزار حضرت عبداللہ ربیعہ

آخر انہیں خیالیں اوس نے ایہ صلاح پکائی
شاید ایسے چیلے میرے دور ہوں غم ساسے
ایس خیالوں طرف مدینے کمر دے فیر تیار کی
ایہ ارادہ نہ لب ہو یا طرف مدینے جان دے
آکھے شہر مکے دھوپ اس دم خیر خیریت آہی
ہن دی بینوں خبر نہ کافی اللہ مالک جانے
اوہ بھی دس خیر خیریت فضل خداوند سائیں
مرا بچپن آجی آئیاتوں کیوں آمد ہوئی
آمنہ نے فرمایا بینوں محرم راز پرانے
مدت گذری ایتھے اوس نے لائے پکے ڈیرے
مدت دا اوکس شہر تساوے اپنا ڈیرا لایا

ویکھاں ونجہ مزار سجن دادود ہوسے رموائی
شاید کچھ رہائی تھیوے اوس دے ونجہ دواوے
تی جھٹکدا مال تنہا دے شوق زیارت بھاری
تے کچھ ساک قبیلہ آہا جس نوں سے بندہ سے
شوق پانی چھل چھل بلیا آن قبیلہ سار
باقی کی کچھ حال تنہا دے تے کیسے گزارنے
ہر اک طرح آرام اسایش اول آخر تائیں
س پاروں ایہ سفر میرا سرتے جھاک یوئی
مار موکایا ہوش بھلائی ہوئے حال نتانے
اوس دن کین زیارت آئی ڈھونڈاں چار چوہیرے
اپنے جو بن دھپستاناں توں ہی دیوں بھدیاں

بینوں چھوڑ غماں دے اندر سپست کر تائے
پچھلے گھر دی سار بھلائی کیوں حال دہانے

پچھلے کیوں کین گزارا کی کچھ حال انہاں دے
آپ مدینہ پیارا کرے دیا پکا ڈیرا
ایسے حانوں شہر مدینے ٹھیری اک مہینہ
اک مہینے پہنچوں مانی واپس کیسے تیار کی
شہر مدینوں چلے چلے جہ کوا دتے آئے
لیستان اوتار دتھے مرضی جیوں اتی
ایسا سخت بخور دیا ہوش گئی بھل ساری

کدی بھی دلبر کو دس چھوڑ پتہ نہیں اپنا سے
سانوں چھوڑ مکے دھپ تیر من و عیا تیر
ناسے سفر کی تھکن اتار کی ستہ دھرد پوسینہ
آمنہ دی بھی مانی نہ لے کم دیکھو رب ہوں
ترنہ دی میدان دوری تجنیوں جیوں ردی فرمے
اچن پستی ماسے موسے ہوش تمام بھدیاں
تری کچھ روز پریمو جی دا ایچج دتا رب باری

حاصل قصہ نانی صاحبہ مکے وچہ لیا ندے
اُسے پر دو سال تک کیتی خدمت اوس ادائی

دادے عبدالمطلب تائیں باعزت پکڑا ندے
ہر اسمان نہ ایہ گل چاہی اوسنوں حسد پیری

باشک ناگ اسمان زور آورایا گنڈل پایا
چین آرام آیا کچھ مرے اوسے مدد پونچایا

پہلے باپ تے مرے مائی سناختوں چانکھیرے
اچھے مدت کچھ باقی اسی ادو بھی جسد موکائی
کیوں جے عبدالمطلب صاحب مریا کی سناں
اٹھ برس اچھے مریا کی داد کرے جدائی
جدوں جنازہ لے کے چلے اوس دم نبی رہانا
ماپیاں جیہا دروہی دل پونہتا سخت اندھا
دادے دے دل پک نبی دی بڑی محبت آبی
وقت نزاعے عبدالمطلب بیٹے سب بدے
کہندا بچو میرے اوتے وقت اخیر کی آیا
سنو تمام وصیت میری سمجھو تسلیں سیانے
جیونکر سمجھ دے نالوں یسوں لگ دا ایہو پیرا
سمجھناں سنی کڈم جدوں ایہ دروہی بھری نرالی
اچھے اسے وچہ حالت آہے بوطا لب فرماوے
بچڑا بھائی عبداللہ دا نیر نہ میں سنبھال
اس دے بعد بوطا لب نے مرڈا ونجیں کر وکھیا
ونجہ بھی نال محمد اسد وری محبت آبی
زاد سادہ کہے نبی دادم دم نال سنبھالے
گھر باہر تے شام مباحیل اپنے نال رھیندا
اپنے بچیاں نالوں دھوکے نال پیارا جانے
سنتیں کئے نعم دی تنی حضرت مولیٰ نہ پانی

جاں دادے محمد سرستہ غیب رکھی جڑے دوتھارے
گویا دکھ دے دا اپنا پورا سب سبستہ
ونہ اندر پوری کیتی ونگن نال سناں
ایہ بھی جگہ کی دروہی نیر مریا کی حسد نہ کرے
مددے آہے مددے مددے نال سناں
ایہو ساگ آہاک سکا ادو بھی چھڈی جاندا
ذرا جدائی محل نہ سکے ایہ بھی مگر دلی لاری
نال پیار محبت سمجھناں نیری نال سناں
تے یہ خدا یتیم محمد اکبر تے نہیں کرتی ساری
پراس عجز دے مراد تے سمجھناں سمجھ ٹھکانے
انجیں تیں کھی رکھنا سنوں کچرے نہ پیا ادا
جھک گئے ادوں سیں نال دے کوئی گل مولد بھائی
میں حاضر خدمت کڈن میرے دے آدھے
سے گل وڈی گھاسٹے والی میوں نہ سنوں بہار
نال محمد سرور عالم ادو پیار دھایا
پتراں نالوں دھکے رھیا پاپ بھیب آبی
لھاون چوں نال برابر بھوندا سہے دراسہ
مالے ہر شے سب تھیں پہلے پاک نبی نول وپندا
خون بھی دھک پینچے جیر سوندا حال ڈولانے
ہر دکھوں آسودہ رہیں ادو محبوب خزانے

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوَىٰ

کیا نہیں پائا یتیموں خدا نے یتیم تھے فیر نکالتا

اس آیت تھیں ایہو مطلب رب دی ذات بتا دے دے نے جے ذمہ چیا اپنے نال سنبھالاں پر س نے کھی ساتھ نہ دتہ یکتا نہ دے پر س نے ہر نہ دتہ وچ سب تھہ نجی پائی کوئی نہ آئی اسے حالت ہوش سنبھالی بچپن لکھیا سارا س دینہ جی آئیں اس نے پیہر وکھیا بوطالب دا پیشہ آہا کرن تجارت جاندا اسے اوئے زندگی والا سب دوار گزارا یمن تے شام عراق نواسے اکثر آہے جاندا حضرت جے چھویرے کہے تے قی عمر بخانی

بھانویں آہیں یتیم تے بے سس مرط بھی رنک کھادے شئی کوئی ہون نہ دیساں ہر دم سرتے جالال! مرط بانہہ کپڑی چاچے دل تھیں لگا مسیوا کہنے پاپیاں والیاں بچیاں وانگوں سوہنی پی دہائی اگوں وقت جوانی آیا جیوں قدرت دا چارا سر مشکل وچہ سبہر تے پنت پچھا نہیں وکھایا خٹورا بہت بہت سنا سدا جائز نفع لماندا اسے نال لگائی ہوئی ایہو اک سہارا ہال تجارت و بیج وٹا کے مرط گھر ڈیرا لاندے اور دم داسن دفعہ میں تھیں سے مومن دل جانی

ذکر البوطالب رفق بنوا حی شام بمعیت اندات علیہ السلام

بوطالب ہک داندراوہ شام سفر دا کیستا سفر ایہ بہت دورا تھا آہا خیال سے وچہ آہا ایہر پاپ بنی نوں سبھی الفت نال انہاں سے ہر دم دل وچہ الفت ہو پچھے داسنگ پیار جس دم پتہ لگا اس گل دا خبر کتوں ہتھہ کوئی گنہ سے چپا ہتھہ چلیوں فیر اندھیر نہ پائیں جے جانیوں میں کھی توفی چل اپنے نالے میں اس تیرے نال ہی رہتا بھانویں جتھے جانویں یگی بوج سب سے دل سے اثر اجیہا کہیںدی فیر پیہر مست سہرست پچھوں رور و حال و نجاشے

جس سے کارن ہال تجارت سارا بدھاسیتا سے ہر دم ہر دم چہ کیوں جے سفری دکھ سہرایا کدن بدائی چاچے والی اتنی دیر نہجاندا سے نال اسے بل ویکھاں دنیا ہور علاقہ سارا سے دم دور آئے گھر ول کہیے حال دوہائی تیں بن زندگی سب نکلی مینوں چھوڑ نہ جائیں با محبتیر سے سس لھر وچہ رہنا مینوں سخت کشالے مینوں مول نہ چھوڑیں لکھاں تئیاں بچپن بھانویں بے خود سینے نال لگا سے ساری ہوش بھیندی انجہ نہ ہوئے جان پیرو کی نکلی و سب سے اس پاوسے

یا کوئی ہو رخصت ہے جائے عاجز جان نتانی
 بوطالب نول ایس خیالوں ڈاڑھی تنگی ہوئی
 بھگے کے بھار روانہ ہوئے راوی ذکر لیا
 ہک درویش عیسائی جس دا نام بحیر الہند سے
 نبی محمدانوں اوس ڈٹھا دور دل آنوندیاں ہویاں
 کہندا ایہو نبی محمد سرور دواں جہانوں
 ایہ گل سن کے بچھیا کیوں تینوں معصوم ہویا
 کہے بحیر اوس پہاڑوں اتھ سے جد کروانی
 جو کچھ پتھر رکھ درختاں رستے اندر آئے
 ہر شے سجد سے اندر ہونری مینوں نظری آئی
 حام تے مسترب ندر لکھی ایہو کہانی
 اتنا درجہ پاک نبی دہر شے کہیں نواوے
 بھانویں رب یتیم بتایا ظاہر حال وکھایا
 جس دن تھیں ایہ دنیا ہوئی بھی ساری خدائی
 کہن روایت جہن بحیر سے اتنی گل سنائی
 کہندا جو کچھ حالت مینوں آوے نظر اٹھائیں
 اوس دم سن کر انہاں بھناں دلوں ایمان لیاندا
 اوس درویش عیسائیوں سن کر سبھو کرن حیرانی
 سچ رسول محمد عربی وڈیاں شانال والا

نکے تیر ماؤں مرفے کے پیش نہ جائے جانی
 اپنے سنگت نال مڈوے سخن نہ کیستہ کوئی
 چل دیاں چل دیاں جہاں بوطالب بصرے شمر نول آیا
 عالم علم توریت انجیلوں اُس تے وجہ بھندے
 علم قیامے تھیں پہچنے جہاں دیکھتے ہادرنیر
 اسے اوتے ختم نبوت جی فرزان خزان
 کیڑاں جاتوئی کھوں سنوئیں مودتہ رب نے ذہب
 پاک نبی دہر شے بحیر کی ادب تھیں سدی
 بھناں نے جھک پاک نبی نور دہر کہیں نہ سنے
 دیکھ اٹھاؤں تھیں یہی ایہو نبی خدائی
 انجیل وچ بخاری لکھیا تے سیرت وچہ جانی
 کون یتیم کہے تے اس دا درجہ کول ہڈ دے
 پر باطن وچہ اس تے تہیں اوہ کچھ شان دیا
 محبت ناما درجہ پاک نبی دا کہے نہ ہوہ پایا
 لوکی سب متعجب ہوئے محنت حیرانی چھانی
 انجیل ہی توریت انجیلوں ظاہر ہویا اسائیں
 کہندے بیشک سچ محبت عذرہ کیستا جاندا
 شان نبی دا معصوم ہوئیوں فضلوں ذات ربانی
 رب دے گھر وچ وڈا درجہ دوجک نور اوجالا

ذکر نصب حجر الاسود بنو وسط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

فضل کم سبھ متھ بے دے جیں چاہے وڈیا شے
 پاک نبی نول ظاہر حالے بھانویں ایہو بیزاری
 ایہو ہر کم دیلے اوتے جیونکراؤ سنوں بھائے
 نوں جہانی دے دن سبھ سچے حضور سچے نوں

جر نول بخشے رحمت اوس دی نہیں تارنجیں جاسے
 پر ہر دھن اسے پاروں دوجک دی سرور
 ایہو سبھ سچے دے خست تیر بھل جاسے
 ہر بھلیا یوں اول اوتے لاسے پیا اوہ تھانوں

مکے وچہ مقام پاکیزہ نماز مسجد نور کی !
 سب بہادرت گاہیں زچوں ایہو بہتر آیا
 یہ بہادرت کی اور دم جیت پرانی !
 مکے و سیر راستے نو حیاں جبرایہ جوانمردانہ
 نیز ترین یہ فہر بن سکے بوجھ مہر سے تارستان
 ایہو نیاموں سرور ہمنام سب سادات میانہ
 بدوں مہمان مکمل ہر حرب الخواہش بنایا
 کیوں جسے اس سے رکن یوچہ چہ چہ سہل سے
 و دم سبھناں بٹھا اک تھاویں ایہو تہذیب
 بحر تہذیب کے سارے لوی دورے اوں اس
 جس ویلے آئے وہ سبھ و بکھور رب دا بھاتا
 دیکھ تہذیب حیرت پاروں ہو گئے چپ تھا میں
 پاک بنے ڈکھی جبرایہ حیات انہوں ساری
 ایہ مشکل سب حل ہو جاہی ویر نہ کسی کافی
 اس دم حضرت چادر لیکے دھرتی اتے وچہ دن
 چہ فرادوں سبھ بھائی دل دل چادر چاؤ
 جس دم کہ خار نے جیونگر پاک بنی فرمایا
 پادشہ کی ان محبت اول حد تیرک تھی
 و دم حضرت جبرائیل سود جمدی ناں اٹھایا
 جس دم دھریا گیا اتھامیں رخصتی ہوئے سارے
 اس میں بھی سبھ نواسے عزت ملی سوانی
 مستہ نمودوں غمر کی دی سو گئی پنجھی میانوں

جس سے ہمت یاروں ہوندا کابل مرد حضور کی
 سے دوستی جنت ہدی تے بد کاتوں سیا
 ہوندا جبرائیل تہذیب جیونگر امر ربانی !
 بہت و سہل زردوں وچہ سطرین مشن تھی
 سب بوجھ سے بہت تہذیب تہذیب ہر مہر سے
 جیونگر تہذیب ساری جیونگر شوق ہوندا
 دیکھ جبرائیل تہذیب کی کیوں جہ سے
 ہر ایہو مکمل ناہن کی دین کث سے جہار سے
 فجر جبرائیل پہوں اسے اس دی کارروائی
 مکے و سہل تہذیب ہلے مکہ مہر سے لگاتا
 آگے تہذیب استدانہ بنی جبرائیل بانا
 اسے پر بول نہ سکن مولے نہ بکھ کہن تہذیب
 فرمایا ظہر انہوں تے نہ کرو ہزار کی ہا
 تے سبھناں اول جبرائیل جیویں دلیل سہانی
 جبرائیل اس سے دستہ زنی ناں دھون
 سبھو میں نو ہوں اپنی دل دی کن مناؤ
 ہوندا تہذیب ناں تہذیب سے کوئی است دل
 جس تہذیب اول وہ رخصت ہا سنت ایہو سوانی
 جبرائیل ہا پاپ اپنی تہذیب جبرائیل سبھ متایا
 دیکھ پاپ بنی سے دستہ تہذیبوں بان غمر سے
 ہر کوئی تعریف کر دہ سوانی بات لگائی
 شادی دہر موقتہ آہنا حسب شان کولوں

بھائی آپ سبھی دے چہ بیبا ہو پاپ
 یہ ایہے وہ رنگ نہ رہ گیا سیا ہور نظر

ذکر عقد نکاح انذرات بابرکات بخدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

وچہ تو رایت ذکر لیا دن حالت عرب بتاون
 فصل انا جوں لی اے تھے اس عقد بنوں سے
 سب قریش اہو پیشہ دور دور ڈیاں جہاں
 پیغمبر دادا وڈا ہاشم نام جنہاں دا
 اوہ بھی آئے تجارت پیشہ بھی اول و انہاں دی
 اوطال لب بھی اے ونگول کرن تجارت جہاں سے
 پیغمبر بھی اہو طریقہ دلوں پسند لیا یا
 نکیاں ہونیاں بھی حضرت نے اہو زمانہ نشینی
 ایں دستے مال و ہار ہویا جھ پورے طور پہ
 اس پاروں مرہراک پاسے خوب ہوئی مشہور
 اس دی بابت سی طرح دیں جو بین عدا جہاں
 اس گل پاروں کٹر کوئی مال شریک نہ ہونے
 جنہاں ہوکن مال نہی تھے کہ تجارت کیست
 حصہ دینا پاک بڑی بول و حساب شان بنیا
 ہر کم وچہ دیانت داری دوجا دخل نہ دیندے
 کار و بار تجارت اندر و شہر نیوی الہی
 شان نبوت پر دل پہاں جنہاں نے زمانے
 انجیں ابوداؤد وچلے ہو روایت آئی
 خدمت سے وچہ حاضر ہویا جال ادہ مرد سوہارا
 تدوں کیا میں آپوں جانا دا وقف کالہ پرانا
 سن کر سارے پیشہ نشینی سے عربل سونل سندوسے
 وچہ تجارت مال سندوسے شرکت میری آئی

جیوں انہاں سے جو میری تھے جیوں وقت و بدن
 باہر جا کے کرن تجارت اہو کار و بار سے
 جا کے کرن خرید فروخت مالے نفع کماتا
 خطر سارا دور دنیا جنہاں سودا گریں دا
 یمنوں لے کے شام و آج کرن تجارت جہاں
 اوہ بھی شام عدتے جا کے اخیر مہ چھوڑے
 اس طرح تجارت کیتی کہ فی نفع کمایا
 جم دے مال و مالک مالہ مر سچو سے
 جیوں بہتوں و تاپوں دل نہ مول دھایا
 سر کوئی عورت کیسے تنہاں دی دیول نہ مول پوری
 نہتے نیمہ دس دیں گئیں دس پئے انہاں
 اہو حضرت مال سے شے پھل مول نہ پاندے
 ہجو دا حال کتہاں اندر ڈیٹا جیہ نکو بیستا
 تیس سچہ مر کتبہ دل حضرت پورے طور پہ
 تے ایچہ و خدائی بڑے سچہ بیان کریندے
 ہر کم وچہ نہتے نہتے سچے سچے سچے
 ہر ہر قولوں جنوں حضرت پورے سچے پاسے
 سب نام دیکھنی بس دیم پایا نور صفی
 سو کی خدمت سے نادان سچے جیوں کر ذکر میر
 صفات دی کہی حاجت تانیا کہندا نیکی رہا
 میں قربان میرے سب میراں ہر فدا ہو جائے
 سارے یکھ صاف تر و مول نہ جیسہ کوئی

خدا قوں عوداتوں تے طواروں سمجھ ورتا رولوں
 مرگ کھانویں تہاں ہمیشہ نیک انجام وکھا یا
 بھرے۔ یکن تے مذمہ ملاتے بنی محمد آئے
 ایسے پاروں پاک بنی دی سہرتاں شہرست ہوئی
 ایسے پاروں عزت پائی اندر عرب تہاں

یا حضرت توں پورا آہیوں ہر اک قول و ہاروں
 دغا فریب زموں دیا و خسر جتھے بندہ پایا
 سمجھو کھانویں اک دتارا کو لیکھے لائے
 ایسے پاروں دسیر جاتے حضرت توں ہر کوئی
 ایسے پاروں کامل اتے دھیر شہرست سہا

ہمدارہ حالت پاک بنی دی ہر کئی عرب و پھالے
 ملک مائی سُن ذکر کی دا راز نیاز سنبھالے

نام خدیجہ خاتون اوس دا بڑی معزز نامی
 یں بھولیں بھین پیچیری پاک بنی سرور دی
 سمجھ اذوق پیانے اوس سے خالی دتم خیاوں
 دچہ جہت سے پامل طاهر کا نام سداوے
 بن سعدوں طبقات وچالے راوی ذکر لیا یا
 ہمدوں تمام قریشی اپنی کین تجارت جاندے
 ہمداس مائی مال اسبابوں سب تے درجہ پایا
 پنجی ساراں عمر اوس ویلے پاک بنی دی آبر
 وچہ تجارت ہر پورے لینڈ دینڈوں پورے
 جس بندے بھی مال بنی سے کیستہ سمجھ ورتا را
 وچہ دیانت اتے صداقت لود کچھ رنگ لکھائے
 اسے پاروں پیغمبر نے نام امین سدا یا

پاک بنی دی بھوین بشتوں اوس دا منسب کر دی
 بڑی شریف تے سدا بنی بنی صوفیوں نکل کر دی
 صامح نیوکار سوہار کی پر نور تہاں ہوں
 دولت مال حسب نہ کن چھٹے عمل کما دے
 سمجھ قریشی تھیں و دھ اسوں بخشیا رب سدا یا
 سنبھال مال برابر اس دال اسباب بتاندے
 تہہ مروت بہت لازم رستے کون جو کم سو یا یا
 کئی کد دی شرکت پاروں خوب ہوئی دوستاں
 ہر ورتا رولوں کامل اتے کدی نہ رہے اوھدے
 اسے نے ہی بنیاں ہے ای صاحب نیک دھارا
 جس ڈھ سوناں ہستے انت پیر کدے
 ایسے پاروں دوسرے اندر حالی درجہ پائیا

مائی خدیجہ نے جسکیاں حل کی تھیں
 قاصد بھیج منکا وے جلد کی

سُن کر حکم اسے کھ اوس سے رب دانی پیرا
 منڈوں مال تجارت تیرا شرم دیا رے جاؤ
 سُن کر حکم اوس دھکے کر دھکے یا
 جہاں دیانت نہ تے فرق نہ پایا کوئی

سُن کر حکم اوس سے رب دانی پیرا
 منڈوں مال تجارت تیرا شرم دیا رے جاؤ
 سُن کر حکم اوس دھکے کر دھکے یا
 جہاں دیانت نہ تے فرق نہ پایا کوئی

کندی ایہ کوئی بندہ چنگا نوکرا یہ نہیں چاہیے !
 جے کرایہ خود مالک ہوگا فکر نہ رہی کافی
 لکھوایا ایہ عمر میری ہے اس دم سال چالی
 پر حالات میرے کچھ ایسے پے لگی لوڑتال دی
 اوہ ایہ مال میرے تیس صاحب عقد ضرور کچھ
 سن کر عرض تہی حضرت مجھ انکو نہ آندا
 آئے پر کیا گھر میں اپنے مشورہ و تجربہ
 گھر آگے جد چاچیاں آگے کھولی ایہ کہانی
 بلکہ سمجھو راضی ہو کے مال نبی دے آئے
 کون روایت جس دم مانی عقد نکاح پڑھایا
 جیل صاحب دی مرضی انجیں جیوں چاہے فرماوے
 اپنا کچھ نہ رکھیا اس وجہ عقد بخیرہ کوئی
 قدرت رب سچے دی غالب وجہ قیمی پل کے
 بے کسی دی حالت نہ کس لوں خبر یہ آہی
 کون غریباں کرے پسندی خاطر وجہ لیاوے
 ایہ سب فضل خدا دا جو تکرر وعدہ اوس فرمایا
 پر ایہی اک بوجھ نوکھا مشکل بہت نبھانا

اسنوں اپنے مال لگایے تے ایہ بندہ ہٹا ہے
 سبے پاروں طرف ہی دی چھٹی اوس لکھوایا
 تے صاحب اولاد ہی ہاں میں فضل خداوند وانی
 نام خداوے روز کرنا جو میں عرض سنا ندی
 کیوں ہے اس بن نہیں کوئی چاہے تیس ضرور منیو
 جیوں مانی دانش آبا انجیں کیستہ جاندا
 جیوں انہاں دکر مہنی انجیں آکر فیروسیوں
 نہاں سن کر بندہ یستہ نہ کچھ لب نہ مانی
 بھروسے سامنے پاک نبی دا عقد نکاح ہو جائے
 بہت سزا دل تجارت حضرت دے وس پایا
 کون رکھے یا ہود کے ہتھ لیکھے پیا لگاوے
 سب تے تہ بندہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وقت آیا تے ہر شے آئی قدام دیوچہ جل سے
 اتنی طاعت و لی بی بی جاسی انجیں بیا ہی
 تے ایہ سنت میں پاپا قہمت بندہ اوسے
 تے فاضلی والا منظر رحمت مال دکھایا
 اس حالت وجہ دے تہ تہی کر کے فضل رہا

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَايَهُ

تہ پاتینوں رب تہ سے گھبرا گیا تہ ہڈیوں سے

بر پاکیزہ مستی جس نوں ادھ جانے
 دریاں دی جو آپس اندر نہیں کسے پہنچاؤ تھے
 صرف اک میم دا پردہ پا کے احد احمد بن کیا
 اوہ نہ اس بن ایہ نہ اوک بن آوے گل کوئی
 پر ایہ کجی کس وجہ ہونڈ نہ رفت کوئی جان

نوں خدا سے مانی نعل اکو راز درہا ہے
 باقی گلاں کرنے واسے انجیں احمق محنت
 نہیں تال جیہ درہاں نہ تو جہد نہ ناز لایا
 جے دو بل بندے مڑ بھو مشکل ایہ حل ہوئی
 تہ نہاں ایہ سزا نہ کوئی اوس کی ایس کجی

عبدیت دے باوجود نہ کوئی ایہ کچھ بن سر آوے
یہ بھی شان پیغمبر ال نول ہی رب عطا فرماندا
یہ درہ عبدیت جتنک پوری ہووے تاہیں
پاک بنی نول رب سچے نے بندیاں وچہ اد پایا
نیرکھا نول پئے دایاں اول ایہ سمجھ فرض نبھائے
سے ی بندیاں دے وچہ جوہر آئے روحانی
جتنا عرصہ عبدیت وچہ حضرت پایا د پایا
اللہ دے اسراروں جس دم سار نہ ہووے کوئی

ہاں جدا وہ تسلیم ہو جاوے ایہ بھی رنگ دکھاوے
تاں ہی فیر رسالت تیکن درجہ تنہاں ہو جاندا
تاں تک شان رسالت بنا مشکل کار بتائیں
بندے دے گھر پیدا کیستا تاں دا ددھ پایا
پہر ایہ کم سمجھ بندیاں والے پیغمبر دے آئے
جہناں پاروں ملی نبوت پایا سر حقانی
اتنا عرصہ اوس پاسے تھیں کچھ ناہیں ہمتہ آیا
سمجھواوہ عبدیت نالے ضالہ دی گل ہوئی

مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْيَمَانُ

نہیں آہیں تو یا محمد جان دا کیا ہے کتاب تے تاں ہی ایمان

اوس حالت دی بابت اللہ حضرت نول فرماوے
یہ حضرت اوس حالت دیونچہ تینوں خبر نہ آہی
تاں ہی پتہ ایمانوں آہا جنڈری بھٹکی ہوئی
یہ سمجھ شروع عبدیت والی دسی حالت ساری
ایہر جس نول اللہ مالک شان نبوت دیندا
کوئی بریائی تے مندیائی یا ایسی کمپانی
نہی مہر کھانا بچپن دے وچہ اوہ بچھ عمل دکھایا
عربی وکوں فرصت دیے بیٹھک رک بنائی
عرح طرح دیں گلاں ہون ہسے تے شہبازے
نڈاں وچہ کچھ پیغمبر نے حصہ بہت ناہیں
نہ ور کی ہک شاہی اوتے محفل گلی ہوئی
گور پچھوں خلقت کافی جمع دتھے ہو جان دی
نہی ہر چہ دے بھی ڈھک حالت بچپن پردوں
پرچہ پنچے بیٹھے اوتے نیر غمیر پایا
پتہ نہ ہوئی وہ محفل جاگ حضرت نول

یعنی عبدیت دا مظہر واضح کیستا جاوے
کی ہے چیز کتاب مبارک کرے جو درسیا ہی
تے نہ اصل اصول اہے دی خبر تسانوں کوئی
جس وچہ بندہ انجیں ہوندا جیوں کیا رب باری
اوس نول اپنی طرفوں ناہیں مراد کدی کر سندا
کسے بھی جینے اوس دے کونوں خاطر کدی نہ آئی
جہڑا کسے بڑھاپے دیے قسمت وچہ نہیں آیا
اوتھے اپنے شخصیں کھینیں ساری رات واپائی
گویا زندگی دا اک حصہ اوسنوں خاص کیا ہے
بندہ ایہ کچھ شوق مجت نہیں نہار دے تائیں
ڈھول ڈھمک کرے پنچے تے کاشے سر کوئی
جاپے اک اکھڑو ڈرا رونق اک نیر دی
اتول ہو متوجہ جان دے اپنے ایس واپاروں
سوں کتے اسے حاوڑ وچہ سورج بھی چرندہ آیا
اکھڑے آئے ہر اپنے نول ہک نشانی سنائی

پاک نبی پاکیزہ ہستی تولوں فعلوں حالوں
 کیوں ایسی تھیں ہاروں حضرت لطف اٹھائے
 نبی خدا سے انہوں ابدوں نبی ہی ہونے آئے
 نبی ہونے سے تے کھیل تماشہ شوقوں دیکھے بھالے
 نبیاں دی تے زندگی دکھری پاک خیال انہاں سے
 کسے نبی تھیں ایسی لغزش سرزد کدی نہ ہوئی
 چال نبیاں سوہنی ہوندی مگر فریبوں خالی
 تیز نہ دوڑن چلن بھجن جس تھیں جاپن ہولے
 بات کرن تے ادہ بھی سہنی واضح تے من بھانی
 سرسراہٹاں سے اندر جو پوشیدہ ہونے
 جس ویلے ادہ قوم اپنی دی بہتری اوتے آون
 عربی لوگ اُجڑنے جاہل عقلوں فکروں خالی
 جیکوئی ایسے سخن انہاں نوں نبی کسے نہ پایا
 کئی لوکار نے عربی سندی اصدا ح کرنی چاہی
 کسے ہدایت نامے اوتے انہاں یقین نہ آندا
 تے جب پاک نبی نوں مولا قدرت نال او پایا
 حناں نوکوں وچہ گمراہی اپنی عمر گزار دی
 ہر کوئی گیت توحید اہوں دس دا پھر دا گاندا
 جہناں سے دل کفروں آہے نہر آلودہ ہوئے
 چھڑ سرائی نال شد سے نہاں دل توں لائی
 جیوں شیطانی دامن فریبوں انہاں و نجاتی ہوئی
 جیوں دنیا دی نظروں آسے گیسے ہوئے ادہ سائے
 جہاں وچ نکل اوسے دم عام نام سدا یا
 ہر تہذیبوں تے تادریں سے کئے شان اوہائی
 جیوں صد سب دی مرضی آہی تیوں نظری آسے

تے ایہ محفلاں گندیاں بریاں منڈیاں بہت خیالوں
 کیوں ایہ کچھ دیکھے بھالے بھانویں اس وجہ ہائے
 ایہو شوق سے دچہ انہاں اپنے وقت و ہائے
 ادہ ناہیں مرثیہ نبی خدا دا انجیں بیٹھا جالے
 غلطی دھوکھا مکر شیطانی ادہ اک پاسے جاندے
 جویں فعل افعال اساندے تے پھیسے بدبوئی
 کھو بکر کھڈامول لکھے جس تھیں ہونے بھابی
 نال ہی اُکے مٹھے مٹھے قدم اٹھانے پولے
 جس وچہ ظمراطن والے دس سب مدنی
 ظاہر والے جے لکھ ڈھونڈن نظری مول نہ ہونے
 ایسے ہی معقول کلاموں سوہنے سخن سنان
 مذہبوں تے ریحانیت تھیں انہاں کچھ بھانی
 از سنوں انہاں پسند کیت دل وچہ مول بھایا
 پرارد جیوں ہیوں سن دے تیوں وگدے دل گمراہی
 ہو یا مول نہ اتل انہاں تے نہ کوئی مطلب پاندا
 دیہاں وچہ می سب عرب دا نقشہ سور وٹھایا
 انہاں دی اخلاقی راست من گئی دنیا ساری
 ہر اک دل وچہ ایہو جذبہ اسے مگر وکھندا
 اوہا ہی توحید پکوندے ہر میدان کھوسے
 غم خیالوں و ہم فریبوں رہیا اثر نہ لائی
 انجیں نال نبی سے بل کے دلی صفائی ہوئی
 انجیں ہی مقبول ہوئے ادہ نالے رب سے پیارے
 گویا خاص فرشتیاں نالوں وڈا درجہ پایا
 رامبر ہو گئے سچ دنیا سے کمی نہ رہ گئی کافی
 تیوں اپنے عمروں والے سائے جو ہر دکھائے

ایہو عرض نبی دی آبی انجیل ہو گئے سارے	اسے اوستے چلے اس تھیں پائے منصب بھارے
معاصی القدس زچہ جیونتر امام غزالی بیادے	حجۃ اللہ البالغہ اندر ولی اللہ شہرہ وادے
نشان نورۃ الناس تھیں واد اور حسب آیا	جیل انسان حیواناں اوستے رب سر دار بنایا
پرواہ سے عظیم دابخشش اس دی بھاری	نحت کوششش کیتیاں تاس ہوزر فغفل غنما کی

آدۃ آتھم جیث یجعل رسالتہ (انعام ۱۵)

اللہ بہتر جان دے جتنے چاہے کرے بندہ پیغمبری دا

اللہ ایک بہتر جانے اسر معاویے تائیں	جس نوں چاہے نبی بتا دے صل کریم داساں
تے جس نوں بدکس نبی بنایا اسے پیا نبھایا	بھانویں لوکاں نے جھٹلایا پر اود کمال آیا
وَجَعَلْنَا ضَلَالًا جَانِوِلَیْہِمْ ہِمْ دہمہ لسانی	پر ٹھڈی نے کھوے سارے راز تیرو جانانی
تاری اللہ پاک نبی نوں ایہ احسان جتا دے	ضلالا والا بھیڑا جگڑا جس تھیں ہمارے موحلا دے

وَدَعَا رَبُّكَ إِلَىٰ مَبِیَّتٍ اِلَیْكَ رُوحًا مِّنْ اَمْرِنا اَمْ اَنْتَ

تے اسے سوج دے کئی اسان حرف تیری روح دی اپنے علم نہ نہیں آہیں

تَذَرٰی مَا اَنْزَلْنَا مِنْکَ وَلَا اِلَیْدَانٌ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰکَ

تو نہ دے کیسے کتاب تے نہ جان دے سہی کیا ہے ایمان لیکن بناد اس سے دوسو نوں

فَوَسِّرْ لَہٗ یُسْرًا یَّسْرًا فَمَنْ لَّمْ یَسِّرْ لَہٗ فَمِنْ عِندِکَ عُسْرٌ یَّسْرًا یَّسْرًا

نہ آسیں ہر آیت کریمہ ن اس دے جس فور چاہیے اپنے بندیاں جوں

پیغمبر تے بشریت دا جہاں سی غلبہ ہو	ناتے شوق توحید محبت چین نہ آوے گویا
رز حقیقت والا کھنڈ مشعل نذری آوے	طبع طبیعت یہ انسانی دل ڈر دھن کھیرا دے
گویا ضلالا وار پر انگوں بکھیرا چھپا	جس رستہ نظر آوے غنیم نے ہر اوکھا
خار حراتن میں مکے تھیں نہیں نا دور جان	اسے بکھریوں سرور وادہ ہر دے اوستے ٹر جان
اوستے بہہ کھے یاد سخن در کہنے سے رز نہ نے	ڈر نہ دن بھان جہاں چھوٹیں راز سے سمجھتا ہے
برادو منزل بہت دورانی غفل بہت وتیہ سے	ہر جہاں سے خیال دیا ہے ہر جہاں سے اوستے دیر سے

انکر رب دیا رحمت الا بل بول چہرہ دیا

سو گیا جیل یہ مسکند ہمارا رب سچو نصیب دیا

ترجمہ و تفسیر آیت بالا

اسے طرح اوس حالت اندر وحی خدا فرما دے
 رب فرما دے وحی اسان بھی کس طرح دی اول تیر سے
 جیندی تینوں خبر نہ آہی کیا کتاب الہی
 پر اوہ سب روشنائی کر کے کہتا دور اندھیرا
 رب دی طرفوں وحی دا آوارہ ہدایت پاتا
 اللہ والی سب حقیقت اوس دم نظری آوے
 اوس دم فضل کرے رب پچا بہت نال فوانہ ہے
 دو جگ اندر بندے اتے ایہو فضل الہی
 کیوں بہت شان نبوت جس لوں رب لوں مل جماند
 گویا اللہ نال اوہا مرد سب تعلق تینوں سے
 رب فرما دے ہر اک اتے ایہ کج جہت نال

جس کھنیں ایہ سب فکر نبی داسارا دور ہو جاوے
 اپنے امروں کھوے جس نے مسئلہ سمجھ اوکھیرے
 تے ایدن حقیقت اس دی کرے جو دور سیاحتی
 جس کھنیں لیارستہ سارا بھگ گیا اور ڈیرا
 جس کھنیں سینہ روشن تھیسے ہوئے فضل ربانا
 تے اپنا بھی درجہ معلم پورے طور ہو جاوے
 بخشے شان نبوت والا کر کے ٹھیک اندازے
 تے ایہو انعام گرامی دور تھیسے گرامی
 بندیاں نالوں اول دا درجہ بہت بلند ہو جاندا
 ایہو ذریعہ ایہو سہارا اسے پاروں جیوے
 جسوں چاہیے بخشے دسوں اول آخر تائیں

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ (جمعہ)

یہ (جو) بہت بڑا فضل ہے اللہ اسے دیتا ہے جو چاہتا ہے

ایہ درجہ پیغمبری والا ہے انعام گرامی
 اپنی خدمت کو بخشش دے گئے نہیں نبوت ملی
 نہ دنیا نہ آخرت درجہ نبوت جس سے کوئی نہ دے
 جو تک شان فضل نہ اوس دے نہ نہیں گل کوئی
 نبی محمد اعلیٰ ابدی رب دانی پیارا
 یہ کجی اسے شوقین فکروں زہد عبادت کر دے
 کرن روایت نبی محمد جاگن رات تمامی
 تین دن سب سب ریا ہو یا دنیا بھی ماری
 چند جائے پرواہ نہ اس دی یاد نہ دل توں بھلے
 بے وقت کھو تیاں انجیں بہر دو تیاں رنج ہواں

پرواہ میں نول چاہیے بخشے اس دی بات مادی
 نار دور ہوئے جینیں پاروں ایہ کج گفتار دی
 چلے گئے یا وہ مرا تے کیتنا وقت دیاوے
 غیر نبوت حایا نہیں بہت رڈی دجونی
 اسے کارن پیدا کیستا دتا شان نیارا
 رات دنے ایہ کد ہمیشہ تے ہر ویلے ڈرے
 ہوتاں تیک کھوتے رہندے کرے درد گرجی
 کو دید سچن دے پچھے یاد نہیں گل کوئی
 نیندرا نہ م دی قدر نہ کوئی دے پچھے دھیرے
 سر دی کھنیں ان کھنڈ ہوئے پرواہ چست نہ چورن

جیل جیل ایہ تین دن تیریں شوق زیادہ کھیرے

سامی رات کھوتے رہندے سہانہ رات پہ تیرے

ظہر ہا انزلنا علیک انکس ان لکشتی (۱)

سے پیغمبر میں اتارنا اس اور پتے ترن میں سے ہے تو تکلیف نہ

ان تکلیف مصیبت اندھ جس دم وقت وہاں سے
اس قرآن اس کارن حضرت دتا نہیں تساتوں
کرد عبادت ابیراتی جہر تھیں دکھ نہ آوے !
پورے چال میانی ہووے نہج دی ہا سے سوکھی
جو عزتیں اخلاق طبیعت نرم کام پیاری
گویا ہر کوتاہیوں سستیوں پاک ہمیشہ جبے
نیکی نال محبت بدیول نفرت دل وجہ آوے
ہر حالت میں امر ربانا ہووے دلول پیارا

رحمت پادوں فات ربانی اول دم ایہ فرما سے
جسے اس تھیں تکلیف اٹھاؤ سہ مصیبت جانوں
ناں ہی تن و جہر سید نہ دل نون بھر دے
برک امر عبادت طاعت نظر نہ آوے آوکی
نجن دشمن سمجھو اٹھی ہر اک دی دل داری
نال نہر سہ نالین دلی نفرت دھن سنجو ہے
ہر جہر اٹھا محبت رب سچہ دی دوتی بہت نہ جہا سے
ایستہ تے زندگانی دنا ہووے سب و ہار

مَا حَصَلَ مَا رَجَعَكَ رَمَا غَوَى (۱)

نہیں گھبرا ہوا پیغمبر سبھی تارا تے نہ بھروایا ہر پاسے

تار ہی اللہ صفت امدی وجہ پاک کلام اتا سے
اللہ نال تعلق پورا جو نکر اوس دا بھانا
کے قسم دی کستی لغزش اوسنوں مول نہ آتے
جو نکر اللہ نال انجیل ہی دنیا سنگ و تار
دڑا پانی مجرم بھی کوئی سامنے جس دم
بریاں بد کردارن تے نظر کریم فرمائی
غریبی معلوم جو ڈٹھے لیتی بدو انہاں کی
اسے پاروں سجدہ صفتوں پاک ربی وجہ آوے
نماں یہ کردی سے مور بھی چھوڑے

میں سمجھتا تھا جس دھندلا نال بھوریاں مارے
وہ تار بھاری کہیں شوق و وقت وہانا
سب کی حرکت تھیں میں دے تے لڑے
میں مزید پیر بہت حسن سلوک دلارا
وسنوں بھی کوئی دھندا سوجھنا سخن سنایا
نہر مہر رشتہ دین دی بھی شکل چکی مٹائی
پیر سہ لیتی عزت ہی وڈیاں دی
نہر دال وجہ سہ ہی پیاں بھجایاں
وہاں لکھی دلازا تارن جو سے

مَا حَصَلَ مَا رَجَعَكَ رَمَا غَوَى (۱)

نہیں ڈٹے ہو گئی نفرت سے سہ کر ہی دوست نہاں سے

رب نہر سے پاک ربی دے ہر اک اور پیر
نہر دال وجہ سہ ہی پیاں بھجایاں

نار ہو کر تھی جس سے دنیا میں رہا نہیں رہا
 ہر حالت و ہر حال میں اس سے ہر شے ہوتی
 اسے پاروں رب سے ہے اس سے کرم کیا
 ہر اک راز اسراروں اس میں علم تمام
 دیا اپنے مال طلبا پر وہ سب ہوشیار
 مر بھی پاک تھی اس سے فخر نہ کیستا کوئی

سرس نہ پاٹا نہ ہیر نہ دیر
 اروں بنال زبان نہ لھوئی سخن ادیا کوئی
 سب دنیاں تھیں اسے پیغمبری اسے نول دیا
 ضائع دلائے شرب تباری فضاں دور ہٹائے
 احسانا کھمدا کو جوتا پر دور میسم و کجا
 ہر ایہو ظاہر انیا ایہو عادت ہوتی

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ (کہف ۱۷)

میں شک میں ہوں آدمی مثل تار دی بھی کتنی کتنی سے عات میری

پاک ہی نور ہما نور رب سے کتنی نورانی
 مڑ بھی بشریت وادعونہ سے اسے شہر مدنی
 جو بھی تیس انسان کیں یہ اسے ہر شے نہ کوئی
 میں تیس سب کو چھ پر اسے اسے دسیوے
 علم معارف نہ اسے تو اسے ہر شے میں
 بشریت عہدیت جس میں پوری ہو گئی ساری
 گویا عہدیت بشریت سب کا ہے اسے
 جہود ایہ دیر نہ اسے اسے ہر شے پوری
 ظاہر حال بھائی وہاں اسے ہر شے نہ جانے
 بڑے بڑے جو عالم ہو کی منے علم عرفا نور
 پر اوہ اسے اسے اسے اسے اسے اسے
 من گئے اسے اسے اسے اسے اسے اسے

وہ جب دی سرور کی بخش ہو انعام عطائی
 بھیں آکھیا میں ہاں بندہ ونگوں تاراں تاراں
 کہ طور حیاتی و لا کو عادت ہوتی
 جی سینوں وحی رہا نا خاص انعام کچھوے
 ایہ بچہ اسے ہر شے پاروں تاروں سے نور
 اس میں شان نبوت وہاں بخش کیتا رب باری
 شان نبوت ما اس ویلے رب عطا فرماوے
 سبھ علوم ہر شے اسے اسے اسے اسے اسے
 میر سب عرفان اسے نور لا اندابات لکانے
 جس دم اس دروازے آئے ہوئے سخن نبانوں
 آخر ڈگے قہال اندرتاں کچھ منسوب پائے
 اس بن ایسے سخن سنا مشکل ایہ سمی ناں

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْنَا الْكِتَابَ وَإِنَّهُ لَآتِيهِمْ نَوْمًا مِّنْ قَبْلِهِمْ

اور فات اسدی جس میں اسے اسے اسے اسے اسے
 آیت ہے اسے اسے اسے اسے اسے اسے
 آیتاں رب دیاں تے پاک بنانا ہے انہاں تے سکھنا ہے
 اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے

تالدار کی پاک بنی دکی ایو سی اک آئی
 شروع وچاسے پیغمبروں ایو زرد سستہ سے
 پرویشے کھراست ایو دل وچسہ فکر تنیر
 کی حالت کی ہو سی کیوں دلی مراد بر آسے

آپ چٹکے سے لوکان نول بھی پتی دتی جتلی فی
 ملک عرب دکی عانت تکدیاں بکھڑا کوئی آڑ سے
 اسے پاروں سے چینی وچہ گذر سے شام سوہ
 کیوں عربی لوکان اوستے مول کریم لکاسے

پہلا حصہ

پیر و سب سب سے

اک اکی جان بنی دی محسوسم راز نہ کافی
 اس اصولوں سے نہ کف بھنے سوئے رہوں

دنیا سب مختلف ہے اور شور دریاں
 دانش غور فکر نول تہہ لے ڈنچہ نور نول

اں کس کہ نند و نند کہ نند
 اں کس درجہ مرکب تاہد ندر جند

پاک بندہ ہر علموں فکروں سے رانا نیول خونی
 میں بنے علم بے سمجھ تے کتول پھر دا واڈاں چونی
 ایس جہالت کووں مورا فکروں آپ بچاوست
 پاک بنی دکی ہستی عاقبت ہر دنا نیول
 ادہ کدایہ پروا شستہ کر شستہ بھڑا یہ ذمہ زاری
 پر خدائی دتی خوش شہرہ سے نہ نہ عجیب لیتا

پھر جی ایہ نیل نہ آدم نہ گل بھی
 اسلئے بندہ دانہ جمل اند غار نہ کافی
 یہ ایک روگ آڈاں دل دا نظر نہ نہ سے
 یہ ایک عام عرفان انما نول وکشان نور نول
 اس سے فکروں بڑی خرابی تہہ سب چینی بنادی
 دیول ندر بہتر ہوئی نقشہ سبب غریب و

يَكُونُ الرَّسُولُ تَشْهِيْدًا عَلَيْنَا تَشْهِيْدًا عَلَيْنَا تَشْهِيْدًا عَلَيْنَا
 تار جے سوئے رسول کوہ دپر شاں سے تہہ تہی مولود گوہ پوہ دکار دست

لک کے نال ہی سے انماں جو کچھ درجہ ہست
 جیوں منشا تقدیر الہی تجیں تہہ سے راستے
 ایس عمل دکی جویں انہاں سے نہ کیسے پیر وکیا
 انہیں کی رب انہاں سے نہ سنے سخن نہ سے

یہ سب مہمان ہوں در نہاں متہ است
 سے دانکوں زندگی حاصل نور عرفان سے
 رب بنی نول دانی کر کے اصلی مقصد
 گویا نال جو سے انماں ساتھ ہوا جہ سے

چیز کر بنی گوار است دا انجین ایہ نوکان سے
 وانگوں بنی ہی فغہ جو کے اونجیں درجہ پاندے

مَقُولِ مَصْنُوعِ عَمْرِو الشَّرِيفِ عَلٰی سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ قَارِئِي

دنیا دارق دنیا دارن بہتر سسہم بچہ نا
اسے ہر ان سبھ کمانی اسے بچے دانی
ہر بی لوبہ سسہم جانی اسے لکھوں فکر دانی
مرد بھی سسہم گئے اور لوی پا گئے دنی مرادانی
جہوں نہی نے ان انہاں نول تن آواز سسہم
جہیں ماریت کیتی تیوں کیستہ عمل انہاں سسہم
دین دے سسہم مسائل حاصل کر کے پورے
اوس دم رب فرماوے جیونکر شاید نہی تسنا

ایو فکر نہی نول آہا اسے فکر دچالے
راست دہاڑاں سوچیاں ندر بیچہ اپنی جاسے

ایو جگہ نول رب تب تک آپ نہی فرماوے
جس دم رہاں جہوریاں فکران غیبہ آکے پیا
وہ سارہ دھول تمامی ہوئی زلی عودنی
جنہاں ہر کار قدم قدم سسہم خود جہاں پیاں نکلیاں
جہرے لوک مخالف سسہم وہا موقوف ہوئے
نہی یہو ہی مقصد آبا پررا ایو جہاں نہی
ایو ہی خمدی دہاڑاں سسہم تکیوں پیاں
وہ فکر دور رہ گئے کوئی سبب تسلی رسوئی
سبب اللہ تبارک جہیں سسہم سبب سسہم لکھوے

س۔ سسہم آرام دہاڑاں تبارک جہوں آپ سسہم لکھوے
ذیر کی عود سسہم جہاں تبارک جہوں سسہم لکھوے
دیسے ککھ نول ککھ دانی نول نول نول
اشرف سسہم جہوں سسہم لکھوے سسہم لکھوے

ادنیوں ایو جہوں فکران آہوں پیا پورے
اسے سسہم رب سسہم لکھوے کمال کمال
گرتی لوی قوم تمامی فکران تہیں مانی
اوہاں جہرے قدرے قدرے لکھوے لکھوے
جہاں نہی دہاڑاں وہاں جہوں پیش کھوے
ہوئی نہی قلیا دل نول سسہم لکھوے
سکھوے فرغت دہاڑاں دتیاں آن دھریاں
ای مراد دسے دسے سسہم لکھوے
ہوئے سسہم لکھوے سسہم لکھوے

اوسے حالت وجہ فرمایا پیغمبر سرور نے
میں پیا اوکسنوں اور بچوں و کجاں جویں بنایا ہو یا
اوسے حالت وجہ فرمائے رب دنیا ہی پیارا
کنجیاں اور دنیا کی تباہی دینا ہے جو ہر سے
پیمر فرمایا اس گل سندا میں خوف نہ کوئی
ہو رک، ڈر ہے اس تختیں میں ہے وڈی حیرانی
اور یہ دنیا کی نذر پہنچے مسدود شدہ رشتہ کنسید

حوالہ کوثر ہے۔ سائنسے میر سے کیت رب کہ ہے
 تہ وہ چہرہ کی حاکمت اندر خاص مویہ ہریش
 بخشیا گیا خسرا زینوں جو و عمر قی و چہ سار
 گویا ہو یا تصرف میرا میر سے ہی بسجہ و پیر سے
 بجزیر سے قسیر شکر کہ کر سید جو و پڑی بد بوی
 رات دے آرام نہ آئے اس کتیں مینوں جانی
 دوست، لور، دین، ماحول، ناسق و نہ و تیر

15

ایہ پر دو حدیثیں جو مڑیاں اوستے آگے سنائیاں
پیغمبر نے زرتشتیں رکھی نفرت عمراں ساری
پیغمبر کبھی کول جے ہو یا کھر سے سونا چاندی
غیر کشتی دے کشتے لینے دولت مال خزانے
نبی اللہ سے دولت مالوں نفرت کر دے آہے
وہ تان رہا ہے گل چمن سے جو نہا تہا تہا
بیان فقر آن تہا بیرون کردہ ہے اخیر
کے پیغمبر نے کون نامے درون و بیرون کوئی
نامے دین مذہبوں بھی کچھ سی نہ سبب
ہو حادث دنیا واسے ادھر ادھر سے جھیرے
ہو مرسل انہیں واسے بہن جنہاں نہ درستی
پر اصرار اسے کارن دنیا اوستے آندا
کیسے سچے بھائی نہ تھے خیر نہ بدی
مذہبوں کول آپس اندر کافی کشش نہیں
ہاں جس وقت رب سچے و فاضل کرد ہو تو دے
جو نہ دینے نہ ہی تان روح انہاں سے

انہماں حق میں واضح کر کے منبر کسنا نوں بھائیوں
 ایہ کہ بڑی مصیبت سمجھی ناحق کار کڈائی
 اس کھنٹیں بھی کب کثرت آج حضرت نور مودبندی
 نال بولی اور تعلق اس سے مجھو غم مٹانے
 انہماں سودا لگی سے وندنا نوں نور مودبندی
 سروں بن کر ہم ذکر سے مال لپی بن کر سے
 شہر میں دھبے پاک بن کر دھبے بن کر سے
 سرم راز بھی ملنا مشکل بڑی مصیبت ہوئی
 تے قرآن مجید دنی بابت بالکل سادہ کائی
 تے خیانت تشریم کون یہ سن نہ سہ
 پاک نبی حق جوچہ ایہ بھی پاک نبی مصیبت پوری
 تے بیکہ دیکھتے ہیں حضرت ایہ کہ تشریم
 ادھتے دنیا داری والی سوچی بات نہ جانی
 دوہر دھبے کن سے وڈ سے وڈی سمجھ کر
 دھبے ایہ سے ملے اچھے پل دھبہ سمجھ دے
 سچے علوم اینہاں توں حلال پورے لطف اچھے

نہ ہر باطن سمجھ نفا سے ہوں پئے انہاں نوں
بھی دو ہر اک غرض پرورں بچد سے بہن مداف
بہر پاور ہو سر کم وچ پھل تنہاں آدن
بجیں مد سے جیو نکل اس دا محرم راز نہ کرنی

وہ کچھ دیکھن جو نہ آئی آد سے نظر سامنوں
بیب گناہ نہ ہوئے تال نال بنی شان کراچی
سے آزمائشیں تہہ تہین راز دن یوں ان
بھر جان کورہ بے سوسے بے نہ زہولی

اگر جو مرنے والا ہے تو دانا خاک میں مل جا
جو دانا خاک میں ملے وہی سر ہمیز رہتا ہے

نور انور سے انور ابدی رب پر سے نکل پیا سے
سے پچھ دین و انہاں بھر تنہاں جھل دے
جس دم ایہ کج وقت ہوئی تہ رب کرم کند
دل روح نیت دے پردے دور ہو جہان سے
بے صورت لیکن دچ لے سچ مسک و شبہ آیا
ہاں ریش پیغمبر مدد سے جگے بچھ سے
نہی تا بہر نہ نہ راہ راستہ دا حال
آخر کافی دید سے دوسرے دین گناہ سے
جدول سے نہان تر سے بستر سے آجوان
نہ سہ جہ دنیا ایہ حالت ادبوں غرض کہ بند سے
حسرت کی بے شک و یقینہ شہید میراں سوزن
وہ بنی مسک بخیں روکی ذکر یہ دے
مور زل بھی چیزن جو ایہ اولی تکر سے
بے کی نفا سے مودن بہر ال دے تائیں

رب سے نہان گئی ہوئی ایہو سر بہا سے
پر نہ چھوڑن رب سے نہ نہ نہیں نکل دے
بکھ قیثہ منسل بے سر سے کر دھو نہا
ہاں نہ نہ خد امر قیثہ عمل سے راز دین سے
حضرت مانی یقینہ عہد جیو تر ذکر سسند
لکے پڑھن ناز تہو رن و شبہ شوق حیرت
اگے نالوں دیو زیادہ لاوے اللہ والا
نال محبت پر سے بچد درد اورا دچتا سے
وہ نماز اور یقی ایہو حضرت مکاوڑ
نہ کی ہر و تو پڑ بچن حضرت بے بند سے
بہر دل نہیں سہند میرا جہ سے شے ہوں
پیغمبرن دیاں حیاں مودن دل بیدار ہو جا سے
نہیں ہوں دی جہات آرائی کی وہ جھل سکد سے
جویں حدیثن نہر گہ ڈھٹا ہتی ج میں

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأَيْتُمْ حَسْرَةً رَحِي

دین حضرت نے سہنے درد مودے وہ انور سے

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَقَّقِي مَا يَنْتَبِهُنَّ دُونَ الْإِحْسَانِ

اے نبی بہت سے دوزخ سے ڈھن بنی انور دین اور دوزخ سے

نہ ہمارے ذکر یہ حضرت نے فرمایا

تہ میں ڈنکا نہیں دوہاں ذرا سٹے نال دیور سے
 ہک دایری پیغمبر سرور آہے جماعت کراؤ سے
 حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کئی حدیثاں اسے بابت پیغمبر سرور یاں
 ساری ساری دیکھیں کہ کتنی تھیں
 لوگ حق سب ہر دم آگے تنکیاں رہن پوچھا رہے
 اوتی رہے انہی کی تھی تھیں خبر نہ سب سے
 حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 جیونکو مینوں انہیں میرے سمجھو سسکیاں تائیں
 غیر مونی سے سسکیوں آئے یہ بعد رہا ست یا
 دنیا سے رچہ وادھا ہوی ہر تھاں مسلماناں !
 بڑا دایا مذہب ایہو ہی پھیلے گا پھیل آئے
 ایہو ہی آغنی و مطلب سب فیضان الہی
 بیان القرآن تے عاقل منی سخت غریب بتائے
 یعنی مانی خدیجہ دے سنگ عفت نکاح کرایا
 کہن روایت مانی صاحبہ اوس دم عرب و چالے
 تے پیغمبر ہر جہز ہے کس جہز جس کوئی
 کہن میرے اس گل کون تھاں ایہ کہنے
 یہ سمجھ قدرت رب سچہ دی کسی عجیب نظار
 کون غریباں تے سیتاں سینے نہ لگے
 ظاہر طور ایہ رنگ نالا تے اچرج کہانی
 ہک عجم تے ہے کس جہز جس کوئی نہ دردی
 دوسرے نے منہ سرستے رہیا اور بھی نہ چو کا یا
 اڑ چاہے نے سر سے اوتے الفت و امتی و مرید
 اس حالت و عجب بھانویں حضرت جہنہ وقت و دایا

پورا نقشہ نظری آیا دے سب نظار سے
 تہ صبحی جنت دوزخ واز پورا لطف کھانڈے
 جنت دوزخ واز پورا لطف کھانڈے
 جنت دوزخ واز پورا لطف کھانڈے
 جن والے لوگی باقی سب گمراہی
 تے ایہ اٹھ دے نول بھارا تے حضرت گھبرا دے
 مسلم آتے بخاری راندر جیوں ایہ قہر آوے
 دایا دھماکہ پڑا دھماکہ پڑا دھماکہ پڑا
 نہ کہتے کہے آگے جیونکو چائی چائی
 بھی سمجھ اس دا مقصد جہڑا اوہ بھی کھول سنایا
 تے آگے بھی عزت عظمت ہوی فقل ربنا
 اللہ مالک محنت ہر دی لائرا آپ ٹکانے
 حاصل ہوسن پاک نبی نول سکے جنہاں دا آہی
 رب تینوں تادار پایا مرط دولت مند بنائے
 جس دے کافی دولت مالوں طالع مند بنایا
 نہ کہتے کہے اور نہ کہی رڈیاں کرانے دے
 تے نہ کچھ بلا دے انہاں بے ہودے دلجوئی
 کرماں بختاں دانی بی بی سسکوں دہر جہنہ
 بے کہن نال وہ نقد کیندی جمید نال کرانے
 تے مڑ سو کے بختاں والا انجھ احسان کما دے
 ایہ میرے مولا آگے ہے ایہ سب آسانی
 نیکیاں مہربان سب سے نہ چپہ ہو رہی سرگودہ
 کچھ دن غور و فکر کے ادھار طے حال بنایا
 رہیا پیار محبت کرا دایا جیونکو بنیاں سرایا
 سے لستہ دایا تھی نہ کہن نہ نہ نہ

مراں کی آس و تمنا کی دنیا میں سپنے کی دنیا
 میں نہ تو قسمت ہے وہ چاہے کون ایسا جو چاہے کنہ
 یہ کچھ حالت نہ ہویں سو رہا کرلن امید یہ آئی
 پہ مہر سے کر دکھایا یہ گئے شیر تنگنا سے
 یہ در دس سے پورا کھیسے کھیسے سدا کی
 بدخیزا دوست تیرا کون شمار ہو سہ
 میں ہو یا نہ ہو آپ کی بات میں نہ ہو نہ ہو
 جس سے امید ہے نہ ہو جس سے غم ہے نہ ہو
 میں نہ ہو نہ ہو دیر کی دھواں نہ ہو نہ ہو

قریب سے کافر و دہوہر ہر جہیز میں نہ ہو نہ ہو
 رہ گیا اک اکلا کچھ رہا دانی پیارا
 تجھ سے نکاح نہ ہو دانی کبھی نفس الہی
 قسمت سے در کھوسے کھوسے کھوسے کھوسے
 تہ جہیز کیتھ مرٹھ سے وہ نہیں ہوں کھوسے
 کس کوں نہ قسمت دس سے دوستی و ہم خیال ہو سہ
 تہ دیر انوں ہر موٹا نایل تھے چاہے نہ ہو
 یہ سہ سہ امید کی پاروں جہیز میں نہ ہو نہ ہو
 بگڑا کی کسور جہیز سے وہ چاہے نہ ہو نہ ہو

اسے مرے مرے مرے مرے مرے مرے مرے مرے

کام صوب بڑے ہوئے اک ل میں کسور جہیز سے تہ

پس تو تھے جس دم ہوا کسور کسور کسور کسور
 بعد اس دے سب مال خزانہ کیوی نہی حوالے
 کسور کسور کسور کسور کسور کسور کسور کسور
 جہیز میں نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو
 میں نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو
 ایو حال نہی کسور و داڑھا جہیز خزانہ
 اسے وقت اسے وقت اسے وقت اسے وقت اسے وقت

عقد کسور کسور کسور کسور کسور کسور کسور کسور
 چیز کسور کسور کسور کسور کسور کسور کسور کسور
 پرہیز ایو ہو گئے ہلک کار و بار کسور کسور
 حضرت نے مرٹھ اپنے لیکھے ہر شے نور خدا نے
 نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو
 ہو یا اثر دے نوں تالے لگا سخت جہیز مال
 اک پانی تک کسور نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو

سخاوت و انجمن علی اللہ علیہ السلام

پاک بنی دی شان گزنی رب دے حامی مخدوری
 ایو شوق دے وہ چہ ہر دم ایو مراد پکائی
 دنیا مال محبت اتنی جتنی اس دی لوڈی!
 میں تے دوست دنیا دے دے دے دے دے دے دے
 ملک دن حضرت بود تالے جوش کنوں فرادون

رب دے مال کائی مری ہو الفت پوری
 ایو پاروں اللہ باہوں ہو امید چوکائی
 باقی دے دے دے دے دے دے دے دے دے
 جس دم دے دے دے دے دے دے دے دے دے
 آکھن نہیں پسند میں ایو جیونکر نوک داون

احمد پناہ برابر جبکہ سونا میں رہتے آوے ۲
ہاں جے قرض ادائیگان جے بچہ کول سبھالال
پھر فرمایا دنیا دے چہ چہڑے مالال واسے
یعنی جیویں دنیا اندر انہاں شان بنائی
بنیبر نے دہان گلاں تے رشک روا فرمایا
اول ادہ جس مولادوں کافی دولت پائی
دو جادوہ جس فضل الہیوں علم دینی ہتھ آیا
ایں مدیثوں معلم ہووے جویں نبی فرماوے
یعنی دیہوانہاں توں چہڑے کھیک حق دار پچھے
تے جے محض دکھاوے کارن انہیں مال لٹایا
اس دا نام سخاوت نامی ایہ وڈی بریائی
ہاں جے بکس تے مسکناں اس کھیں جھٹہ پایا
بنے لوکی عمریں ساری کر دے جمع خزانے
آخر ویلے خمورن جے کوئی بل گھڑی بل جاوے
یہی ہے اک ویم نکم رب سچا مندر ماندا

تہاں دیہاں وجہیں وڈی دیاں کوئی رہ نہ جادے
اس دے رچہ بچہ عند نہ ہو کی باقی دیاں کنگال
روز حشر ادہ وانگ کنگال بچہڑے ہون دواے
انجیں محشر نوں ادہ ہوسن عاجز حال سوردائی
دہاں نوں ہی بہتر کیا واضح کر سمجھیا
تے او بچیں ہی راہ اس دے وچہ شوقوں ہی لٹائی
پڑھ کے اوس تے خن کما با لوکاں نوں سکھدیا
رب دے رادویہ خرچن والا ٹھیک طریق بتا دے
جنہاں دانہیں آسرا کوئی عاجز حال آوا دے
ادہ تاں کہے نہ گانجے آیا سبھو گیا گنوا
کنجہر دودہ تے بھنڈ کھا جاون اس دا اثر نہ کافی
سمجھو اوس دا عمل بن آیا بلایا جسر سوا
رب دے راہ وچہ خرچن نامی ناں ایہ خیر کیا دے
ایہ مال خدا دے رستے شوقوں رہیا لٹ دے
اوس دے دل دا نقشہ سارا ورنج لیستا جاندا

وَأَتَّفِقُوا رَحْمَةً مِنَّا وَمَا تَشَاءُونَ
تے غم کرو اوس کھیں جو رزق دتا اس تان نوں پہلے اس دے آجائے کہے کہ
الْمَوْتُ يَقُولُ رَبِّ كَرِّمْنَا إِلَىٰ آئِلَتِنَا
تھاڈے ندا موت فرمے کہے رب میرے کیوں نہ مہلت دتی تو میں اک مدت
فَأَصْدَقَ وَ أَكُنَّ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ ۱۵
نہیں تک فرمیں خیرات کردا نے ہو جاندا میں نکار لوکاں دھم:

خرچو اوس کھیں مامو عامی: یہو کار سرائے
منے دیہاں راہ دے سبھو تھیں کم سکھ دے
نہ خیر ادی دھپس درگا سے درو پیا نامے
میں کر لینا! بچہ خیریت جویں منا سب ہوئی

رب فرماندار رزق جو بخشیا اسان تہاڈے تائیں
انجہ سووے موت آجائے تے نہیں اسے حاسے
اسے خیر لوں مدت اچانک بندے تے آجائے
کیوں رب کھنڈوں جیہی مہلت عطا کیتوئی

سے دے بدے نیکان سے سنگ میں بھی کچھ لے جاندا
جس دم آخر دیلے بندہ ایہ کچھ حال سناوے
کیوں ہے ایہ سب رہم نکلے دل ہر ساتے حیل
عمران ساری زر سے پچھے ہوئے ہے دیوانے
جاں کسے رب سے رستے اندر آن سوال سنایا
اج بن آخر دیلے آ کے آئی یاد کہانی
جدوہ ایسیں گھاں کردا رو رو حال سناوے

تے اس بوجھوں جان ابی نول ایتھے آن بچاندا
وچہ درگا ہے اس داہر گز لکھا کوئی نہ لاوے
پتی حال بچاؤن کارن ڈھونڈن محض وسیلہ
کسے حیلے بھی جان نہ دتی ایسے سخت دکانے
پنج سو طعنہ مہندے کے سروں بلیم ہٹایا
کون ایہ سنے بھٹا ہے دل وچہ تے تھیوے زانی
اوس دم اوسنوں اللہ سچا ایہ آلوں فرماوے

وَكُنْ يَوْجَرَ اللَّهُ نَفْسًا رَاٰ اَحَاءَ اَحْلُوْنَا ۝ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

تے سرگز زدیوے کا جلت اللہ کے نفس نوں جس وقت آگیا وقت اوس داتے اللہ نوں خبر ہے جو کسے ہوتے ہیں

کدی نہیں جلت دیندا اللہ کے نفس سے تائیں
ہائے کیتیاں تل دی ناہیں سرتے آئی روئی
ایہ بھی یاد رکھو جو کچھ تیس رہو بکار کریندے
بن اوہ دیلا وقت نہیں رہ گیا کر لو گئے پورے
وقت آہا ہے دیند پورج رچ رب سے راہ کمانی
کیوں ہے ہر کم دیلے اوتے ہی پیا کیستا مسجد
ہوندے ساتھ خیرات کرنا اسے وچہ بھلیانی
پاک نبی دی خدمت انداک اصحابی آوے
سن کہ حضرت نے فرمایا عتقہ اوہ بھلا سیرا
یعنی تندرست بھی مولویں مال وچہ مہوے آوے
اس حالت وچہ ایس عمل وچہ ڈھل جے کر داکوئی
جسیدوں جان حق وچہ آئی غیر حیرایت آنے
عاد نکہ جدا اس حالت وچہ کوئی بندہ آجاوے
وٹاں دی ملکیت ہوندا اس دا حق نہ کہتی
حضرت نے فرمایا اک دن واضح کر بھجایا
تے جے اپنی متھیں نامی تدرہ دیتی شہ کوئی

آجائے جدو دلا اوس دا جے سے لائے داہر
اوس دا ایہو وقت مقررہ پنج نہیں سکدا کوئی
سمجھو نسیم رب سچے نوں اوس حق میں چمپندے
ہن تاں چلو جلی دا ریا چھوڑ دیو ایہ جھوڑے
نیک اعمال کماندے تے اج دیندا رب راہی
بے وقتا بے طرح بے ڈھنگا نامی ہے کسے بچدا
تے جس دم کچھ حال نہ رہا ہے اوس دال نہ کانی
کہرا صدقہ چنگا حضرت ادبوں عرض سناوے
خوش حالی تے صحت سے وچہ بھانویں ہوئے سیرا
جیون دی امید بھی ہوئے تے ایہ عمل وکھاوے
اوہ اخیر دقت اپنے وی کی کر سی دل جوئی
اتنا دیو فلانے تائیں اتنا دیو فلانے
مال متاع اوہلا جو آہا اپنا آکھ سناوے
اوہ مس دہن یا ناہیں دیون مرضی جویں اٹھائی
اپنی متھیں کرد سخاوت ایہو عمل سوایا
اکر دینی بند کھر دے اندر ایہ وڈی بدگوئی

بگویند عزرائیل بر او نهیمت افشاند و بر او سه
کلمه را بخواند و بر او نهیمت افشاند و بر او سه

جی حضرت و اسبغہ فرماتے ہیں کہ
اچھا ہے کچھ مہلک لفظ ہیں جن سے بچنا چاہیے

یوونی ایک کلمہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شخص جس کو دینی گتیاں دانی

مکتبہ انجمن ترقی کتب خانہ (سری نگر) سرگودھا
پیش رو ساری بھلیائی :

دوم بهار صاوی بجلد یانی :

مختصر التفسير ودرمیان السبب البیروت ۱۳۵۵

وہی قرآن نہ وہ ہے کہ جس سے دنیا
تسے جس قول اب جو اس سے دولت پکڑا سونی
وہی حکمت کی ہے دولت دین سے دنیا
بہر اب حکمت تر و ال دی نہیں کنوڑا یہ
دین و دنیا میں خزانہ دولتوں میں پہلے جو دنیا
پہنچنے سے یہ کس ساری دل توں پانی تری
کئی ہزاروں مال خزانے ہمتہ بٹی دے آگے
کس پانی بھی ہے نہ خاندی کسنت وندو بھاری
مائی خدیجہ دانی دولت جس ویلے ہمتہ آئی
دوس آغشی تھیں پیغمبر نے یہ سب مال لٹا یا
ایسوی نہیں ہو بھی جس دم ایسا موقعہ آتا
جو تیرے ساتھ سوا لی کوئی مولیٰ مول نہ خالی
تسے فرمایا جس سے ہمتہ نہیں خستہ واد رہا ہے
تسے پہلی بھی توں سے دل سے وہی ہمتہ دے
پھر رہیانی نیکی سے نہ کرے و توجہ مداحی
بیشک جہاں مال خزانے پیچھے دل تھیں مائی
وہ رخ دی اگ انہاں اوتے اثر نہ مول لیا دے

ایہ بھی کہنا جس میں چاہے وہ بخشش فرماندا
تجہجوین کے دیا بھو اور سنوڑ جہاں کوئی
بہنیں ہم عمل درست کر۔ شہ رب متناہ
جس دم دنیا میں ہفت ہزار ہزار ہزار
رب سے فتنوں کی آفت ہے پیر تاں اور پیر ہاں
نہ خد دا دستہ بیا ہو مراد نہ کوئی
توں آریہ نہیں تاجر ویلے بھو گئے ورتاے
تسے ہیرا ست اندر رت گزارن ساری
تے فاعنی والادجہ دنا ذات خدائی
رب سے دستہ وچہ مسکیناں ج جیہ وندایا
دنا دتا مسکیناں تائیں متھے وٹ نہ پایا
خوئے اک لہور کسے ہوئے متوں باہر نہ بولی
تے بیتا پر میر گنہوں اپنے وچہ زمانے
اوس کارن رب راہ نیکی داسا امان بنائے
اوپ نیلو کار کی اندر گز سے خستہ تانہ
نہر حق کوئی غیب نہیں وند پائے شرارت
کوہ دوزخ سنوں امان نہر شد پاک نیو سے

ایسا لوک کمائی اپنی چنگے رستے لاندے
 نال ہی اس تھیں بدلہ اس دا وہ کوئی چاہندے مولے
 جتھاں لوکاں اشد کارن ایہ کجھ عمل کمائیا
 پاک نبی نے انجیں لیستہ اندر عمراساری
 ایہو وڈی نیلی ایہو اشدی خوشنودی !
 رب دے دستے جتھاں بھی کوئی ایسا عمل کمائی
 پیغمبر دی بابت لیاوے حضرت انسؓ سوہار
 مال غنیمت جد بھرینوں کول نبی دے آیا
 دتا وڈا دے دم حضرت چھوٹے دڈے تائیں
 اپنے کارن ہک پانی بھی بوجھے وجہ نہ پانی
 کئی ہزاراں دے وجہ ایسی ایہو خیال سمانا
 ہمدروایت جنگ ہوازن جدن فتح کراے
 سمجھ لڑائیوں مال ایہو ہی آہا باس شماروں
 چہل ہزاراں بکری آہی اونٹ بھی چوکی ہزاراں
 ایہ سمجھ مال جمع سی او تھے حضرت نے فرمایا
 اس دے وجہ بھی رحمت عالم بھیدال رھیا ہویا
 شاید انہاں قیدیاں دے کوئی وارث بچھوں آدن
 پر کجھ روزاں دیکھے حضرت جس دم کوئی نہ آیا
 پنج حصے سمجھ لیتے اوس دے چار حصے ورتائے
 باقی چار حصے جو وڈے تھہ سنا انہاں دا
 مکے والے لوکی جہڑے بڑے رئیس پرانے
 اچھے عقاید بھی کجھ ایسے خیال نبیؐ نوں آیا
 تداں نبیؐ دریا دل ہو کے مال غنیمت سارا
 تن سواونٹ تے چاندی کافی نبیؐ رسولؐ سوہارے
 دو سواونٹ حکیم خزائے ہک سونفر بتائیں

دے کے فیر احسان کسے تے ناہیں پئے جتاندے
 او خوشنودی رب دی کارن سمجھ کجھ کرن قبولے
 ۱۰۱ ال او تے رب پچھے نے رحمت دا بندہ پایا
 جو زر مال آیا ہتھ سمجھ وڈا دتا اک راری
 اسے پاروں دو جگ حاصل تے پوری بہودی
 رب نے انہاں او تے دائم فضل کرم فرمایا
 جویں سخاوت کردا آہا رب دا نبیؐ پیارا
 اوہ سمجھ مال مسیتی دے وجہ پیغمبرؐ منگوا یا
 سمجھ انصار مجاہداں او تے فرق کیستہ کجھ ناہیں
 دندی نال محبت سمجھناں جاتی خوشی سوانی
 دے دیوان مت گھر وچ میرے ہمد کرے خصمانا
 تاں بھی انجیں مال غنیمت کافی نال لیائے
 چھ ہزاراں قیدی آندے پکڑے دور دیاروں
 چار ہزاراں اوقہ چاندی لگے ڈھیر انباراں
 کجھ دن ٹھہر وڈا لیاں بسنوں جیوں جیوں حصے آیا
 غاماں دی بھلیائی کامل خاص و سید ڈھویا
 تے انہاں نوں ساڈے کولوں آکے متاں چھوڑا دن
 پھر اوہ مال غنیمت والا سارا لیکھے لایا :
 پنجواں حق مسکیناں آہا بیت المال رکھائے
 کیونکہ پاک محمدؐ سرور سمجھناں وجہ ورتاندا
 تالے ایسے نبالغہ آہے نویں ہی وجہ ایمانے
 کافی دیواں مال انہاں نوں ہووے متاں صفایا
 دتا وڈا قریشاں دے وجہ فرق نہ کیستہ یارا
 دیندے بوسفیاء نے تائیں لعلاندے و بخارے
 انجیں قس بنویط بصفوں بخشش سہل دے تائیں

اترے۔ مینہ۔ مالک تائیں بھی سو سو دلوایا
باقی تائیں چو کہ چو کہ اونٹ حصے وجہ آوے
باقی ہو سواراں تائیں تن حصے دلوائے
اپنے کارن پاک بنی نے چھوڑی چیز نہ کافی
ایہو بات فاعنی والی حضرت پی و سالی
جہاں ہوکانوں اج حضرت رج رج دولت دیندے
کمن یتیم تے بے کس ہو کے ایسے سخن الاوے
ایہ کچھ خیال والیاں اوتے ایہ انعام گراچی
کون روایت جہز مالوں ذیل نبی نوں ہوئی
بن ادہا ہی قیدی آئے چھ ہزار نمانے
اے آئے ادہا جس قیدی بہت مال دچالے
کر دے عرض ادب تھیں ادہا قیدیاں کارن آ کے
یا حضرت ایہ شفقت تینڈی ہوئی اوپر اسال دے
جس دے وچوں مائی حلیمہ عالی شان سوہاری
ادہا مائی جس نے کیتی خدمت پئی نتاں دی
اوسے دا ایہ سمجھ قبیلہ ماریا درد غماں دا
اوس مائی دے صدقے حضرت نظر کرم فرماؤ
تالے عرض کیتی جو بیباں چھپراں ہیٹھ بھایاں
قسم خدی شاہ عرب دا ہے اج ہوندا کوئی
بہت امیدار سانوں آہیاں اس تھیں اج دیاڑے
جیکر تھہ بھی ساڈے اوتے اے نہ کرم کمایا
ایہ گل سن کے پاک نبی نوں رقت ڈاڈھی ہوئی
کوندے جتنا حصہ ساڈا اودے لے جا یارا
کرن روایت جس دم کیتی ادا نماز نبی نے
نالے لوک سفارش والے اوسے جگہ بلے

تے ہکناں نوں دس دس پانچے حصہ رسدی آیا
نالے چالی چالی بکری سمجھناں دتی جادے
ہو رانعام بتیرے کیتے شاہی رنگ دکھائے
ونڈ دتی سب دو جہان دے وچہ ایسی شان دکھائی
جوشے آئی ونڈی ساری سائل کیا نہ خالی
ایہو آئے مخالف داکم جھپٹاں بن کر بندے
کچھ نہ ہونڈیاں بنے پیغمبر کون یقین لیاوے
ایہ سمجھ کلم پیغمبر واسے نہیں کر سکدے عاچی
تے انہاں دے وچوں تھہو چہ چیز نہ رہ گئی کوئی
سنو بیان انہاں دا گول کیوں حال ہوئے
آوے ہک سفارش انہاں بھیجی بھیجن والے
نام خدا دے دیور ہائی ساں تے کرم کما کے
کیوں جے اسے قبیلوں میں ایہ جو محبوب تسانے
بچپن وچہ بس داد دھ پیتوئی اسے محبوب غفاری
ادہا جس دے گود کھڑا بن کے تیری باندی
اج بن آیا قیدی مجرم جہڑا خاص نتاں دا
ایس قبیلے اپنے اوتوں دلہدا بھاد ہٹاؤ
پچھیاں سیاں کچھ انہاں تھیں گن تسانڈیاں تایاں
جس ددھ ساڈے گھر واپی کے پور وٹ پائی ہوئی
ایہو تھیں تھیں ہوز بادہ ہوون تھیں پوراڑے
دس کھڑا مڑ ہوئی ایسا کیجے فضل سوایا
بیخود ہو کے اس گل سندا عذر نہ کر دے کوئی
باقی بعد نمازوں کرساں اس دا فیر نہا
اوسے ویلے حاضر آندے سارے یاروں نے
سمجھناں تائیں نال محبت پیغمبر فرمائے

اس لیے جو میرا قصہ دیکھ کر ہنسنا لگے، میری
 ہنس پارٹ میں اپنا حصہ لیں کہیں آزدو حقایق
 باقی جو بڑی چیز تیری جیج احسان کرے
 میرے مانگوں بخشو بھنا جان وطن نتانے
 سن انصافاں سے وسیعہ راز دل عزت سے
 بھناں تائیں بخش رہائی واپس وطن پہنچے
 تان ہر در سے بھناں تائیں دلی بخش رہائی
 خوش خداں سے بھناں رہائی گل آئینہ سنا نواں

یہ کہ جس نے دنیا سے بیزاری کی ہے اس کو ہم آکر دو تیرے
ایک تھکیرا بندہ خود بہ بندہ سے فیس نہ لیں
اس داد و جہ دو جگ پورا انتشار اللہ باؤ
مشاید اسے چلے پانیے دونوی فضل رہا ہے
سنا ہے کہ فضل بھی یہ خدمت سرگزند نہ لائی
بھی یہ خدمت عبادت ہے حکم اورد بھی فراد
مرگے کہ واپس دینا ہے را کر ہے شکر نہ لائی
بہر آ یا سر گیا نہ خونی و پیسہ را گیا عانداں

مختصر ذکر حضرت یحییٰ بن اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحقیقہ انکشافات پانچویں

پیغمبرِ نوحؑ شریفؑ کی قبر پر سب غلامیت کی
 زیرِ پیغمبرِ انجیلؑ کیستہ جا کر کوئی درستی آیا
 رہیا خیالِ صوالی دا ہی ممت ادہ خالی جاوے
 جہنم حلیہ تھیں جاوے سہرت نیتِ سب رکھ دانی
 پیپر رب دی مرضی او بار بکھڑن دے
 باقی جہڑے ساتھ انال دے چھوڑ میدانِ سدا رہے
 کیتے قیدِ تمنا کی پھر کئے وچ دربارِ لیاندے
 سرورِ عالم دیکھ اندھنوں بکھ دے حالِ بچھاسے
 کہنِ روایت انہاں اندرِ عورت بھی بک آئی
 اے نبیؑ تو بھائی میرا میں تے کرم کماویں
 بے دل دے دی سن کر حسرت اکھیوں نیر دیکھ
 فرمایا آنا د کچھو فوراً اس دے تائی !
 بھی فرمایا نال اسان دے جیکر رہتا چاہو
 جسے مڑ نہ پس وطن دے دل ہووے شوقِ تسانوں
 الفت وطن پر ایسے والی دلتوں کدی رخصتا دے

اپنی خاموشی توڑ کر پادریں رحیمہ و ذراستی
جو کچھ حاضر آپ نہ ہو، مگر انہوں نے غیبی
کچھ نہ بولی، مگر انہوں نے کہا میرے سر آگے
چھتر پیا جنٹا دل میں اداسی کی کانٹوں کی بھڑکانی
اوسے ہی میدان و چالے ہو گئے موت حوالے
پر کہ مومن نسن دیندے ایسے لوگ نکالے
پیش حضور رسول گرامی حاضر کیے حاندے
سبھناں آگوں آپ اپنے حوالہ حوالہ سناے
جس نے دیکھ ہی مسروروں و ذکر عرض سناے
میں تیری ہمیشہ شہا میرے یقین تل جانویں
جاگی الفت غیر پرانی جوشش اویا ہی کیا
تالے پوری خدمت خاطر حضرت کرے انہاں
تاں بھی بھیندہ نذر خدمت نوت نہ ہوے کد
بسم اللہ مراد پس جاد کچھ نہیں غدر اس نور
ہر شو قول ایہ غالب تھوے یاد جدول اودا آوے

عرض کیںیدی واپس جہاں سے یہ کرم ہو جاوے
اوسے ویلے سرور عالم من کہ حکم سنایا
من امحباب اوسے ویلے کیتی جلد تیاری
عزت تال انہاں سے تائیں مر واپس پونچایا
ایسے سونے اخلاق نبی سے ہر اک دلوں بھاندے

ساری ہزاراں یاد کر لیاں جیوں وقت وہاں سے
عزت تال انہاتوں واپس جاوے وطن پونچایا
حضرت مائی صاحبہ ہندی واپس کہن اسواری
تالے خاطر خدمت کر کے مال اسباب دلایا
ساری دنیا تابع کھیندی جہاں کوئی سخن من نہ دے

فَامَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ

پس یتیم پر نہ تہر کہ (دیر رس دہ)

ہر بے نواں سب سے قدرت کنوں او پایا
جیو کہ بہاں دھچ پیمان تے تاداران سندا
برک نعمت فضل اپنے تھیں ہی عطا فرمائی
جیو کہ سرے تن ڈھن سے کچھ کوفت ہوئی
جس دم سجدہ رنک دھاسے اسل حالت تے آندا
کے یتیم بچے دے اوتے تہر نہ ہرگز کرنا
منت اوس دل دھند جائے درو حال و بجاوے
پاور کھونہ رووے ہرگز مول یتیم انجنا
جدول یتیم کسے نوں دیکھیں کسے لوائے ہوئے
انتا درو یتیم سند رب سچے دل آوے

سمجھ دنیا تھیں شش غیمہ تنہاں عہد منہ پایا
انجیں فیر امیری تین پہنچیا شش نہاں و
کی دنیا کیا دینی روہی عام انعام یتیمائی
نال دس سے ہی سکھ فراخی سے کیتی دل جوئی
اوس دم اللہ پیغمبر نوں ایہ کچھ حکم فرما
الفت پیار محبت پاروں تھہ اول سے سر دھرا
جس تھیں عرش میر کنب جاوے جوں اوہ نیر جہاں سے
کیوں جے اوس سے روون پاروں ڈولے عرش ربان
نہ تھہ رکھ سر اپنے بچیاں جہاں اوہ عاجز روئے
تال ہی انہاں دکھاون پاملن منع خدا فرماوے

حَقِيقَتِ يَتَامَا

س مومن میں دساں تینوں کم یتیم برارن
کن یتیم دس چھوٹے بچڑے جو انجان نشاناں
گویا بھیاں دس سے پیاروں اوہ محروم ہو یاے
وہیہ اسلام ضروری ایہو حکم خدا فرماے
دس دی کر حفاظت ساسے تے پوری رکھوالی

تے تنہاں دی بابت ایسے حکم تاکید کی آون
پیو دساں سارا دل سے تھیں کر گپ دور لہ ناں
پیو دی اور سنوں سار نہ کوئی بچپن دھچہ ہو یاے
جس بچڑے دا بابل سر توں کوچ ڈیرا کر جائے
پیار کہو تے خدمت تالے پیا دیکھے خوش حالی

کے قسم دی تھی ترستی رسول مول نہ آدے !
 بھی اوس داسمان تے ترکہ اوہ بھی ٹھیک سمجھاے
 ابھی امر ضرور اوہ بچہ ایسی زندگی مانے
 اپنیاں پیاں دانگ اندر دی خاطر کیتی جادے
 اوسے طور تعلیم انہاں دی رکھی جادے جاری
 جد تک ایہ یتیم نہ آون اپنی وحسہ جوانی
 جس ویلے اوہ جوان ہو جاون اپنا آپ سمجھالیں
 اوس دم عقد شریح انہاں نہ بھی کروایا جادے
 دمن رستن گھر اپنے دھسہ بلبل کمران گذارے
 جس مومن نے انجہ دی کیست اس نے درجہ پایا
 مک یتیم نوں یا یا جس نے حق بجہ نیاندا
 اس نے اپنا فرض نبھایا بات نکالنے لائی
 سفو میری گل دنیا دوتے رڈا دکھ یتیمی !
 پیغمبر نے شروع وچالے ایہو درجہ پایا
 امیر اللہ قدرت والا آپ سبب بناتدا
 ناں نہتیاں نوں آپ بناوے جویاں پست و مجاہدے
 رب سچے نے اس حالت دھچ قدرت خاص دکھائی
 اوہا یوک جو نفرت کرے نیرے مول نہ آون
 ایہ سب اوس دی قدرت کامل ایسا جو دھلایا
 جہانکہ ایہ عربی لوکی جاہل برسے پراسے !
 چوکی ڈاکہ قتل و غیبرہ گور ہمیشہ ہوئی
 بیہوجہ یتیم عرب دھسہ کافی پاسے جہان
 اس دتے اوتے ہوراک سختی وادھا انہاں دروت یا
 کیوں جے انہاں تافون بنایا جہانچہ بچے کوئی
 اوسنوں اصلی وراثت سند نامک مول نہ جمانو

اپنے بچیاں دانگ اس تے متھڑ لکھیا جادے
 کسے قسم دی کمی نہ ہووے ناں تو جہاں سے
 جیونکر اپنے پست ہوندے اپنے گھر لکھانے
 ایسا خرچ خوراک لباءوں کمی نہ دے آدے
 گویا اکوہی گل ہوندے ایہو مشا رب بادی
 تہ تک محال انہاں دی کرنی فرض ضروری
 عقل شعور درست ہو جادے بھلا بڑا سبب بھالیں
 نے درنے دامال انہاں دانہاں دکھایا جادے
 اوس دم غیر فراحت سمجھو ست گیا نہ رہے
 ہو گیا وجہ مقولال شامل جنت ڈیرا لایا
 ال تھیں نے آخر تکین انجیں کر دکھائی
 اوس اسلام کیست پیا زندہ یا گیا شان ادائی
 جس سرور تے دم جانیے ایہ قسم نہ مے
 ایہ نہ ہونے پیوستے اپنا جسے ہی گویا
 رہیاں گھبراں نادان اوتے نظر کر کے
 نسلیاں نوں کہ ہر ادھارے سیریں خاک ہوئے
 جیوں یتیم کیت تیوں ہی بادشاہی دکھائی
 نہ لایا ہی بدو یا آیا جھٹک جھٹک سیس نہاں
 غریباں نوں اتھاری کہ کے تا بھر ہمار بنایا
 کوئی رواج نہ رسم انہاں دی آبی اوس زانے
 تے بڑا منی بد اخلاقی جس دن حد نہ کون
 ہر اک پاسے ایہ غوغا ایہو آوازے آون
 پیورے دریاں حق اس سے دانہ جواں کتہہ پیر
 آن بھی وان کسمس تے حالت وارو ہوئی
 نہ کوئی انست شفقت اوس دی دل چہا پے نہ

بے رحم تھے نہ کہ اسی طرحی ہیں ہرگز
تہذیب کی ریت سے وہی قرآن دھرا

انال یتیمان بُرا و تیرا وائم بد کرداروں !
اک واری نہیں کئی کئی واری انجیں ہی فرمایا

اَسْرَآیَتْ اَلْاٰیٰتِیْ یُّسْکِرُ بِهَا الَّذِیْنَ دُفِنُوْا

ایہ آیتیں کو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس آدمی کو جس نے جہنم میں دفن ہو کر پس ایہ

اَلَّذِیْ یَذِیْقُ اَلْاٰلِیْمِیْمَہٗ (ماکون: پ)

اولیٰ ہی ہے جو دھکے دینا ہے یتیموں

پیغمبروں رب تبارک و تعالیٰ کو فرما دے
جوں جوں کوئی دین اسلاموں اور سنوں دے جا کے
یا حضرت ایہ اوہا ہے ایہ بد کردار نکارا
ایہ لوگو تھے پہلاں ہی تیر دینوں دانجے ہرے
بدوں اصولی بات نہا توں کوئی سنانی جاوے
کیوں ہے دلوں اور خود جھوٹے کذب کے پیچنی
فیر یتیمیاں دے حق اوتے قبضہ پیا جمایا
یہودی نہیں مورہ ہزاروں ظلم مظالم کہ دست
ایہ آیت رب تبارک و تعالیٰ قرآن یہ ہے

کیا دیکھتے تھے اور جو دھکے دینے پیا جہنم دے
تاں ہی کرے محفل اور دے وہ ہر مجلس وجہ آ کے
دھکے مار یتیمیاں کٹھنہ وائم ایہ وہاں
اصل اصولوں نہا توں دے کسے نہ گانجھ سوتے
کرن محفل جہاد دین اور سنوں دل و پیر محفل نہ آوے
جس ہم سن دے برا نہا تے کسم پرانی ہوئی
جے اور سنگ اٹانہاں دھکے مار لنگھایا
مال یتیمیاں جھم کر بندے کے پیچے مردے
جیونکر سورد فجر وچ لے داخ نکیتا جاوے

مَکَلًا بَلْ لَا تَشْکُرُوْنَ اَلَّذِیْنَ دُفِنُوْا

نہیں ایہ بات جس بد کرداروں کو دفن دے نہ خواہش دے دے ایک دوسرے کو

عَلٰی طَعَامِ اَلْیَمْسِیْنِہٖ وَ تَاْكُلُوْنَ اَلْثَرَاتِ

کھاتے مسکین دے تے نہیں کا فوندے جو مال مردے

اَسْکَلًا لِّتَاہٖ وَ حُبُّوْنَ اَلْمَالِ حُبًّا جَمًّا (الفجر: ۱)

کھانا ایسی چیز تے نہیں محبت دے جو مال دنیاوی دی حب جہدی

ترجمہ و تفسیر آیات مذکورہ بالا

نہیں ایہ بات نہیں تیں کرے عزت مول یتیمیاں
تاہجے عواں غریباں تاہیں اپنے لنگر خانے

نہ آپس دے کر و آمادہ اور بد بخت لیتاں
آپ کھاوتیں مال مویاں و اسے مگر دکانے

تھے دنیاوی مال اوتے ایچھے چہر و تہائی
بے شک ایہ کل قبل سب سے بڑا دھماکا جادو سے
نہاں تھیں رحم سے شفقت سے اندر انہوں کی
وجہ نوریت جس عیش و لذت سے بچو حق در بت سے
نہاں تھیں شہر سے بچا ہوا رہا جو شہر سے بچو
بہ جاں پڑا ہوا نجل مبارک مول ایہ ذکر نہ اوست
نہاں تھیں باہر سے نہاں سہل ایسا آندا
تھے جس سے ہر مول رب نے ان کی رشتہ داری
دی ایہ ایہ سب ادبوں ان سدا سے

ایہو سب مکانی دل و چہر ایہو شوق مدنی
اس مسئلے دا ذکر نہ کرے نہ کوئی آن دستہ نہ سے
بہت ہی کوٹ تھیں بہت بات نہاں جانندی
اک دو جگہ تھیں بابت اوتے ذکر لیا سے
اوہ بھی اون کے کھان بھلہ تھیں دے مار سے
کوئی نہ تھیں تھیں سب سے مدد دیا سے
درد تھیں دھن دھن دھن دھن دھن دھن دھن
سب تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
پہلے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

قَامَا إِلَيْهِمْ فَلَا تَقْمَرُهُ

نہیں قیم پس نہ کر تہر (داوید اوس سے)

نہاں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
جوں قیمی تیری اوتے کرم اسان نہر مایا
نور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
سرور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
پھر بھی نہاں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
ویکھ انہاں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
آکھن انہاں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
ایہ نادار غریب بچا سے محرم انہاں نہ کوئی
مکے وجہ جو پار تھیں تھیں تھیں تھیں
دولت مند غریباں اوتے نظر کرم فرماون
ایسے اندر انسانیت تے آدمیت جانے
اے لوگو مظلوم جو دیکھو ظالموں ہاں سے

توں بھی نہ کر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
سرک تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
دیکھن تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
اپنی بے بسیوں بے بسیوں تھیں تھیں
کندے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
حق تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
ایہو سب واضح کر کے تھیں تھیں
بھی سمجھ حق حقوق انہاں سے پورے دتی جاد
عاجز تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
اکثر ایسے مسئلے آئے ایہو ہدایتاں آئیاں
اسے چپ ترقی وادھ ایہو نفع بستہ دن
ایہو ہی اک زندگی والا دل دانا نہ سنبھا پے
انجیں بھکے ننگے عاجز دل توں ہاں سے ہوئے

بھگوان دیو کے پجاریوں کا نام پان رہائی !
 ہے ۔ پانچویں ہے نونی ، ماحسبہ دروہ رنجانا
 پیغمبر نے ہر حالت میں ایہو سبق پڑھایا
 نہشت کی رہنمائی داتم میں جس کی نہ آؤ

بھگوان نول و نچھنا دیو اسے دھپہ بھجیا
 اوسنوں بھی مل نال بھناؤ کھائے اور بھی کھانا
 بکے والیاں نول ہر ویلے اسے پاس لایا
 انہوں نے نول ہر ویلے اسے پاس لایا

اَوْ اَطْعَامُ فِيْ بُؤُوْرٍ دِيْ هَسَدِيْ بِرِيْمَا ذَا هَسَدِيْ بِرِيْمَا (دہر - ۱)

اٹھانا دھپہ دہاڑے بھکھڑے سے رہتے دار قریبی حسیم نول پ

بھکھڑے دن غریب تے بکس کوئی غریب نتانا
 اونی تیرے سو دسے خواہ پنا یا بیگانہ کوئی
 پیغمبر نے پنے وار بھجیں ایہو سبق پڑھایا
 تہہ ہرے لوگ تہیں دتے تہیں کچھ نہشت کر دے
 دوی نیکی عمل باکیزہ ایہو نبی فرما دے
 نہشتے نول بیک سے اوسنوں سے بہت پائے

اسے تہہ ہرے لوگ تہیں دتے تہیں کچھ نہشت کر دے
 پیغمبر نے ازم کیتی مسدا اور ہری بھل جوئی
 حق بھجیاں پورا دینا پڑا ثواب بہت پایا
 انہوں نے بھجیں ہزار ہمیشہ سخن نبی سرور دے
 ایہو عمل خداوند باری بند پسند لیا دے
 انہوں کی تعریف و چاہے ایہ آیات اتار دے

نَطْعَمُوْرَ الطَّعَامَ عَلٰی حَيِّهِ سَكِيْنًا وَ يَتِيْمًا (دہر - ۱)

نہشت دے رہی کھانا اور محبت امدادی دے سکینا نول تے یتیم نول پ

حسرت بوز کر کے روایت بداد د جتا دے
 اوس دم سانوں کرن مخاطب تے ایہ اکھ ستادون
 سن فرمان نبی و انگوں عرص اصحاب کریدے
 سن کر حضرت کہیں خدا نول سے وہ عمل پیارا
 تے جے نال کسے دے غصہ دشمنی کرنی آ دے
 ایس حدیثوں ایہ گل جا پے نفرت پیار جو دویں
 پیغمبر نے اسے اوتے نذر زیادہ لایا
 اسے تہیں اسدنی زندگی دوتوں بستادون
 یعنی حق حقوق انسانی ہون انجہ ادائی !
 پنے دھپہ تنہا جتنے سون پے انسانی
 جیکر رب دا راضی نامہ انجہ حاصل ہو جاوے

بک دن حضرت پاس اساندے خود تشریف لیا دے
 پچھن کر دے عمل نہ نود بہت پسندی دن
 نذر زکوٰۃ جہاد وغیرہ اولوں پنے دسیندے
 حب کر دتے اس دے کالین اوس واسبھ مہار
 اور بھی محض خدا دے کارن غیر خیال جو کا دے
 محض خدا کی خدا دے نہیں تال سمجھو اونوں !
 ایہو ہی اسدنی زندگی ایہو بیان بتایا
 پہلی تہوں شکر گذاری واضح طور لب دن
 جویں خدا دا ذاتی نشا بندیاں حق آتیائی
 ایسے طور بھلے جس تے راضی ذات ربانی
 سمجھو ایہو عمل اوسے دا دلی مراد بر آوے

رب سے بندے انجیں کر دے اسے نال لگانے
انجیں کی مسکین قیام جان و چین اس سے
کیراں جسے انہاں یقین آتی ہے اسے نول حق جاتا
نہے غشا پاک نی دیکھی انجیں ہی آیا
ایہ بڑی عبادت آتی ایہو کی خوش خودی
اللہ والے اللہ کارن سرسری بازی لاندے
دوبی کپڑے و شپہ بھر کی رمل درد وند نال
جسے پاک نول تکی پونچھ یا دھڑا سر اسے
اسے مومن سن غوروں تھریو ہی زنا کانی
پینمبر بھین صد غم جانور تن من کھول تھو نور
لیکھے پیاسے سخن سناے رگ رگ تر کریر سے

کہ سب سے اسے دی خاطر غیراں کس نہ جانے
اللہ کارن کمان تو انج ہو کے انہاں تاسے
اسے وارن ایسیاں لوکاں دلوں عزیز کچھ تے
دیکھو جو من یتیم سے نول کر دے سر سے
اسے تھو دو جگ اندر ہی ہو دے بہود کی
تا بعد ازل پیار کر بندے غیراں مار اڑاندے
ذرا بھی دیکھ کسے دے تے تن من دھن سب رنا
دو جہاں سے نال سر جہاں سے پورا پیار و کھا دے
اسے پاروں ایتھے او تھے فضل تھے رحمانی
ادبوں کراں سلام تے تاسے سر درود پونچھوں
جنہاں سنیاں ہو با جی ہے جان اسے تے دینر سے

الحسب ربی و اللہ اعلم
پیار احمد واسطے تے دشمنی اسد واسطے

حسب عزت اللہ کارن سوہنا سخن سنایا
باقی من ایہ دیکھو کس سنگ الفت کیتی ہو دے
ط درتن دی زندگی واسطے اسے او تھے سہارا
حق باطل نول جنہاں لوکاں دل دیو چسپ بھجا
نفرت اتے محبت والی جس بل طاقت ناہیں
تے جس محض خدا کی خاطر اس تے عمل کما یا
اسے پاروں مومن کافر فرق پہچاتا جاوے

دنیا دی سب زندگی و ما نقشہ کھوں دکھایا
تے کس سنگ مدوت جھڑو ویر کرنی دھڑے
اسے نال حیاتی بن دی اسے نال گزارا
انہاں نے ہی زندگی دار لطف ہمیش اٹھایا
ادب دل مردہ برا نکما اول آخر تائیں
اوس نے اپنا آپ بنایا دو جگ درجہ پایا
کہرا رب نی نول چاہے کون شیطان کہائے

کہیں مسک چنڈا ذکر آں ذات بابرکات علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت عبداللہ بن مسفل کمر ذکر زبانی
کندے پاک نبی سے دستے آیا پاک اصحابی
کمند ایہ خد سے پیر سے نبی رسول یگانے

چونکہ زندگی دے دچہ لکھیا لوری پاک کہانی
آکر قدور سے دچہ جھڑیا دل دی کڑھ خرابی
دل میر سے دچہ الفت تیری تن من فدا ہویانے

دنيا وچہ کوئی نظر نہ آئے مینوں وانکے تھانہ سے
 سن کر حضرت نے فرمایا سوچ ذرا کی کہنت دہا
 میں دل حب تھادی حضرت انجہ سمائی ہوئی
 قسم خدا دی پیار تھان والوں لہل وچہ سمانا
 سن کر حضرت نے فرمایا جہتیں دل حب میری
 یاد رکھو جو مال اسال سے دلی محبت لاندہا
 یعنی جیوں باش دا پانی تیز نیواں قل جاوے
 ایہ ارشاد نبی دا جس دم کھولے بھالے کوئی
 سنت رب رسول نہیں کوئی دل دی چھک زبانی
 حب ایہو ارشاد جو نبوی پوسے کرے تہا جی
 مال ایمان محبت ہووے جانے دلوں پیارا
 جہرہیں کماں مال نبی نوں آپ محبت آہی
 زندگی اپنی ایسی نہ سے جیویں نی گزری
 جیونکو آپوں انجیں اپنے دوست یار بنائے
 یاد رکھو جس ایسی حب دا دنیا وچہ دم بھریا
 اس سے تے اس حالت اتے جہان کیتی قربانی
 اپنی تن آسانی دی تے اوک پر واہ نہرہ جاسے
 جہاں اڑن دی ایہ جنت ہوئی کھراوہ اثر وکھائی
 کیوں جے اس نے سمجھیا سار مسئلہ اسل اسدی
 جس نے اس دنیا وچہ را کے اسنوں دلوں جوکھایا
 دنیا والی ہر اک لذت جس دم چھڑی عبادے
 دنیا کھیتی آخر سیتی پیغمبر فرماندا
 چنگے عمل محبت نبوی سچی تابع ماری
 حضرت اس نبی پر دھیں ذکر مبارک آئے
 اندر کھیں ایمانی زانقہ تے احساس اسدی

اکو شوق ایہو ہی غالب انجیں وقت وہا ندے
 اوں قسم خدا دی چاکے اوہ لفظ دھیر ندا
 سب دنیا کھیں ایہو اکو ہووے دے کوئی
 تن داری مر ائیو فقرہ اس نے رپیا دھرایا
 ہو جاتا غریبی کارن دس جہا کھجہ دلیری
 پانی کھیں دو طرف غریبی تیزی نال اوہ جاندا
 اس لہیں زیادہ ایہ بیچارہ طرف غریبی آوے
 سمجھ آوے کی مطلب اس داتے کتنی دل جوئی
 ایہ تال سبہ تقاضا علی کر کے دسنا جانی
 اوہا پورا نقشہ دے جیونکو ذات گرامی
 بھی ارکان اسلامی اوئے رکھے دار مدارا
 یہ بھی اوہ انجیں کریدا جاسے کیسے زمول کوتاہی
 ہر مشکل وچہ اگے ہووے دیوے اذہا یاری
 انجیں سب قبیلے اوئے اثر اپنا پیا پائے
 اوں ترقی خوش حالی دارا اپنا بند کریا
 ہر شکل نوں کھولیا کھج کھج فرق نہ کیستہ جانی
 جو ہووے سوا شہ کارن مومن تداں سرائے
 گردنوں جہل نے تھان نال اوہ دے ہو جہا ہی
 دنیا کوٹری آخر سچی باقی بھٹھو خاخی
 اس نے ہی روز حشر نوں دیا درجہ پایا
 اوں دم نال خد سے ہووے اسل سرور ہوسے
 جہاں اس کیستہ جس تھے سو وکھتے تہا ندا
 ایہو دین تے ایہو دنیا دو جہا دی سروری
 عظمت کہیں تن چیزاں کھیں سبے لذت ایمانے
 یہو ہی خیر شہر دی رب دی ایہو عمل گرامی

پہلی گل ہر چیزوں ہووے رب رسول پیارا
دوبھی بات محبت جس کی ہووے اس سے تائیں
تربیحی بات جاں نورا یمانوں نعمت جس دم پاوے
بلکہ خوف رکھے دل اندر متہ اس تھیں وہ جانوال
نورایمانوں پاکے واپس کفر اندھیرے جانا

اوسے اوسے واریا ہووے اپنا کارا بارا
وہ بھی محض خدا کی خاطر ہووے جمع اتھائیں
قائم ہے اسے دے اتھے انہوں پھوڑ نہ ہوسے
سردم خیال ایہو ہی ہووے چنگے بد سے پاوال
انجہ بے جیول اک رچہ اس داکیتا گیا ٹکانا

ایمان و حقیقت ال

دل کی باطنی حالت داسی نام ایمان بتاؤں
ایس حدیثوں معسم ہوئی کیفیت ایمانی
پہلاں ایہ گل جاں کوئی بند نورایمانوں پاوے
تا بعد از نبی سرور در تھیک ہو جاوے پورا
جد تک اس دے دل وچہ ایہ بل غلیک نہ ہوکے اوسے
رب نبی دے حکم سرگھوں جد تک اول تاہیں
ہاں جد ہووے ایمان مکمل ایہ لذت آجاوے
اس حالت وچہ جو بھی تھی نال خوشی پیا ہستہ
تھی دنیا والی اس دم ایسا نشہ دکھانڈی
جنہاں لوکاں بعد یمانوں ایہ کچھ ذائقہ آیا
شان صحابہ اسے پاروں معلم ہووے انہا نونوں
ہر اک جنگ لڑائی اندر جوش خردشوں آئے
جنہاں موت حیاتی والا فکر دے نون لایا
جد لذت ایمانوں کوئی پورا الطف اٹھا نہ
جے اود دنیا نال لگاوے اوہاڈ ہونڈرے بھلے
جیوں اود ایس محبت اندر آویں کٹھا ہو با
یاد رکھ نہیں جد تک دل وچہ جب کچھ رب نبی دی
جد ایمان مکمل ہووے تہ جتھا بن جاوے

ایہو ہی بنیاد اسلامی اسے نون سکون
تے دسیا اودہ چیز کیا ہے کیا اسرار عرفانی
دنیا دی حب پھوڑ خدا و دل وچہ پیار و وحشت
ہر حالت وچہ ایہو سست سے نہ مولن اوجور
تد تک نہیں اسانی جذبہ اپنا رنگ دکھاوے
تد تیکن ایمانی لذت سے نہ ادس دے تائیں
مرہ مرہ حالت وچہ ادہا ہی تا بعد رسد دے
بلکہ تنگی فرحت سمجھے ایتھوں مول نہ ہئے
کون مرچ بھی گھنڈ گھنڈا گویا مرہ پکھانڈی
چھڈ گئے ارہ دنیا کو اوہا ورد پکھیا
سمجھ گئے اود راز حقیقی حاصل تھئے ایمانیں
موت حیات و افکار نہ کوئی تال ایہ سبے پائے
اود کمرور ایمانوں ہووے محمد پندوات رہا
دنیا دے چھڈ جھگڑے جھیرے رب اودہ ہر چند
جنہاں نال خدا دے لاتی خیر خیال نکے
انجیں سمجھ قبیلہ دس واسے تھئے مٹھا مرہ
تد تک نہیں ایمانوں کوئی مل دی دتہ شے دی
مڑا سدھی زندگی والا نضر نضر دتہ

رہن سہنا کہنا سنا بل درتن بل کھانا
حق ادائی والا لیکن اپنے اتے بیگانے
ٹھیک ہو جہاں سبھو چالوں شکل تھئے انسانی
جو کم ہوئی اللہ کارن اسے دی رضا جوئی
حضرت معاذ کہے تہ سیر پکڑ حضرت فرمادے
اں کارن میں کراں نصیحت راج تھادے تائیں

ادانماز زکوٰۃ تے روزہ حج وافرہ نہانا
ہو رنیکوئی طرہ محبت برے خیال ہٹانے
اس صورت وجہ ہر کم دس دانال خداے جانی
اوسے دی خوشنودی کارن کم ہوئی سب کوئی
قسم خدا دی حب تیری میں بہت ہی ہوندی جاوے
ہر نمازوں پچھے رب تھیں ایہہ دعا منگائیں

اَنَا مُسْلِمٌ اَتَمُّهُنَّ عَلَى ذِكْرِكَ وَتَحْكُمِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ میری مدد کریں میں تینوں یاد کراں تہ اشکر بولا لیوان تے بھی طرح تیری بندگی کراں

ایہی دانقہ حب الیمانی جد پوری ہو جاوے
دل وچہ ٹھیک یقین جے اللہ ہے اک سرتے میرے
تالی ہی اوس دی وچہ درگاہے عرض سوال سناوے
جہ تک ایہ گل دل وچہ تائیں اک خدا رکھوالا
تہ تک اوس سے کارن تائیں کردا کوئی کارا
اسے تھیں ہی نال محبت اوس دے نام کھوادے
نور سبب کہے میں سنا حضرت نے فرمایا
ساتھ ویہو مومن دادیہو اوسے نال لگاؤ
یوہریرہ کہے پیغمبر یک سنن ایہہ فرمادے
جو کجہ دین خیال سچن دا ادبا اپنا جانے
جے اس آپوں نال اللہ دے دلتوں لانی ہوئی
تال اوہ مل کے نال انماں دے اوہا عمل کماون
حضرت استخاء کرے روایت حضرت نے فرمایا
فرمایا میں کہاں تال وچہ کہہرا مرد بصیرا
لوکاں اکوں عرض سنانی یا مہمت فرما
تہذیب کہیا ایسے نوکریو جیہں دے تائیں
ایہو نوکریو تہاں من اپنا کر تہستہ رستہ دایا

اوس دم ہر اک دل اپنے دی رب نوں پیاساں
ہر حالت وچہ اوہا رکھا اوس دے شان اوچیرے
ہر اک اپنی دکھ تکلیفوں اسے نال ہو جاوے
تہ تک نہیں سناں کوئی اوسنوں کھول کشالا
تال اس دل متوجہ ہوکے دے حال آوارا
رکھ یتیم تے مسکیناں ہر شے پیش لیاوے
مومن بنال نہ ساتھ کسے دا دینا جائز آیا
تے جوڑ دوا اللہ کولوں اوسنوں ونجہ کھلاؤ
دین بندے دا ادبا جویں دوست اوہا دکھاوے
مراوہ دوست ایسا رکھے جو ایسے سستے آنے
اللہ والیاں باہجہ تسانوں یار نہ ملی کوئی
سے وانگوں زندگی جویں رب نبی فرماون
بک مجلس وچہ کہندیاں میرے کن آواز آیا
گویا سمجھ تھیں چنگا اوہا درجہ اوہا اوچیرا
بہتر کہڑا ساڈے دھول نام اوس دا ستاؤ
یاد آجاوے ذات خدا دی بھلن سب خطائیں
ہر اک اپنی مرضی منشا اوچیں کر دکھلایا

کوئی کلام یا حرکت خواہش یا بھول امر ربانے
 بیشک جس دم مال خدا سے الیندا ہے کوئی
 لَا يَنْطِقُ عَنْ آيَاتِي وَی پان اوس اوتے آئے
 پاک نبی دی حالت ایہ انجیں عمر گذاری
 جتنا عرصہ مکے اندر حضرت نال رہا یا
 پر لوکاں دی بہتری کارن ہے ہدایت کر دے
 جدول یتیم لَا تَقْرُؤُوا حُکْمَ خُدا فرمایا
 کے یتیم بچے سے تائیں تئیں نہ مول ستاؤ
 پر ایہ نرم کلام تمامی سمجھ کہیں ربانی !
 پھر جو کفر ازل تھیں بھلے ہوئے راہوں
 جس دم مکیوں ہجرت کر کے شہر مدینے آئے
 کھلے طور حدی طرفوں حکم ہو دے ایہ جاری

انہاں تھیں نہ ظاہر ہوئے ہرگز کسے بہانے
 بھل جان دی سجد دنیا اوسنوں تے اس کی بد کوئی
 امروں باہر قدم نہ پاوے ادھاری ہو جاوے
 ہر اک رب دا امر منایا کیتی تابع داری !
 اس وجہ تنگی ترشی آہی اسے پر سبب نہ چاہا
 ہر برائیوں روکن سمثال امروں رب اکبر دے
 مکے وجہ تمامیاں تائیں محفل وحیہ سنایا
 تے نہ اوس دا حق وراثت زور سے نال دلاؤ
 نیکو کار قبولن اپنا دشن رنگ ایمانی
 وہ اوسنوں اک ٹٹھن سمجھن دزن نہ خوف اوسوں
 اوس دم حالت ہو رہو جانے ہونا کریم کہے
 جس وجہ خاص رعایت ایہو رہے اللہ باری

وَأْتُوا الْيَقِيَّ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَقْبَلُوا الْخَبِيثَ

تے دے دیو بیناں ہوں مال انہاں دے تے بردہ عوام ہوں

بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِهِمْ

مال پاکیزہ سے تے نہ تئیں کھڑ مال نہاں دے ملا کے نال اپنے مال سے

إِنَّهٗ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا (نہاں پ بہ)

کیوں ہے ایہ گنہ بڑا بڑا

رب دی بے ہودہی اوتے صحت کوئی کوئی آنے

جیوں چاہے تیل کر دکھلاوے بھراؤں دے بھانے

آپوں ہی مر درو انہاں وا کرنا پیا سکھ دے
 پہوں مال انہاں سے بہت ایہ حکم فرمایا
 اپنی پوری سوں منہاں سمجھ لم سرے نکورن
 انجیں و پس کرو تہی دیو ستھ انہاں دے
 تے نہ کچھ خیانت اس وجہ خوف اوسوں دے

آپ یتیم بندے سکنت مایاں نور و بخار سے
 اس آیت وجہ تین گلاں دا حق مسکین جنت
 جدول یتیم ہو جاوان باغ تے سمجھ وحیہ اوس
 دس دم جہڑا مال نہاں دا قبضے وجہ تئیں دے
 حیدر بندہ ساز کی دیندیاں مول نہ کرنا

جیوں سنبھالی انجیس ہی وہ واپس کرو انہا نول | ایہو بھلائی ایہو شرافت ایہو نور ایما نول

نشان نزول آیہ شریفہ

کے عطفان قبیلہ سیسی عرب نواسے کوئی
نہاں وچوں ہک بندہ کی بھائی اوس دامر جاندا
س چاچے سنے ماں ودر سبھ لیا سنبھالی اوتھائی
بچہ جس دم بالغ ہو یا تے اوس موٹ سنبھالی
کہندا چاچا مال میرا اج میرے کمر و حوالے
بڑی عنایت کافی عرصہ تساں سنبھالیا ہو یا
ہر اک طرح رعایت میری رکھی ایس زمانے
سن کہ بات بھتیجے والی چاچے مکھ وٹایا
کہند کوئی نہیں مال میرے ہتھ تے مل نامی دینا
سن کہ چاچے دی گل عاجز ہو گیا چپ اٹھائی
بندیں رسنوں آکے بچھیا کس گل دی حیرانی
کہند کچھ نہیں چاچے جھڑا مال سنبھالیا میرا
کہند کوئی نہیں مال میرے ہتھ تے نہ دینا تینوں
سن کہ کیا لوکاں اوسنوں نکرہ کرنا کافی
اوس دم سے اوس لڑکے نوں پاس بی دے آئے
سن کہ پاک بی ایہ جھڑا چپ ذرا ہو جاندا
دو جہ حق دی بہت جیونگر عام مفہ لیا تے
طیب مال حلال بتا دن نیک تمام کمائی
بعضیاں طیب مال کھریوں وچہ تفسیراں آندا
عرب اندر دستور سی ایہو عام رواج ہر جانی
یہ بچہ نکر جے ڈرک نوں ایہ واپس سار اگرتا
جے ایہ ہووے کچھ چٹکا خالص کھر متانی

انہاں سے جی حق ایہ آیت سمجھو نازل ہوئی
رہ جاندا ہک بچہ چچے عاجز تے در ماندہ
کیوں جے سر پرست ایہو سی تے حق دار تدا پس
چاچے کوں مال اپنے دا ہوندا آن سوالی
ایوں جے حق دار ہاں اوس دیکھی ہاں مالک تے
میں مسکین یتیم بچے نوں تانے پالیا ہو یا
بھلا ہووے جے بدلہ پاؤن لے نیک ٹکھنے
واپس مال دیوں بھتیں اوسنوں صاف جواب سنایا
ایہ سب میرا اپنا حصہ توں ایتھوں کی لینا
آیا واپس گھر اپنے نوں دل پریشاں تدا پس
تے کیوں انج دی چپ ہو بیٹھوں کی ایہ سرگردانی
اج میں میں بھتیں منگیا اگوں بولیا بہت اوچیرا
اوس سے ایس جوابوں پہنتا ایہ بچہ دھڑا مینوں
منے آسیں اس جھڑے سندی کہیں سبھ صفائی
تے سمجھو اس سے درد تھئے پورے کھول سن تے
اوسے دم ایہ حکم رہا نا آ جبریل سناندا
سعدی منھاک تے نہری پنخنی تالے سدھی بتا تے
اتہ خبیث حرام کمائی مال حرام کمائی
نکرہ مال خبیث در معصوب دا رخ نیستہ جاندا
مال یتیم سنبھالے رکھن عادت اک بنائی
پانی پانی تنکا تنکا مالک اگے دھسنا
اوسنوں اپنے گھر کھائیں سنے ایہو تہال مدنی

تے کھوٹا سب مال اپنے نول اس دی تھانوں دے
 کیوں جے ایسی عمل لیند افسانہ بریاتی
 کھرے پاکیزہ مال دے بدے کھوٹا نہ بدلاؤ
 نہ بچا حق بھی انہیں انہاں دنوں بنایا ہویا
 ج کل بھی ہے رسم ایہو کی لوکاں چال پھریا
 اوں دے وچوں اس دے کارن روٹی جودوں پکائی
 اسے وانگوں مال اس دے نول انہیں صلح کرنا
 اس تھیں بھی رب منع کریندا انہاں جا بدل تائیں
 کیوں جے انہاں تیرہاں گول دھپے گناہ اک کھارا
 مطلب اس آیت تھیں ایہو مال یتیموں کمان
 مرعالت وچ تال انہاں دے نرعی جاتر آئی
 اسے وانگوں ہور اک آیت حق یتیموں آوے

دقت او نیکی انہیں ہی مرناں یتیموں کھرے
 اس تھیں منع کھرے رب باری یہ آیت فرمائی
 اصلی کھرا حرا لے کر کے بری تھیں ہوجاؤ
 ایہو اپنی زندگی اندر مٹھی لایا مریا
 مال یتیموں عروپہ اپنے جس دم چاکے کھریا
 پاؤ بدے دوسر نکالن اپنا پاؤ آئی
 مر بھی اس دے اوں تے اپنا ہر دم کھارا دھریا
 کہہدا حق برابر رھو جودوں دھما تائیں
 اس تھیں پینا من ضروری ضروریست جبر پینا
 یا انہاں تے جبر تھیں نہ رب نول مول نہ بھانا
 غصہ نہرا انہاں دے کھنا سکے اٹائی پینا
 جیو کھیں دے اکھن ہی رب تھیں پینا فرماتے

وَإِنْ يَخِضُّهُمْ آتَاكُمْ فَخُضُّوا فِيهِ أَلَيْسَ تَحْتٰی فَا نَكِرُوا مَا أَتٰی بِغَيْرِ عِلْمٍ
 نے جے دھمے جو تھیں یہ جے نہ عدل کر سکد وچ حق یتیموں دے پس نہ جے کہو نہیں جبری پسند دے عدل تھیں نہ تھیں

حضرت عائشہ پارول اپا دے جویں امام بخاری
 ایسی جہناں یتیموں بچیاں کھر دھپے پاپیا بوب
 تک کھن حسن جمال انہاں دے بچیاں انہاں دل آوے
 ہر اک نا انصافی آبی گھٹ حق مہر رکھیندے
 ہر اک قسموں تنگی ترشی انہاں اوں تے آوے
 رب نول ایہی فرزا انہاں دے نول پسند نہ آئی
 نول ہی ک دی بابت دے دم وچ پیغام سیاوے
 بد یتیموں نہ تھیں تائیں وچ پھر نکاح بیاون
 نول ہی عدل انصاف انہاں سنگ جیکر کیتا تھیں
 اس طرح جو عقد کریندے نہ انصافی کر دے
 ن تائیں رب تبارک ہر کہہ دے دھما دھما

وچہ جبرست عرب رب چاہے رسم آئی اسنہاں
 مودوں جدول جمال انہاں نول آپ سنہا لیا ہویا
 کرن نکاح و مال انہاں سب سا نول جان جاوے
 اس دے پینا ملوک انہاں سنگسارہ بھی برا کریندے
 گویا بوڈیاں سمجھیاں جودوں عدل نہ کھیندے ہر دے
 کیوں جے ایہ اک چال کپنی تے دڈی بریاتی
 پینا نول مطلب اس داسارا دسیا جاوے
 پورے کرن نہ حق انہاں دے تے نہ ساتھ نبھاون
 بہتر جے مرزا انہاں کوئی وچ نہ تھیں نہ پیاوے
 نیسے کر دے نہ دیکھ پاوے دھما دھما نہ دے
 گویا م آزاد کی کھٹے روکے تھیں نہ دھما دھما

فرمان ہے جسے انجہ دی کرنا جس میں ایسے دکھ پاؤں
 بہتر ہے مڑھو کی جہڑی تنہا پسندی آوے
 جہڑی دل نوں چنی لگے اوتھے عذر نہ کاٹی
 جیتے بھی رب حق یتیم سب بھتیں بہتر آندا
 پاک نبی نوں بھی انجہ کی رب سپا فرماوے !
 لیدیں جسے بدلتی یتیم بیچارہ جھڑیوں پیر و گاندرا
 عرش نہیں سرچیز جو رب نے نہ جہڑی نہ پیر بنائی
 جہڑی سکھ یتیم بچے تے جیر تشدد کردا
 ربہ اولیٰ انہاں یتیم بابت بڑا انجہ ضروری
 جس بندہ نے نہ نال نہ دل دھڑے دغا لکایا
 بڑی برکت دل نہاں دار جو خوب سمجھالے
 دل نہاں دار جو کوئی اپنے تھپے اندر آنے
 بد دینا تے اتے خیانت اوس کے وچ نہ آوے
 بہرہ دیکھن اندہ بچے وچہ شہر نہ آدن !
 مہربان ہر نوں سانجھن وائی سمجھ انہاں مو جہڑے
 مڑا وہ مومن جس نے اوس دا مال سمجھالیا ہویا
 دیکھے جھاسے آن اس تامل سبھ اندازہ اودے
 تان اوہ محفل وچہ ہر کے انہاں یتیم تامل
 انہاں وے ہی سامنے سمجھ کچھ ہووے کارروائی
 ایسے ڈک خورنداری وچہ ترانہ پیادے

زندگی اپنی روزنیاں دھندیاں قنیاں وچہ لنگھاؤں
 عقد و جالے آنواؤں نکلن نظم ایہ ختم ہو جاوے
 کوہ نکاح انصاف کچھو دو جہڑے رہائی
 تانبے ایہ کچھ دکھ نہ پاؤں کتنا درد انہاں دا
 کسے یتیم بچے دے اوتے قہر نہ کیستہ جاوے
 تک کے اوسوں عرش خدا والہ عرش ڈاڈھی کھاندا
 ایہ دکھ جھل نہ سکے تک کے پاندی مہر دوہائی
 گویا ادھ مہر اپنے چاند غصہ رب اکبر دا
 تال ہی کھنڈا کرو انہاں دی سیوا سستی پوری
 سمجھو اوس نے اپنے اوتے بہار غصہ دا پایا
 کوئی خیانت اتے نقولی مول نہ آن دکھالے
 اوسوں جھٹک سنبھالے رکھے دل توں مہر جانے
 نال ہی خرم نقول اوساں مہتوں پیا کھنڈے
 اپنے لکھائے واسیہ اوتے سکھ ٹھیک لگاؤں
 ہو بھی دنیا داری ساری جنگی طرح نبھاوے
 اپنی وچہ حفاظت کر کے چنگا جالیا سو یا
 جیکر سمجھے ہے اس ہن ہر شے وے لگاوے
 رو برو وچہ پرہیز دیوے سارا مال انہاں
 تانبے کل نزل اس گل اندہ نکلے نہ بریائی !
 تانبے ہر کوئی اس پیا یوں اپنا آپ بھاوے

وَاذْكُوا شَحْبَةَ اَمْوَالِكُمْ الَّتِي جَعَلَ اللهُ لَكُمْ

تے دیکھو تیں بیوقوفان نوں مال اپنے دے جو بتایا اللہ نے

قِيَمًا وَاَسْزَقُوْهُم مِّنْهَا وَاسْكُوْهُمْ فِيْهَا وَاسْكُوْا لَهَا

رہے تے دیکھو انہاں نوں انہاں نوں اس وچہ تے پناہ انہاں تے انہاں کد مال انہاں

تھوڑا کھادو وچہ اس وچہ تھوڑا کھادو وچہ تھوڑا کھادو وچہ

تھوڑا کھادو وچہ تھوڑا کھادو وچہ تھوڑا کھادو وچہ (نکاح نوں)

جے استوں اچھے دے کے انہاں ضائع ناحق کرنا
 پر اس تختیں ایہ سمجھن تہاں باکھل ہی کھا جانا
 رب فرماتا انسانوں بھی اس دے وچوں کھواؤ
 تالے پئے تسلی دیو بھی انہاں سمجھاؤ
 ایہیں صرف نگران ہی اس دے نے انہیں رکھوائے
 پر ایہ خاں ہدیت استوں اپنا مول نہ جانو
 ہاں جے اس تختیں نفع اٹھاؤ ایہ نہ دل تختیں چاؤ
 خرچ خداک لباس انہاں داں تختیں چلدا چاؤ
 تے جہد واپس کرنا ہووے ٹھیک انہاں ازماؤ
 جیکر عروں پورے ہو گئے بن گئے کار و باری
 تالے ایہ بھی شکر نہ کرنا مت ایہ مال اڑا دن
 کم تہاں دا جتنا آبا اتنا تہاں نبھایا
 جے ایہ او سنوں صانع کر سن یا انہیں کھا جادن
 اس گل سفند مول تہاں تے وجہ کوئی نہ آنے
 مال تہاں قبضے آئے او دے دے دتاے سارا
 جہد اگوں اک خاص رعایت رب سچا فرما دے
 تے اوہ مالی تہاں وچوں منگے کچھ مزدوری
 یا کوئی کار تجارت کر کے اس تختیں نفع آسایا
 ہاں جے ہووے غریب تے مفلس عاجز حال زکرا
 تے جے اوہ مزدوری پاروں بچہ وچوں کھا جادے
 کیوں جے اللہ نے مال اس دے نول سپہ تجارت لایا
 اس صورت وچ جے اوہ بندہ منگے کچھ مزدوری
 یہ یہ دروہو جہد دیو واپس مل انہاں نول
 اندر گوشے دینا چنگا پر اس وچ سپہ بریانی
 اوہ آکھن اسان یا نہیں کچھ کھا لیا زور بزوری

بہتر اس واناں حفاظت گھراپنے وچ سپہ دھرتا
 تے انہاں نول کچھ نہ دینا آپوں نفع اٹھانا
 کپڑا لتا حال مطابق پئے انہاں پہناؤ
 ایہ سپہ مال اسباب تساندا دل نول مسکرنہ لاؤ
 جس دم نوڈ مہرئی اوں دیلے کد سال سب حوالے
 ناں ہی ایسا قبضہ کر کے ایسا لیکھا آؤ
 بلکہ سمجھو حق انہاں دا انہاں نول دلوؤ
 اے پر یاد رکھو خدا ندرت رنگ ہووے کھاوے
 دیکھو کھڑی حالت اندر کیا انہاں ورتاؤ
 تہاں دے دینا عیب نہ کوئی ملک انہاں دی ساری
 مسکتوں لے نفول کہاں وچ ہر شے پئے اڑا دن
 اگوں اس دے ایہ مالک حق انہاں دا آیا
 یا گھر وچ سپہ سنبھالن یا یہ ادھر ادھر لادن
 ناں ہی جرم تہاں تے آئے دادھا ہووے دھکانے
 ہن ہو گئے ہو پاک اس دنوں ہو گیا ختم و ہارا
 جے متولی سوکھڑا ہووے چنگا پیوے کھاوے
 کیوں جے اوں نگرانی کیتی تے حفاظت پوری
 اس دے کارن ایسا بدلہ لیبنا روا نہ آیا
 ہووے اوہ متولی بنیاں مال سنبھالن ہارا
 اس دے وچ بچہ غیب نہ اڑیا روا شرع فرماوے
 نفع کماے دین ترینا استوں لیا رو دھایا
 کچھ نہیں ہرج اوہ ٹھیک معاسر انہیں امر حضوری
 محفل وچ گوہاں سامنے پورے طور تنہا نول
 کل نول مہرئی گل بن جادے کھنئے فساد دہانی
 ایہ آکھے میں دتا سپہ کچھ بن جادے گل ہو رہی

اسے پادریوں شرع پر ہا وجہ لیسنہ دینا آیا
باقی اللہ سمجھ لکھ جانے نہیں اندازے لادے
اس تھیں کچھ نہیں بھدا ہو یا ظاہر باطن جانے
اصلی قصہ تے سب جھپڑا ذکر یتیمیاں آیا
جھڑ کو نہیں یتیم کسے نوں تاں اوہ تنگی پاوے
حضرت کیا جنت اندر ہے اوہ میرا سنگی
بھی فرمایا گھر چپہ جو کوئی پکڑ یتیم لیا یا
اللہ اوکسوں جنت بخشے بھی انعام تمامی
پر اک شرط گنہ نہ ایسا اس تھیں ہووے کوئی
ایں عملوں مڑاوس دے اوتے اثر نہ کوئی آنے
بک دن حضرت نے فرمایا اوہ گھر مسلماناں
جس وجہ کسے یتیم بچے نوں لیا کے کوئی پالے
تے اوس گھروں پیغمبر نے بہت برا فرمایا
اس تعلیم نبی سرور دی ملک عرب وجہ سارے
جھڑے ہوئی ہر بریا یوں منے وجہ زمانے
جویں یتیمیاں مسکین نوں اوہ سن بنت ستاندے
جویں بے رحمی بے دردی نے حال نہ چھڑیا کوئی
اک ویلا سی مسکین تھیں ایہ سمجھ کھوہ کے کھاندے
اک ویلا سی مہیاں اوتے حملے پئے کریندے
اک ویلا سی دل انہاں دے پتھروں ددھ سوئے
اک ویلا سی تک مسکیناں اندر چھپ چھپ وڑدے
جس صہابی دا گھر دیکھو اوہا یتیمیاں خاناناں
کے یتیم آواز نکالے سو متھ اے آون
ہر اک دی اینخواست موئے یں اسوں لے جانور
حضرت مافی عائشہ صاحبہ ایہو معمول بنایا

تنبجے ہووے نہ دادھا کل نوں بہت فساد ہو یا
جو کچھ ساڈے عمل وغیرہ یا جو ہر کدے
بھی اوس دی پرتاں کر لسی ایسی بات ٹکونے
انہاں دی امداد ضروری رب سچے نساہا
اپنے بچیاں دانگوں اوکسوں ہر دم سمجھ جاسے
جس نے کسے یتیم بچے دی دور کیتی و بچہ نہ تنگی
افت نال کھوایا کھانا عزت نال بہایا
گویا اس دے بدلے اس دی دور ہوئی سمجھ غامی
جھڑا اس تھیں وڈا ہووے تے پھٹے بد برتی
نہیں تاں متھ یتیم دے سر تے وڈا مل کھینے
رب نوں بہت پیارا ملک دا بھی اچھا سمیٹا
ہر اک طرح تو اتنع کر کے اپنے نال منہ لے
جس وجہ کسے یتیم بچے نوں لیا کے دکھ پسپا
اوہ کچھ اپنا اثر دکھایا ہووے تھیک دھارے
اوہا ہی سن و عظیمی دا بن گئے مرد یگانہ
انجیں ہی اج انہاں تائیں ہر شے پئے کھاندے
انجیں اوہ ہمدرد ہر اک دے تے کدے دجوتی
اج جتنے بھی دیکھن ایسا سینے نال گاندے
اج جو ایسا فعل کماے اوکسوں و بچہ مریندے
اج ایہ گھن تھیں بھی ددھ کے نرم ٹاکم آئے
اج مسکیناں دے لہلہے پھر دکن ہر مردے
اک بک گھر وچ کوئی یتیمیاں کھانا کھاناں
بھوڑاں دی سزا کارن ادبول سبب نوں
اپنی گود محبت اندر دل آس دا پرچا خواں
انصاف دا دیاں کئی یتیمیاں ہر وجہ سارے

پاسے سے خدمت یعنی عتد نکاح کرائے
عبداللہ بن عمر صحابی ذکر انہاں دا آوے
ہیں ویسے بھی کھانا پکے پیا یتھاں بھالے
ایسوی نہیں سمجھ صحابہ اسے طور کبر بندے
نالے مال وراثت اوس دا پیا سلجھالیا تالے
کسے قسم دا طمع نہ کیستہ کوئی غلطی ہوئی

ہو رہی ریاں بچیاں اوتے بہت احسان کدے
باہجہ یتیم بچے دے نال ادھ لھانا ہرگز کھاوے
لجھ جائے تے خوش منہ سے جرج صدام کھوے
جول کوئی ملے یتیم ویسے سر بیادوں متھ دہر بندے
جر دم ہو یا سنبھالیں لائق نیست اوس حواسے
جوہں ہدایت پاک نئی ادھی اوہا کسے ہر کوئی !

حکایت یتیم

ایک واری دربار نئی دے یک مقدمہ لیاے
عزم کرے یا حضرت میرا تختستان فلاناں
کئی ماریاں واپس منگیا کر کے منت تاری
آج دربارتساں دے آکے میں ایہ حال سنانواں
من کہ حضرت بات افس دی نول شروع تحقیق کرائی
تر حالت وجہ پیغمبر نول بہت ہوئی مجبوری
آخر جہڑ ڈھٹونے اوس کوئی نہیں ثبوت لیا ندا
یعنی تختستان اوہ سارا مدعا علیہ ہتھ آوے
من کہ فیصلہ خدمت دیوہ دروہیں نیر دگہ ندا
یک ہی دے فیصلے اوتے کراں نگشت نمائی
ایک لڑے تے دوسرے تالے دروہیں نیر چلاے
سے پاوہوں مدعا علیہ نول پیغمبر فرما ندا
حضرت میاں جہت تیر بندوں تختستان دے دیوہیں
یہ سچاں کہہ دے سید نہ رنشی اس تے ہو یا
اوس نے سن کہہ کیا اوسنوں سن گل یار سیانے
جہاں ایہ سنیو کس بت تے اس تے زہنی اوہ ہو آیا
بے تختستان اوس کولوں اونجیں کر دکھاوے

ایک یتیم دی بابت لکھی جو آ حال سنائے
شخص فلانے قبضہ کیتا انجیں نال بہانے
پراوہ یمنوں دینا ناہیں شکل بن گئی بھاری !
مدد کرو میں حکم یا رقبہ واپس نیر لیاواں
پراوہ ثابت نہ کر سکیا جوں اوہ عرض سنائی
اوہ بے کس مظلوم بیچارہ مسل نہیں کردا پوری
مدعا علیہ دے حق وجہ حضرت فیصلہ آکھ سنا ندا
جس کھتیں اوس یتیم دے دل تے اثر وڈا ہو جاوے
کہندا من میں کمالی بیچارہ نہیا بچھ نہیں جاندا
یہ نہیں جائز پر یہ بھی گل حیک نہیں نظر کی رآئی
جس کھتیں پاک نبی دے تائیں رحم و دے تے آوے
دے دو تختستان اس تائیں وہ انکار ان ندا
روز حشر نول تر دے بدے رب یقین جنت رسید
تال مال ہو رہی صحابی اوتھے خدمت وجہ لھاریا
تختستان دے بدے میں کھتیں دے لے باغ غور نے
دس صحابی انجیں نیستاں پل وجہ بد لایا
اوس یتیم بچے دے حق وجہ سید کہہ سناوے

آکھے نام خدا سے تینوں بخش دنا ایسے سا
انجیں ہر صحتی سمجھو اس گل پیچھے مردے
ہن بھی مسلماناں اندر جوش اداہ پایا جاوے
بک نبی نور رب تبارک جوں تکم نہر پایا
تکم دنا سے کہے تھوں دگر یتیم جوں
سے یتیم سبے نور دیکھو اسنت پیہ مکہ
انجہ نہ ہونے کے گلوں اوہ ہونے بل آنزورہ
مٹ جاوے جس اور سے بھہ ہونے ختم کہانی
گویا سرک طرح اوہ نی پتی ہونے تو اسخ پری
ایہو منشا پاک بنی دا ٹھیک اسماعل ہو جاوے

میرا اس سے حق نہ کوئی تیرا سب دہار
جوں یتیم ملے کوئی انہاں سیوا اس دی کردے
ہرور یتیم تن سرور نہ ہر کوئی سقہ ٹکھٹ
اسے وقت صحابہ تائیں اپنے پاسے لایا
ٹیسے رب سے جبرم سالت تو اسالت سے دل
پوس کی گور تو سقہ دل دی نہ اسے بل جہاد
رہ جاوے سمجھ جہات ادھ دی ہو جاوے جیوں مردہ
بھل سوار سن ہر سخن الانا ذہنی کیا زبانی
ہو جاوے انسان مکمل رب دا حاضر حضور
قال ہی اس پستے ہر اک نول کر کر پیار لکھتے

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْهُ

نے پیر سوالی ہر نہ جھڑک (دوستوں جس سے ملے اداہے)

چیمبر نور رب تبارک اسے شکر و بارور
جوں تیسر خود آپ سزائی بن کے ہیں در آئے
جو منگیا سو پایا ساخوڑ جو یہاں متھ گیا
اس گل دی کہ شکر گزار جو سال در آوے
جیوں یتیم دے حق آیا قہ نہ کردانہاں ستے
دنا تھیں تہہ تھیں دروین ٹکھٹے بیت پاک جہاں
پیر مایہ لوکاں س رہے فرق بڑا کچھ پایا
ہر یتیم بابت یا لا تھیں فرماں
کیوں جے نال یتیم ہوندا عرصہ کچھ لمیرا
ک حالت چہ کی تھیں سے اس پریشاں
سجھوں مرتے جھلنا ہوندا نال بھانا ہوندا
تہہ تھیں او جوں نہ ہونے اپنا آپ سنبھالے

حکم کرے نہ جھڑک سوالیاں بلکہ بول پیاروں
اس نہ جھڑک دتی کوئی گول سائے بول ستائے
اج ایہ حالت دیکھو کتنا شان تہاں نے پایا
اوسنوں تہہ جواب نہ دینا جے کچھ عرض سناوے
انہیں نال نور نہ جھڑکوں سے ایہ بوجھ تہاں سے
نہ ہر معنی اک رہا نہ سے دھن جہاں تہاں
دکھو دکھ مراتب دے دکھ اندازہ لایا
کیوں جے اس وجہ مدت دہی سے کچھ تہاں ہاں
بھی مل بل کے رہنا ہوندا کی تہہ لیسر
سکھو دکھ تنہا ترشی نالے گئی چڑھا اتارے
ہر اک ذمہ داری تائیں توڑ حیرت جانا ہوندا
تہہ تھیں تھیں دوستے اس سے سمجھ گشتاے

ہر اک آدمی دی شے دا ساکھ راہی جانی مانی
 جس حالت وچ کچھ بڑا دسوں سنگی ترشی آوے
 تے سائل دا جوڑ تعلق ہے پل گھڑی تمانی
 تھوڑی دیر کھوتیاں آکے کرے سوال سوالی
 اوں دی تے ک صدی ہوندی ہے مقبول ہو جائے
 سائل جیوں بھی کوئی سنے درتے آن کھل دے

ساری اوں دی ذمہ داری تے پوری رکھالی !
 ہونے اترے تے ایسا جھڑا مول نہ جاوے
 اسوں لا تنہی کہ دیار رب دی ذات گرامی
 بل جائے بل بہتر نہیں تال پرست جائے ادھ خالی
 پر نہیں جائے جھڑا کن اسوں روا خدا فرماوے
 اسوں جھڑا جھڑا کے اوہا آخر نوں پیارو دے

مسئلہ حقیقت سائل و حقوق ال

قدرت رب سچے دی غالب کیا اس دے بھانے
 سمجھ انسان برابر تاپیں تے نہ اگو ویلا !
 بعضے دیلے تابع حکومت سر تے رھد واسائیل
 وقت تے سڑا پر اوں تے ہو رہی رنگ ہو جائے
 جیوں کرنی آہا وڈا کوئی چلک وچ نہیاں ہو یا
 جیوں ادھ کدی خیر تال کردائے دنیا نوں پالے
 بیوں ادھ سے بندیاں تے بھار دیوں آج کھوں ہولا
 یہ رنگ دیکھ زمانے نالا ایرجاسبت پیش آوے
 سے تھیں ہر بندے اتے ہے ایر فرعن ضروری
 تے اس اپنی حامت اتے نازل مول نہ سو دے
 جاں بھی کوئی حاجت ولا حاجت لے کے آئے
 ایر نہ سمجھے ایر رنگ میرا رہی اسے حالے
 ایہ تال مرضی رب سچے دی جیوں کو اسوں بھاوے
 دوہاں جگہاں وچ رب سچے یہ ذکر مبارک آندا

پڑ وچ بچھو دا کچھ بتاؤں تے رہن سہا نے
 سر کوئی اپنی رنگن اندر کردا پھر دا میل
 ہر جگہاں اوہ نثار و۔ بے جنگیں شہر گزیریں
 تال ادھ تلج حکومت دے تال ادھ کچھ دکھاوے
 انجہ آج پھرے آرزو حالوں سمجھ کچھ چھنیاں ہو یا
 انجیں آج محتاج بیچارا درد پر پھر دا بھائے
 کوئی نہ کچھ بدے اسوں پاندا پھر دا رولا
 اک دوجے دی مدد ضروری کرنی لازم آوے
 ہر مسکین بیچارے سندی مدد کرے اوہ پوری
 ایر بھداک دم دامیلہ جیوں سبب اوہ ڈھوڑے
 عزت نال ملے تے اس تے نظر کرم فرماوے
 یا مینوں نہیں حاجت کوئی پونے اید کشلے
 تاج سلے سر تخت بٹھاوے یا پیا بھیک منگاوے
 سائل دے سمجھ حال حقیقت پتہ جھول ہو جاندا

فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلْسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (سورہ بقرہ)

وہ مسکین جنہاں دے ملاوچہ حق ہے سوالی دا تے محروم دا

فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مِّمَّا لِلنَّاسِ مِنَ الْغَنَائِمِ (معارج ۱)

تے امد مسلمان جہاں سے مال چھو مقررہ ہے واسطے سوائے تے محروم ہے

اس آیت وچ رب پچھے نے سائل لفظ لیا اندا
ایہو ایہ کچھ معنے اس دے ٹھیک نہ سمجھے جاوے
جہڑا آن تساڈے کولوں مالی مدد چاہے
ہر اک قسموں حاجت والا سائل کیا جاوے
دو جہا لفظ عس و مر لیا تے دو جی سطر وچالے
کہندے جس نوں مال غنیمتوں حصہ لے نہ کافی
کسے کیا محروم اوہا جو ہے خالی زر مالوں
پر جو سیرت نبوی ولے اس دے معنے اندے
اوہ بندہ سر جس دے ادتے کوئی مصیبت آوے
یا کوئی ہور مصیبت ایسی جس دا وہم نہ کافی
ہو جاوے بے کس نتوانا تے محتاج بے حالا
بعض مفسر ایس کھے دے معنے ایہو لیا تے
مثلا سورت قلم وچالے لفظ عس و مر آیا
لسان العرب وچالے انجیل سیرت والا لیاوے
دو نہ لفظاں دا مطلب ایہو کہنا مدد انہا ندی
جو کجی انہاں و دہاں وچوں پاس تساندے آوے
گلہ اولانجا اوس دے اوتے کہنا روانہ آیا
وَأَمَّا النَّاسُ فَلَا تَزِرُكُمْ دَايِرُهُمْ مَطْلَبُ بَهَانِي
ایتھے بھی سائل دے ایہو معنے گیتے جاندے
کسے قسم دا سائل ہووے اگر عرض سناوے
ایہو ضرورت مالی ہووے یا جسمانی جانی

جس دے معنے مثلاً بندہ ہر کوئی آکھ سناندا
بلکہ ہر اک حاجت مندوں سائل آکھ سناندا
یا ایسی کوئی ہود ضرورت پے جسے تہا نیار نہ ہے
پر اودہ جیکر جائز ہووے نا جائز نہ آوے
اس دے معنے بعض مفسر کہدے ایہو لے
اس تائیں محروم الاذن عربی اندر بھائی !
کسے کیا متعقّف بندہ اپنے اپنے حالوں
کسے حد تک اوہ ٹھیک ہی جائز ہر دم بھتے جاندے
پلی کھیتی تے اسمانوں آفت مار موکاوے
ابن جیتی آن دباوے جاوے سب مائی
دو جہاں دے واسطے حالوں جا کے منکن والا
انجیل ہی قرآنوں ثابت جیوں صاحب فرمے
انجیل سورت واقعہ اندر ایہو فیر و صہرا یا !
نالے کچھ تفسیر جہیروں بات ایہو سمجھاوے
مال زکوٰۃ خیرایت صدقہ جیوں جیوں سبستی جاندی
جیوں کھی ہووے مدد اوہدی وچہ ہمت وڈا یا جاوے
جو بن آوے کہو حوالے اس دچہ لطف سوایا
جہڑا کوناہیں سائل تائیں جہاں اوس عرض سنانا
ہر حاجت مند مال ہوندا عالم لوک سناندے
پوری کرد ضرورت اوس دی خالی مول نہ جاوے
یا علمی یا فنی کوئی پوری کرد کے آئی !

وچہ نش و ز محشری نے بھی مطلب ایہو لے

تے صہری وچہ جیوں کہ لکھیا اودہ بھی دسیا جاندی

وَأَتَاكَ مِنْ سَأَلَكَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَلَا تَنْهَرُ (طبری)

کوئی بھی حاجت مندر آدمی سوال کرے نینوں پر تو نہ بھر ٹک اوسنوں

حاجت کر دیہہ پوری اوسنوں جھڑکیا مولانہ جہا سے
جے آکھے چک لے پل مینوں سُنکر نس نہ جاتا
چک کے اپنے مونڈھیاں اتے یہ منزل و نچہ پونچاویں
مڑ نہ جھڑکیں نہ مٹی کر کے کریں کھام بھلیری
اپنی تنگی کلفت وال روگ اندامیٹ جہا سے
کریں سفارش ہمد کسے نوں تال کھی درجہ پانویں
اک دوجے دی کرد سفارش جہاں کوئی وقت آجاندا
ایہ پانویں قسمت والے دوجیاں سار کیا تی

کے قسم دی حاجت والا جینوئی بندہ آوے
ننڈرا ہو بلا راہ وچہ بیٹھا عاجز حال نقانان
یہ بھی بھیا سئل ہے اکی اسنوں سٹ نہ جانویں
جیکر اتنی ہمت ناہیوں تے نہ ایڈ دلیری !
ایہ مٹھا سخن سنانویں رانی اوہ ہو جہا سے
تے جے آپوں ہمت ناہیں اس دی مدد لیہنویں
ایہ بھی سندر بچے نے وچہ قرآن لیاندا
کیوں جے ایہ بھی نیکی وڈی تے بھاری بھلیا تی

مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا

جو آدمی نے سفارش کیٹی سفارش چٹنی ہے واسطے دوسرے حصہ اوسر بھین

وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا

تے جہا آدمی نے سفارش کیٹی سفارش مندی ہے واسطے اوس دے حصہ اوس بھین

وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا (نساء-۱۱)

تے ہے اللہ ہر چیز دا ونڈنے والا ÷

اک دوجے دی کرن سفارش شان عظیم بتایا
مک دے کارن اوہا بدلہ اوہا نیک ٹکانے
تے اوسے بریا یوں اوسنوں حصہ دتا جہا سے
ایہر چنگی نیت والیاں ہر کھٹانویں دل جوئی
اوہا ہی حق دار ہو جاندا تے پاندے خوشحالی
گویا رب دی رحمت والا آن پیغام پونچا دے
تے جس وسنوں رانی کیت نال اللہ اوہ جوڑے
مالی جانی جسمی روحی لے کر جہا سے سوالی
فیرا دس دی ونچہ کرد سفارش اسدا کم نکالو !

اس آیت دا مطلب ایہو جینکر پچھے آیا
جے کسے نیکی کارن کوئی نیک سفارش آنے
تے جے بری سفارش آنے بدلہ برا ہی پامے
جیہی نیت تیرا بدلہ جوئی ارادہ کوئی
جہناں چنگی نیت پاروں منے پئے سوالی
سائل رب دی رحمت ہو دے جس دم درتے آوے
اوسنوں خرابی ٹولن والا رحمت بھین منہ موڑے
جو منے سوطاقت ہونداں تہا سے مول نہ خالی
تے جے آپ نبھاہ نہ سکوتے نہ اوسنوں جھالو

ایسپر نیک کماں وچہ ہوسے ابدی سفارش اڈیا
نیکی طرف چلاؤ اوسنوں چنگے پاسے لاؤ

وچہ بریائی دخل زدینا سے بھانویں اوس پھر یا
ایہ بھی ہے اک جھڈ اس دا انجیں کہ دھو

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ

مدد کرو اک دوسرے دی اوپر نیکی تے پرہیزگاری دے تے نہ مدد کرو اک دوسرے دے

وَالْعَدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ط (مائیدہ)

گناہ تے زیادتی دے ڈرو اللہ بخیر ہے شک نہ سخت سزا دینے دے

آپس وچہ اک دوسرے سندی بسبب مچھ فرما دے
نہ بریائی وادھے اتے مدد کسے دی آؤ
جہاں چھوڑ نکونی دتا رنگ بریں بدکاراں
تاں ہی رب فرما سے میرے قہر عذابوں ڈرنا
سخت عذاب اسل دھوسے روز قیامت واسے
اس آیت دا مطلب ایہو مدد کرو مسکیناں
جو حاجت مند جت اپنی آنے پیش تساندے
ہوندے ساتھ اس ج جت تائیں پورا کر دکھلاؤ

نیکی تے بھیا فی پاروں مدد پونجائی جاسے
کیوں جے بے بریائی ایہو جیہ دل بھیں جانو
انہاں اتے قہر خدا دا نالے دوجے دے
کیوں جے ایسیاں لوکاں اتے جیم ہنساں نہ پونا
پچھو عذابوں نہیں تاں ہوسن اوں دن سخت کٹے
ہوندے ساتھ نبھاؤ تاں ہی بہتر ہوسی جیناں
جتنی منگے آکھ سناں اپنے حال دکھاں دے
دل اوس دے نوں راضی کرنا رب نوں راضی پاؤ

دل بدست اور کہ حج ابراست
کعبہ بنیاد خلیل آذر است

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
دل گذر گاہ خلیل ابراست

اک دل راضی حج اکبر بھیں ودھ ثواب پہنچاؤ
کعبے دی بنیاد رکھا دے ابراہیم سوہارا
جس جہانی وچہ اللہ سے ڈیرا اپنا لاوے
ت خد دی دل وچہ وسے ایہ تاراض نہ ہوسے
نہ مومن نے مومن دا دل راضی کرنا چاہیا
نہیر نہ ساری عمریں ایہو بدایت لیتی
نہ نرسے نوں سے تنگی وچہ جیہ کر رہے پیا
جس دی تمہیں تے دی تہہ نہ ہوسے باروں
تاں ہی اس کر بدست نہ ہوسے

نئی ہزاراں کعبیں نالوں دل نوں بہتر جانو
تے دل سے وچہ اندروں دا جس دا لیکن سارا
کیسے ویرن جو اوسنوں دسکوویں خدائی پائے
ہر حالت وچہ راضی نہ نوں اس دھومن ڈھو دے
اوس نے راضی رب نوں کیسے اپنا کھوٹ ونجیا
اسے حلوں لوکاں دے سنگ نیکی کردیاں جیتی
اسے دیلے چھڑ کم اپنے اوس درد وندیا
ویکھ دیاں ہی درد ہو جاوے دھو سے حشر شہنشاہ
سائیں کوئی ناز نہ ہو دے جیہ دور نہ

سرک دی امداد نبی نے بڑا فریضہ جاتا اسے اوتے زندگی والا بوجھ تمام بچاتا

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى اللَّهِ فَلْيُحَاجِّهِ

جو آدمی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لیے ہے اس پر اس کی حاجت پوری کرنے کے لیے

وَمَنْ قَرَّبَ شَيْءًا إِلَى اللَّهِ قَرَّبَهُ إِلَى رَجَائِهِ

تے جو دور کرے گا کے مسلمان دی نور دور کرے گا اس میں تھیں تھیں

وَمَنْ قَرَّبَ شَيْءًا إِلَى اللَّهِ قَرَّبَهُ إِلَى رَجَائِهِ

قیامت دیان تھیں قیامت دے

بک دن وہ صحابہ کیا آکر نبی رہا

سو سے ضرورت پوری اس کی ہوں دور کٹ لے

تا بچے دور ہوئے سب کھفت پہنچ لیا سے کافی

دکھ تھکے کر ختم اوپر سے بھگت نال فراغت جوڑے

اللہ روز قیامت اوسوں اپنے نال سنبھالے

انجیل کی اور روز حشر نول پیا تکی بھنپیا یاں

ہر دکھ سے وہ چھوڑے سب سے پتی دتی نوز سندی

سرور دل پہ تہذیبوں اور سنوں بے پیا لکھتے

دو جگ سندی تکی اس کی رمت کنوں بٹا ندا

رہیں کھپاں بچا یاں اوتے نظر کرم فراوے

مسلم اتے بخاری پاروں سیرت والا آنے

اور بندہ جو بھائی اپنے سے ہوئے بنکر وچا لے

ادھر ادھر دڑے بھگتے ہوتے رسائی

انجیل کی رب سچا آپوں اس کی حاجت لوڑے

حضرت کیا جو مسلم کوئی مسلم دا دکھ ٹپے

جیوں وہ اپنے بھایاں کارن پھر داناگ سودایاں

جیوں اوس ایتھے تکی بھائی اپنے بھائی سندی

انجیل کی رب روز حشر نول اوس تے کرم کماوے

اللہ سچا اوس بندے تے وڈا فضل کماندا

جہاں سے بھائی اپنے دی تکی دور بٹا دے

وَاللَّهُ فِي عَوْنِ مَنْ حَبَّ إِلَى اللَّهِ

اللہ اپنے بندے کی مدد وہ اس دت کی دت دت دت دت دت دت

عَوْنِ أَخِيهِ - تَرْمِذِي بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّائِيَةِ

اپنے بھائی کی مدد وہ ہوتا ہے رویت کیستہ اوسوں ترمذی دے سے وہ باب ترمذی اوسوں دے

جہاں وہ بھائی اپنے کی مدد وچا لے رہندا

بھائیوں دانشوں نال آزادی آن سوال منا سے

وہ کئی کب پھر پری ساڈی جیوں دے پری پچا لے

وہ کیا بھائی دت صیبت تکی یاں ہی لکھ دے

اتنا عرصہ مدد بندے کی اللہ پیا کرسندا

سب سے اک بھائی ہوئے بھائی بن کے آوے

جیکر اس سوال اوپر سے نول پورا کرے ناہیں

بھائی سو جو بھائی ہوئے ویسے سر کماوے

اور نجبہ تے یارے دنیا ساری پر کم پیاں پچھانو

دوست آں باشند کہ گیر دوست درست

در پریشاں حالی و در ماندگی !

بابے سندی بھی اس بارے انجیں کم سنا یا
دوست اودہ جو دوست سندی مدد کے ہر حالے
جے نہیں آپوں کن جوگناں اپنا تاب ادسائیں
وجہ بخاری لکھیا جیونکو حضرت نے فرمایا
پیغمبر دے کول جاں کوئی ایسا بندہ آسے
متیں بھی کرو معاش اس دی ایہ بھی درجہ بھارا
تے جو ستموں دے نہیں سک داساں مل عاجز تائیں
حضرت کیا جواہر بھلے نول مدد تے رستے لاوے
راہ وچوں جس کنڈا چایا ادس بھی عمل کم یا
اس دے بدے اند دس دے عید صاف کچھوے
القصہ سہ سائل کوئی ورتیرے رستے آوے
سے ارشہ وقت جیتی تے ایہ کچھ کیم سے سب بارے
بررسی دے کم وچہ اپنا پورا حصہ لیتاں
موندے ساتھ نہ جس بندے نھیں ایہ ہوندری بھلیائی
لوک ادا نے جہاں در کوئی نساں آوے
جذ تک اپنے سروے اتے سامنے بھلیے نامیں
گئے دی خوشنودی کارن سمجھ کچھ کہنا پوندا
تے جے اپنا ہی من ہووے اوے دی دل داری
جہاں اپنی چور دیاں دی من دی پی منائی

دوست دی تعریف تے نالے درجہ اودہ بتایا
وجہ حیرانی تے پریشانی کئے دوسے مشے
ہور کسے کھنیں ونجہ کر دے اس دی مدد تدرہیں
جوساں دی کرے معاش ادس بھی درجہ پایا
ادس دیلے موجود صحابہ حضرت ایہ فرما دے
اس دے وچہ ثوب بتا دے رب دا نئی پیار
نوم زبانوں مدد کچھوے ادا ہر دوسرے
یا نابینے رستے صدق گنیاں جادے
اللہ دے گھر ادس بھی اپنا عزت شان بتایا
گویا یہ بھی عمل پیارا کتنا درجہ ڈھیوے
ادس دے ارے شفقت نالے رحم کیا جادے
توں بھی انجیں کہنا پامیں دو جگ برخور داری
نیوں دے سنگ من سرنوں رستہ نیک دسین
کی ادس زندگی تے کی خوبی ایہ سمجھو برائی
چھڈ کے اپنے من دس دے ساتھ نبھا دے
تد تک اکا خوش نہیں ہوندا پئے لائے سے واہیں
نرمی گرمی بوجہ تفسیر تال سوہنا خوش ہوندا
اس دا کچھ نتیجہ ناہیں ایہ تال نرمی خواری !
ایتھے اوتھے نہں دتے دائم نسل خدائی

ایسے لوکل بابت مینوں یاد کھانی آوے

سہری محض اک تختے کارن ایتھے لکھی پادے

ذکر شیخ غلام محمد قریشی کے از روئے کلیانہ

یہ کت مرد خدا دا ہو یا اپنے وجہ زمانے
کافی دای زمین خدا نے بخشی اوس دے تائیں
نور آدم آسائش کافی ڈھٹا عمراں ساری
ننگر خانہ ہر زم جاری جو آوے سو کھاوے
سبحامیر غریب برابر اس دے ننگر خانے
یا ہجہ امید نفع دنیاوی کھلا ننگر لاتیہ
وجہ بندے ایہو ہو یا مرط کے حاتم ثانی
سے مسکین غریباں تائیں زمیاں مفت دلایاں
انجیں ساری عمراں اوس نے ایہو لیکھا لایا
کن روایت اوس زمانے قحط پیا اک داری
پہوں ہاڑی کھی کھانجیں کتے فضل پھل پایا
میدر تیک او جہاڑ زمیاں سبزہ نظر نہ آوے
ننگر وجہ کھکھ عذابوں دتی جان پیامری
وڈیں وڈیاں دولت منداں دقت نزع دا آیا
آپوٹے چھوٹے بچے رتیں ہک نولے پاروں
ماپے دیکھا سنا نول کپن درد نہ بھلے جاوے
ہر پاسوں آواز آوے ویہہ یا رہا کھانا
اسے حالوں رزق نہ بھلے مٹی لوکاں پھل
کت جورتے باہریاں دے نام گتے مت جڑوں
پانی بھی تہ نہیں وکیا اید تروکس آئی
شیخ غلام محمد ایسی اوس دم زور دچائے
آخراک دن وجہ درگاہے منگے بیٹھ دعائیں

بڑا رتیں تے وصفان دانا نہیں وجہ کلیانے
نمبر داری تے سرداری عزت گرد نواہیں
نوکر خدمت گار تیرے فضل کیتا رب باری
نکاوڈا چنگا منداں کوئی فیض اٹھاوے !
کافی لوک روزانہ دس جہڑے کھاوے کھانے
جو کجھ حاضریستا لونا متھے وٹ نہ پایا
اوہا مرط کے لیکھا لگا فضل خدا دا جونی
بہتیاں نوں پتے کوٹھے بخشے نالے ہو رہا پیاں
رب دے نام اوتے گھر باہر شوقوں پیالٹیا
جس کھتیں وڈیاں وڈیاں لوکاں ہوش بھدائی ساری
ساوئی رتے بھی دیلے اوتے صدف جواب سنایا
خفت کھمبھی ترے لیندی روندیاں وقت دہاڑے
پیلی دامن بھی نہ بھلے ایسی پھری غواری
تے مسکین غریباں لوکاں رو رو حال ونجایا
روزوں تے پرچندن ہا جہر بکھ عذاب ازادوں
دسو فضل خدا دے باہجوں کون ایہ درد ونجادے
کون کھوادے ج کتے نگرار رب نوں اجیں بھنا
رکھاں دے کھوہ پتر کھادے کھل کئی پیہنی چلی
تنگی دی کوئی بند نہ جا پے تھتے سرکان جے انوں
سخت مصیبت نازل ہوئی پیش نہ حادے کافی
پہ یہ بھی وجہ لغزت آیا بھل گئے سمجھ حوالے
یا اللہ کر کرم اسال تے توں فضلاں داسائیں

امیں گناہی اوگن ہارے تھے توں بخش نہارا
 تیری خلقت کجکے غزلوں مر گئی بار خدایا
 جے تہذیب فضلوں رحم نہ کیستا ہو سی بہت خواری
 کوئی نہیں ایسا بندہ جہڑا سا نبھے دے لے لگا دے
 تاں مولانے اپنے فضلوں رحمت دا سینہ پایا
 پتی پہاڑ علاقوں دے کسکے سجھ پانی ات آسے
 شیخ غلام محمد اس دم گڈی چڑھی زینے
 سارا چکو وال اوس دے دے نظر آدے ہریانی
 سمجھ نواسے سبزی او تھے مولانے رنگ لایا
 اوس دے بیلے بھی مولا سچے قدرت خاص دکھائی
 پاک پئی تے لوک سوالی ہوئے آن دواسے
 جدول غلام سوالی دیکھے لک بنھ کرے تیار
 نال خوشی دے سمجھن دے دھڑات دے ورتا دے
 کہن رویت انہاں دنوں دھڑا اید سخاوت ہوئی
 مولا اس جوار دھالے اتی برکت پائی!
 چرکھی مسمخت کر کے لوک دھڑا ورتا دے
 جدول سوالی خدانے لبتا فضلوں اوس زمانے
 پر تقدیر ربانی انجیں ہمد مصیبت آئی!
 کافی خلقت دے دھڑائی سیفے دی بیماری
 کوئی نہ رہیا سمجھن جوگا جو کوئی بدے لگا دے
 اوس دے بیلے گئی تے دے دھڑا شیخ غلام بیمار دے
 سمجھن دے اپنے سر نہیں اوس نے کفن سوایا
 ہو ضروری خرچ دھڑا اس نے پیسے نبھائے
 کسے مصیبت دے اس نے بہت مول دھاری
 کھان ڈوگریں دا اک دم راج حکومت زورا

بخش گناہ کرد در مصیبت ناسے ایہ دھڑا
 فضلوں دور کریں دکھ اس دے کر کے لطف سوایا
 مرجہ سی پیدائش تیری مخلوقات سب پوری
 گئیاں دے دھڑا مثال رسن نظم کمال ہو بوسے
 سنی دعائے جہڑی لگائی سارا درو دھڑا
 آن نواح گلیاں ناسے چکو وال دھڑا
 جہڑی تم ہی سمجھ فضلوں دیکھ پورے کھنڈ سینے
 جو دیکھے خوش تھیوے کردا دل بھنڈ شکر دے
 کجھ دنوں دھڑا دھڑا گئے بوٹے پھل لکٹ نھرا
 سر ہر بوٹے سوا پڑ پوری دھڑا
 گوں بچھوں لگا دھڑا دھڑا آدے ناسے
 اک اک دھڑا تہاں دیندا وارو وری
 لگا دھڑا کوئی آدے دلی مرا مال پاوے
 سارے لوکی رتے دھڑا بھکھا رہیا نہ کوئی
 سارے لوک جرج کھدی مر بھی حال دھڑا
 بھی کجھ روٹی کپڑ دیوے جو کوئی درتے تے
 دانہ پھکا کافی ہو یا ہر کوئی خوشیاں دے
 کون کوئی دم مالے او تھے واہ دھڑا
 پل دھڑا سینہ پائیں تک پہنچی مری خنک بیماری
 سمجھن دے پے ہی آپو اپنی درتے ہون پچو دے
 اک سوچالی مری بندے دے لگا کے ملے
 تے سمجھناں با عزت ناسے ادبوں دھڑا
 ہر دھڑا سکھ اندر سمجھ دے درو دھڑا
 سینہ سپر بنا کے رہیا دس دا کار گذاری
 خلقت غم غم کیسے سہلاں دیکھ انہاں دھڑا

ایسر شیخ غلام اتہاں دے اثروں رب بچایا
سے پاووں زمیناں بھیاں اوں سول وجہ گلیاں
جنوں نوکوں سائل اوئے نظر کرم فرمائی

سبھناں دا سردار کہایا ہر کھال رعب و کھیا
ہوئے ملا تے گم و نواسے ہوئے فضل رہاں
انہاں ہوئے رب دی رحمت فضلوں انتہائی

وَاٰمَنَّا بِرَبِّنَا مَا كَانَ لِيَخْلِكَ فَكَلَّمَكُمُ

پس بعت رب اپنے دی بیان کر۔ د شکر گزاری کر

سے پیغمبر بخشی نعمت جو جو اسل تہاں لوں
وڈے وڈے مغروراں اتے بخش دی سرداری
جہڑے لوکی دشمن آئے لہواں دے ترہائے
جنہاں نوکوں اخیں تگناں یا ستنی گل تیری!
وہابی اچ عاشق پھر دے دیکھیں دے متوانے
رہل اندر عزت بخشی سب دکھ درد مٹائے
غربت تے ناداری والی جیونکر سی حیرانی
عرب نولح حدیجہ بی بی کرباں بختاں والی!
کسوں خیاں آپا یہی بیوی کسکی تہاں دی
پرسل ای بھی کر دکھایا عفت نکاح کرایا
ان ہونیاں تے شکل گایں کیتیاں نال آسانی
ایتھے ہی نہیں نری نبوت بہ ختم رسالت
کئی ہزروں نبی تے مرسل دنیا اوئے آئے
وہ کجھ کسے نہ حاصل ہو یا نال کسے ہتھ آیا
اول ختم نبوت وار مہیا شان عطا ئی
جتنی بہت قرآن مجیدوں جو ہوئی ارزانی
بہ نسبت بڑا دی جس وجہ شک نہ تائی
جسے تے لوں پھر دیا و سول واضح کر دکھایا
دور تہاں واقعہ قسہ جیوں جیوں وجہ رہاں

دو جگ وجہ وڈیا فضلوں ہر اک عزت شانوں
عرب نولح وجہ قدماں جھکیا اندر تہاں بھاری
اوہا مخلص دوست ہو گئے پھر دے سبیس نواسے
دل دے اوئے بوجھ بچھاتا وڈی تہاں تیری
سخن تہاں دے اوہا شوقوں آکے سننے واسے
نہ اوہر ہیاں پتھیاں مہرتے نہ اوہ فکر سوائے
انجین دولت مند بنا کے گرد دی ارزانی!
بیکھ علاقہ تمام اوس واسے دے خوش حالی
ای گل و تہوں اوئے آہی منی مول نہ تہاں دی
اوستے بی بی خواہش کر کے اپنے نال بلایا
فیر نبوت بخش تہاں سول دسیا راہ حقانی
دو جگ وڈا درجہ دیکھ ہو رہاں حالت
ایسر جو کجھ شان تہاں دی تے جو درجے پائے
تہاں ہی وں مسطور کرموں حصہ انہاں پایا
ای بھی آگے کسے بی لول نہیں لہی وڈیا بی
ای بھی سب بخش وڈا تھنہ تے انعام رہاں
ہر اک آیت تے سہ سہ مستند حال اوہا بی!
حق باطل دا فرق تماہی کھوں کھانے رہاں
پورے منور تہاں و سول شک نہ کجھ رہاں

ہو روڈی گل اس وجہ جہڑی اجے نہ پوری ہوئی
نال اوہ دین نہ مسکنے رہ گئے نال کجہ درواہناں دے
سن کر پہلاں بھانویں سبھ نوک مخالف ہوئے !
ترجی بات معراج عرش تے راتورات کریا
کوئی دلیل نہ پہنچے ایتھے عتلی نقلی بھانویں !
پر ایہ قدرت کمال ولے اپنے جوہر دکھاتے
ہو راک وڈی نعمت رب دی دنیا دے وجہ سنی
ایہ بھی پاک نبی سرور نول رب عطا فرماتا
سے منصوبے کر کے آدے میں انجہ ونجہ کریاں
ایہ پر سامنے آکے اوسنوں سبھ گھل بھل جادان
ہو روڈی اک نعمت جہڑی رب عطا فرمائی
سجن تے اک یا تہہ رہ گئے دشمن بھی کوئی آیا
اونے اعلیٰ نکا وڈا سب برابر جاتے

یہی سب کتاباں دی ایسی بنائی گھوئی
سرکھانویں قافلہ اسے واسے نال لکھاندے
پر آخر فول پیر فیو تے ادبول پیش کھلوانے
سے وجود مبارک تائیں یہ انعام دیا
اس جسے داعر شیں جانا دیکھے رنگ سچا نہیں
ان ہونے تے مشکل لکھے پل وجہ صدمہ کراہے
عرب وقار تے دشمن تک کے جادان دم و باقی
سن کر دشمن کو ہاں تین رستہ ہی چھڈ باندھا
نام نشان نہ رہی کوئی پتے جھپے ویساں
ادبول کس نواسے بارہول سورنہ بھج باندھ
غوش اخلاقی تے شیرینی ہر اک نال دھاتی
وسنوں بھی اخلاق حضرت سینے نال لکھا
ہر اک اونے نظر محبت افست نال بچھاتے

بَعِثْتُ لَكُمْ حَسَنَ الْاَخْلَاقِ (موراد بہانک حسن خلق)

بھما کی ہاں میں تانجے کس کراں چنگے خلق نوں

سب مذاہب خلق اونے ہی سب سچے نہ تھے
بہتانندی تعمیر ایہو سی عمل چنگا سچیا فی !
کیا انصاف بھائی تے جو ظلم کریا
بتیں دینا راہ اللہ دے اوسنوں عمل پیارا
تسیم نبی سرور دی ایہو سبق پڑھایا
کیا ہر اک عمل نوں بچھڑ پورا ساما
عدوں تے بہتی تائے مسند جہڑی دے

بھوئی ایہو ہی سبھ نال ہر دم رہے سکھاندے
تے جو جھوٹا سخن الاوسے اوہ وڈی بریائی
اوہ پیا بھڑا بھڑا چو کیندا اپنا گھر مریندا
تے اوہ جو چوری کردا بد کردار نکرا
پر اخلاقی عمل جواں آیا سبھ بھتیں دودھ دکھایا
کیوں نیک اخلاق کسے داکر داپار تار
ایہوں دودھ کسے درج کرے جوہر نبی قرابت

اَنْذَرْتُكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِمْ عَنْ مَعْصَاةِ رَبِّهِمْ لَا يُغْنِي عَنْكُمْ كُفْرًا (موراد انہیں خبر دے کہ اگر وہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے تو ان کا کفر ان سے بچاؤ نہیں دے گا)

بتاؤ دوسرے بھائیوں میں جو چنگے اخلاق نوں پورا کریں

میں دنیا اسے کارن رب دی طرفوں آئیے !

کراں پورا اخلاق چنگیرا ہو دے مکر مرے

ہاں حضرت نول رب مجھے نے نبوی شان دتائی
 جو دنی آدے پہوں ارسنوں ایہو سبق سکھاون
 اچے حضور مکے وچہ آسے شان نبوت پایا
 تے اس دی مشہودی ہوئی اگے گردنواہ
 قسمت دالے دیکھ دیاں ہی نورایا نول پاندے
 تے بد قسمت ہارے ہوئے کرن نول انکاروں
 غرض انہاندی دین مجھڑی انجیس ہی رہ جائے
 جیوں جیوں نہوں رد کاوٹ لیتی تیل تیل ب دھایا

تاہی حضرت ایس عمل نول مال ہی شروع کیستائی
 ایہو ہی تعلیم ہمیشہ اسے پائے لادن!
 تے لوکا نول اس دے پاروں پیا پیغام پونچایا
 ہر کوئی سنے تے دیکھے آکے کی حضرت زبائے
 من لیندے وچہ دل دے دھرے جو حضرت زبائے
 اگے پچھے رد لا پاندے اپنے بد کرداروں
 پر جو کم منظور خدا نول کون اوسنوں اٹکائے
 کیا مکہ سب عرب نواہے ایہو آواز آیا

ذکر حضرت بوذرغفار کی رضی اللہ عنہ

وچہ غفار علاقے آہے بوذرغفار مرد ربانے
 اتناں سنیاں مکے اندر اٹھیا مرد اجیہا
 طیب شوق دلیوچہ اس دی وچہ زیارت پانواں
 یس خیال رکھائی اپنے نول ارہ وچہ غرض سناون
 سندے بھائی شہر مکے وچہ سنیاں مک کوئی
 میں بھی چاہوں دیکھاں اوسنوں شرف زیارت پانوں
 پیا جے میں تھیں جان نہیں ہوندا توں جھان اکواری
 یہ گل سن کے بھائی اوس دا شہر مکے دل آسے
 اپنی جیتی پیش کرے تے جیونکر آون ہويا
 دن رو بہت بدوں نبی دی سہی دم پیار کی
 آکھے پہنچ غفار نواہے میں ایہ حال سناواں
 کیوں جے یہ کہی ہوئے ہوندا
 جو سکھ لے جہڑے لوکی اس دے سنگ ہو جادون
 ایس خیالوں ٹردا ٹردا آپہنتا اوہ ڈیرے!
 جس دم بیا آگوں ارسنوں بھائی حال پچھاوے

اللہ مال لگائی ہوئی اسے وچہ دھیانے
 جس نے میرے دل دا مطلب سخن پیارا کہیا
 نہ سناں کام مدی میں دیکھاں سبھ اداواں
 بھی ایہ حال حقیقت سہی اوسنوں پئے بتلاون
 رب دام و پیارا اٹھیا کشش اوس دی دل ہوئی
 شاہ عتد مل ہو جندے دل دی وچہ سنواں
 پتہ لیا اوہ کیسا بندہ کی اوہ کار گذاری!
 تے آپاک نبی سرور دا شرف زیارت پاوے
 اسے کھام بچا دا پیارا تے دل جويا
 ہويا اثر دے نول بیوس مرٹ کر کمرے تیاری
 آئے اپنے بھائی دے دل میں ٹھنڈا جاکے پانواں
 جیوں جیوں نہوں رد کاوٹ لیتی تیل تیل ب دھایا
 تے ابل دا بھائی تائیں شامان وقت انہیرے
 خیر خیریت دہاں دلاں دی اوہ مرٹا کھٹا دے

فیر پیچھے دس کی تکیوں کی کچھ اوسر دا سلا
سن کر بت بھائی دی اس نے اکوکل موکائی

کیوں یہاں سے سخن سنا دے اود سو من مترا
جہر نر مسم دے دھیر لکھیر نظر رویت آئی

قَالَ سَرَّائِيَّةُ يَا مَرْيَمُ بِمَكَدَمِ الْخَلْقِ (مسم مناقب بن ذر ۲)

اکھیا بھائی نے دیکھی ہے میں اس نور ہے ۱۰۰ اچھے انداق دی نصیم دیندے

ادہ تاں میک اندق سکھاندے جو کوئی اس دل آوے
اوس دے پاک شادیوں لیکن مسکے کئی ہزاراں
جستہ دی بعد ہجرت آہی تدبھی ایو دھراون
رونی تیر دے درباں سے جاں ایو ذکر و جہ دے
نبی مہمما بر اک اے پیش توحید کریندا
پاک رہو سچ بولو دائم پاو رشتہ دراں
بہوئی تعریف نی دی رب سچا فر دے

ایو لکھ نصیم اودی اے ایو سبق پڑھا دے
پاک گفتاروں پاک کریندا وڈیاں اوگن ہاراں
پاک نبی دے پاک انداقوں شاہنوں حال ستاون
بوسغیان آجہ جو کافر اوہ بھی ایو اڑوے
بھی اک رب دی کرد عبادت نالو نال اھیندا
حق اونی کرو نہاں دی یونیک وپور
دھیر قرآن مجید سر تھاووں انہیں یہا دھراوے

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ كِتَابَ رَبِّهِمْ كَذَلِكَ (جمعہ - ۱)

تے پاک کردا ہے نبی انہاں جاہوں نوں تے سکھاندے انہاں جاہانوں کتاب تے حکمت دانی دیندے

جاہاں نوں ایہ نبی خدا پاک تے صاف بناند
جس بندے نے سچے دل تھیں نال نبی دے لائی
کوئی غلاظت گندگی اس دھچہ باقی رہ نہ جاوے
تے جس بدن اپنے نوں نجس ستھرا صاف بنایا
تے جس اس نوں گندہ کیتا مٹی وچہ ملائی
تن من دے جو صاف ادہا ہی رب نوں یاد کریندے
انقصہ اخلاق نبی دارب دی نعمت بھاری
یعنی سیز صاف ہو جاوے پروردے عرفانوں!
جس دینے ایہ حکمت والی نعمت متھ آجو دے
ہو راک وڈی نعمت جہڑی پاک نبی نے پائی
اوہ ایہ نعمت رفہ حشر نوں شافع اوگن ہاراں!
سبھ گن ہی پاپی پھر سن دامن نبی سواہرے

ہر یاتوں ہر کوتا ہیوں تنہاں کاسے لاند
تن من پاک ہو یا سمجھ اوس دا دور ہوئی بے یابی
گویا شیشے وانگوں اس دی صورت نظری دے
اوسے اپنے مولا کوں چنگا بدلہ پایا
اوہ ناکام رہیا ہر پختاؤں تے ہر دم رسوائی
ادہا کرن عبادت اس دی سجدے سیر در پندے
انجیں ہی جو حکمت دے ساتوں ذات غفاری
ظہر باطن علم خزانے حاصل ہون نہاں نوں
اوس دم رب و اشکر ضروری نہاں ہر بندہ بندے
اوہ بھی ہووے کسے پیغمبر نہیں ایہ شان آیبائی
ہو سی نبی محمد سرور ہووے کسے نہ ساراں!
اک دوزخ تھیں پان خدہ جس جنت تھیں اوتارے

ہود کے نہ جرات ہو سی ایہ کچھ بھار نبھارے
 سمجھو اپنی اپنی تھانویں عاجز حال نتانے !
 اکو مہستی پاک نبی دی جو ایہ وقت نبھاوے
 رب نے ایہ کچھ جس دے اوتے بخشش کیتی ہووے

نال اوہ وچہ درگاہ ربانی عرض احوال سنوے
 سمجھناں کون بوجھ گھنیرا سمجھو پھر ن ڈولانے
 عاصیاں اوگن ہاریاں تائیں رب کو لوں بخشاوے
 اوہ پھر کیوں نہ شکر لاوے اوہوں پیش کھلوے

تَفْسِيرُ آيَةِ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

رب جس ویلے پاک نبی نوں یاد احسان کرائے
 کسے یتیم بچے دے اوتے قہر روانہ آیا
 ایہ کچھ وقت نبی سرور تے مولا پاک لیا ندے
 جہاں رحمت گزاری مہرتے بھی رب کرم کمایا
 ایہ شکرانہ بھی ہووے یا ہووے مدد حافی لا
 رب فرمادے جوں تہاں تے اسان احسان کمائے
 بندے اوتے نظر محبت جو کمر واک واری
 ایہ وڈی بھلیائی ایہو صفت وڈی انسانی
 بھی کئی کئی قسموں ہووے جیندی حمد نہ کافی
 اوہ ایہ نال کسے دے ایسا کرے سلوک جے کوئی
 کو یا اوہ دے سلوک دہاروں جہن اوہوں آجائے
 بابرکت اوہ ذات ربانی جس دولت نہ کافی
 دو جگ اندر جڑے تے جے نظر کی آدے
 جے اوہ اپنے فضل کرم تھیں رستے دور اندازوں
 جس دم اوں دے فضل کرم دی بارش اچھو ہوتا ہے

اوں ویلے مڑ شکر انہاں دا کرنا روا بتاتے
 نہ سائل نوں چھڑکے کوئی جس ایس سوال سنایا
 انہاں اندر ہی مڑ سائے دے رنگ تنہا ندے
 اس دی بابت کر شکرانہ فیر ایہ حکم سنایا
 سر حالت وچہ ہر بندے تے بہت نبردگی جہانی
 انجین تھیں کھی لوکاں اوتے کرم ہمیش سوائے
 اللہ اوں تے کرم کریندا کرے فضل غفار می
 ہر اک نیکی اس دے اندر کر کے غور پہچانی !
 پر انہاں وچوں کہ بہتر جس دم خیال کیستانی
 جس کھن اوہ مڑ رتنی ہڑے تے ہووے دل حوتی
 دھم تفکر دل دا بڑے غور تھیں وقت دہا دے
 اس کھن دودھ کے کون کسے تے کرم داکرم نمائی
 ایہ سمجھ اوں دے فضل کرم دا جو سر پئی دکھا دے
 کون سمجھالے بے لگ دے ایسے رمیاں گیاں نوں
 اوں ویلے اوہ بندیاں تائیں یہ حکم فرماوے

وَإِنْ تَعَدَّوْا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصَوْهَا . إِنَّ نِعْمَاتِ

تے جیکر تیر گنو نعتیں نہ دیں تو نہ گن سکو گے اسار نور پورا جے شک سناں

لَنُؤْتِيَنَّكَ كَفًّا مِّنْهَا (سورۃ ابراہیم: ۱۸)

جے انعامات نا شکو گے۔

آئیاں میریں نعمتیں جے کر گنو تمام انسانوں
پر انسان ناشکرانا لے بے انصاف نتان !
جنہاں لوکاں ات وں اپنی کجھ توجہ لائی
پہنمبراں دی شان ایوی اے طود ومانی

گن نہ سکوپورا آنو ہین اوہ باہر بیانون
ایہ کی جانے قدر انہاں دی تے کی لیکھا لانا
بل بل دا اوہ شکر کریدے نالے تہہ خدائی
ہر گل اتے شکر رہا نا کر دے رہین زبانی

مختصر ذکر حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف نبی خدا سے تے مقبول حضور
جیونکر پہلاں بابل دے سنگ گذریا نیک زمانا
ہر گل مولا ولول سمجھی اوس دا فضل پہچاتا
مرہ بھیاں سنگ باہر آکے جو کجھ ڈٹھا چلا
صرح طرح دیاں دلہ تکمیفان تے کئی قسم ایندیں
فیراگوں کرواناں واسنگ اوہ بھی بات نرانی
فیر مصر دجہ پونچے اوہ بھی ڈٹھا توجہ نصارا
جنہاں خوشی تے غمی برابر سمجھو دنیا والی !
مرہابی بی دی مصرے اندر جو کجھ کار روانی
فیر نتیجہ اوس دے سمجھو مردے اوتے جھٹے
اوتے کجھ ایوہ درد زبانی ایوہ پیا پکایا
بہجہ خدا سے ہور کسے نوں دلی نہ مول سندان
اوس دے با سمجھو دل دیں ایہ ہور نہ کوئی جانے
اوسنوں چھوڑ نہ سور کسے دل نبی خدا سے جانے
قیدے اندر حضرت یوسف اللہ تال لگائی
آخر وقت آیا جس ویلے آپ سبب بنائے
کجھ خوشی نہ کیتی بہر سر سجدے وچہ دھریا

شکر گذاری رب سچے دی ہر دم لیتی پوری !
بھانویں بچیں مرہ بھی س دجہ ایوہ تان بان
اوپا مرتبی اوہا محسن اوہا سب کجھ جہاں
ایتھ کجھ کوئی حرف نہ دھریا کجھ نول سکت کشا
عرش فرش تے دھرتی دے لے دیکھا انہاں دے تائیں
سر کوئی اپنا رنگ دھ دے پر سمجھو پئی جوں
پچھلی تے ایہ فرق بڑا کجھ تے ایہ نبی پیارا
کسے قسم دا اثر نہ دل تے خوشیوں سردیوں
اوہ بھی سمجھو اچھیں ڈٹھی جیونکر پئی وپائی
قیدی ہونے دکھری بھاگے کجھ بھی مول نہ ہے
ہر دم کیستہ شکر خدا دا ایہ نہ دلوں بھلایا
اوسے گے عرضیں پیر جے محرم رز اوہائی
اوہا نبھاے دے لگائے دے رنگ زمانے
ہر حالت دجہ دے نوں ہی دل دی پئے ساندے
ایوہ برکت مدد اے تقیر سمجھو نغمہ کی آئی
قید مصیبت دے دکھ دردوں باہر کدھہ پئے
لیستہ شکر خدا دا اس تقیر ددھے سخن نہ کرے

وَقَدْ أَحْسَنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ حَسْبَهُنَّ (يوسف ۱۱)

تے سر دے عداد اس نے میرے اتے (مرہ بھی دے دے) حسن کیتے میں جے رے دی دی سفارش دے بغیر) کدھیا قید وچوں میں

عزیز نیتی رب میرے تھے وڑے احسان کمائے
 فیہ دردوں درد میرے تھے اوس دی بخشش ہوئی
 کڑھیں تیرے مصیبت دھوپوں جواک درد گھنیرا
 سب سے دھوپ رب سچے دی جتنی شکر گزار دی
 نیر بھر نور داں تھانوں قدرت نال بدلتا
 نال امن دے رہندیاں مینوں جنگل چک پائے
 مارن جان گنواون پاروں کسر نہ رکھی کافی
 اوس ویلے بھی انہاں تائیں ترس نہ مولے آیا
 میں بتیرے ترے کیتے دوس میرے سر آؤ
 ہر چہ دیو تمانی مینوں پیر کہیں سے
 یہ نہیں شان تہاڑے لائق ایسا عمل کمانا
 سرک تیں پیغمبر زادے تے ایہ کد گزار دی
 پر انہاں نوں ترس نہ آیا راج راج کسم کدیا
 ج اودہ دہ منہ مکھ کیسے آن درے سر تیرے
 جس دم حضرت یوسف ڈٹا بھائی آئے سوئے
 اودہ کچھ شان نہ رہ گیا باقی نال اودہ کچھ زیبائی

جہاں دی کوئی حد نہ باقی لیکھیں اوتے آئے
 بناں سفارش غیر کسے دی آپ کیتی دل جوئی
 جس دھوپ رہندیاں خوشی نہ کافی الٹ نرگ بسیرا
 اودہ کھی تھوڑی میں عاجز دی ہے کی ایسے واری
 اودہ بھائی جو ہوندے سا تھوں کر گئے حال نشانا
 پچھ اود کچھ تکیناں دتیاں شاہ پیش نہ آئے
 جیوندیاں سست کھوڑ دھوپ میری عقل تمام دنجائی
 بے دوسے نوں رستہ بند کے کھوہ اندھیر وگایا
 کی میں عیب کیتا جس بدلے مینوں انجہ رنجانو
 باہر دیا کے کیوں مینوں پئے لتیں سزائیں دیندے
 اک بے دوستے نوں بھڑ دس سٹے غنہوں تیر چھنا
 اڑیا باز آجاؤں تھیں عیب وڑاے بھاری
 انکی بکھلی کسر نکالی جیوں صاحب نے چاہیا
 ایہی اوس دی حاصل عنایت اس تھیں دودہ رتیرے
 عاجز حال نشانے سمجھناں حال دنجائے ہوئے
 تک کے شکر خدا دا کردا یوسف نبی خدائی

أَحْسِنُ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ (تفسیر - ۸)

احسان کرتو جس طرح احسان کیستا اللہ نے تمہارے اوتے

ایہ آیت قارون دی بابت اللہ پاک لیاوے
 راد اللہ دے دیوں پاروں اوسنوں نفرت ہوئی
 راتوں ایہ سی جا نہ جیوں رب اس تہہ کرم کدیا
 پر دس دی بد قسمت ہوئی جل تے پھر سی سی
 نوں جیوں کہ لوکوں تک جیونیکا اس کیتے تیرے
 جہاں اوتے موز سچ نفیر کرم فرماوے
 پیغمبر نے اسے اوتے زور ہمیشہ لایا

جیوں اود اس دے فضل کرم تھیں دولت وافر پائے
 بلکہ اس انعاموں اوس تے اثر نہ سہا پے کوئی
 انجیں اودہ کھی راد اس دے دھوپ دس دا عمل سوایا
 تال ہی اوسنوں یاد کردا دے مرٹکے ذات الہی
 ہو سیا اس دھوپ برکت کافی رحمت چارچو فیرے
 ود کھی چاہئے نجیں ہی پیا اپنا عمل رکھاوے
 انجیں ہی پیا عمل کمایا جس دم ویلا آیا

کرو بھلائی نال اک دوجے دل نہ کسے رنجانو
ایہ بھی اک عبادت وڈی رب دی شکر گزاری

خوش جو د خوش تھیو درمل اس وجہ فرق نہ آنو
سوندے ساتھ نہ چھڑو اسنوں یاد برنور وری

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ (نحل -)

اللہ حکم کردائے انصاف و انال (دو کر دے) تے احسان داتے حکم کردائے دیہر تربی رشتہ داراں نور -

بے شک حکم کرے رب سچا عدل انصاف کماؤ
دیہر قربیاں رشتہ داراں کرو امداد انہاں دی

نالے پیار محبت داکم لوکاں نول دھند
ایہوئے ہک نیکی وڈی ضائع جو نہیں بندو

نکتہ عجیبہ

لفظ عدل دا اس آیت دچہ جو رب سچے آندا
کیوں جے عدل ہووے تے دیلے تے رشتہ داراں جو دے
نہی سی سکھ آرام کسے دا آوے خیال تداہیں
اپنا کیا پرایا اس وجہ سب برابر آون
پر حسن اک عمل عبادت رحمت شفقت بھریا
ایہر جتھے حکم ابدائے عام احسان کماؤ
بلکہ جو کچھ ہو سکدائے مدد انہاں دی آنو
مالی مدد کرو یا جانی یا روحی یا کوئی !
مائی باپ بھرانواں بھیناں جو بھی ساتھ تے
انجیں باقی رشتہ داراں مسکیناں ناداراں !
اسے طور گوانڈھیاں اوتے نظر کرم فرماؤ
انجیں سب مسافر راہی جو ہووے اس حالے
انہاں دی امداد ضروری کرنا نالی جب فی
ہو رعدا وہ اس دے سین کئی طریق اح نول
یا کوئی قوم اپنی دے اوتے دیکھ اچا تک آوے
انجیں حالت عورتاں والی کہندے اوس زمانے
اسنوں بھی بند کبند آکے منع سخت فرمایا

ایہ کم سمجھ تول وڈا آیا جس دم ڈٹھا حبا ندا
رحم محبت شفقت الفت ہا کھل نظر نہ آوے
اکو حق برابر اوتے لاون سمجھتاں تائیں
امر مت بق کیستہ تے تے تے یہ عدل بتاؤن
ہر اک نال سلوک برابر اس تختیں جاوے کر یا
اوتھے اپنے سکیاں ساکاں وول نہ مول بھدو
سمجھ تختیں بہتر نہ نول سی تیں ہمیشہ چکھانو
کسے حال بھی تنگ نہ ہون کرو انہاں دل جوئی
سمجھتاں نال محبت کرنی مت تھیون درماندے
اپنا کیا پرایا کوئی سمجھتاں نیک و ہاراں
سوندے ساتھ انہاں دے تائیں دیکھ نہ مول پونجی
نیک سلوک امداد و ہدی وجہ فرق نہ ماسہ ڈالے
وقت مصیبت ساتھ نبھانا سستی مول نہ آئی
ناحق چسپ ہو یا کسے نور ویکھ بچا دے بند
طاقت موندیاں اس دے پارول کو کشمکش ناں پچا دے
برا سلوک انہاں تنگ کرے تھان نوک نہ نہ
آکھیا کر زحاج ادے سنگ جس نور دے دے دے

فَانْكُحُوا مَا حَابَ لَكُمْ وَدَىٰ عَامِ بِرِّی ارزانی
ایہ بزرگ احسان فابدلے شکر گزاری
بہترین ہوئے پسند اسے سنگ کو نکاح و زوری
ایہ عورت تے رب سچے نے بڑا احسان کمایا
جتھے حکم سرالیاں اوتے نظر کرم سراؤ
اوتھے ابرکھن مسکرا دے جس دم دکھا جاوے
جو اس نہ جہر ذات اوتے پیا ناحق ظلم کریندا

علم تشدد و قہر جہالت ہو کئی خستم کہانی
تا بچے دکھ نہ دیکھے کوئی عورت ذات بیچاری
تے نہ کرو نکاح جس اوتے نہیں بے قلب حضوری
گویا بن سئی زندگی چنلی مسکر تمام ہٹایا
اتے پیہاں مسکینا نول نہ ناحق ستاؤ
عورت ذات بھی انجیل جا پے عاجز حال دکھاوے
گویا داد احسان ربانے دل تول پیا چو کیسدا

خلاصہ مطلب آیہ شریفہ

جس دم مولد پاک نبی نے فضل کرم سرا یا
وس ویسے فرمایا اس دا کرنا شکر ضروری
ذکر احسان انعام میرے دامتھان ہوئے باری
میرے حقوں رب سچے نے سورہ بقدر چالے
فرین احسان ہے ایہ بھی عود کرے جسے کوئی
یا کوئی مور منامہ ایسا انجہ نبھایا جاوے
ایہ بھی ہے اک شکر گزاری نے انعام ربان
مورک نیکی دسی سیرت نبوی والے
کسے غریب یا سجن کو لوں بچہ غلطی ہو جاوے
جو لوں احسان کریندے ایسے کم نبھاندے
رب فرزندے لتاں اندر جو ایسے بند آئے
اود قریبیں اتے غریبوں تے جو ہجرت والے
چاہتے کرن معاف انسان دی جب کچھ دشمنی ہوتی
امیا عمل نہ جس تھیں دو جاتنگی ترشی پاوے

ختم کیتے دکھ سکھ آسائش غامو عام دکھایا
لوکار دی بھی اسے پاسے کرو توجہ پوری
دنیا نول بھی معلوم ہوئے اسے سب کار گزاری
ایہ مسئلہ واضح کر کے کیتے دور کشائے
اک معمولی رہنمائی جیوں کر آسیں اندر ہوتی
ہوئے صاف کدورت دل دی جھگڑا نظر آوے
جہناں دا یہ عمل انہاں داد و جہان نیک ٹکانا
ایہ بھی ہے احسان اک وڈا کردار دور کشائے
جس بختیں بہک ناراضگی والی صورت شکل بن آوے
جسے اوہ کرن معاف ایہ غلطی وڈا درجہ پاندے
جو احسان فرخی والے کردے کم ایہائے
نہ دیون دی قسم نہ چاوں رھن اپنے نالے
غصہ کیند حق انہاں دے دل وچ رہے نہ کوئی
ایہو نیکی اسے پاروں نیک ثواب متھ آوے

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ مَغْرُوفٍ صَدَقَةٌ

فرمایا جناب پیغمبر صاحب نے ہر اک نیکی ثواب داکم ہے :

تے نیکی دانی اور درجہ مولہ کو لڑن پندری

جو نیکی کردے وہ سے بخش نیکی سمجھی جانندی

ذکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

ہر اک نیکی صدقے والا سخن جاں نبی سبنا یا
بلکہ ہر اک مومن اوتے ہے ایہ فرض ضروری
نیوں جے ہر اک مومن اس نول کردا نال آسانی
سن کر سب صحابہ اوس دم عرض حضور سناون
حضرت کہیا کہی کر کے دس تختیں پیوں کھ دے
گول پتی عرض صحابہ دل دی بات سُنائی
حاجت مند غریباں دی ادا ادا مچوے !
سرخ کمن جے اتنی بھی ہر جہت مردے نگوئی
ہر اک نول پیا ایہو آکھے نیک اعمال کماؤ
سرخ کیتی جے اتنی بھی اور بہرہ نہ سکے
نیوں جے دنیا دے وچہ اپنی زندگی نیک بنائی
ایہو ہی ہے صدقہ اعلیٰ ایہو نیک کمائی
اسے طرح حدیث وچالے پیغمبر فرماوے
ہس نے سے متھے بنایہ بھی صدقہ آئی
اس نق نول اک واقعہ سینوں یاد ایتھے آجندا

جیہڑا سب امیر غریباں کرناں لازم آیا
جذک ہوسے ادا نہ اوس دی نہیں کوئی منظوری
نالے بڑا فریضہ آیا کہے رسول حقانی !
جیہڑا کول : پہنچے ہوسے مرگی پیش لبون
نالے صدقہ کرے ابدے تھیں سر تول فرض نہ دے
جے اوہ آپ کماؤ سکے حضرت فیر لہیائی !
ایکھی ہے اک صدقہ اس داس تھیں درجہ ڈھیوے
فریاد اور نیکی کون کرے پیا دل جونی
چھڑو عیب نیکی دے دل سب تیں ہو جہاؤ
حکم کیتا بیایوں پنج کے نیک کمانوں تکے
سبھ عملاں تھیں عمل دویرا سبھ فضل ربانی
جس نے چھوڑا نہ ہوں پن زندگی نیک بنائی
اہل عیال تے خرچ جو کردا اور بھی صدقہ آوے
ایکھی عمل اک بہت ورا ہوں ڈھک ازبہ
جہڑا حال مطابق بھایاں واضح کیتا جاندا

ذکر حضرت قاضی عیاض صاحب رحمۃ اللہ علیہ کن ابووال شریف

جتنے دس دے مرد خدا دے اپنا نور سوہائے !
دو تھے رب دی رحمت برکت سرور ہل دل دے
جہاں لوکاں اوس جانی دی وچہ زیارت پانی
رجو دل استحقاق چھوے دس میں دی دوری
عارف مائل کامل ہوتے اپنے وچہ زمانے

اور بھی جگہ عجیب ہوندی دیکھ دیر دل جاسے
اوتھے دے و سنیک تمانی کامل مرد سوہائے
انہاں دی بھی اویا حالت کمی نہ رہ گئی کافی !
حافظ مدایت اللہ اک استغنے گزیرے مرد حضور
بیشد ورس قرآن پڑھایا ہر دم پیاں انہاں نے

اسے شغل مشاغل اندر دنیا ہرور و ساری
دنے قرآن سے رات تمامی سدی پید و چاہے
اس تھیں مولا انہاں اوتے نظر کرم فرمائی
جیوں حریفش دوائے انجیل خلقت ہرور ہزاراں
رتوں مال کی نہ اوتھے لنگر ننگے ہوئے
جس دیئے تے جتنے بندے جس حالت و چہ آون
پیار محبت کرن انہاں نول اگے رکھن کھانا
میں سنیل ہر روز فجر نول ٹوپ ہک پکاون
اسے طور انہاں نے اپنا وقت لنگھایا سارا
پہر ایہی کرامت انہاں فضل خداوند باری
بدنہار سے صاحبزادے محمد فاضل نوری
انہاں نے بھی ایہو طریقہ اسے طور دیا یا
یہ تندرید بانی جیوں اوسنوں ایہ کم بھادون
کھر انہاں دو بیٹیاں آہیاں اودہ دونوں پرتایاں
کک بیٹی تے باہ دو جی گھر چہ آپ رکھائی
جدا یہ قاضی صاحب سندارت نے جوڑ بنایا
انجیل ہکو ٹوپ فخری آٹا روز پکاون
پہر ایہ کم کوئی سوکھانا میں اودہ ہی ایہہ جانے
رفتہ محمد فاضل اوتے وقت اخیر حال آیا
عزیز کیتی یا حضرت عیسیٰ دیہو تہارت جہانوں
بہتر سے تر جہانوں ایہو قول پردے سینتی اڑیا
سن کہ حضرت و فضل صاحب الفت بختیں فرماون
سرت اک حد منہ رکھیں جو کوئی درتے آوے
کیوں جے ایہ کئی دوی رب دی مشکر گذاری
جنہاں اپنی زندگی اندر ایہو عمل بست یا

ایہو ہر دم شوق محبت نال اسے دے یاری
سجدے اندر گذرے ہر دم کیا سیل ہنالے
ہر اک نعمت ظاہر باطن متھا انہاں دے آئی
بات دنے وچہ خدمت حاضر و انگول تابعداراں
دوہوں گھیلوں اپار نہ کوئی چشمے و گے ہوئے
سبھاں تائیں سر کے دلکھن الفت نال بھادون
ایہ اک عمل ضروری جاتا اسے در اسمیاں
اسے نول ہی شامال تیکن راج پئے کھوادون
راز نہ معلوم ہو یا کسے نول کیویں کمن گذارا
رزقوں مالوں کی نہ اوتھے ہر شے پوری ساری
اود بھی وانگ انہاں دے اسے کامل مرد حضور کی
انجیل لنگر جاری نالے درس قرآن پڑھایا
تیوں ہوئے تیوں تھیوے لیکھے کم نہ آون
پہر کوئی نہ بخشیرب نے رتوں جیوں بنایاں
قاضی عطا محمد دے سنگ اودہ آہی پرمائی
اسے گھر وچہ ڈیر لایا انجیل عمل کیا یا
آپوں کھادون مہاناں نول ہی پئے راج کھوادون
جس دے سر دے دے تے ہوئے دے جیوں ٹکانے
قاضی صاحب بیٹھے کوئے روکر حال سنایا
میں تھیں سے ایہ بوجھ و ڈیرا مشکل کوں نبھ نواں
چکھوں ماڑی گل نہ نکلے رہ جاوے سبھ پھر پیا
نہر قدر پیارے میرے فضل سبھی ہو جودن !
میں کے بولیں خفا نہ ہوویں اللہ رحم کما دے
اسے وچہ بھدیاں سبھو ایہو بزخور داری !
انہاں تھیں دکھ درد خدا نے فضلوں سب بٹایا

حضرت قاضی صاحب کہندے ہیں گل سنی زبانی
بعد انہماں میں انجیں کیستا جو کوئی بسندہ آیا
اوسے فحری والیوں ٹوپوں روٹیاں پیں کھولیں
کہندے ہیں تک انجیں گزری تھی کوئی نہیں آئی
متھے دھڑ نہیں پایا مولے انجیں وقت دہایا
اس مستے دچہ فیر نبی نے وسعت بہت دکھائی
سبھناں نال سوک برابر سبھناں اکو جانو
کافر مسلم والا لیکھا اللہ دے ہتھ آیا
اس گل بابت پیغمبروں رب سچ فرما دے
ایتال جس لوں چاہے اللہ سدھا راہ دکھاندا
نہیں جو کر و خیریت اپنی اللہ کارن آنو
باقی اللہ کارن ہے سمجھ عمل خیرات لتاندا
مارے ناہیں حق کسے دارب دی ذات نیاری
عمل احسان بڑا کچھ آیا جس ایہ کبر دکھلایا
نیکیوں بدلہ نیکی آدے رب سچ فرما دے
دنیا تے بھی اس نیکی تھیں درجہ دڈا بھارا
جہناں لوکاں لیک کر نی نیکی انہاں پانی !
جیہا عمل تیہا ہی درجہ اس دچہ فرق نہ آدے

ہو گئی دلوں مستی میرے رہی نہ مول حیرانی
ہس کے ڈٹھا الفت کیتی عزت نال بہایا
ہو جو سیوا ہوئی اوس دچہ کیتیاں نہیں کوتاہیں
فضل خدا دا شامل حالے سوہنی پتی وہانی !
سچ فرمان نبی سرور داجس پایا اوس پایا
جو کوئی آدے کافر مسلم چوہڑا یا عیسائی
سبھناں تائیں ہس کے دیکھو فرق نہ مولے آنو
جس لوں چاہے جتنا بخشنے کمر انعام سوایا
سدھے رستے لاون ناہیں بوجھ تیرے سر آدے
باقی عمل لتاں دا اپنا جو کوئی کسے کھواندا !
اس دا اجر تسانوں ہی سچے دل تھیں جانو
جو دیسو سو پوری لیسو فرق نہیں اللہ پاندا
پورا کیتے دابل دیسی حمد کچھ کار گزاری !
سمجھو اوس اسلامی حصیوں پورا درجہ پایا
روز حشر نوں جس دے پاروں کرم دڈا ہو جائے
سے تکلیف دا دور ہو جاوے قیوے نیکی ستار
تے جہناں بریائی کیتی انہاں برائی جانی
اسے پاروں ذات خدا دی ایہ آیت فرما دے

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (رحمان)

بھلائی دا بدلہ بھلائی ہے۔

بھلے کہاں دی ہے بھلیائی جیکر کر دا کاٹی
جو تکلیف مصیبت والہ بندہ نظری آدے
ترضائیاں دے قرضے تائیں جس نے کیستا ہولا
بیچاراں ناداراں اوتے جس شفقت فرمائی

ایتھے اوتھے اوس دے دتے لطف کرم موری
اوسے اوتے شفقت الفت پیار دکھایا جائے
حاجت والیاں تنگ دستاں دا دور کرے جو رولا
اوہ بھی اسے ٹولے اندر داخل رب کیستی

جس نے کوئی نیکی کیتی تے دکھ درد و نڈایا
 جنہاں لوکاں پیغمبر دے دل توں امر قبولے
 جس ویلے رب کسے بندے تے نظر کرم فرماوے
 کسے قسم دی تنگی ترشی ہے نہ اوس تے کوئی
 اس حالت وچ لوکاں دے سنگ رکھے نیک دھیرا
 وڈی نیکی جاں کوئی بندہ ہو جاوے قرضانی
 لینے والے نے آاوسنوں سخت ستایا ہویا
 کسے پاسوں کوئی راہ نہ بھٹھے اس تختیں جان چھوڑاوے
 بھالویں کتنا عیبی ہووے تے بدکار گناہی
 ہک حدیثوں ذکر لیاوے پیغمبر فرمایا
 جاں اوس کوچ کیتا تے ہو گیا بالکل موت حوالے
 نلے پچھے زندگی اندر نیکی کیتی آ کوئی !
 پر اوہ آکھئے یاد نہیں کجھ کیویں وقت دہایا
 زندگی وچ یر لوکاں تائیں قرضے دیندا آہا
 منییاں اوہ دے دیندا واپس مینوں نال آسانی
 میں دے دیندا مہلت اوسنوں یا بالکل چھڈ دیندا
 حضرت کیا جس دے تائیں گل پسند ابہر آئی
 دنیا وچ تنگ دستان اوتے نظر کرم فرماوے
 مسند احمد حنبل اندر بھی ایہ روایت آئی
 یاد کرے مہر ہی اوسنوں منگے اس تختیں ناہیں
 جیویں ایتھے قرضایاں دتے اس نے رحم لیتا فی
 مذہب اسلام اک دنیا اوتے اشد پاک بنایا
 ہر وہ عمل ہووے جس پادوں بندیاں نوں آسانی
 ایہ سمجھ نیکیاں دے وچ مثال ہوا نجدی بن آوے
 القصہ خواہ کوئی ہووے چنگا عمل دکھایا

اسے سمجھو ایس حدیثوں کرم کے عمل دکھایا
 اوہا ہی مقبول خدا دے نیک تنہاں دے روئے
 ہر دکھوں تکلیفوں اوسنوں ٹھیک نجات سو جاوے
 ہر پاسوں آرام آس نش تے ہووے دل جوئی
 کھلے متھے بلے ملاوے نہ دے دلگیرا
 تے نہ ہمت ہووے اوسنوں جیکر کرے ادائی
 ایہ انہیڑیا تے نتوانا ہے گھبرایا ہوئی
 اس حالت وچ ساتھ جو دیوے پیغمبر فرماوے
 اس دے صدقہ بخشیا جاتے فضلوں ذات الہی
 ہک بندے تے قبل اسلاموں وقت اخیر کی آیا
 پچھے آن فرشتہ اسنوں جیویں جیویں اُسے جہاں
 ہر اجیہا عمل جہدھے تختیں کجھ ہووے دل جوئی
 کسے فرشتہ سوچ ذرا توں نال اس آکھ سنا یا
 جے قرضانی سوکھا ہووے چنگا اوس دا داہا
 جے اوسنوں تنگ دستی ہووے تے مردم حیرانی
 پر اس سستی بدلے اوسنوں تنگ نہ مول کمریندا
 روز حشر دی تنگی ترشیوں اوسنوں بلے رہائی
 یا اجیہاں لوکاں دا خود قرضہ آپ جوکاوے
 دنیا دیوچہ مہر پادے جس تختیں کجھ قرضانی
 عرش خدا دے بیٹھا ہوئی روز قیامت تائیں
 انجیں روز حشر نوں اوس تے ہوئی فضل مولائی
 جس وچ ہر اک مسئلے تائیں واضح آکھ سنا یا
 ہر حیوان درند پرندے اسے نال پچھانی
 ایتھے دتھے اشد اس دی مشکل حل کراوے
 اوس دا چنگا بدلہ پاسی پیغمبر فرمایا

رب اندر کرے جس دے رحمت و امینہ پائے
پاک نبی نے ایہ فریضہ ساری عمر نبھایا
اگل بھی جس اس دے تائیں اپنا راہبر جاتا
اوس بھی اوہا درجہ پایا اندر دوس سرایش

اوس دم جو کوئی شکر کریندا وہ مقبول ہو جو دے
اسے اوتے عمل کمایا سار ملک نوایا
حکم نبی دا سبھ کتبیں اول دل دے نال پچھتا
تے تکلیف ختم ہویں سبھ فضل کیت رب سائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّارِحِ وَالْمُعَرَّاجِ

اے اللہ درود بھیج اوپر سردار اساطے تے والی اساطے تے جو راج معراج
وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْقَضِيطِ وَالْمَرِيضِ

تے برون والا تے جھنڈے دار۔ بٹانے دلا تے معیت تے قحط تے مرض
وَالْكِتَابِ الْمَكْتُوبِ مَرْفُوعِ مَشْفُوعِ مَنقُوشِ رَشِي التَّوْحِ وَ

تے بھینڈ دا دم اس د بکھیا ہویا اس د بچے سفر شریعت ہویا سے نشترے دھوڑے
الْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ رَجَسْمِهِ بِقَدَسِ مُعْصَرِ

تہم دے سردار عرب تے تہم دے جسم تہم دے پاک حشر در
مُصْهَرِّ مُنَوَّرِ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَهْنِشِ الصُّحَى

پائیزہ روشن دے بیت دے حرم دے سورج تہم دے
بَدَارِ الدُّجَى صَدَارِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ الْوَرَى

جن دے اندھیری رت دا ادھی بنے والا بندیاں دا نڈھے راہ مدیت دا خلقت دی جاسے پنا
مُصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيلِ الشَّيْمِ شَفِيعِ الْأَمْرِ صَاحِبِ

دیوا ہے اندھیرے دا نیک خود والا سفر شر کرنے والا امتاں دا بخشش تے
الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَاللَّهِ عَاصِي وَجَبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ

کرم کرنے والا ہے تے اللہ را کھا ہے آپ دے تے جبرائیل خدمت گزار ہے آپ دے سنے ہزار
مَرْكَبُهُ وَالْمُعَرَّاجُ سَفْرَةُ وَسْطِ سِرَّةِ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَ قَابِ

سوری اوس دی ہے تے معراج سفر اوس دا ہے تے سدرۃ المنتہی مقدم در دا ہے تے قاب توسین
تَوْسِينِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ

مطلوب اس دا ہے تے مطلوب مقصود اس دا ہے تے مقصود مسموع ہے
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمُدْنِيِّينَ أَرْبَعِينَ الْغُرَبَاءِ

سردار رسول دے مہر نمایاں دی سفر شر کرنے والے مدینہ یار دی محبت کرنے والے غریب دی

عرضِ مُعْتَمَد پیرِ گاہِ ایزد متعال

یار باتوں مانگ توں ہی سمجھوں دیاں جاتیں
 نہیں تدم تے کوئی گاہ کتے واتے ناں کوکر سکدا
 ایہو کچھ ہے حالت میری سب کچھ مسلمہ تیتوں
 پر کی کہنا بکری دی ماں کد تک خیر متاوی
 مشکل مسئلہ تے ایہہ ترے تے اتنا کچھ پایا
 کتے ادھ گل تے کتے کی اوہ سسمیان
 پاک کلام تے پا کاں داسگ شرح اونجن ہی آئی
 جس نے اس تے قلم اٹھا کے اپنا خیال سنانا
 اس داتوں برابر انجیں اوہا مشکل دکھائی
 مینوں اس تے قلم اٹھاتا حال دے تاداراں
 وڈا بار سرے تے چایا جس دی عجب سہانی
 پیر اک تقویٰ ذات الہی اوست دی وڈیائی
 حال مطابق ذکر موافق جو میں مناسب آیا
 پاک کلام خدا دی جیکر اونجیں ادا ہو جاوے
 اساں نہ اوہ انعام الہی نہ اوہ مغز نہ سوچاں
 ایہہ نہ ناں اوس افضل نہیں تاں اک گل راس نہ آئے
 نہیں تاں بجانویں کیسی دانش صورت دے پیکارے
 تے میں کسے نہ لیکھے پر تے اونچے بھی نت سرگردی
 انگیاں جو میں کتاباں میریاں فضلوں سے پرمائیاں
 باغ بہشت پنجابی اندر خطبے لکھے نالے
 سیرت پاک نبی سرور دی لکھی ٹھیکہ پنجابی
 قصہ حضرت یوسف والا لکھیا محنت کر کے
 انجیں ایہہ اکرام محمدی غور فراست پاروں

معلم راز تہائی تیتوں سبہ چنگ منہ پچا نہیں
 کوہی کرے جدوں توں اس توں ہر پاسوں پیکار
 پردہ پائی جانائیں اونجیں رکھدا جائیں مینوں
 بار خدا یا بڑا تفسیہ کوئی گل راس نہ آوے
 پتہ نہیں میں کی کچھ کیا کی کچھ پیا سنایا
 کتے ہوئی لفرش میں نہیں فن تے ٹھکانے
 تے ایہہ فن تفسیر مبارک اوہوں گل صوائی
 جان اپنی تے ظلم کمانا دین ایمان گنوا نا
 گھاتا دادعا مولنہ کرنا اونجیں قلم چلانی
 پتہ نہیں کی حشر ہو دیگا کتیاں جو گفتار
 رہی تہی گل کلی ساری کی میں کہاں نہ بانی
 اسے اوتے اندر گوشے بہ کے قلم چلائی
 اسے حالوں آکھ سنایا دادعا نہیں ودعا یا
 ادھ بھی وڈی ہمت سمجھد ہاشیہ کون پڑھاے
 نہ اوہ نکر نہ غور فراست انجیں پوچھاں لوچاں
 سا پڑیاں تھیں ددہ کے آپول کو پڑیاں رنگاے
 گل گل دتے بھٹر کن ٹوکن طبع دین ساسے
 کریں قبول ایہہ محنت میری میں بن کوئی نہ درمی
 پھیلایاں خوب علاقے اندر جیوں چھاپ چھپوئیاں
 قصہ حضرت جابر لکھیا وانگوں ہک رسالے
 ہر ہر شعر مؤثر کلام دا دل دی سب خدایاں
 سنیاں لطف نہیں تاں تک اس توں دیکھنے تاں پڑے کے
 لکھی محنت کوشش کر کے اپنے نیک دہاروں

اصل روایت مول نہ چھوڑی غلط نہ آندی کوئی
پورا سال لگا اس اونٹنے دن تے رات گذاری
بہت کتاباں جنہاں وچوں لکھے ڈھونڈ حوالے
بھی خوف دے وجہ شاید غلط نہ لکھیا جادے
یارب جو کچھ سر با میں تھیں تیری رحمت پاروں
تیرے فضلوں جو میں اس نوں محنت نال بنایا
نالے پڑھنے سننے والیاں جیوں شوقوں سنگوائی
ذکر حبیب اپنے دے صدقے کریں قبول اسائیں
یارب ایہ اکو امر محمدی سید تھیں ذکر پیارا
پڑھنے سننے والیاں اتے اثر اوہا ہو جانا
اس تھیں وجہ درگاہ تیری دے ادبوں غرض سناؤں
ہر دم ایہ شوق میرے دل ایہو حسب تامی
ایتھے اوتھے اس دے صدقے مینوں بخش رہائی
ایہو دل نوں پیارا لگتا ایہو پیسا پکا توں
عمل نہیں کوئی پلے میرے نہ کوئی وڈیائی
سبہ دنیا تھیں اسم ایہو ہی عینوں بہت پیارا
کسے نہ کسے بہانے اس نوں ہی میں پیادھرائوں
یارب جیوں یہ سب دے وجہ بے تدبیر پائی ہوئی
کریں گناہ معاف میرے سبھ دوزخ کنوں بچائیں
العقہ ایہ اشرف عامی اوگن ہار نکارا

انجیں ایہ اکرام محمدی ختم ہوں تے ہوئی
محنت کو شمش کر کے لکھیں میں تفسیر ایہ ساری
جو جو جو میں مناسب آہے درج کیتے پے نالے
کیہی کتری کھوہ پوے بہہ جارے سرے ہور آئے
کریں قبول نہ مبالغ جادے محنت کسے دھاروں
چھاپن والیاں چھاپ اس اتے کافی خرچ اٹھایا
سبھناں تے کر رحمت اپنی دور تھئے رسوائی
محنت انجیں رہے نہ میری اس نوں سمے لگائیں
نام نبی دا تازہ ہوندا اس دے نال دوبارہ
اثریاں دیرانیاں اونٹے فضل کرم فرماندا
میرے مونہوں بھی کچھ ہووے جاری ذکر پیاراں
ذکر نبی پے باہجہ نہ کوئی ہووے ادا زبانی
بوجہ گناہاں دور ہو جادے رہے دکھ درد نہ کائی
اسے پاروں بن جائے میری اسے نال لگائوں
نہ کوئی ہووے سید نہ کوئی ہووے سنگ لائی
ایتھے اوتھے دو میں جہانی ایہو اک سہارا
دلی مرادوں اس دست صدقہ شاید دو جگ پادوں
تے اسے سنگ بخشش والی آس ودھائی ہوئی
اپنی رحمت بخشش والی دو جگ شان دکھائیں
ایہو وسیلہ کے منگے تیر فضل غفارا

خاتمۃ الكتاب بعون اللہ العالی

رہیاں کھپیاں دی اک پل دے وجہ کر دیوں ہوئی
لکھاں میں اکو امر محمدی تحفہ مسلماناں
روشن سینہ نور ایمانوں فرست دو جگ پاسے

بارخدا یا فضل تیرے دانست حساب نہ کوئی
مدتاں دادل میرے آہا ایہو شوق سماناں
جس ذکر دں حل ہووے مشکل دلی مراد بر آئے

ایسر کنی رو کاوتاں اگوں اس کم وچہ پے جاون
 آخر پچلے سال جان مینوں ایہہ فرمائش آئی
 لکھ تفسیر یوسف دی اڑیا تے دیہہ میں چھوواواں
 اوس دے آکھے اوتے مٹریں اود تفسیر تائی
 مولوی حاجی احمد صاحب صالح مرد ریائے
 منظر حیاں یوسف جیونکر ذکر تمام پیارا
 خیر القفہ اچھے میں آہا اوسے خیال وچالے
 جاں تفسیر یوسف دی پاروں تسیں فراغت پاؤ
 اسے خالوں اس تفسیروں جاں میں فرصت ہوئی
 اگوں بچوں اس دے کارن کیتا جمع مسالہ
 اک تسلی دے اپنے دی کیتیاں شروع تئیں
 بعضے ویٹے اردو غزلاں بھی میں پیاں ملایاں
 بھانڑ تمثیلاں بھی دتیاں موقعہ جویں کھپاتا
 اسے کارن لمیاں گلاں تاہیں پیاں ودھائیاں
 تھوڑا بتا کوشش کر کے سبھ مضمون نبھایا
 ایہہ اپریل تے میفتے دادن جاں موقع آڈھکا
 اکڑاہ محمدی جس نے ایہہ اذکار موکائے
 ختم اوتے تاریخ اہدی تے غیبوں کے کہیاٹی
 حضرت حافظ بد الدین جو کمرن توجہ پوری
 مولوی محمد عالم صاحب شہر سنگوٹی واسے
 انہاں بزرگاں کو لوں پڑھیاں دینی کچھ کت باں
 رب سچے دی خاص عنایت شکر ہزاروں داری
 برکت مرشد پایے والی ایہہ سب ذکر ستائے
 جہان دی اک نظر پوسے تاں ایسا اثر دکھاوون
 ایہو لوکی اشد والے فیض مے درگاہوں

بنے بنائے مسودے اوتھے ہی رہ جاون
 ملک سراج الدین لاہوروں چیمٹی خاص لکھائی
 اگلے نیک بندگاں وانگوں اوبارنگ لکھنوں
 لکھی نظم پنجابی اندر با اسناد گسداں
 کھوڑیاں پنڈ مقام جہاندا کسی تاریخ انہاں نے
 انہیں ہوتاں نے بھی لکھیا جاتا نیک و ہارا
 چیمٹی لکھیونے اک مینوں فوراً اس دے نالے
 تفسیر سورہ والفتی دی انہیں خیر سناؤ
 شروع کیتی اکواہ محمدی دیر نہ کیتی کوئی
 کئی روایتاں سندھاں پاروں دسیا کھول حوالہ
 اسے پاروں لکھے حوالے جیونکر طرز ادائیں
 تاں جے کچھ دلچسپی ہرے پڑھتے الیاں بھائی
 تے مسلسل مضمون نبھانا بہت ضروری جاتا
 مطلب اپنا مولنہ چھڈیا دو جہاں مولنہ دایاں
 انی ماہ رمضان تیراں سو سن پھرتے آیا
 انی سو ستونجہ عیسوی ذکر جدوں ایہہ مکا
 اگوں بھی سبھ فضل اوسے واجود کھ دروٹائے
 ذکر ادا محبت پیارا سو مہنی بات سنائی
 حضرت مولانا شیخ عبد اللہ سکوی مرد حنفی
 بھی استاد غلام مرشد جی رکھے سدا سکھائے
 انہاں دی ہی نظروں ہو یا وچہ مومن احباباں
 یادیتی سروردی دل نوں لایوس بہت پیاری
 جہاں دے دربار گرامی ہر دم رہن سو پائے
 پل وچہ سینے گند آلودہ شیشے وانگ بناؤں
 فوراً لاوون سدھے رستے الفت بھری نگاہوں

حضرت خواجہ ہر سنی شاہ گورڈا جٹاں مو پانیا
وچہ سپوں شمس ہو سکے چک دکھائی ورون
بھانویں گورڈیاں وچہ رہ کے پتیا او یا پانی
وچہ تفسیر یوسف سے ہیں ایہ شجرہ سب دھریا
کیوں تہہ ددی برکت ایسوتے فیضان الہی
ہو سکے اسے اکتہ مدد میں تہہ کرم دیہا
یار خدا یا فضل تیرے دنی حد حساب نہ کوئی
میں بھی فضل تیرے واقفوں سے ایہو اک مہارا

تے نیتان سیوں تو فیوں لوکاں چہ درتیا
گورڈیاں وچہ ہر سدا کے شعلہ و سیانوں
پروردگاروں پاک ہمیشہ عالی نواست نورانی
ایتنے سرفہ تبرک پاروں میں یہ ذکر لیا یا
تیس رہے پادوں مند ہو جائے راقین کفر مباحی
ذکر اکرام محمدی میری بگری بات بنائے
تہہ کر دیوں جس تہہ شکل مل او ہری سبائی
پیتے ارتھے ات صدق ہوئے یار اتارا

بس کمر اشرف ایٹھے پیتے لے دھڑے جیڑے
دب چاہیئے نفل ہو دیں ہر سن صد بیڑے

چند اشعار از نظم سہارن پور علی محمد صاحب نقشبندی کمر الہی

کئی لوکاں تفسیر ایہ کیوں ہو تر کہ آیا
طرح طرح دے منے لکھے دتیاں تال مثال
ایہ نسخہ اکرام محمدی بھانویں طرز او ہا ہی
سب مضمون ایہ عین حدیثوں تے آیات قرآنوں
تے طرز تفسیر بھی انجیں ساو نظم پنجابی
جیہ نام فاضل جیونکر شعر ستانہ سے آئے
کی آکھاں میں فتح محمد سے ایہ ذکر کسیناں

حسن عقیدت پیار محبت نبوی پیا جستا یا
دنیا نے بھی میاں جیوں جیوں آیا وچہ خیالاں
جوں ڈٹھتاں فرق ہوا کچھ سوار تے پیدوں راہی
تے اقوال بزرگان پاروں دسیا راز اسانوں
جدت کا فیه جوش تخیل کڈھ دے دلوں خرابی
انجیں ایہ کس ذکر محمدی او نشان دکھائے
محمد اشرف علی فاروقی اچھی گل سنانی

۴۱۳

بہار

پستہ

ملک نیرج الدین اینڈ ستر تاہران کتب خانہ شیرازی بازار لکھنؤ

قصص المحسنین

تفسیر سورۃ یوسف علیہ السلام پنجابی منظوم

از قلم مولانا محمد اشرف علی صاحب فاروقی فاضل گلیانوی۔ ضلع گجرات، ایک بندہ پاک۔
تصنیف ہے۔ اس میں قرآن پاک کی آیات بمعہ ترجمہ پنجابی بین السطور چراس کی تفسیر اور ساتھ ساتھ مضمون
کی دلچسپی کیلئے مختصر اور دلچسپ تماشیل اور کہانیاں نظم میں مربوط کی گئی ہیں۔ اگرچہ پہلے مصنفین کے اداکار
سن کر ایک اچنبہ سمجھیں گے تاہم نظم کی لطافت الفاظ کی ترکیب اور خیالات کی جنت نے ایک ایسا نیا رنگ
پیدا کر دیا ہے۔ جو ثنا لقین کو مجبور کرتا ہے کہ ضرور ایک دفعہ اس کا ملاحظہ فرمادیں، اور اپنے ایمان کو تازہ
کریں اس بنا پر میں پنجابی نظم کے شائقین کی خدمت میں ضرور عرض کروں گا کہ وہ ذاتی کام چھوڑ کر اس کا ایک
دفعہ مطالعہ کریں۔ زندگی کا بھرپور سہ نہیں ایسا نہ ہو کہ ترستے ہی رہ جائیں اور وقت گزر جائے یا یہ پیدائش
ہی ختم ہو جائے در وقت پر اس کو ماننا حال ہو جائے اتنی بڑی کتاب اور یہ معمولی قیمت جہاں ہزاروں روپے
اور صرف خریدا جوتے ہیں وہاں یہ معمولی سی قیمت کوئی بڑی بات نہیں لہذا ازراہ عنایت خرید کر اپنی دینی
اور دنیوی زندگی بنائیں۔ قیمت صرف ۱۸ روپے

پنجابی منظوم۔ از قلم مولانا محمد اشرف علی صاحب فاضل گلیانوی ضلع
گجرات۔ احوال الآخرت۔ گجرات جدید۔ حیات اور خیالات کی روشنی میں قیامت کے حالات و اس طرح
پیش کیا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں آیات قرآنیہ اور احادیث
صحیحہ اقوال بزرگان دین سے اس مسئلہ کو واضح کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی پنجابی شعور۔ ہی دلچسپی قدرت ترکیب
بندی اور صحیح تخیل کا رنگ صلی واقعات کو آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے۔ صاحبان یہ کتاب جس کی خوش قسمتی
سے تیار کی گئی ہے۔ ایک دفعہ ضرور اس کا مطالعہ فرمادیں۔ قیمت صرف ۱۸ روپے

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ

ملک سراج الدین ایمڈ سٹریٹ جہان کتب کشمیری بازار۔ لاہور

فہرست کتب پنجابی

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۲ - ۰	چرخ تارنگ رنگین	۵۰ - ۱	احوال الآخرت مصنفہ اشرف علی
۵۰ - ۰	ظہور ہدایت	۵۰ - ۱	احوال الآخرت مصنفہ ولیدیر
۵۰ - ۰	معراج نامہ (عربی خط)	۲ - ۰۰	احوال الآخرت مصنفہ حافظ محمد
۵۰ - ۰	معراج نامہ (اردو خط)	۲ - ۰۰	احسن القصص مصنفہ غلام رسول
۲ - ۰۰	مرزا بوٹا	۶ - ۰۰	قصص الحسین منظور ولیدیر (صفیہ علیہ)
۵۰ - ۰	وفات نامہ بوٹا	۵ - ۰۰	قصص الحسین منظور ولیدیر (رفیق)
۳۶ - ۰	نور محمد	۶ - ۰۰	قصص الحسین اشرف علی
۶۵ - ۰	گلدستہ میراں شاہ	۵۰ - ۱	جنگ حامد
۰۵ - ۰	بدیع الجمال	۵۰ - ۰	جنگ زیتون
۵۶ - ۰	جنگ زین العرب	۲۵ - ۰	جنگ امام حسین
۳۱ - ۰	جنگ زقوم	۵۰ - ۶	داستان غلام رسول
۳۷ - ۰	جنگ مقبل	۲ - ۰۰	سیف الملوک میاں محمد
۱۲ - ۰	ذہول شمس	۵۰ - ۰	سیف الملوک لطف علی
۵۶ - ۰	شہزادی نور القمر	۳۷ - ۰	سوہنی فضل شاہ
۵۰ - ۶	کملی والا	۲ - ۰۰	ہیر وارث شاہ خور
۳ - ۰۰	شامنامہ اسلام (پنجابی)	۳ - ۰۰	ہیر وارث شاہ کلاں
۲۷ - ۰	اقبال و مرجان	۳ - ۰۰	ہیر وارث شاہ پیراندہ خور
۱۲ - ۰	باغ اولیائے ہند	۴ - ۰۰	ہیر وارث شاہ پیراندہ کلاں
۳۱ - ۰	کافیاں بلے شاہ	۲ - ۰۰	مجموعہ اشعار عبدالستار

گھر بیٹھ کر سیر ملک کی کرنا
یہ تماشا کتاب میں دیکھا

تاریخ مکہ معظمہ مع نوٹ

خدا کرے ہر مسلمان کو مکہ معظمہ میں جا کر حج کرنے کی سعادت نصیب ہو اور اپنی آنکھوں سے بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کا فخر حاصل ہو لیکن جو مسلمان زادراہ کی کمی یا کسی اور وجہ سے اس مقدس اور بابرکت شہر کی زیارت وہاں جا کر نہیں کر سکتے ان کے لیے ہم نے بصر فزکثیر اس کتاب کو شائع کیا ہے جس میں مکہ مکرمہ کی ابتداء سے آج تک کی تمام مفصل تاریخ درج ہے۔ کعبۃ اللہ کی تاریخ اور دیگر تمام زیارتوں اور حج کے مناسک کی تفصیل ایسی شرح و بسط سے لکھی گئی ہے کہ پڑھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ تم خود ان آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مکہ معظمہ میں جا کر وہاں ٹھہرنے اور وہاں کے متعلق مزید معلومات کہ جن کا جاننا ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو حج کا ارادہ رکھتا ہو، اس سے حاصل ہوتی ہیں کعبۃ اللہ کے غلاف کا سطحی نقشہ اور دیگر ضروری معلومات کتاب میں مفصل موجود ہیں۔ ہر وہ شخص جس کو کعبۃ اللہ جا کر زیارت کی استطاعت نہ ہو اسے خرید کر گھر بیٹھے مکہ معظمہ کی زیارت کر سکتا ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ، قیمت ۲/۵۰ روپے

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

تاریخ مدینہ منورہ

کون مسلمان ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے مسکن اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آرامگاہ کی زیارت کرنا نہیں چاہتا۔ یقیناً ہر شخص جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے وہ ضرور اس کی خواہش رکھتا ہے لیکن وہ غریب اور نادار غلشی یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے مدینہ منورہ کی زیارت نہ کر سکنے والا مسلمان جو

مدینۃ الرسولؐ مسجد نبویؐ اور روضۃ اقدس

کی زیارت کیلئے ماہی بیاب کی طرح تڑپتا رہتا ہے وہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے شوق کو پورا کر سکتا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپ مدینہ منورہ کی شروع سے آج تک کی مفصل تاریخ سے واقف ہو جائیں گے مسجد نبویؐ روضۃ اقدس اور مدینہ منورہ کی دیگر تمام زیارات کی تاریخ ان کی تشریح اور ان کے متعلق ہر طرح کی واقفیت درج ہے کتاب کا مطالعہ کرتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مدینہ منورہ کی زیارت پنچشم خود کی جا رہی ہے۔ خدا توفیق دے تو مدینہ جائیں نہ گھر بیٹھے اپنے آقا و مولا سرور کائنات کے شہر کی مفصل تاریخ مطالعہ کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔ شہر مدینہ کا صحیح عکس نوٹا اور مسجد نبویؐ روضۃ اقدس اور غلاف مقدس روضہ مبارک کے نقشے بھی ناشران مدینہ منورہ کے لئے کتاب میں موجود ہیں۔ قیمت ۲/۵۰ روپے

ملک سراج الدین اینڈ سنز۔ پبلشرز۔ کشمیری بازار لاہور (پاکستان)

تفسیر سراج البیان

(پانچ جلدوں میں)

تقطیع ۲۲ - ۲۹ صفحہ کا طول ۱۱ اینچ سنسٹرو عرض ۱۱

یوں تو قرآن پاک کی ہزاروں تفسیر ہر زبان میں لکھی گئی ہیں۔ مگر اردو زبان پر
تفسیر سراج البیان اپنے رنگ میں انوکھی، بے نظیر اور بے مثل ہے۔ یہ تفسیر تمام مستند
فارس اور اردو تفسیر کا پتھر ہے۔ جن تفسیر اور دیگر کتب سے مدد لی گئی ہے۔ ان میں
کچھ نام یہ ہیں: حازن، روح المعانی، تفسیر کبیر، ابن جریر، نور منشور، ابن کثیر، مدارک، مرآۃ
مسند بزاز، مسند امام احمد، ابن مردودہ، ابن ابی حاتم، اسباب شان نزول از جلال الدین
تفسیر ثنائی، تفسیر التفسیر، موضح القرآن، تفسیر حسینی، تفسیر بیان القرآن، صحاح مسند
مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی، طحاوی، موطا امام مالک وغیرہ وغیرہ۔
دیگر خصوصیات ۱۔ ہر صفحہ کے اہم مضامین کی تبویب، ۲۔ انداز محققانہ، ۳۔
تفسیری کو استیعاب، ۴۔ ادبی و لغوی نکات و حکم کا تذکرہ، ۵۔ جدید زندگی کے
وضاحت، ۶۔ مذہب سلف کی برتری اور تفوق کا اظہار، ۷۔ حل لغات، ۸۔ زبان
کی اور انداز بیان: جسدا فرین، سب سے بڑی بات یہ کہ آپ اس کا مطالعہ کر کے
کریں گے کہ قرآن دنیا کے ادب میں سب سے عمدہ اعتراف ہے۔

—————

فی جلد محبت چھ پاروں کی ————— پانچ روپے
کچل سٹ (پانچ جلدوں میں) ————— پچیس روپے

ناشرین

ملک سراج الدین ایسٹرن پبلشرز، کشمیری بازار، لاہور

ڈاک خانہ خاص
گھنگ شریف

۶۱۹۴۸
۶۱۹۴
دسمبر تا ۳۱ اگست

فیض آباد

حاجی محمد ابراہیم

محمد حسین

قصو

محمد رمضان

بشیر احمد ولد قاری قادر حسن

محمد سعید

محمد سرور

ارائیاں

میاں محمد حسین

چور کوٹ برائے کھڑیاں

اللہ دتہ ولد شاگر

کوٹ دھاکشن

میاں محمد علی کریم مرچنٹ

غلام فرید

بی، بھبھو، ضلع شیخوپورہ

محمد یونس

جیا بگا

لہوی

محمد لطیف

ت سقہ

من حسین محکمہ زراعت

ست محمد

ری محمد اسحاق

دین

محمد ولد محمد اسماعیل

مسودا محمد ولد نور محمد

س ولد گجن کھوکھر

ک دین

س فقیر ولد نواب دین کھوکھر

حی عمر الدین ولد مانا

اسحاق ولد حسن بیگم کوٹی

اکرم ولد فتح محمد نمبر دار

برسی

وہابی خفیہ

یہ خوشخبری ہے کہ آپ کے گاؤں میں ہم نے
ہے یہاں پھر مرض کا علاج کیا جاتا ہے شفا تو اللہ تعالیٰ
سے مریشوں کا علاج کرتے ہیں اور مریض کے گھر جا کر
نہیں لیتے لہذا آپ کی خدمت میں اپیل ہے کہ
جو کہ عمر وقت آپ کی خدمت میں مصروف ہے
ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب قبلہ حضرت
جمال دین صاحب مطب کرتے ہیں اور
ت

ڈاکٹر بنی آئی

میں

ڈاکٹر بنی ایم ایم سی

راج پور ضلع لاہور

خوشخبری

موضع چتر شمع لاہور اور گردونواح کے عوام کیلئے خوشخبری ہے کہ آپ کے گاؤں میں ہم نے
 آپ کی خدمت کیلئے خوشیہ شفا خانہ کھول دیا ہے یہاں پر ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے شفا تو اللہ تعالیٰ
 کے ہاتھ میں ہے مگر ڈاکٹر موصوف بڑے غور و خوض سے مریشوں کا علاج کرتے ہیں اور موضع کے گھر گھر جا کر
 درپیش کو دیکھتے ہیں قباحات محسوس نہیں کرتے اور کوئی فیس نہیں لیتے بلکہ آپ کی خدمت میں اپیل ہے کہ
 آپ خوشیہ شفا خانہ میں تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں جو کہ ہمہ وقت آپ کی خدمت میں مصروف ہے
 نوٹ: اتوار کو صبح ۱۰ بجے سے شام ۴ بجے تک ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب قبلہ حضرت
 طبیب کا مل چالیس سالہ تجربہ کار جناب حکیم میاں جمال دین صاحب مطلب کرتے ہیں اور
 نقش تعویذ بھی دیتے ہیں (مشورہ مفت)

منجانب:

ڈاکٹر حکیم محمد الوری حسین

ڈی۔ بی۔ آئی

ڈی۔ بی۔ ایم۔ ایم۔ ڈی۔ ایم۔ سی

رجسٹرڈ حکومت پاکستان (موضع چتر شمع لاہور)

بھائی صاحب کوٹ بھائی صاحب کوٹ لاہور

